www.novelsclubb.com
رُلا کے گیا عشق تیرا
از قلم رمشا حسین
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رلا کے گیا عشق تیرا

از قلم

رمشا حسین

www.novelsclubb.com

ہے گائیز میم الماس آرہی ہے۔۔۔یہ سین اسلام آباد کے کالج کا تھا جہاں سیکنڈ ایئر کے اسٹوڈنٹس آپس میں گپے ہانکنے میں مصروف تھے" تبھی اُن کے کلاس فیلو نے آکر پر جوش لہجے میں بتایا تو اُن سب نے" یاہوو کا نعرہ لگایا تھا کیونکہ میم الماس ایک پچیس سال کی لڑکی تھی جو کالج میں اپنی بہن کی جگہ پر آئی تھی اور وہ ہر چیز کرنا پسند کرتی تھی سِوائے کلاس میں آکر اسٹوڈنس کو پڑھانے کے وہ جس کی جگہ پر آئیں ہیں وہ ایک سخت مزاج استاد تھیں جو رشتے میں الماس کی بڑی بہن تھی" لیکن اُن کے برعکس الماس ایسی نہیں تھی وہ کلاس میں آکر بہت اچھے سے شاگردوں سے باتیں کیا کرتیں تھی جس وجہ سے کالج میں ہر کوئی اُن کو جانتا تھا اور نیچر وائیز ہر کوئی اُن سے فرینک بھی تھا جبھی ہر کوئی چاہتا تھا کہ وہ اُن کی کلاس لے لیکن اُس کو سیکنڈ ایئر کے اسٹوڈنس سے کچھ زیادہ لگاؤ تھا تبھی وہ وہاں آیا کرتیں تھی اور پابندی سے کلاس لینے کے بہانے وہ اُن سے ڈراموں اور فلموں کی باتیں کیا کرتیں تھیں ساتھ ساتھ

وہ ہر ایک سے اُن کی پسند ناپسند اور ڈیلی روٹین کے مطلق بھی پوچھا کرتی تھی جو ہر کوئی پر جوش ہو کر بڑھ چڑھ کر بتاتا تھا۔۔"کیونکہ الماس کو یقین تھا کہ جو باتیں وہ اُن سے کیا کرتی تھیں وہ باتیں کبھی انگلش ڈپارٹمنٹ کے باہر نہیں جائے گیں اِس بات کا اُن کو اطمینان تھا۔۔۔

"میم آپ کل کیوں نہیں آئیں تھیں؟ایک اسٹوڈنٹ نے میم الماس سے سوال کیا

"اُتوار تھا نہ سوچا بچوں کو چُھٹی دیتی ہوں اپنے ساتھ۔۔میم الماس نے جواب دیا تو پورا کلاس قہقہہ لگانے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"میم آپ یہ بتائے کہ آج ہم کس ٹاپک پر بات کرینگے...یشم نے پر جوش لہجے میں سوال کیا"یشم پندرہ سال کی میٹرک کلاس کی اسٹوڈنٹ تھی"مگر میم الماس کی کلاس کے وقت وہ اب اکثر یہاں آجایا کرتی تھی۔۔۔

"آج ہم محبت کے بارے میں بات کرینگے۔۔۔میم الماس نے بتایا تو جہاں ہر ایک

نے ہوٹنگ کرنا شروع کی تھی وہی کوئی ایسا شخص تھا" جس کا چہرہ "محبت" لفظ پر بگڑ گیا تھا۔۔"اُس کی براؤن خوبصورت آنکھوں میں ناپسندیدگی کے تاثرات واضع تھے

"میم کیا آپ کو کسی سے محبت ہوئی ہے؟یشم بے نیاز بیٹھے اپنے کزن کو دیکھتی میم الماس سے بولی

"بلکل ہوئی ہے "لیکن ہم آج ہر ایک سے محبت کے بارے میں سوال کرینگے ہر ایک کا نظریہ جاننے کی کوشش کرینگے کہ وہ محبت کو کیا سمجھتا ہے۔۔۔؟اُس کی نظر میں محبت کی ویلیوز کیا ہے؟میم الماس نے تفصیل سے بتا کر مار کر اُٹھا کر بورڈ پر خوبصورت رائٹنگ میں "محبت لکھا

"کون کہہ سکتا ہے کہ یہاں سترہ سال کے بچوں کو یہ خُرافات پڑھائی جا رہی ہے۔۔وہ آہستہ آواز میں اپنے دوست سے بولا تو وہ اُس کو گھورنے لگا

"احراز پلیز خود کو بچہ تو مت کہو۔۔۔اُس کے پاس والی جگہ پر بیٹھی یشم نے کہا تو

احراز نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کے بالوں کی چوٹی کو ایک جھٹکا دے کر کھینچا

"آآہ آہ

احراز کی حرکت پر یشم کے منہ سے چیخ نکل گئی تھی جس پر ہر کوئی اُس کو دیکھنے لگا "لیکن سترہ سالہ احراز منہ میں چیونگم چباتا اپنی مسکراہٹ دبانے لگا

"کیا مسئلہ ہے یشم؟ میم الماس نے اُس کو دیکھ کر سوال کیا

"کچھ نہیں میم بس وہ احراز چاہتا ہے کہ آپ سب سے پہلے محبت کی باتیں اُس سے پوچھے۔۔۔یشم اچھے سے جانتی تھی کہ احراز کی دُکھتی رگ کونسی ہے تبھی میم الماس سے بولی تو وہ ہونک بن کر اُس کو گھورنے لگا جس نے اپنا بدلا اِس طریقے سے لیا تھا۔

"رئیلی احراز؟ میم الماس نے دلچسپ نظروں سے دیکھا تو وہ بیچارہ اپنی کان کی لو کُھجاتا رہ گیا اب وہ کیا کہتا کہ اُس کی نظروں میں یہ چیزیں میٹر نہیں کیا کرتیں تھی اور نہ اِس بارے میں بات کرنا اُس کو کچھ خاص پسند تھا

"واؤاحراز

احراز

احراز

پورا کلاس احراز کو بولنے پر اُکسانے لگا تو منہ سے چیونگم نکال کر احراز نے وہ یشم کی گود میں پھینکا تو وہ جھٹ سے اپنی سیٹ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو کلاس ایک بار پھر ہنسی سے گونج اُٹھا تھا" مگر یشم نے دانت پیس کر احراز کو دیکھا جو اُس کے ایسے دیکھنے پر آنکھ کا کونا دبا گیا تھا۔

"چِھلا ہوا سفید کیلا۔۔۔یشم اُس کا چہرہ داڑھی سے پاک دیکھتی آہستگی سے بڑبڑاتی دوبارہ سے اپنی جگہ بیٹھ گئ۔

"ہاں تو احراز بتاؤ محبت کیا ہے؟ میم الماس جانتی تھی اُن کی نوک جھونک کے بارے میں جبھی وہ نظر انداز کرتی اپنے ٹاپک پر آئی

"انسان کو خُوار و زلیل کروانے والی ڈورانے والی بھگانے والی ان دیکھی مخلوق کو

"محبت کہا جاتا ہے۔۔۔احراز نے محبت کی حقیقی معنی بیان کی تو جو لوگ اُس کے منہ سے کچھ رومانٹک سا سُننا چاہ رہے تھے سخت بدمزہ ہوئے تھے

"بہت بُری بات ہے احراز۔۔۔ میم الماس نے افسوس سے اُس کو دیکھا جواب رلیکس سا بیٹھ گیا تھا

"میم آپ نے خود کہا تھا کہ ہمیں بتانا چاہیے کہ ہماری نظروں میں محبت کی ویلیوز اہمیت کیا ہے تو احراز راجپوت کی نظروں محبت کا مطلب یہی نکلتا ہے محبت ایک ایسی بلا ہے جس سے کوئی بھی اِنسان چُھٹکارا حاصل کرنا نہیں چاہتا یہ ایک ایسی موذی بیماری ہے جس کی آخرا سٹیج موت ہے یہ جب ہوتی ہے تو انسان کی زندگی سے سکون نامی چیز ختم ہو جاتی ہے۔۔۔احراز نے مزید کہا

"تو کیا تمہیں کبھی کسی سے محبت نہیں ہو گی؟ یشم نے بغور سے اُس کو دیکھا

"میرے پاس اِتنا فالتو وقت نہیں ہے۔۔۔احراز نے بتایا تو یشم نے ناک سیکڑی تھی۔۔۔"احراز کے جواب پر اور خیالات جان کر اُس کو گویا افسوس ہوا تھا۔

"کچھ سال بعد

"وہ جب گہری نیند سے جاگی تو اُس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا وہ ماسٹر بیڈ پر لیٹی ایک ادا سے اُٹھ کر خود کے اُپر سے بلنکٹ اُتار کر سائیڈ پر کیا اور وال کلاک میں وقت دیکھتی اُس نے جمائی لی پھر اپنے بالوں کو ایک کندھے پر ڈالتی اُس نے اپنے مرمری سے پاؤں نیچے رکھے تو نرم چیز کا احساس اُس کو شدت سے ہوا تبھی اپنی پلکیں نیچے جُھکاتی وہ نیچے دیکھنے لگی تو پھولوں کی ایک قطار تھی جو کمرے سے باہر تک جاتی تھی" جس پر اپنے قدم رکھ کر اُس کو باہر کا سفر طے کرنا تھا""" تاکہ اُس کے خوبصورت پاؤں پر ہلکی سی بھی میل نہ پڑے "ہمیشہ کی طرح اُس کی صبح کا آغاز بہت خوبصورت طریقے سے ہوا تھا اور وہ جانتی تھی کہ ایسا کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟" اِس لیے اب لمحے بھر کی تاخیر کیے بنا اُس نے اپنے قدم اُن پھولوں پر رکھے اور آہستہ آہستہ چل کر باہر کا سفر طے کیا اپنے خوبصورت کمرے

www.novelsclubb.com

سے باہر آئی تو وہ ہاتھ جینز کی پاکٹ میں ڈالے کھڑا تھا ابھی وہ بس اُس کی پشت کو دیکھ سکتی تھی کیونکہ اُس کا رُخ دوسری طرف تھا"اپنے چہرے پر گرتی آوارہ لٹوں کو کان کے پاس اُڑستی چہرے پر شرمگین مسکراہٹ سجائے وہ بھاگ کر اُس کی طرف جانے لگی تھی"جب اچانک کسی نے اُس کے اُپر پانی گرا کر نیند سے بیدار کر دیا تھا اور وہ خوابوں کی دُنیا سے نکل حقیقت کی دُنیا میں آئی

اللہ اللہ یہ کیسا طریقہ ہے نیند سے جگانے کا۔۔۔وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے اُٹھتی آس پاس کا جائزہ لینے لگی جہاں سنگل بیڈ پر وہ لیٹی ہوئی تھی کمرے کی کھڑکیاں بھی کُھلی ہوئی تھی جس وجہ سے محلے میں کھیلتے ہوئے بچوں کی آواز وہ واضع سُن چُکی تھی کمرے کا حال کوئی اچھا نہیں تھا چھوٹا سا تھا لیکن اُس کے باوجود پورا بکھرا پڑا تھا جیسے کسی نے سہی کرنے کی زحمت خود میں نہ پائی تھی۔

"مہارانی نے اگر آرام کر لیا ہو تو اپنے یہ قدم باہر بھی لاؤ سوسو کام ہوتے ہیں گھر میں کرنے کو لیکن تمہیں احساس ہو تب نہ اب جلدی کرو اور باہر آؤ تمہاری ماں کا

گلا خشک ہو گیا ہے تمہیں آواز دے دے کر اور اب تو میری ٹانگوں میں بھی اِتنی جان نہیں کہ تمہاری چاکری کرتی پھِروں۔۔۔اُس کی بھابھی کڑے چتونوں سے گھورتی باتیں سُنانے لگی تو جمائی لیتی پنکی نے اکتا کر اُن کو دیکھا جن کا یہ روز کا معمول تھا اُس سے ایسی ڈائیلاگ بازی کرنے کا اور اب تو خیر سے سب لائنز اُس کو یاد بھی کر لی تھی۔

"پتا ہے کیا بھابھی اگر میٹرک میں میری کلاس ٹیچر آپ ہوتی تو میں نے ٹاپ کرنا تھا اور اخباروں میں میرا اشتہار آنا تھا سچی لیکن افسوس ایسا ہو نہ پایا پنکی جہانگیر کی قسمت میں تو مغرور استاذہ تھے جو ایک بار پڑھایا ہوا ٹاپک دوبارہ نہیں پڑھاتے تھے۔اور ایک آپ ہیں جو سخی دل ہیں سات سالوں میں بس ایک ہی بات کو بار بار رپیٹ کرتیں ہیں سچی آپ لاجواب ہو۔بیڈ پر آلتی پالتی مارے بیٹھتی پنکی نے افسوس کا اِظہار کیا تھا۔

"اگر بکواس کر لی ہو تو باہر آجانا۔۔۔وہ اُس کو گھور کر کہتی باہر نکل گئ

لو کر لوں گل اِس میں بکواس کیا تھا اب پنکی جہانگیر کیا کسی کی تعریف بھی نہیں کر سکتی۔۔اوو میرے خُدایا اِتنی بڑی دُنیا میں آپ نے مجھے یہاں کیوں پیدا کیا؟"چاہے اِس گھر کی طرح غُربت والا ماحول ہوتا مگر اُن میں اِتنی سینس ہوتی کہ سوئے ہوئے انسان کو کیسے ؟"اور کب جگایا جاتا ہے ؟"غضب خُدا کا یہاں کے رہائشی لوگوں کو اِتنا بھی نہیں پتا کہ گیارہ بارہ سے پہلے کسی کو بھی جگایا نہیں جاتا اور اللہ آپ بھی تو تیز دھوپ بارہ ایک بجے کے بعد دیتے ہیں نہ ؟"جس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ آپ خود چاہتے ہیں کہ تب تک میرے بندے آرام کریں مگر یا اللہ اِس دُنیا میں آپ کی عقلمند بندی میں ہوں ہاں"یہ بات آپ کو ماننی پڑے گی۔۔اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کرتی وہ مسلسل خود سے باتیں کرنے میں مگن تھی یہ اُس کی پُرانی عادت تھی خود سے باتیں کرنا اور اللہ کو ہر حال احوال دینا۔

"ویسے اللہ جلن والے لوگ کہتے ہیں کہ صبح کا خواب شیطان ہمیں دیکھاتا

ہے "جس کو پنکی جہانگیر تو بلکل بھی نہیں مانتی اِس لیے آپس کی بات ہے آپ بتائے نہ میرا دیکھا ہوا خُواب پورا کب ہو گا؟ آئینے کے سامنے کھڑی ہوتی پنکی ٹھوری پر اُنگلی رکھے سوچنے میں لگ پڑی

"چلے مجھے کوئی جلدی نہیں ہے لیکن میں آپ کو بتادوں گی آٹھ ماہ بعد میں اٹھارہ سال کی ہو جاؤں تو آپ پلیز میرے لیے کوئی اچھا سا تُحفہ تیار کر دے قسمے چس آجائے۔۔۔ گول گول گھومتی اور خود سے باتیں کرتی وہ الماری کے پاس آئی اور ایک سفید رنگ کا خوبصورت جوڑا اپنے اُپر رکھ کر وہ ڈانس کرنے لگ پڑیں

www.novelsclubb.com

"کیسا ہے؟

کون ہے وہ؟

جانے کہاں ہے؟

جس کے لیے میرے ہونٹوں پر ہاں ہے

ہووو

"کیسا ہے؟

کون ہے وہ؟

جانے کہاں ہے؟

جس کے لیے میرے ہونٹوں پر ہاں ہے

"اپنا ہے یا بیگانہ ہے وہ

یا پھر کوئی افسانہ ہے وہ

"دیکھے گھور گھور کے

یونہی دور دور سے

"اُس سے کہو کبھی سامنے تو آئے

"میرے خوابوں میں جو آئے ے ے

"آ کے مجھے چھیڑ جائے ے ے ے

www.novelsclubb.com

"اُس سے کہو کبھی سامنے تو

"آئے

آہ آہ

"وہ جو مگن انداز میں پر جوش انداز میں ڈانس کرنے لگی تھی اپنے بازو پر لگتی فلائنگ چپل نے اُس کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے تھے۔۔۔

"آیا نصیب گھر سے لوٹ جاتا ہے صبح صبح تمہاری اَسْتَغْفِرُاللہ حرکتیں دیکھ کر۔۔۔صالحہ بیگم اُس کو دیکھ تاسف سے بولی

"اب یہ نصیب کون ہے؟"ایک تو ہر کوئی غلط وقت پر اینٹری مارتا ہے جیسے پہلے بھابھی نے "ماری پھر نصیب نے اب آپ نے۔۔۔اپنا بازو سہلاتی پنکی نروٹھے پن سے بولی

"میرا جوتا اُٹھا کر دو۔۔صالحہ بیگم نفی میں سر ہلاتی اُس سے بولیں

"ہاں تاکہ دوبارہ اِس سے میری چھترول کریں معاف کریں اماں حضور صبح صبح خالی پیٹ مجھ سے یہ ہضم نہیں ہو گا۔۔۔پنکی نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے

"جلدی سے فریش ہو کر باہر آجاؤ تمہیں ناشتہ دینے کے بعد پڑوس میں جانا ہے۔"اور جلدی اُٹھا کرو تمہاری بھابھیاں اعتراض اُٹھاتیں ہیں۔۔صالحہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"وہ کون ہوتیں ہیں اعتراض اُٹھانے والی یہ میرے باپ کا گھر ہے "جہیز میں نہیں لائی یہ گھر اور نہ آپ نے بری میں دیا تھا۔۔۔پنکی تو گویا اُن کی اِس بات پر پتنگے ہی لگ پڑے

www.novelsclubb.com

"آہستہ بولو کوئی سُن لے گا۔۔۔صالحہ بیگم نے سختی سے اُس کو ڈپٹ کر کہا

"ہاں تو جو سُنتا ہے اُن کو سُن لینے دے میں آئے روز اِسی وقت پر اُٹھوں گی کیونکہ یہ میرے محروم باپ کا گھر ہے کسی دوسرے تیسرے کا نہیں۔۔۔پنکی نے اِس بار جان کر اُونچی آواز میں کہا تو صالحہ بیگم نے بے ساختہ اپنا ماتھا پیٹا تھا"لیکن اُس سے

پہلے وہ اپنا دوسرا جوتا اُٹھا کر اُس کی چھترول کرتیں اُس سے پہلے پنکی نے خود کو واشروم میں بند کر لیا تھا۔

"یا اللہ اِس لڑکی کو عقل دے۔۔۔۔صالحہ بیگم آہستگی سے بڑبڑاتی باہر چھوٹے سے لاؤنج میں آئی جہاں اُن کی بہوئیں منہ سُوجھا کر اُن کو آتا دیکھ رہیں تھیں

"اپنی بیٹی کے لچھن دیکھے ہیں آپ نے؟"اگر یہی حال رہا نہ تو بنالی جگہ اِس نے اپنے سسرال۔۔۔فردوس جو اُن کی بڑی بہوں تھیں وہ اُن کو دیکھ کر طنز کے نشتر اُن پر برسانے لگیں

"اللہ بہتر کارساز ہے۔۔۔۔صالحہ بیگم سنگل صوفے پہ بیٹھتیں مختصر بولی

"اللہ بھی تقدیر تب بناتا ہے جب اُس کے بندے تدبیر اچھی بناتا ہو"اپنی پنکی کو دیکھ لو سِوائے چپڑ چپڑ بولنے کہ اُس کو کچھ بھی نہیں آتا۔۔۔اِس بار صدف نے کہا جو پنکی کو جگانے گئی تھی۔

"جب تقدیر خُدا بناتا ہے تو اُس کے بندوں کو کیا موت پڑی ہے فضول کے کاموں

میں لگنے کی جب کہ ہر عقلمند انسان کو پتا ہوتا ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر ایک پتہ تک نہیں ہِلتا تو اُس کی بنائی گئی تدبیر کیا خوب رنگ لائے گی۔۔"اپنے گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹ کر آتی پنکی نے اُس کی بات کا جواب دینا ضروری سمجھا جس پر وہ دونوں ناگواری سے اُس کو دیکھنے لگیں تھیں البتہ صالحہ بیگم اپنا سر پکڑنے کے علاوہ کچھ نہیں کر پائیں تھیں کیونکہ اُن کو پتا تھا اگر اُن کی بیٹی کسی کام میں اچھی تھی تو وہ تھی بونگیاں مارنے میں ہر بات کا جواب اُس کے پاس پہلے سے موجود ہوتا تھا۔۔

"تمہاری مثال تو اُن لوگوں جیسی ہے جو چاہتے ہیں بیٹھے بیٹھائے ہمیں ہر چیز تھالی میں تیار شُدہ ملے اپنے ہاتھ پاؤں کو کبھی زحمت دینا گوارہ نہ کریں۔۔۔صدف نے اُس کو گھور کر کہا

"قسمے جتنا آپ مجھے جانتی ہے اِس کا دس فیصد اماں مجھے جان پاتی تو آج میں یہاں نہ ہوتی۔۔۔۔پنکی صالحہ بیگم کے پاس بیٹھتی حسرت بھری سانس کھینچ کر بولی

"اچھا تو کہاں ہوتی پھر؟بھابھی فردوس کو جانے کیوں تجسس ہوا

"جہاں آپ ہیں وہاں ہوتی۔۔۔پنکی اِس بار قدرے شرمائی

"ہم تو یہی ہیں۔۔۔صدف نا سمجھی سے بولی

"میرا مطلب جس طرح آپ اپنے سسرال میں ہیں ویسے میں بھی وہاں ہوتی۔۔۔پنکی نے چمکیلے دانتوں کی نُمائش کیے بولی تو دونوں نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا"اور صالحہ بیگم نے ایک ٹھوکا اُس کی کمر پر رسید کیا تھا۔۔۔

"ایک تو میری کمر پہلے سے ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے اور آپ مار مار اور ڈھانچہ بنادے۔۔۔پنکی کا ڈرامہ پھر سے شروع ہو گیا تھا۔

"تم بیٹھو میں خود نوالہ بنا کر تمہیں کھانا کھیلاتی ہوں۔۔۔صالحہ بیگم نے کہا تو اُن کی بات پر پنکی بجائے خوش ہونے کے مشکوک نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی"پھر کسی خیال کے تحت وہ ہاتھ آگے بڑھاتی ٹرے کے اُپر سے کپڑا اُٹھایا جہاں ٹھنڈی ہوتی چائے کے ساتھ ایک چپاتی پڑی تھی

اماں پلیز یہ مت کہنا کہ یہ روٹی کل والی ہے اور آپ نے پانی میں بھگو کر میرے لیے

گرم کی ہے۔۔پنکی اچانک سے سنجیدہ ہو گئی تھی وہ اپنے گھر کے حالات سے اچھی طرح سے واقف تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی گھر میں تنگی بس دو افردو کے لیے تھی ایک اُس کے لیے تو دوسری اُس کی ماں کے لیے بھائی اور اُن کے بیوی بچے تو اِس چھوٹے سے گھر میں بھی خوشحال تھے اگر کوئی ترستا تھا تو وہ تھی اُس کی ذات جبکہ صالحہ بیگم کو جبر کرنا اچھے سے آتا تھا۔۔

"چُپ کر کے کھاؤ۔۔۔صالحہ بیگم اُس سے نظریں چُرا کر بولی لیکن صدف اور فردوس کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا

"مجھ سے نہیں کھائی جاتی یہ باسی روٹی۔۔۔پنکی تیز آواز میں بولی

"یہ نہیں کھانی تو کیا تمہیں زنگر برگر ملے گا یہاں۔۔۔فردوس بیگم نے بھگو کر طنز کیا

"صبح ناشتے میں آپ کھاتیں ہو گی زنگر برگر بڑے لوگ جو ہیں "مگر پنکی جہانگیز کو تازہ ترین پراٹھا مل جائے وہ اُس سے خوش ہو جاتی ہے۔۔۔پنکی نے جواباً طنز کیا تھا۔

"کل اِن شاءاللہ بنا دوں گی ابھی شکر کر کے یہ کھاؤ۔۔صالحہ بیگم نے نرمی سے اُس کو پچکارا

"اماں کہا نہ مجھ سے نہیں کھائی جاتی یہ باسی روٹیاں اور آپ کو اگر باسی کھانے کے سائیڈ ایفکٹس معلوم ہو تو مجھے کبھی کھانے کو نہ بولے "آپ کو پتا نہیں باسی روٹی کھانے سے انسان کا دماغ کمزور ہو جاتا ہے اُس کی یاداشت خراب ہو جاتی ہے سب سے بڑی بات کہ اُس کا دماغ کام کرنا ہی بند کر جاتا ہے "تو اب آپ مجھے بتائے؟ کیا میں اِس جوانی کی عمر میں ناکارہ ہو جاؤں۔۔۔پنکی سانس لیے بنا بولی

"تم کوئی انوکھی لڑکی نہیں ہو جو یہ کھائے گی اِس لیے اپنے ڈرامے کم کیا کرو کسی مہاراجہ کی بیٹی نہیں ہو اور نہ کسی کی کوئین ہو۔۔۔صدف بیگم نے اُس کی بات پر سر جھٹک کر کہا

"ڈاکٹری جھاڑ لی اپنی اب جلدی کرو "اللہ شکر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔صالحہ بیگم نے اُس کی پیٹھ سہلا کر کہا

"اماں یار میں نہیں کرنے والی باسی روٹی پر شکر "اللہ کہتا ہے جو میرا بندہ شکر کرے گا وہ میں پھر زیادہ دوں گا تو آپ کیا چاہتیں ہیں میں ساری زندگی بیٹھ کر بس باسی روٹیاں کھاتی پھروں؟ پنکی نے کہا تو صالحہ بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھا جو بولنے سے قبل سوچا نہیں تھی کرتی

"تو تمہارا یہاں خوابوں کا راجکُمار بیٹھا تو ہے نہیں جو تمہاری فرمائشیں پوری کرے گا اِس لیے جو ہے وہ کھاؤ ایسا نہ ہو کہ کل یہ بھی نہ ہو۔۔۔فردوس نے کہا تو پنکی جوش میں آتی اُٹھ کھڑی ہوئی

"میں پنکی جہانگیز ہوں اپنے راجہ کی کوئین اور ناشتہ بھی کوئین والا کروں گی۔۔۔وہ مضبوط لہجے میں کہتی ڈرائینگ روم کی طرف آئی اور کریڈل سے ریسور اُٹھایا

"دُنیا چاند پر پہنچ گئی اور یہ میں ہوں جو لوگوں سے رابطہ کرنے کے لیے اِس ریسور کا سہارا لیتی ہے "بھلا کوئی پوچھے اِس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں ہر جگہ سمارٹ سیل

فونز کا بیسرا ہے اِن کریڈل کی کیا اوقات ہے اب "بڑے تو مر گئے لیکن یہ کریڈل پنکی جہانگیر کے لیے چھوڑ گئے ارے کیا ہوتا جو ایک سیل فون میرے لیے چھوڑ دیتے کیا میرا حق نہیں سیل فون استعمال کرنے کا۔۔۔ریسور ہاتھ میں لیتی کسی کا نمبر ڈائل کرتی وہ پھر سے بڑبڑانے میں لگ پڑی تھی۔

"بس اللہ فائنل ہو گیا میرے لیے آپ نے آئے فون بھی لینا ہے "سیکنڈ ہینڈ بھی ہوا تو کوئی مسئلہ نہیں لیکن موبائیل آئے فون ہونا چاہیے۔۔۔وہ اب رب سے بتانے کرنے لگی جب دوسری طرح اُس کی کال اُٹھالی گئی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔ریسور میں کسی مرد کی گھمبیر آواز نے اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تو بے ساختہ اُس نے اپنا گلا کھنکھارا

"ہیلو کے بچے کہاں ہو تم؟

"خیریت؟"کیا کچھ ہوا ہے؟دوسری طرف موجود شخص اپنا لیب کوٹ ایک بازو پر رکھتا الرٹ ہوا

"کیا کچھ ہوا ہے کہ کچھ لگتے یہ بتاؤ کہاں ہو؟ وہ گویا تپ اُٹھی

"مجھے کہاں ہونا ہے اِس وقت کالج میں ہوں "تم بتاؤ تمہارا موڈ کیوں بِگڑا ہوا ہے؟ بتانے کے بعد پوچھا گیا

"یہ صبح صبح کالج کون جاتا ہے اِتنی جلدی۔۔۔پنکی سخت بدمزہ ہوئی

"محترمہ صبح صبح کے دس بج کے دس ہوئے ہیں اور اِس وقت مجھے کالج میں ہی ہونا ہوتا ہے۔۔وہ اُس کی بات پر اپنا سر نفی میں ہلا کر بولا

"خود کھاپی کر اب تم ڈاکٹر بننے میں لگے ہوئے ہو میرا خیال نہیں آیا تمہیں یار کل آٹھ بجے کھانا کھایا تھا اور اب تک بھوکی ہوں کچھ کرو میرے لیے۔۔۔پنکی نے روہانسی ہو کر کہا تو وہ اپنے آس پاس دیکھتا کلاس سے نکلتا گراؤنڈ کی طرف آیا

"کچھ کھایا کیوں نہیں اور تمہارا خیال ہر وقت میرے پاس ہوتا ہے اِس لیے ایسی باتیں مت کرو۔۔وہ سنجیدہ ہوا تھا

"ٹھیک ہے پھر جلدی سے مجھے کسی اچھے ریسٹورنٹ میں ناشتہ کرواؤ۔۔۔پنکی نے

حکیمہ لہجے میں اُس سے کہا

"ابھی؟ وہ پریشان ہوا

"نہیں شام کے چار بجے۔۔۔پنکی نے طنز کیا

"کیا ہو گیا ہے کیوں کلوئلوں پر کھڑی ہو تیار ہو جاؤ کرتا ہوں تمہاری خواہش پوری اور کچھ؟ اُس نے ہتھیار ڈال دیئے

ہاں اور مجھے اچھا سا سیل فون بھی چاہیے۔۔۔پنکی نے کہا

"ابھی تمہاری آٹھارہویں سالگرہ نہیں ہوئی اور جب تک وہ نہیں ہوتی تم نے موبائل کا استعمال نہیں کرنا۔۔۔اُس نے بات شروع ہونے سے پہلے ختم کر دی

"توبہ توبہ فارس اب بڑے ہو جاؤ کیا پُرانی سوچ رکھے ہوئے ہو یعنی میں اُن بچوں سے بھی گئی گزری جن کے پاس ٹچ موبائل ہوتا ہے۔۔۔پنکی نے تاسف سے کہا

"میری جان ایسا نہیں ہے بات کو سمجھو تم۔۔۔فارس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اُس کو سمجھائے

"اپنی جان کے لیے اِنسان سب کچھ کرتا ہے تمہیں بھی کرنا ہو گا یہ تو اب فائنل ہے۔۔۔پنکی نے مسکراہٹ دبائے کہا

"اچھا تم تیار ہو جاؤ پہلے پھر بات ہوتی ہے۔۔۔فارس نے کہا

"تیار میں نے کیا ہونا ہے بس بھابھی سے ٹیکسی کے پیسے لیکر آتی ہوں۔۔۔پنکی نے منہ بنایا

"کسی ٹیکسی میں آنے کی تمہیں قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے میں ڈرائیور بھیج رہا ہوں اُس کے ساتھ آنا۔۔۔اُس کی بات سن کر فارس نے کہا تو پنکی کی باچھیں کھل گئیں۔

www.novelsclubb.com

'تم پھر خود آجاؤ نہ

"آجاتا لیکن ابھی تھوڑا اپنا کام کر دوں پھر تمہیں کالج کے کیفے میں بریک فاسٹ کروا دوں گا۔۔۔فارس نے بتایا

'اُس کیفے میں مریضوں والا کھانا تو نہیں ہوتا نہ؟"لائیک دال چاول "سوپ کچھڑی

وغیرہ۔۔۔پنکی کو اب نئی فکر ستانے لگی

"آ کر خود دیکھ لینا۔۔۔پنکی کی سوچ پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ پایا تھا

"اوکے ڈاکٹر۔۔۔پنکی سر کو خم دیتی ریسور واپس کریڈل پر رکھا

"ویسے اگر میرے پاس سیل فون ہو گا تو میں بھی یہ گانا گاؤں گی۔۔

"میں نے تیرا نام موبائیل رکھ دیا

"میں نے تیرا نام موبائیل رکھ دیا

"رہے گا تو میرے ہاتھوں میں سدا

میں نے تیرا نام موبائیل رکھ دیا

"پنکی خوشی سے جھوم اُٹھتی گانا گُنگناتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تاکہ جلدی سے اپنے بال بنا سکے۔۔۔

"اُس نے جینز کے ساتھ گھٹنوں تک آتے شارٹ فراق کے اُپر لونگ جیکٹ پہنی ہوئی تھیں بال اُس کے کُھلے ہوئے کمر پر بکھرے ہوئے تھے "خود وہ اپنے کندھے پر بیگ ڈالے اور دوسرے ہاتھ میں اپنا سیل فون پکڑے اعتماد کے ساتھ چلتی ہوئی پورچ میں آئی تو ڈرائیور نے جلدی سے اُس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا جس پر وہ اُس کو اِشارے سے سائیڈ پر ہونے کا کہتی ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوئی تھی۔۔

"میں ہوں یشم "یشم راجپوت عمر تئیس سال ہے "پیشے کے لحاظ سے میں ایک بزنس وُومن ہوں "اور میرے مطلق لوگوں کا کہنا ہے کہ میں اپنے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی ہوں اور اِس میں کوئی شک بھی نہیں کہ اللہ نے مجھے حُسن اور دولت سے مالا مال کیا ہے اور میرے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میری جس کے ساتھ بھی شادی ہو گی وہ ہر وقت میرے آگے پیچھے گھوما کرے

www.novelsclubb.com

گا"لیکن میں یعنی یشم راجپوت جس انسان کو دل و جان سے چاہتی ہوں" وہ میری طرف محبت والی نگاہ اُٹھاتا ہی نہیں جانے اُس کو محبت نامی خوبصورت احساس سے اِتنی اریٹیشن کیوں ہے۔۔؟"اپنے خوبصورت ہاتھوں سے اسٹیئرنگ کو تھامتی وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی اُس کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ کا احاطہ تھا" بے شک وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی جس کی چاہ ہر کوئی کر سکتا تھا لیکن زندگی میں ایسا ہوتا ہے نہ کہ ہم سے ہر انسان پیار کرتا ہے لیکن جس سے وہ پیار کرتا ہے اُس کی توجہ پانا ایک مشکل مراحلہ لگتا تھا۔۔"یشم راجپوت کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا ایک دُنیا اُس کی دیوانی تھی"کالج سے لیکر یونی تک کے سفر میں جانے کتنے لڑکوں نے اُس کو پرپوز کیا تھا اور اپنا پرپوزل گھر بھی بھجوا دیا تھا مگر ایک یشم تھی جس نے اُن لوگوں کے بارے میں سوچنا تک گوارا نہیں کیا تھا کیونکہ وہ کچھ اور چاہتی تھی کسی اور کی طلبگار اور کسی اور کی دیوانی تھی"لیکن جس کی وہ دیوانی تھی وہ تو اپنی الگ دُنیا میں مصروف ہوتا تھا جہاں محبت نام کا"م" تلاش کرنا بھی مشکل ہوتا تھا۔۔۔

"اپنی اِنہیں سوچوں میں مبتلا وہ ڈرائیونگ کرتی ایک بِلڈنگ کے پاس آ کر رُک گئی تھی۔۔اپنی چیزوں کو لیتی وہ بلڈنگ کی اندر داخل ہوئی جہاں اُس کے داخل ہوتے ہی ہر ایک نے سلام کرنا شروع کیا تھا۔۔۔"جن کے سلام کا جواب دیتی وہ کمپنی کے سی ای او کے آفس کے باہر کھڑی ہوئی اور بہت آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر جھانکا جہاں پچیس سالہ احراز آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے ہاتھ کی مُٹھی کو ہونٹوں پر جمائے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔"اُس کا دھیان لیپ ٹاپ پر محسوس کرتی یشم نے مسکرا کر اپنی پرس سے موبائل نکال کر ایک یادگار تصویر کلک کر اپنے پاس سیو کر لی

www.novelsclubb.com

وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں

میرا علاج میرے چارہ گر کے پاس نہیں

تڑپ رہے ہیں زباں پر کئی سوال مگر
میرے لیے کوئی شایان التماس نہیں

تیرے جلو میں بھی دل کانپ کانپ اٹھتا ہے
میرے مزاج کو آسودگی بھی راس نہیں

کبھی کبھی جو تیرے قرب میں گزارے تھے
اب ان دنوں کا تصور بھی میرے پاس نہیں

گزر رہے ہیں عجب مرحلوں سے دیدہ و دل
سحر کی آس تو ہے زندگی کی آس نہیں

www.novelsclubb.com

مجھے یہ ڈر ہے تیری آرزو نہ مٹ جائے

بہت دنوں سے طبیعت میری اداس نہیں

"گلا کُھنکھار کر یشم نے شاعرانہ انداز میں کہا تو احراز نے لیپ ٹاپ کی اسکرین سے نظریں اُٹھائے اپنی براؤن آنکھیں یشم پر کیں جو مسکراتی ہوئی اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔

"خیریت آج تمہارے اندر ناصر کاظمی کی روح آ گئی ہے۔۔اپنی آنکھوں سے عینک اُتار کر ٹیبل پر رکھے احراز اُس سے جواب طلب ہوا

"بندہ شاعری کا جواب شاعری سے دے دیا کرتا ہے "لیکن نہیں احراز راجپوت تو سڑا ہوا بینگن ہے جو کسی کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔۔۔"خیر یہ بتاؤ دوپہر لنچ اکٹھا کریں؟ یشم چلتی ہوئی اُس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھتی پر جوش لہجے میں اُس سے بولی

"میری امپورٹنٹ میٹنگ ہے پھر کبھی۔۔احراز نے انکار کیا

"یار لنچ ٹائیم بریک ٹائیم ہوتا ہے اور اُس ٹائیم کونسا تمہاری میٹنگ ہو گی۔۔۔یشم سخت بدمزہ ہوئی

"مجھے تیاری کرنی ہے "کیونکہ بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔احراز نے بتایا

"یار احراز تم ایسے کیوں بن گئے ہو؟یشم گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھتی ہوئی بولی

"کیسا بن گیا ہوں؟'اچھا خاصا ہٹا کٹا تو ہوں۔۔۔احراز خود کو دیکھ شانے اُچکا کر کہا تو کہنی میز پر ٹِکائے یشم تھوڑا اُس کے پاس جُھکی

"تم نے خود کو کام کرنے والی مشین بنا دیا ہے "خیریت ہے نہ اگر مجھ سے پیار ہو گیا ہے تو بتا سکتے ہو میں تمہارے بارے میں سوچ سکتی ہوں۔۔۔یشم کان کی لٹ کو انگلی میں لپیٹ کر بولی تو اُس کی بات پر چہرہ ایک طرف کیے احراز مُسکرایا تھا

"تمہیں اپنے مطلق کچھ زیادہ خوشفہمیاں نہیں؟اُس کی طرف دیکھ کر احراز نے سوال کیا

"خوشفہمیاں کہاں صداقت ہے اب غور سے دیکھو مجھے کیا تمہیں پوری دُنیا میں مجھ

سے زیادہ خوبصورت انٹیلیجنٹ لڑکی ملے گی؟"جو بیوٹی وِد برین ہو یہ ساری خاصیتیں تو بس یشم راجپوت میں ہے "اگر مجھے اگنور کرو گے تو بڑا پچھتاؤ گے۔۔۔یشم لب دانتوں تلے دبائے اُس سے بولی تو احراز نے دلچسپ نظروں سے اُس کا جائزہ لیا جو ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہی تھی اُس کا ڈریسنگ سینس بہت کمال کا تھا دوسرا یشم میں موجود اعتماد اُس کو باقی لڑکیوں سے کافی منفرد بناتا تھا۔۔"لیکن احراز کو اُس سے محبت نہیں تھی کیونکہ وہ محبت جیسے جذبے کو نہیں تھا مانتا لیکن وہ یہ چیز جانتا تھا کہ یشم اُس کی بیسٹ فرینڈ ہے جس کا اعتراف وہ اُس کے سامنے کر بھی چُکا تھا اور یہ بھی بتا چُکا تھا کہ اپنی دوستی کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن یشم چاہتی تھی کہ احراز راجپوت یشم راجپوت کو اُس طرح چاہے جیسے وہ احراز کو چاہتی تھی"وہ اُس کی براؤن خوبصورت آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہتی تھی اُس کو شدت سے انتظار تھا کہ کب احراز اُس کی محبت پر ایمان لائے اُس کا ہو جاتا تھا یہ تو یقینی مان لیا تھا یشم نے کہ وہ احراز کو خود سے محبت کروانے پر مجبور ضرور

کروائے گی لیکن اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوتی ہے یا نہیں

"تم یہاں کسی ضروری کام سے آئی تھی؟احراز نے بات کاٹا پک بدلنا چاہا

"تمہیں لنچ کی آفر کرنے آئی تھی اینی وے تمہیں پتا چلا کل چچی کی کوئی رشتیدار آنے والی ہے۔۔۔یشم نے سر جھٹک کر بتایا

"مجھے تو نہیں پتا"کونسی رشتیدار؟احراز نے نا سمجھی سے پوچھا

"لڑکی کوئی اُن کی کزن کی بیٹی نام بتایا تھا لیکن سہی سے یاد نہیں مشکل سا نام تھا۔

۔۔یشم اپنے دماغ پر زور دیتی ہوئی بولی

"آئے گی تو دیکھ لینگے۔۔۔احراز نے کندھے اُچکا کر کہا

"ہاں اب آیا یاد چراغ نام ہے اُس کا جو آنے والی ہے۔۔یشم کو اچانک نام یاد آیا تو جھٹ سے بتایا

"چراغ کافی انٹر سٹنگ نام ہے۔۔۔احراز زیرِ لب نام دوہراتا بڑبڑایا تھا۔۔۔

"اِس سے زیادہ میرا نام یونیک اور انٹر سٹنگ ہے یشم۔۔۔احراز کی بڑبڑاہٹ کو

سُنتی یشم اُس کو گھور کر بولی

"آر یو جیلیس ؟اُس کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ کر احراز نے مسکراہٹ ضبط کی

"جیلس ہوتی ہے میری جوتی "میں یشم راجپوت ہوں جس سے لوگ جیلس ہوتے ہیں لیکن وہ کسی سے جیلیس نہیں ہوتی۔۔یشم آنکھیں گُھما کر بولی

"اووہو جو آئی نہیں اُس سے ابھی سے مُقابلہ ؟احراز اُس کو چھیڑنے سے باز نہیں آیا

"میں جیلس نہیں ہوں۔۔۔یشم کو غُصہ آیا

"جیسا اُس کا نام ہے اُس لحاظ سے اُس کے آنے سے ہر جگہ روشنیاں پھیل جائے گی۔۔احراز نے پر سوچ لہجے میں کہا

"بعض دفع لوگ اپنے نام کے اپوزٹ ہوتے ہیں تو خیال سے ایسا نہ ہو ہماری زندگی میں اندھیرا کر دے وہ چراغ۔۔۔یشم نے منہ کے زاویئے بنا کر کہا

"اووہو میں نے اُس کے نام کی زرا سی تعریف کیا کر دی "تم تو بغیر اُس کو دیکھے ایسے غُصہ ہو گئی۔۔۔احراز اب حیران ہوا

"احراز تمہیں پتا ہے میں ایسی نیچر کی نہیں ہوں وہ تو میں نے ایسے بول دیا۔۔یشم کو اپنے سنگین الفاظوں کا احساس ہوا تو کہا

"جانتا ہوں اور اب تم جاؤ۔۔۔احراز اپنی ٹیبل پر رکھی ہوئی عینک کو واپس اُٹھائے آنکھوں پر چڑھاتا اُس سے بولا

"کیا مطلب جاؤ؟یشم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

"جاؤ کا مطلب باہر جاؤ مجھے کام بھی کرنا ہے تمہاری طرح بیٹھ کر محض گوسپ نہیں کر سکتا۔۔۔لیپ ٹاپ کی اسکرین کی طرف متوجہ ہو کر احراز نے بتایا

"ہاؤ روڈ کوئی کسی سے ایسے جانے کا بولتا ہے وہ بھی اُس سے جو اُس کی کزن پلس بیسٹ فرینڈ ہو۔۔یشم نے اُس کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی

"اگر تمہارا ہو گیا تو پلیز جاؤ کیونکہ میں نے واقعی بہت زیادہ کام کرنا ہے جو میرا رہتا ہے اور تمہاری طرح ویلا نہیں میں۔۔احراز نے مصروف انداز اپنایا تو یشم آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں تو میں تب دیکھوں گی جب میرے ہاتھ آؤں گے۔۔یشم اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس سے بولی

"بجا۔۔۔احراز نے سر کو جنبش دے کر اُس کو مزید تپایا تو یشم پاؤں پٹختی باہر نکل گئی"جس پر احراز ہنس کر اپنا سر جھٹک گیا تھا۔۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 2

www.novelsclubb.com

"احراز راجپوت عمیر راجپوت کا بیٹا تھا جو آپس میں تین بھائی تھے۔۔"احراز اپنے والدین کا اکلوتا تھا۔۔"جبکہ جو اُس کے چچا تھے۔۔"ایک عمر راجپوت اُن کی دو بیٹیاں تھیں ایک یشفہ جو شادی شدہ تھی تو دوسری یشم تھی۔"امیر راجپوت کے البتہ دو بیٹے تھے جو کالج اسٹوڈنٹس تھے۔۔۔

"عمیر راجپوت کی شادی اپنی خالہ زاد کزن وفا سے ہوئی تھی اور عمر راجپوت کی شادی اپنی پھوپھو زاد سارا سے جبکہ امیر راجپوت نے اپنی پسند سے شادی کی تھی" جن کا نام افروز تھا۔۔"اور یہ پوری فیملی آپس میں بہت پیار محبت اور خوشحال زندگی گزارتے تھے.

"کیسی لگ رہی ہوں میں ؟ فاؤنڈیشن یونیورسٹی میڈیکل کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی پنکی نے خاصے پرجوش لہجے میں فارس سے پوچھا جو اُس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت پیاری۔۔فارس جواب میں اُس کو محبت سے بولا تو پنکی کا چہرہ کھل اُٹھا

"اب آؤ اندر چلتے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔پنکی نے ایسے کہا جیسے وہ کالج نہیں بلکہ کسی ریسٹورنٹ میں آئی ہو

"ہاں جلدی آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا تھا ویسے بھی۔۔فارس نے اپنا ہاتھ اُس کی

طرف بڑھا کر کہا جس پر پنکی نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے دیا اور دونوں پھر کالج کے اندر داخل ہو گئے تھے۔

"تم دونوں نے اُس کو جانے کیوں دیا اگر باہر جاتے ہوئے دیکھ بھی لیا تھا تو۔۔" نجانے میری بیٹی اب خالی پیٹ کہاں گئی ہو گی۔۔ صالحہ بیگم صدف اور فردوس کو دیکھ کر پریشان کن لہجے میں بولی

"آپ کی بیٹی خیر سے ہم میں سے کسی کی بھی نہیں سُنتی اِس لیے آپ ہم سے ایسا شکوہ نہ کریں۔۔ صدف نے سر جھٹک کر کہا

www.novelsclubb.com

"کیا تم دونوں میں سے کسی نے اُس کو پیسے دیئے تھے؟ صالحہ بیگم نے پوچھا

"لو ماں آپ ہو اُس کی آپ سے پیسے لے گئی نہ ہو گی ہمارے پاس کونسا کارون کا خزانہ ہے اور آپ مانو یا نہ مانو اصل خزانہ تو آپ کی بیٹی نے ہم سب سے چُھپا کر رکھا ہے" جانتی ہے ہمارا حال اُس کے باوجود بھی۔۔ فردوس نے رازدرانہ انداز میں کہا

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟ صالحہ بیگم ایک سادہ مزاج کی خاتون تھیں جو اُن کی ایسی باتوں کو جو ڈھکے چُھپے لفظوں میں بیان کی گئیں ہو اُن کو سمجھا نہیں کرتیں تھیں تبھی سنجیدگی سے پوچھا

"مطلب تو صاف ہے ابھی آپ جائے گی اور اُس کی الماری چیک کرینگی تو ایک نہیں بلکہ دس دس نوٹ نظر آئے گے وہ بھی پانچ ہزار کا ایک نوٹ ہو گا۔۔۔ صدف نے کہا تو صالحہ بیگم افسوس سے اُن کو دیکھنے لگی۔

"کیا تم دونوں پنکی کے کمرے کی تلاشی لیتی ہو؟" جبکہ آج تک ماں ہونے کی حیثیت سے میں نے بھی نہیں کی۔۔ صالحہ بیگم نے کہا تو وہ اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئ تھیں۔

"اماں جی ابھی ضروری وہ نہیں ہے کہ ہم کیا کرتے ہیں یا کیا نہیں سوچنے والی بات یہ ہے کہ اِتنے سارے پیسوں کے باوجود وہ گھر کا راشن یا اپنے اخراجات اُن پیسوں سے کیوں پورے نہیں کرتی؟ چُھپا کر کیوں رکھتی ہے؟" جبکہ پیسے خرچ کرنے

کے لیے ہوتے ہیں۔۔فردوس بات کو سنبھال کر بولی

"یہ اُس کی مرضی ہے اور وہ کماتی نہیں کہ گھر میں راشن ڈالتی پھرے۔۔صالحہ بیگم نے محض اِتنا کہا

"اُس کو کمانے کی ضرورت کیا ہے ہر چیز تو اُس کو مل جاتی ہے "جو آپ نہ بھی دے سکوں تو کوئی اور دے دیتا ہے بس پنکی کو ایک مرتبہ کہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور میری بات سُنے آپ اُس کو کہے بڑی ہو گئی ہے اب اپنا بچپنا چھوڑے مہنگے خوبصورت جوڑے پہننے سے اچھا ہے کہ وہ فارس سے کسی اچھے گھر کی ڈیمانڈ کرے۔۔فردوس نے آہستہ آواز میں کہا

www.novelsclubb.com

"ہاں اور نہیں تو کیا ویسے بھی پنکی نے جو اپنے کمرے کو سجانے کا سوچا ہے کہ آئیڈیل روم بنائے گی تو اُس سے کہو کمرے کو سنوارنے کے بجائے کچھ ہمارا بھی سوچے آپ کا بھی سوچے ہمارا بھی کوئی رشتہ ہے اُس سے اگر وہ مانے تو۔۔صدف نے "فردوس کی ہاں میں ہاں ملاتے کہا

"فارس کوئی سونے کا گُڈا نہیں اور نہ ہماری پنکی گولڈ ٹیکر۔۔صالحہ بیگم کو اُن کی سوچ پر بہت افسوس ہوا تھا

"تو کیا جو پنکی کرتی ہے وہ سہی کرتی ہے؟فردوس جل کر بولی

"وہ جو چاہے کر سکتی ہے اور فارس سے کروا سکتی ہے یہ اُن دونوں کا آپسی معاملہ ہے "اور ہمارے گھر کی زمیداری فارس کیوں اُٹھائے؟"یہ بات تم دونوں جمیل یا احمد سے کرو۔۔۔صالحہ بیگم نے اُن کو اپنے بیٹوں کا حوالہ دیتے کہا

"اُن کی سیلری سے گھر کا خرچہ تو پورا ہوتا نہیں گھر کا کیا بولوں میں یا صدف۔۔۔فردوس نے منہ بنایا تھا۔

"اللہ سے پھر دعا کرو۔۔صالحہ بیگم نے کہا

"تو یعنی آپ پنکی سے بات نہیں کرینگی ؟صدف اندازہ لگاتی ہوئی بولی

"بات اگر کرنے کی ہوتی تو میں ضرور کرتی لیکن اِس میں کرنے والی کوئی بھی بات نہیں۔۔صالحہ بیگم سنجیدگی سے کہتی اُٹھ کر وہاں سے چلی گئیں "پیچھے وہ دونوں

ایک دوسرے کا منہ تکتی رہ گئیں۔

"فارس تمہارا کالج بہت بڑا ہے مطلب تمہارے تو مزے ہو گے۔۔۔پنکی اشتیاق سے فارس کو دیکھ کر بولی جو اُس کو جوائن کرنے کے لیے کیفے میں بیٹھا تھا۔

"تم فرسٹ ایئر میں ایڈمیشن لو پھر دو سال بعد یہاں تمہارا ایڈمیشن بھی کروا سکتا ہوں میں۔۔فارس نے اُس کی آنکھوں میں ابھرتی ستائش کو دیکھ کر کہا

"یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔۔پنکی نے باقاعدہ اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے

www.novelsclubb.com

"نیچے کرو کیا ہو گیا ہے؟فارس نے آس پاس دیکھے اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کیئے

"اللہ اللہ کر کے کہ تو میری پڑھائی سے جان چھوٹی ہے اور تم کیا چاہتے ہو میڈیکل کالج میں داخلا لیکر میں پڑھ پڑھ کر آدھی ہو جاؤں؟"میری آنکھوں کے نیچے سیاہ

حقلے آجائے اور میں زیادہ پڑھوں تو میرا دماغ کمزور ہو جائے؟"اور دماغ کی کمزوری کی وجہ سے میرے بال جھڑنے لگے؟"فارس اگر تمہیں ایجوکیشن کے سائیڈ ایفکٹس معلوم ہو نہ تو نہ تم یہاں خود پڑھتے اور نہ ایسا کوئی مجھے مشورہ دیتے۔۔۔پنکی نان سٹاپ بولتی گئی تو جو اُس کے پاس والی ٹیبلز پر بیٹھے تھے اپنے کھانا چھوڑ کر کُھلے منہ کے ساتھ پنکی کو دیکھنے لگے جس کا پڑھائی کے نام پر منہ بن گیا تھا اور وہ پھر جانے کیا کچھ بول گئی تھی۔

"اگر سب کا نظریہ تمہارے جیسا ہوتا تو آج ہر کوئی بُکس الرجک ہوتا لائیک یو۔۔فارس اُس کی بات پر سر جھٹک کر بولا

"اچھا تو تمہیں میری بات سے اختلاف ہے؟ بارہ سال کا بچہ اُن کے سامنے ناشتہ سیٹ کرنے لگا تو پنکی فارس کو گھور کر بولی جس نے اپنی پاکٹ سے سیل فون لیکر اُس میں بزی ہونے لگا تھا

"تمہیں لگتا ہے میں ایسی جُرئت کر سکتا ہوں؟فارس اُس کی طرف جوس کا گلاس

بڑھائے بولا تبھی وہاں ایک لڑکی آئی جس نے بازو پر لیب کوٹ ڈالا ہوا تھا

"فارس تم یہاں ہو کیا تمہیں کلاس نہیں لینی؟ وہ لڑکی سیدھا فارس سے مخاطب ہوئی تو پنکی جو سِپ پیتی سر تا پیر اُس کا جائزہ لینے لگی جو بیحد ٹائیٹ لباس میں ملبوس تھی اور اُس کا دھیان فقط فارس کی طرف تھا کسی اور پر نہیں۔

"نہیں آج میں نہیں لوں گا۔۔فارس نے بتایا

"اوو اچھا کیا ویسے بھی اُس کلاس میں گرلز کا دھیان تمہاری طرف زیادہ آجاتا ہے ہلانکہ میڈیکل اسٹوڈنٹ ہونے کی وجہ سے وہ سیریس ہو تو بہتر ہے پر کیا ہو سکتا ہے تمہاری آنکھیں اور مسکراہٹ اتنی پیاری ہے کہ کوئی اگنور نہیں کر سکتا تمہیں۔۔وہ فارس کو دیکھ کر بنا رُکے بولتی گئی تو پنکی نے بڑے ضبط سے اُس کو دیکھا اچانک ہی اُس کی رنگت سرخ ہو گئی تھی "وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی کہ کوئی لڑکی فارس کی اِس طرح سے تعریف کرے

"ہمم تمہیں اب جانا چاہیے کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔۔فارس اُس کی بات کے

جواب میں مختصر بولا

"ہاں میں جاتی ہو پھر مُلا قات ہو گی۔وہ اُس کو کہہ کر چلی گی تو فارس اپنے سیل فون کی اسکرین کو دیکھنے لگا۔

وہ تمہاری تعریف کیوں کر رہی تھی؟پنکی نے جلتی نگاہوں سے فارس کو دیکھ کر سوال کیا

"میری کلاس میٹ تھی۔یہ نارمل بات ہے۔۔فارس نے اُس کو دیکھے بغیر جواب دیا اُس کا دھیان اپنے سیل فون کی طرف تھا۔

"اگر کلاس میٹ ہے تو اُس کو تم سے مریضوں اور دوائیوں کے بارے میں بات کرنی چاہیے "ناکہ تمہاری مسکراہٹ تمہاری آنکھوں کی اور نہ تمہاری وجاہت پر اُس کو قصیدے پڑھنے چاہیے "اِن سب کے لیے میں کافی ہوں اگر وہ ایسا دوبارہ کرے گی اور میں نے دیکھ لیا تو تمہاری آنکھیں کوؤں کو دوں گی پھر دانت بھی توڑ دوں گی۔۔اُس کے ہاتھ سے سیل فون چھین کر پنکی نے اُس کو خطرناک دھمکی

دی جس پر فارس حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا جس کا انداز اچانک سے بدل گیا تھا۔

"پہلے تو ہم ابھی اسٹوڈنٹس ہیں ڈاکٹرز نہیں بنے دوسرا تم میری آنکھیں کس خوشی میں کوؤں کو دو گی؟ ساتھ میرے دانت کیوں توڑوں گی؟ فارس حیران ہوا کہ اگر غُصہ کسی اور پر تھا کہ تو دھمکیاں اُس کو کس لیے مل رہی تھی۔

"وہ اُس لیے کہ اگر تمہارے آنکھیں ہو گی نہیں تو کوئی تعریف کرے گا نہیں "دانت ہو گے نہیں تو تم ہنسو گے نہیں اور اگر بغیر دانتوں کے تم ہنسے بھی تو لوگ الٹا تم پر ہنسے گے اور میرا نہیں خیال تم چاہوں گے کہ کوئی تم پر ہنسے۔۔۔پنکی نے مزے سے کہا تو فارس بس اُس کو دیکھتا رہ گیا جس کی سوچ ہی بہت نرالی تھی۔

"اچھا تو پھر کیا تم بغیر دانتوں والے کے ساتھ شادی کرو گی؟ فارس نے سر جھٹک کر سوال کیا

"بلکل کروں گی کیوں نہیں کروں گی "تم تو مجھے اندھے لولے لنگڑے کے بعد بھی ایسے ہی اچھے لگوں گے۔۔پنکی نے جھٹ سے حاضر جواب ہونے کا ثبوت دیا تو

فارس ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا

"اچھا امیجن کرو کہ میرا اگر ایکسیڈنٹ ہوتا ہے

"پنکی۔۔۔وہ ابھی بات کر رہی تھی جب فارس نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

"امیجن کرنے کا کہا ہے گھورنے کا نہیں۔۔پنکی اُس کے اِس طرح دیکھنے پر نروٹھے پن سے بولی

"خاموشی سے ناشتہ کرو اپنا میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔فارس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"پر

"میری کلاس بہت ضروری ہے پنکی جس کو چھوڑ کر میں یہاں تمہیں کمپنی دے رہا ہوں اور یہاں تم فضول باتوں میں لگ پڑی ہو؟ تمہیں پتا بھی ہے مجھے یہ سب پسند نہیں۔۔۔فارس دوبارہ سے اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا اُس کے لہجے میں

www.novelsclubb.com

اِس بار سختی خود بخود آ گئی تھی جس کو محسوس کرتی پنکی اپنا لب کُچلنے لگی تھی۔

"اچھا سوری۔۔۔پنکی آہستگی سے کہتی ناشتہ کرنے لگی تو فارس نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا

"پنکی؟ فارس نے اُس کو آواز دی لیکن وہ جواب میں کچھ نہ بولی

"کیا ناراض ہو گئی ہو؟ فارس کو افسوس ہوا اپنے رویے پر

"میں کیوں ہونے لگی ناراض۔۔۔پنکی سنجیدگی سے بولی تو فارس اُٹھ کر اُس کے پاس آیا

"سوری مجھے تم سے ایسے بات کرنا نہیں چاہیے تھی" پر میں کیا کرتا تم نے امیجن کرنے والی بات ایسی کی تھی کہ میرا دل لرز اُٹھا تھا تمہیں پتا ہے میں ڈیڈ کے علاوہ اگر کسی سے بے تحاشا محبت کرتا ہوں تو وہ تم ہو جس کو کھونے کا تصور ہی میری جان نکالتا ہے۔۔اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فارس نے نرمی اور چاہت بھرے لہجے میں کہا جس پر پنکی نے نظریں اُٹھائے اُس کو دیکھا جس کی ہیزل گرین آنکھوں میں

اُس کا عکس صاف ظاہر تھا

"فارس تم اُس لڑکی سے بات مت کرنا" کتنی بولڈ لڑکی تھی اور تم سے بات کرنے کے دوران اُس کو میں نظر بھی نہیں آئی تم پلیز بس اپنی پڑھائی پر فوکس کیا کرو اِن لڑکیوں سے کوسو دور رہا کرو سہی ہے نہ؟ پنکی اُس کی بات کے جواب میں یہ بولی تو فارس نے مسکرا کر اُس کے ماتھے کا بوسہ لیا

"جیسا تم کہو اور ابھی یہ ناشتہ ختم کرو اپنا" شام کو بھی تیار رہنا میں پِک کرنے آؤں گا۔۔ فارس دوبارہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھتا اُس سے بولا

"کیا ہم کہی جانے والے ہیں؟ پنکی پر جوش ہوئی

"ہاں تمہیں بہت وقت سے شاپنگ نہیں کروائی نہ اور ہم لونگ ڈرائیو پر بھی تو نہیں گئے سوچا آج تمہارے ساتھ ٹائیم اسپینڈ کیا جائے۔۔ فارس نے بتایا تو پنکی کی آنکھوں میں چمک آئی

"مجھے خوشی ہوئی کہ تمہیں میرا خیال بھی آیا خیر میں انتظار کروں گی" اور یہ بھی

بتادو کہ میں کونسا ڈریس پہنوں؟ تمہیں پتا ہے نہ تمہارے ساتھ باہر جاتے ہوئے میں بوکھلا جاتی ہوں میں چاہتی ہوں میں تمہارے ساتھ پرفیکٹ لگوں۔۔پنکی بنا رُکے بولتی گئی۔

"ویسے تو تم پر ہر کلر سوٹ کرتا ہے لیکن مجھے تم ریڈ جوڑے میں زیادہ پسند آتی ہو تو وہ پہننا میں چاہتا ہوں جب بھی تم میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلو تو مجھے تمہیں دیکھ کر آسمان سے اُتری ہوئی پری کا گُمان ہو جو زمین پر صرف فارس ابراہیم کے لیے اُتاری گئی ہے۔۔"اور تم سادہ حُلیے میں بھی رہو گی تو ہم دونوں پرفیکٹ لگے گے۔۔فارس نے کہا تو پنکی نے ہنس کر اپنا سر اثبات میں ہلایا

"میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر تم میری زندگی میں نہ ہوتے تو میرا کیا ہوتا؟"فارس تمہیں پتا ہے اگر تم ہو تو میں ہوں اگر تم نہیں تو میں بھی نہیں یا تو میں مر جاؤں گی یا پھر پاگل ہو جاؤں گی۔۔پنکی نے جذب کے عالم میں اُس سے کہا

"ایسی باتیں مت کرو میرے بغیر نہ تو تمہیں کچھ ہو گا اور نہ تم پاگل ہو گی۔۔فارس

ہنس کر اُس کی بات کو ٹالنے لگا

"نو آئے ایم سیریس میں واقعی میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔پنکی نے سنجیدگی سے کہا

"ناشتہ کرو جو ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔فارس نے بات کو اگنور کیا

"مجھے شام میں سیل فون بھی لیکر دینا۔۔پنکی نے فرمائشی انداز میں کہا

"وہ ابھی نہیں۔۔۔فارس نے انکار کیا

"میں بات نہیں کروں گی فارس مجھے سیل فون چاہیے۔۔۔پنکی بضد ہوئی

"اچھا لیکن اُس کے لیے میری ایک شرط ہے۔۔فارس نے کچھ سوچ کر کہا

"کیسی شرط؟ پنکی نے بُرا منہ بنا کر پوچھا تو جو فارس نے اُس کو شرط بتائی اُس کو سُن کر پنکی سیل فون کا نام لیکر پچھتائی تھی۔

اَللہُ اَکبَرُ، اَللہُ اَکبَرُ، اَللہُ اَکبَرُ، اَللہُ اَکبَرُ۔

آذان کی آواز اُس کے کانوں پر پڑی تو بے ساختہ اُس نے اپنی گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہِ۔

بہت پر سکون اور دل کو چھو جانے والا احساس اُس کو شدت سے ہوا تھا۔۔"ہاتھ خود بخود سیٹ بیلٹ کی طرف بڑھے تھے جس کو کھول کر وہ گاڑی سے اُتر کر سامنے مسجد کی طرف دیکھنے لگا جہاں رب کے نیک بندے موؤزن کی آواز سن کر نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔۔"ایک انجانہ سا سکون تو اُس کو بھی اپنے اندر محسوس ہوا تھا تبھی تو خود بھی وہ اپنے قدم مسجد کی طرف بڑھانے لگا۔

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ۔

"مسجد کے پاس پہنچ کر اُس نے اپنے شوز اتار کر سائیڈ پر کیے اور ابھی وہ اپنا پاؤ مسجد کی دہلیز پر رکھنے والا تھا جب کانوں میں ایک آواز گونجنے لگی۔

"اللہ اُس کا سکون غارت کرے گا" اللہ اُس کو کبھی معاف نہیں کرے گا وہ پل پل سکون کو ترسے گا لیکن اُس کو سکون میسر نہیں آئے گا نہیں آئے گا سکون

"آواز میں جانے کیا کچھ تھا جو اُس نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو بیچ میں روک لیا تھا" آنکھیں شدت سے لال ہونے لگیں تھیں تو دل پچھتاوے کے غم سے پھٹنے کے قریب ہونے لگا تھا۔

حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ۔

"میں کیسے جا سکتا ہوں یہاں؟ وہ بہت آہستگی سے بڑبڑایا وہ حیران ہوا کہ وہ یہاں کیسے آ سکتا ہے؟

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ۔ اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

www.novelsclubb.com

رُکو بیٹا۔۔

اپنی سوچوں سے لڑتا جھگڑتا وہ پلٹنے لگا تھا جب ایک شخص نے اُس کو آواز دے کر رُوکا

"جی؟ خود کو کمپوز کرتا وہ اُن کی جانب متوجہ ہوا

"نماز پڑھنے آ رہے تھے نہ؟ اُنہوں نے پوچھا

"میں بس ایسے گزر رہا تھا۔۔اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا بولے

"گزر رہے تو ایک چکر اندر کا بھی لگا لوں۔۔اُس شخص نے کہا تو وہ عجیب کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔

نہ پوچھ اس کی جو اپنے اندر چھپا
غنیمت کہ میں اپنے باہر چھپا..

وہ کشمش میں گھرا اندر جائے یا نا جائے کا سوچ رہا تھا جب اِس درمیان اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا تو وہ سامنے دیکھنے لگا جہاں سامنے کھڑا آدمی اُس کا منتظر تھا۔

"ہیلو۔۔اُس نے کال اُٹھائی

"احراز ویئر آر یو یار؟ میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں تمہیں بتایا تھا نہ آج ہمیں ایئر پورٹ جانا ہے۔۔۔دوسری طرف سے یشم کی آواز اُس کے کانوں سے

ٹکرائی

"ایئرپورٹ کیوں؟احراز غیر دماغی سے پوچھنے لگا

"تمہاری بارات لیجانے یار چچی نے کہا تھا ہمیں چراغ کو ریسیو کرنے جانا ہے۔۔یشم نے دانت پیسے اُس کی لاتعلقی پر

"تم جاؤ میں نہیں آسکتا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے انکار کیا

"احراز یہ کیا بات ہوئی یار؟"میں نے ساتھ میں جانا تھا اِس وجہ سے پہلے تمہیں انفارم کر دیا تھا۔۔یشم کا موڈ آف ہو گیا تھا۔۔

"یش بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہہ کر کاٹ دی تو دوسری طرف یشم بس ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی۔۔

"آئے۔۔۔بلآخر احراز نے خود کو مضبوط کر کے اپنے قدم مسجد کی طرف بڑھائے تھے۔

"تمہارے آنے کا انتظار تھا اچھا ہوا جو تم آ گئی۔۔۔افروز بیگم نے مسکرا کر چراغ کو دیکھ کر کہا جو بلیک کُرتے اور پاجامے میں ملبوس تھی" بال جبکہ کُھلے ہوئے تھے اور اُس کا چہرہ اپنے نام کے مطلب کی طرح روشن تھا البتہ آنکھوں میں ایسا کوئی بھی تاثر نہیں تھا۔۔کیونکہ وہ چراغ تھی جس کی زندگی کا چراغ سالوں پہلے بُجھ چُکا تھا یا پھر بُجھایا گیا تھا اور اب اُس کے پاس سِوائے اندھیروں میں زندگی بسر کرنے کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں تھا

"میرا کمرہ کونسا ہو گا؟چراغ نے سنجیدگی سے پوچھا

"تمہارا کمرہ میں نے تیار کروالیا ہے" آؤ میں تمہیں چھوڑ آتی ہوں وہاں ویسے بھی اِس وقت گھر میں کوئی نہیں ہے تم رات کے کھانے کے وقت سب سے مل لینا۔۔۔افروز بیگم نے اُس کی بات سُن کر کہا

"آنٹی میں رات کے کھانے کے وقت نہیں کل مل لوں گی" ابھی مجھے کچھ اور کام کرنے ہیں۔۔چراغ نے اُن کی بات سُن کر کہا

"جیسا تمہیں سہی لگے پر میں تمہاری آنٹی نہیں خالہ ہوں۔۔افروز بیگم نے مسکرا کر کہا تو اُس نے محض اپنے سر کو جنبش دینے پر اکتفا کیا

"آؤ تمہیں تمہارا کمرہ دیکھاؤں۔۔افروز بیگم نے کہا تو وہ اُن کے ساتھ چلنے لگی۔

"کیسا لگا تمہیں تمہارا کمرہ؟چراغ کو کمرے میں لاتے افروز بیگم نے اُس سے سوال کیا

"اچھا ہے۔۔۔بغیر کمرے کی ہر چیز پر زیادہ دھیان دیئے چراغ نے کہا

"اگر کچھ چاہیے ہو تو مجھے بتا دینا ابھی تم آرام کرو۔۔۔افروز بیگم نے کہا اور اسی وقت ملازمین نے کمرے میں چراغ کے بریف کیس اور دوسرا بیگ دروازے کی سائیڈ پر رکھ کر چلے گئے

"تمہارا وارڈروب سیٹ کر دوں میں؟افروز بیگم نے پوچھا"

"نہیں یہ میں خود کر دوں گی آپ کا شکریہ۔۔چراغ نے سہولت سے انکار کیا جس

پر افروز بیگم ایک نظر اُس پر ڈالتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔"اُن کے جانے کے بعد چراغ گہرا سانس بھر کر اپنے سامان کی طرف آئی۔"اُس میں سے اُس نے سب سے پہلے بیڈ شیٹ نکالی جو کلے رنگ کی تھی وہ ہاتھوں میں لیکر وہ بیڈ کی طرف آئی جہاں ہلکے گُلابی رنگ کی بیٹ شیٹ ڈلی ہوئی تھی اُس کو بیڈ سے اُٹھا کر وہ بیڈ شیٹ چینج کرنے لگی۔۔"اپنے بیڈ کو پورا بلیک کرنے کے بعد وہ کھڑکی کے پاس آتی کرٹنز کو اُتار کر نیچے رکھ دیا پھر اپنی کاروائی سے فارغ ہوتی وہ بیڈ پر بیٹھتی خالی خالی نظروں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 3

یہ پھول تمہارے لیے۔۔۔فارس نے ایک پھول پنکی کی طرف بڑھائے کہا جو اُس

کی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اور جب اُس نے سرخ رنگ کا پھول دیکھا تو وہ خوشی سے چہک اُٹھی

"ایک پھول سے کام نہیں بنے گا۔۔پنکی نے پھول کو اپنی سانسوں کے قریب کیے فارس سے کہا

"ڈونٹ وری پورا گلدستہ دوں گا تمہیں پھولوں کا۔۔۔فارس اُس کے ساتھ کھڑا ہوتا مسکرا کر بولا

"میں یہ نہیں تھی کہنے والی۔۔۔پنکی نے کہا

"پھر کیا کہنا چاہتی ہو؟فارس نے پوچھا

"تم ساری زندگی مجھے پھولوں کی طرح رکھو گے "مجھ سے اور صرف مجھ سے پیار کرو گے۔۔پنکی اُس کے کندھوں پر اپنے بازو کا حصار بناتی لاڈ سے بولی

"ایسا کیا؟فارس نے اُس کو چھیڑنے کے لیے پر سوچ انداز اپنایا

"ہاں جی بلکل۔۔پنکی نے اُس کو گھورا

"لیکن اُس کے لیے میری ایک شرط ہے۔۔فارس نے بغور اُس کو دیکھا

"پنکی جہانگیر کو فارس افراہیم کی ہر شرط قبول ہے۔۔۔پنکی اُس کی شرط سُنے بغیر بولی

"پنکی جہانگیر نہیں پنکی فارس افراہیم بولو۔۔۔فارس اُس کی ناک دبا کر بولا

"ہاں جی وہی لیکن اب اپنی شرط بیان کرو۔۔پنکی پر جوش ہوئی

"تمہیں یہ کہنا ہو گا کہ تم ہمیشہ میری رہو گی صرف اور صرف مجھ سے پیار کرو گی تمہارے دل میں بس میں رہوں گا کوئی اور نہیں۔۔فارس نے سنجیدگی سے کہا تو اُس کو پوزیسو ہوتا دیکھ کر پنکی کِھلکھلائی تھی

"فارس میں تمہاری ہوں اور بس تمہاری رہوں گی "میری زندگی میں اگر کوئی ہے تو وہ کل بھی تم تھے اور آج بھی تم ہو اور اِن شاءاللہ آنے والے وقت میں بھی تم ہو گے "ہم ہمیشہ ساتھ رہینگے "اِس بات کا اطمینان رکھو۔۔پنکی نے مسکراہٹ دبائے کہا

"واعدہ؟ فارس نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا

"مجھ سے کب تم واعدہ لینے لگے ؟"کیا تمہارا اعتبار ختم ہو گیا؟ پنکی کا ڈرامہ شروع ہو گیا

"بات کچھ ایسی ہے کہ تمہارا واعدہ لینا ضروری ہے۔۔۔فارس نے بتایا

"ٹھیک ہے جی تو پھر کر لیتے ہیں واعدہ۔۔پنکی نے اپنا خوبصورت سا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا تو فارس نے بے ساختہ اُس کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"اب مجھے گھر ڈراپ کر دو رات بہت ہو گئی ہے اماں میرے انتظار میں ہو گی کہ کب میں آؤں ؟"اور وہ میری چپل سے چھیڑ خانی کریں۔۔اُس کے سینے سے سر اُٹھاتی پنکی ناک منہ چڑھا کر بولی۔

تمہیں تو پھر اُن کو بہانا نہیں دینا چاہیے۔۔فارس دوبارہ اُس کی ناک دبا کر بولا

"میں کہاں دیتی ہوں ؟"اُن کو مل جاتا ہے بہانا مجھ سے دو دو ہاتھ کرنے کا۔ ۔پنکی نے اپنا دفاع کیا

"مان لیا اب آؤ اور تشریف رکھو گاڑی میں۔۔فارس اُس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بولا تو پنکی مسکراتی گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔

"کوئی رومانٹک سا گانا چلاؤ۔۔۔فارس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو پنکی نے اُس سے کہا

"تم چلا لو میں تو گاڑی ڈرائیو کرنے لگا ہو۔۔۔۔فارس نے شانے اُچکا کر کہا تو پنکی نے سر اثبات میں ہلایا

"السلام علیکم آپ سوئیں نہیں ابھی تک۔۔پنکی گھر واپس لوٹی تو صالحہ بیگم کو دروازے کے پاس کھڑا دیکھ کر حیرت سے بولی

"وقت دیکھا ہے؟جواب میں صالحہ بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا

"آپ کو بتایا تھا میں فارس کے ساتھ ہوں گی وقت لگ سکتا ہے پھر آپ کو کیا ضرورت تھی انتظار کرنے کی؟پنکی گھر کے چھوٹے سے ہال میں داخل ہوتی اُن

سے بولی

"تمہیں پتا ہے تمہارا یوں رات کو دیر تک فارس کے ساتھ باہر رہنا تمہارے بھائیوں اور بھابھیوں کو پسند نہیں پھر تم کیوں کرتی ہو ایسا؟ صالحہ بیگم اُس کے ساتھ بیٹھتی سمجھانے والے انداز میں بولی آج اُن کے لہجے میں سخت پن نہیں تھا۔

"اماں میں جو بھی کروں اُن کو پسند نہیں ہوتا اِس لیے آپ مجھ سے اُن کی باتیں نہ کیا کریں۔۔پنکی نے سنجیدگی سے کہا

"اچھا میں اُن کی باتیں نہیں کرتی تم سے پر تم مجھے یہ بتاؤ کیا فارس سے تم نے کہا تھا کہ یہاں راشن کا سامان بھجوائے۔۔صالحہ بیگم نے اگلا سوال کیا تو پنکی نے چونکتے ہوئے اُن کو دیکھا

"راشن کا سامان؟ پنکی نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔

"اُس کا ڈرائیور آیا تھا ڈھیر سارا کھانے پینے کا سامان چھوڑ کر گیا ہے میں نے اُس کو منع بھی کیا لیکن کہا سر کا آرڈر ہے۔۔صالحہ بیگم نے بتایا تو پنکی کے چہرے پر

مسکراہٹ آئی

"میں نے اُس کو نہیں تھا کہا پر وہ ہمارے گھر کے حالات سے واقف ہے تبھی تو یہ سب کیا۔۔۔"اب آپ کل مجھے گرما گرم آلو کا پراٹھا بنا کر دیجئے گا۔۔پنکی نے رلیکس انداز میں کہا

"میں اُن چیزوں کو استعمال میں نہیں لانے والی۔۔صالحہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"کیا مطلب استعمال میں نہیں لانے والی؟"کیا چاہتی ہیں آپ کہ ہم بھوک سے مر جائے اور آپ کو مسئلہ کیا ہے فارس سے اگر وہ ہمارے لیے کچھ کرنا چاہتا ہے تو آپ کیوں یوں منہ بناتی ہیں؟"مجھے نہیں پسند یہ جو آپ کرتی ہے فارس کے ساتھ۔۔پنکی تلخ ہوئی

"یہ فارس کا کام نہیں ہے پنکی تم کیوں ہمارا بوجھ اُس کے سر پر ڈالتی ہو وہ بیزار ہو جائے گا تم سے اکتا جائے گا"اِس لیے اُس کے سامنے کسی بھی چیز کا رونا مت رویا کرو اگر وہ تمہاری اِن باتوں کی وجہ سے چھوڑ کر چلا گیا نہ تو یہاں بیٹھی روتی رہو

گی۔۔۔صالحہ بیگم نے گویا اُس کی عقل پر ماتم کیا تھا اور روانگی میں بہت بڑے بول بھی بول دیئے تھے۔

"ویٹ آمنٹ اماں سب سے پہلے میں آپ کو ایک بات کلیئر کر دیتی ہوں" کہ فارس مجھ سے بہت سے بھی زیادہ بہت پیار کرتا ہے وہ نہ تو کبھی مجھ سے بیزار ہو سکتا ہے اور نہ اکتا سکتا اور چھوڑنے کا تو سوال ہی نہیں بنتا۔۔پنکی نے جتاتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

مانا کہ تمہیں وہ چاہتا ہے پر اِس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ تم یہاں کی ہر بات اُس کو بتاؤ۔صالحہ بیگم کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیسے پنکی کو سمجھائے

"ہاں میں بتاؤں گی اِس میں کچھ غلط کیا ہے؟" وہ کوئی غیر نہیں ہمارا اپنا ہے۔پنکی نے جیسے یاد کروایا

"غیر ہے ایسا میں نے کہا بھی نہیں پر پنکی میری جان میری بچی وہ جو آج جتنا سامان بھجوا چُکا ہے یہ سہی نہیں ہے یہ ذمیداری اُس کی نہیں ہے۔۔صالحہ بیگم رسانیت

سے بولی

"ہاں تو جن کی ذمیداری ہے وہ تو آرام سے اپنی بیویوں کے پہلو میں کھرائے مار رہے ہیں اُن کو کونساماں یا بہن کا خیال ہے "اگر ہمارا کسی کو خیال ہے تو وہ فارس کو ہے اور ہم اُس کی ذمیداری ہیں اماں میں اُس کی منکوحہ ہوں اور آپ اُس کی خالہ ہے ہمارے لیے وہ جو بھی کرے گا وہ کم ہو گا۔۔پنکی نے اُونچی آواز میں کہا تو صالحہ بیگم سر پکڑ کر صوفے پر ڈھے گئ تھیں۔"اور اُس کو ایسے بیٹھا دیکھ کر پنکی زانوں کے بل اُن کے پاس آکر بیٹھ گئ

"اماں وہ فارس افراہیم ہے وہ کبھی غلط نہیں سوچ سکتا وہ کبھی پنکی جہانگیر کو چھوڑ نہیں سکتا اور نہ بیزار ہو سکتا ہے یا اکتا سکتا ہے وہ جو بھی کرتا ہے دل سے کرتا ہے وہ بہت اچھا ہے جذبات رکھنے والا "خالہ کی وفات کے بعد وہ ہمیں اپنا سب کچھ مانتا ہے اور میں آپ کو ایک بات لکھ کر دے سکتی ہوں کہ اگر آپ دن میں سؤ مرتبہ اُس کو کام کہینگی کو تو وہ ماتھے پر ایک بھی شکن لائے بغیر کرے گا لیکن اپنے بیٹوں کو

ایک بھی کام کہینگی تواُن کا ماتھا شکن آلود ہو جائے گا۔۔" جمیل اور احمد بھائی میرے اب بھائی نہیں ہیں اور نہ آپ کے بیٹے وہ بس اپنی بیویوں کے شوہر ہیں۔۔پنکی نے اِس بار بے تاثر لہجے میں کہا تواُنہوں نے جُھک کر پنکی کا ماتھا چوما

"آپا جاتے ہوئے مجھ پر احسان کر گئی ایک کہ تمہارا رشتہ فارس کے لیے مانگا پر پنکی آپا اِس دُنیا میں نہیں اب افراہیم بھائی صاحب کی دوسری بیوی ہے اب جو کبھی فارس کو تمہارے قریب ہونے نہیں دے گی۔۔صالحہ بیگم کو الگ خدشات نے گھیرے میں لیا ہوا تھا

"ایسا کچھ نہیں ہو گا آپ ٹینشن نہ لے کمرے میں جائے اور سو جائے میں بھی سوؤں گی بہت نیند آرہی ہے۔۔پنکی نے جمائی لیتے ہوئے کہا

"تم فارس سے باتوں باتوں میں رُخصتی کا ذکر چھیڑو۔۔صالحہ بیگم نے اچانک سے کہا

"اماں وہ میڈیکل کا اسٹوڈنٹ ہے اُس کا ابھی تیسرا سال شروع ہونے والا ہے اور

جب تک اُس کا میڈیکل کمپلیٹ نہیں ہوتا وہ رخصتی نہیں چاہے گا اور ابھی تو میں اٹھارہ کی بھی نہیں۔۔پنکی نے کہا

"کچھ ماہ بعد اٹھارہ کی بھی ہو جاؤ گی اور وہ کیوں نہیں چاہے گا رخصتی کا سارا دن تو ایسے بھی تم دونوں ساتھ میں ہوتے ہو پھر دقت کیا ہے رخصتی میں؟ صالحہ بیگم نے کہا تو پنکی سوچ میں پڑ گئ

"اچھا آپ ٹینشن نہ لو کوئی میں وقت دیکھ کر اُس سے بات کروں گی۔۔پنکی نے اُن کو پر سکون کرنے کی خاطر کہا جس پر وہ ہو بھی چکی تھیں

♥♥♥♥♥♥♥

www.novelsclubb.com

"یہ چراغ کے کمرے کی لائیٹ آن کیوں ہے؟ یشم کی آنکھ رات کے دو بجے پیاس کی وجہ سے کُھلی تھی "کمرے میں جگ خالی ہونے پر وہ باہر آئی تو چراغ کے کمرے کی لائیٹس کو آن دیکھ کر اُس کو حیرت ہوئی

"رات کے کھانے کے وقت بھی نہیں تھی ہو سکتا ہے اُس کو بھوک کی وجہ سے

نیند نہ آرہی ہو۔۔ایک خیال کے تحت یشم چونک سی گئ۔

"لیٹ می چیک ہِر۔۔۔جگ ٹیبل پر رکھتی اُس نے اپنے قدم چراغ کے کمرے کی طرف بڑھائے اور دروازے کے پاس جا کر اُس نے نوک کیا

"ایک بار

دو بار

تین بار

"لیکن اندر سے کوئی بھی آواز نہیں آئی تھی" جس پر یشم کو تفتیش ہونے لگی تو اُس نے ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر کی طرف جھانکا تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئ جہاں چراغ بلیک نائٹ سوٹ میں ملبوس بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی اور وہ اِس قدر اُس میں محو تھی کہ دروازہ نوک ہونے کی آواز تک وہ سُن نہیں پائی۔

"کیا میں اندر آجاؤں؟یشم نے تھوڑی اُونچی میں کہا تو چراغ نے گردن موڑ کر

سامنے کھڑی یشم کو دیکھا جس نے لال رنگ کی نائٹی زیب تن کی ہوئی تھی جو بس گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک تھی" بال بھی کُھلے ہوئے تھے "اور اِس وقت اُس کا خوبصورت چہرہ ہر مصنوعی آرائش سے پاک دمک رہا تھا۔۔"چراغ نے ایک ہی نظر میں اُس کا پورا جائزہ لے لیا تھا

"آپ کا اپنا گھر ہے آسکتی ہیں۔۔اُس سے اپنی نظریں ہٹائے چراغ نے کہا

"گھر تو ہمارا ہے پر کمرہ تو تمہارا ہے ویسے پورا کمرہ تم نے بلیک کر دیا وہ بھی ایک دن میں ویسے کیا تمہارا فیورٹ کلر بلیک ہے؟"اور ابھی تک جاگ کیوں رہی ہو "کیا تمہیں کچھ چاہیے تھا؟یشم کمرے میں داخل ہوتی بغیر رُکے اُس سے بولی

"آپ یہاں کسی کام سے آئیں تھیں؟جواب میں چِراغ نے محض اِتنا کہا اور پاؤں سمٹ کر بیٹھ گئی تو یشم بیڈ پر بیٹھی

"کیا تمہیں میرا یہاں آنا پسند نہیں آیا؟یشم نے پوچھا

"یہ آپ کا گھر ہے میں کون ہوتی ہوں بُرا ماننے والی نہیں۔۔۔چِراغ نے کہا تو یشم

عجیب نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

"ہاؤ روڈ مروتً یا جبراً مسکراہٹ کے ساتھ بھی بول سکتی تھی "کہ نہیں مجھے آپ کا آنا بُرا نہیں لگا یہ اٹیٹیوڈ دیکھانے کی کیا تُک بنتی تھی۔یشم سنجیدہ سی چراغ کو دیکھ کر من ہی من میں سوچنے لگ پڑی تھی

"کیا تم کوئی ناول پڑھ رہی تھی اِس ٹائیم۔۔یشم نے اُس کے ہاتھ سے وہ بُک لی اور وہ کھول کر دیکھی تو اُس کو یقین نہ آیا

"اومائے گوڈ سیریسلی چِراغ تم رات کے دو بجے ہسٹری کی کتاب پڑھ رہی ہو؟یشم کو جیسے یقین نہ آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اِس میں کونسی بڑی بات ہے۔چراغ کو اُس کا اِتنا حیران ہونا سمجھ میں نہیں آیا تھا

"نہیں مطلب رات کے وقت ایسی بورنگ کتاب کون پڑھتا ہے؟یشم ابھی تک بے یقین تھی

"مجھے پسند ہے ریڈنگ کرنا۔چراغ نے بتایا

"ہاں تو دُنیا میں اور بھی بُکس ہوتیں ہیں۔۔یشم نے کہا

"آہستہ آہستہ وہ بھی پڑھوں گی۔چراغ نے جواباً کہا

"اچھا کیا تمہیں نیند نہیں تھی آرہی؟"نئی جگہ ہے تو ہوتا ہے پر اگر تم یہاں ایزلی نہیں تو میرے روم میں آجاؤ گپ شپ بھی ہو جائے گی اور ایک دوسرے کو جاننے کا موقع بھی۔۔یشم پرجوش لہجے میں بولی

"میں یہاں ٹھیک ہوں۔۔چِراغ مختصر بولی

"اوکے ایزیو سے میں دراصل پانی پینے کے لیے اُٹھی تو تمہارے کمرے کی لائیٹس آن دیکھی تو سوچا دیکھ آؤں تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔۔یشم بیڈ سے اُٹھ کر بولی

"آپ کا شکریہ۔۔چراغ نے اِس بار مروت نبھائی

"اوکے گُڈ نائٹ۔۔۔یشم اُس پر ایک نظر ڈالتی کمرے سے باہر نکلتی پانی پینا بھول کر واپس اپنے کمرے میں آئی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھا کر احراز کا نمبر ڈائل کیا

جو چوتھی بیل پر ریسیو ہوا تھا۔

"ہیلو کون؟احراز کی نیند سے بھری آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تو یشم نے جلدی سے روم لاک کیا اور بیڈ پر کمبل اُوڑھ کر لیٹی

"کیا کر رہے تھے؟یشم نے بے تکہ سوال کیا

"یش خیریت ہے اِس وقت کال؟احراز اپنے کمرے کی لائیٹ آن کرتا اُٹھ بیٹھا

"ہاں خیریت ہے تم سے بس کچھ شیئر کرنا تھا۔یشم نے پر جوش ہو کر بتایا

"سیریسلی رات کے ڈھائی بجے تم نے کچھ شیئر کرنے کے لیے کال کی ہے؟"صبح تک کا ویٹ نہیں ہوا تم سے؟اپنے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتا احراز خائف ہوا

"بات ضروری تھی مجھے تمہیں چراغ کے بارے میں بتانا تھا تمہیں پتا ہے کیا وہ ایک مسٹری پیس ہے اور کین یو بلیو ڈیٹ کے وہ رات کے دو بجے ہسٹری کی کتاب پڑھ رہی تھی وہ بھی اپنی اِتنی کم ایج میں ورنہ اِس ایج میں تو لڑکیاں شوخ مزاج کی ہوتیں ہیں"شوخ رنگ پہنتی ہیں"ناولوں اور چائے کی دیوانی ہوتیں ہیں اور وہ خود

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کو بلیک بنائے بیٹھی ہے۔۔یشم اُس کے غُصے کا نوٹس لیے بنا سب کچھ بتاتی گئ۔"جیسے وہ خود بہت درمیانی عمر کی خاتون ہو

"اچھا اب میں سونے لگا ہوں۔۔احراز نے عدم دلچسپی سے کہا

"سوتے تو روز ہو اگر آج نہیں سوؤ گے تو کوئی بڑی بات نہیں ہو گی ویسے بھی ڈھائی ہونے میں ابھی پندرہ منٹ باقی ہیں۔۔یشم تپ کر بولی

"یشم کل میری بہت ضروری میٹنگ ہے بورڈ والوں کے ساتھ۔۔احراز نے بتایا

"میں جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔۔یشم نے منہ بنا کر کہا

www.novelsclubb.com

"میں کیوں کروں گا تمہیں اگنور؟احراز کو اُس کا الزام بے تُکہ سا لگا

"وہ تمہیں پتا ہو گا اور اب تم مجھ سے بات مت کرنا میں ناراض ہوں۔۔یشم نے کہنے کے ساتھ ہی کال کاٹ دی تھی دوسری طرف احراز نے تھکے ہوئے انداز میں اپنا سر تکیے پر گرایا تھا۔

"السلام علیکم۔۔۔ صبح فارس ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتا وہاں موجود لوگوں کو سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام رات کافی دیر واپسی ہوئی تھی تمہاری کس کے ساتھ تھے؟ فارس کی اسٹیب مدر نے سلام کے جواب کے بعد اُس سے پوچھا جس کا نام "سدرہ تھا اور اُن کی ایک بیٹی تھی اپنے پہلے شوہر سے جس کا نام آئمہ تھا۔

"پنکی اور میرا آؤٹنگ کا پلان تھا کل میں اُس کے ساتھ تھا۔۔۔ بریڈ پر جیم لگاتے فارس نے مصروف لہجے میں اُن کو جواب دیا

www.novelsclubb.com

"وہ ایک نان سیریس لڑکی ہے فارس تم کیوں اُس کے ساتھ رہ کر اپنا وقت "اور پیسا ویسٹ کر رہے ہو؟ سدرہ بیگم ناگواری سے بولی

"ڈیڈ مجھے کچھ آپ سے پیسے چاہیے تھے۔۔۔ فارس اُن کو اگنور کرتا افراہیم صاحب سے بولا جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھے

"ڈیڈ سے پیسے تمہیں کیوں چاہیے؟"تمہارا اپنا کارڈ کہاں ہے؟"کیا وہ کارڈ بھی اپنی اُس پنکی کو دے ڈالا۔۔آئمہ طنز لہجے میں بولی

"میں تم سے نہیں اپنے ڈیڈ سے بات کر رہا ہوں اِس لیے دوبارہ درمیان میں مداخلت مت کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔فارس نے سخت لہجے میں اُس کو وارننگ دی

"دیکھا آپ نے کہ کیسے آپ کا بیٹا میری بیٹی کو یوں زلیل کر رہا ہے میں طلاقِ یافتہ میڈل کلاس گھرانے سے تھی تو کیا ہوا"رشتہ بھی تو آپ لوگوں نے بھیجا تھا کونسا میں یہاں زبردستی کسی کے سر پر مسلط ہوئی تھی۔۔"فارس کی اِتنی بات پر سدرہ بیگم کا ڈرامہ شروع ہو گیا تھا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو سدرہ

"ڈیڈ پیسے؟افراہیم صاحب سدرہ بیگم سے کچھ کہنا اور سمجھانا چاہ رہے تھے"جب فارس نے بیچ میں مداخلت کی

"فارس تمہارا رویہ اپنی بہن کے ساتھ بہت بُرا ہے "میری کیا یہ تربیت ہے جو تم ایسی بداخلاقی کا مظاہرہ کرنے لگے ہو؟افراہیم صاحب نے سخت لہجہ اپنایا

"یہ سب اُس پنکی کا کارنامہ ہے انتہا کی کام چو

"اپنی منکوحہ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سُنوں گا میں "ڈیڈ آپ یہ بات اپنی بیوی کو سمجھادے اور اگر آپ نے پیسے نہیں دینے تو یہ بات صاف الفاظوں میں بھی کی جاسکتی تھی اُس کے لیے صبح صبح اِتنا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی کسی کو۔۔۔فارس اپنی جگہ سے اُٹھتا سنجیدگی سے بولا

"واپس بیٹھو اور اپنا ناشتہ ختم کرو اور پیسوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں میں تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروادوں گا رقم۔۔افراہیم صاحب نے کہا تو فارس ایک نظر اُن پر ڈالتا واپس بیٹھ گیا۔

"اُس پنکی نے تم پر جادو کونسا کیا ہے جو تم یوں آپے سے باہر ہو جاتے ہو؟آئمہ نے چُبھتی نظروں سے فارس کو دیکھ کر سوال کیا اُس کے لہجے میں پنکی کے لیے نفرت

ہی نفرت تھی۔

"کالا جادو کیا ہے" اور اُس میں جو پیسے لگتے ہیں نہ وہ بھی اُس کو میں دیتا ہوں۔۔۔۔فارس نے جو جواب دیا اُس پر آئمہ اور سدرہ بیگم اچھی خاصی تپ اُٹھی تھیں۔۔۔

"فارس۔۔۔افراہیم صاحب نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

"میرا ناشتہ ہو گیا ہے تو میں اب کالج کے لیے نکلوں گا۔۔جوس کا گلاس خالی کرنے کے بعد فارس نے اُن سے کہا

"دیکھو بیٹا پنکی تمہاری منکوحہ ہے میں جانتا ہوں تمہاری محروم ماں کی خواہش پر ہم نے بچپن میں تم دونوں کا نکاح کروایا تھا پر تم اُس کے لیے کسی سے روڈلی بات مت کرو۔" وہ چھوٹی ہے پر تم سمجھ بوجھ والے ہو" ایسے گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے۔۔افراہیم صاحب نے اُس کو سمجھانے کی نیت سے کہا

"میں نے اُس کا ذکر نہیں چھیڑا تھا اِن دونوں نے چھوڑا تھا وہ بھی غلط تو میں اُس کے

خلاف غلط لفظ کسی کا بھی سُنوں گا۔۔فارس سنجیدگی سے کہتا وہاں سے چلا گیا

"میری مانے یہ نکاح ختم کروائے ورنہ آپ کا بیٹا آپ کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔۔۔فارس کے جانے کا یقین کرتی سدرہ بیگم اپنے شوہر سے بولی

"آج یہ بات کر دی ہے دوبارہ مت کرنا۔۔افراہیم صاحب نے سختی سے اُن کو ٹوکا

"آپ کو سمجھ نہیں آرہا دیکھے وہ اگر یہاں گھر میں آئی تو یہ جو فارس ہمیں منہ نہیں لگاتا اُس کے آنے کے بعد تو بلکل ہی منہ موڑ دے گا۔۔سدرہ بیگم نے کہا

"فارس ایسا نہیں اور پنکی بھی اچھی بچی ہے یہاں آئے گی تو گھر کو جنت بنا دے گی۔۔۔افراہیم صاحب نے اُن کی بات پر کان نہیں دھڑے تو وہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئی۔

"لیٹسٹ سیل فون ہے اماں آپ کیمرہ تو چیک کریں۔۔پنکی کو آج صبح جیسے ہی موبائیل ملا تھا تب سے اُس نے ہر ایک کا دماغ خراب کیا ہوا تھا۔"فردوس اور

صدف تو اُس کا سیل فون دیکھ کر جلن سے بُرا حال ہو گیا تھا۔

"امی مجھے بھی ایسا فون چاہیے۔۔فردوس سے اُس کی دس سالہ بیٹی نے فرمائشی انداز میں کہا

"تم بھی اِس کے جیسا امیر لڑکا پٹا لے پھر تُجھے بھی مل جائے گا۔۔فردوس نے اُس کو دیکھ کر تپ کر کہا

"وہ بیچاری پٹا تو لے لیکن اُس کی ایسی کوئی خالہ نہیں جس کا بیٹا فارس جیسا ہو۔۔پنکی اُن کی حالت کو سمجھتی مزید تپانے کے غرض سے بولی تھی۔

"تم چُپ کرو اور اپنا یہ پھیلایا ہوا گند سمیٹو۔۔۔صدف نے اُس کو گھورا

"آپ درمیان میں کس خوشی میں بول رہی ہیں؟پنکی کا اُس کا ایسے بات کرنا تپا گیا تھا۔

"شرم لحاظ کرو تم کچھ۔۔فردوس نے اُس کو لتاڑا

"وہ کیا ہوتا ہے؟پنکی نے نا سمجھی کا رکارڈ توڑتے ہوئے کہا

"جو تم میں نہیں ہے۔۔۔صدف طنز ہوئی

"آپ لوگوں میں بھی نہیں ہے تبھی میرا اتفاقی طور پر بھی اُس سے سامنا نہیں ہوا۔۔پنکی اِتنا کہتی آخر میں کِھلکھلا اُٹھی

"آنے دو جمیل کو بتاتی ہوں میں اُس کو تمہارے کارنامے۔۔۔فردوس نے اُس کو ڈرایا

"میں تو بھئی اب اپنے میکے جاؤں گی۔"مجھ سے نہیں ہوتی اپنی یہ بے عزتی برداشت۔۔صدف نے ہاتھ کھڑے کیے

کے ایف سی"KFC" بھی چلے گے۔صدف کا سات سالہ بیٹا بھی بول پڑا

"گھومانے نہیں لیکر جارہی اپنے میکے۔۔۔صدف تو تپ اُٹھی

"ارے بچہ لوگ تم لوگ پریشان نہ ہو اُتوار کو میں لے جاؤں گی تم سب کو کے ایف سی"KFC" وہاں بریانی بھی کھائینگے پھر۔۔۔فردوس نے اُن سے کہا تو پنکی جو موبائیل دیکھ رہی تھی بے ساختہ اُس کا ہنسا نکل گیا تھا۔

"ہاہاہا"KFC"میں بریانی۔۔۔پنکی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتی ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو گئ۔

"پاگلوں کی طرح ہنس کیوں رہی ہو؟صدف کو اُس کا اِس قدر ہنسنا سمجھ میں نہیں آتا

"نہیں بس وہ میں سوچ رہی تھی کہ فارس سے کہوں کہ کبھی آپ دونوں کو "KFC"لے جائے تاکہ آپ لوگوں کو پتا لگے کہ وہاں بریانی نہیں ملتی"تاکہ دوبارہ چوول مارنے سے پہلے بندہ ریسرچ کر لے۔۔اِتنا کہتی پنکی پھر سے ہنسنے لگی تو وہ دونوں غُصے سے لال پیلی ہوئی

"تمہیں کیا لگتا ہم کبھی"KFC"نہیں گئے ارے شادی سے پہلے تو دن میں جانے کتنی بار گئ تھی اور وہاں ملتی ہے بریانی لیکن یہ بات تُجھے کیسے پتا ہو گی۔فردوس نے کاٹ کھاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر جتانے والے انداز میں

"کہا جس کی ہنسی رُکنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی۔

"آپ دونوں پر وہ کہاوت اچھی لگتی ہے کہ اوقات پکوڑوں کی اور بات کروڑوں

کی "میری بھولی بھا بھی وہ بریانی نہیں ہوتی اُس کو کرسپی رائس Crispy rice بولتے ہیں۔۔۔پنکی اِتنا کہتی اپنا سیل فون اُٹھائے اندر کی طرف بھاگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اگر وہ وہاں ٹھیرتی تو اُن دونوں نے اُس کو چھوڑنا نہیں تھا۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 4

.Thank you so much faris You r too good

www.novelsclubb.com

کمرے میں آکر پنکی نے فارس کو کال ملائی تھی سب سے پہلے جوا بھی کالج آیا تھا۔

"اب تم مجھے بھی تھینک یو بولو گی ویری بیڈ۔۔۔اپنے کلاس میں داخل ہوتا فارس جیسے اُس کی بات کا بُرا منا گیا تھا۔

"بس میں کیا کہوں اب میں بہت خوش ہوں کتنا اچھا سیل فون ہے قسمے میرا تو دل

آ گیا ہے اُس پر۔۔پنکی روانگی میں بولی تو فارس کے قدم پل کو تھمے تھے۔

"ایسا کرو اُس دل کو نکال باہر پھینکو جو سیل فون پر اٹک گیا ہے اور تمہیں اِتنی خوشی مجھ سے ملتے ہوئے تو نہیں ہوتی جو دو ٹکے کی سیل فون سے ملی ہے۔۔فارس کا موڈ جو پہلے بِگڑا ہوا تھا اب جیسے مزید خراب ہو گیا تھا لیکن اُس کی بات پر پنکی نے بے ساختہ لب دانتوں تلے دبائے تھے

"افففف میری تو زبان سے پھسل گیا ورنہ تم تو میری وہ خوشی ہو جو میں کسی کے ساتھ بھی نہ بانٹوں۔۔۔پنکی جانتی تھی فارس کو منانا کیسے ہے تبھی دلفریب لہجے میں بولی تو فارس ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا

"باتیں کرو والوں بس تم سے اُس میں ماہر ہو۔۔فارس نے اپنا سر نفی میں ہلا کر کہا

"تم بس مجھ سے خفا مت ہوا کرو۔۔پنکی نے کہا

"میں تم سے خفا ہو بھی نہیں سکتا اور اب میں کال کاٹ رہا ہوں میری کلاس کا وقت ہونے والا ہے۔۔فارس نے مسکرا کر کہا

"ٹھیک ہے لیکن شام کو میری طرف آنا۔۔۔پنکی نے کہا

"کیوں خیریت؟ فارس کو فکر مندی ہوئی

"ہاں بس ایسے ہی ڈنر کا موڈ بنا ہے میرا چائینز کھانا کھاؤں گی میں۔۔پنکی ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولی

"اچھا جیسا تم کہو میں آجاؤں گا لیکن پلیز میرے آنے سے پہلے تم ریڈی ہو جانا کیونکہ آج مجھے بہت سارا پڑھنا ہے۔۔۔فارس نے بتایا

"ہاں تو میری آنکھوں میں اپنا عکس پڑھ لینا نہ اور دیکھنا کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔۔پنکی شوخ ہوئی

www.novelsclubb.com

"محترمہ کبھی آپ کی آنکھوں کو بھی فرصت سے پڑھ لینگے پرا گر ابھی آپ کی اجازت ہو تو ہم کال بند کریں کیونکہ ہمیں ضروری کام ہے۔۔۔فارس اُس کی بات پر مسکرا کر بولا

"ویسے کیا ہوتا جو میری طرح تم میٹرک پاس ہوتے اب زیادہ پڑھنے کے سائیڈ

ایکٹیٹس دیکھ رہے ہو نہ کہ تم اپنی من پسند لڑکی کو وقت تک نہیں دے پا رہے اور نہ اپنی مرضی سے بات کر پا رہے ہو۔۔مجھے دیکھو پڑھائی کو ٹاٹا بائے بائے بول کر کیسے لائیف کو انجوائے کر رہی ہوں۔۔پنکی نے خاصے افسوس بھرے لہجے میں اُس سے کہا

"ٹھیک ہے تمہارا کہا مان لیتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں پڑھائی اور پھر ہم دونوں ایک ساتھ کٹورا لیکر سڑک پر کھڑے ہو جائے گے کوئی نہ کوئی ترس کھا کر دس بیس روپے دے ہی دے گا۔۔۔فارس نے کہا تو پنکی کا پورا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"سیریسلی فارس کٹورا؟یعنی یہی کام رہ گیا ہے؟پنکی کو بے ساختہ جھرجھری سی آئی تھی

"اور نہیں تو کیا۔۔فارس نے سر جھٹکا

"تم امیر ترین شخص کے وارث ہو تمہیں ایسی باتیں سوٹ نہیں کرتیں۔۔پنکی نے منہ بسور کر کہا

"تم چاہتی ہو میں ہر وقت تمہارے پہلو میں بیٹھا رہوں پریا ایک جگہ بیٹھ کر کھانے سے بادشاہوں کا بھی خزانہ کم پڑ جاتا ہے "اپنا مستقبل سنوارنے کے لیے اپنا کل آج سے بہتر بنانے کے لیے زندگی میں محنت مزدوری کرنا اور ہاتھ پاؤ چلانا ضروری ہے "اگر میں پڑھائی چھوڑ دیتا ہوں تو ڈیڈ نے مجھ سے عاق کر دینا ہے پھر کبھی سوچا ہے کہ میں تمہاری ضروریات کو کیسے پورا کروں گا؟" تمہیں وہ سب کچھ کیسے دوں گا جس کی تم حقدار ہو؟ فارس بہت سیریس ہو گیا تھا

"فارس میں نے بس مذاق کیا تھا اور ایک بات خالو تمہیں عاق بھی کر دینگے تو تم یہ مت سوچنا کہ پنکی کی خواہشات یا اُس کی ضروریات کو کیسے پورا کروں گا؟" کیونکہ میں اپنا سب کچھ تمہیں مانتی ہوں تم ہو گے تو مجھے کسی اور چیز کی طلب نہیں ہو گی۔۔پنکی نے بھی اِس بار سنجیدگی سے اُس کو جواب دیا تھا جس کو سن کر فارس بے ساختہ مسکرایا

"جانتا ہوں اور اب میں کال کٹ رہا ہوں۔۔فارس نے کہا

"اچھا ایک بات سُنو۔۔پنکی نے اچانک سے کہا

"کہو؟ فارس نے پوچھا

"تمہیں پتا ہے آج کی کال میں ہمیں کیا سبق حاصل ہوا؟ پنکی نے کافی سنجیدہ انداز میں اُس سے کہا

"آج کی کال میں سبق مطلب؟ فارس متعجب ہوا

"تم تو بلکل ایسے حیران ہو رہے ہو جیسے کسی نے بول دیا ہو کہ آپ کے ٹوتھ پیسٹ میں نمک ہے ارے یار میری بات ہے مطلب ہے کہ تم سے بات کرتے ہوئے بس یہ سمجھ آیا کہ اپنا کل آج سے بہتر بنانے کے لیے انسان کو اپنے ہاتھ پاؤ کو زحمت دینی چاہیے۔۔پنکی نے اب کی مسکراہٹ دبائے کہا

"تم بھی نہ کچھ بھی بولتی رہتی ہو خیر پھر بعد میں بات ہو گی۔۔فارس اپنا سر نفی میں ہلا کر اُس سے کہتا کال کاٹ گیا تھا۔

"آج یش نہیں آئی کیا؟احراز نے اگلے دن آفس میں یشم کو نہیں دیکھا تو عمر صاحب سے سوال کیا

"یش تو آئی ہے تمہیں تو پتا ہے اُس کا وہ اپنے کام کے ساتھ کتنا سیریس ہوتی ہے۔ ۔عمر صاحب نے اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بتایا

"وہ آئی ہے؟احراز حیران ہوا

"ہاں کیوں کیا ہوا آج تم اُس کے آنے کا سُن کر اِتنا حیران کیوں ہو رہے ہو؟عمر صاحب نے جاننا چاہا

"چچا جان یش ہر روز آفس میں آتی ہے تو پہلے میرے کیبن میں آتی ہے آج نہیں آئی تو مجھے لگا شاید وہ آفس میں نہیں آئی۔۔احراز نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا

"تم دونوں کے درمیان کیا کوئی جھگڑا ہوا ہے؟عمر صاحب نے پوچھا

"جھگڑا تو کوئی نہیں ہوا خیر میں جا کر دیکھتا ہوا اُس کو۔۔احراز نے کہا اور اپنے قدم یشم کے کیبن کی طرف بڑھائے تو وہ سامنے اُس کو اپنی سیکیٹری کے ساتھ اُس کو کچھ

ڈسکس کرتی ہوئی نظر آئی

"یشم مجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔احراز نے اُس کو آتا دیکھا تو کہا

"میں بزی ہوں۔۔یشم بغیر اُس کو دیکھ کر بولی

"میں بھی بزی تھا پر تم سے کچھ ڈسکس کرنا ہے مجھے۔۔احراز کو اُس کا انداز کافی روڈ سا لگا

"لنچ ٹائیم میں کر لینا۔۔یشم نے کہا تو احراز نے اُس کو بازو سے پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیا

"یہ کیا حرکت ہے مسٹر احراز۔۔یشم نے اُس کو گھورا جبکہ احراز کی اِس حرکت پر اُس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا چاہے وہ بولڈ قسم کی لڑکی تھی لیکن احراز نے ایسی حرکت پہلی بار کی تھی جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بلش کرنے لگی تھی۔

"آپ جاؤ کوئی اور کام کرو۔۔احراز یشم کو دیکھتا اُس کی سیکیٹری سے بولا تو وہ سر کو جنبش دیتی وہاں سے چلی گئی۔

"کیا مسئلہ ہے اگنور کیوں کر رہی ہو؟احراز نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر سوال کیا

"میں تمہیں اگنور کیوں کروں گی؟"زندگی میں مجھے اور بھی کام ہوتے ہیں کرنے کو۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر آنکھیں گُھما کر کہا

"کیا تم کل رات والی بات پر ابھی تک خفا ہو آئے مین سیریسلی تم اُس ٹھرڈ پرسن کو ہماری دوستی کے درمیان لا رہی ہو۔۔احراز حیران تھا

"بات اُس ٹھرڈ پرسن کی نہیں ہے احراز میں نے تمہیں اُس کے بارے میں بتانا تھا میں بہت پرجوش تھی اور جواب میں تم نے کیا کیا؟"میری کال کاٹ دی آئے مین تمہیں تمہاری نیند ضروری تھی میں نہیں۔۔یشم گویا پھٹ پڑی

"تم کوئی کام کی بات کرتی تو میں سُن بھی لیتا لیکن نہیں تمہیں تو مجھے چراغ نامی کے قصیدے پڑھ کر سُنانے تھے جس میں میرا کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔احراز نے سر جھٹک کر کہا

"احراز بات انٹرسٹ کی کہاں سے آ گئی؟"تمہیں اُس میں انٹرسٹ لینے کی

ضرورت بھی نہیں ہے کوئی میں بس تمہیں یہ بتانا چاہتی تھی کہ چراغ ایک مسٹری ہے تم یقین کرو گے وہ رات کے دو بجے ہسٹری کی کتاب پڑھ رہی تھی اور وہ بھی بہت محویت کے ساتھ۔۔یشم نے کافی حیرانگی کے تاثرات کے ساتھ اُس کو بتایا

"مجھے آج پتا لگا ہے کہ ہسٹری کی کتاب پڑھنے والا انسان مسٹری ہوتا ہے۔۔احراز کو یشم کی بات بے تُکی سی لگی

"نہیں نہ بات یہ ہے کہ رات کے دو بجے بورنگ سی ہسٹری بُک کون پڑھتا ہے؟ یشم کی سوئی ایک ہی بات پر گویا اٹک سی گئی تھی۔

"ہم بھی تو اپنے بزنس کے کام سے دیر تک جاگتے ہیں اِس میں کونسی بڑی بات ہے ہو سکتا ہے سماجی باتوں میں اُس کا انٹرسٹ ہو اور سوشل ورک کرنے میں اُس کو مزہ آتا ہو۔۔احراز نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا

"وہ میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہے احراز اِس میں سوشل ورک کہاں سے آگیا؟ یشم نے اُس کو گھورا

"ہم اُس کے بارے میں بات کیوں کر رہے ہیں؟احراز نے سنجیدگی سے پوچھا

"کیونکہ مجھے اُس کو جاننے کا تجسس ہے۔۔۔یشم نے شانے اُچکا کر کہا

"تو تم اُس سے ایک بار ساری کہانی کیوں نہیں جان لیتی۔۔احراز نے گویا مشورہ دیا

وہ منہ نہیں لگاتی خیر ابھی تو آئی ہے ایک گھر میں ہیں جان پہچان ہو جائے گے خیر تم کب آرہے ہو اُس سے ملنے؟یشم نے پوچھا

"میں کیوں اُس سے ملنے آؤں گا؟احراز چونک سا گیا

"کافی ٹائیم سے چکر نہیں لگایا نہ تم اُتوار کو آجانا۔۔"ایسے تمہاری مُلاقات چراغ سے بھی ہو جائے گی۔یشم نے سارا پلان ترتیب دیا

"یش

نو ایکسکیوز احراز میں ابھی تک ناراض ہوں۔۔یشم نے اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر وارن کیا تو احراز نے تاسف سے اُس کو دیکھا

"تم بہت ضدی ہو۔۔۔احراز نے گویا ہار مان لی

"وہ تو میں ہوں کیونکہ یہ ضد میں نے تم سے سیکھی ہے" یاد ہے تم ہی کہا کرتے تھے کہ "وہ راجپوت ہی کیا جو ضدی نہ ہو" وہ ضد ضد ہی کیا جو راجپوت پوری نہ کرے۔۔۔یشم نے گردن اکڑا کر کہا تو احراز کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا۔

"میں اُتوار کو آنے کی کوشش کروں گا۔۔احراز نے محض اِتنا کہا

"اور آج رات ڈنر ہم ساتھ کرینگے پلیز آج منع مت کرنا۔۔یشم نے معصوم شکل بنا کر اُس سے کہا

"ٹھیک ہے مجھے وقت بتا دینا میں ریسٹورنٹ پُہنچ جاؤں گا۔۔احراز نے کہا

"ہی ہی ہی مجھے وقت بتا دینا میں ریسٹورنٹ پُہنچ جاؤں گا" بلکل نہیں تم یہ کہو مجھے وقت بتا دینا میں تمہیں پِک کرنے آ جاؤں گا۔یشم نے اُس کی نقل اُتار کر گھور کر کہا

"اچھا اچھا سہی ہے میں آ جاؤں گا تم وقت اور جگہ مجھے وقت پہ بتا دینا۔۔۔احراز نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے کہا تو وہ مسکرائی

اچھا تھوڑی جلدی آنا تا کہ تمہاری مُلاقات چراغ سے بھی ہو جائے۔۔۔یشم نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک خیال کے تحت اُس سے کہا

"یش پلیز میرا کوئی انٹرسٹ نہیں کسی چراغ میں اور تم وہی ہو نہ جس کے نام کی بس میں نے تھوڑی تعریف کیا کر دی تھی کہ تمہیں غُصہ آگیا تھا اور اب خود کو دیکھو زرا۔۔احراز کو اب چڑ ہونے لگی تھی یشم کی ایک ہی بات کو سُن کر

"رلیکس یار کیا ہو گیا ہے اِتنا چڑ کیوں رہے ہو؟"اُس بلیک بیوٹی سے۔۔یشم کو اُس کا تپنا مزہ دے رہا تھا"ایسا موقع کبھی کبھار تو اُس کی زندگی میں آتا تھا ورنہ آئے دن تو وہ اُس کو تنگ کیا کرتا تھا

"میری میٹنگ کا وقت ہو رہا ہے میں جا رہا ہوں شام میں تمہاری طرف آجاؤں گا۔۔احراز نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُس سے کہا

"تم لڑکیوں سے اِتنا دور کیوں بھاگتے ہو؟یشم کو احراز کا انداز کافی عجیب سا لگا

"کیونکہ تم لڑکیاں ایمو شنل فول ہوتی ہو۔۔احراز نے طنز کہا تو یشم نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو دیکھا

"جس لڑکیوں کو تم ایموشنل فول بول رہے ہو نہ وہ لڑکیاں تم جیسے ہٹے کٹے لڑکوں کو تگنی کا ناچ نا چنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور ہاں تمہیں میں نے اپنے پیار میں نہ پھسایا تو میرا نام بھی یشم راجپوت نہیں۔۔یشم پُر اعتماد کے ساتھ کھڑی ہوتی اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو احراز خاموش سا اُس کو دیکھنے لگا وہ چاہتا تھا کہ یشم جس راہ کی مسافر بنی ہوئی ہے وہاں سے پیچھے ہٹ جائے "وہ نہیں تھا جانتا کہ اُس کی کونسی بات نے یشم کو اُس سے اِس قدر محبت میں مبتلا کر دیا تھا پر وہ یہ سب نہیں تھا چاہتا اُس کی زندگی میں محبت نام کی چیز نہیں تھی اور نہ گنجائش نکلتی تھی" اُس کے لیے یہ پیار محبت عشق بس افسانوی باتیں تھیں جو کتابوں اور فلموں تک محدود رہتی تو اچھا تھا اُن سے باہر محبت کا کوئی وجود نہ تھا۔"وہ احراز راجپوت تھا جس کی سوچ جس کا انداز منفرد تھا وہ زندگی کو اپنی سوچ مطابق دیکھتا تھا جہاں اُس کو محبت نظر نہیں آتی تھی۔"پر وہ یہ سب یشم کو کیسے سمجھتا جو اُس کی دیوانی ہو گئ تھی۔

"دوستی محبت سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے اگر تم سمجھو تو۔۔احراز نے ہمیشہ سے کہا گیا جُملا دوبارہ سے دوہرایا

"تم مجھ سے پھر اِس دوستی کے ناطے شادی کر لو" تم اپنی دوستی نبھانا اور میں محبت ایسے میں ہماری شادی خوب کامیاب ہو گی" کیا خوب منظر ہو گا جب دوستی اور محبت کا آپس میں خوبصورت ٹکراؤ ہو گا۔"ہم اُن لوگ کی سوچ کو بدل دینگے جو کہتے ہیں جہاں محبت آجاتی ہے تو دوستی اپنا وجود کھو دیتی ہے" ہم دونوں مل کر اُن کو بتائے گے کہ جو نبھانے والے ہوتے ہیں وہ یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ لیکر چلتے ہیں الگ ترازوں میں تول کر۔یشم نے آج اُس کو پرپوز کر دیا اُس کے لہجے میں عجیب سے کھنک اور چہرے پر الگ سی چمک تھی لیکن آنکھوں میں حسرت تھی اور یہ حسرت احراز کو پانے کی تھی۔

"میں اِتنا اچھا نہیں ہوں اور نہ پرفیکٹ جبکہ تم پرفیکٹ ہو اور ایک پرفیکٹ انسان کی حقدار ہو۔۔احراز نے جواب میں محض اِتنا کہا جانے کیوں وہ اِتنا کٹھور تھا جو اُس کی

آنکھوں میں جلتے دیپ کو بے رحمی سے بُجھا دیا کرتا تھا۔

"کوئی اِنسان پرفیکٹ نہیں ہوتا احراز عورت کو مرد کی پسلی سے بنایا جاتا ہے "عورت مرد کے وجود کا حصہ ہوتی ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہوتے ہیں مکمل تب بنتے ہیں جب اُن کا ملاپ ہوتا ہے۔یشم نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی کہ احراز اپنی ضد چھوڑ کر اُس کی طرف اپنا قدم بڑھائے

"پلیز یش ہم دونوں اِن باتوں کے علاوہ بھی کوئی اور بات کر سکتے ہیں تم جو باتیں لیکر بیٹھ گئی ہو اُس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا پھر بحث کرنے کا کیا فائدہ؟احراز نے سنجیدہ انداز میں اُس سے کہا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں نہیں کرتی اِس ٹاپک پر بات لیکن تم ایک واعدہ کرو مجھ سے۔۔یشم بھی سنجیدہ ہوئی

"کیسا واعدہ؟احراز نے چونکتے ہوئے پوچھا

"تمہارا ماننا ہے تمہیں کبھی بھی کسی سے محبت نہیں ہو گی اور نہ کبھی تم کسی سے

شادی کرو گے رائٹ؟یشم نے بازو سینے پر باندھ کر اُس سے اُس کی رائے مانگی

"رائٹ۔احراز نے سر اثبات میں ہلا کر اُس سے کہا

"چلو مان لیتی ہوں تمہیں کسی سے محبت نہیں ہو گی اگر ہونی ہوتی تو شاید تمہیں ہو جاتی لیکن تمہاری زندگی کی پچیس بہاریں گزر چکے ہیں لیکن تمہیں محبت نہیں ہوئی

"ہو سکتا ہے اِن پچیس سالوں میں مجھے وہ نہ ملی ہو جس سے محبت ہو۔۔یشم ابھی اُس سے کچھ کہنے والی تھی جب احراز نے اُس کی بات کو درمیان میں کاٹ کر کہا تو یشم کو لگا جیسے اُس کا سانس سینے میں ہی کہیں دب سا گیا تھا۔

"میرے کہنے کا مطلب تھا اگر کبھی تمہارا دل شادی کرنے کا چاہا تو وہ لڑکی میں ہو گی جس کے ساتھ تم نکاح کرو گے۔۔یشم نے سنجیدگی سے اپنی بات کو مکمل کیا تو احراز مُسکرایا

"اول تو ایسا ہو گا نہیں پر اگر میرے دل نے ایسی کوئی خُواہش کی تو شیور۔۔احراز

نے شانے اُچکا کر کہا

واعدہ؟یشم نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا

"واعدہ کرنا ضروری ہے کیا؟احراز نے پوچھا

"بہت ضروری ہے۔یشم نے فورن سے کہا

"پھر میں یہ کہوں گا کہ تم میرے پیچھے لگ کر اپنا وقت برباد کر رہی ہو۔۔احراز نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے کر اکتاہت سے کہا

"اول تو ایسا ہو گا نہیں پر اگر تمہیں میرے علاوہ کسی اور سے محبت ہوئی تو یشم راجپوت قربانی تو دے گی پر کبھی تمہاری راہ رُکاوٹ نہیں بنے گی پر اگر بغیر محبت کے تمہیں شادی کا خیال آیا تو تمہاری چوائس میں ہو گی "لیکن محبت کرنے پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا اِس پر تم آزاد ہو پر کبھی تمہاری زندگی میں کوئی ایسی لڑکی آئی جس سے تمہیں محبت ہو جائے تو یہ میرا یشم راجپوت کا واعدہ ہے کہ تمہاری دولہن کو خود اپنے ہاتھوں سے سجاؤں گی۔۔یشم نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر کے یہ

سب جس دل سے کہا تھا بس وہ جانتی تھی

"سوچ لو رونگی میں بہت بڑے بول بول رہی ہو۔۔احراز نے اُس کو باز رکھنے کی کوشش کی

"محبت کرنے والے سوچنے لگ پڑے تو یا تو وہ سوچ سکتے ہیں یا محبت کر سکتے ہیں پر دونوں کام ایک ساتھ نہیں کر سکتے۔۔یشم نے شانے اُچکا کر کہا تو احراز لاجواب ہوا تھا۔

"بزنس چھوڑ کر شاعر بن جاؤ اور پھر بس بیٹھ کر محبت پر غزلیں لکھتی رہنا۔۔احراز اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے واپس کھینچتا اپنے مشورے سے نوازنے لگا

"وقت آیا تو یہ بھی کر گزروں گی۔یشم نے شانِ نے نیازی سے کہا

"اچھا پر اب چلو یہاں ہمیں کام بھی کرنا ہوتا ہے۔۔احراز نے سر جھٹک کر کہتے اپنے قدم کانفرنس روم کی طرف بڑھائے تھے۔

کتنے عیش سے رہتے ہوں گے کتنے اتراتے ہوں گے

جانے کیسے لوگ وہ ہوں گے جو اس کو بھاتے ہوں گے..

"احراز کی پشت کو دیکھتی یشم کے دماغ میں بے ساختہ یہ شعر آیا تھا۔

"کیا ہوا آؤ نہ؟ احراز نے یشم کو ایک جگہ جم کر کھڑا دیکھا تو رُک کر اُس کو آنے کا کہا جس پر وہ مسکرا کر سر جھٹکتی اُس کے برابر آئی

اُس کے پہلو سے لگ کے چلتے ہیں

ہم کہیں ٹالنے سے ٹلتے ہیں..

"کہاں کی تیاری ہے؟" تمہیں کیا گھر میں چین نہیں ملتا جو آئے دن سیر سپاٹو پر نکلی ہوتی ہو۔۔۔ فردوس پنکی کے کمرے میں آتی اُس کو گھور کر بولی "جو گُلابی جوڑے

میں ملبوس اپنے بال اسٹریٹ کرنے میں مصروف تھی۔۔

"میں کے ایف سی جا رہی ہوں بریانی کھانے آپ کے لیے پیک کروالوں؟ پنکی نے مسکراہٹ دبائے اُس سے کہا

"تم نہ میرے سامنے یہ چوول بازی کم مارا کرو اگر میں خیال کرتی ہوں تمہارا تو بس جمیل کی وجہ سے ورنہ بتاتی تمہیں میں تمہاری اوقات۔۔افروز نے سخت تپے ہوئے انداز میں اُس سے کہا

دیکھا دے آپ مجھ کو میری اوقات بھائی جمیل سے کیسا ڈر وہ بیچارے تو خود آپ سے ڈر کر رہتے ہیں۔۔۔اب کی ہونٹوں پر لپ اسٹک لگاتی پنکی نے کہا جس پر اُس کی باتوں کا ہمیشہ کی طرح کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"تم فارس کے ساتھ نہیں جاؤ گی آج۔۔افروز نے سنجیدگی سے کہا

"جب آپ سے اِجازت لوں تو تب آپ کہنا لیکن یہاں اِس گھر میں میری وارث میری ماں ہے جنہوں نے مجھے اِجازت دی ہوئی ہے تو اب آپ میرا اور اپنا ٹائم

ویسٹ نہ کریں مجھے ابھی بہت سارا تیار ہونا ہے۔۔"آفٹر آل میں اور فارس راولپنڈی کے مشہور ریسٹورنٹ میں ڈنر پر جو جانے والے ہیں تو برائے مہربانی آپ اپنی تشریف کا ٹوکرا یہاں سے لے جائے۔۔پنکی نے جتاتی نظروں سے پلٹ کر اُس کو دیکھ کر کہا

"تمہارا یہ غرور ایک دن میں نے توڑ نہ دیا تو پھر کہنا۔۔افروز نے اُس کو وارن کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"توبہ یہاں تو ایک پرواہ یسی نام کی کوئی چیز نہیں اگر میرے کمرے کا لاک خراب نہ ہوتا تو لاک کر کے پھر تیار ہونا تھا پر نہیں وہ مصیبت ہی کیا جس کا دل پنکی جہانگیر پر نہ آئے۔۔۔"بس ایک بار فارس مجھے اپنے سنگ لے جائے پھر اِن چھوٹی چھوٹی چیزوں کی مجھے پرواہ نہیں ہو گی۔۔۔پنکی بیزاری سے بڑبڑاتی ڈریسنگ ٹیبل سے کوئی چیز تلاش کرنے لگی جو اُس کو اب مل نہیں رہی تھی۔

"آج آسمان پر بادلوں کا گہرا ہے لگتا ہے بارش ہو گی۔چراغ ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے لان میں کھڑی اُپر آسمان میں جانے کیا تلاش کرنے میں مصروف تھی جب اُس کے پاس کھڑی افروز بیگم نے کہا

"کہتے ہیں بارش کے دوران دعا قبول ہوتی ہے۔۔چراغ نے چائے کا چھوٹا سا سپ لیکر اُن سے کہا

"ویسے تو ہماری دعائیں ہر وہ قبول ہوتی ہے جو ہم صدق دل سے اور یقین کے ساتھ مانگے لیکن ہاں ہمارے رب نے کچھ ایسے وقت رکھے ہیں جس میں مانگی گئی دُعا کبھی رد نہیں ہوتی۔۔"جیسے انسان بہت پریشانی کے عالم میں ہو یا پھر سفر کر رہا ہوں یا

"اگر آج بارش ہوئی تو کیا آپ کوئی دعا مانگے گیں؟افروز بیگم اُس سے ابھی کچھ کہنا چاہ رہی تھی جب چراغ نے اُن کی بات درمیان میں کاٹ کر پوچھا

"میں تو اللہ سے ہر نماز میں دعا مانگتی ہوں اور اگر بارش کے دوران کوئی دعا آئی تو میں ضرور مانگوں گی تم اپنا بتاؤ۔۔افروز بیگم سادہ لہجے میں اُس سے بولی

"میں کیا بتاؤں اپنا؟چراغ کھوئے ہوئے انداز میں بولی

"چھوڑو بارش کو ہونی ہو گی تو ہو جائے گی مجھے بس تم اِتنا بتاؤ کہ تمہارا کالج کب سے شروع ہے؟افروز بیگم نے بات کو بدلتے ہوئے کہا"آسمان میں بادلوں کا راج ہونے لگا تھا اور ہر طرف جیسے آہستہ آہستہ اندھیرا چھانے لگا تھا

"دو دن بعد۔۔۔چراغ نے بتایا تبھی آسمان سے بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں اُن کے چہروں پر پڑی تو چراغ نے اپنا ہاتھ گال پر رکھے اُس بوند کو اپنے ہاتھ کی انگلی میں لیا تھا۔

"سہی اب میں اندر جانے لگی ہوں تم بھی آجاؤ موسم کے آثار کچھ اچھے نہیں"اب تو برسات کی ٹپ ٹپ بھی ہونے لگی ہے"تم بھی آجاؤ اندر اور چائے کے ساتھ پکوڑوں سے لطف اندوز ہو جاؤ۔۔آہستہ سے برستے ہوئے آسمان کو دیکھتی افروز بیگم نے جاتے ہوئے اُس سے کہا پر چراغ نے جیسے کچھ سُنا ہی نہیں وہ بس اپنا چائے کا کپ رکھ کر لان کے بیچوں بیچ بانہیں پھیلا کر کھڑی ہوئی تھی اور یکدم پہلے جو بس

ہلکی بارش کی بوندیں تھی اب آہستہ آہستہ اُس نے اپنا زور پکڑ لیا تھا اور پل بھر میں چراغ کا پورا وجود گیلا ہو گیا تھا جس سے لاپرواہ وہ اپنی آنکھوں کو موندیں بانہیں پھیلائے بارش کے پانی کو اپنے وجود پر گرتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔"اور آسمان کے ساتھ ساتھ اب اُس کی آنکھوں سے آنسو بھی پانی کی صورت میں بہنے لگے تھے جن کا بھرم آج برسات نے رکھ لیا تھا۔

"ٹھیک پانچ سے دس منٹ بعد راجپوت وِیلا میں ایک بڑی سی گاڑی داخل ہوئی تھی جس کا پتا چراغ کو بلکل بھی نہیں ہوا تھا اُس کو آس پاس کا کوئی ہوش نہیں تھا وہ جیسے ایک جگہ کھڑی ہو کر مجسمہ بن چکی تھی۔۔

"جبکہ دوسری طرف احراز برسات سے اپنا بچاؤ کرتا سیدھا گھر میں داخل ہونے کا اِرادہ کیے ہوئے تھا لیکن جب اُس کی نظر لان کی طرف گئی تو اُس کو اُچنبھا ہوا

"یہ لیش تو نہیں؟ احراز نے دور سے دیکھ کر اندازہ لگایا زور و شور سے برستی بارش اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے احراز کو یہی لگا کہ شاید لیشم ہو کیونکہ وہ جانتا تھا ایسے

موسم کی یشم دیوانی تھی۔

"پاگل ہے یہ لڑکی۔۔احراز بار بار اپنا سر جھٹک کر مسلسل کالے کپڑوں میں کھڑی چراغ کو یشم سمجھتا آہستگی سے بڑبڑایا تھا

"یش بارش تیز ہے اندر چلو۔۔احراز نے قدرے اُونچی آواز میں اُس سے کہا لیکن اُس کی آواز چراغ کے سماعتوں سے بہت دور تھی وہ تو جیسے کسی اور دُنیا کی سیر کو نکل پڑی تھی جہاں اُس کے علاوہ کوئی دوسرا وجود نہ تھا۔

"بیمار ہونے کا شوق ہے تمہیں؟احراز نے آہستہ آہستہ اپنے قدم اُس کی طرف بڑھائے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"یش ت

احراز اُس کے روبرو کھڑا ہاتھ پکڑ کر سختی سے کچھ کہنے والا تھا جب اچانک بجلی کڑکی تو سامنے چہرے کو دیکھ کر احراز کی زبان کو گویا جیسے تالا لگ چُکا تھا۔۔'دوسری طرف اپنے ہاتھ پر کسی کا لمس محسوس کیے اُس وقت چراغ نے بھی اپنی بند آنکھوں

کو کھولا تھا جس کا عکس کبھی دھندلا ہونے لگتا تو کبھی بجلی کڑکنے پر صاف نظر آتا وہ بس یک ٹک احراز کو دیکھے جا رہی تھی اُس کا دماغ اِس وقت بیدار نہ تھا اور نہ اُس نے اپنی پلکوں کو کوئی جنبش دی تھی۔۔"جبکہ دوسری طرف بارش میں بھیگتا احراز کا وجود بھی چراغ کی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا جو احراز کو ضرورت سے زیادہ لال لگی تھیں وہ نہیں تھا جانتا کہ سامنے کھڑی لڑکی کون ہے؟"وہ نہیں تھا جانتا کہ بے اختیاری میں وہ کیوں اُس کو مسلسل دیکھے جا رہا تھا اگر اُس کو کچھ پتا تھا تو بس یہ کہ کالے لباس میں کھڑی لڑکی اُس کو اِس وقت سیاہ رات کا حصہ لگی تھی"وہ اُس کو جانتا نہیں تھا پر وہ ایک بات جان گیا تھا۔۔"وہ بارش میں چراغ کے آنسوؤ کو لاشعوری طور پر پہنچان گیا تھا اِس کا اندازہ اُس کو خود بھی نہیں ہوا تھا۔"پھر اچانک اُس کو اپنے چہرے پر نرم ٹھنڈا لمس محسوس ہوا تھا جس سے اُس نے اپنی سانس تک روک لی تھی"اُس کی آنکھوں میں حیرت کا تاثر نمایاں ہوا تھا"پلکیں جھپکائیں بغیر چراغ کو دیکھنے لگا جو بلکل اُس کے سامنے کھڑی اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے گال پر بے

چینی سے پھیر رہی تھی "احراز نے ایک منٹ میں جانے کتنے رنگ اُس کے چہرے پر کھلتے محسوس کیے تھے جن کو وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

"نہیں

چراغ نے بے ساختہ اپنے قدم پیچھے کی جانب لیکر اپنا سر نفی میں ہلایا تھا اور اُس کے ایسے عمل پر احراز جیسے ہوش میں آیا تھا "اُس کو اب احساس ہوا تھا کہ بارش نے اُس کو مکمل طور پر بھگو دیا تھا۔ "اُس کو اب احساس ہوا تھا کہ جس کو وہ یشم سمجھ کر قریب آیا تھا وہ کوئی اور تھی۔ "اور جس طرح وہ غلطفہمی کا شکار ہو کر اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا ٹھیک ویسے سامنے کھڑی لڑکی نے بھی غلطفہمی کا شکار ہو کر اُس کا گال چھوا تھا اگر دونوں کے درمیان کوئی فرق تھا تو یہ تھا کہ دونوں کے جذبات مختلف تھے اپنے چہرے پر وہ اُس کی دیوانہ وار نظریں اور ہاتھ میں وارفتگی والا لمس اچھے سے پہنچان گیا تھا۔۔ "اور احراز کو لگا جیسے وہ اُس میں کسی اور کو تلاش کر رہی تھی پھر جب وہ اُس کو نہیں ملا تو اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے تھے۔۔

"نہیں۔۔چراغ کے ہونٹوں پر بس ایک لفظ جیسے چپک سا گیا تھا وہ پاگلوں کی طرح ایک لفظ کو بار بار دوہراتی اندر کی طرف بھاگی تھی اور پیچھے کھڑا احراز بس اُس کو جاتا دیکھنے لگا جو اب پل بھر میں اُس کی نظروں سے غائب تھی اُس کے جانے کے بعد احراز نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں تھوڑے ہی وقت کے لیے سہی پر چراغ کا ہاتھ تھا"احراز کو ابھی تک اپنے چہرے پر چراغ کے ہاتھ کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔"وہ اپنا سر جھٹک کر اندر کی طرف جانا چاہ رہا تھا پر قدموں نے جیسے آگے چلنے سے انکار کر دیا تھا وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا پر جیسے کوئی قوت تھی ایسی جو آگے بڑھنے سے اُس کو روک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟احراز نے ایک لمبا سانس چھوڑا تھا اور بے ساختگی کے عالم میں اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

"کون تھی وہ؟

اوو وہ رو کیوں رہی تھی؟

"مجھ میں وہ کس کو تلاش کر رہی تھی؟

"کیا جو میں سوچ رہا ہوں وہ غلط؟

"کیا میرا یہ ایک وہم ہے؟

"ایسے جانے کتنے سوالات اِس وقت احراز کے دماغ میں آئے تھے جس کا جواب اُس کے پاس اِس وقت بلکل بھی نہیں تھا۔۔"وہ جتنا بھی گزرے لمحوں کے بارے میں سوچتا اُتنا ہی اُلجھ جاتا اگر اُس کو ایک فیصد بھی اندازہ ہوتا کہ یہاں آنے سے اُس کا یہ حال ہونے والا ہے تو وہ یہاں آنے کی غلطی کبھی نہ کرتا پر اب کیا ہو سکتا تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا لیکن احراز کا دل چاہ رہا تھا جیسے ابھی جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔

"صاحب آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟"اندر جائے ورنہ بیمار پڑ جائے گے۔۔وہ خود سے لڑنے میں مصروف تھا جب اچانک جانے کہاں سے مالی آ کر اُس کو دیکھ کر فکر مندی سے بولا تو احراز خالی دماغ اور خالی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا پھر جانے

کیا سوچ کر اُس نے اپنے قدم گھر کے اندر کی طرف بڑھائے تھے۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 5

ارے احراز بیٹا تم یہاں اِس وقت ؟

"اُففف تم تو پورے بھیگ چُکے ہو۔۔احراز جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو افروز بیگم اور سارا بیگم کچن سے نکلی تو احراز کو دیکھ کر فکر مندی سے بولی

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ میں یشم سے ملنے آیا تھا ہم نے آج باہر ڈنر پلان کیا تھا پر یہ سب ہو گیا۔

۔احراز آس پاس نظریں ڈورا تا اُن سے بولا

"وہ محترمہ تو پھر اپنے کمرے میں تیار ہو رہی ہو گی اور ہمیشہ کی طرح اُس نے اپنے کمرے کی کھڑکیوں کو بند رکھا ہو گا تو تمہیں بتا دوں اُس کو خبر نہیں ہوئی ہو گی بارش

کی خیر تم آجاؤ بیٹھو اور جلدی سے اپنے کپڑے چینج کر لوں ورنہ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔سارا بیگم نے اُس کی بات سن کر جواباً کہا تھا۔

"میں اُپر دیکھتا ہوں یش کو۔۔احراز محض اِتنا کہتا یشم کے کمرے کی طرف بڑھا تھا

"ٹھیک ہے میں پھر تمہارے لیے کافی وہی بھیجتی ہوں۔۔اِس بار افروز بیگم نے اُس کو جاتا دیکھ کر کہا پر احراز کچھ اور کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

"احراز تم تو پورا بھیگ گئے ہو کیسے ؟احراز نے یشم کے کمرے کے پاس پہنچ کر دروازہ نوک کیا تو وہ جو تیار ہونے کے بعد ایک طائرانہ نظر خود پر ڈال رہی تھی

دروازے نوک ہونے پر جب دروازہ کھولا تو احراز کو ایسی حالت میں دیکھ کر وہ خاصا حیران اور پریشان ہوئی

"باہر بارش ہو رہی ہے۔۔کمرے میں داخل ہو کر احراز نے ایک نظر اُس کو دیکھ کر بتایا"جس نے بلیو کلر کا ٹاپ اور وائٹ رنگ کی اسکرٹ پہنی ہوئی تھی بالوں کو

جوڑے میں مقید کیے چہرے پر خوبصورت طریقے سے میک اپ کیے یشم حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اُس کو دیکھ کر کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ دل سے تیار ہوئی تھی۔'اور اُس میں کوئی شک نہیں تھا کہ تین سے چار گھنٹے اُس کو لگ گئے تھے تیار ہونے میں کیونکہ وہ روزمرہ سے آج الگ نظر آنا چاہتی تھی پر جس کے لیے اُس نے اِتنے جتن کیے تھے اُس نے تو جی بھر کر اُس کو دیکھا تک نہیں تھا۔

"بارش؟لیکن شام تک تو موسم سہی تھا بلکل۔۔یشم چونک سی گئ۔۔

"اچانک سے موسم بدل گیا تھا"میں نے سوچا ڈنر کینسل کر دینگے لیکن یہاں آ گیا کیونکہ میرے گھر کی طرف جاتا رستہ بارش کی وجہ سے بلاک ہو گیا تھا۔۔احراز کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُس کو بتاتا گیا

"اچھا تم یہاں بیٹھو ٹاول لاتی ہوں تم اپنے بالوں میں پھیر نا تب تک تمہارے لیے کوئی سوٹ بھی میں دیکھ آتی ہوں ایسے نہیں تو تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔یشم اُس کو بیڈ پر بیٹھنے کا اِشارہ کرتی ہوئی بولی

"میں یہی ٹھیک ہوں بیڈ گیلا ہو جائے گا۔۔احراز نے سہولت سے انکار کیا

"بھاڑ میں گیا بیڈ تم بیٹھو میں ابھی شمس کا کوئی ڈریس لاتی ہوں جو تمہیں فٹ آجائے۔۔یشم نے کہا(شمس اُن کا کزن تھا جو افروز بیگم کا بڑا بیٹا تھا) تبھی ملازمہ احراز کے لیے چائے کا کپ لائی تھی۔"پھر پانچ دس منٹ بعد یشم اُس کے لیے شرٹ اور ٹراؤزر لائی تھی جو احراز نے لیکر اپنا رُخ گیسٹ روم کی طرف کیا تھا"یشم کو احراز کی غائب دماغی کا اندازہ ہو گیا تھا تبھی کچھ توقع بعد وہ اُس کے کمرے میں آئی تو دیکھا کہ وہ چھینکے مار رہا تھا۔

"لگتا ہے تمہیں سردی لگ گئی۔۔یشم اُس کی طرف آکر بولی

"وہ کون تھی یش؟جواب میں احراز نے اپنے اندر مچلتا سوال اُس سے کیا

"وہ کون؟یشم کو سمجھ میں نہیں آیا

"وہ جو بارش میں بھیگ رہی تھی۔"اُس کے چہرے پر اُداسی رقم تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے اُس کے ساتھ کسی نے بہت بُرا کیا ہو اور تمہیں پتا ہے میں نے اُس کی آنکھوں

سے آنسوؤ کو بہتے ہوئے دیکھا تھا" وہ کافی پین میں تھی۔۔احراز مسلسل اُس کو دیکھ کر بولتا گیا اور اُس کی باتوں نے یشم کو اُلجھن زدہ کر دیا تھا۔

"احراز یہ تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو؟"تم نے کس کو دیکھا اور کہاں؟یشم نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"وہ لان میں کھڑی تھی کالے کپڑوں میں بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔احراز نے گزرے لمحوں کو ایک بار پھر یاد کیا تھا اور اب کی یشم جیسے ساری بات جان گئی تھی۔

"کیا تم چراغ کی بات کر رہے ہو؟یشم نے اپنے سر پہ ہاتھ مار کر اُس سے پوچھا

"چچ چراغ؟احراز غیر دماغی سے اُس کو دیکھنے لگا

"ہاں لان میں کالے کپڑوں میں تو وہ ہو سکتی ہے ہم دونوں کے علاوہ تو یہاں کوئی اور لڑکی نہیں میں تو یہاں ہوں تو وہاں چراغ ہو گی۔یشم نے تفصیل سے اُس کو بتایا

"تو وہ رو کیوں رہی تھی؟احراز کو جیسے ایک بات کی پڑی تھی

"تم نے کہا وہ بارش میں بھیگ رہی تھی تو رو کیسے رہی تھی؟"یعنی برسات میں اُس

کے تمہیں آنسوؤ بھی نظر آ گئے واؤ۔۔یشم نے ہنس کر اپنا سر جھٹکا

"میں سیریس ہوں یش۔۔احراز کا لہجہ سنجیدگی سے بھرپور تھا۔

"میں بھی سیریس ہوں خیر چھوڑو تمہارے لیے میں کھانا یہی لاؤں یا نیچے سب کے ساتھ بیٹھ کر کرو گے ؟یشم نے پوچھا

"مجھے بھوک نہیں ہے بارش ختم ہو جائے گی تو میں چلا جاؤں گا۔۔احراز نے کہا

"فضول مت بولو موسم سہی نہیں خود تم نے بھی کہا تھا کہ راستے بلاک ہیں تو کل صبح چلے جانا ویسے کیا ہو جاتا جو میسج پر مجھے ڈنر کینسل ہونے کا بتا دیتے تو خوامخواہ میری تیاری ضائع ہو گئ۔۔یشم خود کو مرر میں دیکھتی افسوس سے گویا ہوئی

"میں ڈنر پر پہلے بھی کئ بار جا چکے ہیں آج تمہیں اِتنا تیار ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔احراز نے اُس کو دیکھ کر بس اِتنا کہا

"وہ ڈنر آفیشل ڈنر ہوتا تھا جہاں ہم کلائنٹ کے ساتھ ہوتے تھے۔۔یشم نے اُس کو گھور کر کہا تو احراز خاموش ہو گیا تھا اُس نے اب کی کوئی بھی جواب نہیں دیا

"میں نے ایک منٹ میں اُس کے چہرے کے بدلتے کئی رنگوں کو دیکھا ہے" پھر دوبارہ سے اپنے خول میں واپس سمیٹتا ہوا محسوس کیا ہے۔۔کچھ توقع کی خاموشی کے بعد احراز نے بتایا

"ہو سکتا ہے۔۔یشم نے بس یہ کہا

"اُس کا عجیب انداز میں اندر جانا مجھے سمجھ میں نہیں آیا تھا خیر میں اب ریسٹ کروں گا۔۔احراز نے سر جھٹک کر اُس سے کہا

"ہاں تم ریسٹ کرو میں بھی اپنے کمرے میں جاتی ہوں اگر تمہیں کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔۔یشم اُس کے کمرے کی لائیٹس آف کر کے دروازے کے پاس پہنچ کر بولی

"ہمم۔احراز نے محض ہنکارا بھرا تو یشم دروازہ بند کرتی وہاں سے چلی گئی۔

رات میں ٹوٹتا ہوا تارا دیکھا ہے میں نے

بلکل میرے جیسا تھا

"چاند کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا

"بلکل تیرے جیسا تھا۔

"اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی بادلوں میں چُھپے چاند کو دیکھتی چراغ بیحد آہستہ آواز میں بڑبڑائی تھی" یہاں آکر جانے کتنے تھپڑ اپنے گالوں پر جڑ کر اُس نے اپنا چہرہ لال کر دیا تھا" آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہنوز جاری تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کبھی وہ آنسو تھمے گے نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

"جانے مجھ سے یہ کیسے ہو گیا لیکن اُس کی آنکھیں۔۔چراغ کو اپنے انگ انگ میں بے چینی کی لہریں پھیلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔زیادہ رونے کی وجہ سے اُس کی آنکھیں بھاری ہونے لگیں تھیں لیکن اُس کو خود کی پرواہ بلکل بھی نہ تھی۔

اماں میرے لیے پریشان رہتی ہے۔۔پنکی نے فارس کو دیکھ کر بتایا"ڈنر کے بعد وہ دونوں چہل قدمی کو نکلے ہوئے تھے۔

"پریشان کیوں؟"کیا کچھ ہوا ہے جو تم نے مجھے نہیں بتایا؟فارس رُک کر سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

"ایسی بات نہیں ہے دراصل بھائیوں کو میرا تمہارے ساتھ یوں روز ملنا پسند نہیں۔۔پنکی نے بتایا

"اُن کو کیوں نہیں پسند ہمارا آفیشلی نکاح ہوا ہے پھر وہ کیوں اعتراض کر رہے؟فارس سنجیدگی سے بولا

"اُن کو چھوڑو یہ سُنو کہ اماں چاہتی ہیں کہ اب ہماری شادی ہونی چاہیے۔۔پنکی نے کہا تو فارس حیران ہوا

"شادی؟

"ہاں شادی۔۔پنکی نے ہاں میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

"لیکن میری اسٹڈی ابھی پوری نہیں ہوئی اور اُس سے پہلے میں یہ زمیداری نہیں اُٹھا سکتا۔۔فارس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے پنکی کو اپنی بات پر امادہ کرے

"ویسے بھی تو سارا وقت ہم ایک ساتھ ہوتے ہیں اگر ایسے میں ڈھولکی "مہندی برائیڈ شاور بارات ولیمہ کے بعد ساتھ رہینگے تو اِس میں کیا مسئلہ ہے۔۔پنکی نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر اُس سے کہا

"یعنی تم بھی چاہتی ہو رُخصتی؟ فارس نے اُس کی بات سے اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا

"بلکل میں بھی چاہتی ہوں یوں ملنا ملانا بہت ہو گیا اب ہمیں شادی کر دینی چاہیے۔۔پنکی نے جھٹ سے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"لیکن ابھی تم محض سترہ سال کی ہو۔فارس نے بتایا

"ہاں تو تم تو اکیس سال کے ہو نہ۔۔پنکی نے اُس کی بات جیسے ہوا میں اُڑائی

"ٹھیک ہے میں ڈیڈ سے بات کروں گا پھر وہ ہو گا جو تم چاہتی ہو۔۔فارس نے کہا تو پنکی مسکرائی

"تم بہت اچھے ہو فارس میری ہر بات مانتے ہو مگر مجھے ایک بات کا خدشہ رہتا ہے۔۔پنکی نے پہلے پر جوش پھر آہستگی سے کہا

"خدشہ کس چیز کا؟ فارس نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا

"تم کبھی بدل تو نہیں جاؤ گے نہ؟ پنکی نے پوچھا

"میں کیوں بدلوں گا اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟ فارس کو اُس کا ایسے سوال کرنا سمجھ میں نہیں آیا تھا

"بس ایک وہم سا ہوا تمہیں پتا ہے نہ میں تم سے کتنا زیادہ پیار کرتی ہوں۔۔پنکی نے کہا تو فارس نے مسکرا کر اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے نزدیک کیا

"میں جانتا ہوں لیکن شاید تم نہیں جانتی کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں" تمہیں نہ واقعی میں نہیں پتا کہ فارس تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں اور ہم ایسے ہی ساتھ رہینگے ہمیشہ اِس بات کی گارنٹی میں تمہیں دیتا ہوں۔۔فارس نے مسکرا کر اُس کو یقین دلوانے کی خاطر کہا تو پنکی کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نے احاطہ کیا

"پنکی جہانگیر ہمیشہ فارس افراہیم کی رہے گی کیونکہ وہ اُس کو بہت چاہتی ہے۔۔پنکی نے ایڑی کے بل تھوڑا اُپر ہو کر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

"میں بھی آخری سانس تک تمہارا رہوں گا۔فارس نے محبت پاش نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہتے اپنے حصار میں لیا تھا

"ہو گیا نہ برخودار نزلہ زُکام۔۔۔اگلے دن احراز اپنے کمرے سے باہر آیا تو عمر صاحب نے اُس کو دیکھ کر کہا

"جی چچا جان۔۔احراز کا گلا خراب ہو گیا تھا جس وجہ سے اُس کو بولنے میں مشکل لگ رہی تھی۔

"تمہاری تو آواز ہی بدل گئی ہے۔۔یشم اُس کی طرف گرم بھاپ اُڑاتی چائے کا کپ بڑھا کر بولی

"ہاں بس۔۔احراز نے جیسے ٹالا

www.novelsclubb.com

"آج تم آف کرنا آفس سے تمہیں ریسٹ کرنے کی ضرورت ہے۔۔" بارش کی بوندا باری ابھی تھمی ہے سارے راستے خراب ہیں۔۔امیر صاحب اخبار کو تہہ لگاتے ہوئے بولے

"آفس جانے کی کنڈیشن نہیں ہے میری۔۔احراز نے اُن کے ساتھ بیٹھ کر بتایا

"اچھی بات ہے اب آپ سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر آجاؤ ناشتہ لگ چُکا ہے۔۔سارا بیگم نے اُونچی آواز میں کہا تاکہ ہر کوئی اُن کی بات سن پائے

"چراغ کہاں ہے" کیا وہ ہمارے ساتھ ناشتہ نہیں کرے گی؟ یشم کو اچانک چراغ کا خیال آیا تو کہا لیکن اُس کی بات پر احراز کی آنکھوں کے پردوں پر بارش میں بھیگتا چراغ کا عکس لہرایا تھا

"میں اُس کو دیکھ کر آتی ہوں کیا پتا اُس نے اپنے کمرے میں کرنا ہو۔۔افروز بیگم جواباً بولی

"کمرے میں کیوں؟" اُس سے کہو ہمارے ساتھ آئے اکیلے کیوں رہتی ہے

وہ۔۔امیر صاحب نے کہا تو وہ سر کو جنبش دیتی اُپر کی طرف بڑھی

"تم کیوں ایک جگہ اسٹل کھڑے ہوئے ہو ناشتہ نہیں کرنا کیا رات کو بھی تم نے کچھ نہیں تھا کھایا۔۔یشم نے احراز کو ہلتا جُلتا نہ دیکھا تو کہا

"میں اب گھر جاؤں گا۔۔احراز نے بتایا

"ناشتہ کرو اُس کے بعد چلے جانا۔۔یشم نے اُس کو گھور کر کہا

م

"بیٹا آپ ہر وقت اپنے کمرے میں کیوں رہتی ہیں؟احراز اُس سے کچھ کہنے والا تھا جب عمر صاحب کی آواز پر چونک کر اُس نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں کالے رنگ کے سادہ سے فراق ملبوس سر پر اچھے سے ڈوپٹہ پہنے چراغ افروز بیگم کے ساتھ نیچے آئی تھی۔۔"اُس کی آنکھوں کے نیچے موجود سیاہ حلقے اُس کے رت جگے کا پتا دے رہے تھے "آنکھوں میں سرخ ڈورے اور گالوں پر سرخ نشان دیکھ کر احراز جانے کیوں بے چین سا ہو گیا تھا۔

"تمہارے فیس کو کیا ہوا ہے؟"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟یشم نے بھی جب اُس پر غور کیا تو اُس کی طرف آتی پریشانی سے بولی

"میں ٹھیک ہوں۔چراغ نے جواب دیا

"تمہاری آنکھیں اِتنی لال کیوں ہیں پھر؟سارا بیگم نے بھی پوچھا

"رات کو نیند لیٹ آئی تھی۔چراغ نے بتایا

"اچھا یہ احراز ہے میرا کزن میرا بڈی اور میرا دُشمن اول۔۔یشم نے پرجوش آواز میں کہہ کر اُس کو احراز کے روبرو کھڑا کیا تو چراغ نے نظریں اُٹھائے جب احراز کو دیکھا تو بے ساختہ اپنی نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی اُس کی یہ حرکت احراز کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ تھی۔

"السلام علیکم۔۔احراز نے جانے کیا سوچ کر اُس کو مخاطب کیا جس کا وجود آہستہ آہستہ کانپنا شروع ہو گیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔سلام کا جواب دیتی چراغ پل بھر میں وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

"مسٹری ہے نہ؟یشم نے چٹکی بجا کر احراز کو اپنی طرف متوجہ کیا جو یک ٹک جاتی ہوئی چراغ کی پشت کو تک رہا تھا

"وہ اپنے اندر ایک کہانی لیکر گھوم رہی ہے۔۔احراز نے کھوئے ہوئے انداز میں اُس سے کہا

"میرا نہیں خیال۔۔یشم کو اُس کی بات سہی نہیں لگی۔

"تم نے اُس کی آنکھیں دیکھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صرف روتی رہتی ہے۔"اور مجھے دیکھ کر اُس نے کس طرح اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا اور

"ویٹ

www.novelsclubb.com

ویٹ

احراز میں تمہیں ایک بات کلیئر کر دوں کہ چراغ کی نظریں تھوڑی کمزور ہیں۔"مطلب بغیر عینک کے اُس کو سہی سے کچھ بھی نظر نہیں آتا سب دھندلا دھندلا دیکھائی دیتا ہے ورنہ مجھے پتا ہے وہ بھی تمہیں ایسے دیکھتی جیسے ہر لڑکی

دیکھتی ہے اور مجھے لگ رہا ہے تمہیں بھی یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ وہ تمہیں کل رات ایسے چھوڑ کر کیوں چل گئی۔۔یشم نے اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر جلدی سے بتایا تو احراز کو اُچنبھا ہوا

آنکھوں کا مسئلہ ؟"یش تمہیں میں بتا رہا ہوں ایسا کچھ نہیں ہے اگر ہوتا تو کل وہ ویسا کیوں کرتی جیسا اُس نے کیا۔احراز کو چڑ ہونے لگی تھی اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بھلا کیوں چراغ میں اِتنا انٹرسٹ لے رہا ہے

"ویسا سے مراد ؟"اُس نے کیا کیا تھا تمہارے ساتھ مجھے تفصیل سے بتاؤ؟یشم اُس کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کچھ نہیں بس وہ۔۔احراز اُس سے نظریں چُرانے لگا

"نظریں کیوں چُرا رہے ہو ؟"جو بات ہے وہ کھل کر کہو۔۔یشم نے پوری طرح سے اُس کو اپنی باتوں میں اُلجھایا ہوا تھا

"اگر اُس کو آنکھوں کا مسئلہ ہے تو ابھی اُس نے عینک کیوں نہیں پہنی ؟احراز نے

باتوں کا رُخ بدلنا چاہا

"کیونکہ اُس کو ہماری شکلیں پسند نہیں۔۔یشم نے مسکراہٹ دبائے کہا

"میں سیریس ہوں۔۔احراز نے اُس کو دیکھا

"یار احراز غُصہ کیوں ہو رہے ہو وہ جب کوئی کام وغیرہ کرتی ہے تب پہن لیا کرتی ہو گی جیسے تم استعمال کرتے ہو اب مجھے کیا پتا اُس نے ابھی چشمہ کیوں نہیں لگایا۔۔یشم کو احراز کا بیہیوئر عجیب لگ رہا تھا۔

"میں گھر جا رہا ہوں۔۔احراز نے کہا

"ناشتہ

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں کرنا بھوک مر گئی ہے میری۔۔احراز اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا

"تم دونوں کی کیسی باتیں چل رہی ہیں جو ختم ہونے کا نام تک لے رہی آجاؤ دونوں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔عمر صاحب نے اُن دونوں کو دیکھ کر کہا تو احراز نے گہری

سانس بھری تھی۔

"آجاؤ ورنہ ڈیڈ خفا ہو گے۔۔یشم نے کہا تو احراز ناچاہتے ہوئے بھی ڈائننگ ٹیبل کے پاس آیا

"کچھ اور چاہیے بس انڈا کھا رہی ہو؟افروز بیگم نے چراغ سے کہا تو احراز کی نظریں اُس پہ اُٹھیں جو اپنے سامنے پڑی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی

"نہیں۔۔چراغ نے انکار کیا

"آپ کہاں سے ہو؟احراز نے براہ راست اُس کو مخاطب کیا جو اُس کے بیٹھنے پر اُٹھنے کی تگ ودو میں تھی"اور اب اُس کے سوال پر چراغ گھبرا کر افروز بیگم کو دیکھنے لگی تھی۔

"واہ اِتنی عزت "مجھے تو کبھی تم نے "آپ" کہہ کر مخاطب نہیں کیا اب خود سے اِتنی چھوٹی لڑکی کو "آپ بول رہے ہو۔۔یشم جو اُس کے پاس بیٹھی پہلے اُس کی پلیٹ میں سرو کر رہی تھی احراز کے یوں چراغ سے مخاطب ہونے پر اُس کے کان کے

پاس جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولی

"اپنوں میں آپ جناب کا تکلف نہیں ہوتا تم میں اور اُس میں فرق ہے "جو میں تمہیں بول سکتا ہوں میں اِس مسٹری گرل کو نہیں بول سکتا۔۔احراز نے گردن ترچھی کر کے اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا تو یشم کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی" کبھی کبھار احراز کے چھوٹے الفاظ اُس کے دل میں خوشیوں کا جہاں بھر دیتے تھے جیسے ابھی چراغ پہ اُس کو فوقیت دینا یشم کو خوش کر گیا تھا۔

"کیا ہوا آپ خاموش کیوں ہیں؟"کیا آپ اپنے گھر کا رستہ بھول گئیں ہیں؟"یا آپ کا کوئی گھر نہیں ہے شاید تبھی آپ یہاں پناہ لینے آئی ہیں"ورنہ کوئی یوں کسی اور کے در پہ نہیں ہوتا۔احراز کا لہجہ کافی ہتک آمیز تھا جس پر وہاں بیٹھے ہر شخص کو جیسے دھچکا لگا تھا اُن کو احراز سے ایسی کسی بات کی اُمید نہ تھی" باقی سب کی طرح یشم کو بھی احراز کا یوں چراغ سے بات کرنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا

"احراز یہ کیا بدتمیزی ہے؟افروز بیگم نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھا تھا اُن کو

احراز کی بات اور لہجہ بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا

"چچی م

"جی میرا کوئی گھر نہیں ہے اِس لیے میں کسی اور کے در پہ بیٹھی ہوں۔۔احراز اُن سے کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب چراغ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر بتا کر وہاں سے چلی گئی تو سب لوگ پریشان ہو گئے تھے۔

"چراغ

"چراغ

میری بات سُنو بیٹا۔۔افروز بیگم کو اُس کو جاتا دیکھ کر خود بھی پیچھے گئیں تھیں۔۔

"احراز بھائی صاحب اور بھابھی کی پرورش ایسی تو نہیں جو تم کسی مہمان سے ایسے بات کرو وہ بھی جو لڑکی ہو۔۔"تم تو ہمارے خاندان کے بڑے بیٹے ہو اگر تم ہی اپنا بول چال ایسا بناؤ گے تو باقیوں کو کیا سیکھنے کو ملے گا؟"عمر صاحب نے بیحد سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

"میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا بس ایک سادہ سا سوال کیا تھا اور یہاں کونسا کوئی مر گیا ہے جو وہ فل کالے لباس میں آئی تھی" دوسرا مہمان تین دِنوں کا ہوتا ہے۔احراز نے بھی جواباً سنجیدگی سے کہا تھا

"وہ اُس کی چوائس ہے احراز تمہیں اُس سے کیا وہ کالے رنگ کے کپڑے پہنے یا لال گُلابی۔۔یشم نے بھی اعتراض اُٹھایا

"اُس کی وجہ سے نحوست پھیل سکتی ہے اِس لیے اُس کو کہے یہاں اگر رہنا ہے تو کچھ اصولوں کو فالو کرنا پڑے گا یہ میرے دادا کا گھر ہے کوئی شلٹر ہاؤس نہیں۔۔احراز ایک جھٹکا دے کر اپنی چیئر کو پیچھے کر کے اُٹھ کھڑا ہوا تھا

"اِتنا روڈ انداز تمہارا؟" بولنے سے پہلے زیادہ نہیں تو تھوڑا بہت سوچ سمجھ لیا کرو" کہ کیا اور کس کے بارے میں بول رہے ہو بیچاری یتیم ہے وہ بھائی بہن بھی کوئی نہیں ہے اُس کا چار مرتبہ خودکشی کرنے کی کوشش کر چُکی ہے وہ یہاں بھی نہیں تھی آنا چاہتی لیکن افروز کیسے بھی کر کے یہاں اُس کو لائی ہے۔۔"اور تم اُس

کو اپنی باتوں سے ایک بار پھر ڈپریشن میں مبتلا کر رہے ہو۔۔امیر صاحب نے بے لچک انداز میں اُس سے کہا تو احراز کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی تھی "وہ تو اپنی فرسٹریشن کم کرنا چاہتا تھا جو اُس کو کل سے چراغ کی وجہ سے ہونے لگی تھی ساری رات وہ سو نہیں پایا تھا" آنکھوں کے پردوں پر بار بار چراغ کا چہرہ آتا تو کبھی گال پر اُس کے ہاتھ کا ٹھنڈا لمس وہ نئے سرے سے محسوس کرتا" اور آج یوں اُس کا خود سے ایسے اجتناب برتنا جیسے غُصہ دلا گیا تھا تبھی وہ سوچے سمجھے بغیر اُس کی تزلیل کر بیٹھا تھا یہ سوچ کر کہ پھر شاید اُس کو راحت ملے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اُس کا دل مزید بے چین سا ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

"میرا نہیں خیال وہ اب یہاں رہے گی۔۔ شمس کے چھوٹے بھائی احد نے کہا

"تمہیں جو پوچھنا تھا ہم سے پوچھتے یوں چراغ سے کرنے کی کیا ضرورت تھی" جانے کیا سوچ رہی ہو گی وہ ہمارے بارے میں کہ ہم مہمانوں کو ایسے ڈیل کرتے ہیں۔۔ سارا بیگم نے بھی کہا تو احراز کو مزید اپنا یہاں رُکنا محال لگ رہا تھا تبھی

اِس بار وہ بنا کچھ کہتا لمبے لمبے ڈُگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا تھا۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 6

"چراغ احراز کی وجہ سے میں تم سے معافی مانگتی ہوں اور تم پریشان نہ ہو میں اُس سے کہوں گی کہ وہ بھی یہاں آکر تم سے معافی مانگے۔۔افروز بیگم چراغ کے پیچھے اُس کے کمرے میں آتی شرمندگی سے بولی

www.novelsclubb.com

"آپ کو یا کسی اور کو مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں کسی سے بھی ناراض نہیں ہوں۔۔اُن کی بات پر چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"چراغ میں جانتی ہوں کہ احراز کا انداز کافی ہتک آمیز تھا اور لہجہ دل دُکھانے والا تھا" وہ ایسا نہیں ہے نہ وہ ہمیشہ ایسا کرتا ہے پر پتا نہیں آج اُس کو کیا ہوا جو وہ ایسا کر گیا

لیکن میں کہہ رہی ہوں نہ دیکھنا وہ تم سے سوری کرے گا۔۔افروز بیگم نے پھر سے وہی بات کی تو چراغ نے نظریں اُٹھا کر اُن کو دیکھا جن کے چہرے پر اُن کے لیے فکر مندی بھرا تاثر نمایاں تھا

"آپ کو اُن سے ایسی کوئی بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے "کیونکہ اُن کی سوری سے مجھے کوئی بھی فرق نہیں پڑے گا دوسرا اُنہوں نے ایسا کچھ کہا بھی نہیں تھا جس کو کچھ غلط کہا جا سکے واقعی میں میرا کوئی گھر نہیں ہے اگر ہوتا تو میں آج یہاں نہ ہوتی اور ویسے بھی میں نے ہوسٹل رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔چراغ نے کہا تو افروز بیگم حیرت اور بے یقین نظروں سے چراغ کو دیکھنے لگیں اُن کو لگا شاید اُن کو سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے؟

"چراغ یوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پہ لگا کر اِتنے بڑے بڑے فیصلے نہیں کیے جاتے "یہ گھر تمہارا بھی ہے اِس لیے تمہیں کسی اور کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔۔افروز بیگم نے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا

"میں نے کسی کی باتوں کی وجہ سے کوئی فیصلہ نہیں لیا" ہوسٹل رہنے کا میں نے بہت پہلے سوچ لیا تھا کیونکہ میں یہاں نہیں رہ سکتی اور میں آخر بھلا یہاں رہ بھی کب تک سکتی ہوں۔۔چراغ کا انداز ہر احساس سے عاری تھا اور افروز بیگم تو بس اُس کو دیکھتی جا رہی تھی جس نے گویا منٹوں میں سب کچھ طے کر دیا تھا

"چراغ تمہیں احراز کا طنز جلدی سے نظر آ گیا لیکن میری محبت نظر نہیں آ رہی؟ افروز بیگم کو جیسے افسوس ہوا

"آنٹی ٹرسٹ می ایسی کوئی بھی بات نہیں جنہوں نے مجھ سے ایسے بات کی وہ تو مجھے یاد بھی نہیں کیونکہ جس طرح اُن کی زندگی میں میری کوئی ویلیو نہیں ٹھیک ویسے میری زندگی میں اُن کی کوئی ویلیو نہیں اور جن کی ویلیو نہیں ہوتی اُن کی کسی بھی بات کا بُرا نہیں منایا جاتا اور نہ سر پہ سوار کیا جاتا ہے" میں ہوسٹل اِس لیے جانا چاہتی ہوں کیونکہ وہ یونی کے قریب ہے اور یہاں یونی میں آنے جانے میں بہت مسئلہ پیش آتا ہے۔۔چراغ نے جیسے وضاحت دی

"اگر ایسا ہے تو تم میری بھی بات سُن لو تم یہاں رہو گی اور کہی بھی نہیں جاؤ گی یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور میں تمہاری کوئی بھی بات سُنوں گی۔"تم میری ذمیداری ہو اور میں جہاں کہوں گی تمہیں وہاں رہنا ہو گا اور یونی کے آنے جانے کی فکر تم نہ کرو وہ میں سنبھال لوں گی۔۔"افروز بیگم نے جب دیکھا کہ چراغ پر نرمی اثر نہیں کر رہی ہو تو اُنہوں نے سخت لہجہ اپنائے کہا

"لیک

"لیکن ویکن کو چھوڑو یہی بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ بھجواتی ہوں خاموشی سے کرنا اور زرا خود پہ بھی رحم کھاؤ ساتھ میں اپنی آنکھوں پر بھی"اور چہرہ دیکھو اپنا گالوں پر انگلیوں کے نشان صاف ظاہر ہیں" برنال بھی بھیجوں گی وہ بھی لگا لینا نہیں تو یہ کام میں اچھے سے کر لوں گی اور ایک آخری بات اگر تم آنکھوں میں چشمہ نہیں لگاتی تو آئے ڈرو پس روز لگا لیا کرو دن بدن سرخ ہوتی جا رہی ہیں"خود کو پر سکون کرو آرام دو تا کہ تر و تازہ لگو۔۔۔افروز بیگم نے اُٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بھرپور

آواز میں اُس کو کہا تو چراغ خاموش ہو گئ تھی اُس کے پاس کہنے کو کچھ بھی بچا نہیں تھا شاید لیکن افروز بیگم ایک آخری نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر نکل گئ تھی۔

"پنکی اگر آپ کے گھر کی بہو بنی تو اپنا پتہ کٹتا سمجھ لیجئے گا کیونکہ شادی کے فوری بعد وہ فارس کو کہی اور لے جائے گی" اور آپ سے پوچھے گا کون آپ کونسا فارس کی کوئی اصلی ماں ہو۔۔فردس نے کال کر کے سدرہ بیگم سے کہا تھا جو پہلے ہی پنکی پہ تپی ہوئی تھی لیکن فردوس کی باتوں نے تو جیسے آگ میں پیٹرول کا کام کیا تھا

"میں اُس انگھوٹے جتنی لڑکی کو ایسا کوئی قدم اُٹھانے نہیں دوں گی۔۔سدرہ بیگم سنجیدگی سے بولی

"آپ اُس کو نہیں روک سکتی کیونکہ اُس کو کوئی بھی نہیں روک سکتا اور فارس تو اُس کے پیچھے دیوانہ ہے جو وہ کہتی ہے وہ فارس حرف آخر سمجھ کر اُس کی بات مان لیا کرتا ہے ایسے میں آپ خود سوچو وہ اگر ابھی سے اُس کا اِتنا چاہنے والا ہے تو شادی

www.novelsclubb.com

کے بعد تو وہ سانس بھی اُس کی مرضی سے لے گا۔۔فردوس نے طنزانداز میں کہا

"ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ میں کبھی پنکی کی شادی فارس سے نہیں کرواؤں گی وہ فارس کے لائق بلکل بھی نہیں ہے اور نہ میں یہ چاہوں گی کہ یہ ساری جائیداد میرے ہاتھوں سے نکلے فارس کی شادی تو بس آئمہ سے ہو گی۔۔سدرہ بیگم پختگی سے بولیں تھیں لیکن اُن کی آخری بات نے فردوس کو چونکا دیا تھا

"آئمہ آپ کی بیٹی؟فردوس کو لگا تھا شاید اُس کو سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے

"ہاں میری بیٹی دونوں کوئی خونی طور پر بہن بھائی نہیں اسٹیپ سسٹر برادر ہیں۔۔"پنکی اِس گُمان میں ہر گز نہ رہے کہ وہ اِس گھر میں راج کر پائے گی۔سدرہ بیگم سر جھٹک کر بولی

"دیکھ لے آپ خود کیونکہ فارس نے کبھی پنکی کی بات سے اختلاف نہیں کیا اگر کیا ہے تو آپ بتادے مجھے کیونکہ میں نے تو نہیں دیکھا اور جو شخص اپنی منکوحہ کی اِتنی مانتا ہو وہ بھلا کسی دوسری لڑکی کو کیسے اپنائے گا؟"لڑکی بھی وہ جو رشتے میں اُس کی

سوتیلی بہن ہو۔۔فردوس کو اُن کی سوچ پر ہنسی آئی تھی تبھی طنز کیا

"یہ نکاح کیسے ختم کروانا ہے وہ میں اچھے سے جانتی ہوں "تم بس دیکھتی جانا کہ میں کرتی کیا ہوں۔۔سدرہ بیگم نے سامنے فارس کو آتا دیکھا تو زومعنی انداز میں فردوس سے بول کر کال کو کاٹ دیا تھا۔

السلام علیکم ڈیڈ کہاں ہے؟فارس نے سلام کرنے کے بعد اُن سے پوچھا

وعلیکم السلام تم کیوں پوچھ رہے ہو؟سدرہ بیگم نے جانچتی نظروں سے فارس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"ضروری بات کرنی ہے اُن سے۔۔فارس نے بتایا

"کونسی ضروری بات؟سدرہ بیگم نے جاننا چاہا

"جب اُن سے کروں گا تو آپ کو پتا لگ جائے گا اور اب کیا آپ بتا سکتیں ہیں کہ وہ کہاں ہیں؟فارس نے سنجیدگی سے کہا

"پول سائیڈ پہ بیٹھے ہیں۔۔۔سدرہ بیگم نے بتایا تو فارس جلدی سے پول سائیڈ کی طرف بڑھا تھا اور اُس کو جاتا دیکھ کر کسی خیال کے تحت سدرہ بیگم بھی اپنی جگہ سے اُٹھ کر فارس کے پیچھے جانے لگی۔

"ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔فارس پول سائیڈ آتا افراہیم صاحب کے سامنے والی چیئر پہ بیٹھتا بولا

"ہاں کہو کیا بات ہے؟افراہیم صاحب جو اخبار پڑھنے میں محو تھے فارس کو دیکھ کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے

"میں چاہتا ہوں آپ خالہ جان کی طرف جائے۔۔فارس نے کہا

"خیریت؟افراہیم صاحب متعجب ہوئے جبکہ سدرہ بیگم کا ماتھا ٹھنکا تھا

"جی خیریت ہے

"اگر خیریت ہے تو یہ کیوں جائے؟"کیا تمہیں نہیں پتا اُس محلے کی گلیاں کتنی تنگ

www.novelsclubb.com

ہوتیں ہیں "اور گلیوں میں کھیلتے بچے کتنے آوارہ اور بد تمیز ہوتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی تم چاہتے ہو یہ وہاں جائے جبکہ تمہارا اپنا آنا جانا وہاں روز رہتا ہے۔۔فارس ابھی کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب سدرہ بیگم اُس کی بات درمیان میں کاٹتی طنزانداز میں بولی تھی۔

"میں یہاں آپ کے محلے کی بات نہیں کر رہا۔۔فارس نے اُن کی بات پر سنجیدگی سے کہا تو وہ بُلبُلا اُٹھیں تھیں

"جانتی ہوں کہ تم کس کی بات کر رہے ہو وہ بھی محلا بھی کوئی محلوں جیسا نہیں ہے جو تم اِتنا اِترا کر بول رہے ہو۔سدرہ بیگم جلے کٹے انداز میں اُس سے بولی

"ڈیڈ میں چاہتا ہوں آپ خالہ جان کی طرف جائے اور شادی کی تاریخ طے کر آئے۔۔فارس کو سدرہ بیگم کی بار بار مداخلت کرنا پسند نہیں آیا تھا تبھی اُن کو نظرانداز کرتا افراہیم صاحب سے بولا

"شادی کی تاریخ؟لیکن فارس ابھی تم اکیس برس کے ہو۔۔افراہیم صاحب فارس

کے اِس مطالبے پر پریشان ہو گئے تھے

"میں بالغ ہوں۔۔فارس نے بتایا

"جانتا ہوں لیکن فارس پنکی بڑی نہیں ہے وہ ابھی بچی ہے نادان ہے اور تمہاری بھی عمر کوئی اِتنی نہیں ہے کہ شادی جیسی بڑی زمیداری کو سنبھال پاؤ۔افراہیم صاحب نے اُس کو باز رکھنے کی کوشش کی

"میری پنکی سے بات ہو گئی ہے اُس کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو آپ بے فکر رہے خالہ ہاں بولے گی۔۔فارس نے جیسے اُن کی بات کو رد کیا

"اُس کو اعتراض ہو یا نہ ہو لیکن ہمیں ہے اور تمہاری شادی ابھی اُس پنکی سے ہر گز نہیں ہو گی۔۔سدرہ بیگم نے جھلا کر کہا

"اور یہ بات کرنے والی آپ کون ہوتیں ہیں؟ فارس کو اُن کی بات بہت ناگوار لگی تھی

"فارس تمیز سے۔۔افراہیم صاحب نے اُس کو ٹوکا

"میں تمیز سے بات کر رہا تھا لیکن اگر کوئی ایسی بات کرے گا تو مجھے غُصہ آئے گا نہ۔۔"آپ بس خالہ کی طرف جانے کی تیاری کریں۔۔فارس نے سر جھٹک کر کہا "دیکھو فارس ابھی تمہاری پڑھائی پوری نہیں ہوئی اُس کو ہونے دو"اور پنکی کو بھی تھوڑا وقت دو کیا پتا اُس نے بھی ابھی پڑھنا ہو۔۔افراہیم صاحب نے اُس کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"میں نے سوچ وبچار کے بعد یہ فیصلہ لیا ہے اور میری بات پنکی سے بھی ہو چکی ہے میں نے یہ بتایا ہوا ہے دوسرا اُس کا پڑھائی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے"اور اگر اُس کو آگے پڑھنا ہو گا تو میں اُس کو روکوں گا نہیں میں خود چاہتا ہوں وہ میٹرک سے آگے بھی پڑھے۔۔فارس نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا"چاہے شادی کی بات اُس سے پنکی نے کی تھی لیکن اپنی باتوں سے وہ یہی شو کروا رہا تھا جیسے شادی کی جلدی اُس کو تھی

"میں تمہاری یہ بات نہیں مان سکتا ابھی یہ سہی نہیں ہے"تم دونوں کو ابھی ایک

دوسرے کو وقت دینا چاہیے۔۔افراہیم صاحب نے کہا تو سدرہ بیگم کے چہرے پہ چمک در آئی تھی

"وقت کیسا دے ہم ایک دوسرے کو؟"ہم دونوں کا نکاح سالوں پہلے ہو چکا ہے ہر بات کلیئر ہے میں پنکی سے اور وہ مجھ سے بے تحاشا محبت کرتی ہے"ہماری محبت بھی پاک ہے اور رشتہ بھی حلال ہے تو میرا نہیں خیال کسی کو کوئی بھی اعتراض ہونا چاہیے"۔۔فارس ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر بامشکل اپنے لہجے کو نارمل کیے بولا تھا۔

"تم بات سمجھ نہیں رہے

"تو آپ مجھے سمجھائے"کہ میں کیا سمجھ نہیں رہا؟آپ میری منکوحہ سے میری شادی نہیں کروا رہے ہماری شادی طے پائی ہے آج کا کل سے نہیں سالوں سے یہ بات طے تھی کہ پنکی جہانگیر فارس افراہیم کی ہے اور اب آپ لوگوں کے اعتراضات ختم ہونے کو نہیں آرہے؟"کیوں کیا میں وجہ جان سکتا ہوں؟"دیکھے

www.novelsclubb.com

ڈیڈ میں کچھ نہیں جانتا اور کچھ بھی نہیں سُننا چاہتا آپ بس میری شادی کی تاریخ فکس کر آئے۔۔فارس اپنی جگہ سے اُٹھتا اِس بار قدرے اُونچی آواز میں بولا تھا جس پر افراہیم صاحب بھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے

"اب تم اُس لڑکی کی وجہ سے مجھ سے نافرمانی کرو گے "اپنے باپ سے اُونچی آواز میں بات کرو گے ؟افراہیم صاحب کو جیسے یقین نہ آیا

"ڈیڈ جس کو آپ لڑکی بول رہے ہیں اُس سے آپ کا بھی کوئی رشتہ ہے۔۔فارس زچ ہوا تھا

"وہ رشتہ تب ختم ہو گیا تھا جب تیری ماں اِس دُنیا سے چلی گئی تھی تو اچھا ہو گا جو تم پُرانے تعلقات بحال کرنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔سدرہ بیگم ایک بار پھر بولی تھیں

"اگر ایسا ہے تو ڈیڈ آپ کا ختم ہو گیا ہو گا رشتہ لیکن میرا نہیں میں اگر مر بھی جاؤں گا تو وہ میری بیوی ہو گی میرے نکاح میں ہو گی اور اُس کے دل میں ہمیشہ فارس افراہیم ہو گا اور یہ دلوں کا رشتہ آپ لوگوں کے کسی اعتراض پہ ختم نہیں

ہو گا۔۔فارس سدرہ بیگم کی بات پہ افراہیم صاحب کو دیکھ کر سپاٹ لہجے میں بولا

"بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو فارس اور بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔افراہیم صاحب کو اُس کی بات پسند نہیں آئی تھی

"پہلے آپ بتائے کہ خالہ کی طرف جائینگے یا نہیں۔۔فارس نے دوٹوک انداز میں اُن سے سوال کیا

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہو گا۔۔افراہیم صاحب نے ہار مان کر کہا

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ سدرہ بیگم کے سر پہ جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا لیکن فارس اب پر سکون ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ ڈیڈ۔۔۔فارس ایک نظر سدرہ بیگم پہ ڈال کر افراہیم صاحب سے کہتا وہاں سے چلا گیا

"آپ جانتے ہو نہ وہ لڑکی پنکی کیسی لا بالی اور تیز طرار ہے پھر بھی آپ اُس کو اس گھر کی بہو بنانا چاہتے ہیں جبکہ اُس میں کوئی ڈسیپلین نہیں ہے۔۔فارس کے جانے کے

بعد سدرہ بیگم نے افراہیم صاحب سے کہا

"فارس اُس کو سنبھال لے گا اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنا لا بالی پن ختم کر دے گی "لیکن میں کوئی ایسا فیصلہ نہیں کر سکتا جس میں جوان خون جوش مارے تمہیں اندازہ نہیں فارس عمر کے جس حصے میں ہے اُس میں اگر اُس کی بات نہیں مانی تو اُس کا گرم خون جوش مارے گا اور وہ کوئی ایسا قدم اُٹھائے گا جو ہمارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔افراہیم صاحب اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولے

"تو اگر گرم خون ہے تو اُس کی ہر بات آپ مان لو گے ؟سدرہ بیگم طنز بولی

"یہ خواہش اُس کی کوئی بیجا نہیں تھی وہ اپنی منکوحہ کو یہاں بیوی بنا کر لانا چاہتا ہے تو میں یہاں تم اُس کو روک نہیں سکتے۔۔افراہیم صاحب نے کہا تو سدرہ بیگم بس اُن کو دیکھتی رہ گئیں "اُن کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ یہ سب کیسے روکے جو ہونے والا تھا۔

"مجھے پتا چلا تم نے کوئی بد تمیزی کی ہے۔۔احراز صوفے پہ سر گرائے بیٹھا تھا جب اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی وفا بیگم نے اُس سے کہا

"موم میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں اِس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اور میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کیا جس کے چرچے جگہ جگہ چل رہے ہیں۔۔احراز سنجیدگی پھر تلخ لہجے میں بولا تو وفا بیگم متعجب ہوتی اُس کو دیکھنے لگی

"احراز کیا تم ٹھیک ہو؟ وفا بیگم اُس کے ساتھ بیٹھتی ہوئیں بولی

"جی۔۔احراز یکلفظی بولا

"اگر کوئی پریشانی والی بات ہے تو مجھے بتاؤ کیونکہ میں تمہاری ماں ہوں اور مجھے پتا ہے تم بلاوجہ کسی بھی بات پر ایسا ری ایکٹ نہیں کرتے۔۔وفا بیگم نے نرمی سے اُس کو دیکھ کر کہا تو احراز نے اپنی آنکھیں کھول کر اُن کی طرف دیکھا

"وہ بہت عجیب لڑکی ہے موم۔۔احراز سیدھا بیٹھ کر اُن سے بولا

کون لڑکی؟ وفا بیگم نے ناسمجھی سے اُس کو دیکھا

"وہ لڑکی جس کا نام چراغ ہے۔۔احراز عجیب کیفیت میں مبتلا ہوتا اُن سے بولا

"چراغ جس سے تم نے بد تمیزی سے بات کی تھی؟ وفا بیگم اندازہ لگا کر بولی

"میں اُس سے ایسے بد تمیزی سے بات نہیں کرنا تھا چاہتا پر پتا نہیں کیوں میں نے اُس کو ہرٹ کیا" مجھے پتا ہے یہ مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا" پر موم جانے کیوں مجھے اُس پر غُصہ آگیا تھا" اُس رات بھی وہ رو رہی تھی اور اگلی صبح بھی اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ سارا وقت روئی ہو۔۔احراز اُن کو دیکھ کر کیا بول رہا تھا اِس بات کا اندازہ اُس کو خود بھی نہیں تھا وہ جیسے اپنے آپ میں نہ تھا ایسی کوئی قوت تھی جو اُس سے یہ باتیں کروانے پر مجبور کر رہی تھی۔

"احراز تم کیا بات کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔وفا بیگم حیرت سے اُس کو دیکھ کر بولی

"موم وہ چراغ پتا نہیں میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی۔۔احراز صوفے سے اُٹھتا اپنے بال مٹھی میں دبوچ کر بولا

"کوئی تمہارے بارے میں کیا سوچتا ہے اِس بات کی فکر تم کب سے کرنے لگے ؟وفا بیگم اُس کے روبرو کھڑی ہوتی جواب طلب ہوئی تو احراز کی زبان کو جیسے قفل لگ چُکا تھا۔

"کیا ہوا؟

جواب دو۔۔۔اُس کو خاموش دیکھ کر وفا بیگم نے اُس کو بولنے پر اُکسایا

"میں نے بلاوجہ اُس کی انسلٹ کی وہ بھی سب کے سامنے۔۔احراز تزبز کا شکار ہوتا بولا

"گلٹ کا شکار ہو تو اپنا یہ گلٹ ختم کرو جا کر۔۔وفا بیگم مسکرا کر بولی

"کیسے ؟احراز نے بے ساختہ پوچھا

"اُس سے معافی مانگ کر ایسے تمہیں پھر کوئی گلٹ نہیں ہو گا اور نہ طبیعت میں بے چینی۔۔وفا بیگم نے مشورہ دیتے ہوئے کہا

"اپنے چچا کی طرف دوبارہ جاؤ اور چراغ سے اچھے طریقے سے معافی مانگو دیکھنا وہ

جب تمہیں معاف کر دے گی تو تمہاری یہ بے چینی خود بخود ختم ہو جائے گی۔۔وفا بیگم اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولی

"آپ کو لگتا ہے یہ میرا گلٹ ہے؟احراز نے پوچھا

"ہاں ابھی خود جو تم نے بتایا اُس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ تمہیں پچھتاوا ہے جو تمہیں بے سکون کر رہا ہے۔۔وفا بیگم اُس کی بات سن کر بولی

"ٹھیک ہے پھر میں ابھی جاتا ہوں اُن کی طرف۔۔احراز نے کہا تو وفا بیگم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

"احراز یشم کے گھر آیا تو اُس کو چراغ ہال میں بیٹھی نظر آئی صوفے پہ بیٹھی سامنے گلاس وال کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں لان کا منظر نظر آ رہا تھا۔"وہ آج بھی کالے کپڑوں میں ملبوس تھی بال اُس کے جوڑے میں مقید تھے اور اُس کا چہرہ ہر احساس سے پاک تھا۔احراز بس اُس کے چہرے کی سائیڈ دیکھ سکتا تھا"اور اُس کو ایسا بیٹھا

دیکھ کر احراز کے پاؤں تھم سے گئے تھے "احراز نے ایسے ہی اُس کی پوزیشن کا اندازہ لگا لیا تھا اور وہ یک ٹک بس اُس کو دیکھ رہا تھا جس کو اُس کے آنے کا علم تک نہیں ہوا تھا۔ "پھر دیکھتے دیکھتے احراز کو کچھ عجیب محسوس ہوا اُس کو یقین نہ آیا کہ واقعی جو ابھی اُس نے دیکھا وہ سچ تھا یا اُس کا وہم کیونکہ اُس کو لگا اپنے خیالوں میں گم چراغ جیسے مسکرائی تھی اور یہ مسکراہٹ کچھ پل کی ہی تھی لیکن تھی "یہ اُس کا وہم نہیں ہو سکتا تھا۔۔

"ارے احراز تم یہاں؟ یشم اچانک اُس کے ساتھ کھڑی ہوئی تو احراز نے چونک کر یشم کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ میں۔۔۔احراز سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا اُس نے ایک بار پھر چراغ کی طرف دیکھا جو ہنوز خاموش سی بیٹھی تھی ایسا لگ رہا تھا وہ کوئی چابی کی گڑیا تھی جس کو جو کوئی جیسے بیٹھا کر چلا جاتا وہ ایسے ہی بیٹھتی رہتی۔

"یشم اِس کے تصور کی دُنیا بہت خوبصورت ہے۔۔احراز نے کسی ٹرانس کی کیفیت

میں چراغ کی طرف اِشارہ کر کے اُس کو بتایا تو یشم متعجب ہوتی اُس کے اِشارے کا تعاقب کرنے لگی جو چراغ کی طرف جا رہا تھا۔

"تم چراغ کی بات کر رہے ہو؟ یشم چراغ سے نظریں ہٹاتی اُس سے پوچھنے لگی

"ہاں میں جب سے آیا ہوں وہ ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہے "اُس کو آس پاس کا کوئی ہوش نہیں ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے اُس کا جسم تو یہاں ہے لیکن دماغ وہ کہی اور ہے۔۔احراز کے انداز میں ایک بے چینی کی جھلک تھی

"چراغ ایسے ہی ہے جہاں بیٹھتی ہے وہاں گھنٹوں بس بیٹھتی رہتی ہے تمہیں اُس کے لیے اِتنا گہرائی سے نہیں سوچنا چاہیے۔۔یشم اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی

"کیا تمہاری اُس سے دوستی ہے؟ احراز نے سوال کیا

"وہ دوستی تک پہنچنے کا موقع نہیں دیتی۔۔یشم ہنس کر بولی تو احراز خاموش ہو گیا

"اچھا یہ بتاؤ تم نے یہ کیوں کہا کہ چراغ کے تصور کی دُنیا خوبصورت ہے؟ "کیونکہ افکورس ہر انسان کے خیالوں کی دُنیا بہت خوبصورت ہوتی ہے۔۔یشم کو اچانک اُس

کی بات یاد آئی تو کہا

"جو شخص اِتنی تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی کسی کے خیال کو اپنے دماغ میں بسائے مسکرائے تو اُس کی تصور کی دُنیا خوبصورت ہوتی ہے" جس کو ہم ایسی حالت میں یاد کرتے ہیں وہ بہت خاص ہوتا ہے۔۔احراز نے اُس کے پوچھنے پر بتایا

"تو تمہارا مطلب ہے تم نے ابھی چراغ کو مسکراتا دیکھا یعنی سیریسلی؟ یشم کافی حیرت سے اُس کو دیکھ کر بولی

"ہاں میں نے دیکھا خیر میں یہاں چراغ سے ایکسکیوز کرنے آیا تھا۔۔احراز نے بتایا تو جیسے یشم کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

"تم معافی مانگو گے وہ بھی ایک لڑکی سے۔۔۔یشم نے بے یقین نظروں سے اُس کی لائیٹ براؤن آنکھوں کو دیکھا

"ہاں اُس دن میں نے بہت مس بیہیو کیا تھا اُس کے ساتھ جبکہ میرا کوئی رائٹ نہیں تھا۔۔احراز نے گہری سانس بھر کر اُس کو کہا

www.novelsclubb.com

"یہ تو بہت اچھی بات ہے چلو آؤ اُس کے پاس چلتے ہیں۔یشم نے خوبصورت مسکراہٹ سے اُس کو دیکھ کر کہا

"نہیں میں خود اکیلے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔احراز نے کہا

"اوو تو یعنی تمہیں اب میری موجودگی بھی کھٹکے گی۔۔یشم مصنوعی افسوس سے بولی

"ایسی بات بلکل بھی نہیں ہے میں چاہتا ہوں بس میں اکیلا ہوں۔۔احراز نے جیسے وضاحت دی

"اچھا جیسا تم کہو لیکن پھر سیدھا لاؤنج میں آجانا میں تمہارا وہاں انتظار کروں گی۔۔یشم مسکرا کر اتنا کہتی وہاں سے جانے لگی تو احراز بھی خود کو کمپوز کرتا اپنے قدم چراغ کی طرف بڑھانے لگا جو ٹکٹکی باندھے گلاس وال کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 7

"کیا بات ہے بہت چپ چُاپ سے بیٹھے ہو

"کوئی بات دل پہ لگی ہے یا پھر دل کہیں لگا بیٹھے ہو۔۔

"احراز صوفے پہ اُس کے کچھ فاصلہ پہ بیٹھا تو اُس کے باوجود بھی چراغ نے اُس کی موجودگی کا نوٹس نہیں لیا تو اُس کے دماغ میں جانے کیا آیا جو یہ شعر پڑھا جس پہ چراغ نے گردن موڑی تو اپنے ساتھ احراز کو دیکھ کر چونک سی گئ۔۔

"آپ؟ چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔احراز اُس کی آنکھوں میں حیرت کا تاثر دیکھتا ہوا بولا

"جی؟ چراغ نے اپنی نظروں کا زاویہ پھر سے گلاس وال کی طرف کیا

"میں اپنے اُس دن کے رویے سے بہت شرمندہ ہوں۔۔احراز نے بتانا شروع کیا

www.novelsclubb.com

"آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔چراغ نے جواباً سنجیدگی سے کہا

"میری بات اور لہجے سے آپ ہرٹ ہوئیں ہو گی۔۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"آپ کی بات نے مجھے ہرٹ نہیں کیا تھا اور مجھے تو اب یاد بھی نہیں تھا" بہتر ہے آپ بھی بھول جائے۔۔چراغ اُس کو معافی کا موقع دیئے بنا بولی تو احراز کا ازلی غُصہ عود آیا تھا بھلا اُس نے کب کسی کا اٹیٹیوڈ دیکھا تھا وہ بھی کسی لڑکی کا؟"لڑکیاں تو اُس سے بات کرنے کو ترستی تھی لیکن ایک وہ تھا جو کسی کو دیکھنا گوارہ نہیں کرتا تھا اور یہاں جب وہ خود چل کر اپنے عمل پہ ندامت ہو کر معافی مانگنا چاہ رہا تھا تو ایک لڑکی ایسے روخے انداز میں اُس سے بات کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

"تم خود کو سمجھتی کیا ہو؟احراز کو اچانک جانے کیا ہوا جو اُس کا بازو سختی سے دبوچ کر چراغ کا رُخ اپنی طرف کیا تو اِس اچانک افتاد پر چراغ بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی" وہ حیرت سے احراز کا پل میں بدلتا روپ دیکھنے لگی وہ جان نہیں پائی تھی کہ یہ آخر احراز بلاوجہ اُس کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا۔

"کیا کر رہے ہو آپ چھوڑے میرا بازو۔۔۔چراغ نے خود کو اُس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن کر نہ پائی کیونکہ احراز نے بہت سختی سے اُس کا بازو تھاما ہوا تھا

"اٹینشن سیکر ہو نہ۔۔احراز نے اُس کو گھور کر پوچھا

"جی؟چراغ نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

"اِتنی معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں میں احراز راجپوت ہوں اور مجھے پتا ہے کہ تم یہ رونی دھونی شکل اِس لیے بناتی ہو تاکہ ہر کسی کی ہمدردی بٹور پاؤ سب گھر والے تمہارے آگے پیچھے گھومے۔۔احراز زہر خند لہجے میں اُس سے بولا تو چراغ کا چہرہ زلت کے احساس سے پورا سرخ پڑ گیا تھا

"میرا بازو چھوڑے۔۔چراغ نے گہری سانس بھر کر خود کو کمپوز کیے اُس سے کہا

"اگر نہ چھوڑوں تو؟احراز کے لہجے میں طنز واضع تھا

"تو میں وہ کر گزروں گی جو میں نہیں کرنا چاہتی۔۔چراغ کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ

ضبط کی آخری مراحلوں کو چھو رہی ہو

"جو کرنا ہے کر لوں لیکن میں تم جیسی لڑکیوں کو اچھے طریقے سے جانتا ہوں جو ایسی شکل بنا کر لڑکوں کو لُبھانے

"چٹاخ

"احراز غُصے سے اُس کو دیکھ کر جانے کیا کچھ بولے جا رہا تھا جبھی چراغ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا اور اُس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے زوردار تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا تو احراز کے ہاتھ کی گرفت اُس کے بازو پہ تھوڑی ڈھیلی پڑی تھی جس کا فائدہ اُٹھائے چراغ یکدم سے اُٹھتی شاک کی کیفیت میں اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جس ہاتھ سے اُس نے احراز کو تھپڑ مارا تھا" اور بے یقین تو احراز بھی تھا وہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھے آنکھوں میں بے یقینی کا تاثر لیے چراغ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں تھی" یہ اُس کی زندگی کا پہلا تھپڑ تھا جو کسی نے اِتنی جُرئت کر کے احراز راجپوت کو مارا تھا" آج تک کسی نے اُس پہ انگلی تک نہیں اُٹھائی تھی لیکن آج ایک

لڑکی نے نڈر ہو کر اُس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا" اور احراز کو چراغ سے ایسے کسی عمل کی توقع ہر گز نہ تھی۔ "لیکن حیرت انگیز طور پر بات یہ تھی کہ اُس کو غُصہ نہیں آیا تھا بلکہ حیرانگی ہوئی تھی وہ حد درجہ حیرانگی میں مبتلا ہوتا بس چراغ کو دیکھے جا رہا تھا جس کا وجود کانپنا شروع ہو گیا تھا۔

"وہ میں

"چراغ نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن لفظوں نے اُس کا ساتھ نہیں دیا تھا تبھی اُلٹے قدموں کے ساتھ وہ وہاں سے بھاگنے والے انداز میں گئی تو تصادم یشم سے ہوا جو احراز کے نہ آنے پر ہال میں جانے کا اِرادہ کیے ہوئے تھی۔

"کیا ہوا اِتنی بوکھلائی ہوئی کیوں ہو؟ یشم نے حیرت سے اُس کو دیکھا جس کا پورا سانس پُھولا ہوا تھا

"چراغ؟

یشم نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر ہوش میں لانا چاہا جس کے چہرے پر خوف

کے سائے لہرا رہے تھے اور وہ بس فرش کو گھور رہی تھی

"کک کچھ نہیں۔۔یشم کو دیکھتی وہ بیحد آہستگی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی

"کیا عجیب لڑکی ہے یار۔۔یشم سر جھٹک کر بڑبڑاتی ہال میں آئی تو اُس کو احراز کہی نظر نہیں آیا

"اب یہ احراز کہاں گیا؟"میں نے کہا بھی تھا مل کر جانا۔۔یشم گہری سانس بھر کر خود سے بولی پھر مایوسی ہوتی وہ بھی اپنے کمرے میں جانے لگی۔

"میں بہت خوش ہوں۔۔پنکی فارس کے سینے سے لگی پر جوش آواز میں اُس سے بولی"آج افراہیم صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ شادی کی تاریخ طے کرنے آئے تھے جس پر پنکی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا تبھی تو وہ فارس کو اپنے کمرے میں لائی تھی اُور اُس سے باتیں کرنے لگی تھی

"میں بھی بہت خوش ہوں "کیونکہ تم خوش ہو۔۔فارس جواباً مسکرا کر اُس کا ماتھا چوم کر بولا

"تو پھر ہم شاپنگ کب کرنے جا رہے ہیں شادی کی ؟پنکی نے لاڈ سے پوچھا

"جب تم کہو۔۔۔فارس نے سب اُس پہ چھوڑ دیا

"میں تو پھر اب کہوں گی کہ ابھی چلتے ہیں۔۔پنکی مسکراہٹ دبائے اُس کو دیکھ کر بولی

"تو ہم ابھی چلتے ہیں اور تمہیں جو چاہیے وہ تم خرید لینا۔"فارس نے کہا

"مجھے ڈھیرے سارے کپڑے اور میچنگ جیولری لینی ہے ساتھ میں میچنگ جوتے بھی اور بھی مجھے بہت سارا سامان چاہیے میک اپ کا لیٹیسٹ اور رنگ برنگی جوڑے جس میں دس لال رنگ کے جوڑے الگ سے پیک کرواؤں گی کیونکہ وہ رنگ تمہارا فیورٹ ہے۔۔۔۔فارس کی بات پر پنکی خوش ہوتی بولی اور اُس کی آنکھوں میں چمک دیکھ کر فارس کو اپنے اندر سکون اُترتا محسوس ہوا تھا

"فیورٹ ریڈ کلر نہیں ہے میرا وہ بس مجھ تم پر اچھا لگتا ہے" ورنہ تمہارے سامنے اُس کلر کی کیا اوقات۔۔فارس اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو پنکی کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

"اچھا اب زیادہ رومانٹک بننے کی ضرورت نہیں ہے تم باہر جاؤ میں تب تک ریڈی ہو جاؤں اُس کے بعد شاپنگ مال چلے گے۔۔۔پنکی اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی کمرے سے باہر نکالتی بولی

"جلدی آنا زیادہ وقت مت لگانا۔۔فارس نے مسکرا کر کہا

"بس پانچ منٹ۔۔۔پنکی نے جلدی سے کہا تو فارس ڈرائینگ روم میں آیا جہاں وہ سب باتوں میں مصروف تھے

"ہم سب یہاں بیٹھے ہیں تو تم اُس کے کمرے میں کیا کر رہے تھے؟" شادی کی تاریخ طے ہو گئی ہے نہ پھر بھی صبر نہیں ہو رہا؟ سدرہ بیگم نے فارس کو آتا دیکھا تو ناگوار لہجے میں بولی تو صالحہ بیگم بلاوجہ اپنی جگہ چور سی بن گئی تھیں جبکہ فردوس اور

صدف طنز مسکرائی تھیں

"ہم پلائننگ کر رہے تھے اور دن کم بچے ہیں تو شادی کی شاپنگ پر جا رہے ہیں پنکی آ رہی ہے تیار ہو کر۔۔جواب میں فارس نے مسکرا کر اُن کو بتایا جس پر وہ مزید جلن کا شکار ہوئیں تھیں۔"لیکن اِس بار کہا کچھ نہیں تھا۔

"میں تیار ہوں چلے ؟پنکی ریڈ کلر کے فراق میں ملبوس شیفون کا ڈوپٹہ ایک کندھے پہ ڈالے تیار ہوتی ڈرائینگ روم میں آ کر فارس سے بولی تو اُس کا چہکتا روپ دیکھ کر صالحہ بیگم نے بے اختیار دل میں اُس کو دعا دی تھی لیکن پنکی کی بھابھیاں اور سدرہ بیگم کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"ہاں چلو۔۔فارس اُس کے روبرو کھڑا ہوتا ڈوپٹہ کندھے سے اُٹھاتا سر پہ اچھی طرح سے ڈال کر بولا تو پنکی زیر لب مسکرائی تھی۔

"شادی کی شاپنگ لڑکیاں اپنی ساس کے ساتھ کرتی ہیں شوہروں کے ساتھ

نہیں۔۔"سدرہ بیگم زیادہ وقت چُپ نہ رہ پائی

"آپ دل چھوٹا نہ کریں ولیمہ کا ڈریس آپ کی پسند سے ہو گا۔۔پنکی نے معصومیت سے اُس کو دیکھ کر کہا تو صالحہ بیگم نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا لیکن آج اُن سے ڈر کون رہا تھا

"احراز

احراز

کیا ہو گیا ہے توں اِتنی کیوں پی رہا ہے؟احراز چراغ سے تھپڑ کھانے کے بعد سیدھا کلب آیا تھا اور وہاں بیٹھا وہ بس شراب نوشی کرنے میں لگ گیا تھا جس پر اُس کا دوست اسفند یار پریشان ہو گیا تھا"اُس نے بہت کوشش کی احراز کو روکنے کی لیکن وہ کچھ سُننے کو تیار نہ تھا

"میں جو کر رہا ہوں نہ وہ مجھے کرنے دے۔۔احراز اُس کا گریبان دبوچتا لڑکھڑاہٹ

www.novelsclubb.com

بھرے لہجے میں بولا

"میں نے پینے سے نہیں روکا تھا پر اب تم نے زیادہ پی لی ہے تم ہوش میں نہیں ہوں اِس لیے اب بس کر دو۔۔"اور آج ایسا بھی کیا ہو گیا ہے جو تم نے پھر سے شراب پینی شروع کی ہے ہلانکہ تم نے کہا تھا اب کبھی نہ تم یہاں آؤ گے اور نہ کبھی ڈرنک کرو گے تو آج کیسے تم اپنی بات سے مکر سکتے ہو؟"کیا تم وہ حادثہ بھول چُکے ہو؟ اسفندیار نے کہا تو احراز کے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی"اور وہ نظریں اسفندیار پر ڈالے اُس کو دیکھنے لگا جو اُس کی ایسی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

"کیا وہ حادثہ بھولنے جیسا ہے؟احراز لڑکھڑا کر اُس کے سامنے کھڑا ہوا

"اُس رات تم نشے میں تھے۔اسفندیار نے اُس کو سمجھانے کی کوشش کی

"میں اُس رات کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا۔۔احراز نے جیسے بات ختم کی سینے میں جلن کا احساس شدت سے ہوا تھا اور عجیب قسم کے خیالات اُس کی نظروں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگے تھے جن سے وہ دور بھاگنا چاہتا تھا

"گُڈ اچھی بات ہے میں بھی چاہتا ہوں اب تمہیں موو آن کرنا چاہیے پر اب کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ آج یہاں تمہارے آنا کیسے ہوا؟اسفند یار نے پھر سے پوچھا

"یہاں

احراز نے اپنا دایاں گال اُس کے سامنے کیا تو وہ نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا

"اُس نے یہاں مجھے کھینچ کر تھپڑ مارا۔۔۔احراز نے بتایا

"کس نے ؟اسفند یار کو گویا جھٹکا لگا

"اُس چراغ نامی بلیک کوئین نے مجھے یعنی احراز راجپوت کو تھپڑ مارا وہ مجھے جانتی نہیں میں پل بھر میں اُس کی ہستی کو مٹا سکتا ہوں۔۔۔احراز بامشکل اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہوتا اُس سے بولنے لگا لیکن اسفند یار اِس وقت اُس کی کوئی بھی بات سمجھ نہیں پا رہا تھا

"کون چراغ؟"اور کون بلیک کوئین ؟اسفند یار نے پوچھا

"جب سے اُس کو دیکھا ہے اُس کو جاننے کا تجسس ہوا ہے "میں یعنی احراز راجپوت

ایک لڑکی کو جاننے کو بے تاب ہے اُس کو دیکھ کر مجھے عجیب سی فیلنگز آنے لگتیں ہیں جو مجھے سمجھ میں نہیں آتی وہ کوئی اِتنی خوبصورت بھی نہیں جو میں کہوں کہ اُس کے حُسن کا جادو مجھ پر چڑھ گیا ہے پر پتا نہیں کیوں میں کم دِنوں میں بہت کنفیوز ہو گیا ہوں۔۔۔احراز اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اپنے دل کی بات بتاتا گیا جو اسفند یار بغور اُس کو دیکھ کر سُن بھی رہا تھا اور اُس کو دیکھ رہا تھا کہ اُس کا چہرہ کیا کہانی بتا رہا ہے۔۔

"یش کو یہ باتیں بتائی ہے؟اسفند یار نے جاننا چاہا

"یش کا یہاں کیا ذکر میں تو یہاں چراغ کی بات کر رہا ہوں۔۔۔احراز اُس کو دیکھ کر عجیب لہجے میں بولا

"دیکھ احراز میری بات مان وہ لڑکی جو کوئی بھی ہے تو اُس کے بارے میں نہ سوچ اگر سوچنا ہے تو یشم کے بارے میں سوچ "وہ بہت خوبصورت ہے بیوٹی وِد برین کے ساتھ وہ تجھ سے بے تحاشا پیار کرتی ہے "پیسا مال دولت "ایک طرف اور اُس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی خوبصورتی ایک طرف وہ ایک کانفڈنٹ لڑکی ہے وہ جس کا مقدر بنے گی اُس کی تقدیر سنور جائے گی۔۔"تو اچھا نہیں کہ تم جو خوبصورت نہیں اُس کے بارے میں سوچنے سے اچھا ہے کہ تم یش کے بارے میں سوچو۔۔۔اسفند یار اُس کا بچپن کا دوست تھا اور یشم کو بھی وہ بہت اچھے سے جانتا تھا"اور پہلے اُس نے کبھی احراز کے منہ سے کسی لڑکی کا ذکر نہیں سُنا تھا لیکن اب جو جیسے وہ سُن رہا تھا اُس پر اسفند یار کو کسی انہونی کا احساس ہو رہا تھا تبھی سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اُس سے کہا کیونکہ یشم کی احراز کے لیے دیوانگی وہ اچھے سے جانتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا احراز کی زندگی میں کوئی بھی لڑکی اُس سے کتنا بھی محبت کا دعویٰ کیوں نہ کر لے لیکن جتنا اُس کو یشم چاہ سکتی تھی ویسا کوئی احراز کو چاہ نہیں سکتا تھا۔

"کیا کسی کو سوچنا ہمارے اختیار میں ہوتا ہے؟"وہ تو خود بخود یہاں بیٹھ گئ ہے۔۔۔احراز نے اپنی کنپٹی پر اُنگلی رکھ کر اُس کو بتایا

"اگر یہاں ہے تو یہی رہنے دو کیونکہ یہاں رہنے کا حق بس یشم کا ہونا چاہیے اور کسی

کا نہیں۔۔اسفند یار نے اُس کے دل پہ ہاتھ مار کر کہا تو احراز خاموش ہو گیا تھا شراب کا نشہ اُس کے سر پہ چڑھ گیا تھا اب اُس کو اپنے دوست کی کوئی بھی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"اگر گھورنے کا شوق چڑھا ہے تو مجھے دیکھو میرے بندے کو نہیں۔۔۔پنکی نے شاپنگ مال میں کچھ لڑکیوں کی نظریں مسلسل فارس پہ جمی دیکھی تو دانت پہ دانت جمائے کہتی اُن کے سروں پر کھڑی ہوئی جو اُس کے ایسے ری ایکشن پر گڑبڑا سی گئ تھیں

www.novelsclubb.com

"پنکی۔۔۔فارس بھی اُس کے ساتھ کھڑا ہو تا معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

"تم زرا یہ پکڑنا۔۔۔پنکی نے ہاتھ میں پکڑا ڈریس فارس کو تھمایا اور خود بازو چڑھائے خونخوار نظروں سے اُن لڑکیوں کو دیکھا جو وہاں سے جانے کی تگ و دو میں تھیں

"تمہیں کوئی غلطفہمی ہوئی ہے ورنہ ہم کونسااِن کو دیکھ رہے تھے۔۔ایک لڑکی نے جلدی سے کہا

"تمہاری غلطفہمی ہو سکتی ہے چھوڑو رہنے دو اور چلو ابھی ہمیں بہت ساری شاپنگ کرنی ہے۔۔فارس نے آتے جاتے لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کی تو پنکی سے کہا جو کچھ سُننے کے موڈ میں نہ تھی۔

"پہلے یہ تمہیں بولے بھیا۔۔پنکی نے کہا تواُن لڑکیوں کی شکل دیکھنے لائق ہو گئ تھی لیکن فارس بس اُس کو دیکھتا رہ گیا تھا جس کا انداز کافی پچکانہ سا تھا۔

"دیکھے جب میری دوست نے کہا ایسا کچھ نہیں تو آپ کیوں بات کو بڑھا وادے رہی ہیں؟اب کی دوسری نے کہا

"تمہیں زیادہ اوور سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے اور تم تینوں جس کو تاڑ رہی تھیں وہ میرا شوہر ہے اور یہ میں کبھی برداشت نہیں کروں گی کہ کوئی اُس کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے بھی۔۔پنکی نے اُس کو گھور کر کہا

"اگر ایسی بات ہے تو اپنے شوہر کو برقعہ پہنا کر باہر لایا کریں اگر ایسے تیار شیار ہو کر آئے گا تو ہمارا نازک دل تو اِن پر آئے گا نہ اُس کو کوئی کیسے سنبھالتا سکتا ہے۔اب کی تیسری لڑکی جو ابھی تک خاموش تھی "اُس نے طنزانداز میں پنکی کو جواب دے کر شرما کر فارس کو دیکھا جو ہونک بنا کھڑا تھا۔

"تمہارا نازک دل تو میں سنبھالتی ہوں۔۔کہنے کے ساتھ ہی پنکی نے آگے بڑھ کر اُس کے بالوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں بھر کر زور سے کھینچا تھا جس سے وہ لڑکی درد سے بُلبُلا اُٹھی مال میں ایک رش کھڑا ہو گیا تھا۔

"پنکی چھوڑو کیا ہو گیا ہے۔۔فارس ڈریس کو نیچے پھینکتا پنکی کو اُس لڑکی سے دور کرنے لگا جس کو پنکی گنجا کرنے کے درپر تھی۔

"نہیں چھوڑوں گی اِس نے یہ بکواس کر کیسے لی۔۔۔۔پنکی میں جیسے جن آ گیا تھا اور فارس نے اُس کو سنبھلتا نہ دیکھ کر پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا

"رلیکس یار چلو ہمیں اپنا کام کرنے دو اور اُس کو جانے دو۔۔۔فارس نے بیحد

آہستگی سے اُس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُس لڑکی کے بال آزاد کروائے جس کی چیخیں عروج پر تھی

"یہ لڑکی سائکو ہے اِس کو یہاں نہیں پاگل کھانے ہونا چاہیے تھا۔۔وہ لڑکی جس کے بالوں کا پنکی نے حشر بگاڑا تھا وہ اُس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی

"اگر ایسا ہے تو پہلے تمہارا کام تمام نہ کر دوں" تم نے پنکی جہانگیر کے شوہر پر نظر ڈالی تھی پھر کیسے سوچ لیا تم نے کہ وہ تمہیں آسانی سے چھوڑ دے گی۔۔پنکی ایک بار اُس کی طرف جانے لگی تو اِس بار فارس کو اُس کا ایسا جلادی روپ دیکھ کر ہنسی آئی تھی "اِس لیے اُس کو دباتا اپنی جیب سے رومال نکال کر پنکی کے ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر باندھنے لگا اور یہ کام اُس کا آسانی سے ہو گیا تھا کیونکہ جب تک اُس کی کاروائی پنکی کی سمجھ میں آتی تب تک فارس اپنی کاروائی میں کامیاب ہو گیا تھا

"فارس چھوڑو میرے ہاتھوں کو کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جو تم اُلٹا میرے ہاتھوں کو باندھ رہے ہو۔۔پنکی فارس کو گھورتی ہوئی بولی

"سوری جان لیکن تمہیں سنبھالنے کا اِس وقت یہی بیسٹ آپشن لگا ابھی چلو۔۔۔"اور آپ لوگ بھی جائے بہت ہو گیا ہے۔۔فارس اُس کو کندھوں سے تھام کر کہتا آخر میں اُن لڑکیوں سے بولا

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا میں نے اُن لڑکیوں کو سبق سِکھانا تھا۔۔۔پنکی کی حالت رونے جیسی ہو گئی تھی

"اِٹس اوکے جتنا تم نے کیا ہے آج اُتنا کافی تھا۔۔فارس نے بیحد نرمی سے کہتا اُس کو باہر لایا تھا

"فارس ہم باہر کیوں آئے ہیں ابھی تو بہت کچھ رہتا ہے۔۔پنکی نے گاڑی کے پاس فارس کو اپنے ہاتھ کھولتے ہوئے دیکھا تو کہا

"باقی کی چیزیں میں خود اپنی پسند سے لاؤں گا۔۔فارس اُس کے ہاتھوں کو کھولتا ہوا بولا

"لیکن م

"ابھی پنکی کچھ کہنے والی تھی جب فارس کا موبائل فون رِنگ کرنے لگا۔۔تو اُس کو خاموش ہونا پڑا

"پنکی تم گاڑی میں بیٹھو میں تب تک کال سُن کر آتا ہوں اور تمہارے بیگز بھی جو اندر رہ گئے ہیں اُن کو لاتا ہوں۔۔فارس نے موبائل اسکرین پہ نظر ڈال کر اُس سے کہا اور اپنے قدم دوبارہ مال کی طرف بڑھانے لگا تو وہ گاڑی میں بیٹھنے والی تھی "جب ایک چیخ نے اُس کا دھیان اپنی طرف کھینچا تھا" اور پنکی نے روڈ پر آ کر آس پاس دیکھا تو ایک بائیک والے نے بوڑھی عورت کو ہٹ کیا تھا اور اب اُس کے پاس کھڑا اُس کو باتیں سُنا رہا تھا اور وہاں موجود کھڑے لوگ بس خاموش تماشائی کا رول ادا کرنے میں مصروف تھے "یہ دیکھ کر پنکی کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے اور وہ دندناتی اُس لڑکے کے قریب آتی گریبان سے پکڑے ایک زوردار تھپڑ اُس کے چہرے پہ جڑا تھا یہ اِتنا اچانک سے ہوا تھا کہ اُس لڑکے کے ساتھ ساتھ باقیوں کو بھی شاک لگا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم بیہودہ بد تمیز انسان تمہیں شرم نہیں آتی ایک تو تم نے ایک خاتون کو بُری طرح سے ہٹ کر کے زخمی کیا ہے اور اب ڈھیٹائی کے ساتھ کھڑے ہو کر اُن کو باتیں سُنا رہے ہو یہ نہیں ہوتا کہ اِن کی امداد کی جائے۔۔"اور آپ سب لوگ یہاں کھڑے ہو کر کیا دیکھ رہے ہو؟"کیا کسی پاکستانی فلم یا ڈرامے کی شوٹنگ ہو رہی ہے جس کو انہاک سے دیکھنا آپ پر فرض ہے اگر نہ دیکھی تو راتوں کا سکون اور دن کا چین خراب ہو جائے گا۔۔"ارے یوں ہاتھ پر ہاتھ دھڑے کھڑے رہنے سے اچھا تھا کہ تم لوگ اِس بے حیا لڑکے کو مارتے پیٹتے اور پولیس کو کال کرتے کیا یہ ایک لڑکا تم سب ہٹو کٹو کے سامنے بھاری تھا؟"کیا تم سب میں یہ انسانیت بچی ہے؟'اگر کسی پر ظلم ہو رہا ہے تو ہونے دو اور خاموش رہ کر ہونے دو کچھ بولو نہیں لیکن دیکھو ضرور چسکا جو لینا ہوتا ہے کسی کی بے بسی کا۔۔پنکی اُس لڑکے کو ٹھیک ٹھاک سُناتی آخر میں وہاں کھڑے لوگوں کو شرم دِلاتی بولی تو اُن سب کا سر جُھک گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پہلے تو تم یہ بتاؤ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی۔۔وہ لڑکا اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتا آپے سے باہر ہوا اور جواب میں اُس کو بھی تھپڑ مارنے لگا تھا لیکن اُس کا ہاتھ کسی اور نے درمیان میں ہی روک لیا تھا"اور پنکی کی نظر جب فارس پر پڑی تو اُس کے چہرے پر طمانیت بکھری تھی

"اِن بوڑھی خاتون سے معافی مانگو اور ساتھ میں اِن کے نقصان کی بھرپائی بھی کرو۔۔فارس اُس کا ہاتھ کسی اچھوت کی طرح چھوڑ کر اُس بوڑھی عورت کو سہارا دے کر اُٹھانے کی کوشش کرتا اُس سے بولا

"نہیں کروں گا میں کہتا ہوں نہیں کروں گا بتا کیا کر لے گا تو۔۔فارس کا گریبان پکڑے وہ بکنے لگا

"پولیس کو کال کی ہے اگر اُس کے آنے سے پہلے تم یہاں سے جانا چاہتے ہو تو جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔فارس اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹک کر سنجیدگی سے بولا تھا

"فارس پولیس آتی ہے تو آنے دو لیکن اِس کو جانے مت دینا کچھ راتیں سلاخوں

کے پیچھے گزارے گا نہ تو عقل ٹھکانے آجائے گی اِس کی۔۔۔فارس کی بات سن کر پنکی جھٹ سے بولی تھی لیکن وہ لڑکا بوکھلاہٹ کا شکار ہوتا جلدی سے اپنی جیب سے والٹ نکالنے لگا۔

"سوری بوڑھیاں مجھے معاف کر دینا۔۔۔ہزار ہزار کے چند نوٹ وہ اُس بوڑھی عورت کو دیتا یہاں سے ایسے جانے لگا جیسے تھا ہی نہیں اور بوڑھی عورت نے ڈھیر ساری دعائیں اُن دونوں کو دی تھیں

"تم یہاں آؤ زرا۔۔۔سب کے جانے کے بعد فارس پنکی کی طرف متوجہ ہوا جو خفا تھی کہ اُس نے لڑکے کو جانے کیوں دیا

"بات نہ کرو تم۔۔پنکی ناراضگی سے بولی

"بات تو تمہیں مجھ سے نہیں کرنی چاہیے اور تمہیں ضرورت کیا ہے پرائے لفروں میں پڑنے کی۔۔فارس نے سخت لہجے میں اُس سے کہا تو وہ ہونک بنی فارس کا منہ

تکنے لگی جس کا پورا چہرہ لال بھبھو ہو گیا تھا

"کیا مطلب فارس کے میں کیوں پڑی؟" کوئی میری آنکھوں کے سامنے کسی بوڑھی عورت کا ایکسیڈنٹ کرتا ہے پھر بڑی بے شرمی سے بُری طرح سے اُس کو ٹریٹ کرتا ہے تو تم کیا کہتے ہو میں یہ سب خاموشی سے دیکھتی "اُس عورت کے لیے آواز نہ اُٹھاتی؟" فارس جسٹس بھی کسی چیز کا نام ہے "ہم اگر ظلم دیکھ کر خاموش رہے گے تو ہم بھی اُس ظلم میں برابر کے شریک ہو گے۔۔" اور ہم سے بھی آخرت میں پوچھا جائے گے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہم نے حق کا ساتھ کیوں نہیں دیا؟" خاموش کیوں کھڑے تھے؟ فارس کے اِتنے پوچھنے کی دیر تھی اور پنکی بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی تھی جس پہ فارس نے بے اختیار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر اُس کو دیکھا

"پنکی میری جان تم نے جو کہا وہ سہی ہے لیکن تمہیں کیا اندازہ ہے اگر میں نہ آتا تو تمہارے ساتھ وہ کیا کرنے والا تھا میرا تو خون کھول رہا ہے وہ سوچتے ہوئے

بھی۔۔۔فارس اُس کا ہاتھ تھام کر بولا

"مجھے کچھ ہوا تو نہیں نہ "دیکھو تمہارے سامنے سہی سلامت کھڑی ہوں اور فارس یہی وقت ہوتا ہے کسی کا ساتھ دینے کا اور اگر آج ہم کسی دوسرے کے کام آئے گے تو کل لوگ ہمارے کام آئے گے۔۔پنکی نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا

"تم لڑکی ہو پنکی تم یوں کسی پر ہاتھ نہیں اُٹھا سکتی۔۔فارس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اُس کو سمجھائے جس کے پاس دلیلوں کا انبار تھا اور وہ خود کو ہر لحاظ سے سہی ثابت کر سکتی تھی۔

"میں لڑکی ہوں تو کیا اپنے سامنے ظلم کو ہوتا دیکھ کر خاموش رہوں؟"کچھ بھی نہ بولوں یہ سوچ کر کہ میں لڑکی ہوں اور لڑکیوں کو خاموش ہونا چاہیے کیونکہ وہ تو کمزور ہوتیں ہیں" ہے نہ؟پنکی کو فارس کی بات پسند نہیں آئی تھی

"تم بات کو سمجھ نہیں رہی میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تمہیں کچھ کرنا چاہیے نہیں تھا"تم کرتی ضرور کرو لیکن احتیاطی تدابیر کے ساتھ تاکہ دوسروں کا بھلا کرنے کے

چکروں میں تمہارے ساتھ کچھ بُرا نہ ہو۔۔۔فارس نے اِس بار نرمی سے اُس کو سمجھانے کی کوشش کی

"فارس اگر میرے سامنے کچھ غلط ہو گا تو میں درمیان میں آؤں گی اپنے انجام کے بارے میں سوچے بغیر۔۔پنکی اپنی جگہ بضد تھی

"تمہارا نام الیکشنز میں ڈالنا چاہیے پھر ملک کا وزیر اعظم بن کر جو کرنا ہے وہ کرتی رہنا۔۔فارس تپ کر بولا

"یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا اگر ایسا ہوا تو اور تم نے اُس لڑکے کو ایسے جانے دیا یہ سہی نہیں تھا جو لوگ باقیوں کی زندگی کو سستا سمجھ کر اُن کو ایسے روند ڈالتے ہیں اُن لوگوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ کُھلی فضا میں سانس لے اُن کی جگہ سلاخوں کے پیچھے ہے اُس کو جیل کی چار دیواروں میں بند رہنا چاہیے۔۔۔پنکی بے حد سنجیدہ انداز میں بولی جس پر فارس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔

"اچھا رلیکس چھوڑو اِس ٹاپک کو گاڑی میں بیٹھو دیر ہو گئی ہے ہمیں گھر جانا چاہیے

اب۔۔فارس نے سر جھٹک کر اُس سے کہا تو پنکی بنا کوئی اور بات کریں خاموشی سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

"تحریر_رمشا_حُسین

Episode 8

"تم کل مجھ سے بنا ملے گھر سے باہر کیوں چلے گئے؟اگلے دن احراز کا سر درد سے بہت دُکھ رہا تھا لیکن اُس کے باوجود وہ آفس آیا تھا اور ابھی وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا جب یشم اُس کے کیبن میں داخل ہوتی ناراض لہجے میں بولی تھی

"سوری وہ ضروری کام سے جانا پڑ گیا تھا۔۔احراز خود کو کمپوز کرتا اُس سے بولا

"تو بتانے آجاتے خیر آج شام کا کیا پلان کیا ہے؟یشم نے پر جوش ہو کر پوچھا

"کچھ خاص نہیں بس آج میں گھر جلدی جاؤں گا۔۔احراز نے بتایا

www.novelsclubb.com

"وہ کیوں؟یشم نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

"میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے گھر جا کر آرام کروں گا۔۔احراز نے بتایا

"اوو پہلے بتانا چاہیے تھا نہ کیا طبیعت زیادہ خراب ہے۔۔یشم فکر مندی سے اُٹھ کر اُس کے پاس آئی

"یشم میں ٹھیک ہوں تم واپس بیٹھ جاؤ۔۔احراز نے جلدی سے کہا

"تمہارا ماتھا تو تپ رہا ہے کیا ہوا ہے احراز اچانک تمہیں؟یشم اُس کی سُنے بنا اُس کا ماتھا چھونے لگی تو اُس کو ایسے لگا جیسے کسی جلتے کوئلے پر ہاتھ رکھ لیا ہو۔

"بتایا نہ بس سر درد ہے۔۔احراز کو خوامخواہ چڑ ہونے لگی

"تمہارے لیے کافی بنا کر لاؤں؟یشم نے بحث کرنا مُناسب نہیں سمجھا وہ جانتی تھی وہ جب ٹھیک ہو جائے گا تو خود ہی اُس کو ساری بات بتا دے گا لیکن وہ اِس بات سے انجان تھی کہ اِس بار احراز جس کشمکش میں مبتلا ہوا تھا اُس کا ذکر تو وہ خود سے کرنے پر بھی کترا رہا تھا"زندگی نے اُس کو ایسے دوہرائے پر لا کر کھڑا کیا تھا جو اُس کو ایسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگ رہا تھا جیسے قسمت دور کھڑی اُس کی بے بسی پر قہقہہ لگا رہی تھی

جب نظریں ملیں تو پیار ہو جاتا ہے

اور پلکیں اٹھیں تو اظہار ہو جاتا ہے!!!

نہ جانے کیا کشش ہے چاہت میں

کوئی انجان، زندگی کا حقدار ہو جاتا ہے!!!

"میں دو بار پی چُکا ہوں۔۔احراز نے اپنا سر ہر سوچ سے جھٹک کر اُس کو بتایا

"تیسری میرے ہاتھ کی پی لو مجھے لگ رہا ہے جیسے تم ٹینشن میں ہو اگر شیئر نہیں کرنا چاہتے تو وہ الگ بات ہے پر تمہارا چہرہ تمہارے اندر موجود راز کو فشاں کر رہا ہے۔۔یشم نے کہا تو احراز نے اُس سے نظریں چُرائی

"یش کیا تم مجھے اکیلا چھوڑ سکتی ہو؟"میں خود کو بہت اُلجھا ہوا محسوس کر رہا ہوں اور

میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

"اُلجھنیں اکیلے بیٹھنے سے بڑھتی ہیں تم مجھے بتاؤ کیا پتا میں تمہاری کوئی مدد کر پاؤں۔۔یشم نے ایک بار پھر اُس سے کہا کیونکہ وہ احراز کو اِس قدر بے چین نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں میں بس اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔احراز نے کہا

"ٹھیک ہے اگر تم چاہتے ہو تو میں چلی جاتی ہوں پر جب کبھی تمہیں میری ضرورت ہو تو ایک آواز لگا دینا میں آ جاؤں گی۔۔یشم نے اُس کے ہاتھ پر اپنا خوبصورت ہاتھ رکھ کر کہا تو جواب میں احراز مسکرا بھی نہ پایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا نام سنان ہے۔۔چراغ اپنے کالج کے گراؤنڈ میں تنہا بیٹھی تھی جب ایک لڑکا جو اُس کا سینئر تھا وہ اُس کے پاس آ کر اپنا تعارف کروانے لگا

"جی تو۔؟چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"کیا آپ سے کچھ باتیں ہو سکتی ہیں؟ سنان نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر پوچھا

"کوئی ضروری بات ہے تو شیور۔۔چراغ نے محض اِتنا کہا اُس کا لہجہ ہر احساس سے پاک تھا

"میرے حساب سے تو ضروری ہے اب آپ سے کر کے دیکھتا ہوں پھر آپ کا رد عمل دیکھ کر اندازہ ہو گا کہ میری بات واقعی میں سہی تھی یا نہیں۔۔سُنان اُس کے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر بولا

"جلدی کہے پھر مجھے جانا ہے۔۔۔چراغ نے عجلت کا مظاہرہ کیا

"دراصل میں آپ کا سینئر ہوں یہ آپ کو تو پتا ہو گا۔۔سنان نے کہا

"جی۔۔چراغ نے یکلفظی کہا

"تو اگر کسی بھی چیز میں آپ کو میری ضرورت ہو آپ مجھے بلا جھجک بول سکتی ہیں۔ ۔سُنان نے سخاوت کا مظاہرہ کیے بولا

"شکریہ لیکن مجھے کسی سے مدد لینا اچھا نہیں لگتا۔۔چراغ نے کہا

"اچھی بات ہے پر زندگی میں ایک ایسا موقع ضرور آتا ہے جب ہمیں کسی کی مدد چاہیے ہوتی ہے۔۔سُنان نے کہا تو چراغ کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا ہاتھوں میں لرزش سی پیدا ہونے لگی تھی اُس کا ہولے سے کانپتا وجود محسوس کر کے سنان نے حیرت سے اُس کا چہرہ دیکھا

"آر یو اوکے ؟سُنان پریشان ہوا

"آپ نے سہی کہا زندگی میں ایک ایسا موقع ضرور آتا ہے جس میں ہمیں کسی کی مدد کی سخت ضرورت ہوتی ہے پر پتا ہے کیا اُس وقت جب ہم چیختے ہیں" چلاتے ہیں اپنی مدد کے لیے بھیک مانگتے ہیں تو کوئی نہیں آتا ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اب اِس لیے میں نے انسانوں سے مدد کی اُمید رکھنا چھوڑ دیا ہے۔۔چراغ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُس سے کہتی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو اُس کو اُٹھتا دیکھ کر سنان بھی کھڑا ہوا تھا

"کیا آپ کو اِس مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا کیا؟سنان اندازہ لگا کر بولا

"میں نے بس یونہی بات کی۔۔چراغ نے خود کو کمپوز کرتے کہا

"اوکے وِش یو آل دا بیسٹ لیکن میں پھر کہوں گا آپ کو اگر مجھ سے کوئی مدد چاہیے تو میں حاضر رہوں گا آپ کو مجھ سے کبھی مایوسی نہیں ہو گی۔۔سنان نے پھر سے کہا توچراغ اِس بار خاموش رہی تھی۔"وہ شاید کچھ سوچ رہی تھی اور اُس کو ایسے مجسمہ بن کر کھڑا دیکھ کر سنان نے مسکراتی نظروں سے اُس کا جائزہ لیا تھا"کمر تک آتے لمبے بال اُداس آنکھیں جن میں ایک خالی پن سا تھا جو بے رنگ سی تھیں"لیکن اُس کے باوجود جو چیز اٹریکٹو تھی وہ تھا اُس کی آنکھ کے تھوڑا سا نیچے سائیڈ پر کالا تِل جو بہت خوبصورت تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے خدا نے اُس کو کسی کی بُری نظروں سے بچانے کے لیے دیا تھا"گندمی رنگت گداز بھرے ہوئے ہونٹ وہ سراپا چاہ جانے کے قابل تھی پر جانے کیوں وہ اِس قدر چپ چاپ سی رہا کرتی تھی۔۔"سنان کو وہ پسند آئی تھی کیونکہ وہ اُس کو باقی لڑکیوں کی نسبت الگ لگی تھی اُس کی رنگت زیادہ سرخ سفید نہ تھی گندمی تھی پر جانے کیوں سُنان کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اُس کے

چہرے کی رنگت اُس کی لاپروائی کی وجہ سے ایسی بنی تھی کیونکہ جہاں لوگوں کا چہرہ گورا اور ہاتھ پاؤں کم گورے ہوا کرتے تھے وہی چراغ کے ہاتھ اُس کے چہرے سے الگ بہت خوبصورت سے تھے ایسا لگتا تھا جیسے کسی اور کے لگائے تھے۔

"آپ میک اپ نہیں کرتی؟ سنان نے نے ساختہ اُس سوال کیا"

آپ سے مطلب؟ چراغ کی آنکھوں میں ناگواری آگئی تھی جو سنان نے بھی دیکھ لی تھی اور اُس کو اپنے سوال پر افسوس ہوا کہ ایسا سوال کیوں کیا اُس نے آخر

"سوری اگر آپ کو بُرا لگا ہو تو خیر میں لیب جا رہا تھا آپ چلے گی؟ سنان کو کچھ اور نہ سوجھا تو یہ کہا

"نہیں۔۔چراغ نے بغیر کسی لحاظ کے انکار کیا

"ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں ملاقات تو اب ہوتی رہے گی۔۔سنان ایک آخری نظر اُس پر ڈال کر کہتا وہاں سے چلا گیا تو چراغ دوبارہ اپنی جگہ بیٹھی تھی اور بے اختیاری میں اُس کا ہاتھ اپنے چہرے پر پڑا تھا

www.novelsclubb.com

"آج ڈھولکی تھی جس پر پنکی بہت سارا تھک گئی تھی لیکن اُس کے باوجود نیند اُس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اِس وقت بھی اپنے کمرے میں موجود اپنے آنے والے وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی جس میں وہ تھی اور فارس کے سنگ اُن کی چھوٹی چھوٹی اور بڑی خوشیاں جس کو سوچ کر اُس کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔"کسی خیال کے تحت اُس نے اپنا سیل فون اُٹھا کر فارس کو کال کرنا شروع کی جو پہلی بیل پر ریسیو کی گئی تھی۔

"تو گویا تمہاری نیند بھی آنکھوں سے دور ہے؟ پنکی کے کچھ کہنے سے پہلے فارس نے شرارت سے بھرپور آواز میں اُس سے کہا

"ہاں میں تھک گئی ہوں بہت سارا پر اُس کے باوجود نیند نہیں آ رہی۔۔۔پنکی نے نروٹھے پن سا بتایا جیسے نیند نہ آنے کی وجہ فارس تھا یا اُس نے نیند دور کی تھی۔

"سہی ہے نہ مل کر باتیں کرتے ہیں ساتھ میں فیوچر پلاننگ۔۔فارس آرام سے بیڈ

کراؤن سے ٹیک لگائے اُس سے بولا

"جیسے کہ ؟پنکی پر شوق ہوئی

"جیسے کہ ہم پہلے بچے کا نام کیا رکھے۔۔فارس نے کہا تو وہ شرمانے کے بجائے ہنس پڑی تھی

"میں نے سوچ لیا ہے اگر ہمیں پہلا بیٹا ہوا تو ہم اُس کا نام دائم رکھے گے اور اگر بیٹی ہوئی تو دانیہ کیسا لگا؟پنکی نے تکیہ گود میں رکھ کر پر جوش ہو کر آخر میں اُس سے پوچھا

"امم دائم نام تو اچھا ہے لیکن وہ ہم اپنے دوسرے بچے کا رکھے گے پہلے کا میں نے کچھ اور سوچا ہوا ہے۔۔فارس نے پر سوچ لہجے میں اُس سے کہا

"کیا وہ نام دائم سے بھی اچھا ہے؟پنکی نے منہ بگاڑا

"ایسا تو نہیں پر عدن نام مجھے زیادہ پسند ہے۔۔فارس نے مسکرا کر کہا

"عدن نام بھی اچھا ہے۔۔پنکی کو یہ نام بھی اچھا لگا تبھی کوئی اعتراض نہیں کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہے نہ پھر یہ نام ڈن؟ فارس نے پوچھا

"ہاں جی ویسے بھی ہم ناچیز کی ایسی کیا مجال جو آپ کی کسی بات پر اعتراض کرے۔

۔پنکی ڈرمائی انداز میں بولی

"اب ایسا بھی نہیں ہے اور نہ تم میری اتنی فرمانبردار۔۔فارس اُس کی بات پر جھٹ

سے بولا

"فرمانبردار تو میں تمہاری ہوں اب تم یہ بات مانتے نہیں تو وہ الگ بات ہے۔

۔۔پنکی شانِ بے نیازی سے بولی تو فارس مسکرایا تھا

"کل مہندی ہے اور تم کل پہلا کام کیا کرو گی؟ فارس نے بات کو بدل کر اُس سے

پوچھا

"تیار شیار ہو کر سب سے پہلے اپنے ہاتھ پر تمہارا نام خوبصورت ڈیزائن سے لکھوانا

ہے اُس کے بعد تصویر نکال کر تمہیں واٹس ایپ کرنی ہے سب پتا ہے مجھے۔

۔"اور کہتے ہیں مہندی پر جب رنگ گہرا آتا ہے تو اِس بات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ

آپ کا ہونے والا شوہر آپ سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے۔۔پنکی نے آخر میں چہک کر بتایا

"یہ ہونے والوں کے لیے ہو گا لیکن میں تمہارا ہو چکا شوہر ہوں۔۔فارس اُس کی بات سن کر مدھم مسکراہٹ سے بولا

"جس کا نام میرے دل پر لکھا ہوا ہے جو کبھی مٹ نہیں سکتا۔۔"کیونکہ فارس افراہیم میری کم عمر یعنی کچی عمر کی پکی سے بھی زیادہ پکی محبت ہے۔۔پنکی نے دلفریب لہجے میں اُس سے کہا تو فارس سرشاری کی کیفیت میں مسکرایا تھا'چاہے جانے کا احساس بہت خوبصورت ہوتا تھا اور وہ زیادہ خوبصورت تب لگتا تھا جب آپ کسی کو چاہوں اور جواب میں وہ بھی آپ کو اُتنا چاہے فارس جانتا تھا پنکی اُس کے لیے دیوانی تھی وہ لاپرواہ لاابالی جتنی بھی ہو لیکن اُس کی محبت میں وہ مرنے مارنے پر بھی اُتر آسکتی تھی چاہے اُس کا دل ابھی چڑیا جتنا تھا لیکن جس طرح ہر چیز کے دو پہلو ہوا کرتے تھے ٹھیک ویسے پنکی کا دوسرا پہلو وہ جانتا تھا اور کوئی نہیں کہ یہ جھلی لڑکی

اُس کی محبت میں جانے کیا فساد برپا کر سکتی تھی۔

"اچھا ایک بات بتاؤ گی اگر میں پوچھوں تو۔؟"۔فارس نے کچھ سوچ کر اُس سے کہا

'جو پوچھو؟ پنکی نے کُھلے دل سے اُس کو اجازت دی

"اگر زندگی میں کبھی کسی نے مجھے نقصان پہچانے کی کوشش کی یا ہم دونوں کو الگ کرنے کی کوشش کی تو تم کیا کرو گی؟ فارس نے جاننا چاہا

"میں اُس کو گولی سے اُڑا دوں گی۔۔۔پنکی کے تاثرات یکدم نافہم قسم کے ہو گئے تھے اور سیل فون پر اُس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی

"پاگل ہو؟ فارس نے اُس کو جھڑکا

"تمہارے پیار میں پاگل ہوں کوئی اور تو کیا اگر تم نے خود بھی مجھے خود سے الگ کرنا چاہا تو قسمے میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دوں گی۔۔۔پنکی شدت پسند لہجے میں اُس سے گویا ہوئی تھی"اور فارس کو لگا جیسے اُس کو ایسا سوال کرنا ہی نہیں چاہیے تھا

"یعنی مجھے تم سے ڈرنا چاہیے؟ فارس نے مزاحیہ انداز میں اُس سے کہا

"میری شدت پسندی سے واقعی میں تمہیں ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ مجھے یہ اِجازت نہیں دیتی کہ میں تمہیں کسی سے بانٹو یا ایسا کچھ سوچو بھی۔۔پنکی نے سنجیدگی سے کہا تھا

"میں نے مذاق کیا تھا تم موڈ سہی کرو اپنا۔۔فارس نے نرمی سے کہا

'آج مجھے سختی سے جھڑکا ہے اگلی بار ایسا مت کرنا۔۔پنکی کی آنکھیں پل بھر میں آنسوؤ سے لبالب ہوئی تھیں "اور اُس کا نم لہجہ محسوس کرتا فارس کو اپنے آپ پر غُصہ آنے لگا تھا۔

"پنکی میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا تم تو خفا ہونے لگی ہو اور کیا اب اِتنے خاص موقعے پر تم روؤ گی؟ فارس نے اُس کو سمجھانا چاہا

"تم مجھ سے اب بات مت کرنا اور نہ میں کوئی تمہیں اپنی تصویر بھیجنے والی ہوں۔۔پنکی نے اِتنا کہتے کھٹاک سے کال کاٹ دی تھی اور فارس بس موبائیل اسکرین کو تکتے رہ گیا تھا۔

"رُکو میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔۔شام کے وقت احراز اپنے گھر جانے لگا تو یشم نے پیچھے سے اُس کو آواز دی

"تمہاری اپنی گاڑی کہاں ہے؟احراز پوچھ بیٹھا کیونکہ اُس کا اِرادہ گھر جانے کے بجائے اسفندیار کے پاس جانے کا تھا

"میری گاڑی یہی ہے میں بس تمہارے ساتھ وقت اسپینڈ کرنا چاہتی ہوں اور اُس سے پہلے ہمیں میڈیکل کالج جانا ہے۔۔یشم نے دلسوز لہجے میں اُس سے کہا

"میڈیکل کالج؟احراز نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"چراغ کو پِک کرنے آج اُس کو ڈرائیور لینے نہیں تھا گیا کیونکہ اُس کو کسی اور کام سے جانا پڑ گیا تھا تو چچی نے مجھ سے کہا ابھی میں اُس کو لینے جانے لگی تھی لیکن پھر تمہیں جاتا دیکھا تو سوچا تمہارے ساتھ جاؤں۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر تفصیل سے بتایا تو احراز کی نظروں کے سامنے چراغ کی پہلی مُلاقات سے لیکر تھپڑ والے واقعے

تک سارے سینز کسی فلم کی طرح چلنے لگے تھے۔"اُس کے ہاتھ کا نرم لمس جہاں اپنے گال پر محسوس ہوا تھا وہی تھپڑ کی گونج بھی اُس کو اپنے کانوں میں سُنائی دی

"میں وہاں نہیں جانے والا تمہارے ساتھ۔۔احراز نے انکار کیا وہ چراغ سے فاصلہ اختیار کرنا چاہتا تھا

"لیکن کیوں؟"تم نے اُس کو سوری بول کر سب کچھ سوٹ آؤٹ کر لیا تھا نہ پھر اب کیا مسئلہ ہے؟یشم کو تعجب ہوا

"میں جب اُس کو دیکھتا ہوں تو غُصہ آجاتا ہے مجھے۔۔احراز نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر اُس کو بتایا

www.novelsclubb.com

"غُصہ لیکن کیوں؟"چراغ اِتنی پیاری تو ہے۔۔یشم کو اُس کا ایسے کہنا سمجھ میں نہیں آیا

"تمہیں گھر ڈراپ کر دوں گا لیکن میڈیکل کالج میں اُس کو پِک کرنے نہیں جاؤں گا۔۔احراز نے محض اِتنا کہا

"ٹھیک ہے میں پھر اپنی گاڑی میں چلی جاؤں گی۔۔"تم جاؤ جہاں تم نے جانا ہے۔۔۔یشم ناراض لہجے میں کہتی جانے لگی جب مجبوراً احراز کو اُس کی بات کو ماننا پڑا

"اچھا آ جاؤ گاڑی میں۔۔احراز نے اُس کا ہاتھ تھام کر جانے سے روکا تو یشم نے اپنی مسکراہٹ ضبط کیے چہرے پر سنجیدہ طاری کی اور فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھی۔

"تمہیں ایک بات بتانی تھی۔۔احراز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو یشم نے اُس سے کہا

"بتاؤ؟احراز گاڑی اسٹارٹ کرتا پوچھنے لگا

"کل مجھے دیکھنے لوگ آ رہے ہیں۔۔یشم نے بغور اُس کے تاثرات دیکھ کر بتایا

"مطلب تم نے موو آن کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟احراز مسکرایا تھا اور پہلی بار یشم راجپوت کو اُس کی مسکراہٹ پسند نہیں آئی تھی

"تم میری بات کان کھول کر سُن لو۔۔بے اختیاری یشم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تھا جب احراز سے گاڑی ان بیلنس

ہوئی تھی۔۔"اور اُس سے پہلے سامنے آتے وجود کو گاڑی لگتی احراز نے جلدی سے گاڑی کو بریک لگانے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ٹھیرا تھا"اور جانے کتنے پل وہ سامنے کا منظر دیکھنے لگا جو بلکل صاف تھا لیکن اُس کو سب دھندلا دھندلا سا دیکھائی دے رہا تھا دل ایک الگ انداز میں دھڑک رہا تھا گاڑی میں کولنگ ہونے کے باوجود احراز کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمک اُٹھی تھیں جس پر وہ گہرے سانس بھرتا اپنی حالت کو سُدھارنے لگا

"پاگل ہو تم۔۔کچھ توقع بعد احراز اُس کو گھورتا اپنا سیٹ بلیٹ کھولے گاڑی سے باہر نکلا جہاں ایک بوڑھی عورت روڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اُس کی دیکھا دیکھی میں یشم بھی لب دانتوں تلے دبائے اُس کے پیچھے آئی

"آپ ٹھیک ہو۔۔احراز اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اُس سے پوچھنے لگا تو وہ عورت اسٹک کے سہارے کھڑی ہوتی اُن دونوں کو دیکھنے لگی۔۔"پھر مسکرائی تھی

"شکر ہے آپ کو لگی نہیں۔۔یشم نے اُس کو مسکراتا دیکھا تو اُس کے سہی ہونے کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندازہ لگاتی بولی

"تم دونوں اُس راستے کے مسافر ہو جہاں کوئی منزل ہی نہیں۔۔جواب میں اُس عورت نے جو کہا اُس کو سُن کر وہ دونوں چونک سے گئے تھے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟یشم نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا اندار میں جاننے کا اشتیاق پیدا ہوا تھا کہ جانے کس مطلق اُس عورت نے ایسی بات کی

"وقت ہے تمہارے پاس سنبھل جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے۔۔وہ احراز کے روبرو کھڑی ہوئی تھی

"لگتا ہے آپ مینٹلی اسٹیبل نہیں۔۔احراز اُس کو دیکھ کر سپاٹ لہجے میں گویا ہوا

"دماغی حالت تو کسی اور کی سہی نہیں اور اگر تم آج پیچھے نہ ہٹے تو تجھ پر وار تیری محبت کرے گی۔۔۔اُس عورت کا لہجہ پختگی سے بھرپور تھا لیکن احراز کی آنکھوں میں ناگواری چھائی تھی

"یش گاڑی میں بیٹھو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔احراز نے اُس کو اگنور کرنا ضروری

سمجھا

"محبت نے تیرے دل پر دستک دے دی ہے اُس کو جتنا بھی ٹھکرا دے وہ اندر داخل ہو کر رہے گی" پر تیری بھلائی اِس میں ہے جو توں اُس سے دور رہ ورنہ ساری زندگی تیری کانٹو میں بسر ہو گی۔۔۔احراز کو جاتا دیکھ کر اُس نے اُونچی آواز میں کہا جس پر احراز نے جبڑے بھینچ لیے تھے پریشم کے قدم جیسے بھاری معلوم ہوئے تھے وہ حیرت سے احراز کو دیکھنے لگی اُس عورت کی باتوں نے اندر تک لرزنے پر مجبور کر دیا تھا

"یہ لو پیسے اور جاؤ یہاں سے ایسی اسٹوپڈ باتوں میں کوئی جاہل بلیو کر سکتا ہے لیکن میں احراز راجپوت ہوں۔۔۔"جو تمہاری اِن باتوں میں نہیں آنے والا۔۔۔احراز گاڑی سے اپنا والٹ اُٹھا کر اُس میں ہزار کے کئی نوٹ اُس عورت کی طرف بڑھا کر بولا

"میں لوگوں کے ہاتھ اور اُن کی پیشانی دیکھ کر سب کچھ اچھے سے بتا دیتی ہوں اور

تمہارا وہ وقت بہت قریب آنے لگا ہے جس سے تم بھاگتے ہو۔۔وہ اُس کے پیسوں کو نظر انداز کر گئی تھی

"اگر ایسا ہے تو میرا ہاتھ دیکھ کر بتائے کیا میری قسمت میں احراز راجپوت ہے۔۔یشم اپنے خشک پڑتے گلے کو تر کیے اُس سے بولی

"یش تمہارا ابھی دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟احراز کو غُصہ آنے لگا۔

"تیری قسمت میں وہ شخص ہے جس کو توں چاہتی ہے لیکن اُس کی محبت تیری جھولی میں کبھی نہیں آئے گی۔۔وہ ایک نظر اُس کا ہاتھ دیکھ کر بولی تو یشم کے قدم لڑکھڑائے تھے

www.novelsclubb.com

"اپنا کھمبا لگا کر کسی مزار میں جا کر بیٹھو جانے کہاں سے آجاتے ہیں دماغ کو خراب کرنے اور تم بھی آؤ گاڑی میں بیٹھو۔۔احراز طنزانداز میں اُس عورت کو کہتا تقریباً گھسیٹنے والے انداز میں یشم کو اپنے ساتھ لے جانے لگا جس پر وہ عورت عجیب انداز میں مسکرا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔"لیکن ایک طرف یشم کا خوشگوار موڈ بہت

بُری طرح سے خراب ہو گیا تھا تو دوسری طرف احراز کا مزاج پہلے سے زیادہ بگڑ گیا تھا گاڑی ڈرائیو کرتے اُس نے زور سے اپنا ہاتھ اسٹیئرنگ پر مارا تھا جس پر یشم نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا جو اضطراب کی کیفیت میں مبتلا تھا

"توں کیا احراز کو مجھ سے کبھی محبت نہیں ہو گی؟

"پر میرے علاوہ اُس کی زندگی کوئی ہے بھی تو نہیں" اور احراز نے خود کہا تھا وہ شادی مجھ سے کرے گا" احراز کو کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی اور اگر ہوئی بھی تو وہ میں ہو گی۔۔۔اپنا سر سیٹ پہ ٹِکائے یشم خود سے تانے بانے جوڑنے لگی تھی

"مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی" دُنیا کا فضول ترین کام محبت کرنا ہے جو اچھے بھلے انسان کو دوسرے کا پابند بنا دیتی ہے اور مجھے کبھی منظور نہیں ہو گا کہ کوئی مجھ پر حاوی ہو۔۔"میں نہ کبھی کسی سے محبت کروں گا اور نہ کسی کے سامنے جُھکوں گا۔۔"میں احراز راجپوت ہوں میرا ایک الگ لیول ہے۔۔احراز گاڑی کو فُل اسپیڈ پہ چھوڑتا خود کو باور کرنے لگا تھا جیسے "اُس کو وہ عورت ویسے بھی سائکو لگی تھی اور

وہ اُس کو یا اُس کی باتوں کے مطلق سوچ کر خود کا موڈ خراب کرنا نہیں چاہتا تھا۔

رُلا کے گیا عشق تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 9

جاؤ اور لے آؤ اُس کو۔۔کالج کے باہر گاڑی روک کر احراز نے یشم سے کہا تو وہ اپنے خیالوں کی دُنیا سے باہر نکلتی احراز کو دیکھنے لگی "جس کا چہرہ ہر احساس سے پاک تھا۔

"احراز کیا تمہاری زندگی میں ایسا کچھ ہے جس کے بارے میں مجھے نہیں پتا؟یشم نے سنجیدہ انداز میں سوال کیا تو احراز نے چونکتے ہوئے اُس کو دیکھا وہ یشم کی بات کا مطلب سمجھ نہیں پایا تھا

"کیا مطلب تمہارا اِس بات سے ؟احراز نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

"مطلب تو مجھے خود نہیں پتا کہ اُس عورت نے تمہیں یہ کیوں کہا کہ تمہاری محبت

www.novelsclubb.com

تم پر وار کرے گی "اور اور یہ کہ مجھے تم ملو گے پر تمہاری محبت نہیں اِس بات سے بھلا کیا مطلب ہوا؟ یشم کافی اُلجھن کا شکار ہو گئی تھی

"سیریسلی یش؟" تم پڑھی لکھی ہو کر اُس جاہل عورت کی باتوں کو سوچ رہی ہو مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔احراز نے تاسف سے اُس کو دیکھا

"یہ میری بات کا مطلب نہیں ہے احراز پلیز جو میں پوچھ رہی ہوں مجھے اُس کا جواب دو" کیا میرے علاوہ تمہاری زندگی میں کوئی ہے یا نہیں؟ یشم کچھ اور سُننے کے موڈ میں بلکل نہ تھی

"میری زندگی میں کوئی نہیں ہے یش اور نہ کبھی ہو گی" وہ عورت بس باتیں کر رہی تھی کیونکہ وہ ایک سائکو تھی۔۔احراز نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا" وہ جس بارے میں بات کرنا تک نہیں چاہتا تھا ہر کوئی اُس کو وہ بات دوہرانے پر مجبور کر رہا تھا پہلے وہ عورت اور اب یشم وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔

"ہوپ سو کہ وہ بس باتیں ہو کیونکہ میں تمہارا کسی اور کا ہونا برداشت نہیں کروں

گی۔۔یشم کے انداز میں کوئی لچک نہ تھی اور احراز نے بے اختیار گہری سانس کو اپنے اندر کھینچا تھا

"جاؤ اور چراغ کو لے آؤ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"وہ خود آ رہی ہے۔۔یشم نے مسکرا کر سامنے کی طرف دیکھ کر اُس کو بتایا جس پر احراز نے اُس کی نظروں کا تعاقب کیا جہاں وہ کسی لڑکے (سنان) کے ساتھ آ رہی تھی

"یہ لڑکا کون ہے؟احراز نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر یشم سے سوال کیا"اُس کی نظروں کا مرکز سنان پر تھا جو چراغ سے کوئی بات کر رہا تھا"جو ہلکے گرین کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ پینٹ میں ملبوس تھا اور ایک بازوں میں لیب کوٹ ڈالے ہوا تھا۔۔"بال بھی اُس کے ماتھے پر سلیقے سے تھے"سرخ سفید رنگت تیکھے نقوش والا ڈیسنٹ سا سنان احراز کو جانے کیوں بہت بُرا لگا تھا

"ڈونٹ نو مے بی کوئی کالج فرینڈ ہو غور سے دیکھو اُس کے پاس لیب کوٹ بھی ہے

شاید چراغ کا سینئر ہے۔۔یشم اپنا اندازہ لگا کر بولی تو احراز اپنی شرٹ کا اُپری بٹن کھولے پہلو بدلتا رہ گیا تھا

"لگتا ہے یہ آپ کی گاڑی ہے۔۔سنان سامنے دیکھ کر مسکرا کر چراغ سے بولا

"میری نہیں ہے پر مجھے اِس میں جانا ہے شاید۔۔چراغ نے گہری سانس بھر کر بتایا

"ٹھیک ہے پھر آپ جاؤ اِن شاءاللہ کل مُلاقات ہو گی۔سنان نے کہا

"جی۔۔چراغ نے کہا تو سنان ایک آخری نظر اُس پر ڈالتا چلا گیا اُس کے جانے کے بعد چراغ آہستہ سے چلتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی

"سوری یار ہمیں دیر ہو گئی دراصل راستے میں کچھ عجیب واقعہ ہو گیا تھا۔۔یشم نے اپنا چہرہ اُس کی طرف کر کے بتایا جبکہ احراز بیک ویو مرر چراغ کے چہرے پہ سہی کرتا احراز نے بغور اُس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا تھا جو نارمل تھے۔"جب چراغ نے اُس کو تھپڑ مارا تھا اُس دن کے بعد اُن دونوں کا سامنا آج ہوا تھا اور اُس

حساب سے احراز کو لگا تھا شاید چراغ کے چہرے پر شرمندگی یا پچھتاوے کا کوئی تاثر ہو گا پر ایسا کچھ نہیں تھا اُس کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

"کوئی بات نہیں مجھے بھی ضروری کام تھا وہ میں نے کر دیا۔۔چراغ نے جواباً کہا

"ضرور وہ ضروری کام اُس لڑکے کے ساتھ گپ شپ کرنا ہو گا۔۔احراز بیک ویو مرر میں طنز نظروں سے اُس کو دیکھتا بولا تو چراغ نے چونک کر اپنی نظریں اُٹھائی تو بے ساختہ تصادم احراز کی نظروں سے ہوا تھا جو اُس پر جمی ہوئیں تھیں

"احراز۔۔۔یشم نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا لیکن چراغ نے اُس کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا

"کچھ غلط تو نہیں کہا دیکھا نہیں تھا کتنا کمفرٹیبل تھی یہ۔۔گاڑی کو اسٹارٹ کرتا احراز مزید بولا

"ایسا کچھ نہیں۔۔چراغ نے لب کشائی کی

"پھر جو ہے وہ بتاؤ۔۔۔احراز نے جیسے اُس کو ٹٹولا

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی کیونکہ میں آپ کے آگے جوابدے نہیں ہوں اور بہتر ہو گا جو آپ مجھ پر کوئی بھی ایسا ویسا کمنٹ نہ کرے۔۔۔چراغ نے دو ٹوک لہجے میں اُس سے کہا

"تم میری چچی کے ساتھ رہتی ہو یعنی ہماری زمیداری ہو تو اُس لحاظ سے تمہاری ہر ایکٹویٹی کا پتا ہمیں ہونا چاہیے کیونکہ اگر کل کو کچھ ایسا ویسا ہو گا تو نام خراب ہم راجپوتوں کا ہو گا۔۔احراز نے جتاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تھا اُس کا لہجہ پہلے کی طرح سخت اور کافی ہتک آمیز تھا جس کو محسوس کرتی یشم من ہی من میں شرمندہ ہوئی تھی پر احراز کی باتوں کا چراغ پر جیسے کوئی اثر نہیں ہوا تھا

"آپ کو جتنا کڑوا بولنا ہے بول لیجئے مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میرے آپ کچھ نہیں لگتے جس کی باتوں کو دل سے لگا کر میں سوگ مناتی پھروں گی۔۔چراغ نے کہا تو یشم نے لب دانتوں تلے دبا کر احراز کی سرخ پڑتی رنگت کو دیکھا تھا

"میں تمہاری ہر بدتمیزی کو برداشت کرتا ہوں اِس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ

تمہارے منہ میں جو آئے گا وہ تم بولتی چلی جاؤ گی۔۔احراز نے سخت کٹیلے انداز میں اُس سے کہا

"میں نے کب آپ سے بد تمیزی کی؟چراغ نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی احراز کا ایسا الزام اُس کو ہضم نہیں ہوا تھا دوسری طرف یشم نے بھی احراز کو تاسف سے دیکھا جو حیران نظروں سے چراغ کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں شُناسائی کی ہلکی رمق تک نہ تھی

"کتنی جھوٹی ہو نہ تم۔۔۔احراز کا بس نہیں چلا ورنہ وہ کھڑے کھڑے چراغ کو شوٹ کر دیتا

www.novelsclubb.com

"میں جھوٹی نہیں ہوں۔۔چراغ کو احراز کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی

"تم

"احراز اب بس کر دو کیوں بیچاری کی جان ہلکان کی ہوئی ہے اور چراغ نے کب تمہارے ساتھ بد تمیزی کی نہ تم ہماری طرف آتے ہو اور نہ کہی اور تم دونوں کا آمنا

سامنا ہوتا ہے اگر سامنا ہو بھی تو چراغ کیوں کرے گی تمہارے ساتھ

بد تمیزی؟احراز فل لڑنے کے موڈ میں چراغ سے کچھ کہنے والا تھا جب اب تک خاموش بیٹھی یشم نے اُس کو ٹوکا تو احراز نے جبڑے بھینچ کر چراغ کو دیکھا جو اُس کے دیکھنے پر نظروں کا زاویہ بدل چکی تھی۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے ایرے غیرے کے منہ لگنے کا۔۔احراز نے یہ بات چراغ کو جتانے کے لیے کہی تھی پر وہ الگ بات تھی کہ چراغ اپنی زندگی کے جس حصے میں تھی وہاں اب اُس کو کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا تو بھلا وہ احراز کی کسی بات کا بُرا کیوں مانے گی۔۔"دوسری طرف یشم نے اِس بات پر غور نہیں کیا تھا کہ احراز اب چراغ کے لیے "آپ" لفظ استعمال نہیں کرتا تھا۔۔

"گاڑی چلاؤ اب تم۔۔۔یشم نے اُس کا دھیان ڈرائیونگ پر کروایا تو احراز نے ویسا ہی کیا تھا"لیکن بے خیالی میں مبتلا ہوتا وہ بیک ویو مرر میں چراغ کو دیکھنے لگا جس نے اپنا سر سیٹ پر ٹِکائے آنکھوں کو موند لیا تھا اُس کے چہرے پر تھکن کے تاثرات

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صاف نُمایاں تھے۔

"کیا سچ ہے اِس لڑکی کی زندگی کا؟" یہ اُلجھے مزاج کی لڑکی کیوں ہے اِتنی؟" آخر ایسی کیا بات ہے جو اُس نے خود پر رنگوں کو حرام کر دیا ہے۔۔احراز چراغ کو سوچتا اُلجھتا جا رہا تھا پر اُس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ چراغ میں ایسی کیا بات ہے جو اُس کو بُری طرح سے اٹریکٹ کرتی ہے۔

"پر اِس نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور کتنی ڈھٹائی سے یہ میرے سامنے انجان بن رہی ہے جیسے اِس نے ایسا کچھ کیا ہی نہ ہو یا پھر اِتنی جلدی بھول گئی ہو۔۔احراز کی سوچ بھٹک کر چراغ پر ختم ہو رہی تھی" اور تب تک وہ لوگ اپنی منزل پر بھی پہنچ چُکے تھے جس پر گاڑی رُکنے پر چراغ فورن گاڑی سے باہر نکل گئی تھی اُس کی ایسی جلد بازی احراز کو ایک آنکھ نہ بھائی تھی

"میں بات کرنا تو نہیں چاہتی پر کر دیتی ہوں۔دیکھو احراز اگر ایسا ہو جاتا ہے جو اُس

عورت نے کہا تو یہ سوچنے والی بات ہے نہ کہ جس سے تم پیار کرو گے وہ تمہیں نقصان پہچانا کیوں چاہے گی؟"آئے مین کوئی ایسی لڑکی بھی ہو گی جس کو تم سے پیار نہیں ہو گا۔۔یشم نے ایک خیال کے تحت احراز سے کہا

"کل کیا ہو گا یہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا۔۔احراز نے محض اِتنا کہا

"بیشک پر نجومی لوگوں کی بات سچ ہوتی ہیں اللہ نے اُن کو یہ ہنر دیا ہوا ہے اور وہ تم پر وار کیوں کرے گی؟"بلاوجہ یا پھر اُس کے پاس کوئی کارن ہو گا۔۔یشم اضطراب کی کیفیت میں اُس سے بولی

"اُس کا دماغ خراب ہو گا اب تم اندر جاؤ اپنے دماغ کو تھوڑا ریسٹ دو"کام کر کر کے تمہارا اپنا دماغ کام کرنا بند کر گیا ہے۔۔احراز نے کہا تو یشم اُس کو گھورنے لگی

"کافی ٹھنڈا جوک تھا۔۔یشم اُس کو گھور کر کہتی گاڑی سے اُتر گئ۔۔۔۔

"چراغ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔یشم گھر میں داخل ہوئی تو چراغ کو

اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر اُس نے جلدی سے کہا

"جی کریں۔۔۔چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"میرے کمرے میں آجاؤ۔۔یشم نے مسکرا کر کہا تو چراغ نے سر کو جنبش دے کر

اپنے قدم اُس کے پیچھے بڑھائے

"بیٹھو۔۔۔یشم کمرے میں داخل ہوتی چراغ کو بیٹھنے کا کہنے لگی تو وہ بیڈ کی سائیڈ پر

بیٹھتی اُس کے کمرے کا جائزہ لینے لگی جو کمرہ کم اور ہال زیادہ لگ رہا تھا۔"بلیو کلر کی

دیواریں تھیں جبکہ بیڈ پر بے بی پنک کلر کی بیڈ شیٹ تھی"اور پھر بے بی کلر کے پلوز

پڑے تھے۔۔"بیڈ کی دونوں سائیڈ ٹیبلز پر اُس کی خوبصورت فریم میں تصویر لگی

ہوئی تھی"اور بیڈ کے اُپر ایک لارج تصویر تھی جس میں وہ اکیلی تو نہ تھی احراز اُس

کے ساتھ کھڑا تھا جیسا وہ ہمیشہ رہتا تھا سنجیدہ سا تصویر میں بھی ویسا تھا"ہلکی

مسکراہٹ کا شبیہہ تک نہ تھی لیکن اُس کے برعکس یشم کے چہرے پر گہری

مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں چمک چراغ کو یاد آیا یشم کے چہرے پر ہر وقت نرم

مسکراہٹ کا احاطہ رہتا تھا وہ کُھلے دل کی مالک اور زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے والی لڑکی تھی۔۔۔"کمرے کی ایک سائیڈ پر ایک اسٹڈی ٹیبل تھا جہاں لیمپ لیپ ٹاپ اور لاتعداد فائلز کا ڈھیر جمع تھا"ایک پوری دیوار پر وارڈروب تھا۔"کمرے میں موجود صوفے پر ایک بڑا سا خوبصورت ٹیڈی بیئر پڑا تھا"اور اُس کے کچھ فاصلے پر ڈریسنگ ٹیبل تھا جہاں میک اپ کا سارا سامان سلیقے سے پڑا تھا جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ کمرے کی مالکن کو میک اپ کا بہت شوق تھا"کمرے میں فرش پر کارپیٹ بھی پنک کلر کا تھا۔۔"اور سارا جائزہ لینے کے بعد چراغ کو معلوم ہوا کہ یشم صفائی پسند اور سلیقہ شعور لڑکی تھی لیکن اُس کو یہ بھی پتا لگا کہ اُس کا پسندیدہ کلر پنک تھا تبھی تو کمرے کی ہر چیز اُس کلر سے جُڑی تھی۔۔

"کیسا لگا تمہیں میرا کمرہ؟چراغ کے آگے چٹکی بجاتی یشم نے پرجوش ہو کر پوچھا

"بہت خوبصورت۔۔چراغ کے منہ سے بے اختیاری کی کیفیت میں پھسلا تھا

"ہاں نہ اچھا ڈیکوریٹ کیا ہوا نہ تمہیں پتا ہے میں ہر ماہ اپنے کمرے کا فرنیچر چینج

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتی ہوں۔۔یشم نے بتایا

"آپ کو کوئی بات کرنی تھی۔۔چراغ مطلب کی بات پر آئی

"ہاں وہ ایک چیز پوچھنی تھی۔۔یشم کے لہجے میں ہچکچاہٹ واضع تھی

"پوچھو کیا پوچھنا ہے؟چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"یہ جو نجومی لوگ ہوتے ہیں کیا وہ سچ بولتے ہیں"آئے مین کیا اُن کا کہا سچ ہوتا ہے؟

یشم نے پوچھا

"وہ سچ نہیں بولتے دُنیا میں اُن کے علاوہ کوئی اور جھوٹا نہیں۔۔چراغ کی آنکھوں کا

رنگ پل بھر میں بدلا تھا گال غُصے کی شدت سے تپنے لگے تھے جو اپنے خیال میں

مگن یشم محسوس نہیں کر پائی تھی

"شکر ورنہ میں تو ڈر گئی تھی۔۔یشم شکر کا بھرا سانس بھرتی ہوئی بولی

"ڈر کیوں گئی تھی کیا ہوا ہے؟چراغ نے پوچھا

"تمہیں ایک بات بتاتی ہوں میں نہ احراز سے بہت پیار کرتی ہوں"اینڈ آئے کانٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لوز ہِم۔۔یشم اُس کی طرف چہرہ کیے بولی

"آپ کو ڈر کس چیز کا ہے؟چراغ نے محض اِتنا پوچھا

"ڈر تو کوئی نہیں ہے بس ایک خلش ہے۔۔یشم نے بتایا

"کیسی خلش؟چراغ نے پوچھا

"میں تمہیں کیسی لگتی ہوں؟یشم نے اپنے بالوں کو دونوں کندھوں پر ڈال کر چراغ سے ایک عجیب قسم کا سوال کیا جس پر وہ نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

"کیا مطلب تمہارا کہ تم مجھے کیسی لگتی ہو؟چراغ کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی

"اِتنا مشکل سوال بھی نہیں اب دیکھو نہ احراز میرا کزن پلس بیسٹ فرینڈ ہے اور میں اُس کو بہت چاہتی ہو لیکن وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا"یعنی میرا لوون سائیڈڈ ہے تو کیا مجھ میں کوئی کمی ہے؟یشم نے تفصیل سے بتایا تو چراغ نے اُس کو دیکھا جو کسی بھی لڑکے کی آئیڈیل ہو سکتی تھی لیکن اُس کو محبت کی مار ملی تھی اور وہ اِس دوہرائے پر تھی کہ اُس کو اپنا آپ تک کمتر لگنے لگا تھا

"آپ میں کوئی کمی نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ جو محبت ہوتی ہے نہ وہ کسی میں برتری دیکھ کر نہیں ہوتی یہ بس خود بخود ہو جاتی ہے کسی کو پہلی نظر میں کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو کسی کو سالوں بعد ہو جاتی ہے" یا پھر کچھ لوگوں کو محبت تو ہوتی ہے لیکن محبت ہے اِس کا احساس اُس کو بعد میں ہوتا ہے آپ جس سے محبت کرتیں ہیں اور جیسا آپ نے بتایا اِس میں ہو سکتا ہے کہ وہ بھی آپ سے پیار کرتا ہوں پر مانتا نہ ہو" یہ سوچ کر کہ آپ اُس کی دوست اور کزن ہیں۔۔چراغ اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولی تھی جس میں یشم کو نہ تسلی ملی تھی اور نہ کچھ اور محسوس کر پائی تھی

"کیا ممکن ہے احراز مجھ کو میری طرح چاہتا ہو گا؟ یشم کا دل خوشفہم ہوا

"محبتوں کو تولا نہیں جاتا کہ جتنا آپ کرتی ہیں سامنا والا بھی اُتنی محبت کرے آپ سے "لیکن ہاں ہو سکتا ہے آپ کے کزن کو آپ سے محبت ہو لڑپن سے لیکر جوانی تک کا سفر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ کی محبت نے اُس کے دل پر دستک نہ دی ہو۔۔چراغ نے اپنا اندازہ لگایا

"کاش جو تم بول رہی ہو ایسا ہو کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو اپنی یکطرفہ محبت لیکر میں کہاں جاؤں گی؟ میں اُس کے بغیر جی نہیں پاؤں گی "میں مر جاؤں گی۔۔یشم کو وحشت ہونے لگی تھی

"یکطرفہ محبت کا دُکھ بڑا نہیں ہوتا "محبت میں دُکھ بس ایک چیز کا ہوتا ہے جس کو آپ چاہتے ہو وہ بھی آپ کو چاہتا ہے ایک دوسرے کو حاصل کرنے کے بعد جب جُدائی مقدر بنتی ہے نہ تو انسان مر جاتا ہے "وہ چلتا پھرتا مُردہ ہوتا ہے اُس کے سارے احساسات خود بخود ختم ہوتے جاتے ہیں "یہ دنیا اُس کو کسی دوزخ سے کم نہیں لگتی۔۔۔چراغ اُس کی بات پر عجیب لہجے میں بولی تھی

"کیا تمہیں کبھی کسی محبت ہوئی ہے؟ یشم اُس کی باتوں سے حیران ہوئی "آج پہلی بار اُس کو موقع ملا تھا چراغ سے کھل کر بات کرنے کا

"پتا نہیں یاد نہیں مجھے۔۔چراغ اِتنا کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی شاید وہ اپنی باتیں یشم کے ساتھ کرنا نہیں چاہتی تھی

"میں نے تمہیں اپنا سمجھ کر اپنی ساری باتیں تم سے ڈسکس کی اور تم یوں بھاگ رہی ہو جانتی ہوں زندگی میں اور بھی غم ہیں محبت کے سِوا پر تم ہمیشہ بلیک بیوٹی بن کر کیوں گھومتی ہو؟" کلر سے لگاؤ ہے یا کسی نے زندگی میں سیاہی گھول دی ہے۔۔" تم تو ابھی اکیس بائیس کی ہو پھر ایسے کیوں رہتی ہو؟" کیسا روگ پال لیا ہے تم نے۔۔یشم اُس کے راستے میں حائل ہوتی پوچھنے لگی

میں نے آنکھوں کو جب نچوڑا تو
چند آنسو ھزاروں خواب گرے

www.novelsclubb.com

"میرا فیورٹ کلر ہے۔۔چراغ اُس سے نظریں چُرا کر بولی جیسے اُس کو ڈر ہو کہ وہ اُس کی آنکھوں کو پڑھ لے گی اور پھر اُس سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گی۔

"ایک حکیم کا درد دوسرا حکیم سمجھ سکتا ہے کوئی طبیب نہیں اور میں تمہارا اندر کا حال

پڑھ سکتی ہوں بشرطیکہ تم مجھے اِجازت دو۔۔"مجھے تم اپنی بڑی بہن سمجھ کر اپنے دل کا سارا بوجھ ہلکا کر سکتی ہو تمہاری عمر رنگوں سے کھیلنے کی ہے اِس لیے میری مانو اپنی زندگی کو یوں ایسے ضائع مت کرو۔۔یشم نے نرمی سے کہا کیونکہ چراغ کو ایسے دیکھ کر پتا نہیں کیوں؟"پر اُس کو افسوس ہوتا تھا

"میں رنگوں سے نہیں کھیلوں گی میرے کھیلنے کی عمر گزر چکی ہے اب میں بس زندہ ہوں تو ایک مقصد کے تحت میرا مقصد پورا ہو گا تو جو اِس مردہ جسم میں بچی کُچی سانس ہے نہ وہ بھی پرواز کر جائے گی۔۔چراغ ایک قدم اُس کی طرف بڑھائے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو اُس کی آنکھوں میں جانے کیسا تاثر تھا جو یشم کو اُس سے خوف محسوس ہوا

"افففف تم بہت خطرناک باتیں کرتی ہو۔۔سر جھٹک کر یشم نے کہا اُس کو جھرجھری سی آئی تھی لیکن ایک نظر اُس پر ڈالے چراغ جانے لگی تو یکدم یشم نے اُس سے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا کیسا اور کیا مقصد ہے؟

"اُس انسان کی سانسیں چھیننی ہے جس نے میری سانس مجھ سے چھین لی ہے۔

۔چراغ نفرت انگیز لہجے میں کہہ کر وہاں رُکی نہیں تھی چلی گئی تھی اور پیچھے یشم کو

جانے کتنا وقت لگا تھا اُس کی بات کا مطلب سمجھنے میں جو اُس کو سمجھ آیا نہیں تھا

"پنکی اپنے کمرے میں موجود ہاتھوں میں لگی فارس کے نام کی مہندی کو دیکھ رہی

تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا جس پر پنکی نے چونک

کر اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا براؤں کُرتا پاجامے میں فارس سنجیدگی سے کھڑا اُس کو دیکھ رہا

تھا اور اُس کی نظروں میں ایسا جانے کیا تاثر تھا جس نے پنکی کو نظریں چُرانے پر مجبور

کیا تھا۔

"فون کہاں ہے تمہارا؟ فارس نے سنجیدگی سے پوچھا

"یہی پڑا ہے۔۔اپنے پاؤں کو چھوتے فراق کو سنبھالتی پنکی بیڈ سے اُٹھ کر لاپرواہ

www.novelsclubb.com

انداز میں اُس کو بتانے لگی تو اُس کو واشروم کی طرف بڑھتا دیکھ کر فارس نے آگے بڑھ کر اُس کو روکا تھا

"میں نے تم سے کچھ کہا تھا۔۔اُس کا بازو دبوچ کر فارس نے یاد دہائی کروانی چاہی

"اور میں نے بھی کچھ تم سے کہا تھا۔۔پنکی بھی دوبدو بولی

"ناراضگی اپنی جگہ "ہزار بار خفا ہو گی تو ہزار بار مناؤں گا لیکن اِس ناراضگی میں تمہیں میں یہ رائٹ نہیں دوں گا کہ تم مجھے اگنور کرو۔۔فارس نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اُس سے کہا

"تم نے مجھ سے روڈلی بات کی تھی اور میرا ناراض ہونا بھی بنتا ہے اور اگنور کرنا بھی بنتا ہے۔۔پنکی اُس سے دور ہوتی بولی

"پنکی ہر بات پر منمانی مت کیا کرو کل ہماری شادی ہے اور تم یوں ناراض بیٹھی ہوئی ہو۔۔فارس نے اُس کو دیکھ کر ہنوز سنجیدہ انداز میں کہا

"تو اگر تمہیں نظر آرہا ہے میں ناراض ہوں تو تمہیں چاہیے کہ مجھے مناؤ۔۔پنکی نے

رُخ موڑ کر کہا

"میں نہیں منانے والا چُپ چاپ آ کر مہندی والے ہاتھ میرے آگے کرو۔۔۔فارس اُس کی پشت کو گھور کر بولا

"ابھی تم نے کہا ہزار بار مناؤں گا اور ابھی ایسے رنگ بدل رہے ہو شادی کے بعد تو مجھے تم پہچاننے سے بھی انکار کر دو گے۔۔اُس کی طرف رُخ پلٹتے پنکی نے نروٹھے پن سے کہا

"سارا دن جو تم نے مجھے اگنور کیا میری کالز نہیں اُٹھائیں میرے ایک میسج تک کا جواب نہیں دیا اُس کے بارے میں کیا کہو گی؟ فارس بازو سینے پر باندھتا اُس سے جواب طلب ہوا

"تو کیا اب میرا ناراض ہونے کا حق بھی نہیں؟ پنکی نے کہا

"یہ بتاؤ راضی کیسے ہو گی؟ فارس مطلب کی بات پر آیا

"مجھے گول گپے کھانے ہیں۔۔پنکی نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اُس سے کہا

"تمہیں اِس وقت گول گپے کھانے ہیں؟" کوئی اور بے تُکی سی فرمائش تم نہیں تھی کر سکتی؟ فارس نے اُس کو گھور کر کہا

"نہیں لیکر جانا تو وہ بات کرو باقی ایسے جُملے کسنے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی اپنے ہاتھوں میں دستانے پہن لیا کروں گی جب تک مہندی کا رنگ اُتر نہیں جائے گا۔۔ پنکی ایک فیصلے پر پہنچ کر بولی تو فارس اُس کو دیکھتا رہ گیا

"پنکی تم یہاں بیٹھو میں تمہارے اِس پیٹ کا کچھ کرتا ہوں۔۔ فارس سر جھٹک کر بولا

"میں تمہارے ساتھ آؤں گی جہاں تم وہاں میں۔۔ پنکی جلدی سے بولی

"تم باہر نہیں جا سکتی اِس حُلیے میں تو بلکل بھی نہیں اور خالہ نے بھی کہا ہے کہ جب تک شادی نہیں ہو جاتی تم گھر کے باہر پاؤں نہیں رکھو گی۔۔ فارس نے رسانیت سے اُس کو سمجھانا چاہا

"میں کچھ نہیں جانتی مجھے باہر جانا ہے تو بس جانا ہے۔۔ پنکی بچوں جیسے انداز میں

بولی

"پنکی میری جان بات کو سمجھو تمہیں میں کیسے لے جا سکتا ہوں "کل پکا جہاں تم کہو گی میں وہاں تمہیں لے جاؤں گا لیکن آج میں اکیلے جاؤں گا اور بیگم کے لیے گول گپے لاؤں گا۔۔فارس نے محبت بھرے لہجے میں اُس سے کہا تو پنکی نیم رضامند ہوئی

"اچھا پر جلدی آنا دیر مت کرنا۔۔پنکی نے اُس کو دیکھ کر منہ بسور کر کہا تو فارس نے مسکرا کر جُھک کر اُس کی ٹھوری کا بوسہ لیا

www.novelsclubb.com

مُحبتم ، عِشقم ، رُوحم

أنتَ فقَط حُب ! و أنا معجَب بَک

تم فقط محبت ہو

اور میں تمہارا شیدائی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

"فکر نہیں کرو جلدی آؤں گا اور تمہارے لیے گول گپوں کے ساتھ گجرے بھی لاؤں بس تم ہر وقت مسکرایا کرو۔۔فارس نے کہا تو پنکی کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا جس پر فارس ایک آخری نظر اُس پہ ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے پنکی اپنے مہندی میں سجے ہاتھوں کو دیکھتی فارس کا انتظار کرنے لگی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

www.novelsclubb.com

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 10

"وہ اسفندیار کے پاس جانے کے بجائے اپنے گھر آیا تھا اور گھر آنے کے بعد احراز چراغ کے بارے میں سوچنے لگا" وہ جانتا نہیں تھا کہ اُس کے بارے میں وہ کیوں اِتنا

گہرائی سے سوچتا ہے پر جانے کیا بات تھی جو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اُس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔"ابھی بھی وہ اُس کے خیالوں میں گم کھینچ کر گلے سے ٹائی اُتارتا اور اپنی شرٹ اُتار کر وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"کیا راز ہے اُس کا؟

"جب ہم کسی سے بد تمیزی کرتے ہیں تو نیچرلی بات ہے اگلے دن ہمارے چہرے پر شرمندگی بھرے تاثرات ہوتے تھے"اور اُس نے تو مجھے گال پر تھپڑ مارا تھا اور حیرت کی بات ہے اُس کے چہرے پر آج ندامت یا شرمندگی کا تاثر نہیں تھا"وہ ایسا ری ایکٹ کیوں کر رہی تھی؟"جیسے ایسا کچھ اُس نے کیا ہی نہ ہو"شاور کے نیچے کھڑا احراز ایک کے بعد یکے دیگر سوال خود سے کرنے لگا تھا"اور جتنے سوال وہ کرتا اُتنا اُلجھ جاتا اُس کو کوئی بھی جواب مل نہیں رہا تھا"شاور سے گرتا گرم پانی بھی اُس کو سکون پہنچانے سے قاصر تھا

"وہ لڑکا؟

احراز کا خیال بھٹک کر اب سنان پر گیا تو اُس نے ہاتھ اُپر کر کے شاور کو بند کیا

"وہ کون تھا جس کے ساتھ چراغ کالج کے گیٹ تک ساتھ آئی تھی؟" کیا وہ چراغ کو بُرا نہیں لگا؟ "میرے ساتھ تو خود کو بہت غیر محسوس کرتی ہے" احراز کی آنکھوں میں جیسے مرچیں چُھبنے لگیں تھیں بے ساختہ اُس نے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا تھا

"مجھے اُس کے بارے میں سوچنا چاہیے ہی نہیں وہ اِتنی اسپیشل نہیں میرے لیے جو میں اِتنی گہرائی میں جا کر اُس کے بارے میں سوچوں اور وہ ہے کون؟" میرا کنسرن نہیں ہونا چاہیے میری بلا سے وہ جو کرے مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔۔" اپنے بال تولیہ سے رگڑ کمرے میں آتا احراز نے اپنا دھیان چراغ سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کی تھی پر ایسا کرنا کب اُس کے اختیار میں تھا یہ جذبہ تو اُس کے لیے بے اختیار پن سے جاگتا تھا

"پر وہ میرے حواسوں میں کیوں چھائی ہوئی ہے؟ میں نے تو کبھی اپنی زندگی میں کسی

لڑکی کے بارے میں نہیں سوچا ایون یش کے بارے میں بھی نہیں وہ تو میری بیسٹ فرینڈ ہے اُس سے زیادہ مجھے کوئی اور عزیز بھی نہیں پھر یہ چراغ کیوں میرے خیالوں میں آکر بے چین کر رہی ہے "اور اُس کی آنکھوں میں کیسی آگ تھی جو مجھے جھلس رہی تھی میں وہمی انسان تو ہر گز نہیں ہوں اور نہ اِتنے سارے سوال مجھے بلاوجہ آسکتے ہیں مجھے اُس کے بارے میں سب کچھ جاننا ہو گا میں جان کر رہوں گا اُس کا پاسٹ کیسا ہے۔۔شاید تب میری بے چینی ختم ہو جائے اور میرے حواسوں سے وہ اُتر جائے۔۔خود سے جنگ لڑتا احراز آخر کو ایک نتیجے پر پہنچ چُکا تھا۔ ۔"لیکن اُس کے لیے مجھے یہ جاننا ہو گا کہ چراغ کا فُل نیم کیا ہے۔۔احراز اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بڑبڑاتا سائیڈ ٹیبل سے اپنا سیل فون اُٹھایا

"آج پنکی پورے پورے سج کر فارس کے کمرے میں موجود اُس کی دولہن بن کر بیٹھی اُس کا انتظار کر رہی تھی "اور اُس کا انتظار زیادہ لمبا نہیں ہوا تھا کیونکہ بلیک شیروانی میں

ملبوس فارس اپنی شان و شوکت سمیت کمرے میں داخل ہوا تھا جس کو دیکھ کر پنکی جلدی سے روایتی دولہن کی طرح بیٹھ گئی تھی۔

"یہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا؟ فارس کو پنکی سے ایسی اُمید نہ تھی لیکن جو بھی تھا اُس کو خوشی ہوئی تھی کہ پنکی ایک دن کے لیے ہی سہی پر مشرقی لڑکی بنی تھی اور اُس کی ایسی اُمیدوں کو پورا کیا تھا جو فارس نے آج کے دن اُس کے لیے رکھی نہ تھیں۔۔

"منہ دیکھائی دو پھر میں بتاتی ہوں خواب ہے یا حقیقت۔۔پنکی اُس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا کر بولی تو فارس نے مسکرا کر اپنی چوری ہتھیلی اُس کے ہاتھ کے اُپر رکھی

"یہ کیا بات ہوئی؟"ایسی چیٹنگ میں تمہیں کرنے نہیں دوں گی۔۔پنکی نے اپنا دوسرا ہاتھ زور سے اُس کے ہاتھ پر مارا تو اُس کی کلائی میں موجود چوڑیوں کی کھنک نے عجیب قسم کا ارتعاش پیدا کیا تھا جو فارس کو بہت پسند آیا تھا تبھی وہ اپنی شیروانی کے اُپری بٹن کھولتا اُس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور اِس اچانک افتاد پر پنکی

بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی

"تمہیں پتا ہے میں نے اِس دن کا بے صبری سے انتظار کیا تھا اور آج میرا انتظار پورا ہوا ہے تم میری دسترس میں شامل ہو۔۔۔فارس اُس کا ہاتھ اپنے سینے پر دل کے مقام پہ رکھ کر بولا تو پنکی دھک دھک کرتی اُس کے دل کی دھڑکن کو سُننے لگی بولی کچھ نہیں تھی جس پر فارس کو احساس ہوا کہ اُس نے گھونگھٹ نہیں اُٹھایا تھا پنکی کا پر اُس کا اُٹھنے کا دل بھی نہیں کر رہا تھا جبھی ایسے لیٹے لیٹے اُس نے پنکی کا چہرہ دیکھنا چاہا پر اُس نے فارس کی کوشش کو ناکام بنایا اُس کا ہاتھ جھٹک کر

"میری منہ دیکھائی دو پھر منہ دیکھنا۔۔پنکی نے ایک ادا سے کہا

"کیا چاہیے منہ دیکھائی میں ؟اُس کی بات پر فارس متبسم سا مسکرایا

"کیا تم نے میرے لیے گفٹ نہیں لیا جو اِس وقت پوچھ رہے ہو کہ کیا چاہیے ؟پنکی حق دق ہوتی پوچھنے لگی

"تمہارے لیے لیا تو میں نے بہت کچھ ہے پر منہ دیکھائی نہیں لی۔۔فارس نے بتایا

"اچھا اور وہ کیوں؟ پنکی کو سمجھ میں نہیں آیا

"کیونکہ میں کنفیوز سا ہوں کہ آج کے اِس خوبصورت دن میں تمہیں کیا تحفہ دوں؟ فارس اُٹھ کر اُس سے کہنے لگا

"مطلب واقعی میں کچھ نہیں لیا؟ پنکی کو اُداسی ہونے لگی وہ اپنی منہ دیکھائی کے تحفے کے لیے بہت پر جوش تھی لیکن وہ جوش اب جیسے جھاگ مانند بیٹھ گیا تھا۔

"میری جان میں مذاق کر رہا تھا کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ فارس افراہیم اپنی مسز کو اُداس کرے رُکو ویٹ کرو میں لاتا ہوں تمہارا گفٹ لیکن اُس سے پہلے مجھے تمہارا خوبصورت روپ دیکھنا ہے۔۔" کہنے کے ساتھ ہی فارس نے اُس کے چہرے سے گھونگھٹ اُٹھایا تو آج پہلی بار پنکی گُلنار ہوئی تھی جس کو محسوس کرتا فارس عقیدت سے اُس کا ماتھا چومنے لگا

"زیادہ فری مت ہو مجھے میرا تحفہ دو۔۔ پنکی اپنی خفت مٹانے کے غرض سے اُس کو بولی تو فارس مسکرا کر اُٹھا وارڈروب کی طرف بڑھا تھا

"ویسے ڈراموں میں دولہے سائیڈ ٹیبل کی دراز کو کھولتے ہیں۔۔پنکی خود کو بھاری ڈوپٹے سے آزاد کرواتی فارس سے بولی جو ایک فائل لیکر اُس کے پاس واپس بیٹھا تھا

"یہ لو میری حسین بیوی کے لیے چھوٹا سا تحفہ۔۔فارس نے وہ فائل اُس کی طرف بڑھا کر کہا تو پنکی ایک نظر اُس پر ڈالتی فائل کھول کر دیکھنے لگی پھر اُس میں لکھا پڑھنے لگی تو حیرت سے غوطہ زن ہوئی

"فارس یہ کیا ہے؟پنکی نا سمجھی سے فارس کو دیکھ کر پوچھنے لگی تو فارس نے اُس کے اور اپنے درمیان پڑی فائل کو سائیڈ پر کیا اور اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کیے

www.novelsclubb.com

"تمہاری منہ دیکھائی۔۔فارس نے بتایا

"فارس وہ کسی گھر کے کاغذات تھے۔۔پنکی نے اُلجھے ہوئے انداز میں بتایا جیسے فارس کو پتا نہ ہو

"ہاں میں نے تمہارے نام ایک گھر کیا ہے وہ گھر جو میری اٹھارہویں سالگرہ پر ڈیڈ

نے تحفے میں دیا تھا یہ بول کر کہ میں وہاں رہ کر اپنی فیملی بنا سکتا ہوں۔۔فارس نے مسکراتے لہجے میں تفصیل سے بتایا تو پنکی نے اپنا گلا تر کیا

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو" مطلب اِس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔۔پنکی کو عجیب سا لگنے لگا

"کیا ہوا ہے؟" تم کب سے مجھ سے اِتنا فارمل ہونے لگی۔۔فارس کو پنکی کا ایسے کہنا پسند نہیں آیا کیونکہ پنکی تو پورے حق سے اُس کی چیزوں کو اپنا نام دیتی تھی اور آج اُس کا ایسا کہنا پھر وہ کیسے پسند کرتا

"فارس تمہارا یہ گھر اسلام آباد میں ہے اور کیا ہم اسلام آباد جائے گے؟" پر کیسے یہاں میری ماں ہے میں اُن کو بھائیوں کے آسرے نہیں چھوڑ سکتی پلیز فارس ہم یہی راولپنڈی میں رہینگے۔۔پنکی نے کہا تو فارس اب اُس کی جیسے ساری بات سمجھ گیا تھا

"پنکی رلیکس کیا ہو گیا ہے میں کب تم سے بول رہا ہوں اسلام آباد جائینگے ایسا ہے ہم

وہاں جائے گے لیکن تب جب ہمارا فرسٹ بے بی ہو گا اور تب ہمارے ساتھ خالہ رہ سکتیں ہیں تم کیوں پریشان ہوتی ہو میں ہوں نہ تمہارے ساتھ پھر کیوں اپنا چڑیا جتنا دل مزید چھوٹا کرتی ہو۔۔فارس اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولا تو پنکی نے شکر کا سانس لیا تھا ورنہ تو وہ صالحہ بیگم کو سوچ کر پریشان ہو گئی تھی۔

"تمہارا تحفہ مجھے بہت اچھا لگا اور یہ بتاؤ کہ میرے لیے کچھ اور بھی لیا ہے کیا؟ پنکی اب پر جوش ہوتی اُس سے باتیں کرنے لگی

"ہاں لیا ہے بہت کچھ ہے پر وہ میں تمہیں کل دیکھاؤں گا۔۔فارس نے بتایا

"آج اور ابھی کیوں نہیں؟ پنکی نے منہ بسور کر کہا

"کیونکہ کل زیادہ مزہ آئے گا۔۔فارس نے بتایا

"اگر ایسا ہے تو پھر سہی ہے۔۔پنکی اُس کی اِتنی سی بات پر خوش ہوئی

"ہاں اور اگر تم چینج کرنا چاہو تو کر سکتی ہو تھک گئی ہو گی۔۔۔فارس اُس کو بھاری عروسی لباس میں دیکھتا ہوا بولا

"ہاں مت پوچھو تھک تو میں واقعی میں بہت گئی ہوں۔۔پنکی اچانک کسلمندی سے بولی تو فارس کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا

"جاؤ پھر کوئی ہلکا پھلکا سا ڈریس پہن لو جس سے ایزی محسوس ہو تمہیں۔۔۔فارس نے کہا تو پنکی بیڈ سے اُٹھ کر جانے لگی اُس کے واشروم میں جانے کے بعد فارس چت بیڈ پر لیٹ گیا۔ن

"یش تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی میں نے بتایا ہوا تھا نہ آج تمہیں دیکھنے لوگ آرہے ہیں۔۔سارا بیگم یشم کے کمرے میں آئی تو اُس کو ابھی تک رات کے نائٹ سوٹ میں ملبوس "بکھرے بالوں کے ساتھ دیکھ کر خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی جو اُن کی بات پر لاپرواہ انداز میں خود کو دیکھنے لگی وہ اِس وقت گُلابی رنگ کی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھی بالوں کو بھی اُس نے کنگھی دینا ضروری نہیں سمجھا تھا اور نہ خالی پانی کے ساتھ منہ دھونا اُس نے ضروری سمجھا تھا ہمیشہ خود کو مینٹین رکھنے

www.novelsclubb.com

والی یشم آج یکسر مختلف گیٹ اپ میں تھی

"آج آپ نے آفس جانے سے منع کیا تو میں نے سوچا ریلیکس ہو کر بیٹھ جاتی ہوں اور ویسے بھی جو لوگ آرہے ہیں وہ مجھے دیکھنے آرہے ہیں میری تیاری کو نہیں۔۔یشم اپنا سیل فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتی پر سکون لہجے میں اُن سے کہنے لگی

"یش کیوں کر رہی ہو ایسا میری مانو اِس بار مت کرو بہت اچھا رشتہ ہے لڑکا ماں باپ کا اکلوتا ہے ایجوکیٹڈ اور ویل سیٹل ہیں ایسے رشتے بار بار نہیں آتے۔۔سارا بیگم اُس کے ساتھ بیٹھ کر تحمل سے کہنے لگی

"ہاں تو میں نے کب منع کیا ہے میں جاؤں گی اُن سے ملنے پر پہلے آپ اُن کو آنے تو دے۔۔یشم شانے اُچکا کر لاپرواہ انداز میں بولی

"اِس حُلیے میں جانے سے تمہیں کیا لگتا وہ تمہیں پسند کر جائے گے؟سارا بیگم اُس کو دیکھ کر بولی

"موم اُن کو بہوں چاہیے یا گھر میں سجانے کے لیے شو پیس؟یشم نے جواباً سنجیدگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے پوچھا تو سارا بیگم اُس کو گھورنے لگی

"شادی ہونے جا رہی ہے تمہاری زرا اپنی زبان پر کنڑول رکھو ورنہ لوگ کیا کہیں گے۔۔سارا بیگم نے اپنی لاڈلی بیٹی کو جھڑکا

"لوگ کیا کہیں گے یہ اُن کے ظرف سے پتا چلے گا" خاموش رہو تو کہتے ہیں مغرور ہیں یا کہتے ہیں "اعتماد میں کمی ہے" زیادہ بولو تو کہتے ہیں منہ پھٹ ہے یا کہیں گے زبان دراز ہے فلاں کی زبان کینچی کی طرح چلتی ہے۔۔"اِس لیے آپ لوگوں کی باتیں مجھ سے نہ پوچھا کرو۔۔یشم نے کہا تو سارا بیگم سمجھ نہ پائی کہ یہ اچانک یشم کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ایسی باتیں کرنے میں لگی ہوئی ہے

"کیا ہوا یش آج سے پہلے تو کبھی تم نے ایسی باتیں نہیں کی پھر؟ سارا بیگم نے جاننا چاہا

"موم میں چاہتی ہوں ابھی آپ مجھے وقت دے۔۔یشم نے کہا

"اور کتنا وقت دے؟ تمہاری عمر کی لڑکیاں اپنے گھروں کی ہو گئی ہیں اور تم ابھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تک احراز کی آس لگائے بیٹھی ہو تم کب سمجھو گی کہ وہ اپنے سینے میں دل کے بجائے پتھر لیکر گھومتا ہے۔۔"وہ تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا"اِس لیے وقت ہے ہوش کے ناخن لو اُس کے لیے تم نے خود کو کیا سے کیا بنا دیا ہے تمہیں فیشن ڈزائنر بننے کا شوق تھا پر احراز کا انٹرسٹ بزنس میں دیکھ کر تم نے اپنے خواب کو پورا کرنے کے بجائے بزنس جوائن کیا کس لیے؟"احراز کی وجہ سے نہ تاکہ تم اُس کے قریب رہ پاؤ تو مجھے بتاؤ قریب رہ کر تمہیں کیا حاصل ہوا ریجیکشن؟۔سارا بیگم نے حقیقت اُس کو دیکھائی تو یشم اپنی جگہ پہلو بدلتی اُن سے نظریں چُرانے لگی تھیں

"موم وہ مجھے ایکسپیٹ کرے گا ایک دن آپ دیکھنا بلکہ پوری دُنیا دیکھے گی احراز راجپوت اگر کسی کا ہو گا تو وہ بس یشم راجپوت ہو گی۔۔یشم پُر یقین لہجے میں اُن سے گویا ہوئی

"یہ دلاسہ تم مجھے دے رہی ہو یا خود کو؟"تمہیں اُس کی نیچر کا پتا ہے پھر کیوں ایک سیراب کے پیچھے بھاگ کر اپنی زندگی کو ختم کرنے پر تُلی ہوئی ہو وہ"محبت"لفظ

سے الرجک ہے اُس کی زندگی میں محبت کا کوئی وجود نہیں وہ تمہیں کبھی وہ سب کچھ نہیں دے سکتا جس کی تمہیں چاہ ہے۔۔سارا بیگم نے اُس کی عقل پر ماتم کیا

"موم دیکھنا وہ میرے علاوہ کسی اور کو چوز کبھی نہیں کرے گا" میں احراز کی کمزوری ہوں موم وہ میرے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے اور آپ کو کیا لگتا ہے میرے ہوتے ہوئے وہ کسی اور سے شادی کرے گا یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں دیوانگی کی آخری حد تک اُس کو چاہتی ہوں میری رگوں میں وہ خون کی مانند ڈورتا ہے اُس کے بغیر میرا وجود کچھ نہیں" کیا واقعی آپ کو لگتا ہے کہ احراز میری محبت میری توجہ کو اگنور کرے گا؟" وہ کبھی ایسا نہیں کرے گا ہمارے درمیان موجود دوستی کا جو گہرا رشتہ ہے وہ اُس کو ایسا کبھی کرنے نہیں دے گا۔۔یشم اپنے آپ کو کمپوز کرتی مضبوط ہو کر بولی

"نامحرم سے دوستی خود کے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے وہ تمہارا کزن ہے جس کے سینے میں پتھر ہے۔۔سارا بیگم محض اِتنا بولی

"پتھر کو بھی پگھلایا جا سکتا ہے اور میں ایسا کروں گی۔۔یشم نے جھٹ سے کہا تھا

"میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتی جلدی سے تم بس تیار ہو جاؤ میں نہیں چاہتی تمہاری کسی بھی نادانی کی وجہ سے یہ رشتہ ہاتھ سے نکل جائے۔۔سارا بیگم سر جھٹک کر بولی

"موم پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کرے میں احراز کے علاوہ کسی اور کا تصور بھی خود پر حرام سمجھتی ہوں "اور میں کسی اور کے ساتھ رہ کر دوغلی زندگی نہیں گزار سکتی۔۔یشم نے گویا اِس بار اُن سے التجا کی تھی

"یش ہوش ہے تمہیں کہ تم نے بول کیا لیا ہے اتنے بڑے الفاظ بول دیئے وہ بھی احراز کے لیے جس کی آنکھوں میں مجھے کچھ اور نظر آتا ہے۔۔سارا بیگم ملامت کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو یشم نے چونکتے ہوئے اُن کو دیکھا

"کچھ اور دیکھا ہے سے کیا مراد؟ یشم کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک اُٹھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شاید وہ کسی اور میں اِنوالو ہے میں آج کل اُس کے رنگ ڈھنگ کچھ اور دیکھ رہی ہوں پھر وفا آپا نے بھی بتایا کہ احراز کافی اسٹریس میں رہتا ہے کھویا کھویا سا سوال ایک کرو تو جواب دوسرا دیتا ہے" وہ حاضر جواب دینے والا شخص دماغ سے کام لینا بند کر گیا ہے"۔۔سارا بیگم نے اُس کو بتایا تو یشم کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے

"یہ ناممکن سی بات ہے اُس نے مجھ سے واعدہ کیا تھا کہ اگر ایسا کچھ ہو گا تو وہ مجھے بتائے گا سب سے پہلے۔۔یشم نے اُن کی بات پر اپنا سر نفی میں ہلایا تھا

"تمہیں وہ کیوں بتائے گا دل کو توڑنے کے لیے؟" خیر میں اِس ٹاپک کو بند کر دینا چاہتی ہوں تم اُٹھو اور پارلر جانے کی تیاری کرو اسکن دیکھو اپنی کیسی رف ہو گئ ہے۔۔سارا بیگم اُس کی ہر التجا کو نظر انداز کرتی بولی

"کیا ضروری ہے قربانی سے پہلے قربانی کے بکرے کو سجایا جائے؟" بن سجے کیا وہ ذبح نہیں ہو سکتا؟ یشم نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

"فضول باتیں مت کرو یش میں تمہاری ماں ہوں اور تمہارا بھلا چاہتی ہوں۔۔سارا بیگم نے اُس کو جھڑکا

"لیکن مجھے ایسا کوئی بھلا نہیں چاہیے جس میں احراز نہ ہو۔۔یشم اُداس مسکراہٹ "زخمی نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی تو سارا بیگم مزید اُس سے کچھ کہنا چاہتی تھی پر عین وقت وہاں چراغ آئی تھی

"معذرت لیکن مجھے خالہ نے کہا کہ آپ سے کہوں کہ نیچے آکر لسٹ بنا کر دے تاکہ وہ ڈرائیور سے گروسری کا سامان منگوا سکتے "اور یش سے ملنے اُن کے کزن بھی آئے ہیں۔۔چراغ نے اپنے آنے کی وجہ بیان کی "کزن لفظ پر یشم جان گی کہ ضرور احراز ہو گا

"معذرت والی کوئی بات نہیں اور اچھا ہوا جو تم آ گئی۔۔سارا بیگم نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا جبکہ اُس کی آخری بات کو وہ نظر انداز کر گئی تھیں

"جی کیا آپ کو کچھ کام تھا؟چراغ نے اندازہ لگائے پوچھا

"ہاں یشم پارلر جا رہی ہے اگر تم ساتھ جاؤ گی تو اُس کی کوئی مدد ہو جائے گی۔۔سارا بیگم نے کہا تو یشم اپنی ماں کو دیکھتی رہ گئی جو آج بیگانگی میں سب کو پیچھے چھوڑ گئی تھی

"پارلر؟چراغ متعجب ہوتی اُن کو دیکھنے لگی اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ بھلا وہ پارلر جا کر یشم کی کیا مدد کر پائے گی۔

"ہاں پارلر یشم بھی تو تمہاری بڑی بہنوں جیسی ہے نہ اور آج اُس کو دیکھنے کچھ لوگ آ رہے ہیں تو بس اِس وجہ سے۔۔سارا بیگم نے تفصیل سے بتایا تو چراغ الرٹ ہوتی یشم کو دیکھنے لگی جس نے کل خود اُس کو اپنی محبت کی داستان سُنائی تھی اور آج وہ کسی اور کے لیے سجنے کو تیار تھی"یہ باتیں چراغ کی سمجھ سے بلاتر تھی

"جی میں جاؤں گی ساتھ۔۔چراغ اپنا سر جھٹک کر اُن سے بولی

"خوش رہو۔۔سارا بیگم مسکرا کر اُس کا گال چھو کر کمرے سے باہر نکل گئی

"اگر واقعی مجھے بڑی بہن سمجھ لیا ہے تو کیا میری مدد کرو گی تم؟کچھ توقع بعد یشم نے آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"اگر میرے بس میں ہوا تو ضرور۔۔چراغ نے کہا اور اُس کے یہ الفاظ کمرے کے باہر کھڑے دروازے کے قریب پہنچتے احراز نے بھی سُن لیے تھے "جو یشم سے کوئی ضروری بات کرنے کے لیے آرہا تھا اور جانے کیا سوچ کر وہ رُک گیا تھا یہ حرکت اُس نے اپنی زندگی میں پہلی بار کی تھی اور اُس کو عجیب بھی نہیں لگی جاننے کا جانے کیا تجسس تھا جو احراز کو کچھ آکورڈ سا نہ لگا

"میرا جو رشتہ آرہا ہے میں چاہتی ہوں میرے بجائے اُن کے سامنے تم جاؤ تاکہ وہ لوگ تمہیں پسند کرے میں شادی نہیں کرنا چاہتی اور چراغ تم نے کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہے تو اگر اب بات بن جاتی ہے تو کوئی ایشو نہیں اور میں جانتی ہوں میں خود غرضی کا مظاہرہ کر رہی ہوں پر یار تم خود کو میری جگہ رکھ کر سوچو تو میں تمہیں سہی لگوں گی۔۔۔یشم نے منت کرنے والے انداز میں اُس سے کہا تو چراغ کے چہرے پر جانے کتنے رنگ ایک ساتھ آکر گزرے تھے "ہاتھوں کی مٹھیوں کو اُس

نے بے ساختہ زور سے بھینچا تھا جبکہ اندر کا حال بہت بُرا ہوا تھا اُس کو یشم کی یہ بات اِس قدر ناگوار اُس کو لگی تھی کہ شاید وہ لفظوں میں بیان پاتی دوسری طرف احراز نے جب یہ سُنا تو جانے کیوں اُس کا دل الگ انداز میں دھڑک تھا اور پہلی بار اُس کو یشم پر انتہا کا غُصہ آیا تھا جس کا پتا اُس کے ماتھے پر اُبھرتی رگیں دے رہی تھی۔

"سوری۔۔۔یکلفظی جواب دیتی جیسے ہی دروازہ کھول کر باہر جانے لگی تو نظر سامنے خون چھلکانے کی حد تک سرخ چہرہ لیے کھڑے احراز پر گئی جو اُس کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے سالم نگلنے کا اِرادہ ہو اور چراغ کو سمجھ نہیں آیا اُس نے احراز سے کونسا قرضہ لیکر وہ فرار ہوئی تھی جو وہ ہر وقت اُس کو ایسی نظروں سے دیکھتا ہے پر آج اِس وقت اُس کی اپنی حالت سہی نہیں تھی تبھی ایک نظر اُس پر ڈالے وہ اُس کے برابر سے گزرنے لگی تو احراز کو اچانک سے جانے کیا ہوا جو اُس نے پاس گزرتی چراغ کی کلائی کو سختی سے اپنی آہنی گرفت میں لیا تھا

"ہاتھ چھوڑے میرا۔۔احراز کے ہاتھ پکڑنے سے چراغ کو ایسا لگا جیسے اُس کے وجود میں چیونٹیاں رینگ گئی ہو۔۔

"تم مجھے ایک بات سچی سچی بتانا۔۔۔چراغ کو وہ سائیڈ پہ لاتا دانت پہ دانت جمائے بولا لیکن اُس کا ہاتھ ابھی تک چھوڑا نہیں تھا

"آپ ایک بار مجھے یہ بتادے کہ آخر آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے "آپ مجھے ٹارچر کیوں کرنے آجاتے ہو۔۔چراغ اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولی تھی وہ تنگ آگئی تھی احراز سے جو جانے کس چیز کا بدلا اُس سے لے رہا تھا

"تم کہاں سے ہو "کیا کرتی ہوں "اور کیا کرتی تھی "یا یہاں کیوں اور کس مقصد سے آئی ہو؟" یہ میں سب کچھ پتا لگوالوں گا لیکن ابھی جو پوچھ رہا ہوں اُس کا جواب مجھے تمہارے منہ سے سُننا ہے۔۔احراز نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں پوچھا

"پوچھے لیکن دور رہ کر۔۔چراغ نے بلآخر اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا تھا۔

"کیا تمہیں کسی سے پیار ہے؟احراز نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اُس سے سوال

اُٹھایا تو چراغ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا اور وہ جانے لگی تھی جب احراز نے اُس کو روک کر زور سے اُس کی پشت دیوار کو لگائی تھی

"تم سے جُڑی ہر چیز سے مجھے مسئلہ ہے ڈیم اِٹ "کیا تمہیں یہ چھوٹی سی بات سمجھ نہیں آتی؟اپنے ہاتھ کی مٹھی کو دیوار پر مارے احراز نے چیخنے والے لہجے میں اُس سے پوچھا تو چراغ خاموشی سے بس اُس کا سنکی پن دیکھتی رہ گئ

"مجھے لگتا ہے سب سے پہلے آپ کو اپنا آپ کسی سائکاٹرسٹ کو دِکھانا چاہیے تاکہ آپ کے پاس جو مسائل ہیں وہ حل ہو جائے اُس کے بعد آجایئے گا نارمل انسان کی طرح جاننے کے میں بتادوں گی۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر طنز انداز میں بولی

"تم میرے ساتھ یوں زبان درازی نہیں کر سکتی۔۔احراز نے اُس کو گھورا

"اور آپ بھی یہاں مجھ سے بنا کسی حق کے کہ یوں حق نہیں جتا سکتے "آپ کا کوئی رائٹ نہیں کہ مجھ سے ایسے سوال جواب کرے "میں کسی سے پیار کرتی ہوں یا

نہیں یہ آپ کا مسئلہ نہیں اِس لیے اِس باتوں کو اپنے سر درد کا حصہ نہ بنائے۔۔چراغ نے اُنگلی اُٹھائے اُس کو وارن کرنے والے انداز میں کہا تو احراز کی نظر اُس کی کلائی پر ٹھیر سی گئی تھی جہاں جانے کتنے نشان ایک ساتھ تھے "جس کو دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے خود کو مارنے کی بہت کوشش کی گئی ہو

"یہ کیا ہے؟احراز اُس کا ہاتھ پکڑے غور سے اُن نشانوں کو دیکھنے لگا اور اُس پر چراغ کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا

"ری ریشیس ہیں۔۔چراغ نے اٹک اٹک کر اپنی بات بیان مکمل کی

"میرے سر پر کیا بیوقوف لکھا ہوا ہے؟احراز اُس کو گھورتا ہوا بولا

"مجھے کیا پتا؟"کیا آپ نے آئینہ دیکھنے وقت خود پر غور نہیں کیا۔۔چراغ نے بھی اِس بار گھور کر کہا جو بن بلوائے مہمان کی طرح اُس کے لیے زحمت بن رہا تھا لیکن جانے کیوں اُس کی اِس بات پر احراز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی شاید وہ پہلی بار مسکرایا تھا"چراغ کو تو ایسے ہی لگا تھا

"تم کیا ہو یہ بات آہستہ آہستہ سامنے آتی جا رہی ہے پہلے کہاں تمہارا منہ تک نہیں کُھلتا تھا اور اب دیکھو میرے مقابل ہوتی جا رہی ہو۔۔اور وہ دن دور نہیں جب میں تمہیں کسی اور رنگ میں دیکھوں گا۔۔چراغ کو سر تا پیر دیکھ کر کہتا وہ چراغ کو بُری طرح سے سُلگا گیا تھا

"اگر آپ کی مجھ پر انویسٹیگیشن ختم ہو گئی ہے تو کیا مجھے اِجازت ہے کہ میں یہاں سے جاؤں کیونکہ آنٹی نے کہا کہ یشم جی کے ساتھ پارلر جاؤں۔۔چراغ اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی

"یشم جی؟ واللہ اِتنی عزت تو یش نے خود کو خود بھی نہیں دی ہو گی جتنی تم دے رہی ہو اُس کو۔۔احراز لب دانتوں تلے دِبائے اپنی مسکراہٹ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا بولا تو چراغ اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئی

"شام کو یہاں مہمان آئے گے تم پارلر سے واپسی کے بعد اپنے کمرے میں رہنا اور تب تک باہر نہ آنا جب تک وہ لوگ یش کے لیے یس نہیں کرتے۔۔۔احراز

اچانک سنجیدگی سے بولا تو چراغ نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا جو آج اُس سے فری ہونے کی کچھ زیادہ کوشش کر رہا تھا

"نہ تو آپ میرے ابا نہ اماں اور نہ میں نے آپ کو اپنا بھائی بنایا ہوا ہے تو کیا بتا سکتے ہیں ایسی بے تُکی پابندی لگانے کا مقصد "میں کوئی آپ کی زر خرید غلام تو نہیں۔۔چراغ کو احراز کا ایسا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا

"جو کہا ہے نہ وہ کرو تو زیادہ بہتر ہو گا اور تم نے میرے سوالوں کا جواب نہیں دیا یہ نشان کیوں ہیں تمہاری کلائی میں۔۔احراز گھوم پِھر کر ایک بات پر اٹکا جس سے چراغ کو پکا یقین ہوا کہ سامنے کھڑا شخص جان کر بات کو طویل کرنے کے چکروں میں ہے۔

"چُپ کیوں ہو کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔احراز اُس کو کچھ بولتا نہ دیکھا تو پھر سے کہا

"میں نے نہ بولنے کا ابھی روزہ رکھا ہے جو تب کُھلے گا جب آپ یہاں سے جاؤ گے۔۔چراغ بغیر اُس کو دیکھ کر بولی تو احراز حیرت سے اُس کا منہ تکتا رہ گیا جو دیوار

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر نظریں جمائے ہوئے تھی اور اِس وقت کوئی احراز راجپوت سے پوچھتا جس کو وہ دیوار اپنے کسی رقیب سے کم نہ لگی تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 11

ہر وقت ملتی رہتی ہے مجھے انجان سی سزا غالب

"میں تقدیر سے کیسے پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے؟

www.novelsclubb.com

"میری طرف دیکھو۔۔۔احراز سے برداشت نہیں ہوا تو بول پڑا لیکن چراغ نے اُس کو کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا اور نہ اُس کی طرف دیکھا تھا۔

اب تم مجھ سے بھی بات نہیں کرو گی؟احراز نے جیسے شکوہ کیا

"آپ کے لیے میرا بات کرنا نہ کرنا اہمیت کا حامل نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"یشم جی کے پاس جائے اُن کو شاید آپ سے کوئی ضروری بات کرنی ہو۔۔"وہ بہت اپسیٹ ہے اینڈ شی نیڈ یو۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"یش سے ملنے ہی آیا ہوں میں خاص تمہارے لیے نہیں آیا۔۔احراز بھی اِس بار تپ کر بولا

"مجھے ایسی کوئی خوشفہمی ہے بھی نہیں اب ہٹے میرے راستے سے مجھے کمرے میں جا کر پڑھنا ہے۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

"ہسٹری کی کتاب؟احراز نے تُکہ لگایا تو چراغ چونک کر اُس کو دیکھنے لگی

"یش نے بتایا تھا تمہیں ہسٹری کی کتاب پڑھنے کا شوق ہوتا ہے بہت۔۔اُس کی نظروں میں حیرانگی بھانپتا احراز مدھم مسکراہٹ سے بولا

"اگر پتا ہے تو سائیڈ پر ہو جائے ورنہ

"بات کرتے کرتے اچانک چراغ رُک سی گئ

"ورنہ اگلی بار کی طرح تھپڑ مارو گی؟احراز نے جیسے اُس کی بات کو مکمل کیا تھا

"تھپڑ؟چراغ کافی حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی

"ہاں تھپڑ کیا بھول گئی ہو؟احراز طنز مسکرایا تھا پر واقعی میں چراغ کو ایسا کچھ یاد نہ آیا جس میں اُس نے احراز کو تھپڑ مارا ہو

"میں نے کب آپ کو تھپڑ مارا؟چراغ نے پوچھا تو اِس بار حیران ہونے کی باری احراز کی تھی "وہ سمجھا تھا انجان بننے کا چراغ بس ایکٹ کرتی ہے پر اِس وقت اُس کا ایسا کہنا اُس کو کسی جھٹکے سے کم نہ لگا تھا کیونکہ یہ اِتنی پُرانی بات بھی نہ تھی جو وہ یقین کرتا کہ "ہاں شاید چراغ بھول گئی ہو

www.novelsclubb.com

"تمہیں واقعی میں یاد نہیں یا ڈرامہ کر رہی ہو؟"اگر ڈرامہ کر رہی ہو تو اِس کی کوئی ضرورت نہیں یہاں کوئی نہیں ہے اور نہ میں اُس بات کو لیکر تم پر غُصہ ہوں۔۔۔احراز نے سر جھٹک کر اُس سے کہا

"میں نے کیوں تھپڑ مارا تھا آپ کو؟چراغ نے محض اِتنا پوچھا

"میرے گال پر مکھی تھی اُس کو ہٹانے کے لیے۔۔احراز نے تپ کر جواب دیا تھا اُس کو تاؤ آیا تھا" وہ اِس بات کو سوچے سوچے رات کو سو نہیں پاتا تھا اور ایک چراغ تھی جواب یہ بات منانے کو تیار نہ تھی۔

"احراز تم یہاں سب ٹھیک ہے؟ یشم کی آواز پر احراز چراغ سے تھوڑا دور کھڑا ہوا تھا

"ہاں مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی آج تم آفس نہیں آئی تھی تو میں یہاں چلا آیا۔۔احراز نے جواب دیا

"تم ٹھیک ہو؟ یشم نے اِس بار چراغ کو مخاطب کیا جو اُس کی بات کا جواب دیئے بنا چلی گئی تو یشم کو جلدی احساس ہوا کہ اُس نے جو کچھ چراغ سے کہا وہ اُس کو نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔" وہ اپنے گلے میں آئی مصیبت کو کسی اور کے گلے کا ہار بھلا کیسے بنا سکتی تھی وہ اِتنی سیلفش تو نہ تھی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔چراغ اُس کو جواب دیتی جانے لگی

"سوری مجھے تمہیں ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا میں شرمندہ ہوں۔۔یشم نے ندامت سے کہا

"سوری والی کوئی بات نہیں۔۔چراغ بس اِتنا بولی احراز جبکہ خاموش کھڑا تھا

"تھینک یو۔۔یشم آگے بڑھ کر اُس کے گلے لگی تھی۔

"ایک بات کہوں؟یشم کے گرد حصار بناتی چراغ نے اُس سے اجازت طلب کی

"ہاں کہو؟یشم نے مسکرا کر اُس کو اِجازت دی

"اگر تم سے ایک تارا گم ہو گیا تو کیا ہوا؟آسمان پورا تاروں سے بھرا ہوا ہے۔۔۔"اگر بھرے آسمان میں سے بھی کوئی تارا تمہاری قسمت میں نہیں تو کون جانتا ہے کہ "چاند "تمہارے نصیب میں ہو۔۔چراغ نے کہا تو یشم کو جیسے چُپ لگ گئی تھی وہ جان گئی تھی کہ چراغ کا اِشارہ کس جانب ہے لیکن اُس کے باوجود وہ خاموشی اختیار کرتی نظریں اٹھائے احراز کو دیکھنے لگی۔۔

"میں اپنے روم میں جاؤں گی آپ کو جب پارلر جانا ہو تو مجھے بتا دیجئے گا۔۔یشم کو خاموش دیکھ کر چراغ اُس سے الگ ہوتی بولی

"ہاں ابھی تو میں احراز کے ساتھ ہوں پھر تمہیں بتا دوں گی۔۔یشم نے مسکرا کر کہا جیسے چراغ نے ابھی اُس سے کچھ کہا ہی نہ ہو تبھی چراغ ایک نظر اُس پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی"اب یہ تو خُدا جانتا تھا کہ "چاند تھا کس کا نصیب؟

"تم دونوں میں کیا باتیں ہو رہی تھی اور یہاں اکیلے اسٹور روم کے پاس کیوں کھڑے تھے؟یشم نے چراغ کے جانے کے بعد احراز سے پوچھا

"کچھ سوالات تھے جن کا جواب چاہیے تھا۔۔احراز نے بتایا

"اچھا تو پھر ملے جوابات؟یشم نے پوچھا

"جوابات تو نہیں ملے ہاں لیکن سوالوں میں اضافہ ضرور ہوا تھا۔احراز نے بتایا تو یشم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

"تمہاری بات کا مطلب؟یشم نے پوچھا وہ جاننا چاہتی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ نہیں تم نیچے آجاؤ ایک ڈیل کے بارے میں تم سے رائے چاہیے تھی" پھر تم نے پارلر بھی جانا ہے۔۔۔احراز نے موضوع بدلنا چاہا

"تمہیں افسوس نہیں ہو رہا؟ یشم حسرت سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"افسوس کیوں؟ احراز انجان بن کر پوچھنے لگا

ایک تمہیں چاہنے والی دیوانی لڑکی تم سے دور ہونے والی ہے اور تمہیں کوئی خبر ہی نہیں۔۔۔یشم کو جیسے افسوس ہوا تھا

"یش پلیز میری حالت کو بھی تو تم سمجھنے کی کوشش کرو نہ۔۔احراز اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا

www.novelsclubb.com

"احراز شادی کرنے میں کیا جائے گا تمہارا؟" تم خود کی ذات سے ہٹ کر ایک مرتبہ میرا بھی سوچو اِس شادی سے شاید تمہیں کچھ حاصل نہ ہو پر احراز مجھے میری پوری کائنات مل جائے گی۔۔۔یشم اُس کے گال پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی تو وہ اُس کو دیکھتا رہ گیا

"تمہارا ہی سوچ رہا ہوں اِس لیے بول رہا ہوں کہ میں تمہارا نہیں ہو سکتا یش "پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میرا ساتھ تمہیں سوائے محرمیوں کے کچھ اور نہیں دے سکتا۔۔"اور میں تمہیں ایک خوشحال زندگی جیتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔اُس کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹاتا احراز سنجیدگی سے بولا تو یشم کو اپنا آپ بے بسی کی انتہا پر محسوس ہوا

"مجھے وہ زندگی نہیں چاہیے احراز جس میں تم نہ ہو "تمہارا ساتھ نہ ہو "میں بس تمہیں چاہتی ہوں تمہارا میرے ساتھ ہونا ہی بڑی بات ہے۔۔۔یشم نے ایک اور کوشش کی

www.novelsclubb.com

"یش پلیز چینج دا ٹاپک۔۔احراز نے ہمیشہ سے کہا گیا جُملا رپیٹ کیا وہ اکثر ایسا ہی تو کرتا تھا جب وہ کبھی اُس سے بات کرتی تو اپنی محبت کا احساس کرواتی تو وہ بات کو بدلنے کا کہتا تھا۔۔"جو یشم کو پسند نہیں آتا تھا پر وہ مجبور تھی سوائے احراز کی بات ماننے کے علاوہ وہ کچھ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

"تیرا حق نہیں تھا بنتا مجھے دُکھ دینے کا

"تُجھے تو زندگی کے سارے دُکھ بتائے تھے

"لگتا ہے تمہارا اِرادہ مجھے لال پری بنانے کا ہے۔۔فارس کے کندھے پر اپنا سر ٹکاتی پنکی مسکرا کر بولی تھی "اُس کی نظریں کُھلے وارڈروب کی طرف تھیں جہاں ایک سے بڑھ کر ایک قیمتی لباس موجود تھا لیکن زیادہ رنگوں میں لال رنگ زیادہ تھا۔۔

"ہاں ایسا ہی جان لو کبھی تم لال پری بنو گی تو کبھی سینڈریلا اور کبھی میں تمہیں قلو پترا کے روپ میں دیکھنا چاہوں گا" باقی سنو وائٹ تو تم آلریڈی ہو۔۔فارس اُس کی بات کے جواب میں بولا تو پنکی کِھکِھلائی تھی "وہ اِس وقت بھی جارجٹ کی خوبصورت لال رنگ کی ساڑھی میں ملبوس تھی "جبکہ ہونٹوں پر سرخ لپ اسٹک بھی لگائی تھی "گال اُس کے پہلے سے خود کے سرخ تھے بالوں کو اُس نے پشت پر

www.novelsclubb.com

کھلا چھوڑا ہوا تھا جس پر فارس نے اُس کو دیکھتے ہی فارس کے منہ سے جو الفاظ نکلے تھے وہ ریڈ وِچ تھے "اُس کو لال رنگ کی ساڑھی اور سجا سنورا دیکھ کر فارس بس ریڈ وِچ ہی بول پایا تھا اور پنکی نے بُرا ماننے کے بجائے قہقہہ لگایا تھا کیونکہ وہ فارس کی دل کی کیفیت سے بخوبی واقف تھی۔"اور آج فارس وائٹ شرٹ اور ریڈ جینز پینٹ میں ملبوس شاندار لگ رہا تھا اپنے ساتھ پنکی کو یوں کھڑا دیکھ کر اُس کے ہونٹوں پر الوہی مسکراہٹ تھی "جبکہ سبز آنکھوں میں کچھ پا لینے کی چمک اور خوشی تھی جو دور سے بھی ہر کوئی دیکھ سکتا تھا۔۔"آج فارس خوش تھا اور یہ بات اُس کو بتانے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اُس کا چمکتا چہرہ ہر راز فشاں کر رہا تھا۔

"اب تمہیں نہیں لگتا ہمیں باہر جانا چاہیے۔۔۔فارس نے اُس سے کہا

"ہاں چلو نہ خالو اور آنٹی ہمارے انتظار میں ہو گے۔۔پنکی بے ساختہ اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولی تو فارس مسکرا کر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا اُس کو لیئے کمرے سے باہر نکلنے لگا۔

السلام علیکم ڈیڈ کہاں ہیں؟ نیچے آ کر فارس نے سب سے پہلے افراہیم صاحب کے بارے میں دریافت کیا

"وعلیکم السلام آفس گئے ہوئے ہیں۔۔ سدرہ بیگم ایک اچٹتی نظر اُن دونوں پر ڈال کر بتانے لگی "آئمہ جبکہ اُن کو آتا دیکھ کر وہاں سے اُٹھ کر چلی گئی تھی

"چلو۔۔ فارس سدرہ بیگم کے جواب کو سن کر پنکی سے کہا تو وہ الرٹ ہوئیں

"کہاں کی سواری ہے؟ سدرہ بیگم نے جانچتی نظروں سے دیکھ کر پوچھا

"خالہ کی طرف جا رہے ہیں۔۔ فارس نے بتایا

"خالہ کی طرف جا رہے ہو اپنی بیوی کو لیکر بھول گئے ہو کیا کہ تم ایک میڈیکل کے اسٹوڈنٹ ہو یا بس اب اِس کے ساتھ چپک کر رہنا ہے۔۔ سدرہ بیگم نے طنزیہ لہجے میں مخاطب کیا

"آپ کے ہوتے ہوئے میں کچھ کیسے بھول سکتا ہوں خیر ایک ویک تک میں کالج

نہیں جاؤں گا پنکی کے ساتھ ٹائیم اسپینڈ کروں گا۔۔فارس نے جواباً سنجیدگی سے کہا تھا"البتہ پنکی نے خاموش رہنا بہتر سمجھا تھا کیونکہ صالحہ بیگم کی اُس کو خاص ہدایت تھی کہ شادی کے بعد کسی بھی حاضر جوابی کا مظاہرہ نہ کرے جس طرح وہ اکثر اپنی بھابھیوں کو دیتی تھی جوابات ویسے وہ اپنی ساس یا نند سے ایسا کچھ بھی نہ کرے"اگر بات بڑھ بھی جائے تو اُن سے کہنے کے بجائے وہ اپنا مسئلہ فارس کو بتائے تاکہ کوئی بدمزگی نہ ہو

"تمہارا ڈاکٹر بننا مجھے تو بھئی مشکل لگ رہا ہے۔۔۔سدرہ بیگم ہاتھ کھڑے کیے بولی

"جی آپ پیر فقیرنی جو ہیں اللہ کی طرف سے آپ کو الہام ہوتے ہیں۔۔بھلا پنکی کیسے چُپ رہ سکتی تھی جس کی زبان آؤٹ آف کنٹرول رہا کرتی تھی اور اُس کو کنٹرول میں لانا پنکی کے بس میں نہ تھا پھر کیسے ممکن تھا کہ صالحہ بیگم کی باتیں اُس کے دماغ پر اپنا اثر چھوڑتی

"ارے وہاں تم نے تو اپنی زبان کے جوہر شادی کے پہلے دن ہی دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیئے۔۔سدرہ بیگم تو گویا تپ اُٹھی تھیں

"پلیز اب کوئی اور ایسی بات نہ ہو۔۔۔فارس نے سنجیدگی سے کہا تھا اُس کو سدرہ بیگم کا پنکی سے ایسا مخاطب ہونا پسند نہیں آیا تھا پر وہ اپنے اِتنے خوبصورت دن میں کوئی بھی تماشا کرنا نہیں چاہتا تھا جس سے پنکی کا موڈ خراب ہوتا

"لے جاؤ پھر اپنی اِس لال پری کو۔۔۔سدرہ بیگم نخوت سے پنکی کو دیکھ کر بولی اُن کو پنکی کا اِتنا خوش باش ہونا ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا" اُس کے چہرے پر چھائی حیا کی لالی" آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر سجی سچی مسکراہٹ کو اُنہوں نے کینا توز نظروں سے دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"آؤ خالہ اِنتظار کر رہی ہو گی۔۔فارس ایک نظر سدرہ بیگم پر ڈالتا پنکی سے بولا تو اُس نے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"تم ہم کب آئے یشم کو انگھوٹی پہنانے" ماشااللہ سے بہت پیاری بچی ہے۔۔مسز

احمد اپنے ساتھ بیٹھی یشم کو دیکھ کر سارا بیگم سے پوچھنے لگی

"جب آپ چاہو آسکتی ہو یشم تو اب ہمارے پاس آپ کی امانت ہے۔۔سارا بیگم نے کہا تو یشم حیران سی اپنی ماں کو دیکھنے لگی' جنہوں نے اُس کو بس یہی بتایا تھا کہ تمہیں دیکھنے بس لوگ آرہے ہیں' جب یہاں تو باتیں ہی بہت آگے کی ہو رہی تھیں

""یشم کو تو میں نے پہلے سے پسند کر لیا تھا جب اُس کو آفیشل پارٹی میں دیکھا تھا پھر بس میں نے سوچ لیا تھا کہ اب اگر ہمارے گھر کی کوئی بہو بنے گی تو وہ یشم ہو گی۔ ۔۔مسز احمد نے کہا تو سارا بیگم مسکرائی تھیں "لیکن یشم کو اپنا وہاں بیٹھنا محال لگا تھا

"یہ تو آپ کی محبت ہے۔۔سارا بیگم خوش ہوتی بولی تھیں

"تو کل کا دن کیسا رہے گا؟"ہم تاریخ بھی فائنل کر دینگے پھر۔۔مسز احمد جیسے گھوڑے پر سوال تھیں اور ایسا خاموش بیٹھی چراغ کو لگا تھا

"ہاں کیوں نہیں اچھے کاموں میں ویسے بھی دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔سارا بیگم نے

اُن کی ہاں میں ہاں ملائی

"میں آتی ہوں۔۔یشم ایک جھٹکے سے اُٹھ کر وہاں سے چلی گئ

"لگتا ہے شرما گئ ہے۔۔سارا بیگم بات کو سنبھال کر بولی

"بلکل۔۔۔مسز احمد بھی مسکرائی تھیں "جبکہ چراغ باری باری اُن پر نظر ڈالتی اپنے کمرے میں آئی تھی "اور یہ سوچنے لگی کہ اُس نے احراز کو تھپڑ کیوں مارا تھا؟"لیکن اُس کے سامنے سب کچھ دھندلا دھندلا سا آرہا تھا سر الگ درد کر رہا تھا دماغ پر زور ڈالنے کی وجہ سے اِس لیے اپنا سر جھٹکتی وہ اُس بارے میں سوچنے سے گریز کرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"اُس کو مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا کہ وہ مجھے کسی اور رنگ میں دیکھے گا۔۔چراغ کو اچانک سے احراز کی بات یاد آئی تو آہستگی سے بڑبڑائی

"ہم ازیتوں کے سائے میں اِتنے مطمئن ہیں کہ اگر

"راحت ملی تو خوف سے مر جائیں گے ایک دن

"کیسا ہے؟ احراز اسفند یار کی طرف آیا تو وہ اُس کے بغلگیر ہوتا حال احوال پوچھنے لگا

"میں ٹھیک تو بتا؟ احراز مسکرا کر اُس سے بتانے کے بعد پوچھتا اندر داخل ہونے لگا

تو اسفند یار نے کافی حیرت سے اُس کی مسکراہٹ کو دیکھا

"میں تو ٹھیک ہوں پر شاید تو ں سہی نہیں۔۔۔ اسفند اُس کے پیچھے پیچھے چلتا بولا

"ایسا کیوں لگ رہا تمہیں؟ احراز چونک پڑا

"تم چودھویں کے چاند ہوتے ہو تمہارے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تو نہیں ہوتی پھر

آج ایسی کیا خاص بات ہے جس نے تمہیں یوں مسکرانے پر مجبور کیا ہے؟ اسفند یار

اُس کا دوست تھا اُس کی رگ رگ سے واقف رہنے والا تو کیسے ممکن تھا کہ وہ آج

اُس کو پہچان نہ پاتا کیونکہ احراز کا دوست ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک مشہور سائکا

ٹرسٹ بھی تھا لوگوں کے دماغ کو اچھے سے پڑھ سکتا تھا اِس لیے تو جو چیزیں احراز کو

www.novelsclubb.com

اپنی پتا نہیں ہوتی تھی وہ اسفند یار بتا دیتا تھا۔۔"اِس دُنیا میں اللہ کے سوا اگر کوئی دوسرا احراز راجپوت کو جانتا تھا تو وہ اُس کا دوست اسفند یار تھا

"پتا نہیں پر میں آج خود کو بہت ہلکا پُھلکا سا محسوس کر رہا ہوں۔۔احراز نے کان کی لو کُھجا کر اُس کو بتایا

"تم نے کونسا کام کیا ہے جو ایسا فیل ہو رہا ہے؟ وہ دونوں اب لاؤنج میں داخل ہوئے تھے اور وہاں صوفے پر بیٹھ جانے کے بعد اسفند یار نے پوچھا

"جو کبھی نہیں ہوا وہ میرے ساتھ ہوتا جا رہا ہے "میں پہلے کسی کا نہ تھا پر ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کسی اور کا ہوتا جا رہا ہوں۔۔۔احراز کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا

"کس کے ہوتے جا رہے ہو؟ اسفند یار نے بغور اُس کے تاثرات جانچے

"پتا نہیں پر آج میں نے چراغ سے باتیں کی اور تمہیں پتا ہے میرے اندر اُس سے بات کرنے کی تشنگی بڑھ گئی ہے میرے دل میں یہ خواہش جاگی کہ میں بس اُس سے باتیں کرتا رہوں اور وہ سُنتی رہے یا پھر وہ بات کرے میں سُنتا جاؤں۔۔احراز

جیسے اپنے آپ میں نہ تھا۔۔"اور آج وہی ہوا تھا جس کا ڈر اسفندیار کو اکثر ہوا کرتا تھا

"تمہیں کیا ہوا ہے احراز؟

"شاید وہ جس کو یہ دُنیا "محبت" کے نام سے جانتی ہے"۔۔احراز کھوئے ہوئے انداز میں بولا "اُس نے آج جیسے اعتراف کر لیا تھا وہ جیسے تھک گیا تھا اِس بات کو جھٹلاتے جُھٹلاتے اور آج جب اُس نے اعتراف کر لیا تو اُس کو ایسا لگ رہا ہے جیسے اندر موجود کوئی بھاری وزن کم پڑ گیا ہو اور اب بس سکون ہی سکون ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"انسان کو خُوار و زلیل کروانے والی ڈورانے والی بھگانے والی ان دیکھی مخلوق کو "محبت کہا جاتا ہے۔۔۔"

"احراز کی بات پر اسفندیار کو بے اختیار سالوں پُرانے اُس کے جُملے یاد آئے تھے۔

"تمہاری نظر میں محبت کیا ہے احراز؟ اسفند یار نے اُس سے سوال کیا جو پہلے بھی کر چُکا تھا اُس کا سوال ایک تھا لیکن وہ اب دیکھنا چاہتا تھا اُس سوال کا جواب آج بھی وہی ملتا ہے یا کوئی دوسرا

"کوئی خوبصورت حسین احساس جس نے آپ کو اپنے اندر جکڑ لیا ہو۔۔" جب محبوب سامنے ہو تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے گُلستان میں پھول کھلے ہو" دل مچلنے لگتا ہے محبوب کے چہرے پر آئی ایک مسکراہٹ کو دیکھنے کو" کہنے کو محبت کا کوئی وجود نہیں ہوتا سراپا محبت تو خود ہمارا اپنا محبوب ہوتا ہے جس کو دیکھے بغیر نہ دن اچھا گزرتا ہے اور نہ رات کٹتی ہے۔ احراز اُس کو سب بتاتا گیا۔" جس کو سُن کر اسفند یار اُس کا پُرانہ جواب یاد کرنے لگا تھا۔

"احراز توں ایک بات بتا۔۔۔ اسفند یار ٹیوی دیکھتے احراز سے پوچھنے لگا جو اپنے رف

حُلیے میں بیٹھا کر کیٹ دیکھنے میں مصروف تھا

"پوچھ۔۔احراز نے اِجازت دی

"توں محبت سے اِتنا دور کیوں بھاگتا ہے؟اسفند یار نے پوچھا

"کیونکہ یہ محبت کسی جن سے کم نہیں ہوتی کسی آسیب یا جن کی طرح اگر ایک بار چمٹ جائے تو جان لیکر ہی چھوڑتی ہے ورنہ ایسے زندہ شاد باد انسان کو نہیں چھوڑتی اِس لیے میں ایسے آسیب سے دور ہی رہنا چاہتا ہوں۔۔احراز نے سر جھٹک کر بتایا تو اسفند یار سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دینے لگا

"ایک دوسرا سوال۔۔۔اسفند یار نے جلدی سے کہا

"کوئی ڈھنگ کا پوچھنا۔۔احراز کے چہرے پر بیزاری بھرا تاثر نُمایاں ہوا

"تمہاری نظر میں محبت کیا ہے؟ یا اُس کا مطلب کیا ہے تمہاری نظر میں؟اسفند یار نے پوچھا کیونکہ وہ ایک بار پھر اُس کے خیالات جاننا چاہتا تھا

"محبت کا مطلب یہی نکلتا ہے محبت ایک ایسی بلا ہے جس سے کوئی بھی اِنسان چُھٹکارا حاصل کرنا نہیں چاہتا یہ ایک ایسی موذی بیماری ہے جس کی آخری اسٹیج موت ہے یہ جب ہوتی ہے تو انسان کی زندگی سے سکون نامی چیز ختم ہو جاتی ہے۔۔۔"احراز شانے اُچکاتا لاپرواہ انداز میں بولا

"یہ تمہارا پُرانہ ڈائیلاگ ہے۔۔اسفند بدمزہ ہوا

"ڈائیلاگ نہیں خیالات ہیں میرے جس میں کبھی ردوبدل نہیں آسکتی"وقت گزاری کو لوگ محبت کا نام دے دیتے ہیں"لیکن حقیقت میں محبت کا کوئی وجود نہیں ہوتا بس دل بہلانے والی باتیں ہوتیں ہیں"اور مجھے ایسی باتیں پسند نہیں جس کا کوئی وجود سرے سے نہ ہو۔۔احراز نے کہا تو اسفند بس خاموش سا اُس کو دیکھتا رہ گیا جس کی اپنی ہی فلاسفی تھی

"سب کچھ یاد کرتا سفند یار خاموش سا احراز کو دیکھنے لگا جس کے خیالات"جس کا

نظریہ محض ایک لڑکی سے ملنے کے بعد بدل گیا تھا اور اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ احراز کے بدلتے خیالات پر خوشی کا اِظہار کرے یا غم کا "کیونکہ اُس کو رہ رہ کر یشم کا خیال آ رہا تھا اُس کو یشم کے لیے دلی افسوس ہو رہا تھا وہ جانتا تھا اِس میں احراز کا کوئی اختیار نہیں پر اُس کے باوجود بھی کسی اور کا احراز کی زندگی میں اچانک آنا اور پھر اُس کی زندگی بن جانا یہ چیزیں اسفند کو پسند نہیں آئی تھی۔۔

"یشم کو پتا ہے؟ اسفند نے سنجیدگی سے سوال کیا

"اُف یس یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔۔اُس کی بات پر احراز نے ساختہ اپنے سر پہ ہاتھ مارا تھا

www.novelsclubb.com

"کیوں کیا ہوا؟ اسفند چونک سا گیا

"یار میں نے یش سے پرومس کیا تھا کہ اگر میری فیلنگز کسی لڑکی کے لیے پیدا ہو گی تو میں سب سے پہلے آ کر اُس کو بتاؤں گا لیکن یہاں آ کر مجھے جانے کیا ہو گیا جو پہلے تُجھے بتا دیا۔۔احراز افسوس بھرے لہجے میں بولا

"تم نے یشم کو اِتنا بہادر سمجھا ہے جو وہ جس سے پیار کرتی ہے "اُس کے منہ سے کسی اور کے لیے چاہت جان کر وہ خوش ہو جائے گی اور تمہیں مُبارکباد دے گی۔۔ "محبت کرنے والوں کا دل مانا کہ بڑا ہوتا ہے لیکن اِتنا بڑا نہیں ہوتا کہ اُس کا یار کسی اور کا ہو جائے اور دل میں ٹیس بھی نہ اُٹھے "تمہارا یہ یشم کو بتانا ایسا ہے جیسے اُس کے پیٹ پر بے دردی سے چُھرا گھونپ کر بعد میں یہ پوچھنا کہ درد تو نہیں ہوا۔۔ "تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا احراز کسی اور کی وجہ سے تم نے یشم اور اُس کے جذبات کو اگنور کیوں کیا؟ اسفند نے سوال اُٹھایا تو احراز کو چُپ لگ گئی تھی "وہ میری بات کو سمجھے گی۔۔ احراز نظریں چُراتا بس یہی بول پایا تھا

"وہ تم سے محبت کرتی ہے اِس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ اُس کو تم بیوقوف سمجھ لو "ہر محبت کرنے والا بیوقوف تو نہیں البتہ دل کے ہاتھوں مجبور ضرور ہوتا ہے اور یشم کا بھی یہی حال ہے۔ وہ مجبور ہے اپنے دل کے ہاتھوں "اُس دل میں چُھپی تمہاری محبت کے آگے مجبور ہے وہ۔۔ اسفند تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولا

"میں نے اُس سے نہیں تھا کہا کہ مجبور ہو جاؤ اِس راہ کی مسافر وہ خود بنی تھی" ورنہ میں تو اُس کو باز رکھنے کی کوشش بہت کی تھی۔۔احراز اپنے دفاع میں بولا

"اچھا تو جس راہ کے مسافر تم بنے ہو اُس راہ کی کوئی منزل ہے یا بس تم بھی ریگستان میں جانے والے بھٹکے ہوئے مسافر کی طرح ہو جس کو دور سے پانی تو نظر آ جاتا ہے لیکن جب وہ سامنے جاتا ہے تو وہاں کوئی پانی نہیں ہوتا۔۔اسفند نے کہا تو احراز کو ایسے لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔

"میں اُس کو چاہتا ہوں دیکھنا وہ بھی مجھے چاہے گی۔۔احراز جانے اُس کو یقین دِلوانے لگا یا خود کو

www.novelsclubb.com

"یشم تمہیں چاہتی ہے پر تم اُس کو نہیں چاہتے تو کیسے ممکن ہے جو تمہاری چاہ ہے اُس کی چاہ بھی تم ہو۔۔اسفند کافی صاف گوئی کا مظاہرہ کرنے لگا تھا

"تم ایسے دل جلانے والی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ احراز سے برداشت نہیں ہو رہا تھا جو اسفند یار اُس سے بول رہا تھا

"ہماری باتیں تم پر اثر انداز نہیں کرتی تم وہ کرتے ہو جو تمہارا دل چاہتا ہے تو ابھی جاؤ راستے میں تمہیں ایک فلاور شاپ ملے گا وہاں سے ایک پھولوں کا گُلدستہ لو پھر اُس لڑکی کے پاس جا کر پرپوز کرو۔۔اسفند صوفے سے ٹیک لگاتا آرام سے اُس کو بولا

"ابھی؟احراز کو حیرت ہوئی

"ہاں کیوں؟"ابھی کوئی مسئلہ ہے کیا؟"تمہیں اُس سے محبت ہے نہ؟اسفند نے پوچھا

"ہاں پر ابھی پہلے میں اُس کا دل جیتنا چاہتا ہوں وہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں ہے وہ الگ ہے اور میرا نہیں خیال اچانک سے اگر میں اُس کو پرپوز کروں گا تو وہ شاید ایکسپیٹ نہ کرے۔۔احراز کچھ پریشان سا ہو گیا

"صاف انکار نہیں کرے گی تم ایک بار کہو گے تو ہو سکتا ہے وہ وقت مانگے "لیکن اگر اُس نے کبھی تم سے شادی نہ کرنی ہو تو اُس کا لہجہ "اُس کا انداز تمہیں بتائے گا۔

۔اسفند نے کہا تو احراز اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا

"ٹھیک ہے میں پھر جاتا ہوں اُس کے پاس ویسے بھی مجھے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتی" کیونکہ ہر لڑکی کی چاہ احراز راجپوت ہوتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ مجھے انکار کرے۔۔احراز کے چہرے پر مسکراہٹ کا بسیرا چھا گیا تھا

"ابھی تم نے کہا وہ باقیوں جیسی نہیں ہے۔۔اسفند اُس کی بات پر ایسے مسکرایا جیسے کوئی بڑا کسی بچے کی بات پر مسکراتا ہو

"تمہیں مجھے بیسٹ وشز دینی چاہیے۔۔احراز اُس کو گھور کر کہتا جانے لگا جب اسفند نے اُس کو آواز دی

www.novelsclubb.com

"اُس میں ایسا کیا ہے احراز جو تمہارا پتھر دل اُس کے لیے موم ہو گیا ہے" پر کبھی اُس پتھر دل نے یش پر ترس نہیں کھایا؟۔اسفند کے پوچھے گئے سوال پر احراز کچھ بول نہیں پایا تھا شاید وہ الفاظ ترتیب دے رہا تھا اُس کو بتانے کا

"اُس کی آنکھیں۔۔احراز نے بتایا

"اُس کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا؟اسفند نے جاننا چاہا

"اُس کی آنکھوں میں سب کچھ تھا"درد"شکوہ"بیزارگی"اکتاہٹ انتقام کی آگ اور بھی جانے کیا کچھ میں اُن آنکھوں میں اُن سب کو نکال کر بس خود کو ڈالنا چاہتا ہوں"اپنے خواب اُس کی آنکھوں میں سمونا چاہتا ہوں"اُس کو چُن کر دامن میں خوشیاں دینا چاہتا ہوں۔۔احراز نے کہا اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا تھا"پیچھے اُس کے جانے کے بعد اسفندیار نے اپنا سیل فون جیب سے نکالا تھا۔۔

"آج میرے پاس تمہارے لیئے ایک سرپرائز ہے جو تمہاری زندگی بدل سکتا ہے"اِس لیے جہاں کہی بھی ہو اپنے گھر کی گیٹ کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور اُس سرپرائز کا انتظار کرو۔۔۔مسیج سینڈ ہونے کے بعد اسفندر لیکس سا بیٹھ گیا تھا اُس کو پتا تھا مسیج کا جواب نہ بھی آیا تو کام ہونے کے بعد کال ضرور آئے گی۔۔۔

"احراز اپنی گاڑی کو فلاور شاپ پر روکتا ایک خوبصورت سا پھولوں کا بُکہ لینے لگا" اُس کے چہرے پر آج الوہی چمک تھی جب کے اپنے اندر نئے جذبات کو پلتا محسوس کر کے اُس کی رنگت سرخ ہو گئی تھی اُس نے کبھی سوچنا نہیں تھا کہ وہ کبھی کسی کو اِتنا بھی چاہ سکتا ہے "زندگی میں اچانک اُس کو سب کچھ اچھا اور خوبصورت لگ رہا تھا اُس کو تو پتا بھی نہیں تھا جس محبت کو وہ ویسٹ آف ٹائیم بولتا تھا اُس کے ہونے کے بعد احراز اِتنی جلدی بدلتی چیزوں کو محسوس کرے گا

"سر نام لکھنا ہے یا بس ایسے ہی۔ شاپ کیپر کی آواز سن کر احراز اپنی سوچ سے باہر نکلا

www.novelsclubb.com

"آ مجھے دے۔۔ کچھ سوچ کر احراز نے پین اور دو چٹیاں اُس سے لی

"میری چاہ کو قبول کر کے مجھے صندل کر دو

"میں بھٹکا ہوا مسافر ہوں"

میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنا کر دو

"دل میں لاکھ جستجو سہی لیکن

"ایک تمہارے آنے کے بعد

"ساری تمنائیں تم سے وابستہ ہو گئی ہیں"

"میں سالوں کا پیاسا ہوں"

مجھ پر اپنی محبت کی بوچھاڑ کر دو۔

میں بھٹکا ہوا مسافر ہوں"

میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنا کر دو

"از قلم رمشا حسین

"یہ لکھنے کے بعد احراز گہرا مسکرایا تھا"اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسے شاعرانہ قسم کے الفاظ وہ بھی لکھ سکتا تھا۔"لیکن اُس کو شاید پتا نہیں تھا کہ ابھی تو آغازِ محبت

ہے انجامِ محبت تو ابھی باقی ہے۔۔"خیر وہ پھولوں کی مہک کو اپنی سانسوں کے قریب کرتا پھر تھوڑا دور جا کر اُس نے چار قسم کے الگ چاکلیٹس لیئے تھے یہ سوچ کر کہ اِن میں سے کوئی تو چاکلیٹ چراغ کا فیورٹ ہو گا۔۔"اُن سب چیزوں کو وہ فرنٹ سیٹ پر احتیاط سے رکھتا خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔۔"پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کرتا وہ راجپوت ویلا پُہنچا تھا اور جیسے ہی وہ گاڑی کو سائیڈ پر کھڑا کرتا اندر داخل ہوا تو سامنے لان کے بیچوں بیچ چراغ کو دیکھ کر اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی"اُس کو اندازہ ہوا کہ جیسے یہ کائنات بھی اُس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔۔"اپنے ہاتھ میں بُکے اور چاکلیٹس کو دیکھتا احراز ابھی کال پر بات کرتی چراغ کی طرف بڑھنے لگا تھا جب اچانک کوئی اُس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"یش وہ

"میں جانتی تھی تم پوری دُنیا گھوم پِھر کر واپس لوٹ کے میری طرف آؤ گے۔۔

"یشم کو اپنے ساتھ کھڑا دیکھ کر احراز مسکرا کر کچھ کہنے والا جب یشم چہرے پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوبصورت مسکرا کر لائے اُس کے ہاتھوں سے پھولوں کا بُکہ اور چاکلیٹس لیئے بولتی گئی تو احراز کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا

"نہی

"تم نے شکر ہے مزید دیر نہیں لگائی اور اگر مجھے پتا ہوتا کہ اِس بار میری شادی کی ڈیٹ فِکس ہونے کا جان کر تم بھاگ بھاگم میرے پاس آؤ گے "اپنی محبت کا مجھ سے اعتراف کرو گے تو یقین جانو میں کب کا ایسے آنے والے رشتوں پر ہاں کر دیتی۔

۔یشم ایک بار پھر اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی تو احراز اپنا سر نفی میں ہلاتا کبھی اُس کو دیکھتا تو کبھی دور کسی سے فون پر بات کرتی چراغ کو دیکھتا جس کے لیے وہ یہاں آیا تھا" جس سے ملنے کے بعد اُس کو اپنے اندر محبت ہے کا احساس ہوا تھا ورنہ اُس کی ساری زندگی تو ساری بغیر کسی محبت کے احساس سے گزرتی

"تمہیں پتا ہے آج مجھے اپنا آپ ہواؤں میں اُڑتا محسوس ہو رہا ہے مجھے لگ رہا ہے جیسے میں دُنیا کی خوشقسمت لڑکی ہوں "اور احراز تم نے آج میری محبت کو قبول

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر کے مجھے اور میرے احساسات کو صندل کر دیا ہے' میرا دامن جیسے خوشیوں سے بھر دیا ہے" تمہیں پتا نہیں احراز ورنہ تمہارا یہ اِظہار بس اِظہار نہیں بلکہ ایک ایسی پھونک ہے جس نے ایک مردہ جسم میں زندگی کی روح بخشی ہے۔۔" میں بہت ڈپریس تھی احراز تمہارے بنا میرا کیا ہوتا یہ سوچ سوچ کر میں بس پاگل ہونے کے در پر تھی لیکن فائنلی تمہیں اِتنے سالوں بعد ریلائیز ہوا کہ تمہیں بس یشم راجپوت کا ہونا ہے تمہاری قسمت کا تارا بس تمہاری یش ہے۔۔ یشم اُس کے دونوں ہاتھ تھامتی خوشی سے چور لہجے میں بولتی چلی گئی تھی" اور احراز بس اُس کے چہرے پر چھائے رنگوں کو دیکھنے لگا" اُس نے آج سے پہلے یشم کو اِتنا خوش ہوتا ہوا نہیں دیکھا تھا جس طرح وہ آج دیکھ رہا تھا" اُس کو یشم کا چہرہ چمکتا دمکتا محسوس ہوا" یشم سے نظریں ہٹائے وہ چراغ کو دیکھنے لگا جس کو اُس کی زندگی میں آئے بس دو ماہ کا عرصہ ہوا تھا جس سے محبت کا وہ داعویدار تھا" اور ایک یشم تھی جو اُس سے عشق کی داعویدار تھی" جس کو وہ بچپن سے جانتا تھا جو اُس کے ہر درد خوشی کی رازدار تھی

جس نے زندگی کے ہر موڑ پر اُس کا ساتھ دیا تھا۔۔"اگر کبھی وہ مر جاتا تو شاید نہیں یقیناً چراغ کو کوئی فرق نہ پڑتا پر یشم کی جیسے زندگی اُجڑ جاتی "اب اُس پر تھا کہ وہ کیا کرتا ہے "اُس کی ایک "ہاں "یشم "کی زندگی سنوارنے تک سے اُجاڑنے کا سبب بن سکتی تھی۔وہ چاہتا تو یشم کے چہرے پر آئی خوشی کو وہ ختم کر سکتا تھا آگے بڑھ کر چراغ کا دامن تھام سکتا تھا جس سے اُس کو محبت تھی پر وہ خود غرض نہیں تھا بن سکتا اِس وقت "وہ بزنس مین تھا جو ہر نفع نقصان کے لیے خود کو تیار رکھتا تھا پر اُس نے یہ کبھی نہیں تھا سوچا کہ زندگی کے فیصلے لینے پر بھی اُس کو نفع نقصان کو دیکھنا پڑے گا یا دل کو مار کر دماغ کی سُننی پڑے گی "کیونکہ اُس نے کبھی دل کی نہیں سُنی تھی زندگی میں پہلی بار دل کی کسی بات پر اُس نے لبیک پڑھا تھا اور مات کھائی تھی "کیونکہ احراز کو لگا وہ اپنی خوشی کے لیے یشم کو زندگی بھر کا روگ نہیں تھا دے سکتا "وہ مرد تھا اگر گر بھی جاتا گر کر ٹوٹ بکھر بھی جاتا تو خیر تھی پر ایسے حال میں وہ کبھی یشم کو دیکھنا نہیں چاہے گا "اور نہ ایسی وجہ بننا پسند کرے گا۔"کیونکہ اُس وقت

احراز کو احساس ہوا جیسے اپنی محبت ایک طرف لیکن اپنی دوست یشم کو دکھوں سے بھری زندگی نہیں دے سکتا تھا" وہ اپنی خوشی کے لیے اُس کی خوشیوں کو آگ میں جھونک نہیں سکتا تھا" اُس کو اپنی محبت کو پانے کی چاہ تھی پر اُس چاہ میں وہ یشم کو بھول نہیں سکتا تھا" ہمیشہ ایسا ہوتا تھا کہ لڑکیوں کو اپنا دل مار کر آگے بڑھنا ہوتا تھا پر آج اگر کسی نے اپنے دل کو مارا تھا تو وہ احراز تھا احراز راجپوت جو زندگی کے اِس دوہرائے پر تھا کہ اُس کو محبت اور دوستی میں سے کسی ایک کو چُننا تھا اور اُس نے دوستی کو چُن لیا تھا اپنی محبت کو نہیں" محبت کو کچھ نہ سمجھنے والے کو آج محبت نے بہت بڑی شکست دی تھی اِتنی کہ وہ نہ اب کھل کر جی سکتا تھا اور نہ مر سکتا تھا۔

"مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی" دُنیا کا فضول ترین کام محبت کرنا ہے جو اچھے بھلے انسان کو دوسرے کا پابند بنا دیتی ہے اور مجھے کبھی منظور نہیں ہو گا کہ کوئی مجھ پر حاوی ہو۔۔" میں نہ کبھی کسی سے محبت کروں گا اور نہ کسی کے سامنے جُھکوں

گا۔۔"میں احراز راجپوت ہوں میرا ایک الگ لیول ہے۔۔

"اپنے کہے جانے والے جُملوں کی بازگشت اُس کو اپنے کان کے آس پاس محسوس ہونے لگی تھی ایسے جیسے اُس کے الفاظ اُس پر ہنس رہے تھے قہقہقہ لگا رہے تھے" اور جیسے اُس سے یہ کہہ رہے تھے کہ محبت کو کھیل سمجھنے والے اب بتا کیسا لگا تمہیں محبت کا کھیل "ساری عمر خود کو اِس روگ سے بچانے کی ہزار جتن کیے تھے تم نے لیکن محبت کی نہیں جاتی یہ اِنسان کے اختیار میں نہیں ہوتی "محبت ہر انسان کو ہو جاتی ہے چاہے پھر وہ جتنا بھی علقمند کیوں نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"پانے سے کھونے کا مزہ کچھ اور ہے

بند آنکھوں سے رونے کا مزہ اور ہے

"آنسو بنے لفظ اور لفظ بنے غزل

اور اُس غزل میں تیرے ہونے کا مزا اور ہے

"یشم ایک ہاتھ میں پھول پکڑے دوسرے ہاتھ سے اُس کا تھام کر اپنے ہاتھ میں لیتی اندر کی طرف بڑھتی اُس سے جانے کیا کچھ بول رہی تھی پر احراز بہرا بنا اُس کے ساتھ چلتا یک ٹک بس چراغ کو دیکھے جا رہا تھا۔۔"اُس کو کبھی محبت ہو گی یہ اُس نے کبھی سوچا تک نہ تھا۔۔"یکطرفہ ہو گی ایسا تو اُس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔۔

🍁🍁🍁🍁🍁🍁🍁🍁

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

www.novelsclubb.com

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 12

موم

ڈیڈ

"چچی جان

"چچا جان

التمش

کہاں ہیں آپ سب لوگ باہر آ جائے۔۔۔احراز کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے میں داخل ہوتی یشم نے اُونچی آواز میں سب گھر والوں کو اکھٹا کرنا شروع کیا"اِس دوران احراز بس خاموش سا اُس کی کاروائی ملاحظہ فرما رہا تھا کیونکہ اِس وقت اُس کا دماغ پوری طرح سے ماؤف ہو گیا تھا اُس کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔"اُس کے ساتھ وہ ہو گیا تھا جس کا اُس نے کبھی سوچا تک نہ تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے یشم سب خیریت تو ہے نہ بیٹا؟افروز بیگم ہال میں آتی پریشان ہوئی تھی"جبکہ کچن سے باہر نکلتی سارا بیگم کی نظریں تو یشم کے ہاتھوں پر تھیں جہاں ایک ہاتھ میں خوبصورت ریڈ پھول تھے تو دوسرے ہاتھ میں احراز کا ہاتھ تھا

"چچی جان گیس واٹ۔۔۔یشم نے پرجوش لہجے میں اُن سے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یش ہوا کیا ہے اور تم نے احراز کا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا ہے ایسے ؟افروز بیگم کے کچھ بھی کہنے سے پہلے سارا بیگم نے سنجیدگی سے اُس سے استفسار کیا" شام میں ہی تو اُس کا رشتہ پکا ہو گیا تھا اور اب یہ اِن دونوں کا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آنا سارا بیگم کو کچھ ہضم نہیں ہوا تھا۔

"موم احراز نے مجھے پرپوز کیا۔" یشم نے چہک کر بتایا تو ہر کوئی اپنی جگہ حیرت زدہ رہ گیا تھا جبکہ احراز اضطراب کی کیفیت میں گھرا اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا اُس کو گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔۔"ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس کا دل بند ہو جائے گا

یہ کیا بول رہی ہو تم؟ سارا بیگم حیران ہوئی

"ٹھیک بول رہی ہوں اور آپ پلیز جو آنٹی صبح آئی تھی اُن کو انکار کر دے کہ ہم آپ کے ساتھ رشتہ نہیں کر سکتے۔۔یشم کا لہجہ کافی ہشاش بشاش تھا صبح کے بلکل برعکس

"احراز یش کیا بول رہی ہے ؟افروز بیگم نے خاموش کھڑے احراز سے پوچھا

"چچی وہ

"احراز سے کچھ بولا نہیں گیا اُس کو اپنے گلے میں کچھ پھنستا ہوا محسوس ہوا تھا

"ہاں بولو کیا بول رہی ہے یشم؟ سارا بیگم نے بھی سنجیدگی سے پوچھا

"چچی میں یش سے شادی کروں گا۔۔احراز نے بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا اور اُس کے یہ الفاظ گھر میں داخل ہوتی چراغ نے بھی بخوبی سُن لیئے تھے اور اُس کو یشم کے لیے دِلی خوشی ہوئی تھی "لیکن سینے میں کچھ بہت بُری طرح سے چُبھا بھی تھا اِس وقت اُس کو کوئی شدت سے یاد آیا تھا جو آنکھوں سے آنسوؤ کی صورت میں بہہ کر گالوں سے پھسلتے گئے تھے۔۔"لیکن اپنے آنسوؤ کو وہ بیدردی سے رگڑتی بنا کسی پر ایک نظر ڈالے وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

"احراز یہ کیا مذاق ہے؟" تمہیں پتا ہے یش کا رشتہ طے ہو گیا ہے اُس کے باوجود تم ایسا بول رہے ہو جب یہی کرنا تھا تو پہلے بتا دیتے نہ اب کیوں؟ سارا بیگم کو احراز کا یوں اچانک فیصلہ لینا کچھ خاص سمجھ میں نہیں آیا تھا دوسری طرف احراز کے پاس

اُن کے سوال کا جواب تھا بھی نہیں

"موم کیا ہو گیا ہے؟یشم کو اُن کا احراز سے ایسے بات کرنا پسند نہیں آیا تھا اُس کو ڈر تھا کہیں احراز کو بُرا نہ لگ جائے وہ احراز کی نیچر سے خوب واقف تھی اُس کو پتا تھا احراز کو کسی کا بھی تھوڑا تلخ لہجہ بھی برداشت نہیں ہوتا تھا

"تم چُپ رہو مجھے بات کرنے دو"میں نے مسز احمد کو ہاں میں جواب دیا تھا اور وہ کل آئے گی ڈیٹ فکس کرنے پھر جب میں انکار کروں گی تو تمہیں اندازہ ہے وہ کیسا ری ایکٹ کرے گی؟"اور کیسا لگے گا اُن کو۔۔۔سارا بیگم اُس کو گھور کر بولی تھی

"موم آپ کو میرا اور میری خوشی کے بارے میں سوچنا چاہیے نا کہ یہ مسز احمد کیسے ری ایکٹ کرے گی"آپ کو میں نے پہلے کہا ہوا تھا کہ تھوڑا ویٹ کرے لیکن آپ نے نہیں کیا اگر کرتی تو یہاں تک نوبت نہ آتی"میں آج سے نہیں بلکہ شروع سے احراز کو چاہتی ہوں اور اُس کے علاوہ میری زندگی میں کوئی بھی نہیں آسکتا محبت انتظار مانگتی ہے اور میں آخری سانس تک احراز کا انتظار کرنے کو تیار تھی۔۔یشم

جذباتی سی ہو گئی تھی "اُس کو تو زرا اندازہ بھی نہیں تھا کہ اُس کی لو اسٹوری میں احراز کے علاوہ بھی کوئی ویلن ہو سکتا ہے اور ویلن اُس کی ماں ہو گی" یہ تو اُس کے لیے کسی خواب سے کم نہ تھا" لیکن اُس کی باتوں نے احراز کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا وہ بس اُس کو دیکھنے لگا جو اُس کے لیے ہر ایک سے لڑنے کو تیار تھی" یشم کو وہ جانتا تھا وہ کول پرسنالٹی کی مالک تھی چاہے کچھ بھی ہو جاتا لیکن اُس کے چہرے پر غُصے کی ہلکی شبیہہ تک بھی ظاہر نہ ہوتی تھی" پر آج وہ جس انداز اور اٹیٹیوڈ میں تھی یہ احراز کو پہلی بار دیکھنے کو مل رہا تھا اُس کو احساس ہوا جیسے وہ اُس کے علاوہ کسی اور کا انتخاب کر کے وہ یشم کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کرنے والا تھا" ایک ایسا گناہ جو اُس کو کبھی سکون سے رہنے نہ دیتا" چاہے اُس نے کبھی یشم کو اُس نظریے سے دیکھا تک نہ تھا پر اُس نے سوچ لیا تھا وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گا کہ اُس کی ذات سے کبھی یشم کو تکلیف نہ پہنچے کبھی وہ ہرٹ نہ ہو" یشم کا دل سونا تھا اور ایسے دل والے قسمت والوں کو ملا کرتے تھے اور وہ اُن خوشقسمت لوگوں میں شامل ہونا

چاہتا تھا"اُس نے سوچ لیا تھا وہ چراغ سے فاصلہ بنائے گا"اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ اپنی کوششوں میں کتنا کامیاب ہوتا ہے کیونکہ جو محبت نہ کرنے کے داعویدار ہوتے ہیں اُن کو جب محبت ہوتی ہے تو بہت شدت سے ہوتی ہے"اور جس کو بھی چاہتے ہیں" ٹوٹ کر چاہتے ہیں اُس کے لیے سب کچھ فنا کرنے کو بھی تیار ہوتے ہیں"لیکن یہاں بات یہ تھی کہ یشم کی دوستی احراز کی محبت سے زیادہ بھاری تھی"آج محبت کی ہار ہوئی تھی اور دوستی کی جیت ہوئی تھی"یشم کا احراز پر یقین سچ ثابت ہوا تھا کہ وہ اُس کے علاوہ کسی اور کو کبھی چوز نہیں کرے گا۔۔"چاہے احراز یہاں جس نیت سے بھی آیا تھا پر یشم کو دیکھ کر اُس کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا تھا اور اب تا عمر اُس کو اپنے اِس بدلتے فیصلے پر قائم رہنا تھا۔

"افروز تم اِس پاگل لڑکی کو سمجھاؤ ہماری بدنامی ہو گی۔۔سارا بیگم نے پریشان ہو کر افروز بیگم سے کہا

"بھابھی یش کی بات سہی ہے ہمیں دوسروں کی نہیں بلکہ اپنے بچوں کی خوشیوں کو دیکھنا چاہیے "اگر یش اور احراز ایک دوسرے کو چاہتے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ ہمیں درمیان میں رُکاوٹ پیدا کرنی چاہیے۔۔افروز بیگم نے کہا تو یشم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا اور اُس نے اُن کو دیکھ کر فلائنگ کس دی تھی جبکہ احراز نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ لیا تھا

"تم تو بچوں کے ساتھ بچی مت بنو۔۔سارا بیگم کو افروز بیگم سے ایسی توقع نہ تھی

"چچی جان نے عقل کا استعمال کیا ہے آپ بھی عقل کو ہاتھ لگائے۔۔یشم نے مسکراہٹ دبائے اُن سے کہا تو سارا بیگم نے کڑے تیوروں سے اُس کو گھورا

"مجھے ضروری کام ہے تو میں چلتا ہوں۔۔احراز کو اپنا وہاں مزید رُکنا جیسے محال لگا تھا گھٹن کا احساس جیسے بڑھتا ہی جا رہا تھا

"ابھی کیوں گپ شپ کرتے ہیں نہ اور آج رات ڈنر بھی باہر کرتے ہیں۔۔یشم نے اُس کی بات کے جواب میں فوری کہا

"پھر کبھی ابھی نہیں۔۔احراز نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی

"کل چلینگے پھر۔۔یشم نیم رضامند ہوتی بولی تو احراز نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا اور اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔

"باہر آکر احراز نے لمبے لمبے سانس بھر کر جیسے گھٹن کا احساس کم کرنے کی اپنی ایک ناکام کوشش کی تھی "جس میں وہ بُری طرح سے فیل ہو گیا تھا۔۔"اِتنے خوبصورت خوشگوار موسم میں بھی اُس کا ماتھا پسینے سے شرابور ہو گیا تھا"کیا کچھ سوچ کر وہ یہاں آیا تھا اور کیا ہو گیا تھا جس نے اُس بارے میں سوچا بھی نہ تھا"اُس کو نہیں تھا اندازہ کہ یشم یوں اُس کے ہاتھوں میں پھول دیکھ کر غلطی فہمی کا شکار ہو گی "وہ جانتا تھا یشم اِتنی بیوقوف کبھی نہ تھی پر آج بغیر اُس کی بات سُنے یشم نے جیسا ردعمل دیا تھا اُس ردعمل نے جہاں یشم کو سب کچھ دے دیا تھا وہی احراز سے اُس کا سب کچھ لے لیا تھا جس کا اندازہ اگر "یشم کو ہوتا تو وہ خود احراز کا ہاتھ چراغ کے ہاتھ میں دیتی کیونکہ دونوں کو اپنے دل اور دل میں موجود محبت سے زیادہ اپنی

دوستی عزیز تھی اور محبت اور دوستی میں تو ہمیشہ دوستی کا پلڑا بھاری رہا ہے۔۔

اِک واری یار سونادِس جاوے

بل بل جاواں جادو سادے وال اوے

"ہنسا ہن تُپے بہ کے تینوں دتی چھاں وے

کیتی تیرے نال اساں اپنی اوے جان وے

دُنیا زمانے نال یاریاں نہ لاوی

www.novelsclubb.com

"افروز بیگم نے اپنے آنسو ؤ چھپاتی کمرے میں جاتی ہوئی چراغ کو دیکھ لیا تھا" تبھی وہ جیسے فارغ ہوئیں تو سیدھا چراغ کے کمرے میں آئی تھی "جہاں اندھیرے کا راج تھا" اُن کو ایک گانے کے بول کے علاوہ کچھ اور سُنائی نہیں دیا اور نہ کچھ دِکھائیے دیا" تبھی ہاتھ آگے بڑھا کر اُنہوں نے سوئچ بورڈ ٹٹول کر روم کی ساری لائیٹ آن

کی

جیڑا چمکیلا دِسے سکہ اوہی کھوٹا اے

یار بتھیرے مل جاندے جنت کمانا او کھا یئے

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یار و تو کھا یئے

دردنوں اے پہ دردنہ سمجھے ہر گھڑی اے سو کھا یئے

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یار و تو کھا یئے

www.novelsclubb.com

"سامنے کا منظر دیکھ کر اُنہوں نے بے ساختہ گہری سانس بھری تھی جہاں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنے سینے پر تصویر کو سینے میں بھینچے چراغ آنکھیں موندیں لیٹی ہوئی تھیں "اُس کے گالوں پر آنسوؤ کے مٹے مٹے نشان دیکھ کر اُن کو بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ دیر تک روتی رہی ہے

"جو بھی کہا تھا ہم نے کیا ہے

ہم جس کو عشق سمجھے وہ امتحان ہے

چاہت نہیں تھی ربا تھی مجبوری

"ہسدی نے بلیاں مگر دل میرا روندا اے

یار بتھیرے مل جاندے جنت کمانا او کھایئے

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یارو تو کھایئے

دردنوں اے پہ دردنہ سمجھے ہر گھڑی اے سو کھایئے

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یارو تو کھایئے

تو کھایئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو کھایئے

"چراغ۔۔؟افروز بیگم نے آگے بڑھ کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا تو چراغ نے چونک کر اپنی آنکھوں کو کھول کر بیڈ کے آس پاس دیکھا جہاں اُس کا پھیلا وا سامان پڑا تھا۔" کہی پُرانے سیل فونز پڑے تھے" کہیں مردانہ ایکسپینسو گھڑیاں پڑی تھی اور وارڈروپ کے پاس مردانہ سفید "بلیو "نیوی بلیو اسکن "براؤن "ہلکے رنگ کی گُلابی شرٹ" گرے ہر رنگ کی شرٹس بکھری پڑی تھیں جن کو دیکھ کر اُس کے اپنے گلے میں کانٹے چُبھتے محسوس ہوئے تھے "دل پھٹنے کے قریب تھا

"تیری ہر معصومیت پر ہم ہوئے تھے کیوں فدا

"تیرے من میں تھا کوئی اور میرے من میں تو ہی تھا

"یہ کہاں لے آیا مجھ کو عشق میرا بے وجہ

اب کے پچھتاتے ہو جانم ہے نیا کیا ماجرا

"وہ نہیں آیا نہ "پہلے تو آتا تھا۔۔۔چراغ چھت پر نظریں ٹِکائے بِکھرے لہجے میں بولی تھی

"وہ چلا گیا ہے میری جان وہاں جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔۔۔افروز بیگم اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی

"وہ آتا تھا لیکن سب لوگوں نے مل کر اُس کو مجھ سے دور کر دیا" ورنہ وہ آج میرے ساتھ ہوتا اُس کی چیزیں نہ ہوتی۔۔چراغ اپنا سر نفی میں ہلاتی بولی

"کیا یاد آرہا ہے وہ بہت زیادہ؟ افروز بیگم کو اُس پر ترس سا آنے لگا جس کی آنکھیں لال سوجھی ہوئیں تھیں

"یاد کرنے کے لیے بُھلانا شرط ہوتی ہے "اور میں ابھی اُس شرط پر پوری نہیں اُتری۔۔چراغ کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا جس پر افروز بیگم کا

دل کٹ کے رہ گیا تھا کم عمری میں اُس نے جیسا روگ پال لیا تھا اُس سے جانے کب وہ آزاد ہوتی "ہوتی بھی یا نہیں کس کو پتا تھا

جو آرزو تھی تیری "وہ پوری ہوئی

"پھر کیوں ہیں آنکھیں تیری بھیگی ہوئی

ہم نے تو چاہا وہی جو تم نے چاہا تھا

"کہہ نہ سکے ہم کبھی بس اک اشارہ تھا

www.novelsclubb.com

"تمہارے رونے سے کچھ سہی تو نہیں ہو گا نہ پھر کیوں رو کر خود کو تکلیف دے رہی ہو؟ افروز بیگم اُس کے آنسو ؤ صاف کرتی بولی

"تاکہ وہ آئے اور اپنی انگلیوں کے پوروں سے میرے آنسو ؤ صاف کرے۔۔چراغ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی

"وہ نہیں آئے گا کبھی لوٹ کر جتنی جلدی اِس بات کو مان لو گی اِتنا تمہارے لیے بہتر ہو گا "بخش دو اُس کی روح کو اور خود پر بھی ترس کھاؤ کیا بنا دیا ہے اپنا حال؟ "کیوں خود پر زندگی کے رنگوں کو حرام کر دیا ہے۔۔افروز بیگم نے اُس کو جِنجھوڑ کر کہا

"وہ آئے گا آپ دیکھیے گا بس راستے میں ہو گا اُس کو کبھی کبھار آنے میں دیر ہو جاتی ہے "لیکن وہ آتا ضرور ہے۔۔چراغ تصویر کو دیکھتی سرگوشی نما آواز میں بولی تو افروز بیگم خاصی حیران نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جس کی نگاہیں آس پاس کسی کو تلاش کرنے میں لگی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

"تم نے میڈیسن لی ہے؟افروز بیگم سمجھ گی کہ اُس کو اٹیک ہوا ہے تبھی ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگی ہے

"ختم ہو گئی ہے ایک ماہ سے نہیں لی۔۔چراغ نے بتایا تو وہ اُس کی لاپرواہی پر حیران ہونے کے بجائے کچھ اور نہ کر پائی

"مجھے بتانا چاہیے تھا تمہیں اور چراغ وہ میڈیسن تمہارے لیے بہت ضروری ہے ورنہ تم سب کچھ کچھ بھولتی جاؤ گی تمہارا دماغ کام کرنا چھوڑ دے گا۔۔افروز بیگم نے اُس کو سمجھانے کی نیت سے کہا

"آئے ڈرو پس چاہیے مجھے آنکھوں میں پین ہو رہا۔۔چراغ اُن کی بات پر محض اِتنا بولی

"لیٹ جاؤ میں ڈالتی ہوں۔۔افروز بیگم نے کہا اور سائیڈ ٹیبل کا ایک ڈرار کھولا

ہسدی نے بلیاں مگر دل میرا روندا اے

یار بتھیرے مل جاندے جنت کمانا او کھایئے

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یار و تو کھایئے

دردنوں اے پہ دردنہ سمجھے ہر گھڑی اے سو کھایئے

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یار و تو کھایئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندر کجھ تے باہر کجھ دُنیا تے یار وتو کھایئے

"میں مر کیوں نہیں جاتی؟" مجھے موت کیوں نہیں آتی؟' ایسے بہت سے سوالات ہیں میرے اندر پر جواب نہیں ملتا کوئی۔۔چراغ بیڈ پر چت لیٹنے کے بعد اُن سے بولی

"مایوسی کفر ہے" تمہاری پڑھائی پوری ہو جائے دیکھنا پھر میں کسی شہزادے سے تمہاری شادی کرواؤں گی" جس کے بعد تم اپنی زندگی میں آگے کی طرف بڑھو گی" اپنی ایک الگ دُنیا بناؤں گی۔۔' تمہارے بھی بچے ہو گے شوہر ہو گا ایک خوشحال فیملی ہو گی۔۔افروز بیگم اُس کو کسی بچے کی طرح ٹریٹ کرنے لگی پر وہ انجان تھی کہ اُن کے اِن الفاظوں نے چراغ کی روح تک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اُس کا دل تڑپ اُٹھا تھا چیخ رہا تھا۔۔" جبکہ کانوں میں بچے کی قلقاریاں گونجنے لگیں

تھیں۔

"تم خوش ہو نہ وہاں؟ صالحہ بیگم پنکی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پوچھنے لگی جو اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی

"ہاں میں بہت خوش ہوں۔۔۔"اور فارس اسلام آباد جانے کی بات کر رہا تھا پر میں نے اُس کو منع کر دیا"بھلا میں آپ کو یہاں اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں۔۔"پنکی نے اُن کی بات کے جواب میں جلدی سے کہا

"فارس اسلام آباد کیوں جانا چاہتا ہے؟"اور تمہیں کیا ضرورت ہے اُس کی کسی بات سے اختلاف کرنے کی"وہ شوہر ہے تمہارا اگر اُس کی ہاں میں"ہاں"ملاؤ گی تو تمہارا مقام اُس کے دل میں اُونچا ہو گا اور جو بیوی بلاوجہ شوہر سے بحث مباحث نہیں کرتی وہ ہمیشہ اپنے شوہر کے دل میں راج کرتی ہے۔۔صالحہ بیگم نے اُس کو سمجھانے کے غرض سے کہا تو وہ ہنس پڑی

www.novelsclubb.com

"آپ کو بتا دوں میں آلریڈی فارس کے دل میں موجود ہوں "میرا مقام اُس کے دل میں اُونچا ہے تو آپ بلاوجہ کی ٹینشن نہ لے۔۔۔پنکی اُن کی گود سے سر اُٹھاتی مزے سے بولی

"فارس تمہاری ہر بات مانتا ہے تم بھی اُس کی قدر کیا کرو "اور بتاؤ اسلام آباد کیوں جانا چاہتا ہے وہ؟ صالحہ بیگم نے اُس کو گھور کر سوال کیا تھا

"وہ بس چاہتا ہے کہ ہم دو چار دنوں کے لیے اسلام آباد سے ہو کر آئے وہ مجھے ہمارا گھر دِکھانا چاہتا ہے "اگر میں کوئی چینجنگ کروانا چاہوں تو وہ بھی کروا سکتی ہوں۔۔پنکی نے سیریس ہو کر بتایا

"اچھا تو پھر مسئلہ کیا ہے دو چار دِنوں کی تو بات ہے۔۔صالحہ بیگم کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

"یہی تو مسئلہ ہے میری اماں حضور کہ دو چار دِنوں کے لیے روالپنڈی سے اسلام آباد کیوں جانا کونسا وہ شہر یہاں سے اِتنا قریب ہے جب ہمارا فرسٹ بے بی ہو گا تو

ہم ہو آئے گے ویسے بھی آپ کو پتا ہے میرا اتفاق نہیں ہوا کبھی اسلام آباد جانے کا اچھا ہے پھر بعد میں دو بجائے تین ہو کر جائے گے۔۔پنکی نے مسکرا کر بتایا تو اُس کی بات سمجھتی صالحہ بیگم نے ایک چپت اُس کے ماتھے پر لگائی تھی

"تمہیں خوش دیکھ کر میں بہت خوش ہوں۔۔صالحہ بیگم نے محبت سے اُس کا ماتھا چوم کر کہا

"فارس بھی بولتا ہے ایسا خیر میں اُس کو کال کر کے بتا دوں کہ اب آ جائے مجھے لینے۔۔پنکی نے کہا

"کیوں تم تو آج رات یہاں رہنے والی تھی نہ؟صالحہ بیگم نے چونک کر اُس کو دیکھا

"رات کہاں مجھے فارس نے اِجازت نہیں دی اُس نے کہا صبح کے وقت جایا کرو" اور شام میں لوٹ آیا کرو۔۔پنکی نے آنکھیں پِٹپِٹا کر بتایا

"تو تم کہتی نہ کہ ایک رات کی تو بات ہے۔۔صالحہ بیگم نے کہا

"ابھی تو آپ نے کہا کہ جو بیوی اپنے شوہر کی ہاں میں ہاں ملاتی اُس کا مقام شوہر کے

دل میں اُونچا ہوتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ میں فارس سے بحث مباحث میں پڑتی۔

۔پنکی نے کہا تو اُس کی بات پر صالحہ بیگم نے کڑے تیوروں سے اُس کو گھورا

"اگر تمہاری شادی نہ ہوئی ہوتی تو رکھ کر چپل مارتی۔۔صالحہ بیگم نے اُس کو تاسف سے دیکھ کر کہا

"اور اگر ایسا ہوا ہوتا تو میں یہ بول کر یہاں رُکتی بلکل بھی نہ بلکہ نو دو گیارہ ہو جاتی۔

۔پنکی مسکراہٹ دبائے کہتی وہاں سے چلی گئی کیونکہ اُس کو پتا تھا اگر وہاں رُکی تو اِس بار صالحہ بیگم نے اُس کا لحاظ بلکل بھی نہیں کرنا

"پچیس سال زندگی کے بغیر محبت کے گزارے تھے" کیونکہ اپنے زندگی کے اِن سالوں میں محبت سے ناآشنا تھا میرے دل میں کسی کے لیے احساس نہ جاگا تھا محبت کا" پھر اچانک میری زندگی میں ایک انجانی سی لڑکی سے سامنا ہوتا ہے جو مجھے پہلی نظر میں بھا جاتی ہے پر احساس نہیں ہوتا یا میں اُس احساس کو "محبت" کا نام دینا نہیں

چاہتا تھا" جتنا میں محبت سے دور بھاگتا آیا تھا اب لگ رہا ہے جیسے وہ ساری کاوشیں میری بیکار "فضول سی تھیں" کیونکہ میرے دل پر میرا اختیار نہ تھا" میرا دل بھی باقیوں جیسا نکلا" سمجھ نہیں آرہا اپنے دل سے اِس محبت کو کیسے نکالوں جس نے مجھے بے چین اور بے سکون سا کر دیا ہے """میرا سامنا اُس رات چراغ سے کیوں ہوا؟

"کیوں میں اُس کے بارے میں جاننے کا تجسس پیدا ہوا؟" آخر کیوں جو میں نے کسی کے لیے کبھی بھی محسوس نہیں کیا وہ اُس کے لیے کیوں کیا؟

"کیا یہ میرے خُدا نے میرے لیے سزا تجویز کی ہے؟" کیونکہ میں اکثر اِس جذبے کو حقارت جیسے ناموں سے نوازتا تھا" اور آج اُس نے ہی مجھے منہ کے بل گرایا ہے۔

--

"میں کیسے یش سے شادی کر سکتا ہوں؟

"کیا میں اُس کے لیے سہی ہوں؟

"کیا جو اُمیدیں یش نے میرے ساتھ وابستہ کی ہیں" میں اُن کو پورا کر پاؤں گا؟

"ایک کے بعد ایک خیال یکے دیگر سوالوں نے احراز کو جیسے اُلجھن میں ڈال دیا تھا" رات کا جانے کونسا پہر تھا وہ اُس سے بے نیاز اپنی گاڑی کو سنسان سڑک پر کھڑا کیے اپنے ساتھ لڑائی کرنے میں مصروف تھا۔" اُس نے اپنے سیل فون کو سائلنٹ پر کیا ہوا تھا کیونکہ وہ کسی سے بات کرنا نہیں چاہتا تھا وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا خود کو وقت دینا چاہتا تھا۔" وہ ترتیب لگانا چاہتا تھا کہ کیسے وہ اپنے اندر موجود احساسات کو سُلائے" کیسے چراغ کو بھول کر پہلے جیسے ہو جائے جہاں اُس کے سینے میں دل نہیں پتھر ہوتا تھا پر اب تو ہر جگہ بس چراغ چھائی ہوئی تھی جس نے اُس کے چاروں شانے چِت کر لیئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ڈھلنے لگی رات کہ تم یاد آئے

"پھر یوں ہوا رات بڑی دیر تک رہی

"اللہ اُس کا سکون غارت کرے گا" وہ پل پل سکون کو ترسے گا یہ میری بد دعا ہے اُس کو میری بد دعا پوری عمر اُس کا پیچھا کرے گی۔۔"

"آج کافی وقت بعد پُرانی اُلجھنے بھی تازا ہو گئیں تھیں جن کو وہ چراغ کو دیکھنے کے بعد بھول گیا تھا

"کیا شدت سے بد دعا دی کہ واقعی میں میری زندگی سے سکون غارت ہو گیا ہے۔ ۔احراز زخمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بڑبڑایا تھا" اور اُس کو پتا بھی نہیں چلا کہ کب اُس کی آنکھ سے آنسو پھسل کر ڈاڑھی میں جذب ہوا تھا۔۔۔"آج مضبوط توانا مرد ایک عام لڑکی کے لیے تڑپ رہا تھا اُس کے لیے رو رو ہا تھا۔۔"محبت کو کچھ نہ سمجھنے والے کو محبت نے اپنا ایسا رنگ دیکھایا تھا کہ وہ بن پانی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 13

کل سے تم کالج جاؤ گے تو پھر میں تو بور ہو جاؤں گی یہاں۔۔۔پنکی نے بُری شکل بنائے فارس سے کہا جو اپنا نائیٹ سوٹ زیب تن کیے واشروم سے باہر آیا تھا

"تو تم بھی میرے ساتھ آنا۔۔فارس اُس کے پاس آتا ناک دبائے بولا

"کیا ایسا پاسبیل ہے؟پنکی متجسس ہوئی تو فارس ہنس پڑا

www.novelsclubb.com

"میری مانو کالج میں ایڈمیشن لو اپنا" تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ تعلیم بہت ضروری ہے اسپیشلی ایک لڑکی کے لیے۔۔فارس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوتا اُس سے بولا

"تم دُنیا کے واحد شخص ہو جو اپنی بیوی کو پڑھنے کا مشورہ دے رہا ہے۔۔"اور تمہیں

پتا ہے شادی شدہ لڑکی اگر پڑھائی کرتی ہے تو اُس کا سائیڈ ایفیکٹ کیا ہوتا ہے؟" وہ پھر اپنے میاں کو وقت نہیں دے پاتی اپنا سارا وقت کتابوں کو دیتی ہے اور ایک بات کہ میاں بیوی کو پھر آپس میں پیار بھری گفتگو کرنے کا موقع تک نہیں ملتا۔ ۔۔پنکی نے اُس کی بات پر منہ کے زاویئے بگاڑ کر کہا تو ہمیشہ کی طرح فارس نے اُس کی باتوں پر اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔

"پڑھائی کے افوائد پر بھی تو غور کرو میری چھمک چھلو۔۔۔فارس اُس کے جُھمکے سے چھیڑ چھاڑ کرتا بولا

"مجھے نہیں کرنی میں بس تمہیں پڑھنا چاہتی ہوں "تمہاری آنکھوں میں لکھی اپنے لیے محبت کی داستان کو پڑھنا چاہتی ہوں "اور کچھ مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے "میں بہت خوشقسمت سمجھتی ہوں خود کو جو تم میرے ہو پورے کو پورے بس میری یہی دعا ہے کہ ہم یونہی ایک ساتھ رہے۔۔۔پنکی اُس کے کندھوں پر اپنے بازو حائل کرتی بولی تو فارس نے جُھک کر اُس کے ماتھے کا بوسہ لیا

"آمین ایسا ہی ہو گا لیکن اب تم سونے کی تیاری پکڑو۔۔"کیونکہ صبح مجھے کالج جلدی جانا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ناشتہ تمہارے ساتھ کروں"اُس کے بعد تمہاری مرضی ہے چاہو تو دوبارہ سو جانا۔فارس نے جلدی سے کہا

"ہاں پہلے تم لیٹو بیڈ پر کیونکہ مجھے تمہارے سینے پر سر رکھ کر سونے کی عادت ہو گئ ہے"اب ایسے تکیے پر سر رکھ کر نیند نہیں آتی۔۔پنکی نے کہا تو اُس کی بات پر فارس مسکرایا

"ٹھیک ہے۔۔"جگ خالی ہے میں پانی کی بوتل لاؤں اُس کے بعد۔۔فارس نے پانی کی جگ کو خالی دیکھ کر اُس سے کہا

"میں لاتی ہوں۔۔پنکی نے کہا

"میں لاتا ہوں تمہیں فارمل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔فارس اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کرتا خود کمرے سے باہر نکل گیا

www.novelsclubb.com

زندگی نے ستا کے، حد کر دی

میں نے بھی مسکرا کے، حد کر دی

شعر میں نے کہے تھے تیرے لئے

تو نے سب کو سنا کے، حد کر دی

میں نے ان دیکھے چاہنا تھا تجھے

تو نے خوابوں میں آ کے، حد کر دی

میں نے اس سے کہا چلے جاؤ

اور اس نے بھی جا کے، حد کر دی

www.novelsclubb.com

ایک وعدہ تھا یاد رکھنے کا

تو نے وہ ہی بھلا کے، حد کر دی

میرے اک بے خیال جملے کو

تو نے دل پہ لگا کے، حد کر دی

"میں اندر آ جاؤں؟چراغ اپنے خیالوں میں گم تھی "جب یشم نے دروازہ نوک کر کے اُس سے اِجازت چاہی

"ضرور۔۔چراغ سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

"کل رات تمہارے پاس آنا چاہتی تھی لیکن سوچا تم سو نہ گئی ہو۔۔"لیکن آج باتیں ہو جائے۔۔یشم نے بیڈ کی دوسری طرف آ کر بیٹھ کر اُس سے کہا

"آپ رات کے وقت کبھی بھی میرے کمرے میں آسکتی ہیں۔۔چراغ نے اپنے

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں موجود کتاب کو بند کر کے اُس سے کہا

"رات کے وقت کیسے آسکتی ہو وہ تو سونے کا ہوتا ہے "اور تمہیں پتا ہے کہ ساری رات میں نے جاگ کر گزاری ہے۔۔"کیونکہ میں بہت خوش جو تھی فائنلی مجھے میری محبت ملنے والی ہے۔۔یشم آنکھوں کو بند کر کے کھولتی خوشی سے چور لہجے میں بولی

جانے خوشی اور غم کا نیند سے کیا تعلق ہے "جب یہ چیزیں زندگی کا حصہ بنتی ہیں تو راتوں کو نیند اُڑ جاتی ہے۔۔چراغ اُس کی بات پر کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

"ہاں تم نے سہی کہا تمہیں پتا ہے آفس کے کام کا برڈن جب زیادہ ہوتا ہے نہ۔۔"تو مجھے سکون کی نیند نہیں آتی بار بار احراز کو کال کر کے اُس کی بھی نیند حرام کر لیتی ہوں۔۔یشم نے ہنس کر بتایا

"آپ کو خوش دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔۔"اللہ سے کہوں گی آپ کی محبت ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر بولی

"آمین شکریہ تمہیں پتا ہے چراغ؟"کل کا دن میری زندگی کا بہت خوبصورت دن تھا مجھے پتا نہیں تھا کہ جس دن میں اِتنا مایوس ہو رہی ہے "خدا پاک اُس دن مجھے میری محبت سے نوازے گا۔" تمہیں وہ شعر پڑھنا چاہیے تھا جو احراز نے میرے لیے لکھا تھا۔یشم اُس کی بات پر مسکرا کر بولی

"آپ دونوں کی نیچر مختلف ہے۔۔چراغ بس اِتنا بولی

"ہاں میں رنگوں سے جینے والی لڑکی۔۔"اور وہ بیزار سا ان رومانٹک لڑکا۔۔یشم مزاحیہ انداز میں بولی

"ہم۔۔چراغ نے ہونکارا بھرا

"چاہے جانے کا احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے چراغ۔" یہ احساس ہمیں دوسرے جہاں کی سیر کو بھیج دیتا ہے اور پتا ہے جس کو آپ چاہو وہ بھی آپ کو چاہے تو زندگی مزید دلکش لگتی ہے۔۔"میں نے احراز کے لیے بہت کچھ کیا ہے۔۔"میں یشم راجپوت جو حسن میں ہر ایک کو مات دیتی ہے "اُس نے اپنا سب

کچھ لُٹا کر احراز کو پانے کی چاہ کی تھی تمہیں پتا ہے میں نے اسٹڈی صرف کالج تک کی "اُس کے بعد ڈیڈ کو راضی کر کے اُن کے بزنس کو وقت دیا۔۔"تاکہ میں ہر لحاظ سے پرفیکٹ بن جاؤں اور احراز مجھے اپنائے اور اب دیکھو اُس نے مجھے اپنا لیا ہے۔۔یشم کے لہجے میں آج عجیب سی کھنک تھی جس کو چراغ صاف محسوس کر سکتی تھی۔

"شادی کا اِرادہ کب ہے؟چراغ نے سوال کیا

"جب احراز چاہے گا"ویسے بھی میرا نہیں خیال کہ ہمارے پیرینٹس اب کوئی مزید تاخیر کرینگے "کیونکہ موم تو آلریڈی یہ چاہتیں ہیں کہ میری جلد سے جلد شادی ہو۔۔۔یشم نے بتایا تو چراغ نے گہری سانس اپنے اندر کھینچی

"میں تمہاری تکلیف کا اندازہ لگا سکتا ہوں "لیکن ہو سکتا ہے جو ہوا اُس میں کچھ مصلحت ہو۔۔اسفند نے احراز کو دیکھ کر کہا"جس کی سوجھی سُرخ آنکھیں دیوار پر

ٹِکی ہوئیں تھیں "بکھرے بال وہ کہی سے بھی آج مغرور قسم کا دابزنس مین احراز راجپوت نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ تو آج کوئی دیوانہ لگ رہا تھا جس کو محبت کی مار ملی تھی

"تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہے؟" یکطرفہ محبت کی ہے کبھی تم نے؟ احراز نے دیوار سے نظریں ہٹائے اُس پر مرکوز کی

"نہیں۔۔اسفندیار کا سر نفی میں ہلا

"پھر کیسے کہہ سکتے ہو کہ تم میری تکلیف کا اندازہ لگا سکتے ہو؟" جب تم اِس درد سے گزرے بھی نہیں تو تمہیں کیسے پتا جب پوری زندگی محبت نا کرنے کی قسم اُٹھائے شخص کو جب پیار ہوا بھی ہو تو ایک لاحاصل سے۔۔" تو تمہیں کیسا پتا کہ لاحاصل کی تکلیف کیا ہوتی ہے؟ بٹ یو نو واٹ اسفند۔۔"؟

...One sided love is beautiful because

.No commitments,No worries

Just look at him and smile

"اِتنا کہتے ہوئے احراز کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

"تمہیں گھر جانا چاہیے "یونیڈ ٹو ریسٹ ساری رات گھر بھی نہیں گئے۔۔"تو آنٹی پریشان ہو گی ہو گی۔۔اسفند نے بات کو بدل کر کہا اُس سے احراز کی ایسی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

"تم سائکاٹرسٹ ہو تو مجھے بتاؤ کیا ایسا کوئی حل ہے تمہارے پاس کہ میں بھول جاؤں کہ مجھے کبھی کسی چراغ سے محبت ہوئی تھی؟احراز نے اُس سے دیکھ کر ایک عجیب قسم کی بات پوچھی

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو پتا ہے کسی کو دل سے کیسے نکالا جاتا ہے؟"کیا آپ یہ بتا سکتے ہو کہ صبر کیسے کیا جاتا ہے؟"کیا آپ بتا سکتے ہو دل جب پھٹنے کی حد تک تکلیف میں مبتلا ہو "لیکن دل بند نہ ہو "سانسیں بوجھ لگنے لگے۔۔"قطرہ قطرہ بن کر کوئی روح تک جھنجھوڑ کر رکھ دے تو کیا کرنے سے سکون ملتا ہے؟"اگر آپ ایک کامیاب

سائکاٹرسٹ بن جانے کے بعد بھی مجھے میرے اِن سوالوں کے جوابات نہیں دے سکتے تو آپ کا اِس کُرسی پر بیٹھنا بیکار ہے "آئے ہوئے پیشنٹ سے حال احوال کرنا فضول ہے "کیونکہ آپ اُس کی پریشانیوں کو حل نہیں کر سکتے۔۔"بس جھوٹے لارے دِلا سکتے ہو اور کچھ بھی نہیں

"احراز کی بات پر اسفند کے کانوں میں کسی اور کی آواز گونجنے لگی تھی "جس پر اُس نے اپنا سر جھٹک کر احراز کو دیکھا

"تم نے یش کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لیا ہے "تو کیا اُس لڑکی کو بھول جاؤ گے ؟"اُس کو اپنے دل سے نکال کر کیا تم ایک پر سکون زندگی جینا چاہو گے ؟اسفند نے سنجیدگی سے سوال کیا

"اگر مجھے اپنے دل پر میرا اختیار ہوتا تو میں کبھی اُس کو اُس کے نام پر دھڑکنے نہ دیتا۔۔"احراز نے اُس کی بات پر محض اِتنا کہا

"احراز تم خود کو سنبھالو" تم مرد ہو اور ایک مرد کو اِتنا مضبوط تو ہونا چاہیے نہ کہ اپنے دل کے ٹوٹنے کا کسی اور کو علم نہ ہونے دے۔۔اسفند اُس کے ساتھ بیٹھ کر بولا

"میرا اختیار دل پر نہیں لیکن خود پر ہے۔۔" اُس کی تم فکر مت کرو۔۔احراز اِتنا کہتا اُٹھنے لگا تو اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے "لیکن اُس سے پہلے اسفند اُس کو سہارا دیتا" احراز نے ہاتھ کے اِشارے سے اُس کو منع کر دیا تھا" اور بنا اُس پر ایک نظر ڈالے وہ اُس کے گھر سے باہر نکل گیا

"آپ کیا ناراض ہو مجھ سے؟ یشم نے سارا بیگم کو دیکھ کر پوچھا جو آج اُس کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھیں

"تمہیں کیا اُس سے فرق پڑتا ہے؟ سارا بیگم کا انداز کافی طنز سے بھرپور تھا

"آپ ماں ہو میری فرق کیوں نہیں پڑے گا؟ یشم بس اِتنا بولی

"تو احراز کی ضد چھوڑ دو" میرا دل نہیں مانتا اُس کے لیے۔۔" ایسا لگتا ہے جیسے وہ

کبھی تمہیں وہ خوشیاں نہیں دے پائے گا'جس کی تم حقدار ہو۔۔سارا بیگم نے اُس کو دیکھ کر کہا تو یشم مسکرائی "وہ جانتی تھی سارا بیگم کیوں اِتنا فکر مند ہے اُس کے لیے

"آپ ماں ہو نہ اِس لیے ایسا بول رہی ہیں "لیکن یقین جانے آپ کے خدشات سارے غلط ثابت ہو گے جب میں اِس گھر سے رخصت ہو کر جاؤں گی۔۔"ویسے بھی آپ کو چاہے احراز پر یقین نہ ہو لیکن مجھے اُس پر خود سے زیادہ ہے۔۔"وہ مجھے ہر خوشی دیگا جو میں چاہتی ہوں۔۔۔یشم نے اُن کو یقین دِلواتے ہوئے کہا

"میں بس دعا کر سکتی ہوں "آگے تمہارا نصیب۔۔سارا بیگم نے گہری سانس بھر کر اُس سے کہا

"تو کیا آپ اب مجھ سے ناراض نہیں؟یشم اُن کی بات پہ مسکرا کر بولی

"میری ناراضگی سے کیا ہوتا ہے؟"کرو گی تو تم وہی جو تمہارا دل چاہے گا۔۔سارا بیگم سر جھٹک کر بولی تو یشم نے پیچھے سے اُن کو ہگ کیا

"کیا تم فری ہو؟سنان چراغ کے پاس بیٹھ کر اُس سے پوچھنے لگا جو اپنی دُنیا میں گُم تھی

"میں فری نہیں ہوتی کچھ یادیں ہوتیں ہیں جن کو سوچنے میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہوں۔"اور اُن یادوں میں مجھے کسی تیسرے کی مُداخلت پسند نہیں ہوتی۔

۔چراغ بغیر اُس کو دیکھ کر بولی

"ویری ڈیپ لائنز پر کیا تم مجھے اُن یادوں میں شامل کرنا چاہو گی؟سنان نے پوچھا

"مطلب؟چراغ کو جیسے اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

www.novelsclubb.com

"مطلب آسان ہے تم اپنے دل کی باتیں مجھ سے شیئر کرو۔۔سنان نے شانے اُچکا کر کہا

کچھ باتیں بتائی نہیں جاتی"اور میں اپنے دل کی بات آپ کو یا کسی اور کو کیوں بتاؤں؟"اپنی یادیں کسی اور کے ساتھ ڈسکس کیوں کروں؟چراغ نے پہلی بار اُس کو

دیکھ کر کہا

"تمہیں میڈیکل کالج میں نہیں بلکہ کسی ڈرامہ کلب میں جانا چاہیے تھا۔

۔"مطلب کافی عجیب باتیں ہیں تمہاری۔۔سنان کافی حیران ہوا تھا اُس کی باتوں کو

سُن کر

"میرا ڈرائیور آ گیا ہو گا آنے کا سو ایکسکیوز می۔۔۔چراغ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس سے

بولی

"مجھے آج کچھ کہنا تھا اور تم جا رہی ہو۔۔سنان بھی اُٹھ کھڑا ہوا

"کیا کہنا ہے آپ کو؟چراغ نے پوچھا

"کیا آپ میرے ساتھ کافی پر چل سکتیں ہیں۔۔۔؟سنان نے پوچھا

"میں کافی نہیں پیتی۔۔چراغ نے صاف الفاظوں میں جیسے انکار کیا

"اچھا تو پھر چائے پینے چلتے ہیں؟سنان نے ہار نہ مانی

"چائے پیتی ہوں تو معدے میں تکلیف ہوتی ہے۔۔چراغ نے اُس کا یہ آپشن بھی

رد عمل کیا

"اچھا تو پھر آئسکریم؟ سنان نے ایک اور آپشن سامنے کیا

"دسمبر کی ہڈیاں چٹخانے والی موسم میں آپ مجھے آئسکریم کی پیش کش کر رہے؟ چراغ نے بغیر کسی تاثر سے کہا

"مجھے بس آپ کے ساتھ ٹائیم اسپینڈ کرنا ہے۔۔" پھر چاہے آپ ڈنر پر ہی کیوں نہ آئے۔۔ سنان نے اِس بار صاف لفظوں میں کہا

"فیملی میں کون کون ہے؟ چراغ نے اُس کی بات پر سنجیدگی سے پوچھا

"الحمداللہ آل ٹو آل یعنی ماں باپ بڑا بھائی اور ایک چھوٹی بہن۔۔۔۔ سنان نے بتایا

"اُن کے ساتھ مل بیٹھ کر گفت و شنید کرینگے تو جو سکون آپ کو اُن کے ساتھ ملے گا کسی اور کے ساتھ نہیں ملے گا۔۔ چراغ اِتنا کہتی چلی گئی" پیچھے سنان نے اُس کی بات پر گہری سانس خارج کی تھی "وہ جان گیا کہ چراغ اُس کو غلط انسان امیجن کر چکی ہے" شاید اُس کا ایمپریشن اُس پر اچھا نہیں پڑا تھا۔۔

"فارس وہ میں

"پنکی آج فارس کے میڈیکل کالج آئی تھی تاکہ اُس کے ساتھ باتیں کر پائے"

کیونکہ اُس کو فارس کے بنا ایک سیکنڈ بھی رہنا مشکل لگ رہا تھا جبھی وہ وہاں آئی تو

اُس کو پتا چلا کہ فارس لیب میں ہے پھر جب وہ لیب آئی تو کچھ اسٹوڈنٹس اور فارس

کو کسی لاش کے ارد گرد دیکھا تو اُس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔"وہ ساکت

پتلیوں کے ساتھ سامنے والا منظر دیکھنے میں تھی۔

"پنکی تم یہاں؟ فارس مسکرا کر اُس کی طرف بڑھا تھا اور اُس کے ہاتھ لگانے کی دیر

تھی "پنکی اُس کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔۔

"پنکی

پنکی؟

کیا ہوا تمہیں آنکھیں کھولو۔۔پنکی کی بند آنکھوں کو دیکھ کر فارس کے ہاتھ پھیر

بُری طرح سے پُھول گئے تھے۔۔۔"وہ اُس کے گال تھتھپاتا ہوش میں دلانے کی کوشش کرنے لگا لیکن بے سود"جبھی بنا کسی پر ایک نظر ڈالے وہ پنکی کو بازو میں اُٹھاتا لیب سے باہر نکل گیا تھا۔۔

"فارس وہ لاش

"پنکی کو کچھ دیر بعد ہوش آیا تو جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی"فارس جو پریشان سا اُس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا فورن اُس کی طرف آیا

"پنکی ر لیکس کیا ہو گیا ہے۔۔فارس اُس کے ہاتھ تھام کر پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا"جس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں تھیں

"فارس تم لاش کے پاس کیوں کھڑے تھے؟"اور وہ کس کی ڈیتھ باڈی تھی؟پنکی کافی ہراساں معلوم ہو رہی تھی"اور فارس کو پتا تھا کہ اُس کی پنکی کا دل چڑیا جتنا ہے جبھی آگے بڑھ کر اُس کو اپنے سینے سے لگائے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتا تو ہے لیب میں یہ سب ہوتا ہے۔۔فارس نے آہستہ آواز میں اُس سے کہا

"میں ڈر گئی تھی اور فارس اُس میں تو پھر جراثیم بھی ہو گے۔۔پنکی کچھ پر سکون ہوئی تو کہا جس پر فارس بے ساختہ مسکرایا تھا

"اُن باتوں کو چھوڑو مجھے بس یہ بتاؤ کہ کالج میں تمہارا آنا کیسے ہوا؟ فارس نے باتوں کا رُخ بدلا

"مجھے اپنے ہبی کی یاد ستا رہی تھی تو میں چلی آئی۔۔پنکی نے لاڈ سے کہا

"اچھا تو کیا روزانہ تم یہاں آؤ گی؟"کیونکہ میری یاد تو روز آتی ہے۔۔فارس اُس کی بات پر بولا

www.novelsclubb.com

"اگر دل کرے گا تو ضرور کوئی پابندی تھوڑی ہے۔۔پنکی اِترا کر بولی

"بات تو جناب آپ کی سہی ہے"کوئی پابندی بلکل بھی نہیں۔۔فارس نے کہا تو پنکی ہنس پڑی

"اچھا تو گھر چلے؟ پنکی نے پوچھا

"ہاں چلتے ہیں ویسے بھی تمہاری طبیعت آج مجھے کچھ سہی نہیں لگ رہی۔۔۔فارس نے مسکرا کر کہا

"میرا دل خراب ہو گیا تھا" وہ لاش دیکھ کر اگر ایسے سین کا پتا ہوتا تو میں ہر گز لیب میں نہ آتی "اور تم سب پہ حیرت ہے کتنے غور سے لاش کو دیکھے جا رہے تھے جیسے کوئی انوکھی چیز ہو وہ۔۔۔پنکی منہ کے ہزار زاویئے بنا کر بولی تو فارس کو اُس پر بے اختیار پیار آیا تھا۔"جس کا اِظہار اُس نے پنکی کے ماتھے پر بوسہ دے کر کیا تھا

"ڈاکٹر بننا کوئی عام بات نہیں ہے "اور یہ اُن کا کام ہوتا ہے۔۔فارس نے اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

"میں تبھی کہتی ہوں۔۔"چھوڑو نہ ڈاکٹری کو۔۔"ڈاکٹرز کے دل سفاک ہوتے ہیں۔۔'روز جانے وہ کتنے لاشوں کو دیکھتے ہیں لیکن اُن کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔اگر تمہارا دل بھی اُن کے جیسے ہو گیا تو میری مو

"ہششششش

بس اِس سے آگے ایک اور لفظ مت نکالنا منہ سے۔۔پنکی جو اپنی دُھن میں بولنے میں تھیں "اچانک فارس نے اُس کے ہونٹوں پر اُنگلی رکھ کر خاموش کروایا۔۔"اُس کا چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا"اور پنکی کو احساس ہوا کہ وہ روانگی میں کیا بولنے لگی تھی

"سوری۔۔پنکی کے اُس کے کانوں کو کو پکڑے سوری کہا تو فارس اُس کو گھورنے لگا

"اپنے کان پکڑو۔۔فارس نے آنکھیں دیکھائی

"شادی کے بعد میرا تمہارا نہیں ہوتا۔۔"ہمارا ہوتا ہے۔۔پنکی نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا تو فارس کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا

www.novelsclubb.com

"تمہارے اِس فیصلے سے میں بہت خوش ہوں۔۔"فائنلی تم نے کوئی اچھا والا فیصلہ لیا۔۔"یشم بہت اچھی لڑکی ہے اور سب سے بڑی بات وہ تمہیں چاہتی ہے۔۔"مجھے تمہارے لیے ایک ایسی لڑکی کی تلاش ہے جو ہر لحاظ سے تمہاری

طرح ہو۔۔"جو شانا بشانہ تمہارے ساتھ چلے تو تم گردن اکڑا کر چل سکو۔

۔"جب اُس کا تعارف تم اپنی بیوی کی حیثیت سے کراؤ تو تمہارے لہجے میں فخر ہو۔۔اور دوسروں کی آنکھوں میں رشک ہو۔۔"یشم جیسی ویل سٹیل۔۔"بیوٹی وِد برین تمہیں کہی اور مل ہی نہیں سکتی تھی۔۔وفا بیگم احراز کو دیکھ کر خوشی سے چور لہجے میں بولی تھی۔"اور احراز جو ابھی آفس سے تھکا ہارا لوٹا تھا اُن کی بات پر کچھ بول نہیں پایا تھا

"ویسے اچانک تم نے یہ فیصلہ لیا کیسے ؟وفا بیگم مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا

"موم میں تھک گیا ہوں۔۔'ابھی آرام کرنا چاہوں گا۔۔احراز نے سنجیدگی سے بس اِتنا کہا

"اچھا سہی پر ابھی جو بات میں تمہیں بتاؤں گی اُس سے تمہاری ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔وفا بیگم نے کہا تو احراز نے چونک کر اُن کو دیکھا

"میں آپ کی بات سمجھ نہیں پایا؟احراز نے سنجیدگی سے کہا

"آج میں سارہ کی طرف گئی تھیں۔۔"اور شادی کی تاریخ بھی ہم نے فائنل کر دی ہے۔۔"ٹھیک دو ماہ بعد تمہاری اور یشم کی شادی کے فنکشنز شروع ہو گے۔"اور اِن دو ماہ میں ہم نے اپنی تیاری کو پورا کرنا ہے تاکہ کوئی کمی پیشی نہ رہ جائے۔۔وفا بیگم نے بتایا تو احراز کو اپنے آس پاس دھماکے محسوس ہوئے تھے۔"وہ حیرت سے گنگ وفا بیگم کا چہرہ تکنے لگا جنہوں نے پل بھر میں اُس کے چھکے چُھڑوائے تھے

"موم آپ نے کس سے پوچھ کر میری شادی کی ڈیٹ فِکس کر دی؟"آپ کو ایک بار مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا اُس کے بعد کوئی فیصلہ لینا چاہیے تھا۔"آپ ایسا آخر کر کیسے سکتی ہیں؟احراز نے ایک ساتھ کئی سوال پوچھ ڈالے وفا بیگم کی بات پر اُس کا دماغ جیسے مفلوج ہو چُکا تھا"وہ جان نہ پایا کہ کیسے ری ایکٹ کرے

"احراز کیا ہو گیا ہے؟"تمہیں یش سے شادی کرنی تھی"تم نے یہ بات ہمیں بتانے کے بجائے خود سارہ سے اپنی بات کر دی"اور اب ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو جیسے ہم نے گن پوائنٹ پر کروانا چاہا ہے۔۔وفا بیگم اُس کی بات پر سنجیدہ ہوئیں

تھیں

"میں اِس بات سے انکار نہیں کر رہا" لیکن دو ماہ؟ اِتنی جلدی آپ شادی کی تیاریاں کیسے کر سکتیں ہیں؟ احراز بے چین سا یہاں سے وہاں چکر لگانے لگا "اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ کرے تو کیا کریں؟" عجیب کشمش میں مبتلا ہو گیا تھا زندگی اُس کی یوں بازی پلٹے گی ایسا تو اُس نے سوچا تک نہ تھا

"دو ماہ جلدی نہیں ہے" تمہیں جو کچھ کرنا ہے کر لوں۔۔" میں زبان دے آئی ہوں اور سارا کچھ فائنل بھی ہو گیا ہے تو میں تمہارا مزید کوئی بہانا نہیں سُنوں گی۔ ۔"ہم نے سب وہ کیا ہے جو تم کہتے اور چاہتے تھے۔" لیکن اِس بار تمہیں ہماری بات ماننی ہو گی۔۔ وفا بیگم کا انداز دو ٹوک تھا

"آپ ایسا

"احراز تھک گئے ہو نہ اپنے کمرے میں جاؤ۔" اور جا کر آرام کرو۔۔ احراز کچھ کہنے والا تھا جب وفا بیگم نے اُس کی بات کو درمیان میں کاٹ لیا تو وہ جبڑے بھینچتا اپنے

کمرے کے بجائے باہر نکل گیا تھا۔۔

"دو ماہ بعد

"آج پنکی اور فارس اسلام آباد کے مونال ریسٹورنٹ میں موجود کھانے سے لطف اندروز ہو رہے تھے۔"دونوں کے چہرے پر خوشی دیدنی تھی۔"جبکی پنکی کا پورا چہرہ شرم وحیا سے گُلنار تھا۔۔"ویسے تو اسلام آباد فارس اپنے کسی سے کام آنے لگا تھا لیکن پنکی بھی اُس کے ساتھ آئی تھی کیونکہ ایک تو فارس کے بنا ایک منٹ بھی رہنا اُس کے لیے سوہانِ روح ہوتا تھا دوسرا اُس نے سوچا کیوں نہ لگے ہاتھوں وہ اپنا اور فارس کا گھر بھی دیکھ آئے۔۔"لیکن وہ اپنے اسلام آباد کے گھر جیسے ہی پُہنچے تو پنکی کو طبیعت بوجھل ہوئی تھی۔فارس اُس کو ڈاکٹر کے پاس لایا تو جو خبر اُس نے سُنائی اُس کے بعد وہ دونوں خوشی سے پُھولے نہیں سما پا رہے تھے۔"دوسرا پنکی جو آج زندگی میں پہلی بار اسلام آباد آئی تھی اُس کو تو قطعاً یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہاں

آنے کے بعد اُس کو اِتنا بڑا سرپرائز ملے گا۔

"تو فائنلی ہماری فیملی ہو گی۔۔پنکی فارس کے کندھے پر سر ٹِکاتی خوشی سے چہک کر بولی تو سب کے سامنے اُس کی حرکت پر فارس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"فائنلی ہمارا عدن یا عدینہ آئے گی۔۔۔فارس اُس کے ہاتھ کو اپنے لبوں پہ لگاتا بولا

"تم نے بیٹے کا نام سوچ لیا ہے نہ بیٹی کا نام میں رکھوں گی" کوئی اچھا سا پیارا سا یونیک سا۔۔پنکی نے نروٹھے پن سے کہا

"اچھا سہی ہے تم رکھنا لیکن اُس سے پہلے اب تمہیں اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہو گا۔۔فارس نے اُس کو دیکھ کر کہا

"ہاں وہ تو میں کروں گی "لیکن تم جو ہو پھر ٹینشن کس بات کی۔"اور آؤ نہ گھر چلتے ہیں "اماں کو تو بتاؤں کہ وہ نانی بننے والی ہیں۔'اگر مجھے پتا ہوتا تو میں اپنا سیل فون کبھی گھر پر نہ چھوڑ آتی۔۔۔پنکی نے آخر میں افسوس کا اِظہار کیا

"تمہیں نیم بیہوشی کی حالت میں دیکھ کر فون اُٹھانا مجھے بھی یاد نہ رہا تھا خیر

آؤ۔۔"گھر والوں کو اِس خوشی کی خبر سے آگاہ کرتے ہیں۔۔فارس اُس کی بات کے جواب میں بولا

"ہاں چلو۔۔پنکی ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی

"تم باہر گاڑی میں میرا انتظار کرو"میں تب تک آتا ہوں۔۔فارس نے گاڑی کی چابیاں اُس کی طرف بڑھائے کہا تو پنکی باہر آئی تھی۔

"وہ ابھی ریسٹورنٹ سے باہر نکل کر روڈ کراس کرنے لگی تھی"جب اندھا دھند ایک گاڑی بہت تیزی سے اُس کی طرف آنے لگی۔۔"اُس سے پہلے وہ گاڑی پنکی کو ٹکر مارتی وہ جلدی سے پیچھے قدم بڑھاتی اپنی مشتعل ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی اُڑی رنگت کے ساتھ اپنے بائیں طرف دیکھنے لگی"جہاں ریڈ کلر کی کار بنا رُکے تیزی سے جا رہی تھی"ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس نے رُکنا ہی نہ تھا۔

"کتنا جاہل تھا وہ۔۔۔پنکی نے دور جاتی گاڑی کے نمبر کو سرسری سا دیکھ کر آہستہ آواز میں کہا

"بیٹی تم سہی تو ہو؟ایک بزرگ اُس کی طرف آ کر بولا

"جی میں تو ٹھیک ہوں "لیکن شاید اُس گاڑی کے بریک فیلز تھے۔پنکی نے جواباً کہا

"ارے بیٹا کوئی بریک فیل نہیں یہ گاڑی اِس رفتار کے ساتھ تیسری بار آئی ہے۔"اور لگتا ہے جیسے گاڑی کے ڈرائیور نے کسی کا نقصان کرنے کے بعد جانا ہے۔۔بزرگ نے بتایا تو پنکی کو کافی حیرت ہوئی

"یہاں لوگوں کی اِتنی آمد رفت ہے اور اگر کسی نے اِس اسپیڈ سے گاڑی چلانی ہے تو کسی سنسان سڑک پر جائے نہ خُدانخواستہ کسی کے ساتھ کوئی حادثہ پیش نہ آجائے۔"رُکے میں پولیس کو کال کرتی ہو گاڑی کا نمبر میں نے لاشعوری طور پر دیکھ لیا تھا۔۔پنکی نے سر جھٹک کر کہا جبھی وہاں فارس بھی آ کھڑا ہوا تھا جس پر پنکی کو احساس ہوا کہ اُس کے پاس سیل فون نہیں

"تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟فارس نے پنکی سے پوچھا"بزرگ جبکہ وہاں سے چلا گیا تھا

"ہاں بس ایسے ہی۔پنکی نے گول مٹول سا جواب دیا" وہ فارس کو بتا کر پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی

"اچھا تم گاڑی میں جاؤ میں آتا ہوں۔۔فارس نے پھول بیچنے والے بچے کو دیکھا تو پنکی سے کہا

"اب تمہیں کونسا کام پڑ گیا۔ساتھ میں چلتے ہیں نہ ویسے بھی یہاں کے حالات سہی نہیں اور میرا جی بہت بے چین سا ہو گیا ہے۔"سب کاموں کو چھوڑو اور گھر چلتے ہیں۔۔پنکی ہراساں نظروں سے آس پاس دیکھ کر بولی تو فارس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ اچانک پنکی کو کیا ہوا

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے بس ایک منٹ کی بات ہے میں اُس بچے سے پھول لوں۔"پھر آتا ہوں کیونکہ آج کے اِس خوبصورت دن پر ایک پھول کے لیے دوسرا خوبصورت پھول تو بنتا ہے نہ۔۔۔فارس نے کچھ دور اِشارہ کیے اُس کو بتایا تو پنکی نے دیکھا جہاں دس گیارہ سالہ بچے کے ہاتھوں میں سُرخ گلاب تھے

"سُرخ گلاب تو میری کمزوری ہیں۔۔پنکی خوش ہوئی

"ٹھیک ہے پھر تم گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔فارس نے کہا تو پنکی سر کو جنبش دیتی روڈ کراس کرتی گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔"اور فارس بچے کے پاس آتا سارے پھول اُس سے خرید لیے تھے۔

"فارس مسکرا کر اُس پُھولوں کو ترتیب دیتا اپنے دھیان میں جانے لگا جب "ایک بار پھر وہی گاڑی پوری تیز رفتار کے ساتھ آئی "اور فارس جو روڈ کے بیچوں بیچ گزر رہا تھا کیونکہ اُس کی گاڑی دوسری طرف کھڑی تھی "اور پھر اُس تیز گاڑی کو آتا دیکھ کر اُس کو سنبھلنے کا موقع تک نہیں ملا اور وہ گاڑی اُس کو ہٹ کرتی خود دور جا کر اُلٹ پڑی تھی۔"سارے پھول فارس کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اُڑے تھے۔"اور خود فارس بہت بُری طرح سے روڈ پر اُوندھے منہ گرا تھا۔"لیکن پہلے اُس کا پورا چہرہ سامنے گاڑی کے شیشے پر لگا تھا"لیکن گاڑی میں جو کوئی بھی تھا اُس نے گاڑی کو ٹرن دینے کی کوشش کی تو فارس کا وجود تھوڑا اُپر ہو کر گاڑی سے دور ہوا تھا۔۔"اور

دوسری طرف پنکی جو فارس پر نظریں جمائے مسکرا کر اُس کو اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی۔"ایسا منظر دیکھ کر ایک پل کو اُس کے دل کی دھڑکن تھمی تھی"ہاتھ کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئی تھی۔"جبکہ خود اُس نے بڑی مشکل سے اپنا خشک پڑتا گلا صاف کیا۔۔"وہ پلکیں جھپکائیں سامنے روڈ پر بے سُدھ پڑے فارس کے وجود کو دیکھ کو دیکھ رہی تھی۔"دور سے ہی وہ اُس کے جسم سے بہتے خون کو با آسانی سے دیکھ سکتی تھی"جو آس پاس پھول کے پتیوں میں جذب ہوتا جا رہا تھا۔"کچھ پھول کی پتیاں دور تھیں تو کچھ فارس کے بالوں پر گری تھی"خون نے روڈ کو جیسے اپنے رنگ میں سُرخ کر دیا تھا۔"آس پاس بڑھتے شور پر وہ جو مجسمہ بنی ہوئی تھی یکدم ہوش میں آئی تھی۔

"فف فارس

"ٹکروں میں اُس کا نام لیتی پنکی دیوانہ وار بھاگ کر فارس نے پاس جانے لگی"ہاتھ میں موجود گاڑی کی چابیاں کہاں گری؟"سر سے ڈھلکتی چادر کندھوں تک کب

کیسے آئی؟"اُس کا ہوش پنکی کو ہر گز نہیں تھا وہ تو بس یہ دل کو چیر کر رکھنے والے منظر کے زیر اثر تھی

"فارس آنکھیں کھولو

"ف فارس

"ممم میرا دل بند ہو جائے گا

"خُدارا آنکھوں کو کھولوں اپنی۔۔ گرتی پڑتی فارس کے پاس بیٹھتی پنکی نے فارس کا وجود سیدھا کیا تو اُس کے چہرے کی ایک سائیڈ پر چبھا کانچ اور ماتھے سے کسی فوارے کی طرح بہتا خون دیکھ کر پنکی کی زبان تالوں سے چپک گئی تھی۔"اُس کی آنکھوں سے آنسو کسی سیلاب کی طرح بہنے لگے تھے۔"اُس نے احتیاط کے ساتھ فارس کا سر اپنی گود میں رکھا" پھر وہ اپنا ہاتھ آگے کرتی اُس کے چہرے پر پھیرتی پھیرتی گردن سے لیکر سینے تک آئی جہاں فارس کی گرے رنگ کی شرٹ خون سے پوری

نہا گئی تھی۔

"سُرخ رنگ محبت کا ہوتا ہے۔۔"اور میں اپنی محبت کو ہمیشہ سُرخ رنگ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"کانوں میں فارس کے الفاظوں کی بازگشت ہونے لگی۔"تو دوسرا ہاتھ فارس کی دھڑکنوں کو ٹٹولنے لگا تھا۔'جبکہ نظریں پہلے ہاتھ پر جمی تھیں جو فارس کے سرخ خون سے نہایا ہوا سا تھا۔"اپنی سُدبُدھ کھوتی پنکی کو احساس ہوا کہ سُرخ رنگ بس محبت کا نہیں ہوتا وہ خون کا بھی ہوتا ہے۔"اُس کو احساس ہوا جب سُرخ اُس پر ہوتا تھا تو فارس جی اٹھتا تھا"لیکن آج جب یہ رنگ فارس نے استعمال کیا تو وہ اپنے حواس کھونے کے در پر تھی

"فا۔۔۔رس۔۔

"پنکی نے حواس باختہ ہو کر فارس کو دیکھا جس کی آنکھیں بند تھیں "آج وہ آنکھیں بند تھیں جس میں ہمیشہ اُس کے لیے "پیار "چاہت "فکر "جیسے جذبات ہوا کرتے تھے۔۔

"یااللہ میرا فارس

"اااایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟

پنکی بہت دھیمی آواز میں بڑبڑائی تھی "اُس نے اپنا سر اُٹھایا تو آس پاس لوگ کھڑے بس خاموش تماشائی کا کردار نبھا رہے تھے "کچھ کی آنکھوں میں اُس کے لیے ترس تھا تو کچھ کی آنکھوں میں افسوس "اور حیرانگی کی بات تھی کہ کچھ لڑکے اپنے سیل فون میں ویڈیو بنانے میں لگے ہوئے تھے "اور اُن کو دیکھ کر پنکی یہ سوچ رہی تھی کہ کیا کسی نے ایمبولنس کو کال کی ہو گی؟ "اُس کا فارس مدھم سانسیں لے رہا تھا "وہ سانسیں جس میں پنکی جہانگیر "پنکی فارس بن کر بسا کرتی تھی "لیکن وہ تو سہی سلامت تھی پھر فارس کیوں ایسے سانس لے رہا تھا؟

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 14

"ایمبولینس

"پلیز کوئی ایمبولینس کو کال کریں"میر افارس اُس کو اگر کچھ ہو گیا تو زندہ میں بھی نہیں رہوں گی۔۔۔"پنکی باری باری ہر ایک کو التجا کرتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہتی "فارس کو دیکھنے لگی جو بے سُدھ پڑا تھا"اُس کو ایسی حالت میں دیکھ کر اُس کا دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا"ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی سینہ چیڑ کر باہر آجائے گا۔۔

"ٹھیک کچھ منٹس بعد ایمبولینس کی آواز خاموش فضا میں گونجی تھی"یہ رات پنکی کی زندگی کی بہت بھیانک رات تھی"اُس کے حواس کام کرنا بند کر گئے

www.novelsclubb.com

تھے۔۔"کب لوگ فارس کو اُٹھا کر ایمبولینس میں لیجانے لگے "اُس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا" وہ تو کسی اور خاتون کے سہارے بس چلتی جارہی تھی "جس نے اُس کو بھی ایمبولینس میں بیٹھانے کی مدد کری تھی۔

سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے

جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

اس کے دل پر بھی کڑی عشق میں گزری ہو گی

نام جس نے بھی محبت کا سزا رکھا ہے

پتھرو آج مرے سر پہ برستے کیوں ہو

میں نے تم کو بھی کبھی اپنا خدا رکھا ہے

www.novelsclubb.com

اب مری دید کی دنیا بھی تماشائی ہے

تو نے کیا مجھ کو محبت میں بنا رکھا ہے

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کر ناصرؔ

غم کو سہنے میں بھی قدرت نے مزا رکھا ہے

www.novelsclubb.com

جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے

جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے۔۔۔"

"آج احراز اور یشم کی مہندی کی رسم تھی "مہندی والی کے سامنے بیٹھی "یشم نے

اپنے سیل فون سے ایک ڈیزائن اُس لڑکی کے سامنے کی تھی "اور خاص ہدایت کی کہ اُس کو ایسی سیم ڈیزائن کی مہندی لگائے۔۔"اُس کا شروع سے خواب تھا کہ جب کبھی اُس کی شادی ہو گی تو اپنے ایک ہاتھ میں دولہے دولہن کا اسکیچ بنوائے گی "یعنی اپنے اور احراز کے جیسا عکس "جس طرح لوگ کاغذوں پر اسکیچ بنایا کرتے تھے "ٹھیک ویسے یہ چیز یشم نے اپنے ہاتھ پر کروائی تھی

"اور وہ آج اپنے خواب کو پورا کر رہی تھی"

"چراغ بات سُننا۔۔۔یشم جو مہندی لگوانے میں مصروف تھی "اُس نے بلیک خوبصورت فراق پاجامے میں ملبوس جس کا ڈوپٹہ شیفون کا تھا"اُس میں جاتی چراغ کو دیکھا تو آواز لگائی

"جی؟"کچھ چاہیے تھا کیا آپ کو؟چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"تم بھی مہندی لگواؤ نہ بہت خوبصورت مہندی ڈیزائنز ہے۔۔یشم نے پر جوش لہجے میں اُس سے کہا"آج اُس کا چہرہ ایک الگ انداز میں چمک دمک رہا تھا۔۔"اُس

کے چہرے پر الوہی چمک دیکھتی سارہ بیگم نے نجانے کتنی بار اُس کی نظر اُتار کر صدقہ دے چُکی تھی "اُن کو تو بار بار بس یہی خدشا لگا ہوا تھا کہ کہی یشم کو نظر نہ لگ جائے "من چاہے ہمسفر کی خوشی اُس کے چہرے سے عیاں تھی "لبوں سے مسکراہٹ جانے کا نام تک نہیں لگ رہی تھی "وہ لگ اِتنی خوبصورت رہی تھی کہ جو کوئی بھی دیکھ رہا تھا بے ساختہ "ماشااللہ "بول رہا تھا "لیکن وہ جتنا خوش ہوتی ہر ایک سے چہک چہک کر مخاطب ہو رہی تھی ایسے میں "افروز بیگم نے اُس کو کہا تھا کہ "یش باؤلی ہو گئی ہے "اُن کا یہ لقب یشم نے خوش اسلوبی سے قبول کیا تھا "کیونکہ اُس کو کسی کی کوئی بات بُری لگ کب رہی تھی

www.novelsclubb.com

"میں مہندی نہیں لگواتی "مجھے اِس کی سمیل اریٹیٹ کرتی ہے۔۔۔چراغ نے اُس کی بات پر جواباً کہا

"مہندی تو ہر کوئی لگواتا ہے "کیا آپ سمیل کی وجہ سے اپنی شادی پر بھی مہندی

نہیں لگوائے گی؟"مہندی والی نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا

"مجھے اِس کی سمیل سے الرجی ہے"اور میں کبھی نہیں لگواؤں گی۔۔چراغ نے اپنی بات پر زور دیا

"اچھا یہاں آؤ نہ بیٹھو۔۔یشم نے اُس کو اپنے پاس بیٹھنے کا کہا تو"گہری سانس بھرتی چراغ اُس کے ساتھ بیٹھ گئ

"تم زیادہ نہیں تو ایک ڈانس ہی کر دو"میرا بڑا دل چاہ رہا ہے ناچنے کا"لیکن میں اگر ناچوں گی تو پھر موم مجھے چلنے کے قابل نہیں چھوڑے گی تو میرے بحاف پر تم ڈانس کرو نہ۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر ایکسائٹڈ ہو کر کہا تو اُس کی ایسی فرمائش پر چراغ اُس کو دیکھتی رہ گئ

"مجھے ڈانس نہیں آتا۔۔چراغ نے رسانیت سے کہا

"ڈانس کرنا کونسا مشکل کام ہے"بہت آسان ہے بس یہ ہوتا ہے کہ"ہاتھوں کو ہلانا ہوتا ہے"اور ایک پاؤں کو بائیں پاؤں کے سامنے کرنا"یہ ڈانس کا ایک اسٹیپ

بن جائے گا اُس کے بعد بایاں پاؤں دائیں پاؤں کے آگے رکھ کر گول گول گھومنا" پھر ایسا کرنا کہ سائیڈ پر چہرہ کیے کھڑی ہو جانا پھر ہاتھوں کے اِشارے اُپر کی جانب کرنا۔۔" تھوڑا اپنی کمر کو ہِلانا مٹکانا۔۔" دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا کر ماتھے پر ٹِکانا میرا مطلب ہاتھ کی کہنی کو ماتھے پر ٹِکانا اور اِس دوران اپنے قدموں کو پیچھے کی جانب لے جانا" لیکن بہت دھیمے اور نزاکت والے طریقے سے۔۔ یشم نے بہت رازدرانہ انداز میں اُس کو کہا تو چراغ ہونک بنی اُس کا چہرہ تکنے لگی" جو عجیب وغریب طریقے سے اُس کو ڈانس کرنا سیکھانے کی جدوجہد میں لگ پڑی تھی "آنٹی افروز نے سہی کہا تھا آپ واقعی میں کملی ہو گئی ہیں۔ چراغ جھرجھری سی لیکر بولی

"ہاں شاید میں خوشی سے جھوم رہی ہوں" اور ایسا لگ رہا ہے جیسے ہر کوئی میرے سنگ جھوم رہا ہے" میں بہت سے بھی زیادہ بہتتتت خوش ہوں" اور دیکھو اگر میں یہاں اِتنا خوش ہوں تو وہاں احراز کتنا خوش ہو گا۔۔"؟" کاش کمبائن فنکشن ہوتا تو

میرے ساتھ وہ بھی بیٹھا ہوا ہوتا۔۔آخر میں یشم کا لہجہ حسرت زدہ ہو گیا ہو گا

وہ بھی اِتنے خوش ہو گے "لیکن سونے سے پہلے آپ شکرانے کے نفل ضرور ادا

کیجئے گا۔۔"اللہ آپ کو آپ کی یہ خوشی مُبارک کرے۔۔۔چراغ اِتنا کہتی اُٹھ

کھڑی ہوئی تھی

"اچھا لیکن کیا تم جا رہی ہو کہی؟یشم نے اُس کو اُٹھتا دیکھا تو سوال کیا

"مجھے ضروری کام تھا تو باہر جا رہی ہوں۔۔چراغ نے بتایا

"ڈرائیور کے ساتھ جاؤں گی نہ؟"آجکل ماحول سہی نہیں اکیلے مت جایا

کرو"جب کبھی جاؤ تو ڈرائیور کے ساتھ جایا کرو۔۔۔یشم اُس کو دیکھ کر فکر مندی

سے بولی

"میں بس تھوڑا دور تک پیدل جاؤں گی"اور جلدی واپس بھی آجاؤں

گی۔۔۔چراغ نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تو اِس بار یشم نے سر کو

جنبش دینے پر اکتفا کیا

"مہندی بہت اچھی ہے۔۔" دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے رنگ بھی گہرا آئے گا۔۔چراغ اِتنا کہتی باہر کی طرف نکل گئی" اور اُس کی بات پر یشم دل کھول کر مسکرائی تھی۔

.Today I lost my love

اپنے کمرے میں بیٹھا ڈائری میں لکھے اپنے الفاظوں کو دیکھ کر وہ زخمی انداز میں مُسکرایا تھا۔۔"ڈائیری لکھنا کبھی اُس کا شوق نہیں تھا" لیکن آجکل جو کچھ اُس کی زندگی میں ہو رہا تھا" وہ نہ تو اُس کی خواہش موجب ہو رہا تھا نہ ایسا اُس نے کبھی اپنی زندگی میں سوچا تھا

"کل اُس کی شادی تھی" وہ یشم کی زمیداری کو اپنے سر لینے والا تھا۔۔" وہ جانتا تھا یشم نے حد سے زیادہ اُس سے توقعات وابستہ کی ہو گی" جن کو پوری کرنا شاید اُس کے اختیار میں ہو نہ ہو۔۔" وہ چاہے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کرتا یشم کو

www.novelsclubb.com

خوش رکھنے کی

"لیکن کیا وہ اُس کو کبھی پیار دے پائے گا؟" جو ایک بیوی کا شوہر سے حق ہوتا ہے "کیا وہ اپنی آگے کی زندگی میں یشم کے حقوق کو مارتا آئے گا؟" کیا وہ اُس سے کبھی اِظہارِ محبت نہیں چاہے گی؟" اور کیا وہ کبھی جھوٹا اِظہارِ محبت اُس سے کر کے "اپنے دل میں چُھپی چراغ کی محبت کے ساتھ دغا کر پائے گا؟" کیا اُس میں مزید اِتنی ہمت بچی ہے کہ وہ محبت کی مزید تزلیل کرے "اگر اِن باتوں کو وہ نہ بھی سوچے تو کیا یشم کو کبھی اُس کی آنکھوں کا خالی پن نظر نہیں آئے گا؟" کیا وہ جان نہیں پائی گی کہ اُس کا دل بنجر ہے جہاں وہ کبھی اپنی جگہ نہیں بنا پائے گی۔۔" وہ تو ایک نظر میں اُس کو اندر تک جان جایا کرتی تھی" پھر کیسے ممکن تھا کہ اُس کو پتا نہ چلتا کہ "احراز راجپوت نے کبھی یشم راجپوت کو چاہا ہی نہیں۔۔" وہ اپنے دل کو سنبھال بھی لیتا تو کیا اپنی نظروں کو سنبھال پائے گا؟" جو چراغ کی موجود جان کر اُس پر اُٹھنے کے لیے بے چین ہوتیں ہیں؟" وہ بے چینی کیسے ختم کرے گا؟" جو

چراغ کو نہ دیکھنے کی وجہ سے اُس کی رگ رگ میں شامل ہو جاتی ہے۔۔

"سر چیئر پر گراتا احراز چھت کو دیکھتا خود سے سوال جواب کرنے میں محو تھا" اِس وقت وہ خاموش تھا" بہت خاموش ایسی خاموشی سمندر میں ہوا کرتی ہے" لیکن اُس کی اِس خاموشی کے پیچھے بھی ایک طوفان تھا جو جانے کب آتا اور اُس کا بچہ کچا بھی لے جاتا۔۔" گہری سانس بھر کر اُس نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی" اسٹڈی ٹیبل سے ایک پین اُٹھا کر اُس نے ڈائری کا ایک خالی صُفحہ کھولا

" کہتے ہیں عورت مرد کی نظروں کو ایک ہی نظر میں جان جاتی ہے۔۔ تو کیا چراغ کو کبھی میری آنکھوں میں اپنے لیے محبت کا پیغام سمجھ میں نہیں آیا؟" کیا وہ واقعی میں اِتنی انجان ہے جتنی اجنبیت کا مظاہرہ وہ اکثر کیا کرتی ہے؟" مجھے ایک بات سکون کا سانس نہیں لینے دیتی" وہ یہ کہ اگر زندگی کے پچیس سالوں میں محبت نے کبھی میرے دل پر دستک نہ دی تو" اب کیوں دی؟" وہ بھی اُس لڑکی کے لیے جس کو سوائے اُس کے نام کے اور کچھ نہیں جانتا" مجھے پتا ہے کہ محبت میں ماضی کو کُریدہ

نہیں جاتا"لیکن کیا مجھے یہ جاننے کا بھی حق نہیں کہ جس کو میں چاہتا ہوں اُس کی زندگی میں کیا کوئی کبھی ایسا مرد آیا ہے جس کو وہ ٹوٹ کر چاہتی ہے۔۔"پر میں اِس بات کا جواب چاہتا بھی ہوں اور نہ بھی"اگر جواب میری چاہ مطابق نہ آیا تو مجھے ڈر ہے کہ کہی میں مر نہ جاؤں۔۔۔

"مجھے محبت ہوئی اِس بات کا غم نہیں۔۔"یشم سے کیوں نہ ہوئی اِس بات کا غم شاید تاعمر مجھے رہے گا۔۔"یشم کا چہرہ ہر روز مجھے یاد کروائے گا کہ میں نے اُس کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی کی ہے"میں اُس کا مجرم بن جاؤں گا"میں اپنی دوست کے ساتھ مُنافقت برت کیسے سکتا ہوں؟

"یش میری دوست ہے"اور چراغ میری وہ پہلی محبت جو آخری بار مجھے ہوئی ہے"میں اِس کو وقتی اٹریکشن کیسے بولوں؟"کیا کسی کے ساتھ کوئی ایسی اٹریکشن بھی ہوتی ہے جو آپ کا اندر تک جلا ڈالے"چراغ کم عرصے میں میری زندگی کا اہم جزو بن گئ ہے"شاید میرے دل کو اُس کا انتظار تھا تبھی تو جو کسی اور کے لیے نہ

دھڑکا" وہ چراغ کی بے نیازی کے باوجود بھی بغاوت پر اُتر آیا

"اچھا ہے جو میری قسمت میں میری محبت نہیں" میں محبت کے قابل بھی نہیں" اور نہ چراغ کے قابل ہوں۔۔" لیش تو پاگل ہے تبھی مجھ پر جان چِھڑکتی ہے کوئی اور اُس کے جیسا مجھے نہیں چاہ سکتا۔۔" لیکن پھر بھی میرا دل چاہتا ہے مجھے" وہ چاہے جس کو میں شدت سے چاہتا ہوں" جانے کیسی یہ جستجو ہے جو چین سے نہیں رہنے دیتی

دل کرتا ہے ختم کر دوں سفر اذیت

خود کو پھینک دوں کہی مار کے آج۔

"لیکن اپنی ساری سوچو کو جھٹک کر آج میں ایک فیصلہ لینا چاہتا ہوں۔۔

"میں احراز راجپوت خود کو چراغ سے دستبردار کرتا ہوں" اُس چراغ سے جو نہ

میری دسترس میں آئی نہ آنے کے امکان ہیں "لیکن میں آج کے بعد کبھی اُس کو محبت بھری نگاہ سے نہیں دیکھا کروں گا۔۔"میں اپنی زندگی کو یشن کے نام کروں گا"اُس کو ہر وہ خوشی دینے کی بھرپور کوشش کروں گا جس کی وہ حقدار ہے"میں کبھی اب اُس کا ذکر خود سے بھی نہیں کیا کروں گا"کیونکہ میں پھر کہتا ہوں آج میں اُس سے دستبردار ہو رہا ہوں "پہلے بس اپنے دل کو مارا تھا"لیکن آج میں اُس دل کو دفن کروں گا۔۔"میں نے کبھی چراغ سے محبت کی تھی"میرا یہ راز محض اب ایک راز کے سِوا کچھ بھی نہیں"میری محبت کا تضکرہ اب بس اِس کاغذ کے ٹکروں تک محدود رہا کرے گا"جہاں اُس کو الفاظوں کی شکل میں اُتارنے لگا ہوں میں۔۔۔"میں نہیں جانتا میری زندگی میں آگے مجھے کس کھٹن مراحل سے گزرنے پڑے گا"لیکن اب میں اپنے دل کی کبھی نہیں سُنوں گا۔۔"میرے دل نے مجھ سے بغاوت کی ہے"اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی تڑپنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔۔۔

"اپنے دل کا حال تھکے ہوئے مسافر کی طرح اپنی ڈائری میں قید کر کے "احراز نے وہ ڈائری اپنے پرسنل لاکر میں رکھ دی "اب اُس نے عہد کر لیا تھا" وہ اب کبھی اِس ڈائری کو چھوے گا نہیں کیونکہ یہ ڈائری ماسوائے اُس کے زخموں کو کھڑچنے کے کچھ اور نہیں کر سکتی

"فارس کو ہسپتال لایا گیا تھا" اور سیدھا اُس کو ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گا تھا۔۔ "پنکی کے ساتھ آئی عورت نے جیسے تیسے کر کے اُس سے گھر کا نمبر پوچھ لیا تھا" جہاں اُن کی بات صالحہ بیگم سے ہوئی تھی "مختصر بات بتانے کے بعد اُنہوں نے کال ڈراپ کر دی تھی" یہ سوچے سمجھے بنا کہ اُن کی اِس خبر نے کیا قیامت برپا کر دی تھی" صالحہ بیگم پر جو پنکی کی حالت کا سوچ سوچ کر بے حال ہو رہی تھی "ایک طرف اکلوتا بھانجا جو اُن کو بیحد عزیز تھا" بہن کی آخری نشانی تھا وہ

www.novelsclubb.com

زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا تھا تو دوسری طرف اپنی بیٹی جو فارس کے بنا شاید ایک پل جی پاتی "پنکی کا اِس وقت ہر عضو کان بنا ہوا تھا" وہ ڈاکٹر سے کسی اچھی خبر کی منتظر تھی" بار بار اپنے آنسوؤ کو صاف کرتی وہ اللہ سے فارس کے لیے دعا گو تھی "رات سے دوسرا دن شروع ہو گیا تھا" لیکن ڈاکٹرز کی جانب سے کوئی بھی تسلی بخش جواب نہیں ملا تھا۔" بے چینی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی "اپنی سانسیں اُس کو بوجھ لگنے لگیں تھیں۔۔۔

"پنکی

پنکی

www.novelsclubb.com

میری جان میرے بچے "یہ سب کیسے ہوا؟ اچانک اپنے آس پاس صالحہ بیگم کی آواز کو سن کر پہلے پہل تو اُس کو اپنا وہم لگا تھا" یا پھر وہ ایسی پوزیشن میں نہ تھی کہ تھوڑا ہی سہی ہل جُل کر اپنی ماں کو دیکھتی

"پنکی۔۔ صالحہ بیگم نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اپنی طرف کیا تو کچھ وقت

تک وہ خالی خالی نظروں سے اور انجانی نظروں سے صالحہ بیگم کو دیکھتی رہی "لیکن پھر اچانک ہوش میں آتی وہ اُن سے لپٹ کر دھاڑے مار مار کر روئی تو صالحہ بیگم کا دل جیسے مُٹھی میں آگیا تھا

"اماں فارس

"خ خون بب بہت بہا تھا" اماں پورا خون میں لت پت تھا وہ۔۔۔

"میں دل گھبرا رہا ہے اماں۔۔"

جس نے یہ کیا نہ اُس کو میں کبھی چھوڑوں گی نہیں اماں "بس ایک بار" ایک بار فارس کو ہوش آجائے "میں اُن سب کے ہوش ٹِھکانے لگادوں گی۔۔

"اللہ اُس کا سکون غارت کرے گا" اللہ اُس کو کبھی معاف نہیں کرے گا وہ پل پل سکون کو ترسے گا لیکن اُس کو سکون میسر نہیں آئے گا نہیں آئے گا سکون۔۔" وہ در در کی ٹُھکرے کھائے گا۔۔" جس ازیت میں اِس وقت میں ہوں نہ وہ بھی اِس ازیت سے گزرے گا۔۔" وہ بھی تڑپے گا۔۔ سسکے گا۔۔" روئے گا" سر پٹکے

گا۔۔"اپنے بال نوچنے کے قریب ہو گا۔۔"اُس کو بھی ایسا لگے گا کہ اُس کا دل پھٹ جائے گا"لیکن اُس کی قسمت اُس کو زندہ رکھے گی"تا کہ وہ ہر پل ازیت کا لمحہ خود پر محسوس کرے۔۔۔صالحہ بیگم کے سینے سے لپٹی پنکی ازیت کی انتہا کو چھو کر پاگلوں کی طرح بولی تو"صالحہ بیگم کو سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیسے پنکی کو سنبھالے جو اپنا ہوش گنوا بیٹھی تھی"اُس کا ابھی سے یہ حال تھا تو خُدا نخواستہ اگر کچھ مزید غلط ہوتا تو پنکی کا کیا ہوتا؟"اِس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

"پنکی خود کو سنبھالو کیا ہو گیا ہے؟"فارس کے لیے دعا کرو"اُس کو تمہاری دعا کی ضرورت ہے۔۔"اور یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا؟"سوچا ہے اگر فارس کو ہوش آئے گا تو تمہیں ایسی حالت میں دیکھ کر اُس کو کتنی تکلیف ہو گی؟صالحہ بیگم اُس کے چہرے کو تھامتی رسانیت سے سمجھانے لگی تھی"اُن کا اپنا دل پنکی کی ایسی حالت کو دیکھ کر تڑپ رہا تھا

"دعا؟

"ہاں دعا

"مجھے اللہ سے دعا کرنی چاہیے" وہ میرے فارس کو سہی کر دے گا" ٹھیک ویسے جیسے وہ پہلے تھا" ویسے بھی ہم نے ابھی بہت سے کام کرنے ہیں" ہمیں اپنے بے بی کی شاپنگ کرنی ہے۔۔" اور گھر کو سنوارنا بھی تو ہے۔۔" فارس نے بولا تھا وہ لان میں جھولا لگوائے گا" پھر ہم ہر شام کو ہم اُس جھولے پر بیٹھ کر گپ شپ کرینگے۔۔" اُس نے بولا تھا وہ ایک کیمرہ لے گا۔۔" پھر ہمارے سارے مومنٹس کو اُس میں قید کرے گا۔۔" اُس نے یہ بھی بولا تھا کہ جب ہمارے بچے بڑے ہو گے تو ہم اُن کو بتائے گہ کہ اُن کی آمد کا سن کر ہم کتنا خوش ہوئے تھے" اور ابھی تو ہم نے ایک ویڈیو بھی کلک نہیں کی" اور نہ اپنی خوشی کو سیلیبریٹ کیا ہے۔۔"

"اور اماں میں بھی کتنی بدھو ہوں نہ رات سے کھڑی ڈاکٹر کے جواب کا انتظار کر رہی ہوں" حلانکہ مجھے اللہ سے بات کرنی چاہیے تھی" آپ بچپن میں کہتی تھی نہ اللہ کہتا ہے جب تمہارے شوز کا تسمہ بھی گم ہو جائے تو وہ ایک تسمہ بھی تم لوگ

مجھ سے مانگو کسی اور سے نہیں "تو میں فارس کے معاملے میں اِتنی لاپرواہی کیسے کر سکتی ہوں؟" میں جاتی ہوں اللہ سے کہتی ہوں۔۔" پھر دیکھیے گا آپ۔۔میرا فارس مجھے بولے گا کہ میری لال پری اُداس کیوں ہے؟ پنکی صالحہ بیگم کی بات پر پاگلوں کی طرح اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر کہنے لگی۔۔' بات کرتے کرتے کبھی اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آتی تو کبھی گہری رنجیدگی کا تاثر اُس کے چہرے پر چھاتا۔۔" پنکی نے اپنے ہوش بہت جلدی گنوا دیئے تھے "اِس بات کا اندازہ صالحہ بیگم کو اچھے سے ہو گیا تھا جبھی تو اُن کا دل بھی ایک الگ انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔۔" پنکی کی ایسی مایوس کن باتوں کو سُن کر اُن کو بھی کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہونے لگا تھا" وہ سوچے ہوئے تھی کہ پنکی جو بول رہی تھی اُس کا ہوش پنکی کو نہیں تھا" اور شاید وہ سہی بھی تھیں۔۔" پنکی کو واقعی ہوش نہیں تھا

"آؤ میں تمہیں پہلے وضو کرواؤں۔۔" نماز پڑھنی چاہیے تمہیں۔۔اپنا سر ہر سوچ سے جھٹک کر صالحہ بیگم نے اُس سے کہا

"ہاں!

"پنکی اُن کو جواب دینے لگی تھی "جب ڈاکٹر اُن کے پاس آیا تھا

"ڈڈڈاکٹر مم میرا فارس کک کیسا ہے؟" وہ ٹھیک ہے نہ؟" کیا اُس کو ہوش آ گیا؟" میں اُس سے اب مل سکتی ہوں؟" وہ بھی میرے بارے میں پوچھ رہا ہو گا اُس کو میرے بنا سکون نہیں ملتا۔۔ پنکی آس بھری نظروں سے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھتی بولی جن کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا

"ہم نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی لیکن

"ڈاکٹر اِتنا کہتا خاموش ہو کر ماں بیٹی کا چہرہ دیکھنے لگا" پنکی کی حالت اُن کو قابلِ رحم لگی تھی

"لیکن کیا؟" کوئی سیریس اینجری آئی ہے تو بتا دے" میرے خالو کی پُہنچ بہت دور تک ہے۔۔" وہ کسی اچھے ڈاکٹر کو کہے گا۔۔" اور اماں کیا آپ اکیلی آئی ہو؟" خالو کہاں ہیں؟" اُن کو نہیں بتایا کیا آپ نے فارس کا؟ پنکی ڈاکٹر کو سوالیہ نظروں سے

دیکھتی آخر میں صالحہ بیگم سے بولی

.Sorry, He is no more

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا تو پنکی کے قدم لڑکھڑائے تھے "وہ بے یقین نظروں سے "ڈاکٹر کا چہرہ تکنے لگی "اُس کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا تھا" یا یوں کہا جائے کہ اُس کو اِس گھڑی کا یقین نہ آیا تھا" اُس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ ایسے الفاظ اُس کو کبھی "فارس" کے لیے سُننے کو ملے گے۔۔"اور وہ اپنے قدموں پر کھڑی تھی "ڈاکٹر نے کہا کہ اُس کا فارس نہیں رہا اب "تو پھر وہ کیوں سانس لے رہی تھی؟" جس دل میں فارس بستا تھا وہ دل کیوں دھڑک رہا تھا کیا اُس کو پتا نہیں لگا تھا کہ اب فارس نہیں رہا؟

"اگر وہ واقعی میں نہیں تھا تو زمین کیوں نہیں پھٹی تھی؟" آسمان پر بادل کیوں نہیں تھے" گرجے؟" ہر چیز ویران بنجر کیوں نہ ہوئی تھی؟" کیا اُس کی تکلیف پر رونے والی "تڑپنے والی وہ اکیلی تھی؟" قیامت تو اُس پر ٹوٹ پڑی تھی پھر ہر چیز

تنہس نہس کیوں نہ ہوئی تھی؟"فارس گیا تو اُس کو کیوں نہ ساتھ میں لے گیا؟"اُس نے تو بہت واعدے کیے تھے"تو جب واعدوں کو پورا کرنے کا وقت آیا تھا تو اِس ظالم دُنیا میں اُس کو چھوڑ کر کیوں گیا؟"کیا وہ بھول گیا کہ یہ دُنیا خوبصورت تب ہے جب وہ اُس کے ساتھ ہوتا تھا۔۔"وہ تو اُس کی سانس میں سانسیں بھرتی تھی"پھر وہ اُس کے ساتھ ایسی بے وفائی کیسے کر گیا؟"وہ آخر کر کیسے سکتا تھا

"جج جھوٹ

پنکی نے اپنا سر زور سے نفی میں ہلایا تھا"وہ کب کا گر چکی ہوتی"اگر صالحہ بیگم نے اُس کو سہارے سے کھڑا نہ کیا ہوتا تھا۔۔"اور ابھی تو اُس نے سہی سے یقین بھی نہیں کیا تھا"جب ایک اسٹریچر کچھ لوگ اُس کے قریب سے لے جانے لگے تو پنکی ہراساں نظروں سے اُس سفید کپڑے کو دیکھنے لگی تھی۔۔"اُس کو تو نفرت تھی اِس سفید رنگ سے کیونکہ فارس کو یہ رنگ پسند نہیں ہوتا تھا"تو جو چیز فارس کو ناپسند تھی تو کیسے ممکن تھا کہ وہ چیز کبھی اُس کو پسند آتی

"امم

اماں فارس

"پنکی صالحہ بیگم کا ہاتھ خود سے ہٹاتی ہذیاتی انداز میں چیخی تھی "لیکن صالحہ بیگم نے اُس کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا "اُن کو ڈر تھا کہ کہی وہ خود کو نقصان نہ پُہنچا بیٹھے

"کیا ہو گیا ہے اماں؟ "چھوڑ وہ اکیلا کیسے جا سکتا ہے؟ "مجھے بھی ساتھ جانا ہے۔۔ "فارس رُکو تمہیں خُدا کی قسم ہے رُک جاؤ۔۔۔پنکی مشکل سے صالحہ بیگم کے ہاتھ خود سے ہٹاتی اسٹریچر کی طرف ڈورنے لگی تھی جو اُس سے دور ہونے لگا تھا

"فارس

www.novelsclubb.com

پنکی نے بلآخر اسٹریچر کی طرف پہنچ کر اُس کو روکا تھا۔ "جس پر نرس لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے "پنکی کا رونا دیکھ کر ہر ایک کو اپنے وجود میں سرسراہٹ ہونے لگی تھی

"فارس اُٹھ جاؤ۔۔ "ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔پنکی اسٹریچر کے قریب گھٹنوں کے

بل بیٹھتی سفید کپڑے کو ہٹایا تو نظر پٹیوں میں جکڑے فارس کے چہرے پر پڑی جہاں خون ابھی تک رس رہا تھا پٹیوں کے اُپر وہ باآسانی اپنے فارس کا خون کسی پانی طرح ضائع ہو رہا تھا اور یہ دیکھ کر پنکی کا ہاتھ بے ساختہ اپنے منہ پر پڑا "آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھی۔۔"دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔" گلے میں کانٹے چُبھنے لگے تھے۔۔"۔۔وہ مزید فارس کو ایسی حالت میں دیکھ نہ پائی تھی "اور وہی اسٹریچر پر اپنا سر گرائے ہوش گنوائے بیٹھی تھی "لیکن نیم بیہوشی میں جانے سے پہلے چند الفاظ اُس کے کانوں میں پڑے تھے "جو کچھ یوں تھے۔

www.novelsclubb.com

"خون بہت بہا ہے اور ابھی تک رُکنے کا نام نہیں لے رہا۔۔"ایسا لگتا ہے جیسے شہید ہوا ہے۔۔"کوئی ایسا بول رہا تھا وہ جان نہ پائی تھی کہ کون؟"سب کچھ دھندلا سا نظر آرہا تھا۔۔"دور تاریخی میں جاتے ہوئے اُس نے سفید شلوار قمیض میں مسکراتے ہوئے فارس کو بند آنکھوں سے دیکھا تھا"لیکن اُس کے بعد کیا ہوا"وہ

جان نہ پائی تھی۔۔

"تیرے عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

"میں پاگل پاگل ہو بیٹھی تیرے

"عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

میں پاگل پاگل ہو بیٹھی

"تیرے عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

"میں پاگل پاگل ہو بیٹھی تیرے

"عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

میں پاگل پاگل ہو بیٹھی

"بکھرے ہوئے ہیں رشتے سبھی

www.novelsclubb.com

"بکھری ہوئی سی یہ زندگی

"سانسوں میں ہو جیسے زہر

"میری آوازیں مرنے لگیں

"اپنا وجود کھو بیٹھی ہوں

"تنکا تنکا ہونے لگی ہوں

"چھیڑا خود سے جو ذکر تیرا

"اور خود ہی میں رونے لگی

خوابوں میں بھی مولا میرے

مجھکو ہوئی حاصل نہ خوشی

تیرے عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

"میں پاگل پاگل ہو بیٹھی تیرے

www.novelsclubb.com

"عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

میں پاگل پاگل ہو بیٹھی

"تیرے عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

"میں پاگل پاگل ہو بیٹھی تیرے

"عشق میں سُدھ بُدھ کھو بیٹھی

میں پاگل پاگل ہو بیٹھی

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

www.novelsclubb.com

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 15

آپ یشم راجپوت ولد عمر راجپوت "احراز راجپوت ولد عمیر راجپوت کو پانچ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

"قاری صاحب نے نکاح کے کلمات پڑھانے شروع کیے تو عروسی لباس میں ملبوس "یشم کا دل زور سے دھڑکا تھا" جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔"اُس نے بے ساختہ مسکرا کر اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا تھا۔۔"پھر نظریں اُٹھا کر جالیدار پردے کے پیچھے اُبھرتے احراز کے چہرے کو دیکھا جو براؤن رنگ کی شیروانی میں ملبوس اپنی مثال آپ لگ رہا تھا۔۔

"آج میری زندگی کا خوبصورت لمحہ ہے اور آج میری محبت مجھے حاصل ہونے لگی ہے "اور میں خوشی خوشی اپنی نئی آنے والی زندگی کو خوش آمدید کہتی ہوں

"قبول ہے۔۔

اپنے دل میں بڑبڑاتی یشم احراز کو اپنی نظروں میں سموئے اپنی رضامندی کا اِظہار کیا تھا اُس نے۔

آپ یشم راجپوت ولد عمر راجپوت "احراز راجپوت ولد عمیر راجپوت کو پانچ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

"قاری صاحب نے دوبارہ پوچھا تو یشم کے خوبصورت چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں یشم راجپوت دل و جان سے اپنے نکاح میں احراز راجپوت کو قبول کرتی ہوں۔۔"اور خود سے عہد کرتی ہوں کہ زندگی میں کبھی مغرور سے احراز راجپوت کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی "بلکہ اُس کا دامن خوشیوں سے بھر دوں گی "اپنی

چاہت سے اور اپنی محبت سے اُس کی زندگی کو گُلزار کر دوں گی۔۔"اُس کو اِتنا کچھ دوں گی کہ اُس کو اپنی قسمت پر رشک آنے لگے گا۔۔

"خود سے عہد و اعدے کرتی احراز کو اپنی نظروں میں جذت کرتی "یشم نے بہت دھیمی آواز میں کہا

"قبول ہے۔۔

آپ یشم راجپوت ولد عمر راجپوت "احراز راجپوت ولد عمیر راجپوت کو پانچ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔

"قاری صاحب نے تیسری اور آخری بار اُس سے پوچھا تو اِس بار نظریں جُھکائے یشم اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔"جہاں احراز کا نام اُس کے ہاتھ میں لگی مہندی میں

گہرے رنگ سے چمک رہا تھا

"میں اپنے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو حاضرین جان کر کہتی ہوں کہ میں کبھی احراز کو اپنے فیصلے پر نادم ہونے نہیں دوں گی۔۔'میرے اللہ نے مجھے میری زندگی میں ہر چیز سے نوازا ہے ایک محبت کی کمی تھی جو احراز سے مجھکو تھی اُس نے اُس کو بھی میری جھولی میں ڈال دیا۔۔"مجھے اب میرے اللہ سے کچھ نہیں چاہیے "میری باقی کی زندگی بس میرے اللہ کا شکر ادا کرنے میں گزرے گی۔۔"ہاتھوں میں موجود احراز کے نام پر انگلیاں پھیرتی یشم جذب سے آہستہ آواز میں بولی تھی۔

"قبول ہے!

"پھر تیسری بار بھی اپنی رضامندی دیتی وہ خود کو ہر لحاظ سے احراز کے نام کر گئ

تھی۔۔"سارا بیگم نے آگے بھر کر تھوڑا جُھک کر اُس کا ماتھا چوما تھا۔۔"ساتھ میں ڈھیر ساری دعائیں اُس کو دے ڈالی تھیں جو یشم نے مسکرا کر وصول کی تھیں۔۔"جبکہ قاری صاحب اب کی احراز کی طرف متوجہ ہوا تھا جس کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ یہاں بڑی مشکل سے خود کو کنڑول میں کیے ہوا ہے۔۔"اُس کا چہرہ ضبط کے احساس سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔"آنکھوں میں بار بار پان سا آ رہا تھا جس کو اندر کی طرف دھکیل کی کوشش کرتا وہ بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک رہا تھا۔۔"کبھی سے بھی نہ ہارنے والا آج عجیب کیفیت سے دوچار تھا

www.novelsclubb.com

"احراز عمیر"ولد عمیر راجپوت"آپ کا نکاح یشم عمر ولد عمر راجپوت اپنے نکاح میں قبول ہے؟

"قاری صاحب نے احراز سے پوچھا تو اُس نے تھکی ہوئی سانس خارج کی۔۔"پھر

یشم کو جالیدار پردے سے دیکھا" وہ دور تھا" لیکن انجان نہ تھا" وہ جانتا تھا یشم اِس وقت کتنا خوش ہو گی۔۔

"میں احراز راجپوت اپنے پورے ہوش و حواس میں خود سے ایک بار پھر واعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے نکاح میں آئی لڑکی کو ہر وہ خوشی دوں گا" جس کی وہ حقدار ہے۔۔"اپنی سوچو کا مرکز یشم کو بنائے احراز نے دل ہی دل میں خود سے عہد کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"قبول ہے۔۔

"پاس کھڑے اسفندیار کے ہاتھوں کا لمس اپنے کندھے پر محسوس کر کے احراز نے "قبول ہے" کہا تو اُس کی باآواز میں بتائی ہوئی رضامندی کو سن کر یشم کو اپنے

آس پاس پھول کھلتے محسوس ہوئے تھے "زندگی میں بہار کیسے آتی ہے" یہ وہ آج اچھے سے جان گئی تھی

"احراز عمیر" ولد عمیر راجپوت "آپ کا نکاح یشم عمر ولد عمر راجپوت اپنے نکاح میں قبول ہے؟

"قاری صاحب نے دوبارہ احراز سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"میری زندگی کا مرکز "یش کی ذات ہو گی۔۔"میری تمام تر توجہ کا مرکز یشم کی ذات ہو گی۔۔"میں اُس سے محبت کبھی کر پاؤں گا یا نہیں لیکن عزت بھرا مقام اُس کو تا عمر دوں گا۔۔۔"کیونکہ وہ میری بہت اچھی دوست بھی ہے۔۔"جس کا بھرم مجھے اپنی آخری سانس تک رکھنا ہے

"قبول ہے۔۔

"گہرا سانس بھرتے احراز نے پھر سے اپنی رضامندی کا اِظہار کیا" تو یشم کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈِھلے تھے اُس کی گھمبیر بھاری آواز اپنے روح میں اُترتی محسوس کر رہی تھی۔

"احراز عمیر" ولد عمیر راجپوت" آپ کا نکاح یشم عمر ولد عمر راجپوت اپنے نکاح میں قبول ہے؟

"قاری صاحب نے تیسری اور آخری بار اُس سے پوچھا تو اِس بار اُس کی نظروں کے سامنے چھن سے چراغ کا سراپا لہرایا تھا۔۔" جس سے اُس کی رگ رگ میں بے

سکونی ڈور گئی تھی۔۔"دل بغاوت پر اُترنے کی ہر جی طور کوشش کر رہا تھا"پر وہ تھا جس کو اپنے دل کی سُننی نہ تھی۔۔"کیونکہ بغاوت کا مطلب تھا پھر یشم سے دغا بازی کرنا جو وہ مرتے دم تک نہیں کر سکتا تھا

"میرے دل پر میرا اختیار نہ تھا۔۔"پر دماغ کو کیسے کنڑول میں رکھا جاتا ہے"یہ مجھے بخوبی پتا ہے"اور میں اپنے دماغ میں کبھی اب چراغ کا خیال نہیں لاؤں گا"میں یہی کوشش کروں گا کہ زندگی کے ساتھ ساتھ دل و دماغ میں بھی یش قابض ہو۔۔"مجھے ایک چھوٹی سی اُمید ہے کہ میرا رب میرا ساتھ ضرور دے گا۔۔

"قبول ہے۔۔

"اپنی شیروانی کے اُپری دو بٹن کھول کر احراز نے پھر سے"قبول ہے"کہا تو ہر

طرف مبارک کا شور اُٹھا تھا۔۔"اسفند نے آگے بھر کر اُس کو گلے لگایا تھا"ساتھ میں مبارکباد بھی اُس کو دی تھی"پر جواب میں احراز مسکرا بھی نہ پایا تھا۔۔"ہر کوئی باری باری اُس کو شادی کی مبارکباد دیتا جا رہا تھا۔۔"جس کو وصول کرتا احراز خود کو عجیب کیفیت میں گُھلتا محسوس کرنے لگا۔۔"اُس کا دل جیسے اب خفا ہو گیا تھا۔۔"اُس نے جس کام کے لیے اُس کو باز رکھنے کی کوشش کی وہ کام جو اُس نے کر دیا تھا تو کیسے ممکن تھا کہ دل روٹھ نہ جاتا"خود سے خفا تو وہ خود بھی تھا۔۔"لیکن وہ یشم کو خفا نہیں کر سکتا تھا

www.novelsclubb.com

"میری بیٹی آج تمہارے حوالے ہوئی تو اُس کا بہت خیال رکھنا۔۔عمر صاحب احراز سے بغلگیر ہوتے اُس سے بولے

"آپ بے فکر رہے چچا جان۔۔۔احراز نے اُن کو تسلی کروائی"کچھ دیر بعد یشم اور احراز کو ایک ساتھ بیٹھایا گیا"تو احراز نے گردن موڑ کر اپنے برابر بیٹھی یشم کو دیکھا

جواب اُس کی دوست نہ تھی بلکہ اُس کی شریکِ حیات تھی۔"اُس کی زندگی کی ہمسفر"یہ رشتہ اُس نے اپنی مرضی سے جوڑا ہے"چاہے پھر کچھ غلطفہمیاں ہی کیوں نہ ہوئی ہو"پر اب یشم اُس کی بیوی تھی"جو گھونگھٹ کی آر میں اپنا چہرہ چُھپائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔"اُس نے یشم سے اپنی نظریں ہٹائے پھر سامنے دیکھا تو اُس کو چراغ نظر آئی جس کے ہاتھوں میں سفید پھولوں کا بُکہ تھا"لیکن ایک نظر احراز اُس پر ڈالتا اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔"اُس کو اب احساس ہوا کہ اِس پورے وقت میں شاید چراغ نہ تھی"اور شاید اچھا ہی ہوا تھا"اگر چراغ ہوتی تو شاید سہی طرح سے اُس سے فیصلہ نہ لیا جاتا"وہ ثابت قدم نہ رہتا"توڑ جاتا دوستی کا مان"شاید پوری یشم کو"کبھی نہ جُڑنے کے لیے"۔

.Many many congratulations

پھولوں کو سامنے ٹیبل پر رکھ کر چراغ نے اُن دونوں سے کہا تھا"جہاں یشم اُس کے آنے پر خوش ہوئی تھی"وہی احراز کی بے چینی میں اضافہ ہوا تھا

سفید پھولوں کا مطلب تو دُشمنی کی علامت ہوتا ہے تو کیا آپ نے آج سے دُشمنی کا آغاز کیا ہے؟ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بلآخر "چراغ" سے مخاطب ہوتا بولا تو اُس نے چونک کر احراز کو دیکھا جو سرخ آنکھوں سے اُس کو ہی دیکھ رہا تھا جو ایک بار پھر "آپ جناب کے تکلف میں پڑ گیا تھا۔۔

"پھول سفید ہو یا سُرخ ضروری نہیں جو دُنیا والوں نے اُن کے مطلب بنائے ہو "وہی سہی ہو۔۔"اور باقی سب دینے والے غلط۔۔"محبت جس طرح ہر ایک کے لیے سُرخ گُلاب نہیں ہوتی "ٹھیک ویسے سفید پھول کسی دُشمنی کی علامت نہیں ہوتے۔۔"پھولوں کا بس ایک ہی مطلب ہوتا ہے اور وہ ہے مہکنا اپنی خوشبو کو ہر ایک کے پاس گُھلنا۔۔چراغ جواب میں سنجیدگی سے بھرپور آواز میں بولی تو احراز لاجواب سا اُس کو دیکھنے لگا تھا "وہی اُسی بات پر یشم بھی مسکرائی تھی

"واقعی میں محبت ہر ایک کے لیے سُرخ گُلاب نہیں ہوتی۔۔احراز بڑبڑایا تھا "چراغ نے دیکھا اور وہ آگے بھرتی یشم کے ساتھ بیٹھی تھی

"تم کہاں تھی؟"میں نے تمہیں بہت یاد کیا"اور نکاح کے وقت تمہیں ہونا چاہیے تھا۔۔یشم اپنے حنائی والوں ہاتھوں سے چراغ کے ہاتھوں کو تھام کر اُس سے بولی

"سوری مجھے آنے میں دیر ہو گئ۔۔چراغ معذرت خواہ لہجے میں بس اِتنا بولی

"تمہیں واقعی آنے میں بہت دیر ہو گئ۔۔احراز کے کانوں سے چراغ کے الفاظ پوشیدہ نہ رہ پائے تھے

"احراز وہ

"اسفند اسٹیج پر آتا احراز سے کچھ کہنے آرہا تھا لیکن جب اُس کی نظر کالے جوڑے میں ملبوس چراغ پر پڑی تو وہ تھوڑا حیران ہوا تھا

"ہمم بولو کیا بات ہے؟احراز نے چُبھتی نظروں سے اپنے دوست کو دیکھا"اُس کو اسفند کا اتنا محویت سے چراغ کو دیکھنا پسند نہیں آیا تھا

"تم سے ایک ضروری ڈسکشن کرنی تھی۔اپنی نظریں چراغ سے ہٹاتا اسفند اُس کی

طرف متوجہ ہوتا بولا

"کرو۔۔احراز نے کہا

"کالے کپڑوں والی لڑکی کون ہے؟"کیا تم اُس کو جانتے ہو؟اسفند کہنا تو کچھ اور چاہتا تھا لیکن پوچھ یہ بیٹھا

"چراغ ہے۔۔احراز نے بتایا

"چراغ؟اسفند نے اُس کا لفظ دوہرایا

"وہ چراغ جس نے آنے سے میری زندگی میں چراغاں ختم ہو گئی ہیں۔۔احراز گہرے سنجیدہ لہجے میں بولا"لیکن مقصد اُس کا یہ تھا کہ وہ اپنی نظروں کو قابو میں پائے اور چراغ کو دیکھنے سے خود کو باز رکھے

"تمہیں ابھی ایسی باتیں زیب نہیں دیتی۔۔اسفند نے اُس کو ٹوکا

"میں بس تمہیں تمہارے سوال کا جواب دیا۔۔احراز نے بتایا

"تم نے غلط لڑکی سے دل لگایا ہے۔۔"یعنی پتھر سے ٹھکر کھا کر دیوار پر سر مارا

ہے۔۔اسفند کھوئے ہوئے لہجے میں بولا تو احراز نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا

"کیا تم جانتے ہو چراغ کو؟احراز نے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر سوال کیا

"نہیں۔۔اسفند یار نے اسٹیج سے اُترتی چراغ کو دیکھ کر اپنا سر نفی میں ہلایا اور اُٹھ کھڑا ہوا

"کہاں؟احراز نے کچھ حیرت سے اُس کو دیکھا

"تم دونوں کو کچھ پروائیویسی کی ضرورت ہے۔۔اسفند یار شرارت سے دونوں کو دیکھ کر کہتا اُٹھ کھڑا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

?Excuse me"

اسفند یار چراغ کے پیچھے جاتا اُس سے مخاطب ہوا تو چراغ نے پلٹ کر اُس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا اور کہا

?Yes

"آپ چراغ قُریشی ہو نہ ؟اسفند یار کی جانچتی نظریں اُس پر جمی ہوئیں تھیں

"جی۔۔چراغ نے مُختصر بتایا

پہچانا؟اگلا سوال

"کس کو؟چراغ نے نا سمجھی سے پوچھا

"مجھے اور کس کو؟میں اسفند یار ہوں "اور سائکاٹرسٹ بھی "ہماری مُلاقات پہلے بھی ہو چکی ہے کیا آپ کو یاد نہیں ؟اسفند یار نے اِس بار اُس سے تفصیل سے بات کی تو چراغ غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی "مگر جانے کیوں مسلسل اُس کا چہرہ دیکھنے کے بعد بھی چراغ کو کچھ یاد نہ آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھولنے کی بُہت بُری بیماری ہے "میں وہ یاد رکھنے والی چیزوں کو اکثر بھول جایا کرتی ہوں اور بھولنے والی چیزوں کو سائے کی طرح اپنے ساتھ لگائے رہتی ہوں۔۔۔چراغ نے اُس کو دیکھ کر بتایا

"اسٹرینج۔۔۔اسفند یار مبہم سا مسکرایا تھا

"اگر آپ کو کچھ اور نہ پوچھنا ہو تو کیا میں جاؤں؟چراغ نے سنجیدگی سے پوچھا

"جی لیکن کچھ اور بھی پوچھنا تھا۔۔اسفند نے کہا

"کچھ اور کیا؟چراغ نے پوچھا

"اب آپ کیسی ہیں؟اسفند نے پوچھا تو وہ طنز مسکرائی

"آپ کے سامنے کھڑی ہوں"بتائے کیسی ہوں؟چراغ سیدھی کھڑی ہوئی تو اسفند نے گہری سانس کھینچی

"پہلے سے کافی بہتر ہیں"خیر میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہ رہا تھا۔۔۔اسفند ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں پھسائے اُس سے بولا

"پوچھے؟چراغ یہاں وہاں دیکھتی اُس سے بولی

"احراز کو کیسے جانتی ہیں؟اسفند نے پوچھا تو وہ چونک کر اُس کا چہرہ تکنے لگی جس کی کھوجتی نظریں اُس پر جمی تھیں

"میں اُن کو جانتی بس اِتنا پتا ہے کہ آنٹی افروز کے شوہر کا بھتیجا ہے وہ۔۔۔چراغ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بتایا

"بس یہاں تک معلوم ہے آپ کو؟اسفند کو جیسے اُس کی بات پر یقین نہ آیا"اور وہ اِس بات سے انجان تھا کہ "چراغ کے ساتھ یوں کھڑے ہو کر بات کرنا احراز کو نئی ازیت میں مبتلا کر گیا تھا"اور اُس کی چُبھتی نظریں اُن دونوں پر تھیں"وہ چاہ کر بھی اپنا دھیان یشم کی طرف نہیں لگا پا رہا تھا"وہ مجبور تھا بہت مجبور تھا اپنے دل کے ہاتھوں

"جی۔۔چراغ نے محض اِتنا کہا پھر اُس کی نظریں اسٹیج کی جانب اُٹھی تھیں"جہاں دولہن دولہے کے پاس وفا بیگم "سارا بیگم "اور افروز بیگم کھڑی تھیں۔۔"یشم کی بڑی بہن بھی آئی تھی جو اپنی فیملی ایشوز کی وجہ سے محض نکاح میں ہی شامل ہو پائی تھی

" کبھی غور کیا ہے اُس پر؟اسفند نے جو سوال اُس سے پوچھا وہ چراغ کو بے تکہ سا لگا "غور؟چراغ کو لگا شاید اُس کو سُننے میں غلطی ہوئی ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں غور اُس کی آنکھوں پر۔۔اسفند نے کہا

"مجھے اُن کی آنکھوں سے ڈر لگتا ہے۔۔چراغ نے یہ بے ساختگی کے عالم میں کہا تھا

"کبھی کرنا اُس کی آنکھوں پر غور۔۔"آنکھوں میں چُھپے پیغام کو بھی پڑھنے کی کوشش کرنا۔۔اسفند نے اُس کو مشورہ دیتے کہا تو چراغ جیسے ہوش میں آئی

"میں اُن پر غور کیوں کرنے لگی؟"مجھے اُن کو دیکھ کر بہت عجیب فیل ہوتا ہے۔۔"خوامخواہ ایک عجیب سی چڑ ہونے لگتی ہے اُن سے۔۔۔ہوش میں آتی چراغ نے سر جھٹک کر بتایا تھا"وہ اُس کے سامنے کھل رہی تھی اور یہ جان کر اسفند یار مسکرایا تھا۔۔"وہ سائکاٹرسٹ تھا تو پھر کیسے ممکن تھا کہ وہ کسی سے کوئی سوال کرے اور اُس کو جواب نہ ملے

"چڑ کیوں ہوتی ہے؟ایک اور سوال

"یہاں آپ نے اپنی کلینک کھول لی ہے کیا؟چراغ کو اب اُس پر بھی غُصہ آنے لگا

"ایک جنرل سا سوال ہے۔۔اسفند نے شانے اُچکائے

"میں نے بتایا نہ مجھے نہیں پتا۔۔چراغ نے اِس بار سخت لہجہ اپنایا

"یش سے کیا تعلق ہے آپ کا؟"اور کیا اُس سے بھی آپ کو چڑ ہوتی ہے؟اسفند نے پوچھا

"اُن سے چڑ کیوں ہو گی؟چراغ نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"خوامخواہ کی چڑا گر احراز کے ساتھ ہو سکتی ہے تو پھر کسی اور کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔۔اسفند نے اِتنا کہا

"مجھے نہیں پتا میں بس جانا چاہتی ہوں"مجھے آپ کے سوالوں سے گُھٹن ہو رہی ہے۔۔چراغ نے عجیب لہجے میں کہا

"میں اپنی باتوں سے آپ کو پر سکون کرنا چاہتا ہوں۔۔"کہی مل بیٹھ کر بات کریں؟اسفند نے سنجیدگی سے پوچھا

"مجھے کوئی بھی بات نہیں کرنی۔۔"کیا آپ کو میری یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی؟"اور آپ کی باتیں مجھے پر سکون نہیں کر سکتیں۔۔چراغ کے چہرے پر غُصہ

اُبھرنے لگا تھا اُس کی آواز بھی تھوڑی تیز ہو گئی تھی۔۔دور بیٹھے احراز نے بغور اُس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا تھا اور اُس کے چہرے پر غُصے کی جُھلک دیکھ کر وہ بے ساختہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔'کیونکہ بات اب برداشت سے باہر تھی

"کہاں جا رہے ہو؟ابھی احراز نے ایک قدم بھی نہیں اُٹھایا تھا جب یشم نے اُس کا ہاتھ پکڑا

"بس پانچ منٹ میں آیا۔۔احراز نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے کہا تو یشم نے سر کو جنبش دے کر اُس کے ہاتھ کو چھوڑا

www.novelsclubb.com

"آپ غُصہ نہ ہو۔۔'غُصہ کر

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟اسفند اُس سے کچھ کہنے والا تھا جب اچانک احراز کی آواز نے دونوں کو چونک جانے پر مجبور کر لیا تھا

"آپ اِن کو جانتے ہیں؟چراغ نے سنجیدگی سے احراز سے سوال کیا اُس کا اِشارہ

اسفند کی طرف تھا

"میرا دوست ہے اسفی۔۔۔احراز نے بتایا

"مجھے پریشان کر رہے ہیں۔۔"اپنے دوست سے کہے کہ مجھ سے کسی قسم کے سوالات نہ کرے۔۔"ابھی بھی میرا اِن کی وجہ سے سر دُکھ رہا ہے۔۔۔چراغ انگلیوں کی پوروں سے اپنے ماتھے کو مسلتی احراز سے بولی تو اُس نے کڑے چتونوں سے اسفند کو دیکھا تھا جو ہنوز پر سکون کھڑا تھا

"توں چل میرے ساتھ۔۔احراز نے وارننگ بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر اپنے ساتھ آنے کا کہا

"رلیکس یار میں نے کوئی اُلٹا سوال نہیں کیا"میں بس مس چراغ سے یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ "اِن کی نظر میں محبت کیا ہے۔۔۔"تمہیں تو پتا ہے نہ یہ میرا موسٹ فیورٹ ٹاپک ہے۔۔اسفند احراز کو دیکھ کر مسکراہٹ پاس کر کے بولا تو احراز نے چراغ کو دیکھا جس کے چہرے کی رنگت سرخ ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دینا۔چراغ نے کہا

"یہ آخری سوال ہو گا پکا۔۔۔"احراز کی نظر میں تو"محبت"ایک بیماری ہے۔۔۔اسفند نے احراز کو دیکھ کر چراغ سے کہا تو اُس کی بات پر چراغ کو چُپ سی لگ گئی تھی

"محبت واقعی میں ایک بیماری ہے۔۔"ایک خوبصورت بیماری۔۔"اور اُس بیماری کو پانا ہر ایک کا شوق ہوتا ہے۔۔چراغ اِتنا کہتی وہاں رُکی نہیں تھی۔۔"پیچھے وہ دونوں اپنی جگہ تھم سے گئے تھے

www.novelsclubb.com

"رُخصتی کا وقت ہوا تو اپنے ماں باپ کی دُعاؤں سمیت یشم نے احراز کے گھر میں اپنا پاؤں رکھا تھا۔۔""ایسا نہیں تھا کہ وہ یہاں پہلی بار آئی تھی۔۔"یہاں وہ اِتنی بار آئی تھی کہ گِنتی کرنا مشکل تھی۔۔"لیکن پہلے وہ یشم عمر راجپوت تھی"اور آج وہ یہاں یشم احراز راجپوت کی حیثیت سے آئی تھی۔۔"پہلے یہ گھر اُس کے بڑے چچا

کا تھا لیکن اب وقت بدل گیا تھا"اب یہ اُس کے شوہر کا گھر یعنی اُس کا گھر تھا"جہاں وہ جیسے چاہے رہ سکتی تھی۔۔

"جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتا دینا وہ تمہیں مل جائے گی۔۔۔"وفا بیگم اُس کو احراز کے کمرے میں چھوڑتی بولی

"میں یہاں اب مہماں تو نہیں۔۔یشم جو بیڈ پر اپنا لہنگا پھیلائے بیٹھی"سرخ پتیوں سے سجا سنوارا کمرے کا جائزہ لے رہی تھی"وفا بیگم کی بات پر بے ساختہ مسکرا کر بولی تھی

www.novelsclubb.com

"مہمان تو تم کبھی نہ تھی"بس میزبان بن کر آنے میں تمہیں تھوڑا وقت لگ گیا۔۔وفا بیگم نے کہا تو یشم ہنس پڑی

"اِس بات کا سارا کریڈٹ آپ کے بیٹے کو جاتا ہے۔۔یشم نے سارا ملبہ احراز کے سر ڈالا

"ہاں وہ تو شروع سے نالائق ہے "لیکن مجھے پتا ہے اب تمہاری سنگت میں آ کر وہ تمہاری طرح عقلمند ہو جائے گا۔۔وفا بیگم نے بھی اِس بار مسکرا کر کہا

"آپ بے فکر ہو جائے۔۔یشم نے اُن کو تسلی کروائی

"اچھا میں اب جاتی ہوں "اور احراز کو بھیجتی ہوں۔۔۔وفا بیگم نے کہا تو یشم نے سر اثبات میں ہلایا "پھر وفا بیگم کے جانے کا یقین کرتی یشم نے گھونگھٹ اپنا نیچے کر لیا تھا۔۔"اُن کے جانے کے ٹھیک پانچ منٹ بعد احراز کمرے میں داخل ہوا تھا "اپنے بیڈ پر پورے استحقاق کے ساتھ یشم کو بیٹھا دیکھ کر اُس نے اپنے قدم یشم کی طرف بڑھائے تھے

www.novelsclubb.com

السلام علیکم۔۔احراز اُس کے کچھ فاصلے پر بیٹھتا سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام۔۔۔جواب فورن آیا تھا

"گھونگھٹ اُٹھا سکتا ہوں ؟احراز نے پوچھا تو آج اُس کا ایسا انداز یشم کے لیے بلکل نیا تھا۔۔"ہاں اُن کا رشتہ بھی تو اب نیا تھا پہلے وہ آپس میں کزن پلس بیسٹ فرینڈز

تھے لیکن اب اُن کا نکاح ہو گیا تھا۔۔"دونوں پاک بندھن میں بندھ چُکے تھے۔۔"ایک دوسرے پر حلال ہو چکے تھے۔۔"چیزیں اب شاید پہلے جیسی نہ تھی۔۔"اور شاید یہی وجہ تھی کہ آج دونوں کے درمیاں ایک جِھجھک تھی"جہاں وہ کبھی ایک ساتھ ہوتے وقت خاموش نہیں رہ پاتے تھے"آج دونوں کے درمیان گہری خاموشی کا راج تھا"

"اُٹھا سکتے ہو لیکن اُس سے پہلے تمہیں میری منہ دیکھائی دینی ہو گی۔۔"اپنا خوبصورت ہاتھ اُس کے سامنے کرتی یشم نے لاڈ سے کہا تھا تو اُس کے ہاتھ میں لگی مہندی"اور مہندی سے لکھا اپنا نام دیکھ کر احراز مسکرایا تھا

"مہندی اسکیچ(Scatch)؟احراز نے اُس کا وہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"پیارا ہے نہ؟"تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ شادی کے وقت اپنے ہاتھ پر ایسی مہندی ضرور لگواؤں گی؟یشم نے پر جوش ہو کر پوچھا

"ہاں مجھے یاد ہے"لیکن تب اندازہ نہیں تھا کہ اِس ہاتھ میں ہمارا ایسا اسکیچ

ہو گا۔۔احراز کے چہرے پر مبہم مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا

"ہاں کیونکہ تب میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ تمہارا نام میرے دل پر لکھا ہے۔۔یشم نے ہمیشہ کی طرح صاف گوئی کا مظاہرہ کیا

"تمہارے لیے تُحفہ میں نے لیا ہے۔۔"ہوپ سو کہ تمہیں پسند آئے گا۔۔احراز نے اُس کا ہاتھ نرمی سے چھوڑ کر بتایا

"پسند کیوں نہیں آئے گا؟"آفٹر آل میرے نئے نویلے دولہے کا پہلا تُحفہ ہو گا۔۔یشم کے لہجے میں شرارت واضع تھی جس کو محسوس کرتے احراز نے سائیڈ ٹیبل کا ڈرار کھولا تھا اور وہاں سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکال کر اُس نے واپس اپنی جگہ پر آ کر یشم کا گھونگٹ اُٹھایا جو نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر توصیفی لہجے میں کہا تھا۔۔"اپنے شوہر ہونے کا حق تو اُس نے اب ادا کرنا تھا۔۔"جانتا جو تھا کہ بیوی کی خواہشات میں ایک بڑی خواہش اپنے شوہر کے منہ سے اپنے لیے تعریف کے چند

الفاظ سننا ہوتی ہے۔۔"اور احراز نے محسوس کیا تھا کہ اُس کی تعریف پر یشم کے چہرے پر آج الگ قسم کی مسکراہٹ آئی تھی۔"شاید وہ شرما رہی تھی۔۔"اور زندگی میں پہلی بار احراز نے یشم جیسی بولڈ لڑکی کو شرماتا ہوا دیکھا تھا

"ہاتھ دینا اپنا۔۔احراز نے اپنی چوڑی ہتھیلی اُس کے سامنے پھیلائی تو یشم نے بنا تاخیر کے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو اُس کے ہاتھ کی اُنگلی میں احراز نے اپنی لائی خوبصورت ڈائمنڈ رنگ اُس انگلی کی زینت بنائی"جو یشم کے ہاتھ پر بہت جچ رہی تھی

"تم چاہے تو چینج کر سکتی ہوں"بہت بھاری ڈریس لگ رہا ہے تمہارا۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا تو سر کو جنبش دیتی یشم اُٹھ کر واشروم کی طرف بڑھی تھی"اُس کے جانے کے بعد احراز تھکے ہوئے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا تھا

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 16

"سوئی نہیں ہوا ابھی تک ؟افروز بیگم نے چراغ کے کمرے کی لائیٹ کو آن دیکھا تو اُس کے کمرے میں آتی پریشانی سے استفسار ہوئی

"مجھے نیند نہیں آتی۔۔" یہ دیکھے دو ٹیبلیٹس کھائی ہیں۔۔"لیکن اِن کا بھی اثر نہیں ہوتا۔۔چراغ نے اُن کی بات کے جواب میں سائیڈ ٹیبل پر موجود "نیند کی گولیوں" کی طرف اِشارہ کر کے بتایا تو افروز بیگم منہ پر ہاتھ رکھتی اُس کے پاس آئی جو غیر معی نُقطے کو گھورنے میں مصروف تھی

"تو یہ وجہ ہے کہ تمہیں کچھ یاد نہیں رہتا؟"اور تم میڈیکل میں ہو نہ تو کیا تمہیں یہ نہیں پتا کہ یہ کتنی نقصان دہ ہوتیں ہیں۔۔افروز بیگم اُس کے پاس بیٹھتی اُس کا اُترا ہوا چہرہ دیکھ کر بولی

"جس نے یہ ٹیبلیٹ بنائی ہے کیا اُس کو پتا تھا کہ وہ جو چیز بنا رہا ہے "اُس میں کسی کا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔۔"میں نہ کبھی کبھار سوچتی ہوں کہ جس نے بھی یہ نیند

کی گولیاں بنائی ہو گی "ضرور اُس کی راتوں کی نیند بھی اُس سے روٹھی ہوئی ہو گی۔۔"ورنہ نیند کی گولیوں کا گُمان اُس کو کیسے آیا ہو گا؟"اُس نے سوچا ہو گا کہ جس کیفیت اور ازیت سے وہ خود گزر رہا ہے باقی کوئی اور نہ گزرے تبھی تو اُس نے یہ گولیاں بنائی لیکن دیکھو نہ آپ اُس کی یہ کوشش میرے کسی کام نہیں آرہی۔۔۔چراغ عجیب و غریب لہجے میں اُن سے بات کرتی پریشان کر گئی تھی

"اِتنا کیوں سوچتی ہو تم؟افروز بیگم گہری سانس بھر کر اُس کو بولی

"سوچو پر اختیار نہیں ہوتا"اِنسان کے اختیار میں کچھ نہیں ہوتا وہ بے بس"اور لاچار ہوتا ہے"وہ ایک ناکارہ چیز ہوتا ہے"مثال کے طور پر مجھے ہی آپ لے۔۔"اِس دُنیا میں ہر چیز ہوتی ہے لیکن جو میں چاہتی ہوں"جو میں اِس دُنیا میں دیکھنا چاہتی ہوں وہ یہاں نہیں ہے۔۔"سمجھ نہیں آتا کہ اگر اِس دُنیا میں ہماری مرضی کے مطلق کچھ ہوتا نہیں تو اللہ نے فضول میں ہمیں بنایا کیوں؟"نہ بناتا یوں ترسنے سے بچ جاتے۔۔گُھٹ گُھٹ کر زندگی کو جینا تو نہ پڑتا۔۔۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی

چراغ کافی مایوس کن باتیں کرنے لگی

"مایوسی کُفر ہے اور جو تم بول رہی ہو بیٹا ایسی باتیں نہ کرو۔۔"اللہ ناراض ہو جائے گا۔۔۔افروز بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

"سوائے مایوسی کے اِس زندگی نے اور کچھ مجھے دیا کیا ہے؟"اگر اللہ ناراض ہوتا ہے تو میں اپنی جان دے کر اُس کو راضی کروں گی۔۔۔چراغ بغیر کسی تاثر کے بولی

"ایسی باتیں نہ کرو۔۔"اور سونے کی تیاری پکڑو۔۔۔افروز بیگم نے سر جھٹک کر کہتے اُس کے اُپر بلینکٹ کو سہی کیا

"اِس دُنیا میں کوئی ہے؟"جو ہمارا ہاتھ دیکھ کر بتا سکتے کہ ہماری موت کب واقعے ہو گی؟چراغ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو اِس بار افروز بیگم کو اُس کی باتوں سے خوف سا آنے لگا جو اپنے حواس کو مکمل طور پر کھو چکی تھی۔

"اللہ کے سوائے کوئی جان نہیں سکتا۔۔"جو لوگ غیبی علم جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی نہیں۔۔"اور تم چراغ خود پر اور اپنی جوانی پر زرا رحم کرو۔۔۔افروز بیگم

تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولی

"رحمان اور رحیم خُدا ہے ہمارا" اگر وہ مجھ پر رحم نہیں کھاتا تو میں کیسے خود پر رحم کروں؟" وہ مجھے اپنی سانسوں کے بوجھ سے آزاد کیوں نہیں کرتا؟" دن میں جانے کتنوں کی موت واقع ہوتی ہے" اُن میں میرا شُمار وہ کیوں نہیں کرتا؟" چراغ ہذیاتی انداز میں چیخی تھی۔اور افروز بیگم نے بے اختیار اُٹھ کر دروازے کو لاک کیا تھا اور واپس اُس کے پاس آتی چراغ کو اپنے ساتھ لگایا

"آہستہ چراغ کوئی تمہاری چیخ سُن بھی سکتا ہے۔۔۔افروز بیگم نے اُس کو ملامت کی

"میری چیخیں کوئی نہیں سُنتا۔۔" آپ اِس بات سے بے فکر ہو جائے۔۔۔چراغ کے چہرے پر طنز مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا

"نماز پڑھا کرو پابندی سے" تمہارا علاج یہی ہے۔۔" تمہیں تمہاری تکلیفوں سے آزادی دلوا کر پر سکون بس ایک نماز کر سکتی ہے۔۔۔" افروز بیگم نے اُس کی بات پر بس اِتنا کہا

"یقین جانے جب سے جانا ہے کہ تہجد نماز پڑھنے سے ہر چیز مل جایا کرتی ہے تو میں تہجد نماز بھی پابندی سے پڑھتی ہوں اور اُس میں مانگتی ہوں "لیکن مجھے وہ نہیں ملتا جو میں اُس سے مانگتی ہوں۔۔"وہ کن فیکون کا مالک میرے لیے اپنے رحمت کے دروازوں کو بند کیے ہوئے بیٹھا ہے۔۔۔چراغ نے کہا تو افروز بیگم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کن الفاظوں میں چراغ کو تسلی دلوائے "اُس کو پر سکون کرے "اُس کو بتائے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے پر اندھیر نہیں

"جو تم مانگ رہی ہو وہ نہیں مل رہا تو جان لو کہ اُس نے کچھ اور بہتر سے بہترین تمہارے لیے سوچا ہے۔۔افروز بیگم نے گہری سانس بھرتے ہوئے اُس سے کہا "لیکن مجھے تو وہ چاہیے نہ جو میں مانگ رہی ہو۔۔"میں اُس بہترین کا کیا کروں گی "جو میری چاہت ہو گی ہی نہیں۔۔۔۔چراغ نے اُن کا چہرہ تکتے ہوئے کہا "کیا تمہاری پسند اللہ سے زیادہ اہم ہے؟"کیا تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم اپنا اللہ سے بہتر چاہتی ہو۔۔"جو وہ تمہارے لیے چاہتا ہے وہ غلط ہے؟"افروز بیگم نے کہا تو اِس بار

چپ ہونے کی باری "چراغ کی تھی

"اُس سے زیادہ تو کوئی نہیں ہوتا" اور نہ کچھ ہوتا ہے "میں بس یہ چاہتی ہوں جو میں چاہتی ہوں وہ مجھے مل جائے۔۔کچھ توقع بعد چراغ نے کہا

"صبر کرو چراغ "اللہ نے صبر کرنے والوں کے لیے بہت اجر رکھا ہے۔۔۔افروز بیگم اُس کا ماتھا چوم کر بولی

"پھر رفتہ رفتہ زندگی کو سمجھنا شروع کیا تو پتا چلا کہ زندگی صبر کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔۔

"بچھڑ گیا تو صبر "کوئی نہ ملا تو صبر۔۔"جو نہ ملا اُس پر بھی صبر۔۔۔افروز بیگم کی بات پر دوبارہ سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی چراغ آنکھوں کو بند کیے اِس بار بس یہ سوچ پائی تھی "جبکہ اُس کے ایسے کرنے پر اُس کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر

آنکھوں کے ساتھ گالوں کو بھی بھیگا گئے تھے

"اُففففف اِتنا وقت ہو گیا ہے تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ صبح یشم کی آنکھ دس بجے کے قریب کُھلی تھی تو اُس نے جمائی لیتے احراز سے کہا جو صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنا کوئی کام دیکھنے میں مصروف تھا

"بس دس بجے ہیں سوچا کل ڈے بزی تھا تو تم تھکی ہوئی ہو گی "اِس لیے مجھے جگانا مناسب نہیں لگا۔۔احراز نے مصروف لہجے میں اُس کو بتایا "احراز اِس وقت ڈارک گرین کمپریشن شرٹ اور بلیک جینس میں ملبوس تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چچی جان آئی ہو گی جگانے اور کیا تم نے ناشتہ کر لیا؟ "موم والوں کی طرف سے ناشتہ دینے کون آیا تھا؟ "رسم ہوتی ہے نہ؟ اپنے کُھلے بالوں کو جوڑے میں مقید کرتی یشم نے اُس سے ایک ساتھ کئی سوال کیے

"تم ریڈی ہو جاؤ پھر چلتے ہیں ایک ساتھ باہر۔۔احراز کا لہجہ سرسری تھا پر اُس کے

یہ چند الفاظ یشم کو بہت خوش کر گئے تھے ہلانکہ وہ اُس کی آخری بات کو اگنور کر گیا تھا

"ہاں میں ہو جاتی ہوں تیار "لیکن یہ تو بتاؤ کہ گھر سے کون کون آیا ہے؟ یشم نے مسکرا کر پوچھا

"میں روم سے باہر نہیں گیا یش بس ملازمہ نے آکر بتایا تھا کہ دونوں چچی جان آئیں ہیں باقیوں کا مجھے نہیں پتا۔۔احراز نے سنجیدگی سے بتایا

"اچھا چراغ آتی تو مجھ سے ملنے یہاں ضرور آتی وہ بھی بہت بے مروت سی ہے۔۔یشم آخری بات بڑبڑاہٹ میں خود سے کہتی واشروم میں داخل ہو گئ تھی "اُس کے واشروم جانے کے بعد لیپ ٹاپ کی اسکرین کو بند کرتا احراز گہرے سانس بھرنے لگا

"چلنے کا حوصلہ نہیں "رُکنا محال کر دیا

"عشق کے سفر نے تو مجھ کو نڈھال کر لیا

"ملتے ہوئے دلوں کے بیچ اور تھا فیصلہ کوئی

"اُس نے مگر بچھڑتے ہوئے کوئی اور سوال کر دیا

اے میری گلِ زمیں تُجھے چاہ تھی ایک کتاب کی

"اہلِ کتاب نے مگر "میرا کیا حال کر دیا

www.novelsclubb.com

"ممکنہ فیصلوں میں ایک حجر کا فیصلہ بھی تھا

ہم نے تو ایک بات کی۔۔اُس نے کمال کر دیا

"میرے لبوں پر مہر تھی "میرے شیشے رونے تو

"شہر کے شہر کو میرا حال واقف کر دیا

"چہرہ و نام ایک ساتھ نہ یاد آسکے

"وقت نے کس شیبہہ کو۔۔خواب و خیال کر دیا

"احراز اپنی سوچ میں گُم تھا جب دروازہ نوک ہونے پر ہوش میں آیا

"آجائے۔۔"خود کو کمپوز کرتا وہ اجازت دے گیا

"السلام علیکم یشم جی کہاں ہیں؟چراغ کی آواز پر احراز کے دل کی دھڑکن نے رفتار پکڑی تھی لیکن دانستہ طور پر آج اُس نے جلدی خود کو کمپوز کر لیا تھا"زندگی میں وہ ہر چیز کی توقع رکھ سکتا تھا پر چراغ کو اپنے گھر "یا کمرے میں دیکھنا اُس کے لیے ناقابلِ یقین بات تھی"

"واشروم۔۔یکلفظی جواب دیتا وہ اُس کو اگنور کرنے کی بھرپور کوشش کر گیا تھا

"وہ باہر آئے تو کہیے گا کہ نیچے سب لوگ آپ دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔۔چراغ نے کہا اور وہ جانے لگی تھی "جب اچانک احراز نے اُس کو مخاطب کیا

"تم شادی کب کروں گی؟ احراز کا سوال غیر متوقع تھا اور ایسے سوال کی اُمید "چراغ کو اُس سے ہر گز نہ تھی

"میری شادی آپ کا سر درد نہیں۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"میرے دل کا درد ہے۔۔یہ بس احراز سوچ پایا تھا لیکن کہا بس یہ

"تمہاری فیملی کہاں ہوتی ہے؟"اور کیا تم ہمیشہ کے لیے یہاں شفقٹ ہو گئ ہو؟ احراز نے پہلی بار اُس کو دیکھا اور اُس کی سرخ سوجھی آنکھیں دیکھ کر اُس کو اپنے اندر چُبھن کا احساس ہوا تھا

"آپ کیوں جاننا چاہتے ہیں؟ چراغ نے محض اِتنا پوچھا

"کیوں پوچھنا چاہتا ہوں یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"میری فیملی کہاں ہوتی ہے؟"اور اُس میں کون کون ہے یہ آپ کا جاننا ضروری نہیں۔۔چراغ بھی اُس کے انداز میں بولی

"تم آخر اتنا کڑوا کیوں بولتی ہو؟احراز کو غُصہ سا آنے لگا

"میں ایسے ہی بات کرتی ہوں"اور آپ کوشش کیا کرے کہ مجھ سے مخاطب نہ ہوا کرے۔۔چراغ چڑ کر بولی تھی اُس کو جانے کیوں دن بدن احراز سے چڑ ہونے لگی تھی"وہ جانتی نہیں تھی"کیوں؟"لیکن جب وہ اُس کے آس پاس ہوتا تو اُس کا دل بے سکون تو پہلے بھی تھا لیکن پھر مزید ہو جایا کرتا تھا۔"اُس کو کچھ بھی پسند نہیں آتا تھا دوسرا یوں احراز کا بڑے دھڑلے سے اُس کے پرسنلز میں گُھسنا آگ میں پیٹرول کا کام کرتا تھا

"کیا تمہیں لگتا ہے میں تم سے بات کرنے کے لیے مرتا ہوں؟احراز طنز ہوا

"مجھے ایسی خوشفہمی لاحق کیوں ہو گی؟"اور اگر کسی پر آپ کو مرنا ہے تو یشم جی کے لیے مریئے جیسے وہ آپ پر مرتی ہے۔۔چراغ نے کہا تو احراز کو جیسے چُپ لگ گئ

تھی۔۔" تبھی واشروم کا دروازہ کھولتی یشم اپنے گیلے بالوں میں تولیہ رگڑتی نکھری نکھری سی کمرے میں داخل ہوئی تھی""اِس وقت وہ خوبصورت سلیولیس بلیک نیٹ کی ساڑھی میں ملبوس تھی"جس کا بلاؤز ہلکا ہی سہی لیکن اُس کے پیٹ کو نمایاں کر رہا تھا"اور کمرے میں داخل ہوتے ہی وہاں چراغ کو دیکھ کر اُس کو خوشگوار حیرت ہوئی"جبکہ شادی کے اگلے دن اُس کا یوں بلیک لباس میں ہونا چراغ کو کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا چاہے وہ چمکیلی ساڑھی تھی لیکن اُس کا رنگ تو"کالا" تھا اور ایک دن کی "سُہاگن" پر چراغ کو یہ رنگ بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔"دوسری ساڑھی کی بناوٹ بھی ایسی تھی کہ یشم جیسی لڑکی پر ایسا لباس اُس کو سہی نہیں لگ رہا تھا۔۔"وہ کم عرصے میں جان چُکی تھی کہ یشم کافی بولڈ قسم کی تھی۔۔"اور اسٹریٹ فارورڈ بھی لیکن آج تک اُس نے بس اُس کو جینز وغیرہ میں دیکھا تھا جو مناسب ہوا کرتے تھے اُس کی بیک" بازوں یا پھر جسم کے کسی بھی حصے کو نمایاں نہیں تھے کرتے لیکن آج اُس کی ایسی ڈریسنگ نے چراغ کو مایوس کیا

تھا۔۔"پر اُس نے کہا کچھ نہیں تھا مبادہ وہ بُرا نہ مان جائے۔۔"دوسرا اُس کا کوئی حق وغیرہ بھی نہیں تھا لیکن اگر احراز اُس کو کچھ کہتا تو وہ الگ بات تھی۔۔"دوسرا اگر اُس کی زندگی کا کوئی اور وقت ہوتا تو وہ بھی اپنی ناپسندیدگی کا اِظہار بنا سوچے سمجھے کر بیٹھتی لیکن اب ایسا وہ نہیں تھی کرتی

"تم تو آئی ہو میں نے خوامخواہ تمہیں بے مروت بول دیا۔۔۔یشم گرم جوشی سے اُس سے مل کر بولی تو اپنی سوچو کو چراغ نے بریک لگایا

"آنٹی نے کہا تھا کہ چلنا ہے ورنہ میں کالج جانے والی تھی۔۔چراغ نے بتایا

"تم نے آج چُھٹی نہیں لی کیا؟"شام میں ہمارا ولیمہ ہے اور پتا ہے کیا کل ہماری فلائٹ ہے لاہور کی۔۔۔یشم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتی اُس کو بتانے لگی"اِس درمیاں احراز اپنے پاؤں کو جھلاتا فرش پر بچھی قالین پر نظر مرکوز کیے بیٹھا تھا"واشروم سے باہر نکلتی یشم پر ایک غلط نگاہ بھی اُس نے نہیں تھی ڈالی

"چُھٹی کیسی۔۔چراغ نے سر جھٹکا اور ایک چور نگاہ احراز پر ڈالی جو وہاں ہو کر بھی

نہیں تھا۔۔"جسمانی طور پر تو تھا پر دماغی طور پر جانے کہا تھا"احراز کا انداز اُس کو عجیب سا لگا تھا اُس کی سوچ مطابق احراز کی والہانہ نظریں یشم پر ہونی چاہیے تھیں"پر وہ تو قالین پر نظریں جمائے اُس میں جانے کیا تلاش کر رہا تھا

"اچھا چھوڑو اِن باتوں کو تیار ہونے میں میری تھوڑی مدد کر دو۔۔یشم نے اُس کی طرف پلٹ کر مسکرا کر کہا

"آج تو آپ کو کسی اور سے مدد لینی چاہیے۔۔۔چراغ کا اِشارہ کس جانب تھا وہ اچھے سے جان گئی تھی

"کیا ایسا واقعی میں؟یشم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

"جی اور میں اب چلتی ہوں"آپ جلدی سے آجایئے گا۔۔چراغ اِتنا کہتی جانے لگی تھی"جب اُس کی نظر اچانک سامنے دیوار پر چسپاں احراز کی تصویر پر پڑی"جہاں وہ اسپورٹس ڈریس میں ملبوس کسی کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔"چراغ پلکیں جِھپکائیں غور سے اُس تصویر کو دیکھنے لگی"کچھ تھا جو اُس کو کھٹک رہا تھا۔۔"پر

کیا؟" یہ اُس کو سمجھ میں نہیں آیا اور اچانک سے اُس کو آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی" تبھی تیز قدموں سمیت وہ کمرے سے باہر نکلتی چلی گئ۔۔

"احراز تم نے بتایا نہیں میں کیسی لگ رہی ہو؟" اپنے چہرے پر میک اپ کا ٹچ دیتی یشم نے احراز کو مخاطب کیا تو ہوش میں آیا جہاں اب اُن دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔۔" احراز کی پہلی نظر چراغ کو تلاش کرنے میں اُٹھی تھی" جو اُس کو نظر نہیں آئی تھی" کیونکہ وہ وہاں نہیں تھا" اور وہ کب چلی گئ؟" اِس کا اندازہ احراز کو نہیں ہوا تھا" لیکن جب احراز کی نظر یشم پر پڑی تو اُس کو یقین نہ آیا

"یہ تم نے کیا پہنا ہے؟ احراز کے لہجے میں ناگواری کا عنصر صاف ظاہر تھا

"ساڑھی ہے کیوں کیا ہوا؟" تمہیں بلیک کلر اور ساڑھی پسند ہوتی ہے اور تمہاری پسند کو مدعے نظر رکھ کر میں نے خود کو تیار کیا ہے۔۔ یشم اُس کی طرف متوجہ ہوتی بولی

"بلیک کلر مجھے پسند تھا"اب نہیں ہے۔۔اور مجھے ایسی واحیات قسم کی ساڑھیاں پسند نہیں ہوتی جس میں عورت کا جسم نمایاں ہوتا ہو۔۔۔احراز نے کاٹ دار لہجے میں کہا تو یشم کے گال دمک اُٹھے تھے

"احراز ہوش میں ہو تم؟"تم نے میری ڈریس کو واحیات بولا جبکہ میں نے ایسا ڈریس کوئی پہلی بار زیب تن نہیں کیا۔۔"میری ہر چیز سے تم واقفیت رکھتے ہو"تمہیں پتا ہے میں ایسے کپڑوں کا انتخاب کرتی ہوں۔۔"اور بزنس پارٹیز میں "اور جو بھی سوشل ایکٹویٹیز ہوتیں ہیں وہاں ہم دونوں ساتھ آتے جاتے رہے ہیں"پھر تمہیں میرے کپڑوں پر اب اعتراض کیوں ہوا؟"جبکہ پہلے نہیں تھا ہوا کرتا۔۔"یشم کے لہجے میں حیرت تھی

"یش پلیز میری بات پر غور کرو اور خود کو آئینے میں دیکھو کیا تمہیں یہ ڈریس قابل قبول لگ رہا ہے؟احراز اُس کے پیچھے کھڑا ہوتا اُس کا رُخ آئینے کی طرف کیے بولا "آج پہن لیا ہے"تو پہن لیا ہے آگے سے میں خیال رکھوں گی پر ابھی میں چینج

نہیں کر سکتی بکاز آلریڈی ہم لیٹ ہو گئے ہیں۔۔یشم خود پر ایک نظر ڈالتی احراز کی طرف اپنا رُخ کیے بولی

"میری بات بُری لگی ہو تو سوری "لیکن میں نہیں چاہوں گا کہ میری بیوی ایسا لباس زیب تن کرے "مجھے پتا ہے تمہیں میری پسند کا خیال ہے "پر اگلی بار کوئی ڈیسنٹ سی ساڑھی پہننا ہے جس میں تمہاری باڈی کا کوئی بھی حصہ نمایاں نہ ہو۔۔"اور نہ اُس کے بازو سلیولیس ہو۔۔احراز نے اِس بار اپنے لہجے کو نارمل کیے کہا

"میں خیال رکھوں گی۔۔"یو ڈونٹ وری۔۔"بس اپنے ماتھے پر آئے بل کو غائب کرو۔۔یشم مسکرا کر کہتی ایڑھیوں کے بل ہوتی اُس کا ماتھا چوم کر بولی تھی

"جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔احراز نے اُس کا گال تھپتھپا کر کہا

"اچھا سنو "اہلِ نیوکپل کا تقاضا ہے کہ یہ نیکلس تم مجھے پہناؤ۔۔احراز جانے لگا تھا جب یشم نے اُس سے کہا تو احراز چونک کر اُس کو دیکھنے لگا جس کے ہاتھ میں ایک جیولر باکس تھا۔۔"شادی کے بعد زندگی اِتنی کٹھن ہو گی اُس کا احساس دھیرے

دھیرے بخوبی احراز کو ہو رہا تھا۔۔

"ضرور۔۔۔گہری سانس بھر کر احراز نے اُس کے ہاتھ سے وہ جیولری بوکس لیا تو یشم اپنا رُخ آئینے کی جانب کرتی اپنے بالوں کو سمیٹ کر ایک کندھے کی طرف کیا

"پتا ہے یہ آئیڈیا مجھے چراغ نے دیا۔۔۔یشم نے پر جوش ہو کر کہا تو احراز جو اُس کے نیکلیسٹ کا ہِک بند کرنے لگا تھا اُس کے ہاتھ "یشم کی بات سن کر تھم سے گئے تھے

"اا اچھا۔۔احراز نے محض اِتنا کہا

"ہاں پتا ہے کیا اُس کی جب کبھی جس کے ساتھ بھی شادی ہو گی نہ وہ اُس کے دل میں راج کرے گی۔۔"کیونکہ آج مجھے پتا چلا وہ کافی رومانٹک بندی ہے۔۔۔"بس اُپر سے خود کو ایسا شو کرواتی ہے۔"اینڈ یو نو ویری ویل کہ اگر بیوی ایسی رومانٹک سی ہو تو سڑا ہوا شوہر بھی رومانٹک بن جاتا ہے۔۔یشم نے مزے سے کہا اِس بات سے یکسر انجان کہ جس کا وہ ذکر کر رہی ہے وہ تو اُس کے خود کے شوہر کے دل میں گھر بنا

بیٹھی ہے "اور اُس کا راج جانے کب سے اُس کے دل میں ہے۔۔

"شوہر کے رومانٹک ہونے کا دارومدار بیوی پر ہوتا ہے۔۔"بیوی اگر مرد کی من چاہی "من پسند ہو نہ تو چاہے سادہ سی عام وشکل کی مالک کیوں نہ ہو۔۔"ایک مرد اُس سے محبت بھری گفتگو کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔۔ہِک بند کر لینے کے بعد احراز اُس کے بال پشت پر بکھیر کر بولا تو یشم نے جانے کتنا وقت اُس کے الفاظوں پر غور و فکر کیا" پھر چہرہ موڑ کر والہانہ نظروں سے اُس کا وجیہہ چہرہ دیکھنے لگی جو اب اپنے سیل فون میں مصروف تھا۔۔

"کیا جس طرح میں احراز کو دیکھتی ہوں "ایسے کبھی اُس نے کسی کو دیکھا ہو گا؟"یا وہ کبھی مجھے ایسے دیکھے گا جیسے میں اُس کو دیکھتی ہوں۔۔"میری زندگی کا کیا وہ پل کبھی آئے گا جب ٹکٹکی باندھے احراز راجپوت "یشم راجپوت کو دیکھے گا؟اپنی نظروں میں اُس کا چہرہ بسائے یشم کے من میں کئی سوال اُٹھے تھے۔۔"اور کون جانتا تھا کہ عنقریب اُس کی آخری بات سچ ثابت ہو "زندگی میں واقعی ایسا موڑ آئے

اور احراز کی نظریں اُس کے چہرے پر جمی ہو۔۔۔"یہ تو زندگی ہے اور زندگی میں سب کچھ ہو سکتا تھا

"اُس کی آنکھ کھلی تو سر میں عجیب بھاری پن سا محسوس ہوا۔۔"وہ خالی خالی نظروں سے بس چھت کو گھورنے لگی لیکن جب آہستہ آہستہ دماغ بیدار ہونے لگا تو ایک جھٹکا کھا کر وہ بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔"اور بیڈ کی دوسری جانب بیٹھی صالحہ بیگم نے اُس کو ایسے اُٹھتا دیکھا تو بے اختیار دل میں "رب کا شکر ادا کیا" جبکہ اُس کے ایسے اُٹھنے پر ہاتھ میں کھینچاؤ محسوس کیا تو اُس کو پتا لگا کہ اُس کے ہاتھ میں کینولا لگی ہوئی تھی۔

"پنکی میری بچی۔۔صالحہ بیگم نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اپنی طرف کیا تو وہ احساس سے عاری نظروں سے اُن کا چہرہ تکنے لگی "پھر چاروں اطراف نگاہ کمرے میں ڈورائی جہاں وہ اپنے اور فارس کے مشترکہ کمرے میں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں کیسے آئی؟"اور میرا فارس کہاں ہے؟اُن کا ہاتھ جھٹک کر پنکی نے آس پاس نظریں ڈورائی تھی

"یہاں آؤ میرے پاس میں بتاتی ہوں۔۔۔صالحہ بیگم کا دل کٹ کے رہ گیا تھا اُس کی ایسی حالت کو دیکھ کر کہاں وہ بن سنورنے کی شوقین اور کہاں اِس وقت وہ نڈھال حُلیے میں تھی

"فارس

"فارس؟

"کہاں ہو تم؟"میری آواز آرہی ہے تمہیں؟صالحہ بیگم کو اگنور کرتی پنکی اُونچی آواز میں فارس کو پُکارتی کمرے سے باہر کو بھاگی تھی جہاں ہال میں بیٹھی کچھ عورتیں پارہ پڑھنے میں مصروف تھیں

"آنٹی فارس کہاں ہے؟اُن عورتوں پر ایک غلط نگاہ ڈالے بنا"پنکی نے سدرہ بیگم کو مخاطب کیا جو جھوٹے ٹسوے بہانے میں مصروف عورت کی ہمدردیاں سمیٹنے میں

تھی

"بیچاری بدقسمت سی شادی کو ایک سال بھی نہیں ہوا اور یہ ایسی قیامت ٹوٹ پڑی

"ہاں نہ اور دیکھو تو ہاتھوں میں کیسے بھر بھر چوڑیاں ڈالی ہوئیں ہیں۔۔"ابھی تو

شوہر کا کفن بھی میلا نہیں ہوا ہو گا

"چوڑیوں کو چھوڑو شوہر کا آخری دیدار تک نصیب نہیں ہوا۔۔

"ویسے وہ اسلام آباد گئے کیوں تھے؟

"بس موت نے بلایا تھا وہاں فارس کو۔۔"ابھی بیچارے کی عمر کیا تھی؟"

"بس اللہ کی جو مرضی۔۔

"وہاں بیٹھی عورتیں اپنا پارہ پڑھنے کے بجائے پنکی کو دیکھ کر چہ مگوئیاں کرنے لگیں

جس کو سُن کر پنکی نے بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے بچایا ہوا تھا

"ہائے میری بچی۔۔"تُجھے میں اب کیا بتاؤں؟سدرہ بیگم اُٹھ کر آتی اُس کو اپنے ساتھ لگانے والی تھی جب پنکی نے اُن کو خود سے دور کیا

"فارس کہاں ہے؟پنکی نے اپنے سوال پر زور دیا

"تمہیں اب ہوش آیا ہے"جب سارا کچھ ختم ہو گیا ہے"آج تمہارے شوہر فارس کا دسواں ہے اور تم بھی آؤ آکر قرآن پڑھو تا کہ اللہ تمہیں صبر دے۔۔۔ایک خاتون نے بتایا تو پنکی کو اپنا وجود زلزلوں کی زد میں آتا محسوس ہوا۔۔"وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آج فارس کا دسواں کیسے؟"کیا وہ اِتنے وقت تک بیہوش کومہ میں چلی گئی تھی؟

"تو کیا میرا فارس واقعی میں مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے؟

"اور کیا اُس نے اپنے فارس کا آخری دیدار بھی نہیں کیا تھا؟

"ایک ساتھ جانے کتنے سوال اُس کے دماغ میں اُمڈ آئے تھے"جن کے جوابات

اُس کے پاس تھے ہی نہیں

"ہائے میری بچی۔۔سدرہ بیگم بین کرتی اُس کی کلائی میں موجود چوڑیوں کو توڑنے لگی تھی۔۔"پنکی جبکہ مجسمہ بن چُکی تھی"اُس میں اِتنی طاقت نہ تھی کہ وہ کچھ بول پاتی یا کر پاتی۔۔

"لگتا ہے صدمہ دوبارہ سے ہو گیا ہے کوئی اِس کو رونے کا کیوں نہیں کہتا۔۔کسی نے کہا تھا"جو صالحہ بیگم نے سُنا تھا اور وہ چلتی ہوئی پنکی کے سامنے بیٹھی جس کی آنکھوں میں ویرانگی کے سوا کچھ نہیں تھا۔

"پنکی روؤ میرا بچہ دل ہلکا ہو جائے گا۔۔"اپنا غم"اپنی تکلیف آنسوؤ کی صورت میں بہہ نکالو۔۔۔صالحہ بیگم نے اُس کو دیکھ کر کہا پر اپنی جگہ پنکی ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔۔"اُس کی حالت پر مجبوراً صالحہ بیگم کو اُس کے گال پر تھپڑ مارنا پڑا تھا۔۔

"پر اُن کا تھپڑ بھی پنکی کو ہوش میں لانے کے لیے کافی نہ تھا۔۔۔

چٹاخ

"دوسرا تھپڑ بھی اُنہوں نے پنکی کو مارا تو وہ گال پر ہاتھ رکھتی خالی خالی نظروں سے صالحہ بیگم کو دیکھنے لگی۔۔"پھر اپنی سونی کلائیوں کو

"تمہارے رونے سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔"اِس لیے ہمیشہ مسکرایا کرو"تمہاری مسکراہٹ میں میری زندگی چُھپی ہوئی ہے۔۔۔

"آنکھیں ویران بنجر تھیں"جبکہ کانوں میں فارس کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہی ہو؟اُس کو اُٹھتا دیکھ کر صالحہ بیگم بھی اُٹھ کھڑی ہوئی"لیکن اُن کو جواب دیئے بنا پنکی کے ہاتھ میں جو چیز آئی وہ اُس کو زور سے فرش پر مارنے لگی۔۔"اپنے اندر چُھپا غُبار آنسوؤ کی صورت میں نکلنے سے تو رہا جبھی وہ چیزوں کو توڑ کر اپنی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی جو بڑھتی جا رہی تھی۔۔"اور بس

بڑھتی جا رہی تھی

"وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔"میرا فارس میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ہذیاتی انداز میں چیختی پنکی نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ جمائے تھے

"فارس آجاؤ میں تکلیف میں ہوں۔۔"میرا دم گُھٹ رہا ہے"پلیز آجاؤ۔۔۔"یااللہ مجھے میرا شوہر واپس دے دیں یا میری جان نکال دے۔۔۔"مجھے ایسی سزا سے کیوں نواز رہے؟

"آخر آپ نے ایسا کیوں کیا؟"فارسسسس۔۔۔۔۔

"یااللہ۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے میرے ساتھ۔۔۔؟

وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔؟"اُس کو مجھ پر رحم کیوں نہ آیا۔۔۔"میں مر کیوں نہیں گئی؟"مجھے موت دے میرے اللہ مجھے یہ زندگی نہیں چاہیے۔۔"مجھے میرے

www.novelsclubb.com

فارس کے پاس جانا ہے۔۔۔اپنا چہرہ پیٹتی پنکی اچانک دھاڑے مار مار کر رونے لگی تھی۔۔"اور اپنے ساتھ ساتھ باقیوں کو بھی رونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔"اِس وقت اُس کی حالت قابلِ رحم تھی۔۔

"پنکی سنبھالو خود کو۔۔صالحہ بیگم نے زور سے اُس کو خود میں بھینچ لیا تھا۔۔

"یہ خواب کیوں نہیں؟"وہ اِتنی تکلیف دہ موت مرا ہے۔۔"میرا دل پھٹ رہا ہے اماں۔۔۔"مجھ سے سکون روٹھ گیا ہے۔۔"اُس کو ایسی دردناک موت کیوں ملی۔۔"اُس کے چہرے پر کانچ کے ٹُکڑے چُبھے تھے۔۔جانے کتنا درد ہوا ہو گا۔۔"فارس کو۔اور اللہ نے اُس کو اپنی تکلیف بتانے کا موقع بھی نہیں دیا۔۔۔"اُس نے ایسا کیوں کیا؟اُن سے لپٹتی پنکی زار و قطار روتی ہوئی بولی

"اللہ کو شاید یہی منظور تھا۔۔صالحہ بیگم نے بڑی مشکل سے کہا

"اُس کو کوئی بتائے کہ اُس کی پنکی رو رہی ہے"وہ تکلیف میں آئے وہ آ جائے اُس کے آنسو صاف کرے۔۔"اُس کو تکلیف سے نجات دلوائے۔۔"فار سسسسس

"آجاؤ میرا واعدہ ہے میں کبھی تمہیں تنگ نہیں کروں گی۔۔۔کوئی بھی ایسا الفاظ نہیں تھا جو پنکی کو تسلی دلواتا۔۔یا اُس کو دلاسہ دیتا۔۔"اِس وقت بس وہ تھی اور اُس کی تکلیف جس کا اندازہ شاید کوئی لگا پاتا کہ وہ کس اذیت سے گزر رہی تھی۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 17

"میرا پلان تو ایک ماہ وہاں اسٹے کرنے کا تھا"لیکن دیکھو تم اِتنی جلدی واپس لے آئے مجھے۔۔۔یشم کمرے میں داخل ہوتی احراز سے بولی جو اپنے شوز اُتار رہا تھا

"ضرور وہاں رُکتے لیکن اہم میٹنگ تھی"جس میں میرا ہونا ضروری تھا۔۔"احراز نے وضاحت دیتے بتایا

"ہمم چلو کوئی نہیں"اگلی بار تم اپنا سارا کام چھوڑ کر میرے ساتھ کسی ٹرپ پر

www.novelsclubb.com

چلنا۔۔یشم اُس کے ساتھ بیٹھ کر بولی

"اِن شاءاللہ اور اب میں زرا فریش ہو جاؤں۔۔احراز اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اُس سے بولا

"ٹھیک ہے میں تمہارے کپڑے وارڈروب سے نکال کر رکھ دوں گی۔۔۔یشم نے کہا تو وہ سر کو جنبش دیتا واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

"یشم بھی اُس کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھنے لگی تھی "جب اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا "اُس نے اسکرین پر چمکتا نمبر دیکھا تو "موم کالنگ لکھا آرہا تھا

"السلام علیکم موم کیسی ہو آپ؟یشم نے کال اُٹھا کر سلان کرنے میں پہل کی

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں "تم اپنا بتاؤ اور احراز کیسا ہے؟ "اُس کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے؟سارا بیگم نے سب کچھ ایک ساتھ پوچھا

"میں بھی ٹھیک "احراز بھی ٹھیک ہے "اور اُس کا رویہ بھی میرے ساتھ ٹھیک ہے۔۔یشم نے بیڈ پر بیٹھ کر مسکرا کر بتایا

"تم خوش ہو نہ؟ سارا بیگم نے کسی خدشے کے تحت پوچھا

"میں بہت خوش ہوں "اِس بات سے آپ بے فکر ہو جائے "احراز نے میرا بہت خیال رکھا ہے۔۔۔ "مجھے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔ یشم نے اُن کو پر سکون کرنے کی خاطر کہا

"اچھا یہ بتاؤ آفس کب سے جوئن کرنے کا سوچا ہے؟ سارا بیگم نے پوچھا

"موم دراصل اب میں نے آفس جانا چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔ یشم نے آہستگی سے بتایا

"وہ کیوں؟ "کیا ایسا کرنے کو تمہیں احراز نے کہا ہے؟ سارا بیگم کو اُس کی بات کافی عجیب لگی

"احراز کیوں بولے گا مجھے؟ "یہ میرا اپنا ذاتی فیصلہ ہے میں بس اپنی ازواجی زندگی پر سارا فوکس دینا چاہتی ہوں۔۔ یشم نے جلدی سے بتایا

"یش تمہارا ایشن کام کرنا ہے "اور اب تم خود کو گھریلو عورت کیسے بنا سکتی ہو؟ سارا

بیگم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا بولے

"موم آپ کو تو میری بات سن کر خوش ہونا چاہیے۔۔۔یشم محض اِتنا بولی

"میں خوش ہوں "ایسا نہیں ہے کہ خوش نہیں ہوں میں بس تمہارے اِس اچانک فیصلے پر تھوڑا پریشان ہو گئی ہوں۔۔۔۔سارا بیگم نے بتایا

"اچانک فیصلہ نہیں لیا کوئی "سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے "اور میں اپنے اِس فیصلے سے بہت مطمئن ہوں "آپ کسی بھی لحاظ سے ٹینشن نہ لو۔۔۔یشم نے مسکراتے لہجے میں اُن سے کہا

"تو تم ہاؤس وائف بن کر رہنا چاہتی ہو؟سارا بیگم نے گہری سانس بھر کر پوچھا

"جی جیسے آپ ہو "چچی جان ہے ویسے ہی۔"اور موم شوہر کو ایک گھریلو عورت ورکنگ وومن سے زیادہ اٹریکٹ کرتی ہے۔۔۔"یشم نے پر سکون لہجے میں کہا

"تم خود کو احراز کے رنگ میں ڈھالنے کے بجائے اُس کو اپنے رنگ میں ڈھلنے کی کوشش کرو۔۔"ایسے تم نہیں رہو گی۔۔سارا بیگم کو "آج یشم پاگل سی لگی

"مجھے رہنا بھی نہیں "میں خود میں احراز کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔"آپ کو نہیں پتا لیکن میں اُس کے لیے ہر حد کراس کر سکتی ہوں۔۔۔یشم نے پر سکون ہو کر کہا

"اِس سے کیا ہو گا؟

وہ میرا ہو جائے گا۔۔۔جواب فوراً سے حاضر ہوا

"اپنا جو کوئی ہوتا ہے نہ یش "وہ بس ہوتا ہے اُس کو اپنا کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔۔۔سارا بیگم نے کہا تو کچھ ثانیے تک یشم بول نہ پائی تھی۔

"موم آپ پہلے کہتی تھی کہ نکاح کے دو بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔"نکاح کے بعد دو جسم یکجاں ہو جاتے ہیں "اُن کے درمیان محبت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے "پھر احراز میرا کیوں نہیں ہو گا؟یشم کچھ توقع بعد بولی

"اُس نے یہ شادی مجھے نہیں پتا کیوں کی؟"پر میں اِتنا جانتی ہوں کہ وہ کبھی تمہیں خوش نہیں رکھ پائے گا۔۔۔سارا بیگم کو جانے کونسے خدشات تھے

"موم

موم ٹرسٹ می "میں بہت خوش ہوں "اور آپ پلیز ایسی باتیں کر کے میرا دل اور موڈ خراب مت کریں۔۔۔یشم نے اِس بار سنجیدگی سے کہا "عین اُسی وقت باتھ روب میں ملبوس بالوں کو تولیہ سے رگڑتا احراز واشروم سے باہر آیا تھا

یش

"موم میں بعد میں آپ سے بات کروں گی۔۔احراز کو دیکھ کر اُس نے رابطہ ختم کرنا ضروری سمجھا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ٹینشن ہے کوئی؟احراز نے پہلے کی نسبت اُس کو چپ چاپ سا دیکھا تو پوچھا

"ٹینشن والی تو کوئی بات نہیں "اور یہ تمہارا سوٹ۔۔۔یشم نے اپنا لہجہ ہشاش بشاش کیا

"آر یو شیور؟احراز کو یقین نہ آیا

"ہاں کیوں کیا تمہیں میں جھوٹی لگ رہی؟یشم نے مصنوعی گھوری سے اُس کو نوازا ایسی کوئی بات نہیں خیر میں چینج کرلوں۔۔" باہر جانا ہے۔۔احراز اِتنا کہتا بیڈ سے اپنے کپڑے اُٹھاتا چینجنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا

"احراز میرے ساتھ بہت اچھا ہے۔۔"اُس کے بات کرنے میں کوئی کھوٹ نہیں "اُس کا لہجہ صاف ہے "پھر جانے کیوں موم نے ایسے وہم پالے ہوئے ہیں۔۔احراز کے جانے کے بعد "یشم آہستگی سے بڑبڑائی تھی

"تمہاری میٹنگ کس کے ساتھ ہے؟وہ باہر آیا تو یشم نے سوال کیا

"جٹ صاحب یاد ہے تمہیں؟"آج اُن سے ڈیکنگ کرنے جانا ہے مجھے۔۔احراز نے خود پر پرفیوم چِھڑکتے ہوئے بتایا

"اچھا ایک بات بولوں؟بیڈ سے بلورنگ کی ٹائی اُٹھاتی یشم اُس کے روبرو کھڑی ہوتی بولی

"ہمم کہو؟احراز نے مصروف لہجے میں کہا

"کبھی کبھار مجھے تم پر شک گزرتا ہے۔۔۔یشم اُس کے گلے میں ٹائی ڈالتی بولی

"کیسا شک؟احراز نے چونک کر اُس کو دیکھا

"مجھے پتا نہیں کیوں؟"پر ایسا لگتا ہے جیسے تم کسی اور کے قُربت کے خُواہ ہو۔۔۔یشم نے ٹائی میں گرہ لگا کر اپنے لہجے کو سرسری بنا کر اُس سے کہا تو اُس کی بات پر احراز کے چہرے کی رنگت پل بھر میں متغیر ہوئی تھی

"ایسا لگتا ہے جیسے تم مجھ میں کسی اور کو تلاش کرتے ہو۔۔"اور مجھے تو یہ بھی لگتا ہے کہ تم کسی اور کی قُربت کے چند لمحات کے لیے ترستے ہو۔۔۔"ایک نگاہ کے لیے بے چین ہوتے ہو۔۔۔"تمہاری والہانہ نظریں کبھی مجھ پر نہیں اُٹھی۔۔۔اور ایسا لگتا ہے جب جب میں تمہیں چھوتی ہوں"تو تمہیں کسی اور کا چھونا یاد آتا ہے۔۔۔ٹائی باندھ لینے کے بعد وہ اُس کے کندھوں پر اپنے بازوں کا حصار بنا کر بولی تو"احراز کو سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ آج یشم اُس سے کیسے انکشاف کر رہی ہے؟"کیا

اب اُس کی چاہت "اُس کے دل کا حال چہرے اور آنکھوں سے عیاں ہونے لگا تھا" کیا اُس کا شک سہی نکلا تھا کہ یشم جلدی اُس کو بھانپ لے گی۔۔۔ "تو کیا یشم نے واقعی میں اُس کو اِتنی گہرائی سے جانچ لیا تھا۔۔ "تبھی تو وہ ایسے بات کر رہی تھی۔۔ "ورنہ وہ کیوں کرتی؟ "کیا اِتنے بول کوئی لڑکی اپنے شوہر سے بول سکتی تھی؟

"یش

ہششششش

"میں بات کر رہی ہوں نہ۔۔۔ احراز اُس سے کچھ کہنے والا تھا جب "اُس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتی یشم نے اُس کو خاموش کروایا تھا

"کیا واقع تمہارے اِس دل میں کوئی لڑکی آ بسی ہے۔۔ "کیا محبت کو کچھ بھی نہ سمجھنے والا شخص ٹوٹ کر کسی کو چاہنے لگا ہے کہ اب پل پل اُس کے لیے اب تڑپتے ہو؟

"اگر ایسا ہے تو مجھے بتاؤ احراز "کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ میرے قُربت کے لمحات

میں تم کسی اور کو یاد کرو" یا کسی اور کو سوچ کر

.Enough yash

اب کی احراز کی گویا بس ہوئی تھی" تبھی خود کے قریب تر ہوتی یشم کو پیچھے کی جانب دھکیلتا اُس کو مزید کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا

ہاہاہاہاہاہا

"اومائے گوڈ احراز لوایٹ یو ئر فیس۔۔۔" کیسی ہوائیاں اُڑی ہوئیں ہیں تمہاری" جیسے واقعی میں نے تمہارا آج راز فشاں کر لیا ہو۔۔۔یشم اچانک قہقہہ لگاتی ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوتی اُس سے بولی تو احراز بس اُس کا چہرہ تکنے لگا" جو ہنسنے کے باعث سرخ ہو گیا تھا

"یہ سب تمہارا ڈرامہ تھا؟ احراز نے سرد لہجے میں پوچھا

"سوری یار آج فرسٹ اپریل ہے تو سوچا کیوں نہ تمہیں فول بنایا جائے۔۔" اچانک

کلینڈر پر نظر جا ٹھیری تھی تو سوچا کچھ نیا ہو جائے "اگر تمہیں بُرا لگا ہے تو بُرا لگنے والی کوئی بات نہیں "میں نے جسٹ مذاق کیا تھا "تمہیں یوں حواس باختہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے "میں جانتی ہوں "تم صدیوں پُرانے ہارٹ لیس اِنسان ہو۔۔۔یشم نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ کو کنٹرول کیا تھا

"ٹوچ یار۔۔۔احراز سر جھٹک کر بڑبڑاتا تیز قدموں سے باہر نکلنے لگا "جب یشم جلدی سے اُس کے راستے میں حائل ہوئی تھی

"کیا ہوا ناراض ہو گئے ؟یشم نے پوچھا

"تم یہاں بیٹھ کر اپنے الفاظوں پر غور کرو "تمہیں شاید اندازہ نہیں "تم آج بول کیا چُکی ہوں۔۔احراز بے لچک انداز میں اُس سے بولا

"اچھا سوری تم مسکراؤ "یوں ناراض ہو کر نہ جاؤ "ورنہ میرا دن بھی خراب گزرے گا۔۔۔یشم نے لاڈ سے کہا

"تم آجکل بہت اسٹوپڈ حرکتیں کرنے لگی ہو یش۔۔احراز کا موڈ بُری طرح سے

خراب ہو گیا تھا"یشم کی باتیں کسی ہتھوڑے کی طرح اُس کو اپنے کانوں بجتی سُنائی دے رہی تھیں

"سوری بولا نہ ویسے بھی کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر محبت نہ ملے تو بندہ میچیور ہو جاتا ہے"اور اگر خوشقسمتی سے مل جائے تو اُس کے سامنے وہ بچہ بن جاتا ہے۔۔"مختصر یہ کہ محبت کے بعد انسان پہلے جیسا نہیں رہتا"یکسر بدل جاتا ہے۔۔"اور میں بھی بدل گئی ہوں"جب سے تمہیں پایا ہے"خود کو ہواؤں میں اُڑتا ہوا محسوس کرنے لگیں ہوں۔۔۔یشم مسکرا کر اُس کا ماتھا چوم کر بولی تو احراز اب کی خاموش سا اُس کو دیکھنے لگا"جس کا چہرہ چمک دمک رہا تھا

"ٹیک کیئر۔۔۔احراز اِتنا کہتا جانے لگا"جب ایک بار پھر یشم اُس کے سامنے کھڑی ہوئی

"میں تمہیں دروازے تک چھوڑ آتی ہوں۔۔یشم نے کہا تو احراز نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

"تیری یادیں کانچ ٹکڑے

"میرا عشق ننگے پاؤں

"کم وقت میں اُس کی زندگی نے جو اپنا رُخ پلٹا تھا" اُس پر پنکی کو چاہ کر بھی یقین نہ آیا تھا۔۔ صالحہ بیگم نے کہا اُس کی ایسی حالت میں اُس کا بچے کا بچ جانا کسی معجزے سے کم نہ تھا" تو تب اُس کے دماغ میں خیال آیا کہ اگر کوئی معجزہ اُس کی زندگی میں ہونا لکھا تھا تو کاش" وہ معجزہ فارس کی زندگی کو لوٹاتا۔۔" وہ خُدا چاہے اُن کو بے اولاد رکھتا پر یوں الگ نہ کرتا بچہ ایڈاپٹ بھی کیا جا سکتا" ایسے جانے کتنے خیالات اُس کے دماغ میں آتے گئے تھے۔۔" جہاں کسی وقت میں اُس کو بچوں کا شوق لاحق ہوا تھا" اب جیسے وہ بوجھ لگنے لگا تھا۔۔۔" وہ چاہ کر بھی اپنے بچے کے بچ جانے پر کوئی خوشی محسوس نہیں کر پا رہی تھی" کیونکہ اُس کے اندر فارس کی جُدائی کا غم اِتنا بڑا تھا کہ وہ

www.novelsclubb.com

کچھ اور محسوس کرنے سے یکسر قاصر تھی۔۔"وہ مجبور تھی" یا بن گئ تھی "پر اب جینے کی چاہ آہستہ آہستہ اُس میں ناپید ہوتی جا رہی تھی۔

"ابھی تک کھانا نہیں کھایا؟" تمہاری بھوک ہڑتال سے فارس واپس تو نہیں آجائے گا؟" صالحہ بیگم اُس کے اور فارس کے مشترکہ کمرے میں آئی تو پنکی کو دیکھ کر افسوس سے بولنے لگی جو فارس کی تصویر کو سینے سے لگائے اپنے جانے کن خیالوں میں تھی "سامنے کھانا جوں کا توں پڑا تھا۔۔

"آنٹی نے کہا ہے میں یہ سفید جوڑا پہنوں" پر اماں فارس کو کبھی مجھ پر یہ "سفید رنگ اچھا نہیں لگا" اُس کو میں ہمیشہ رنگ برنگی کپڑوں میں سجتی سنوری ہوئی اچھی لگتی ہوں" اب اگر یہ سفید جوڑا پہنوں گی تو وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔۔۔پنکی نے جیسے اُن کی باتوں کو سُنا نہیں تھا" بس بیڈ کی دوسری جانب سفید رنگ کے لباس کی طرف اِشارہ کرتی اِتنا کہتی وہ خاموش ہو گئ تھی

"کھانا کھالوں اِس بارے میں پھر بات ہو گی۔۔۔صالحہ بیگم نے اُس کو نقاہٹ زدہ حالت میں دیکھ کر کہا" جس کی خوراک آج کل برائے نام تھی

"فارس آجائے پھر کھالوں گی۔۔"میں اُس کے بغیر کھانا کیسے کھا سکتی ہوں؟"وہ آجائے پھر کھانا کھالوں گی۔۔۔پنکی کمرے میں موجود وال کلاک میں وقت دیکھتی ایسے بولی جیسے واقعی "فارس آنے والا ہو

"پنکی کیا ہو گیا ہے؟"میری جان ہوش سنبھالوں۔۔"کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر کے میرا دل تڑپا رہی ہو؟صالحہ بیگم رنجیدگی سے بولی

"آپ کا دل تڑپ رہا ہے"لیکن میرے جسم کا ایک ایک انگ آگ میں جھلس رہا ہے"میرا دم گُھٹ رہا ہے"ایسا لگ رہا ہے جیسے آکسیجن کی کمی تھی"کاش اللہ نے موت کو گلے لگانے کا اختیار ہمیں دیا ہوتا"تو میں کب کا خود کو اِس بوجھ سے آزاد کروا لیتی۔۔۔پنکی کی باتیں صالحہ بیگم کا دل چیر رکھنے کے لیے کافی تھیں

"پنکی ہوش کیوں کھو بیٹھی ہو"میری جان میری بچی ایسی باتیں نہ کرو۔۔"اللہ سے

اپنے لیے صبر مانگو۔۔صالحہ بیگم اُس کو خود میں بھینچ کر بولی تو"پنکی کی آنکھوں سے آنسو کسی لڑیوں کی صورت میں بہہ نکلے تھے

"صبر مانگنے سے اگر مل سکتا ہے تو فارس کیوں نہیں مل سکتا؟پنکی نے ایک ایسا سوال اُن سے اُٹھایا جس کا جواب صالحہ بیگم کے پاس بلکل بھی نہیں تھا۔۔"وہ تو اُس کی حالت کے پیش نظر یہاں ایک ماہ سے قیام پزیر تھی"لیکن جیسی حالت اُن کو پنکی کی لگ رہی تھی ایسے میں اُن کا اپنا دل کٹ کے رہ گیا تھا"پھر کیسے وہ اُس کو تسلی دیتی؟"جو کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئی تھی۔۔"اُن کی تو جیتی جاگتی بیٹی ایک زندہ لاش بن گئی تھی۔۔"چڑیا کی طرح ہر وقت چہکتی اور تتلی کی طرح ہر وقت اُڑتی پنکی اب یکسر بدل چُکی تھی۔۔"جہاں پہلے کبھی اُس سے خاموش رہا نہیں جاتا تھا اب وہ خاموشی کی ایک مورت بن چُکی تھی۔"لیکن جب بولتی تو سُننے والے کا دل چیر کر رکھ دیتی۔۔"ابھی تو اُس کی زندگی سہی معنوں میں شروع ہوئی تھی۔"ابھی اُس کی عمر کیا تھی؟"محض اٹھارہ سالہ"اور اپنی اِس کم

عمری میں اُس کے اُپر بیوہ لڑکی کا لیبل لگا تھا سو تو لگا تھا" لیکن جو روگ اب وہ پالنے لگی تھی اُس سے رہائی جانے کب ملتی؟" جانے وہ اب کبھی پہلے جیسی بن پائے گی بھی یا نہیں۔۔اُن کو اگر پتا ہوتا تو وہ کبھی اپنی بیٹی کو فارس کے اِتنے قریب نہ جانے دیتی اور نہ اُس کا عادی بناتی۔۔" فارس بس اُس کا شوہر نہ تھا اور نہ محبت" فارس تو اُس کا سب کچھ تھا۔۔" آج یا کل سے نہیں بلکہ بچپن سے وہ بس فارس کے دم سے اپنی ہر ایک خواہش کو پورا کرواتی تھی۔۔" رہی سہی کثر تب پوری ہوئی" جب دونوں کا نکاح ہو گیا تھا۔۔۔" اور اب جیسی اُن کی جان سے پیاری بیٹی بن گئی تھی" اُن کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔۔" فارس خود تو چلا گیا تھا" لیکن عمر بھر کا روگ وہ پنکی کو دے گیا تھا۔۔" وہ چاہے نہیں تھا" پر پنکی کو ہر جگہ بس اُس کے قدموں کی چاپ کا انتظار تھا۔۔۔" اُس کو ہر وقت بس یہی تھا کہ ابھی فارس آئے گا" اور اُس کو بولے گا" کیا آج میرے کالج جانے کے بعد میری لال پری نے مجھے یاد کیا؟" پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔" اِس ایک ماہ میں اُس کی حالت میں کوئی سُدھار نہیں آیا تھا

بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔۔"فارس کی یادوں نے اُس کو اپنے حصار میں بہت بُری طرح سے جکڑا ہوا تھا۔۔"اگر وہ اُس سے باہر نکلتی تو بن پانی مچھلی کی طرح تڑپتی اور اگر اندر رہتی تو سسک سسک کر بس اپنی قسمت پر ماتم کناں ہوتی

کھانا میں خود اپنی بیٹی کو نوالہ بنا کر کھیلاؤں گی۔۔صالحہ بیگم نے اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بنا کر کہا

"مجھے فارس کے ہاتھوں سے کھانا کھانے کی عادت ہو گئی ہے۔۔۔پنکی نے منہ پھیر کر کہا

"میں ماں ہوں تمہاری"میرے اِن ہاتھوں میں بڑی ہوئی ہو تم اور اب ایسی بات کر رہی ہو؟صالحہ بیگم کو جیسے یقین نہ آیا

"اماں مجھے اِس وقت کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔"آپ پلیز مجھے اکیلا

چھوڑ دے۔۔۔پنکی نے با قاعدہ اُن کے آگے ہاتھ جوڑے

"میں جاتی ہوں پر تم کچھ کھا لینا اپنے لیے نہیں تو اِس بچے کے لیے جو تمہارے پاس "تمہارے فارس کی امانت ہے اُس کی نشانی ہے۔۔"اب تمہیں فارس سے نکل کر اپنے بچے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔۔صالحہ بیگم نے کہا تو پنکی کا ہاتھ بے ساختہ اپنے پیٹ پر پڑا تھا۔۔"اُس کی پریگنسی کا دوسرا ماہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔" باقی پیچھے سات ماہ کا وقت بچا تھا۔۔"تو کیا وہ سات ماہ تک جی پاتی؟"اپنی گرتی طبیعت مطابق اُس کو تو بس اب یہی لگ رہا تھا کہ اُس کا وقت قریب ہے۔۔"اور وہ جلدی اپنے فارس کے پاس پُہنچ جائے گی۔۔"کیونکہ وہ اپنے فارس کے بغیر کیسے جی سکتی؟"اگر اللہ نے اُس کو اپنے پاس نہ بُلوایا تو یہ زندگی اُس کے لیے ایک سزا سے زیادہ کچھ نہ ہو گی۔۔۔"وہ بس سسک سسک کر اپنا ایک ایک دن گِن کر زندگی گزارے گی۔

"چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی" وہ کبھی نہ کبھی مل جایا کرتیں ہیں۔۔صرف انسان ہیں "جن کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا وہ نہیں ملتے۔۔"جس کسی نے بھی یہ کہا ہے بہت سہی کہا ہے۔۔۔"کیونکہ چیزوں کی بھی عمریں ہوتی ہیں۔۔"انسان کی وہ بھی نہیں ہوتیں۔۔ہم جس چیز کو سنبھال کر رکھتے ہیں وہ ہمارے پاس ہمیشہ رہتی ہے "پر اگر کسی انسان کو سنبھال کر رکھنے کی کوشش کرے تو جانے کیوں وہی انسان ہمیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔۔۔

"آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتے پنکی خود سے سوچنے میں مصروف تھی۔"وہ اِس وقت کہاں؟"اور کیوں جا رہی تھی؟"اِس بات کا اُس کو اندازہ نہیں تھا کیونکہ وہ ہوش میں نہ تھی۔۔رات کا جانے کونسا پہر تھا؟"ہر وقت سناٹے کا راج تھا۔۔"رات کی تاریخی میں ہر کوئی اپنے کمرے میں دبکا گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔۔"کیونکہ کسی کا کچھ بھی نہیں گیا تھا اگر گیا تھا تو اُس کا گیا تھا" نیند بھی اُس کی گئی تھی زندگی بھی اُس کی برباد ہوئی تھی۔۔"اب اُس کو یہ زندگی نہیں چاہیے

تھی "کیونکہ اُس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔۔"بہت کوشش کی تھی اُس نے خود کو سنبھالنے کی پر وہ کامیاب نہ ٹھیری تھی

"خودکشی حرام ہے میرے اللہ "میں جانتی ہوں پر میرے پاس آپ نے کوئی اور آپشن نہیں چھوڑا۔۔"مجھے میرے فارس کے پاس آنا ہے۔۔"آپ نے میرے دل میں رہنے والے شخص کو تو چھین لیا"لیکن اُس دل کی دھڑکن بند نہ کی تو مجبوراً یہ کام مجھے خود سے کرنا پڑ رہا ہے۔۔ٹیرس کی عین وسط پر کھڑی ہوتی وہ اُونچائی کو بھانپ کر اللہ سے بولی تھی۔"اِس وقت اُس کو موت سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔"چڑیا جتنا دل ہوا کرتا تھا اُس کا ایک چپکلی دیکھ لیتی تو پورا گھر سر پر اُٹھا لیا کرنے والی لڑکی آج ایک بہت بڑا قدم اُٹھانے کو تیار تھی۔۔""وہ عمل جس کی سزا کو سن کر اچھے اچھوں کے رونگھٹے کھڑے ہو جایا کرتے تھے "لیکن وہ تو اپنی صلاحیت کھو بیٹھی تھی اُس کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔"وہ دیوانی بن گئی تھی وہ

دیوانی جس کے لبوں پر بس ایک "فارس" کا نام تھا

"میں آ رہی ہوں فارس۔۔" یہ زندگی تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں مجھے اندازہ ہو گیا ہے "تم میری رگوں میں خون کی طرح گردش کرتے ہو۔۔۔" میں کیسے بھلا تمہارے بغیر زندہ رہ سکتی ہوں؟" میں اپنی کسی بات پر پورا نہیں اُتری مجھے افسوس ہے "میں تم سے کہا کرتی تھی "میں پاگل ہو جاؤں گی" اگر تم الگ ہوئے مجھ سے تو "میں پاگل جانے کب ہو" اِس لیے اِس زندگی کو خیر آباد کہنے لگی ہوں" ویسے بھی ہم نے ساتھ جینے مرنے کی قسم اُٹھائی تھی۔۔" تم میرا سب کچھ ہو۔" تم ہو تو سب کچھ ہے۔"۔اپنی دونوں بانہوں کو کھول کر پنکی نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا اور خود کو ڈھیلا چھوڑ کر اُس نے ٹیرس سے جمپ لگانے میں کوئی بھی دیر کرنا مُناسب نہ سمجھی۔۔۔" تبھی اپنی آنکھوں کو بند کیے "تصور میں فارس کو لاتی اُس نے کلمہ پڑھنا شروع کیا اور ابھی وہ اپنا پاؤں آگے بڑھانے لگی تھی "جب ایک آواز نے اُس کا دھیان اپنی طرف کیا تھا۔

"پنکی۔۔

۔"یہ وہ آواز تھی جو وہ لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں اور اربوں میں پہچان سکتی تھی۔" تبھی تو پٹ سے آنکھیں کھول کر اُس نے پلٹ کر دیکھا۔۔اور سامنے کھڑا وجود دیکھ کر اُس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا تھا۔۔۔وہ بار بار آنکھوں کو جھپک کر خود کو یقین دلوانے کی کوشش کرنے لگی کہ جو وہ دیکھ رہی ہے وہ واقعی میں سچ ہے یا جھوٹ؟"لیکن منظر نہ بدلا تھا سب کچھ جوں کا توں تھا

"ف ف فارس؟

اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ محض اِتنا بولی تھی"اُس کے بعد کیا ہوا؟"وہ جان نہ پائی کیونکہ اُس کا وجود لہرا کر نیچے گرا تھا۔۔"ٹیرس سے نیچے نہیں لیکن چھت پر۔۔۔

"ساتھ مرنے میں کوئی کمال نہیں ہوتا۔۔"اور نہ کسی کے ہجر میں مرنا کمال ہوتا

ہے۔۔"کمال تو تب ہو"جب آپ اُس کے بغیر زندگی جیو"جو آپ کی زندگی ہوا کرتا تھا۔۔

"احراز رات کے وقت گھر لوٹا تو عجیب سناٹے نے اُس کا استقبال کیا۔۔"اپنی ٹائی کو ڈھیلا کرتا وہ کمرے میں آیا تو کمرہ نیم تاریخی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔"جس سے اُس کو یہی اندازہ ہوا کہ شاید "یشم سو چکی ہے۔۔۔"لیکن پھر جب ہاتھ بڑھا کر اُس نے کمرے کی ساری لائیٹس آن کی تو اپنے کمرے کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کیونکہ پورا کمرہ سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا۔۔"اور بیڈ کے قریب "کھانے کی ٹیبل کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔

"کیسا لگا سرپرائز؟یشم کی اچانک آواز پر احراز کی نظر اُس پر گئی۔۔۔"جو چاکلیٹی کلر کی ساڑھی میں ملبوس فل تیار کھڑی مسکرا کر اُس کو دیکھ رہی تھی

"یش یہ سب کیا ہے؟احراز نے نا سمجھی سے پوچھا"کیونکہ جہاں تک اُس کو پتا تھا

آج کوئی خاص دن نہیں تھا پھر یہ سب "یشم نے کیوں کیا تھا؟احراز یہ سمجھنے سے قاصر تھا

"صبح تم ناراض تھے نہ میرے تنگ کرنے کی وجہ سے تو سوچا کیوں نہ اپنے پیارے شوہر کو منانے کے لیے ایک چھوٹی سی کوشش کی جائے۔۔یشم اُس کے سینے پر سر رکھ کر آرام سے بولی

"اِس کی ضرورت نہ تھی "میں کونسا تم سے ناراض تھا۔۔احراز کو شرمندگی کا گہرا احساس ہونے لگا "جو چیزیں اُس کو کرنا چاہیے تھی "وہ یشم کرتی تھی "وہ چاہ کر بھی اپنا وقت یشم کو نہیں دے پا رہا تھا۔۔"وہ بس خود کو آفس کے کاموں میں اُلجھائے رکھتا تھا

"ضرورت تھی "تبھی تو کیا اور تم جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر ساری لائیٹس آف کر کے ہم کینڈل لائٹ ڈنر کرینگے۔۔۔یشم نے ہنوز مسکراتے ہوئے لہجے میں اُس سے کہا

.Thank You"

اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے احراز بس یہی بول پایا

شکریہ کس چیز کا؟یشم کو سمجھ میں نہیں آیا

"خود کو کبھی میں نے تمہاری محبت کا مستحق نہیں پایااور جو کچھ بھی تم میرے لیے کرتی ہوں"اُس سے جانے کیوں مجھے شرمندگی ہوتی ہے"ایسا لگتا ہے خود سے باندھ کر میں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کر دی ہے۔۔۔احراز نے دل کی بات ہونٹوں پر آئی"جس کو سن کر یشم ہنس پڑی

"احراز کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"تمہیں ایسی بات زیب نہیں دیتی۔۔"تم احراز راجپوت ہو"تمہاری ایک الگ پرسنالٹی ہے"اور کیسا تمہارا لہجہ بن گیا ہے تمہارا رعب دبدبا کہاں چلا گیا ہے یار؟"میمنا کیوں بن گئے ہو۔۔"جسٹ چِل کرو۔۔میرے ساتھ تم نے کوئی زیادتی نہیں کی۔۔"میں بہت خوش ہوں احراز بہت خوش اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ میں تمہارے ساتھ گزارنے کی خواہشمند ہوں تو

پلیز تم اِتنا ایمو شنل مت بنا کرو۔۔"آئے نو محبت کرنا تمہاری ڈکشنری میں نہیں آتا لیکن بلیو می میں اُس کے باوجود چاہتی ہوں کہ ہم ایک ساتھ ہو۔۔"کیونکہ مجھے یقین ہے ایک نہ ایک میں تمہارے دل پر قابض ضرور ہو جاؤں گی۔۔کیونکہ پورے رائٹ ہیں میرے پاس۔۔۔یشم نے پر سکون لہجے میں اُس سے کہا تو احراز نے لب بھینچ کر اُس کو دیکھا جو بے غرض"ہر غرض سے پاک تھی

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔ایک بار پھر کمرے کا جائزہ لیتا احراز اُس سے بولا

"تمہیں اپنی ایک روٹین بنا لینی چاہیے۔۔۔یشم نے جاتے ہوئے احراز کا ہاتھ تھام کر کہا

www.novelsclubb.com

"کیسی روٹین؟احراز نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"ایک اچھا شوہر وہ ہوتا ہے جو کام سے تھک ہار کر گھر لوٹتا سب سے پہلی اپنی بیوی کے سر کا بوسہ لیتا ہے۔۔یشم نے اپنے ماتھے کی طرف اِشارہ کر کے اُس کو بتایا

"کیا تم بھی ناولز کے ہیروز سے ایمپریس ہوئی ہو؟اُس کے روبرو کھڑا ہوتا احراز

سوال کرنے لگا

"ایک زمانے میں ایمپریس ہوا کرتی تھی" پھر سوچا بھی کرتی تھی کہ ہائے کاش "فلاں ناول کے ہیرو جیسا شخص میری زندگی میں آئے اور فلاں ناول کے ہیرو جیسا رومانٹک شخص میری زندگی میں آئے" یا پھر لونک کیئر نگ ہو۔۔"لیکن پھر ایک دن میں نے "حضرت رسول ﷺ اور حضرت عائشہ کے بارے میں پڑھا" اُن کے بارے میں جانا تو میں نے ناولز کے ہیروز سے ایمپریس ہونا چھوڑ دیا کیونکہ وہ تو بس fiction characters ہیں" اُن سے کیا ایمپریس ہونا جن کا کوئی وجود نہیں۔۔بس ایک خیالی بناوٹی کردار ہیں وہ" میں نے بس پھر واقعی میں اوقات سے باہر کی خواہش کر دی۔۔بات کرتے کرتے اچانک سے یشم کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔۔اور اُس کی آدھی ادھوری بات کا مطلب احراز اچھے سے جان گیا تھا۔۔۔

"مجھے اب پتا چلا کہ تم اِتنی گہری بات بھی کر سکتی ہو۔۔اُس کو اپنے ساتھ لگائے احراز نے حیرانگی سے کہا تو نم آنکھوں سے یشم ہنس پڑی

"احراز کیا کوئی مرد ہمارے نبی پاک کی پیروی نہیں کر سکتا؟" تمہیں پتا ہے میں وہ بار بار پڑھتی ہوں جہاں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ہمارے رسول ﷺ آٹا گوندنے میں حضرت عائشہ کی مدد کرتے تھے۔۔"ایسا سین ناول میں آتا تو بائے گوڈ ہنسی آنے لگتی ہے یہ سوچ کر کے کوئی مرد یہ کیسے کر سکتا ہے۔۔"لیکن ایسا حقیقی میں ہمارے نبی پاک نے کیا ہے اور مجھے نہ جو فیلنگ آتی ہے وہ میں بتانے سے قاصر ہوں۔۔ٹھیک ویسے جیسے لوگ ہمارے دینی احکامات سے زندگی بسر نہیں کرتے۔۔۔یشم کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی گئ

"اچھا اب زیادہ ایموشنل نہ ہو کچھ وقت پہلے مجھ سے ایسا کہا تھا اور اب خود ایموشنل ہو گئ ہو۔۔۔احراز نے اُس کا دھیان بٹانے کی غرض سے کہا تو "یشم مسکرائی

"ویسے اگر میں ناول رائٹر ہوتی نہ تو ایسا لکھتی کہ کوئی بھی لڑکی اِن خیالی کرداروں کو زیادہ سر پر سوار نہ کرتی "اور نہ اُن کے جیسے شوہر چاہتی "بس وہ خُدا پاک سے یہ

دعا کرتی کہ رب اُن کی زندگی میں جو بھی کوئی شخص دے وہ اپنے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے بتائے گئے طریقوں سے زندگی بسر کرتا ہو۔۔"جو جانتا ہو کہ بیوی کے ساتھ حُسن سلوک کیسے کیا جاتا ہے؟"اور یہ اُس کو پتا ہوتا ہے جو ہمارے نبی پاک سے محبت کرتا ہے۔۔"کیونکہ ہمارے نبی نے کہا ہے تم سب سے اچھا وہ یے جس کا سلوک اپنے گھر والوں سے اچھا ہے۔۔۔یشم نے کہا تو احراز اِس بار لاجواب ہوا تھا۔۔"کیونکہ آج سے پہلے یشم نے اُس سے اِس قسم کی بات نہ کی تھی۔

"اِس لیے تم رائٹر نہیں۔۔احراز کے منہ سے یہ بے ساختہ نکلا تھا

"کیا کہا؟احراز کی آواز دھیمی تھی"جس وجہ سے یشم سہی سے سُن نہیں پائی

"کچھ نہیں بس میں اب فریش ہو جاؤں لیکن ایک سوال کا جواب دو۔۔۔احراز نے جاتے ہوئے اُس سے کہا

"کیسا جواب؟یشم نے پوچھا

"میرے آفس جانے کے بعد کیا تم نے قصص النبیاء پڑھا تھا؟احراز نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

"ہاں میں فری تھی تو وہ کتاب پڑھنے بیٹھ گئ۔ لیکن تم کیوں ایسا پوچھ رہے ہو؟یشم نے بتانے کے بعد اُلجھ کر پوچھا

"نہیں ویسے ہی وہ ہوتا ہے نہ جب کبھی انسان پہلی بار یا کبھی کبھار اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو اُس کے دماغ میں کچھ دنوں تک وہ باتیں اثرانداز ہوتیں ہیں۔۔۔احراز نے اِتنا کہا اور تقریباً اب وہ واشروم میں داخل ہو گیا تھا

"اچھ

www.novelsclubb.com

"کچھ کہتے کہتے یشم اچانک چونک سی پڑی۔۔"کیونکہ احراز کی بات کا مطلب وہ اب سمجھی تھی

"اب ایسا بھی نہیں ہے میں آئے دن اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہوں۔۔"تمہیں کیا پتا۔۔۔یشم واشروم کے بند دروازے کو گھورتی "قدرے اُونچی آواز میں بولی

تھی۔"یعنی حد ہو گئی تھی وہ اِتنا سیریس ہو کر آج اُس سے گہری باتیں کر رہی تھی"جس کو جاننے کا حق ہر ایک کو ہوتا ہے"لیکن جواب میں احراز نے کیا رسپانس کیا کہ"وہ ہوتا ہے نہ جب کبھی انسان پہلی بار یا کبھی کبھار اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو اُس کے دماغ میں کچھ دنوں تک وہ باتیں اثر انداز ہوتیں ہیں۔۔۔"اُس کے الفاظوں کو یاد کرتی یشم تپ اُٹھی تھی

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

www.novelsclubb.com

Episode 18

"اُس کی آنکھ کُھلی تو خود کو کسی کی آغوش میں پایا۔۔۔

"فارس تم زندہ ہو؟"مجھے پتا تھا کہ تم زندہ ہو"میرا تو دل ہی نہیں مان رہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ کر بھی جا سکتے ہو۔۔"میں جانتی ہوں تم مجھ سے بہت پیار کرتے

ہو۔۔"یہ سارے لوگ جھوٹے ہیں"سازشی ہیں۔۔"ہم دونوں کو الگ کرنے کی اِن کی چال ہے۔۔اور میں جانتی ہوں یقیناً ایک ماہ اِن لوگوں نے تمہیں اغوا کیا ہو گا تاکہ تم مجھ سے نہ مل پاؤ۔۔"پر دیکھو اللہ نے ہمیں پھر سے ملوا لیا۔۔۔پنکی اُس کا چہرہ والہانہ انداز میں چھو کر کہتی اُس کے سینے سے لگی تھی

"یہ تم کیا کرنے والی تھی؟وہ ابھی اُس کو ٹھیک سے محسوس بھی نہیں کر پائی تھی"جب فارس نے اُس کو خود سے دور کر کے سنجیدگی سے پوچھا تو اُس کے اِس انداز کو دیکھ کر پنکی کی آنکھیں لبالب پانی سی بھر گئی تھی"ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ فارس نے اپنی پنکی کو اپنے لمس سے محروم رکھا تھا۔۔"اُس کا بڑھایا ہوا ہاتھ جھٹکا تھا"یہ اُس کے لیے ناقابلِ یقین بات تھی

"ف ف فارس؟؟پنکی کے منہ سے ٹوٹ کر اُس کا نام ادا ہوا

"خودکشی کرنے لگی تھی تم؟"کیوں؟"ہاں کیا ہوا ہے تمہیں؟"تم اِتنی پاگل تو کبھی نہ تھی۔۔"تم بھول گئی ہو کہ تم ایک بہادر لڑکی ہو۔۔"جو حالات کا ڈٹ کر

مقابلہ کرتی ہے۔۔"اور اگر اِن باتوں کو اگنور کیا جائے تو کیا تم بھول چکی ہو کہ اب تم اکیلی نہیں "تمہارے پیٹ میں ہمارا بچہ ہے۔۔"ہمارے پیار کی نشانی۔۔۔فارس کا لہجہ آج یکسر بدلا ہوا تھا

"فارس تم یہاں میری طرف دیکھو۔۔"پیار سے والہانہ محبت سے۔۔۔پنکی نے جیسے اُس کی بات کو سُنا نہیں تھا وہ اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی نم نظروں سے اُس کا پُر نور چہرہ دیکھنے لگی

"میں تم سے ناراض ہوں پنکی "تم نے مجھے مایوس کیا ہے۔۔"تم ہمارے بچے کو قتل کرنے والی تھی۔۔۔فارس نے اُس کا ہاتھ ایک بار پھر جھٹکا تھا

"میں قتل تو نہیں۔۔"فارس ہم تو تمہارے پاس آنا چاہ رہے تھے "لیکن اچھا ہوا جو تم خود چلے آئے۔۔اور اب میں تمہیں کہی جانے نہیں دوں گی۔۔"چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔ویسے بھی میں اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔"ہم نہ اب اپنے بچے کے بارے میں سوچے گے۔۔"اُس کا روم نہ ابھی سے ڈیکوریٹ کرینگے۔۔۔پنکی اُس

کی ناراضگی کو جان کر ایک بار اُس کے ساتھ لگ کر بولی تو اِس بار فارس اُس کو خود سے دور نہ کر پایا" بلکہ اِس بار اُس کے گرد اپنا حصار بنایا تھا

"پرومس کرو کہ آج کے بعد تم اپنے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں کرو گی" خوش رہو گی۔۔" ہنستی مسکراتی ہوئی کیونکہ تمہیں پتا ہے نہ تمہاری مسکراہٹ میں میری جان ہے۔۔۔ فارس اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر بولا

"تمہیں پتا ہے سدرہ آنٹی نے مجھے سفید جوڑا پہننے کو بولا۔۔" تم اُن کو کہنا نہ تم واپس آ گئے ہو" تمہیں اللہ نے واپس میرے پاس بھیج دیا ہے۔۔ اور میری بیوی سفید رنگ نہیں پہنے گی۔۔ پنکی نے شکوہ کناں لہجے میں اُس سے کہا

"تمہارا جو دل چاہتا ہے" تم وہ کرو میری جان۔۔" تمہیں کسی کے بھی دباؤ میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ تم وہ کرو جس سے تمہارا اپنا دل مطمئن ہوتا ہے۔۔" تم یہاں کسی اور کو خوش کرنے نہیں آئی۔۔" میں اپنی پنکی کو پہلے کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ فارس اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولا تو وہ گہرا مسکرائی

تھی

"اب تم ہو نہ پھر میں کیوں نہ سنوروں گی سجوں گی۔۔وہ چہک کر بولی

"بال دیکھو اپنے کیسے ہو گئے ہیں تمہارے۔۔۔"کیا کنگھی نہیں کرتی؟فارس اُس کے بالوں کو چھوتا تاسف سے پوچھنے لگا

"میں تمہارے لیے تیار ہوتی تھی"اب سرانے والی تمہاری نظریں نہیں ہوتی تو دل نہیں کرتا"تیار ہونے کے لیے۔۔۔پنکی اُداسی سے بولی تھی

"پنکی اِتنی صبح کیا کر رہی ہو یہاں؟"اور کس سے باتیں کر رہی ہو؟"تمہیں اندازہ ہے؟"کچھ کہ تمہیں کمرے میں نہ دیکھ کر میں کتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔صالحہ بیگم پنکی کی تلاش میں ٹیرس آتی اُس کو جھڑکنے لگی

"اماں

"اماں

یہ دیکھو فارس آ گیا ہے "میں اُس سے باتیں کرتی رہی ہوں۔۔"اور پتا ہے میں اُس کی گود میں یہاں ساری رات سر رکھ کر سوئی ہوں۔۔"مجھے بہت پر سکون نیند نہیں آئی۔۔پنکی پر جوش انداز میں اُن سے کہتی ایک جگہ اِشارہ کرنے لگی

"پنکی صبح صبح کیا ہوا ہے تمہیں؟صالحہ بیگم کا دل غم سے بھر گیا

"فارس تم

پنکی پلٹ کر فارس کو کچھ کہنے والی تھی "جب خالی ٹیرس دیکھ کر اُس کے باقی کے الفاظ میں ہی کہی دب گئے تھے۔۔اور وہ منجمند ہوتی پاگلوں کی طرح یہاں سے وہاں "اور وہاں سے یہاں فارس کی تلاش میں دیکھنے لگی "پر وہ ہوتا تو اُس کو نظر آتا

"فارس چلا گیا ہے بچے۔۔حقیقت کو تسلیم کر لوں۔۔۔صالحہ بیگم اُس کے بال سہلا کر بولی جس کی آنکھ سے ایک باغی آنسو گال پر بِھسلا تھا۔۔"جس کو بے دردی سے رگڑتی وہ پورا ٹیرس چھاننے لگی کہ فارس یہی کہی چُھپ کر بیٹھ گیا ہو گا

"اماں فارس یہی تھا۔۔"میں نے اُس کو دیکھا" بات کی اُس کو چھوا بھی اُس کو

محسوس بھی کیا۔۔"اماں میری بات کا یقین کرو۔۔آپ کے آنے سے پہلے اُس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔۔۔پنکی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی عجیب انداز میں بولتی گئ

"نیچے چلو۔۔صالحہ بیگم نے محض اِتنا کہا

"کیا مطلب نیچے چلو؟"فارس کو آنے دے۔۔"اُس نے بھی تو ناشتہ کرنا ہو گا۔۔"اور پتا نہیں اِس ایک ماہ میں اُس نے اپنی ڈائیٹ کا خیال رکھا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔ٹیرس میں موجود جھولے پر بیٹھتی پنکی کافی فکر مند لہجے میں بولی

"پنکی وہ تمہارا تصور تھا۔۔"جس کو تم حقیقت سمجھ بیٹھی ہو۔۔صالحہ بیگم اُس کے ساتھ بیٹھ کر سمجھانے کے غرض سے بولی

"تصور؟پنکی کو کچھ سمجھ میں نہ آیا

"فارس کو تم نے اپنے دماغ میں بہت زیادہ سوار کیا ہے۔۔"کیا تم اُس کے بارے میں اِتنا سوچنے لگی ہو کہ وہ تمہیں آس پاس دیکھائی دینے لگا ہے۔۔"باتیں کرتا

دیکھائی دے رہا ہے۔۔۔صالحہ بیگم کا لہجہ روند گیا تھا۔۔"اُن کی بیٹی کا دماغی توازن بِگڑتا جا رہا تھا" جو بات اُن کو بہت بُری طرح سے کھائے جا رہی تھی

"تصور تو نہیں تھا وہ۔۔۔"بھلا کوئی تصور کو دیکھ سکتا ہے؟"اپنے خیال کو دیکھ سکتا ہے؟"اُس کو چھو سکتا ہے؟" بلکل بھی نہیں۔۔اپنا سر نفی میں ہلاتی پنکی نے اُن کی باتوں سے اختلاف کیا

"تم یہاں کب؟"اور کیوں آئی تھی؟صالحہ بیگم کو اچانک سے خیال آیا تو پوچھا

"میں یہاں؟پنکی آس پاس دیکھتی محض یہ بول پائی" وہ صالحہ بیگم کو بتانا نہیں چاہتی تھی"اِس لیے جز بز ہوتی خاموش ہو گئی تھی

"میں فارس کے چالیسویں تک یہی ہوں۔۔"تم آؤ تمہارے کمرے میں بیٹھاؤں۔۔"تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔صالحہ بیگم اُس کو دیکھ کر پریشان کن لہجے میں بولی تھی

"آپ کو یہاں نہیں تھا آنا۔۔۔پنکی کو اب مایوسی ہونے لگی

"کیوں نہیں آتی؟" تمہیں یوں اکیلا چھوڑنا کسی خطرے سے خالی نہیں۔۔۔صالحہ بیگم اُس کو جھڑک کر بولی

"آپ کی وجہ سے۔۔۔" پنکی نے اُن کی طرف اِشارہ کیا

"میری وجہ سے کیا؟ صالحہ بیگم کو سمجھ میں نہ آیا

"آپ کی وجہ سے میر افارس چلا گیا۔۔" وہ یہاں تھا۔۔" میرے پاس کھڑا تھا۔۔" مجھے دیکھ رہا تھا۔۔" باتیں کر رہا تھا۔۔" اور میں اُس کو چھو سکتی تھی۔۔" اُس سے شکوہ شکایت کر سکتی تھی۔۔" لیکن درمیاں میں آپ آ گئی اور میر افارس یہاں سے چلا گیا" کیونکہ آپ آئی۔۔" اگر آپ نہ آتی تو فارس کبھی نہ جاتا۔۔۔پنکی پینک ہونے لگی تھی۔۔" اُس کو صالحہ بیگم کا آنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔" اُن کا بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔" وہ سارا قصور وار اُن کو سمجھنے لگی تھی

"میں آئی" کیونکہ مجھے آنا تھا۔۔" اگر نہ آتی تو تم اپنی تصور کی دُنیا میں جانے کہاں تک پُہنچ جاتی۔۔۔صالحہ بیگم اُس کو جھنجھوڑ کر بولی

"تصور تھا۔۔"وہم تھا۔۔"یا پھر گمان تھا۔۔"جو بھی تھا"لیکن تھا۔۔"مجھے بس اِتنا پتا ہے کہ میرا فارس یہاں تھا۔۔"ایک ماہ بعد میں اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔"اُس کا لمس خود پر محسوس کرنے لگی تھی۔۔"اُس نے میرے بالوں کو چھوا تھا۔۔"وہ ناراض تھا مجھ سے میں منانے والی تھی"پر آپ درمیان میں آ گئی۔۔اور وہ ایک بار پھر سے چلا گیا۔۔"آپ نہ آتی تو وہ نہ جاتا۔۔"میرے پاس رُکتا۔۔"ہم آپس میں باتیں کرتے۔۔"پر آپ نے سب کچھ ختم کر لیا اماں۔۔"سب کچھ ختم کر لیا۔۔۔پنکی اپنے بالوں کو دبوچتی ہذیاتی انداز میں چیخنے اور چلانے لگی تھی

www.novelsclubb.com

"پنکی ہوش کرو"خود کو سنبھالوں۔۔۔"جس طرح تم پاگل پن کا مظاہرہ کر رہی ہو۔۔"اگر ایسا رہا ہے تو واقعی میں پاگل ہو جاؤ گی"تمہیں کوئی کبھی قبول نہیں کرے گا۔۔صالحہ بیگم نے اُس کو سمجھانے کے غرض سے کہا

"نہیں مجھے میرا فارس چاہیے۔۔۔"پنکی اُن سے دور ہوتی بولی

"فارس؟

فارس

"آجاؤاماں کو اگنور کرو۔۔اور میرے پاس آجاؤ"دیکھوایسے کسی کواِتناہرٹ نہیں کرتے۔۔"اور میں تو تمہاری جان ہوں نہ"تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔"پھر یوں تڑپا کر کیاثابت کرناچاہتے ہو؟پنکی اُونچی آواز میں اُس کو پُکارتی۔۔"زار و قطار رونے لگی تھی۔۔"جس پر نیچے بیٹھتی صالحہ بیگم نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

"تمہاری اِس کنڈیشن میں تمہاراخوش رہنابہت ضروری ہے۔۔"پنکی ورنہ اِس کے اثرات تمہارے بچے پر ہوگے۔۔"اپنے بارے میں نہیں تواپنے بچے کے بارے میں سوچو۔۔۔صالحہ بیگم نے اِس بار رسانیت سے اُس کو دیکھ کر کہا"لیکن وہ کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوچکی تھی

"آج بھی تم نے ساڑھی پہنی ہے؟"کیاایسے ڈریس اپ میں آفس آؤ گی؟احراز

اپنے آفس جانے کے لیے تیار ہوا تو یشم کو دیکھ کر بولا

"تمہیں مجھے ایک بات بتانی ہے۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر کہا

اچھا کونسی بات؟احراز نے پوچھا

"میں نے آفس جانا چھوڑ دیا ہے۔۔یشم نے کہا تو احراز چونک کر اُس کو دیکھنے لگا

"کیا مطلب آفس جانا چھوڑ دیا ہے؟"کیا اب تم چچا جان کا بزنس نہیں دیکھو گی؟احراز تھوڑا حیران ہوا تھا

"ہاں میں نہیں دیکھوں گی۔۔"کیونکہ میری اب شادی ہو گئی ہے۔۔"اور میں اپنا سارا وقت تمہیں اور اِس گھر کو دینا چاہتی ہوں۔۔"چچی جان نے اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے تمہاری شادی کروائی تھی"اب اگر شام تک میں بھی گھر سے باہر رہوں گی۔۔"تو اُن کو کیا فائدہ ہو گا؟"میں یہاں رہ کر اُن کے ساتھ گپ شپ لگایا کروں گی۔۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر تفصیل سے بتایا

"یش تمہیں کیا ایسا موم نے کہا ہے؟"تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"تم

جیسے پہلے زندگی جیتی تھی اب بھی ویسے زندگی گزار سکتی ہو۔۔"اِس میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔"اور اگر یہ بھی تم میری خوشی کی خاطر کرنے لگی ہو تو پلیز ایسا کرنے کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔۔احراز اُس کی بات سن کر بولا کیونکہ اُس کو یہ سہی نہیں لگ رہا تھا۔۔"وہ نہیں تھا چاہتا کہ اب مزید کوئی قربانی یشم اُس کے لیے دے

"یہ میں اپنے لیے کر رہی ہو۔۔اور احراز میری زندگی اب پہلے جیسی نہیں ہے"میں تب کنواری تھی"اور اب سُہاگن ہوں تو ظاہر سی بات ہے"مجھے اپنے رہن سہن میں بدلاؤ تو لانا پڑے گا نہ۔۔۔یشم سادہ انداز میں اُس کو دیکھ کر بولی

"تم میری سمجھ سے باہر ہو۔۔۔احراز نے سر جھٹک کر کہا تو یشم نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"سمجھ سے باہر رکھنا لیکن دل سے نہیں۔۔یشم نے لاڈ سے اُس کے بال بگاڑ کر کہا"جس پر احراز کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا

می

"احراز ابھی اُس سے کچھ کہتا کہ اُس کے سیل فون پر مسیج ٹیون بجی تھی" جس پر اُس کا دھیان اپنے سیل فون کی طرف گیا تھا۔

"ناشتہ میں آج کیا لو گے تم؟ یشم نے پوچھا" جو اسفند کی طرف سے موصول ہوا" مسیج پڑھ رہا تھا جو کچھ یوں تھا

?How is your married life

میں آج آفس میں کچھ کھالوں گا۔۔" ابھی کچھ کھانے کا موڈ نہیں۔۔ سیل فون کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر احراز نے اُس کو بتایا

"ناشتہ کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔۔ اور ابھی تمہیں اِتنی دیر بھی نہیں ہوئی جو تم بغیر ناشتے کے جانے لگے ہو۔۔۔ یشم کو اُس کی بات جیسے پسند نہ آئی

"یش پلیز فورس نہ کیا کرو۔۔" مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔ احراز نے سنجیدگی سے کہا تو یشم خاموش ہوئی

"ٹیک کیئر۔۔۔۔کچھ دیر بعد اُس کا ماتھا چوم کر کہتا احراز کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔"جبکہ اُس کے عمل پر یشم جو پہلے چُپ ہو گئی تھی"اب اُس کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔

"موم مجھے کچھ بتانا ہے آپ کو۔۔۔آئمہ سدرہ بیگم کے کمرے میں آتی بولی

"کہو کیا بات ہے؟"اور یہ تمہارے چہرے کی ہوائیاں کیوں اُڑی ہوئی ہیں؟سدرہ بیگم اپنے ہاتھوں پر لوشن لگاتی اُس سے سوال گو ہوئی

www.novelsclubb.com

"موم وہ پنکی۔۔۔۔آئمہ اِتنا کہتی لمبے لمبے سانس کھینچنے لگی

"کیا ہوا ہے اُس پنکی کو؟"بس اُس کی عدت ختم ہو جائے"پھر دیکھنا کیسے اُس کو دھکے مار کر نکالتی ہوں۔۔"بڑا فارس کے دم پر اُچھلا کرتی تھی"اب تو میں سارے حساب اُس سے بے باک کروں گی۔۔"افراہیم کی بھی کوئی ٹینشن نہیں۔۔"وہ تو

اپنے جوان بیٹے کی اِس ناگہانی موت پر بیڈ پر جا کر لگا ہے۔۔۔"اب بس اِس ساری پراپرٹی کے وارث ہم دونوں ہیں۔۔۔"اُس پنکی کو کچھ نہیں ملے گا اور نہ اُس کے بچے کو پھوٹی کوڑی ملے گی۔۔سدرہ بیگم نفرت بھرے انداز میں گویا ہوئی

"موم میری مانیں اُس سے آپ دور ہی رہے۔۔۔۔آئمہ نے جھٹ سے کہا

"دور کیوں رہوں بھئ؟سدرہ بیگم اُس کو گھورنے لگی۔۔

"وہ پاگل ہو گئ ہے۔۔"آئے مین میں نے ابھی اُس کو دیکھا وہ کمرے میں اُس کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھی"اُس کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا"یا تو وہ پاگل ہو گئ ہے۔۔"یا پھر کسی بھوت کا سایہ ہو گیا ہے اُس پر۔۔آئمہ ایک سانس میں بولتی چلی گئ

"اِس میں کوئی نہیں بات نہیں۔۔"پنکی کی عادت ہے خود سے اکیلے میں باتیں کرنے کی"اُس کی بھابھیوں نے مجھے بتایا ہوا تھا۔۔سدرہ بیگم نے اُس کی بات سن کر جواباً کہا

"نو موم وہ ایسے بات کر رہی ہے۔۔" جیسے فارس اُس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔۔اور اُس کی باتیں سُن رہا ہے۔۔"دوسری بات وہ بیوہ کہی سے بھی نہیں لگ رہی۔۔"اُس نے نہا کر ریڈ کلر کا جوڑا پہنا ہوا ہے۔۔" بالوں کا آپ اسٹائیل دیکھے گی تو دنگ رہ جائے گی۔۔"ایسا لگ رہا ہے جیسے آج اُس کا ولیمہ ہے۔۔۔آئمہ نے کہا تو اب کی سدرہ بیگم کا ماتھا ٹھکا

"تم یہ کیا بول رہی ہو؟ سدرہ بیگم کو جیسے یقین نہ آیا

"آنکھوں دیکھا سچ بول رہی ہوں۔۔"یقین نہیں آتا تو آئے میرے ساتھ اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھے۔۔۔"ہونٹوں پر اِتنی ڈارک لپ اسٹک لگائی ہے کہ ریڈ وِچ لگ رہی ہے۔۔آئمہ نے مزید بتایا

"میں جا کر دیکھتی ہوں۔۔"ایسے کیسے وہ چمکیلے کپڑے پہن سکتی ہے۔۔"وہ ایک بیوہ ہے اور بیوہ عورت کو سج سنور کر رہنا زیب نہیں دیتا۔۔سدرہ بیگم تیکھے لہجے میں بولی

"موم آپ کی بات سے میں ایگری کرتی ہوں۔۔"اورابھی تو فارس کی موت کو ایک ماہ بھی نہیں ہوااور اُس نے یہ ڈرامہ شروع کیا ہے۔۔آئمہ جھٹ سے بولی "صالحہ کی ایک بیٹی ہے اور تُف ہے اُس پر "کہ اپنی ایک بیٹی کی تربیت بھی اچھی نہ کر پائی۔۔سدرہ بیگم نفرت بھرے لہجے میں گویا ہوتی "اپنے کمرے سے باہر نکل کر پنکی کے کمرے میں آئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئ۔۔"جہاں پنکی نیٹ کی سُرخ ساڑھی زیب تن کیے قیامت ڈھا رہی تھی۔۔"اُس کا رنگ روپ ہی آج مختلف لگ رہا تھا۔۔"بالوں کی آگے سے مانگ نکالے کھلا پشت پر چھوڑا ہوا تھا۔۔"جبکہ چہرے پر فُرصت سے میک اپ کیا ہوا تھا۔۔"ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس کا اِرادہ کسی کی شادی میں جانے کا ہو۔۔"میچنگ ہیل پہنے وہ مسکرا کر سامنے جانے کس کو دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں میں جیسے پسند ہوتی ہوں۔۔"دیکھو میں نے آج خود کو ویسے بنایا ہوا

ہے۔۔"اب تو تم ناراض نہیں نہ؟پنکی نے اپنی ساڑھی کا پلو سہی کیے گول گول گھوم کر اُس سے پوچھا تو سدرہ بیگم کی گویا بس ہوئی تھی

"چٹاخ

"لڑکی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟شوہر کو مرے ابھی ایک ماہ ہوا ہے اور تم نے یہ بے حیائی پھیلائی ہوئی ہے۔۔"اگر ایسا رہا تو ایک منٹ نہیں لگاؤں گی"میں تمہیں گھر سے بے دخل کر لوں گی۔۔۔سدرہ بیگم اُس کو بازو سے پکڑے ایک زناٹے دار تھپڑ اُس کے نازک گال پر مار کر کہا تو پنکی کا سر ڈریسنگ ٹیبل کی نوک پر لگا تھا۔۔"جس وجہ سے ماتھے پر خون کی بوندیں نمودار ہوئی تھی۔۔"لیکن اپنے اِس درد سے انجان وہ اپنے کمرے میں"فارس کو تلاش کرنے لگی جو نہیں تھا۔۔"وہ پھر سے چلا گیا تھا۔۔

"آپ کیوں آئی؟

"میرا فارس چلا گیا۔۔

"کیوں آئی آپ؟

"نکلو میرے کمرے سے۔۔"میں تمہارا گلا دبا دوں گی۔۔"تمہاری وجہ سے میرا فارس چلا گیا۔۔"وہ میرے پاس دوبارہ آیا تھا۔۔"وہ میری تعریف کرتا"اپنی ناراضگی ختم کرتا لیکن تمہاری وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو پایا۔۔"کمرے میں فارس کو ناپا کر پنکی کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔"جبھی اپنے حواس کھوتی وہ ایک ہی جست میں سدرہ بیگم تک پُہنچتی زور سے اُن کا گلا دبانے لگی تو دیوار کے ساتھ لگتی۔۔"سدرہ بیگم کی آنکھیں اُبل کر باہر آنے کے در پر تھی۔

"چچ چھوڑو ممم مجھے۔۔سدرہ بیگم کو اپنے سامنے تارے ناچتے دیکھائی دیئے تھے

"کیوں چھوڑوں؟

ہاں بول کیوں چھوڑوں میں تُجھے۔۔"آج میں تمہیں مار کر ہی دم لوں گی۔۔"ورنہ توں پھر سے میرے اور فارس کے درمیاں آئے گی۔۔"کباب میں ہڈی۔۔"دودھ میں مکھی۔۔"ساگ میں بال"کی طرح۔۔۔اپنے ہاتھ کا دباؤ اُن

کے گلے پر بڑھاتی پنکی جنونی انداز میں غرائی تھی "سدرہ بیگم کی تو گویا اب آواز ہی دب کے رہ گئ تھی۔۔"شور کی آواز سن کر صالحہ بیگم بھی آئی تھی اور آئمہ بھی۔۔۔

"پنکی پیچھے ہٹو یہ کر کیا رہی ہو تم؟ صالحہ بیگم لپک کر پنکی کے پاس جاتی "اُس کو سدرہ بیگم سے دور کرنے لگی "جس کو آج شاید وہ واقعی میں مار دیتی

"اماں مجھے چھوڑو۔۔۔"میں نہیں چھوڑوں گی اِس کو۔۔۔پنکی اُن کی گرفت میں پھڑ پھڑائی "کھانسی سے بے حال ہوتی سدرہ بیگم اُس کے کمرے سے باہر ایسے گئ جیسے وہاں تھی ہی نہیں۔۔"آئمہ نے بھی پنکی کو یوں پاگلوں جیسا برتاؤ کرتا دیکھا تو نو دو گیارہ ہو گئ۔۔

"پنکی تم

"صالحہ بیگم اُس کو دیکھتی کچھ کہنے لگی تھی۔۔"جب پنکی اُن کی گرفت میں ہوش وحواسوں سے بیگانہ ہو گئ تھی

"ہو کیا گیا ہے تمہیں۔۔" یا اللہ میری بچی پر رحم فرما۔۔بیہوش پنکی کا سر اپنی گود میں رکھتی صالحہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔

"میری بیٹی کو کیا ہوا ہے؟ڈاکٹر پنکی کا چیک اپ کرنے لگی تو" صالحہ بیگم نے بے چینی سے پوچھا

"دیکھے آپ کی بیٹی کی مینٹلی حالت بہت خراب ہے۔۔"اور یہ کہ وہ پریگننٹ بھی ہے۔۔"ایسی حالت میں یہ خود کو بھی نقصان پہچانے کی بھی ہر ممکن کوشش کرے گی۔۔"میں میڈیسن لکھ کر جو دوں گی آپ کو۔۔"اُس سے افاقہ تو ہو گا۔۔"پر آپ اپنی بیٹی کو زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کرے"ایک اچھا ماحول دے"اُن کی خوراک سے لیکر ہر چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھے۔۔"اُن کو ہر پریشان کرنے والی باتوں سے دور رکھے۔۔"یہ خوش رہے گی تو اِن کا بچہ بھی سہی ہو گا۔۔"ورنہ بچے کے ساتھ ساتھ بعد میں ماں کی جان کے لیے

www.novelsclubb.com

بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔ڈاکٹر سنجیدگی سے بھرپور آواز میں کہا

"میں کوشش بہت کرتی ہوں۔۔"لیکن فارس کے بعد یہ ایسی ہو گئی ہے"ورنہ بیٹی تو زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے والی لڑکی ہے۔۔۔صالحہ بیگم کا دل اُن کی بات سے کٹ کے رہ گیا تھا

"آپ کو اپنی بیٹی کی اِس عمر میں شادی کروانی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔"مانا کہ اٹھارہ سالہ لڑکیاں شادی کے لیے بالغ ہوتیں ہیں۔۔"لیکن یہ اُن کی عمر گھر داری کرنے کی نہیں ہوتی۔۔"شادی ایک بہت بڑی رسپانسبلٹی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر اُن کی بات سن کر بولی

www.novelsclubb.com

"شادی نہ بھی ہوئی ہوتی تو میری بچی کا پھر بھی یہی حال ہونا تھا۔۔۔صالحہ بیگم بھیگے لہجے میں بولی

"لیکن تب یہ پریگننٹ نہ ہوتی۔۔اب آگے جا کر پریگنسی میں پیچیدگیاں بھی آسکتی ہیں۔۔'خیر میرا کام آپ کو خبردار کرنا تھا۔۔"سو میں نے کیا۔۔"اب آپ کا کام

ہے۔۔۔ڈاکٹر نے کہا تو صالحہ بیگم کے دماغ اچانک سے ایک خیال کوندا تھا

"ڈاکٹر نی جی وہ میری بیٹی کو وہ نظر آتا ہے۔۔صالحہ بیگم نے قدرے جِھجھک کر اُس کو بتایا

وہ کون؟

فارس "میری بیٹی کا شوہر۔۔" یہ کہتی ہے۔۔"فارس کو وہ چھو سکتی ہے۔۔"اُس سے باتیں کرتا ہے وہ۔۔۔دوسرا یہ اُس کا لمس تک پنکی محسوس کر سکتی ہے۔۔۔"کیا میری بیٹی پاگل ہو گئی ہے؟صالحہ بیگم نے ڈر ڈر کر پوچھا تھا

"صرف نظر آنے کی بات ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ شاید اُس کی روح آتی ہو "پنکی کے پاس۔۔"لیکن آپ کا کہنا ہے "بات سے چھونے تک۔۔"یہ ناممکن ہے۔۔"کوئی روح کو دیکھ سکتا ہے "باتیں بھی کر سکتا ہے۔۔"پر اُس کا لمس وہ محسوس نہیں کر سکتا۔۔اور نہ ہم کسی کی روح کو چھو سکتے ہیں۔۔۔فارس کی موت کا گہرا اثر اِنہوں نے اپنے دماغ پر لیا ہے۔۔"اب جو یہ اُس کے لیے سوچتی ہیں وہ سیم نظر بھی

آتا ہے۔۔"آپ کو میرا مشورہ یہی ہو گا کہ آپ اپنی بیٹی کو کسی "اچھے سائکاٹرسٹ کو دیکھائے۔۔"اِن شاءاللہ پھر یہ آہستہ آہستہ ریکوور کرنے لگے گی۔۔۔۔ڈاکٹر اِتنا کہتی اپنا سامان اُٹھانے لگی۔۔"جبکہ صالحہ بیگم کی نظریں اِس وقت پنکی پر جم سی گئی تھی۔۔۔۔

"اپنا سامان پیک کرو۔۔۔"اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔پنکی کو ابھی ہوش آیا تھا۔۔"اور وہ بیڈ پر چت لیٹی بے مقصد چھت کو دیکھے جا رہی تھی۔۔"جب اچانک کسی طوفان کی طرح سدرہ بیگم اُس کے کمرے میں داخل ہوتی بولی

www.novelsclubb.com

"سدرہ بہن یہ آپ کیا بول رہی ہو؟صالحہ بیگم جو پنکی کے پاس بیٹھی اُس کے لیے فروٹ کاٹ رہی تھی"کافی حیرانگی سے سدرہ بیگم کو دیکھنے لگی

"اپنی پاگل بیٹی کو لیکر یہاں سے نکلنے کی کرو۔۔"شوہر مر گیا نہ؟"تو یہ یہاں رہ کر کیا کرے گی؟سدرہ بیگم بغیر کوئی لحاظ کیے بولی

"ابھی فارس کا چالیسواں بھی نہیں ہوا اور آپ اُس کی بیوی کو نکالنے کے در پر ہیں" کیا آپ کو کوئی خوفِ خُدا نہیں؟ صالحہ بیگم افسوس سے اُس کو دیکھ کر بولی

"مجھے خوف ہے یا نہیں۔۔" لیکن اِس عزرائیل کو میں یہاں رہنے نہیں دوں گی۔۔" جو میری جان کی دُشمن بنی ہوئی ہے۔۔۔" سدرہ بیگم پنکی کو گھور کر بولی جو وہاں ہو کر بھی نہیں تھی

"بہت اچھا فیصلہ لیا ہے آپ نے۔۔" اگر اِس کو اپنے شوہر کا لاج نہیں تو" میں یا آپ کیوں کرے؟" دیکھے کیسے بن سنور کے بیٹھی ہے" منحوس۔۔۔" اِس کا بچہ بھی منحوس ہے بڑا" جس دن آیا اُس دن فارس کی موت ہوئی۔۔ آئمہ نے بھی جلے پہ نمک کا کام کیا

"میں اِس گھر کا سارا کام کروں گی۔۔۔" آپ جو کہے گی" وہ میں کروں گی۔۔" بغیر کھائے پیئے بھی رہ لوں گی۔۔" لیکن آپ پلیز مجھے اِس گھر سے باہر نہ کرے۔۔" یہاں میرے فارس نے اپنا بچپن گزارا ہے۔۔" یہاں اُس کی

موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔۔"اور یہ کمرہ۔۔"اِس کمرے سے اگر میں نکلوں گی تو میں مر جاؤں گی۔۔۔"یہاں کی ہر ایک چیز کو فارس نے چھوا ہے۔۔۔"اِس فرش"قالین پر فارس کے قدموں کا لمس ہے۔۔"اِن دیواروں سے فارس کی آواز گونجتی سُنائی دیتی ہے۔۔۔"یہ جو مرر ہے۔۔"اِس میں اپنا عکس دیکھتی ہوں تو فارس نظر آتا ہے۔۔۔"یہ کمرہ اب میرا کل اساساں ہے۔۔"مجھے یہاں سے بے دخل نہ کرے۔۔"میری وجہ سے اب کوئی پریشانی نہیں ہو گی آپ کو۔۔۔"آپ جیسا جیسا جو جو کہے گی"وہ میں کروں گی۔۔۔پنکی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی گئی تھی۔۔"کچھ دیر پہلے والا جنون تو جانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔۔"اِس وقت وہ ایک لاچار"بے بس لڑکی تھی"جو اپنے گھر میں رہنے کے لیے ہاتھ جوڑنا پڑ رہا ہے۔۔"منت سماجت کرنی پڑ رہی تھی۔۔"آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والی لڑکی آج اپنا غرور بھی ختم کر گئی تھی۔۔"وہ فارس کی محبت میں نیم پاگل تو ہو گئی تھی۔۔"اب لوگوں کے سامنے اُس کی چیزوں کے لیے"اُس کے لمس کے

لیے عاجزی سے مطالبہ کرنا پڑ رہا تھا۔۔"جہاں وہ مہارانی بن کر رہا کرتی تھی"اب وہاں نوکرانی بن کر بھی رہنے کو تیار تھی۔۔"اپنے چھوٹے سے گھر میں شان سے رہنے والی لڑکی کو زندگی نے ایسے موڑ پر لا کر پٹخا تھا کہ وہ پل پل تڑپنے لگی تھی۔۔۔"اور اُس کا ایسا التجائیہ انداز دیکھ کر ماں بیٹی کی گردن تن سی گئ تھی۔۔"دونوں کے چہروں پر شیطانی قسم کی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔"موم چالیسویں تک رہنے دے۔۔"وگرنہ لوگوں کو موقع مل جائے گا۔۔"باتیں بنانے گا۔۔اور باقی جو بچے کُچے دن ہیں۔۔"اُس سے ہم سارے حساب بے باک کروائے گے۔۔آئمہ نے سدرہ بیگم کے کان کے پاس جُھک کر سرگوشی نما آواز میں کہا"تو اُن کو آئمہ کی بات پسند آئی تھی۔۔"اُن کو کوئی قباحت نظر نہیں آئی۔۔"ویسے بھی وہ چاہتی تھی کہ پنکی سے اُس کی بدتمیزیوں کا حساب چُکتا کرے

"تمہیں یوں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔۔"اور نہ یہاں رہنے کے لیے

تمہیں کسی کی اجازت کی ضرورت۔۔"یہ تمہارا گھر ہے۔۔"تمہارا حق ہے کہ تم یہاں رہو۔۔۔صالحہ بیگم سنجیدگی سے بولی تھی"کہاں پہلے اُن کی ڈانٹ ڈپٹ کے باوجود وہ اپنی بھابھیوں کے روعب میں نہ آئی تھی"اور آج اپنے حق کے لیے اُس نے ہتھیار ڈال لیئے تھے۔۔"وہ تو دوسروں کے لیے آواز اُٹھانا جانتی تھی تو جب بات خود پر آئی تھی۔"اپنے حق پر آئی تھی تو وہ ایسا کیوں کر رہی تھی؟"دوسروں کو خود پر حاوی ہونے کیوں دے رہی تھی۔

"سارے حقوق ختم ہو گئے تھے۔۔"جب اِس گھر سے فارس کا جنازہ اُٹھا تھا۔۔،اور اُس کو کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفنایا گیا تھا۔۔"تم اپنی بیٹی کا دماغ زیادہ خراب نہ کرو تو بہتر ہے۔۔"چالیسویں تک کا صبر کر سکتی ہوں"میں ورنہ نہیں تو ابھی سے اِس کو باہر کروں گی۔۔۔سدرہ بیگم صالحہ بیگم کو گھور کر بولی

"میری بیٹی نہ کسی کے دباؤ میں آئے گی۔۔"اور نہ اپنا حق کسی اور کو سونپ کر دستبردار ہو گی۔۔صالحہ بیگم اٹل لہجے میں بولی

"تم

"موم ریلیکس آپ ٹینشن نہ لو۔۔"جن کو جو بولنا ہے "اُن کو بولنے دو۔۔"ہو گا وہی جو ہم چاہتے ہیں۔۔۔سدرہ بیگم کو آپے سے باہر ہوتا دیکھ کر آئمہ نے اُن کو پر سکون کرنے کی خاطر کہا"جس پر وہ دونوں پر ایک اچٹتی نظر ڈالے کمرے سے باہر نکل گئ۔

"پنکی ت

"اماں کیا آپ باہر جا سکتی ہو؟"مجھے اکیلا رہنا ہے۔۔۔صالحہ بیگم ابھی پنکی سے کچھ کہتی "اُس سے پہلے وہ بول پڑی

"تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی میں۔۔۔صالحہ بیگم نے انکار کیا

"آپ یا کوئی اور ہوتا ہے "تو فارس میرے پاس نہیں آتا۔۔"آپ جاؤ گی تو وہ آئے گا۔۔۔"اِس لیے آپ جاؤ میرا دل فارس سے بات کرنے کو چاہ رہا ہے۔۔"پنکی نے احساس سے عاری لہجے میں اُن سے کہا

"خود کو سنبھالوں پنکی۔۔"ابھی بھی وقت ہے "یوں خود کو خیالات کی دُنیا میں گُم نہ کرو۔۔"فارس نہیں ہے۔۔"وہ بہت دور گیا ہے۔۔۔"صالحہ بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

"آپ کے لیے وہ چلا گیا ہو گا۔۔"میرے لیے وہ یہی ہے "میرے آس پاس۔۔۔۔پنکی عجیب انداز میں بولی

"میں جاتی ہوں۔۔"لیکن جلدی واپس آؤں گی۔۔صالحہ بیگم نے اُس سے بحث کرنا ضروری نہ سمجھا"لیکن اُنہوں نے پکا اِرادہ باندھ لیا تھا کہ وہ پنکی کو کسی اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ ضرور کروائے گی۔۔۔"یہی سوچ کر وہ فروٹ کی پلیٹ اُس کے قریب کرتی خود کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔

"یہ جہاں فانی ہے۔۔۔"یہاں لوگ ملتے ہی بچھڑنے کے لیے ہیں"لیکن اِس جہاں کے بعد دوسرا جہاں بھی ہے"جہاں بچھڑے ہوئے لوگ ملتے

ہیں۔۔" کبھی نہ الگ ہونے کے لیے۔۔ہم یہاں ایک نہ ہو پائے تو کیا ہوا؟"دوسرے جہاں میں کوئی بھی ہمیں الگ نہیں کر سکتا۔۔۔صالحہ بیگم کے جانے کے بعد "اُس نے فارس کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا تھا۔۔"جو اُس کے ہاتھ کی اُنگلیوں میں اپنی انگلیاں پھسائے کہتا اُس کا ماتھا چوم گیا تھا۔۔۔

"تم نے آنے میں بہت دیر کر دی۔۔۔پنکی شکوہ کناں لہجے میں اُس سے بولی

"دیر یا بدیر نہ دیکھو۔۔"میں تمہارے پاس ہوں "یہ دیکھو۔۔۔۔وہ جوابً دلسوز لہجے میں کہتا اُس میں نئی جان پھونک گیا تھا

"مجھے انتظار ہے پھر وہاں آنے کا جہاں تم ہو۔۔"جہاں پھر ہم دونوں ہو گے۔۔"جہاں جُدائی کا خوف نہیں ہو گا۔۔۔اُس کی بات پر اُس کے سینے سے سر ٹِکاتی پنکی نم لہجے میں بولی

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 19

تو تم نے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔افروز بیگم نے اپنا سامان پیک کرتی چراغ کو دیکھ کر کہا

"جی۔"میں یہاں مزید نہیں رہ سکتی"یہ میرا گھر نہیں"اور نہ یہاں کہ رہنے والے لوگ۔۔"میں نے دیکھا ہے"لوگ میری وجہ سے آپ سے کس قسم کے سوالات کرتے ہیں۔۔"اور اکثر یہ بھی پوچھا کرتے ہیں کہ یہ اپنے گھر کیوں نہیں جاتی۔

۔اپنا سارا سامان بیگ میں ڈالتی چراغ نے جواب دیا

"لوگوں کی پرواہ مت کرو۔۔افروز بیگم نے اُس کا رُخ اپنی طرف کر کے کہا

"میں نے لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دیا ہے"مجھے اب کسی کی پرواہ نہیں"میں بس خود کی ذات کی وجہ سے کسی اور کو مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتی۔"میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے آپ کو کسی بھی قسم کی کوئی بھی پریشانی ہو۔۔۔چراغ نے سنجیدگی

سے جواب دیا

"اکیلے کیسے رہو گی؟افروز بیگم پریشانی سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی

"یہ میری زندگی ہے" جہاں مجھے اکیلے سروائیو کرنا ہے۔"اللہ نے میرے پاس کچھ بھی نہیں چھوڑا"اُس نے مجھے تن تنہا کر دیا ہے۔چراغ کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

"اللہ کسی کو تنہا نہیں چھوڑتا" وہ بس آزماتا ہے۔۔افروز بیگم نے اُس کو سمجھاتے ہوئے کہا

"یہ کیسی آزمائش ہے پھر؟"جو ختم ہونے کا نام بھی نہیں لے رہی۔"اور اگر ختم ہو بھی گی تو اُس سے مجھے میرا سب کچھ واپس نہیں مل جائے گا۔۔"آزمائش ختم ہو جانے کے بعد بھی مجھے ایسے رہنا ہو گا" جیسے میں اب رہ رہی ہوں" گُھٹ گُھٹ کر۔۔چراغ ہذیاتی انداز میں بولی تھی

"تو تمہیں کون کہہ رہا ہے کہ تم ایسے زندگی بسر کرو؟"میری جان تمہیں اپنی

زندگی کو نئے سرے سے گزارنا چاہیے۔۔"تمہارے یہ میڈیکل کے چند سال پورے ہو جائے "اُس کے بعد میں تمہارا کسی اچھی جگہ رشتے طے کروں گی۔ ۔"افروز بیگم نے پُر یقین لہجے میں اُس سے کہا

"میں نے آپ کو بولا ہوا ہے کہ مجھ سے ایسی باتیں نہ کیا کریں "مجھے شادی نہیں کرنی "میں کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔۔چراغ کو اُن کی بات پسند نہ آئی تھی

"یہ زندگی بڑی ہے چراغ۔۔"،اکیلے کاٹنا دوبھر ہو جائے گا تمہارے لیے۔۔افروز بیگم کو سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیسے منائے چراغ کو

"پھر سہی ہے اپنی حالت کا زمیدار تم اللہ کو قرار نہ دو۔۔"کیونکہ تمہارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اُس کی زمیدار تم خود ہو۔"یہ سب تم خود اپنے ساتھ کر رہی ہو۔ ۔۔افروز بیگم اُس کو جھنجھوڑ کر بولی

"اچھا سہی۔۔چراغ عجیب انداز میں سر کو جنبش دیتی اپنا بیگ گھسیٹنے لگی "اُس پر جیسے کسی چیز کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔

"رُکو چراغ اور میری بات کو سُنو۔"زندگی ایک انسان کے جانے سے رُک نہیں جاتی""اور نہ ختم ہوتی ہے"یہ بات تمہیں سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟افروز بیگم نے اُونچی آواز میں اُس سے پوچھا

"آپ نے سہی کہا۔۔"سب سہی ہیں"میں غلط ہوں۔"میرا اِس دُنیا میں ہونا غلط ہے۔"پر میں خود کو سہی نہیں کر سکتی۔"میں جیسی ہوں مجھے ویسے رہنا پڑے گا۔

"کچھ بھی میرے اختیار میں نہیں ہے۔چراغ نے اُن کی بات کے جواب میں کہا

"تمہاری زندگی میں اگر کوئی شخص آئے"جو تم سے بے انتہا محبت کرے تو کیا تم اُس کو اپناؤ گی نہیں؟افروز بیگم کے لہجے میں مہم سی اُمید تھی

"میں خالی"میرا دامن خالی۔"جو مجھے چاہے گا وہ بھی خالی دامن رہے گا۔"کیونکہ میرا بس نام چراغ ہے لیکن میں کسی کی زندگی میں چراغ نہیں بن سکتی"ہاں البتہ اُن کا چراغ بُجھا ضرور سکتی ہوں۔۔"چراغ نے جیسے بات کو ختم کر لیا تھا۔"بس اپنا بیگ گھسیٹتی وہ کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔"سیڑھیاں اُترنے کے بعد ہال میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موجود لوگوں سے وہ ایک آخری بار ہر ایک سے ملنے لگی۔"اور اب وہ باہر کا دروازہ عبور کرنے والی تھی کہ نظر احراز کے ساتھ آتی یشم پر گئی"جو اُس کے ہاتھ میں سامان سے بھرا بیگ دیکھ کر متعجب ہوئی تھی"احراز نے تو جیسے سانس ہی روک لی تھی"وہ یک ٹک کبھی چراغ کو دیکھتا تو کبھی اُس کے بیگ کو

"کیا تم کہی جانے لگی ہو؟یشم نے حیرت سے پوچھا

"میں یہاں کچھ وقت کے لیے آئی تھی۔"اب مجھے جانا ہے۔چراغ نے سنجیدگی سے جواباً کہا

"ٹھیک ہے"لیکن یوں اچانک خیریت؟یشم کو سب عجیب لگنے لگا"اور احراز کو لگا جیسے وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔"اُس کو اپنی آنکھوں میں مرچیں سی چُبھنے لگیں تھیں"وہ جا رہی تھی"اِتنی جلدی تو کیا وہ آئی بس اُس کا سکون برباد کرنے تھی؟،"احراز کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اُس کے جانے کا سُن کر وہ خوش ہو یا غمگیں۔"اگر خوش ہوتا تو کیوں ہوتا؟"غمگیں ہوتا تو کیوں ہوتا؟"کونسا دونوں کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

درمیاں ایسا کوئی تعلق تھا

"اچانک جانا پڑ رہا ہے۔چراغ نے مختصر جواب دیا

"آج جانا ضروری ہے کیا؟"یشم کو اُس کے جانے کا سن کر اُداسی ہونے لگی

"ابھی جانا ضروری ہے۔جواب فوراً سے آیا تھا

"اچھا لیکن تم نے مجھے اپنے جانے کا بتایا کیوں نہیں؟"تمہیں بتانا چاہیے تھا"زیادہ نہیں تو تھوڑا بہت ایک دوسرے کو جان لیتے پہچان لیتے"میں نے تو ابھی تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں جانا۔"مجھے تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا۔"اور تم جا رہی ہو"مت جاؤ نہ"یہی ٹھیر جاؤ"ہمارے پاس۔یشم اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولی

"میں یہاں بہت رہ چکی ہوں"لیکن مزید نہیں رُک سکتی۔۔چراغ نے کہا

"پر کیوں؟"چچی نے تو کہا تھا اب تم ہمارے پاس رہو گی"اور تم جا بھی رہی ہو تو

کہاں؟"اسلام آباد میں ہی رہو گی یا کسی اور جگہ جانے کا فیصلہ کیا ہے"جہاں سے تم تھی۔۔یشم نے دماغ میں یکے دیگر سوالات آئے

"میں ہاسٹل میں رہوں گی۔چراغ نے بتایا تو احراز جو اُس نے اگنور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا چونک کر اُس کو دیکھنے لگا

"ہوسٹل لیکن کیوں؟"کیا یہاں تمہیں کسی سے شکایت ہوئی ہے؟یشم نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"تمہارے ہوسٹل کا خرچہ کون اُٹھائے گا؟"اور اگر تمہارے آگے پیچھے کوئی نہیں تو میڈیکل میں تمہاری داخلہ کیسے ہوئی؟"یہ کوئی آسان بات تو نہیں فیس بھی مہنگی ہوتی ہے"یہ سب تم نے کیسے منیج کیا؟احراز کے سوال نہیں تھے"کوئی کاری ضرب تھی جو چراغ کو اپنے وجود میں گھستی محسوس ہوئی تھی"اور اُس کی متغیر ہوتی رنگت کو دیکھ کر یشم کو محسوس ہوا کہ جیسے"احراز نے جو کہا اُس کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔

"آپ کو یہ جاننے کا کوئی رائٹ نہیں۔۔اپنی حالت کو کمپوز کر کے چراغ نے کہا تو اُس کے الفاظ کسی چابک کی طرح احراز کے کانوں میں پڑے تھے "کہاں وہ اُس کو اپنی رگوں میں خون کی مانند ڈورتا محسوس کرتا تھا اور کہاں چراغ اُس کو بڑے دھڑلے سے کہہ رہی تھی کہ اُس کا کوئی "رائٹ "نہیں بنتا تھا اور شاید وہ سہی تھی "اگر غلط تھا تو وہ تھا "اُس کا یکطرفہ پیار غلط تھا "جو اُس نے چراغ سے کیا "جو ایک ہارٹ لیس لڑکی تھی۔"ایسی ہارٹ لیس کہ کسی اور کی تو کیا اپنی تکلیف تک اُس کو محسوس نہیں ہوتی تھی "یا پھر وہ ہارٹ لیس بھی نہیں تھی بس ایک روبوٹ تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"تم اکیلے جا رہی ہو؟"جہاں تم نے جانا ہے وہاں احراز تمہیں ڈراپ کر دے گا۔۔یشم نے بات کو جیسے ختم کرنا چاہا

"میں نے کیب بُک کروالی ہے "اُس میں چلی جاؤں گی۔۔چراغ نے کہا کیونکہ وہ

اب مزید اُن کا کوئی احسان لینا نہیں چاہتی تھی "اور احراز کے دل میں بے اختیار یہ خیال آیا تھا کہ "کاش وہ یہاں کبھی آئی نہ ہوتی" یا کبھی اُن دونوں کا سامنا نہ ہوا ہوتا" پر اگر جے اتفاقیہ سامنا ہو بھی گیا تھا تو کبھی اُس کو چراغ پسند نہ آتی۔

"دن بدن پنکی کی گرتی حالت سے پریشان ہوتی صالحہ بیگم نے آج لیڈی ڈاکٹر کو گھر میں آنے کا کہا تھا" جو ایک سائکاٹرسٹ تھیں" وہ چاہتی تھی "پنکی کی حالت میں بدلاؤ آجائے تاکہ جو چیز اُس کو نظر آتی ہے وہ آنا بند ہو جائے" وہ چاہتی تھیں کہ پنکی ایک نارمل انسان بن جائے

www.novelsclubb.com

"میرا نام افشاں ہے" اور میں تمہارے ساتھ چند باتیں کرنا چاہوں گی۔" افشاں نے مسکرا کر "پنکی" سے کہا تو بے تاثر نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی "لیکن کہا کچھ بھی نہیں

"آپ کو پتا ہے آپ کو مسئلہ کیا ہے؟ اُس کو خاموش دیکھ کر وہ مزید بولی

"میرے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں۔پنکی اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بولی

Hallicination۔

"افشاں نے محض اِتنا کہا

?Hallicination

پنکی نے اُس کا لفظ دوہرایا

آپ کو Hallicination ہے۔۔"Hallicination میں یہ ہوتا ہے کہ اگر انسان کسی سے بات کرنے کا عادی ہو جائے تو وہ مینٹلی طور پر اُس سے اپنی باتیں شیئر کر سکتا ہے "اُس کو دیکھ سکتا ہے امیجن کر کے "جبکہ کسی نارمل انسان کو ایسا کچھ نظر نہیں آئے گا "جیسے کہ کوئی تمہارے ساتھ ابھی نہیں ہے "پہلے تھا "جیسے تمہارا شوہر "یا پھر فرینڈز "اگر تم اُنہیں کوئی بات بولتی تھی "وہ جیسے ری ایکٹ کرتے تھے "وہ تو تمہیں یاد ہو گا "لائیک دیٹ دے کین ٹاک۔۔۔

(like that they can talk)

"وہ نرم لہجے میں اُس کو بتانے لگی "لیکن اِس وقت پنکی کا دماغ خشک (مفلوج) تھا "اُس کو کوئی بھی بات "افشاں کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی "اور وہ یہ تک جان نہ پائی کہ وہ اُس کو سب کیوں بول رہی ہے

"کیا ہے یہ Hallicination؟ پنکی نے اپنا سر جھٹک کر پوچھا "کیونکہ جو کچھ اُس نے کہا وہ باتیں تو اُس کے سر پر سے گزریں تھیں

Hallicination

"میں ایسا ہوتا ہے کہ آوازیں سُنائیں اور دیکھی جاتی ہیں۔ "اور انسان نظر آتا ہے جبکہ نارمل انسان کو آوازیں اور ایکسٹرا انسان نظر نہیں آتے۔۔ اِس بار افشاں نے اُس کو سادہ الفاظوں میں سمجھایا

"تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے میں نارمل انسان نہیں ہوں "مجھے فارس اِس لیے نظر آتا ہے "کیونکہ میں اُس کو امیجن کرتیں ہوں "اُس کی عادی ہوں "کیونکہ مجھے Hallicination ہے ورنہ فارس کا کوئی وجود نہیں تو "آپ غلط

ہو"آپ کی یہ ساری فلاسفی غلط ہے"ایسا نہیں ہے مجھے نہ تو

hallucinations schiezophrinaہے اور نہ کوئی اور

بیماری"میرا فارس روز مجھ سے ملنے آتا ہے۔۔پنکی اُس کی بات پر ہتھے سے اُکھڑ گئ تھی

"جس کا کوئی وجود نہیں وہ آپ سے ملنے کیسے آسکتا ہے؟افشاں نے سنجیدگی سے پوچھا

"وجود نہیں تو کیا ہوا اُس کی روح تو ہے نہ جس کا تعلق میرے ساتھ گہرا ہے"جسم نہ بھی رہے تو روحیں آباد رہتیں ہیں۔۔پنکی اپنی بات پر ڈٹ کر کھڑی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر آپ کو ایسا لگتا ہے"تو بلکل ایسا ہی ہے آپ ایک نارمل انسان ہیں"رہی بات Hallicinationکی تو اُس کا ایک اور ریزن بھی ہے جس کی وجہ سے ہوتا ہے"جیسے بلڈ گاڑھا ہو جاتا ہے"Thickہو جاتا ہے تب"باقی کچھ

nervous reasons بھی ہیں "دماغ کا خُشک ہونا۔۔"پر خیر میں بس آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کو اسٹریس ریلیف کی بہت ضرورت ہے۔۔افشاں نے اُس کی دماغی توازن کو مدعے نظر رکھتے ہوئے کہا

"اُس سے کیا ہو گا؟ بتانے کے بعد بھی پنکی کو جیسے ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا

"رات کو نیند آتی ہے؟افشاں نے گہری سانس بھر کر پوچھا

"نہیں۔پنکی کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا

"مجھے اِس وقت آپ کوئی سائکاٹرسٹ سمجھ کر نہ دیکھے "بلکل اپنا دوست سمجھ کر دیکھے۔۔"اور اپنی ہر ایک بات مجھ سے شیئر کریں۔"تمہارے دل میں جو بھی بات ہے "وہ بلا جھجھک مجھے بتا سکتی ہو۔"میں تمہاری ساری باتیں آرام سے سنوں گی۔"اور تمہیں پر سکون بھی کروں گی "اپنی باتوں سے۔۔"افشاں نے اُس کو دیکھ کر دوستانہ لہجے میں کہا

"میرے دیکھنے کے نظریے کے بدلنے سے کیا ہو گا؟"سچ تو یہی ہے نہ آپ ایک

سائکاٹرسٹ ہیں"میری دوست نہیں۔۔پنکی نے کہاتووہ گہرا مسکرائی تھی "آپ نے بہت پوائنٹ کی بات کہی ہے"اور میں بھی کچھ کہناچاہوں گی کہ آپ چاہے جتنا بھی اپنادل بہلا کر خود سے یہ بول کر کہ "فارس آپ سے ملنے آتا ہے"لیکن حقیقت یہی کے وہ چلا گیا ہے"وہاں چلا گیا ہے جہاں سے کوئی لوٹ نہیں آتا۔"اللہ کی زندگی تھی"اللہ نے واپس لے لی"اب تم یوں رو دھو کر نا بس خود کو تکلیف دیتی ہوں"بلکہ اِس سے فارس کی روح کو بھی تکلیف پُہنچاتی ہوں""اُس کو تمہاری آنسوؤ کی ضرورت نہیں ہے"بلکہ تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔افشاں نے کہاتو پنکی کی زبان کو خاموشی کا گہرا قفل لگ چُکا تھا۔

"کچھ سلیپنگ پِلز آپ کی ماں کو کہوں گی"وہ ہر رات تم کھایا کرو"اِس سے تمہیں نیند اچھی آئے گی"نیند اچھی آئے گی"تو خود کو تم پر سکون محسوس کرو گی۔"پر ہاں جب تمہیں لگے کہ تمہاری طبیعت میں اب بدلاؤ آرہا ہے"آہستہ آہستہ ریکور کرنے لگی ہو تو وہ سلیپنگ پلز کھانا چھوڑ دینا۔۔افشاں نے اُس کو خاموش دیکھ کر کہا

اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر چلی گئی تھی۔

♥

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو تم خود کو؟ صالحہ بیگم نے کھانے کی ٹرے پنکی کے سامنے رکھ کر اُس سے پوچھا

"آپ کو میں اب پاگل لگتی ہوں نہ؟ پنکی نے اُن کے سوال کو اگنور کر کے اپنا سوال داغا

"ایسا نہیں ہے"۔۔۔ صالحہ بیگم نے فوراً سے کہا اور اُس کے ساتھ بیٹھ گئی "تاکہ اُس کا یہ خدشا دور کر پائے

www.novelsclubb.com

"ایسا ہے یا نہیں "لیکن آپ سے گزارش ہے کہ مجھے کسی ڈاکٹر "کسی سائکاٹرسٹ کے سامنے پیش نہ کیا کریں "میں پاگل تو پاگل ہی سہی "لیکن مجھے سہی کرنے کی کوشش نہ کریں "میں نارمل نہیں ہونا چاہتی۔ "میں پاگل ہوں مجھے اپنے پاگلپن میں رہنے دے "کیونکہ اگر میں ہوش میں آئی یا پھر میرا پاگل پن ختم ہو جائے گا تو

میں مر جاؤں گی۔" یہ پاگل پن مجھے میرا فارس دِکھاتا ہے "اُس کا صاف عکس دِکھاتا ہے "مجھے یہ احساس دلواتا ہے کہ وہ میرے بہت قریب ہے۔۔"، وہ ہوتا ہے تو بُرے خیالات نہیں آتے "مجھے نہیں پتا یہ سب کیا؟" اور کیوں ہیں؟" لیکن اِن میں فارس ہے "اور میں نارمل نہیں ہونا چاہتی۔۔" میرے نارمل ہونے کا مطلب ہے ایک بار پھر فارس کو کھو دینا" اور میں فارس کو ایک بار کھو چکی ہوں" دوبارہ کھونے کی مجھ میں سکت نہیں ہے۔۔" میں مر جاؤں گی اماں

"میں مر جاؤں گی۔۔

"اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہتی پنکی آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔" اِتنا کہ صالحہ بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔

"پنکی جو ہے نہیں اُس کے کھونے کا ڈر کیا کرنا؟ صالحہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولی

"آپ لوگوں کے لیے نہیں ہے "پر میرے لیے ہے۔۔۔ پنکی نے جلدی سے کہا

"اچھا میری بات سُنو تم۔۔۔صالحہ بیگم نے سر جھٹک کر اُس سے کہا

"کونسی بات؟پنکی نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا

"تم سے افشاں نے اسٹریس ریلیف کی بات کی تھی نہ؟صالحہ بیگم نے پوچھا

"جی کی دی۔۔۔پنکی کا منہ بِگڑا تھا

"اُس کے لیے ایک ٹریٹمنٹ لینا ہو گا تمہیں۔۔۔صالحہ بیگم نے اچھے الفاظوں کا چناؤ کیا"تاکہ پنکی اُن کی باتوں میں آجائے

"کیسا ٹریٹمنٹ؟پنکی نے نا سمجھی سے پوچھا

"تمہاری صحت کے لیے اچھا ہو گا"اسپیشلی تمہارے بچے کے لیے۔۔۔صالحہ بیگم نے کہا تو پنکی کا ہاتھ اپنے پیٹ پر گیا"جہاں ایک معصوم جان موجود تھی"ایک انوکھا اور نیا احساس اُس کو پہلی بار ہوا تھا

"اُس میں کیا ہو گا؟"اور کتنے وقت کا ہو گا وہ ٹریٹمنٹ؟پنکی نے پوچھا

"جب تم بہتر محسوس کرو گی۔۔۔"تو ٹریٹمنٹ کی مدت بھی ختم ہو جائے گی۔

۔صالحہ بیگم نے بتایا

"میں اب بھی بہتر محسوس کرتی ہوں "میرے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں آپ کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟پنکی کو چڑ ہونے لگی تھی" تبھی اُس کے کمرے میں سدرہ بیگم آئمہ کے ہمراہ داخل ہوئی تھی

"بہت ہو گیا ڈرامہ اب نکلو یہاں سے اپنی پاگل بیٹی کو لیکر۔۔سدرہ بیگم نے بازوں سینے پر باندھ کر کڑے تیوروں سے پنکی کو دیکھ کر کہا تو وہ اپنی ماں کو دیکھنے لگی "جو خود حیران پریشان سی کھڑی تھی

www.novelsclubb.com

"سدرہ بہن آپ یہ کیا بول رہی ہو؟صالحہ بیگم نے سہمی ہوئی پنکی کو اپنے ساتھ لگائے "اُن سے کہا

"ایک باری میں کہا گیا جُملا سُنائی نہیں دیتا؟"میں نے کہا اپنی پاگل بیٹی کو لیکر یہاں سے نودو گیارہ ہو جاؤ "بہت برداشت کر لیا "اِس کو اور اِس کے ڈرامے

کو۔۔۔سدرہ بیگم نخوت بھرے لہجے میں بولی

"آنٹی آپ مجھے یہاں سے کیسے نکال سکتیں ہیں؟" یہ میرا گھر ہے۔۔پنکی کی آنکھوں سے آنسو کسی لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے تھے "یہاں سے جانے کا سُن کر اُس کو خوف محسوس ہونے لگا" یہاں تو اُس کو فارس کے ہونے کا احساس ہوتا تھا" پھر وہ کیسے یہاں سے جا سکتی تھی؟" یا کوئی اُس کو کیسے نکال سکتا تھا

"اپنے گھر جاؤ" جہاں سے فارس اُٹھا کر لایا تھا" بہت عیاشی کی زندگی گزار لی" اب نکلو یہاں سے۔۔۔سدرہ بیگم دندناتی اُس کے سامنے آئی اور اُس کو صالحہ بیگم سے دور کرنے لگی

www.novelsclubb.com

"آرام سے وہ اُمید سے ہے" تم ایسا رویہ اُس کے ساتھ کیسے رکھ سکتی ہو؟" جبکہ اُس کی عدت ختم ہونے میں بھی بہت وقت پڑا ہے۔۔صالحہ بیگم نے اُس کو روکنے کی کوشش کی" لیکن وہ اگنور کرتی پنکی کو بازوں سے پکڑتی کھینچ کر کمرے سے باہر لے جانے لگی

"اماں

"اماں

"آپ اِن سے کہو" مجھے باہر نہ نکالے" یہ میرے فارس کا گھر ہے" میں یہاں سے جاؤں گی تو کہاں جاؤں گی" فارس نے بولا تھا اب مجھے پوری زندگی یہی رہنا ہے۔۔۔اُن کے ساتھ کھینچتی چلتی پلٹ کر تڑپتے ہوئے لہجے میں" صالحہ بیگم سے کہنے لگی جو خود پریشان ہو گئی تھی" اُن کو سدرہ بیگم سے ایسی سنگدلی کی اُمید ہر گز نہ تھی

"تُجھے بہت وقت تک برداشت کر لیا" وہی بہت ہے" مزید برداشت کرنا ہمارے بس میں نہیں۔۔سدرہ بیگم کے لہجے میں نفرت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

"آنٹی یقین کرے" میں نوکرانی بن کر رہوں گی" آپ سے کچھ بھی نہیں مانگوں گی" لیکن آپ یوں مجھے گھر سے نہ نکالے" میں اِس گھر میں اپنے بچے کی پرورش کرنا چاہتی ہوں۔۔" پنکی نے گڑگڑاتے ہوئے اُس سے کہا اور زندگی میں پہلی بار وہ

کسی کے آگے گر گرانے لگی تھی۔

"سب پتا ہے مجھے یہاں تیری چال کیا ہے۔۔سدرہ بیگم رُک کر اُس کے بال دبوچ کر بولی تو اُس کے منہ سے سسکی نکلی تھی "لیکن جب ویل چیئر پر بیٹھے افراہیم صاحب پر اُس کی نظر گئی تو ایک مہم سی اُمید اُس کے اندر جاگی کہ شاید وہ اُس کی کوئی مدد کرے "لیکن اِس وقت وہ انجان تھی کہ جن سے وہ مدد کی اُمید لگا بیٹھی وہ خود کسی اور کے محتاج بنے ہوئے تھے "جوان بیٹے کی ناگہانی موت نے اُن کو ایسا صدمہ پہنچایا ہے کہ وہ اُٹھنے سے بھی گئے۔۔۔

"خالو جان آپ میری مدد کرے نہ "آنٹی سے کہے نہ مجھے باہر نہ نکالے "میں پنکی ہوں "وہ پنکی جس پر آپ کا بیٹا جان چِھڑکتا تھا "اور کیا آپ اپنے بیٹے کی محبت کو یوں گھر سے بے دخل کرینگے ؟"کیا فارس آپ سے پوچھے گا نہیں کہ اُس کے بعد میرے ساتھ ایسا سلوک آپ نے کیا اختیار کیا؟"وہ بھی تب جب میرے پیٹ میں اُس کا بچہ ہے "اِس گھر کا وارث ہے "آپ کے جوان بیٹے کی نشانی۔۔"میرا اور

فارس کا عدن۔۔۔"آپ کو پتا ہے یہ نام فارس نے تجویز کیا تھا۔۔سدرہ بیگم کی گرفت سے خود کو آزاد کرواتی پنکی افراہیم صاحب کے پاس آئی تھی"جن کی آنکھوں میں اُس کی باتوں کو سن کر نمی اُترنے لگی تھی۔۔۔

"بب

"آپ کچھ نہ کہنا میں اِس منحوس کو ایک منٹ بھی برداشت نہیں کروں گی۔"افراہیم صاحب اٹک اٹک کر ابھی کچھ کہنے والے تھے"سدرہ بیگم نے اُن کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا۔۔"اور بالوں سے پکڑے پنکی کو دھکے مار کر باہر نکالا تھا"لیکن اُس سے پہلے وہ پیٹ کے بل زمین بوس ہوتی صالحہ بیگم نے تیزی سے اُس کو گرنے سے بچایا تھا

"آج جو یہ تم نے کیا ہے نہ اُس کا حساب اللہ ضرور ہو گا۔"ایک مظلوم کے ساتھ جو تم نے ظلم کیا ہے نہ اُس کے لیے اللہ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔صالحہ بیگم نے ہچکیاں لیتی پنکی کو گلے لگا کر سدرہ بیگم سے کہا"جنہوں نے اُن کی بات کو ہوا

میں اُڑا کر دروازہ بند کر لیا تھا

کوئی فائدہ نہیں بیٹا" چلو یہاں سے۔۔صالحہ بیگم نے روتی ہوئی پنکی سے کہا نہیں اماں میں نہیں جاؤں گی" مجھے فارس کے گھر میں رہنا ہے" اُس نے کہا تھا کہ مجھے اب یہی رہنا ہے" آپ پلیز خالو سے کہے" آنٹی سے کہے میں اُن کی ہر بات مانوں گی" بس مجھے اِس گھر سے بے دخل نہ کرے" میں پیٹ سے ہوں" دوسرا عدت میں ہوں" تو پھر وہ کیسے کر سکتے ہیں وہ میرے ساتھ؟۔" پنکی اپنا سر نفی میں ہلا کر بولی

www.novelsclubb.com

"اِس گھر کے دروازے تم پر اب بند ہو گئے ہیں" فارس تھا تو تمہاری زندگی میں اُس کی بدولت چراغ روشن تھا" لیکن اب اُس بُجھتے چراغ کو روشنی تم نے خود دینی ہے۔۔۔صالحہ بیگم نے اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

"وہ کیوں گیا اماں مجھے چھوڑ کر؟" اُس کو کیا جلدی تھی؟" اگر گیا تو مجھے ساتھ کیوں

نہیں لیکر گیا؟"کیا اُس کو پتا نہیں تھا کہ یہ زندگی میری اُس کے دم سے ہے۔۔۔"اگر اُس نے یہی کچھ کرنا تھا تو میری زندگی میں آکر مجھے خاص کیوں بنایا؟"مجھے اپنا اِتنا دیوانہ بنایا اور پھر ایسے کیا جیسے کوئی کسی دُشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔۔۔پنکی کا لہجہ کانپ رہا تھا"اب تو آنکھوں سے آنسو بھی خشک ہو چُکے تھے "وہ اپنی اِتنی زندگی لیکر آیا تھا"لیکن تمہارے آگے تمہاری پوری زندگی ہے"اور تمہارا اب بچہ بھی اِس دُنیا میں آنا ہے"جو ہو بہو فارس کے جیسا ہو گا"تمہارے اور اُس کے پیار کی نشانی ہے۔۔"تمہیں جینا ہے اور خوش رہنا ہے"اپنے لیے نہیں تو اپنے بچے کے لیے تمہیں پتا ہے نہ فارس کو بچے کتنے پسند ہوتے ہیں؟صالحہ بیگم نے نرم لہجے میں اُس سے کہا تو اُس کا سر اثبات میں ہلا تھا

"آؤ گھر چلو۔۔"ہم بے بی کی شاپنگ کرینگے۔۔۔"جو کچھ فارس نے سوچا تھا وہ ہم مل کر کرینگے۔۔"فارس کا نام لیکر صالحہ بیگم نے ہر لحاظ سے اُس سے اپنی باتیں منوانے لگیں۔۔

"فارس کے بغیر تو میں کہی بھی نہیں گئ" وہ تو کسی سائے کی طرح میرے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔پنکی کا دل شدتِ غم سے پھٹنے کے قریب تھا

"وہ نہیں ہے "لیکن اُس کی یادیں تو ہیں نہ اب تمہیں اُس کی یادوں کے سہارے زندگی بسر کرنا ہے۔۔"اور واعدہ کرو "تم روؤ گی نہیں "کیونکہ تمہارے رونے سے اُس کی روح کو تکلیف ہو گی۔صالحہ بیگم نے اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر کہا

"یہ بات وہ خود آکر کیوں نہیں کہتا۔۔"یقین جانے اپنی آنکھوں کو ایسے بنجر کروں گی کہ آنسو تو کیا ہلکی نمی بھی آنکھوں سے نہیں اُترنے دوں گی۔۔پنکی کے لہجے میں حسرت کے سِوا کچھ اور نہیں تھا

"بھولنے کی کوشش کرو۔"اور یہی رہو میں باہر گارڈ سے کہتی ہوں کہ رکشہ کروائے۔۔۔صالحہ بیگم نے بات کا رُخ بدل کر کہا تو پنکی نے سر اُٹھا کر کُھلے آسمان کو دیکھا تھا

اب اکیلا ہی طوفانوں میں نکل پڑتا ہے

"لوگ کہتے تھے جسے

"یہ ہوا سے ڈرتا ہے

"پروں میں اپنے چُھپا لیتا ہے زخموں

کو کہیں!

وہ پرندہ جو مخالف ہوا کے اُڑتا تھا!

www.novelsclubb.com

"اسلام آباد میرے لیے منحوس ثابت ہوا ہے۔۔"اُس نے مجھ سے میرا سب کچھ چِھین لیا"میرا فارس میرے ساتھ نہ رہا"۔۔"میری دعا ہے جس نے میری زندگی کو اُجاڑا ہے"اُس کا سکون اور چین بھی برباد ہو جائے۔۔"دور کھلاؤں میں دیکھتی پنکی دل ہی دل میں خود سے بولی تھی۔

"دیو داس جیسی شکل کیوں بنائی ہوئی ہے؟اسفند یار نے کافی کا مگ احراز کی طرف بڑھا کر اُس سے پوچھا

"وہ چلی گئ۔۔۔احراز نے غیر معی نُقطے کو گھور کر اُس کو بتایا

"وہ کون؟اسفند چونکا لیکن جلدی الرٹ ہوا

"کیا تم اُس چراغ کی بات کر رہے ہو؟"لیکن وہ کہاں گئ؟اسفند نے پوچھا

"پتا نہیں بتا کر نہیں گئ۔۔عجیب کھویا ہوا انداز تھا اُس کا

"کیا تمہیں اُس کے جانے کا دُکھ ہو رہا ہے؟اسفند نے بغور اُس کے تاثرات جانچے تھے

"مجھے جو ہو رہا ہے "اُس کو دُکھ نہیں بول سکتا میں "کیونکہ میں نے سوچ لیا ہے کہ اپنے سارے جذبات محض یش کے لیے رکھوں گا۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"کہنے سے کیا ہو گا؟"جب تم اپنی بات پر عمل پیراں نہیں ہوتے۔۔اسفند یار نے

www.novelsclubb.com

سر جھٹکا

"اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش تو میں کر رہا ہوں نہ۔۔احراز کو اُس کی بات پر چڑ ہوئی

"یش بہت اچھی لڑکی ہے۔۔"سب سے بڑی بات تمہاری کزن پلس دوست اور اب بیوی بھی"جس کو تمہاری ہر بات کا پتا ہے"اور تمہیں اُس سے کوئی بھی بات کرتے ہوئے جِھجھک محسوس نہیں ہو گی۔۔اسفند یار نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"میں جانتا ہوں یش کو واقعی حب المحب ہے۔۔۔"خیر رات بہت ہو گئی ہے"میں اب چلتا ہوں۔۔۔احراز اپنا کوٹ اُٹھا کر بولا

"کافی تو پی لیتا۔۔"اُس کو جاتا دیکھ کر اسفند نے کہا

"کافی کا موڈ نہیں۔۔۔احراز نے کہا اور باہر نکلتا چلا گیا۔۔"

"احراز جب اپنے گھر پُہنچا تو سامنے ہال میں یشم کو دیکھ کر وہ بونچکا رکہ رہ گیا۔۔

"یش تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟احراز کے لہجے میں حیرانگی واضع تھی

"ہاں تمہارا انتظار کر رہی تھی "تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔یشم نے اپنی آنکھوں کو بڑی مشکل سے کھولا تھا "ورنہ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کمبل تان کر سو جاتی

"میرا انتظار کیوں؟"آنکھیں دیکھو اپنی "نیند میں لگ رہی ہو تم "تمہیں ضرورت کیا ہے میرا انتظار کرنے کی؟"میں کوئی بچہ تو نہیں۔۔۔احراز کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا بولے "یشم کی حرکت نے تو اُس کو اسپیچ لیس کر لیا تھا

"تم موم کے گھر سے بھی اچانک اُٹھ کر چلے گئے تھے "لنچ نہیں تھا کیا تم نے تو مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی "اور تم ری ایکٹ زیادہ کر رہے ہو "ورنہ اپنے خاوند کے لیے اچھی بیویاں جاگا کرتیں ہیں۔۔یشم نے مسکرا کر عام لہجے میں اُس کو کہا

"جاگتی ہو گی "لیکن میں نہیں چاہوں گا کہ میری وجہ سے تم اپنا سکون خراب کرو "میرا کیا ہے "میں اکثر لیٹ نائٹ گھر آتا ہوں تو کیا تم روز میرا انتظار کروں گی۔۔۔احراز نے جیسے اُس کی عقل پر ماتم کیا تھا

"میرا سکون تم ہو احراز۔۔۔"اور ہاں میں روز ایسے تمہارا انتظار کیا کروں گی "کیونکہ انتظار کرنے کا بھی اپنا ایک الگ مزہ ہوتا ہے۔۔یشم نے اُس کے ہاتھ تھام کر مسکرا کر کہا تو احراز بس اُس کو دیکھتا رہ گیا

"یش تمہیں میں اب میں کیا کہوں؟"تم عجیب ہو بس۔۔احراز نے بے اختیاری کی کیفیت میں آگے بڑھ کر اُس کو اپنے ساتھ لگائے بالوں کا بوسہ لیا تھا۔"یشم کے خلوص بھرے انداز نے جیسے اُس کو شرمندگی میں دھکیل دیا تھا۔۔"وہ کتنا چاہتی تھی اُس کو۔"اُس کے لیے خود کو ہر لحاظ سے بدل دیا تھا۔۔"اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ لیا تھا کہ بس وہ احراز راجپوت کی ہونا چاہتی تھی "تو جواب میں وہ اُس کو کیا دے رہا تھا۔۔؟"اُس کے پہلو میں بیٹھ کر وہ کسی اور کے خیالات میں گم رہتا؟"کیا

وہ یہ یشم کے ساتھ ناانصافی نہیں تھا کر رہا؟" وہ ہر نئی صبح کا آغاز یہ سوچ کر کرتا تھا کہ وہ اپنا سکون "یشم میں تلاش کرے گا" لیکن جانے کیوں وہ اپنی بات پر ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو پاتا تھا

"احراز آر یو او کے ؟ یشم کو آج احراز کا انداز کافی عجیب لگا" تبھی اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر پوچھا

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔احراز نے زبردستی مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے کہا

I'm getting very worried.

"اگر کوئی بات ہے تو شیئر کرو۔۔۔یشم کو جانے کیوں یقین نہ آیا

"کہاں نہ ایسی کوئی بات نہیں۔۔"تم پریشان نہ ہو میں چینج کر لوں "تم بھی ہاتھ منہ دھولو۔۔"اگر اچھی بیوی بننے کا شوق چڑھا ہے تو باتیں کرتے ہیں۔۔احراز نے کہا تو اُس کی بات سن کر یشم پر جوش ہوئی تھی۔

"گریٹ۔۔"کافی وقت سے ہمیں پہلے کی طرح باتیں کرنے کا موقع بھی نہیں

ملا۔۔"یشم نے خوشی سے چور لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے پھر جلدی کرو۔۔احراز نے کہا

"پہلے کھانا گرم کرلوں تمہارا انتظار میں ابھی تک میں بھی بھوکی ہوں۔۔یشم اِتنا کہتی کچن میں بھاگی تھی"جبکہ اُس کی بات سن کر احراز نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

"صالحہ بیگم پنکی کو لیئے اپنے گھر میں داخل ہونے لگی تو مین گیٹ کے پاس لوگوں کا ہجوم اور ایک وین دیکھ کر اُن کو گھبراہٹ ہونے لگی"جبکہ پنکی نے زور سے اُن کا بازو پکڑ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہے وہ پاگل"لے جائے آپ اِس کو پاگل خانے۔۔۔فوزیہ نے پنکی کی طرف اِشارہ کر کے بتایا تو اُس کی آنکھیں حیرت کے باعث پھیل گئی تھیں۔"یہی حال صالحہ بیگم کا بھی تھا۔

اماں یہ۔۔۔پنکی نے ہراساں نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا

"بہو وہ یہ کیا بول رہی ہو؟"ہوش ہے تمہیں کچھ؟صالحہ بیگم نے افسوس سے اُس کو دیکھا

"جی ہمیں ہوش ہے "لیکن آپ اپنا ہوش گنوا بیٹھی ہیں" تبھی اِس پاگل کو گھر لائی ہیں "لیکن اِس کا وجود ہمیں اپنے گھر میں برداشت نہیں ہے۔۔"ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں "آپ کی اِس پاگل بیٹی کا کیا بھروسہ اُن کو اگر نقصان پُہنچا دے تو۔۔اِس بار صدف نے کہا

"یہ میرا گھر ہے ابھی تم دونوں کو نہیں ہوا جو ایسے بات کر رہے ہو۔۔"میری بیٹی الحمداللہ بلکل ٹھیک ہے۔"پاگل خانے جانے کی ضرورت تم دونوں کو ہے۔

۔صالحہ بیگم طنز نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

"اماں پاگل خانے جانے میں مسئلہ کیا ہے؟"وہاں اِس کا علاج ہو گا تو سہی ہو جائے گی۔۔۔اِس بار اُن کے اپنے بیٹے نے کہا تو دو عورتیں پنکی کی طرف بڑھی تھیں

"نہیں

"سچ چھوڑو میں پاگل نہیں ہوں۔۔پنکی اُن کی گرفت میں پھڑ پھڑائی تھی

"ہر پاگل یہی بولتا ہے کہ وہ پاگل نہیں ہے۔۔اُن میں سے ایک نے جیسے اُس کا مذاق اُڑایا تھا

"سہی کہا آپ نے لے جائیے اِس کو۔۔"اور جب تک اِس کا دماغ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتا اِس کو چھوڑیئے گا مت۔۔فردوس بیگم شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولی

"احمد" جمیل کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟"پنکی تم دونوں کی بہن ہے "بیوہ ہو گئ ہے "پیٹ سے ہے زرا اُس کا احساس کرو"کیوں اُس کو اِن لوگوں کے حوالے کر رہے ہو جبکہ یہ ٹھیک ہے۔۔۔صالحہ بیگم اپنے بیٹوں کے سامنے کھڑی ہوتی التجائیہ انداز میں بولی"اُن سے پنکی کی ایسی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی جو ہے نہیں وہ اُس کو دیکھائی دیتا ہے۔۔"اکیلے میں باتیں کرتیں ہیں" پاگل ہونے کی اور کیا بتاؤں میں پاگل لوگوں کی نشانیاں؟ جمیل نے سر جھٹک کر کہا

"اماں

"پنکی کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

"اماں توں پریشان کیوں ہوتی ہے" ہماری بہن ہے ہم بھی اُس کا بھلا چاہتے ہیں۔

"توں اُس کو جانے دے" اور چل گھر کے اندر۔۔احمد نے کہا

"اللہ سے ڈرو۔۔۔" ہو کیا گیا ہے تم دونوں کو؟ صالحہ بیگم بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی

"اماں بچاؤ نہ

"فارس۔۔"؟

"فارس تم آجاؤ میری مدد کرو۔۔وہ پنکی کو اپنے ساتھ لے جانے لگے تو وہ چیخنے تڑپنے لگی

"چھوڑو میری بیٹی کو۔" خُدارا رحم کرو میری بچی کو وہ حمل سے ہے۔۔صالحہ بیگم نے اُن کے آگے ہاتھ جوڑے "لیکن کوئی بھی اُن کو سُننے کو تیار نہ تھا۔" اور جب

www.novelsclubb.com

زور زبردستی کر کے اُنہوں نے پنکی کو وین میں بیٹھایا تو فردوس "صدف" جمیل اور احمد یہ چاروں اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تھے۔۔

"رُکو میری بیٹی کو چھوڑو۔۔" وہ ٹھیک ہے۔" پاگل نہیں ہے "اُس کو کیئر کی ضرورت ہے اپنی ماں کی ضرورت ہے۔" چھوڑو کوئی نہ لے جائے ورنہ میری بچی وہ بن جائے گی "جو بننے سے میں اُس کو بچانا چاہتی ہوں۔۔ صالحہ بیگم چیخنے لگی تھی" محلے والے خاصی رحم بھری نظروں سے اُن کو روتا بلکتا دیکھنے لگے۔ "لیکن صالحہ بیگم کو تو جو آج آخری اُمید تھی کہ وہ اب آہستہ آہستہ پنکی کو پہلے جیسا نہیں تو قدرے بہتر ضرور کر دے گی "اب اچانک رونما ہوئے حادثے سے اُن کو پتا لگا کہ آزمائش ابھی ختم نہیں ہوئی "پنکی کو شاید ابھی مزید کڑے وقت سے گزرنا تھا۔ "پر وہ اپنی بیٹی کے لیے کچھ بھی نہ کر پا رہی تھیں "وہ ایک مجبور ماں تھیں "وہ مجبور ماں "جو اپنی اولاد کی تکلیف سے تکلیف تو محسوس کر سکتی تھیں "لیکن وہ تکلیف ختم نہیں کر سکتی تھی۔ "دوسری طرف پنکی زور سے وین کا شیشہ بجانے لگی "اور

فارس "فارس" پکارنے لگی تھی" پر فارس کو نہ دیکھ کر اُس کی حالت واقعی میں پاگلوں جیسی ہو گئی تھی" تبھی ایک نے اُس کے بازو پر انجیکشن مارا تو وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہونے لگی تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 20

"یہ تم لوگوں نے اچھا نہیں کیا۔۔۔گھر میں داخل ہو کر صالحہ بیگم نے اُن چاروں کو دیکھ کر کہا

"آپ بہت ناشکری ہیں۔۔"ورنہ جو ہم نے اُس کے ساتھ بھلا کیا ہے نہ آج اُس پر آپ کو شکر گزار ہونا چاہیے تھا"لیکن آپ اُلٹا ہم پر چڑھ دوڑ رہی ہیں۔۔۔فردوس نے افسوس بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

"اِس کو تم لوگ بھلا کہتے ہو؟"میری بیٹی کو جہاں تم لوگوں نے بھیج دیا ہے۔۔"اندازہ ہے وہاں لوگ ہو گے کیسے؟"اور کیا میری بیٹی اور اُس کا بچہ اب بچ پائے گے؟"کیا وہ لوگ ایسا خیال کرینگیں پنکی کا جیسے میں یہاں رکھتی؟کیا وہ لوگ پنکی کو ہاتھوں کا چھلا بنا کر رکھے گے؟"نہیں بلکل بھی نہیں وہ میری بیٹی کو ایسے ٹریٹ کرینگے جیسے وہ پاگل ہے"پر میری بیٹی پاگل نہیں ہے اُس کو پاگل بنانے کی تم سب کی کوشش ہے۔۔"مجھے تم دونوں سے کوئی گلا نہیں"تم دونوں سے کوئی خونی رشتہ نہیں ہے۔۔۔"اِس لیے اُمیدیں لگانا بے سود ہے پر کسی بات کا اگر مجھے افسوس ہے تو وہ"احمد اور جمیل سے ہے تم دونوں بھائیوں نے اپنی سگی بہن کے ساتھ ایسا کیا ہے جو کوئی دشمن بھی کسی کے ساتھ نہ کرتا۔۔"تم میں کسی کو اگر اُس سے کوئی خار تھی تو مجھے بتاتے میں اُس کو یہاں کبھی نہ لاتی۔۔صالحہ بیگم اپنے آنسو پونچھ کر بولیں

"اماں ہماری پنکی کے ساتھ کیا دُشمنی ہو گی۔۔"اُس کا علاج ہو گا وہاں آپ پریشان

نہ ہو اُس کو کوئی پاگل کی طرح ٹریٹ نہیں کرے گا" کیونکہ میں نے بتایا تھا کہ وہ پریگننٹ ہے۔۔ جمیل نے اپنی طرف سے اُن کو پر سکون کرنا چاہا تھا۔۔

"توں نے اُن لوگوں کو بتایا۔۔" لیکن افسوس تیرے ضمیر نے تجھے یہ نہیں بتایا کہ ایک بھائی کا فرض کیا ہوتا ہے۔۔" بڑا بھائی چھوٹے بہن بھائی کے لیے باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔۔" ایک بڑا بھائی وارث ہوتا ہے اپنی بہنوں کا۔۔" اُن کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتا ہے ہر بُری نظر سے کڑی دھوپ سے بچاتا ہے" اور تم دونوں نے کیا" کیا؟" اُس کے سر سے چھت چھین لی۔۔" پر میں جانتی ہوں تم سب نے مل کر اُس کے خلاف یہ چال کیوں بُنا۔۔ صالحہ بیگم نے اُن کو لتاڑ کر کہا

"اچھا تو اب آپ ہماری نیتوں پر شک کرینگیں؟ صدف ہتھے سے اُکھڑ گئی تھی

"احمد اور جمیل کے نام تو جہانگیر نے اپنی دو دُکانیں نام کی تھیں" جبکہ یہ گھر اُنہوں نے پنکی کے نام کیا تھا۔۔" یہ بات تم سب کو ٹھٹکتی تھی اور اب اِس ٹکے کی زمین کے لیے اپنی بہن کو غیروں کے حوالے کیا۔۔" خُدا جانے اب اُس کی جان یا عزت

محفوظ ہے بھی یا نہیں۔۔۔صالحہ بیگم نے ساری بات اُن کی منہ پر ماری تو وہ اُن چاروں کا چہرہ تاریخ ہوا تھا

"ایسی بات نہیں ہے اماں۔۔احمد نے جھٹ سے کہا

"ایسی ہی بات ہے ورنہ اور ایسا کیوں کیا تم سب نے۔۔؟"دو کانیں تم دونوں کو چاہیے تھیں وہ تو مل گئی تھی یہ گھر بھی تم دونوں بھائیوں کا تھا پنکی لیکر اِس کو کہی جانے والی تھوڑئی نہ تھی اُس کو تو ابھی تک میں نے یہ بات بتائی بھی نہ تھی اور پیسوں کی حوس میں ڈوب کر میری بیٹی کو دلدل میں پھینک دیا۔۔صالحہ بیگم روتی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔"اُن کا دل عجیب خدشات میں ڈوب گیا تھا۔۔"سارا سکون جیسے چِھن گیا تھا۔۔

"وہ لوگ مطلوبہ جگہ پہنچے تو پہلے فارملٹیز کو پورا کیا"پھر پنکی کو ایک مخصوص لباس پہننے کو دیا گیا تھا جیسا سب نے پہنا ہوا تھا۔۔"اُس کے بعد پنکی کو لیکر اُس کو ایک جگہ

لا کر چھوڑا جہاں اُس کے علاوہ اور بھی لڑکیاں تھیں۔۔"وہ یہاں جتنے وقت میں داخل ہوئی تھی"اِتنے وقت میں جانے کتنی لڑکیوں اور عورتوں نے عجیب قسم کی آوازیں نکال کر اُس کو مخاطب کیا تھا جس پر پنکی نے ہراساں ہو کر اُن سے دور ہونا چاہا لیکن یہ کہاں ممکن تھا۔۔"اُس کو اب یہاں رہنا تھا"اِن لوگوں کے ساتھ جانے کتنے وقت تک۔۔۔

"اپنا اصلی نام بتاؤ کیونکہ پنکی تو کوئی نِک نیم لگ رہا ہے۔۔۔پنکی کو اُن لوگوں نے ایک بڑے ہال نُما کمرے میں چھوڑا تھا جہاں قطار سے بیڈ لگے ہوئے تھے۔۔"وہی اُس کو بیڈ نمبر 124 پر ہونے کا کہا گیا تھا۔۔"تبھی ایک ڈاکٹر نوٹ پیڈ لا کر اُس کی طرف آ کر کہا

"کیا یہاں سارے لوگوں کو آپ اُن کے نام سے مخاطب ہوا کرتے ہیں؟جواب میں پنکی نے جو کہا اُس پر وہ چونکنے پر مجبور ہو گئی تھی"اور حیرت سے پنکی کو دیکھنے

لگی جو بے تاثر نگاہوں سے کمرے میں موجود لڑکیوں کو عجیب و غریب حرکتیں اور کھیل کھیلتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری حالت یہاں موجود لوگوں سے بہتر ہے" لگتا ہے تم کسی اور جگہ شفقت کرنا ہو گا۔" اُس نے کہا تو پنکی کے چہرے پر طنز مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا

"ہماری حالت اِن سے زیادہ بُری ہے تو آپ مجھے یہی رہنے دے۔۔۔ پنکی نے بے تاثر ہو کر کہا تو وہ ایک گہری نظر اُس پر ڈال کر چلی گئ۔

"ہی ہی میں بھی تیری طرح پاگل نہیں" لیکن دیکھو نہ روز دوائیاں کھانی ہوتی ہیں اور تمہیں پتا ہے اگر یہاں کوئی غلطی کرے تو پنشمنٹ میں زور کا جھٹکا ملتا ہے۔ ۔۔"اور اگر صبح سویرے اُٹھ کر کوئی ایکسر سائز کے دوران سہی سے کھڑا نہیں ہوتا تو اُس کو مارا جاتا ہے یہ بڑی بڑی اسٹک ہوتی ہے اُن کے ہاتھوں میں۔۔۔ پنکی ابھی اپنی خیالوں میں گم ہونے لگی تھی جب اُس کے ساتھ والے بیڈ سے ایک لڑکی اُٹھ

کر اُس کے پاس آ کر بولی تو پنکی غور سے اُس کو دیکھنے لگی جو بچوں کے انداز میں ہونٹ کو لٹکائے بیٹھی تھی

"تمہارا نام کیا ہے" پنکی نے جانے کیوں پوچھا

"بجلی۔۔اُس نے پر جوش ہو کر بتایا

"لگتا ہے تمہاری حالت لاسٹ اسٹیج پر ہے۔۔اُس کا نام سن کر پنکی نے کہا

"اوو جی یہ لاسٹ اسٹیج کیا ہوتی ہے؟" ویسے پہننے میں کیسی ہوتی ہے،؟ بجلی کافی اُنچی آواز میں بولی تھی جس سے باقیوں کا دھیان بھی اُن دونوں پر گیا تھا

"ارے ہماری نیو دوست آئی ہے۔۔" کیسی ہو فرینڈ؟

"ابھی جوتوں نے لاسٹ اسٹیج بولا وہ کہاں ملتی ہے؟" مجھے خریدنی ہے پورے بیس روپے ہیں میرے پاس۔

"تم نے اُس کو کہاں دیکھا تھا؟

"ایک کے بعد ایک نے اُس کو اپنے گھیرے میں لیکر کہا تو اُس کو چڑ ہونے لگی "اُن

سب سے "اُن سب کے سوالوں سے

"کچھ بھی نہیں ہوتا اور سب لوگ جاؤ۔۔"ورنہ میں کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔پنکی نے اُونچی آواز میں کہا تو وہ ڈر کر اُس سے دور ہونے لگے۔"بجلی بھی بجلی کی تیزی کے ساتھ اُٹھ کر جمپ لگا کر اپنے بیڈ پر پہنچی تھی اور کمبل تان کر لیٹ گئی تھی۔۔"سب کا دھیان اب خود کی طرف ناپا کر پنکی نے گہری سانس بھری تھی

"میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر تم میری زندگی میں نہ ہوتے تو میرا کیا ہوتا؟"فارس تمہیں پتا ہے اگر تم ہو تو میں ہوں اگر تم نہیں تو میں بھی نہیں یا تو میں مر جاؤں گی یا پھر پاگل ہو جاؤں گی۔۔پنکی نے جذب کے عالم میں اُس سے کہا

"ایسی باتیں مت کرو میرے بغیر نہ تو تمہیں کچھ ہو گا اور نہ تم پاگل ہو گی۔۔فارس ہنس کر اُس کی بات کو ٹالنے لگا

"نو آئے ایم سیریس میں واقعی میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔پنکی نے سنجیدگی

سے کہا

"ناشتہ کرو جو ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔فارس نے بات کو اگنور کیا""

"اکیلے تنہا بیٹھے اُس کو فارس شدت سے یاد آیا تھا اور اپنی باتیں بھی جو ہر وقت وہ اُس سے کیا کرتی تھی۔

میں اُس سے ہمیشہ کہتی تھی اگر وہ نہ ملا تو میں پاگل ہو جاؤں گی "پر کسی کو یقین نہ آتا تھا "اور آج میرا وجود پاگل خانے کی چار دیواروں کے بیچ ہے "وہ نہیں ہے اور میں لوگوں کی نظروں پاگل ہو گئی ہوں "پر جس کے لیے ہوئی ہوں وہ یہاں نہیں ہے جانے کہاں چلا گیا ہے "مجھے اُس کو بتانا ہے کہ میں نے جو کہا تھا وہ آج سچ ثابت ہوا ہے اور مجھے کوئی غم نہیں میں خوش ہوں "بہت خوش۔۔"فارس تم چلے گئے ہو مجھے چھوڑ کر پر میں شاید واقعی میں پاگل ہوں۔"جس کو ابھی بھی تمہارے آنے کی

چاہ ہے "جو ابھی چاہتا ہے کہ تم آؤ۔۔اور مجھے نظر بھی تو تم آتے ہو۔۔" پھر میں پاگل کیسے نہ ہوئی؟ "میں پاگل ہوں۔۔" ایک بہت بڑی پاگل۔۔

"کچھ ماہ بعد

"میرا بچہ کہاں ہے ڈاکٹر؟ پنکی نے ڈاکٹر کو آتا دیکھا تو اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیر کر اُس سے سوال کیا

"سوری آپ کی کنڈیشن بہت کِرٹیکل تھی جس وجہ سے آپ کے بچے کو ہم بچا نہ پائے اور بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ "کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے آپ اب کبھی ماں نہیں بن پائے گی۔۔ڈاکٹر نے جیسے اُس کے سر پر ایک ساتھ کئ دھماکے چھوڑے تھے۔۔" پنکی نے تو بس یہ سُنا تھا(سوری آپ کی کنڈیشن بہت کِرٹیکل تھی جس وجہ سے آپ کے بچے کو ہم بچا نہ پائے)

"جج جھوٹ ہے میرا بچہ نہیں مارا" میں نے خود اپنے کانوں سے اپنے بچے کے

www.novelsclubb.com

رونے کی آواز کو سُنا تھا۔۔"اب آپ ایسا بول رہی ہیں۔۔"مجھے بتاؤ کس کے کہنے پر ایسا بول رہی ہو۔۔پنکی آپے سے باہر ہوتی ہاتھ میں لگی ڈرپ اور کینولہ کو نوچتی چیختے ہوئے لہجے میں بولنے لگی۔۔

"دیکھے آپ کو کوئی غلطفہمی ہوئی ہے۔۔"آپ کا بچہ پیدا ہی مردہ حالت میں ہوا تھا۔۔"ڈاکٹر نے اُس کو سمجھانے کی کوشش کی

"نہیں

نہیں

جھوٹ ہے"فریب ہے اب کچھ اور میرے ساتھ غلط کیسے ہو سکتا ہے؟"ایک وہ واحد نشانی ہوتا میرے پاس فارس کی۔۔"میرا عدن مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ ۔"نہیں جا سکتا۔۔اپنے بیڈ پر سر رکھ کر لیٹتی پھوٹ پھوٹ کر روتی زور سے اپنا سر تکیے پر مارنے لگی تھی۔۔"اُس نے سائیڈ پر موجود دوائیوں کو ہاتھ مار کر فرش پر گرا لیا تھا۔۔"آج ایک بار پھر وہ اپنا ہوش کھونے لگی تھی۔۔"آج اپنے بچے کے

بارے میں سن کر ایک بار پھر اُس پر قیامت ٹوٹی تھی۔۔"وہ پھر سے بِکھر گئ تھی" ٹوٹ گئ تھی" ٹکروں میں تقسیم ہو گئ تھی۔۔"آج جیسے اُس کی ایک آخری اُمید بھی ختم ہو گئ تھی۔۔"اُس کی پوری دُنیا اُجڑ گئ تھی اپنے پیارے کی نشانی کو کھو دیا تھا۔"آج اُس کے وجود کا حصہ اِس دُنیا سے چلا گیا تھا تو وہ اپنے حال پر کیسے ماتم کناں نہ ہوتی؟"وہ کیسے خود کو سنبھالتی "کیسے نہ روتی؟ جبکہ اُس کی زندگی میں اب کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

نرس

www.novelsclubb.com

نرس

"اُس کو اپنا سر زور سے یہاں وہاں مارتا دیکھ کر ڈاکٹر نے "نرس" کو آواز دی

"میرا بچہ یا اللہ۔۔۔"یہ اب دوبارہ سے مجھے کس آزمائش میں ڈالا ہے؟"وہ کیسے مر سکتا ہے؟"مجھے کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہے؟"نہیں مجھے میرا بچہ چاہیے۔۔۔اپنے بالوں کو دبوچ کر پنکی ہذیاتی انداز میں چیخی اُس کی حالت اِتنی بِگڑ گئ تھی کہ ڈاکٹروں

سے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا

"ڈاکٹر

ایک نرس نے آگے بھر کر جلدی سے اُس کو انجکیشن پکڑا تھا" جس کو لیکر اُس نے پنکی کو لگایا تھا۔۔"انجکیشن لگنے کے بعد پنکی پر جیسے غنودگی طاری ہونے لگے تھی۔

"میرے فف فارس کک کی نشانی۔۔غنودگی میں جاتے ہوئے بھی وہ بہت دھیمی آواز میں بڑبڑائی تھی" اُس کے بعد پنکی کو کسی بھی چیز کا ہوش نہ رہا تھا

"بیچاری کو بہت گہرا صدمہ پُہنچا ہے۔۔"کم عمری میں بیوہ کا لیبل اور اب تو اپنا بچہ بھی کھو دیا۔۔"ضرور کسی کی بد نظر لگی ہو گی۔۔ایک نرس دوسری نرس کے ساتھ مل کر پنکی کو ٹھیک سے لیٹاتی افسوس سے بولی

"سہی بول رہی ہو نظرِ بد ہی ہو گی۔۔"ورنہ یوں پاگل کون بنتا ہے۔۔وہ بھی اُس کی بات سے اتفاق کرتی ہوئی بولی تھی۔

"آپ کے ڈسچارج کے پیپرز ریڈی ہیں" کوئی آپ کو لینے آئے گا یا خود چلی جائے گی؟" کچھ دن بعد ایک لیڈی ڈاکٹر نے اُس سے کہا تھا" کیونکہ پنکی کی جسمانی اور دماغی حالت ایسی نہ تھی کہ اُس کو جلدی ڈسچارج دیا جاتا

" پاگل خانے سے آئی ہوں تو ظاہر ہے وہی جاؤں گی۔۔" کیا آپ نے یا اُنہوں نے رابطہ نہیں کیا؟ جواب میں پنکی یک ٹک چھت کو گھور کر اُن سے بولی

"آپ کو پاگل خانے جانے کی ضرورت نہیں ہم نے ہر لحاظ سے چیک اپ کیا ہے" آپ کی دماغی حالت اب بہت ٹھیک ہے۔۔" آپ نے بھی بدلاؤ محسوس کیا ہو گا کہ آپ کو تصور نہیں ہوتا ہو گا۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر پروفیشنل انداز میں اُس سے کہا تو پنکی کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

"میں نے بہت کوشش کی تھی کہ دوائیاں نہ لوں۔۔" اپنی دماغی حالت کو مزید بِگاڑو لیکن افسوس میں بہت بد قسمت لڑکی ہوں" جس کی اِس معاملے میں بھی نہ

چلی۔۔پنکی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی

"مایوسی کُفر ہے" ہر حال میں آپ کو اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے "اُس کی ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت چُھپی ہوتی ہے۔" جو آج یا کل آپ کو سمجھ میں آجائے گی۔۔ڈاکٹر نے جیسے اُس کو اُمید کی ڈور پکڑانی چاہی تھی۔

"میرا فارس مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔" مجھے میرے اپنوں نے گھر سے بے دخل کر دیا" مجھے پاگل خانے تک پُہنچا دیا۔۔" میرا بچہ بھی چلا گیا اور آپ بول رہی ہو کہ میں شکر ادا کروں؟ پنکی کو جیسے دھچکا لگا تھا

"مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے" میں خود حیران ہوں کہ کوئی بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں اِس دُنیا میں۔۔" اور میں جانتی ہوں کہ آپ پر بہت مشکل وقت آیا ہے ایسے میں خود کو سنبھالنا ایک مشکل عمل ہے لیکن زندگی اِسی کا نام ہے" ہمیں ٹوٹ کر خود کو خود ہی جوڑنا پڑتا ہے۔۔ڈاکٹر نے گہری سانس بھر کر اُس سے کہا

"کیا آپ نے قِصہِ یوسف نہیں پڑھا؟ پنکی نے محض جواب میں اُس سے یہ سوال کیا

"پڑھا ہے۔۔ڈاکٹر کو جیسے اُس کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی

"آپ کو بے یقین ہونے کی ضرورت نہیں پھر اِس کو ہی زندگی کہتے ہیں جہاں ہر رشتہ کب کہاں بدل جائے پتا نہیں چلتا۔۔"اللہ کے سِوائے میری ماں کے بعد میری کل کائنات میرا فارس تھا جس کو اپنی پنکی کی فکر اور چاہت تھی جو اُس پر مرتا تھا"اُس کے علاوہ یہاں میرا کوئی بھی نہیں ہے۔۔"اور جب وہ چھوڑ کر چلا گیا تو مجھے پر سب کے رویے آشکار ہوئے ہیں۔۔"مجھے یقین ہو گیا کہ فارس تھا تو سب کچھ تھا وہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔پنکی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی چلی گئی تھی اور وہ ڈاکٹر بس اُس کو دیکھتی رہ گئی جس کی ہر بات "فارس سے شروع اور فارس پر ختم ہوتی تھی۔۔

کچھ وقت کے بعد!

"آج احراز اور یشم کی شادی کو پورا ایک سال ہو گیا تھا۔۔۔"اور اِس وقت میں اُس

نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی کہ وہ یشم کو ہر وہ خوشی دی جو اُس کا حق ہے "وہ ہمیشہ یہی چاہتا تھا جب سے اُس کی شادی یشم سے ہوئی تھی پر چاہنے کے باوجود بھی اُس سے کوئی نہ کوئی غلطی سرزند ہو جاتی تھی "لیکن چراغ کے یوں اچانک جانے سے اُس کے دل پر گہری چوٹ لگی تھی۔۔"کہاں وہ ہر روز اُس کو دیکھنے کا طلبگار ہوتا تھا اور کہاں اب پورے پانچ ماہ کا وقت گزر چُکا تھا"لیکن اُس نے چراغ کو دیکھنا تو دور اُس کی آواز تک سے وہ محروم رہ چُکا تھا"کم گو تو وہ شروع سے تھا لیکن اب جیسے گونگا بن گیا تھا۔"کام کرنے کی مشین بن گیا تھا۔۔"اگر کوئی بات کرتا اُس کا جواب دیتا ورنہ زیادہ تر وہ خاموش رہنا پسند کرتا تھا"کسی کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا اُس کو اچھا نہیں لگتا تھا۔۔"اُس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا اِس بات سے وہ خود بھی انجان تھا۔۔"وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجاتا لوگوں کو اپنے خوش ہونے کا بتاتا تھا"لیکن جو اُس کے دل میں تھا اُس سے کوئی اور واقف نہ تھا

"آج کا کیا پلان ہے تمہارا؟اسفند نے لیپ ٹاپ میں مصروف احراز سے سوال کیا"

جو اپنی آنکھوں پر عینک ٹھیک کرتا اسکرین پر غور سے جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔

"آج میری اور یش کی شادی کو ایک سال پورا ہو گیا تھا۔"اُس کو ڈنر پر لے جاؤں گا۔۔"۔احراز نے مصروف لہجے میں اُس کو بتایا

" گریٹ یہ تو بہت اچھی بات ہے اور مجھے جان کر خوش ہوئی کہ تم یشم سے غافل نہیں اور اُس کا احساس ہے تمہیں۔۔اسفند خوش ہو کر بولا

"ایک سال ہو گیا ہے پورا ہماری شادی کو اور اِس ایک سال میں میری وجہ سے یش نے خود کو پوری طرح سے بدل دیا ہے میں زیادہ نہیں تو اُس کی چھوٹی موٹی خوشیوں کا خیال رکھ سکتا ہوں۔۔ویسے بھی آجکل وہ بہت ٹینس رہنے لگی ہے موڈ بھی بہتر ہو جائے گا اُس کا۔احراز نے اپنی عینک کو اُتار کر ٹیبل پر رکھ کر بولا

"ٹینس کیوں؟اسفند نے چونک کر پوچھا

.She wants baby"

احراز نے سنجیدگی سے بتایا

"توں کیا تُجھے نہیں چاہیے ؟اسفند نے پوچھا

"افکورس چاہیے پر جب اللہ نے دینا ہو گا وہ اولاد کی نعمت سے نواز دے گا۔۔"جلد بازی کی کیا ضرورت ہے یش ری ایکٹ ایسے کرتی ہے جیسے خدانخواستہ ہماری شادی کو دس سال ہو گئے ہیں اور ابھی تک ہم بچے کی نعمت سے محروم ہیں۔ ۔احراز نے سر جھٹک کر کہا

"احراز لڑکیاں اِس معاملے میں بہت سینسٹو ہوتیں ہیں۔۔"اُن کو خدشات نے گھیرا ہوتا ہے اور ہر لڑکی شادی کے بعد بچے کی خواہش کرتی ہے اِس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔اسفند نے اُس کو دیکھ کر رسانیت بھرے لہجے میں کہا

"جانتا ہوں لیکن شادی کے بعد وہ ٹوٹلی چینج ہو گئی ہے آئے مین اُس کا اعتماد جیسے ڈاؤن ہوتا جا رہا ہے۔۔"گم سم رہنے لگی ہے بچے کو سر پر سوار کیا ہوا ہے"اور اُس کا ایسے اپسیٹ رہنا مجھے پسند نہیں آ رہا۔۔احراز نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

"کسی ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا ہے؟اسفند نے کچھ سوچ کر پوچھا

"اسلام آباد کا ایسا کوئی شاید ہو سپٹل ہو جہاں اُس نے اپنا چیک اپ نہ کروایا ہے۔۔۔"آل رپورٹ کلیئر ہیں پوزیٹیو ہیں۔۔"خیر میں اب نکلتا ہوں۔۔"یش انتظار کر رہی ہو گی میرا۔۔احراز اِتنا کہتا بات بدل کر اُٹھ کھڑا ہوا تھا

"آنٹی کا رویہ کیسا ہوتا ہے یش کے ساتھ؟اسفند بھی اُٹھ کر اُس سے پوچھنے لگا۔۔

"ٹھیک ہوتا ہے۔۔احراز عام انداز میں بولا

"ٹھیک یا بہت اچھا؟اسفند نے پھر سے پوچھا

"جیسا تمہیں لگ رہا ہے"ویسی بات نہیں ہے موم ایسی نیچر کی نہیں اور اگر ایسا کچھ ہوتا تو یش مجھ سے شیئر کرتی۔۔۔احراز نے جیسے اُس کی بات کا مطلب جان لیا تھا

"یہ فطری عمل ہے یار جو ایک بیٹے کی ماں اختیار کرتی۔۔"کیونکہ ہر ماں چاہتی ہے کہ اُس کے پوتے پوتیاں ہو۔۔۔اسفند نے کہا

"تم اوور تھنکنگ کر رہے ہو۔۔احراز نے کہا

"تمہیں جاننا چاہیے۔۔"ہو سکتا ہے آنٹی کا رویہ بدل گیا ہو یشم کے ساتھ اور اب وہ انسکیور فیل کرنے لگی ہو۔۔اسفند نے پھر سے کہا

"میں گھر جا کر یش سے بات کروں گا۔۔"اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو میں اُس سے کہوں گا کہ پریشان نہ ہو وہ۔۔احراز سنجیدگی سے بولا

"یہ بہت اچھا رہے گا۔۔اسفند مسکرایا"جبکہ احراز سر کو خم دیتا باہر نکل گیا تھا

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

www.novelsclubb.com

Episode 21

#احراز_اینڈ_یشم_اسپیشل_قسط

احراز گھر آیا تو آج اُس کو کچھ عجیب لگا۔۔"کیونکہ اکثر رات کو جب وہ گھر آتا تھا تو ہال کی وسط پر اُس کو اپنے انتظار میں یشم دِکھائی دیتی تھی جو اُس کے منع کرنے کے

باوجود دیر رات تک اُس کا انتظار کرتی تھی "لیکن آج وہ نہیں تھی "اور ایسا شادی کے بعد پہلی بار ہوا تھا۔۔"وہ بھی تب جب اُن دونوں کی شادی کی فرسٹ اینیورسری تھی

"شاید سو گئی ہو۔۔۔یہی سوچ کر احراز سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔۔"

"وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سُرخ گُلابوں کی پتیوں کی مہک اُس کے نتھیوں سے ٹکرائی تھی۔۔"احراز نے کمرے کی ساری لائیٹس آن کی تو نظر ہر جگہ بکھری سرخ پتیوں پر پڑی "اُس کے بعد بیڈ پر جہاں پھولوں کی مدد سے ہارٹ شیپ بنا ہوا تھا اور ساتھ میں لکھا ہوا تھا۔۔

.Happy 1st Anniversary my hubby ♡my life

یہ پڑھ کر احراز نے یشم کی تلاش میں نظریں گُھمائی لیکن وہ اُس کو کمرے میں کہی نظر نہیں آئی

"یش کہاں ہو تم؟"احراز نے اُس کو ناپا کر آواز دی لیکن بے سود

www.novelsclubb.com

"احراز چلتا ہوا ٹیبل کی طرف آیا تھا جہاں کیک کینڈلز موجود تھے۔۔"کمرے کی سجاوٹ اور یہ سب دیکھ کر احراز کو احساس ہوا کہ ایک بار پھر یشم اُس سے بازی لے چُکی تھی۔۔"اُس نے آج بس سوچا تھا کہ وہ یہ رات خوبصورت بنائے گا۔۔"لیکن یشم نے آج کی رات کو خوبصورت بنالیا تھا۔۔"اپنی تیاری سے "یکا یک احراز کی نظر ایک چِٹ پر گئی تو اُس نے وہ اپنے ہاتھ میں لی جس میں خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں لکھا ہوا تھا۔

Happy anniversary to the one who makes my heart overflow with happiness.I'm grateful for every moment we've shared!

یہ پڑھ کر احراز کو جانے کیوں شرمندگی کا احساس ہونے لگا"ویسے تو اُس نے اپنی

طرف سے یشم کو وہ ہر خوشی دی تھی "جو اُس کا حق تھا" جس کی وہ حقدار تھی" لیکن ایک چُھبن اُس کے اندر ہمیشہ موجود رہتی تھی" اور وہ چُھبن اُس کو یشم کے سامنے سر اُٹھا کر بات کرنے نہیں دیتی تھی۔۔"اُس کو اپنا آپ ایک مُجرم جیاں لگتا تھا۔۔"اُس کو ایک کھٹکا ہمیشہ رہتا تھا کہ کاش وہ یشم سے ویسی محبت کرتا" جیسی وہ اُس سے محبت کرتی تھی۔۔"ایک سال میں اُس نے اپنا جُھکاؤ یشم کی طرف بہت لگایا تھا" لیکن جانے کیوں جو وہ کچھ چراغ کے لیے محسوس کرتا تھا۔۔"ایسا کچھ وہ کبھی یشم کے لیے محسوس نہیں کر پاتا تھا۔۔"یکطرفہ محبت کا غم اُس کے لیے بہت بڑا تھا۔۔"جو ہر وقت اُس کو بے چین کیے رکھتا تھا

www.novelsclubb.com

.years ago, I married my bestfriend1

.Best decision I’ve ever made

Happy Anniversary my love

"وہ اپنے خیالوں میں گُم تھا جب اپنے پیچھے "یشم کی آواز سن کر پلٹا تو دیکھا جہاں وہ ریڈ سلک کی نائٹی میں ملبوس تھی "جس پر فل سلیوز میں گاؤن تھا جو اُس کے پاؤں کو چھو رہا تھا۔۔۔"اُس کا قیامت ڈھاتا وجود دیکھ کر احراز کو ایک بار پھر احساس ہوا کہ "یشم راجپوت ایک نگینہ تھی۔۔"اور شاید ظاہری خوبصورتی میں چراغ اُس کے سامنے کچھ بھی نہ تھی۔"لیکن افسوس یہ جانتے ہوئے بھی وہ "یشم کی طرف راغب نہیں ہوتا تھا۔۔"وہ ایک مرد تھا اور وہ اکثر سُنا کرتا تھا کہ ایک مرد حُسن پرست ہوتا ہے۔۔"اُس کو حسین عورتیں اٹریکٹ کرتیں ہیں "لیکن اُس کو سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یشم کا اِتنا حُسن دیکھ لینے کے بعد بھی ایک شوہر ہونے کے ناطے وہ اُس کی آنکھوں اور زلفوں کو اسیر کیوں نہیں بنا تھا؟"اُس کو جو کشش چراغ سے محسوس ہوتی تھی وہ کبھی "یشم سے محسوس کیوں نہ ہوئی؟"شاید ایک چاہنے والی

بے غرض لڑکی اُس کو بغیر کسی محنت مشقت کیے آسانی سے مل گئی تھی "جس کی اُس کو قدر نہ تھی "بس اُس کی چاہ ہوتی تھی "جو اُس کی نہ تھی

"کیا آج میں کچھ زیادہ پیاری لگ رہی ہو؟ "جو مجھے دیکھ کر تم اِتنا کھو گئے ہو۔۔یشم چلتی ہوئی اُس کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنا خوبصورت ہاتھ اُس کے سامنا لہرایا تو احراز جیسے ہوش میں آیا

"ہاں وہ تو تم ہمیشہ لگتی ہو "پر یہ سب؟ احراز خود کو کمپوز کرتا اُس سے پوچھنے لگا

"سرپرائز ہے یہ۔۔"بتاؤ کیسا لگا؟ یشم مسکرا کر اُس کو دیکھ کر بولی

"بہت پیارا لیکن میں نے سوچا تھا آج میں تمہیں ڈنر پر باہر لے جاؤں گا۔۔"تاکہ تمہارا موڈ ٹھیک ہو۔۔۔احراز نے کہا تو یشم کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی گئی تھی۔

.I have another gift for you

("میرے پاس تمہارے لیے ایک اور سرپرائز بھی ہے۔۔)

یشم نے خوشی سے چور لہجے میں اُس کو بتایا

اِس سب کے علاوہ بھی ایک اور سرپرائز ہے تمہارے پاس؟احراز جیسے حیران ہوا تھا

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔یشم نے پُراسرار لہجے میں کہا

"اچھا تو بتاؤ وہ کیا ہے؟احراز نے جاننا چاہا

"ایویں ابھی سے بتادو۔۔"ابھی تو کیک کٹ کرنا ہے۔۔"رومانٹک گانا پلے کر کے ڈانس کرنا ہے اُس کے بعد بتاؤں گی کہ کیا اور کیسا سرپرائز ہے۔۔یشم نے اِترا کر اُس سے کہا

"جیسا تم کہو۔۔۔احراز نے سر کو خم دیا

"تو آؤ کیک کٹ کرتے ہیں۔۔یشم نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر کہا تو ایک نظر اُس کے خوبصورت دمکتے چہرے پر ڈالتا احراز نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا فیورٹ چاکلیٹ کیک ہے۔۔نائیف اُس کے ہاتھ میں دے کر یشم نے بتایا

"میرا برتھ ڈے نہیں ہماری شادی کی پہلی سالگرہ ہے۔۔احراز نے نائیف لینے

کے بجائے اُس کو اپنے ساتھ کیا

"یہ تو مجھے پتا ہے۔۔یشم ہنس کر کہتی اُس کے ساتھ مل کر کیک کاٹنے لگی پھر دونوں

نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو کیک کھیلایا تھا

.Now wait a minute"

یشم کیک کھانے کے بعد اُس کو کھڑا ہونے کا اِشارہ کرتی خود اپنے سیل فون کی

طرف بڑھی تھی جو کمرے میں موجود کاؤنچ پر پڑا تھا۔۔"احراز بس خاموشی سے

اُس کی کاروائی ملاحظہ فرما رہا تھا۔

"ایسے مت دیکھو گانا پلے کرنے لگی ہوں۔۔یشم نے اُس کی نظریں خود پر محسوس

کی شوخ لہجے میں کہا جس پر احراز ہلکا سا مُسکرایا تھا۔۔"(یشم اپنا مطلوبہ گانا پلے کرتی سیل فون کو واپس کاؤنچ پر رکھ کر احراز کی طرف آئی تھی)

کین یو ڈانس وِد می پلیز؟احراز کے پاس کھڑی ہوتی یشم نے مسکراہٹ دبائے اُس سے پوچھا تو احراز نے سر اثبات میں ہلایا تھا

"اِتنی محبت کرو نا میں ڈوب نہ جاؤں کہیں

"واپس کنارے پہ آنا۔۔۔"میں بھول نہ جاؤں کہیں

"دیکھا جب سے ہے چہرہ تیرا

"میں تو ہفتوں سے سویا نہیں۔۔۔۔۔

"گانا شروع ہوا تو وہ دونوں ڈانس کے اسٹیپ لینے لگے تھے۔۔"احراز کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔"وہ بس یک ٹک یشم کو دیکھ رہا تھا جو آج معمول سے زیادہ

خوش لگ رہی تھی۔

"بول دو نہ آزرا

"دل میں جو ہے چُھپا

"میں کسی سے کہوں گا نہیں

"میں کسی سے کہوں گا نہیں۔۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں تم اِس وقت کیا سوچ رہے ہو۔۔اپنے دونوں ہاتھ احراز کے کندھوں پر رکھتی یشم بولی تو احراز نے چونک کر یشم کو دیکھا جو مسکرا کر اُس کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا سوچ رہا ہوں میں؟احراز نے گول گول گُھما کر اُس سے سوال کیا تو یشم کی پشت اُس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔

"یہی کہ میں نے اِس وقت یہ سیڈ گانا کیوں لگایا ہوا ہے۔۔یشم اُس کی طرف رُخ کرتی بولی تو احراز ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا تھا

"ہنسے کیوں؟یشم نے اُس کو گھورا

"یہ گانا سیڈ نہیں۔۔"ہاں تم رومانٹک بول سکتی ہو۔۔احراز نے مسکرا کر کہا

"ہمم انسان جس گانے کو سُنتا ہے وہ اپنے موڈ مطابق سُن کر اندازہ لگاتا ہے برحال "یہ جو گانا ہے نہ اِس کا ایک مصرعا میرے دل کی ترجمانی کرے گا۔۔یشم نے بتایا

"اچھا واقعی؟احراز جیسے حیران ہوا

.Yes,now you hold my hand,and just feel it"

"اپنے ہاتھ اُس کے کندھے سے ہٹاتی احراز کے ہاتھوں میں دے کر بولی تو احراز خاموش سا اُس کو دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نیند آتی نہیں ہے اکیلے

"خوابوں میں آیا کرو

"نہیں چل سکوں گا تمہارے بنا میں

"میرا تم سہارا بنو

"ایک تمہیں چاہنے کے علاوہ

"اور کچھ ہم سے ہوتا نہیں

"گانے کے بول سُن کر ہلکا سا جھوم کر یشم نے اپنا سر اُس کے کندھے پر ٹِکایا تھا جبکہ احراز کی آنکھوں کے پردوں میں چِھن سے چراغ کا عکس لہرایا تھا۔

بول دو نہ آزرا

"دل میں جو ہے چُھپا

"میں کسی سے کہوں گا نہیں

"میں کسی سے کہوں گا نہیں۔۔۔۔۔

"اُس کا خاموش رہنا۔۔"غصہ ہونا۔۔"دور دور جانے کی کوشش کرنا۔۔ایک کے بعد ایک یادیں اِس وقت احراز کو جیسے اپنے شکنجے میں لے لیا تھا۔۔"دوسری طرف یشم کے دل نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اُس کا شوہر آج اُس سے اظہارِ محبت کرتا

"ہماری کمی تمکو محسوس ہو گی

"بھگا دینگیں جب بارشیں

"میں بڑھ کر کے لایا ہوں آنکھوں میں اپنی

"ادھوری سی کچھ خواہشیں

www.novelsclubb.com

"احراز نے بے اختیار اپنی آنکھوں کو موند لیا تھا" اُس کو اپنی اور چراغ کی پہلی مُلاقات یاد آئی تھی۔۔"رات کے وقت اندھیرے میں اُس کا بارش میں بھیگنا اُس کو یاد آیا تھا۔۔"یشم نے اُس کے گال کا بوسہ لیا تو احراز کو اپنے گال پر چراغ کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔۔"دل نے شدت سے یہ دعا مانگی کہ کاش وقت پیچھے چلا جاتا اور وہ اُس لمحے کو وہی پر روک لیتا۔۔"جہاں برستی بارش میں اُس کے سامنے چراغ تھی جہاں وہ دونوں اکیلے تن تنہا کھڑے ایک دوسرے کو کسی ٹرانس کی کیفیت میں دیکھ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"روح سے چاہنے والے عاشق

"باتیں جسموں کی کرتے نہیں

"کچھ ہوا ہے کیا؟ یشم نے جیسے اچانک احراز کے چہرے پر چھائی اُداسی کو بھانپ لیا

تھا

"کچھ بھی نہیں۔۔احراز نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُس کو پر سکون کرنے کے لیے کہا وہ اپنی سوچو میں بھٹک کر یشم کا موڈ اسپوئل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔"اُس نے خود کو سنبھالنا تھا"کیونکہ اب ساری عمر اُس نے یہی کرنا تھا

بول دو نہ آزرا

"دل میں جو ہے چُھپا

"میں کسی سے کہوں گا نہیں

"میں کسی سے کہوں گا نہیں۔۔۔۔۔

ایک اِظہار کرنا چاہتی ہوں تم سے۔۔یشم نے گانا ختم ہونے کے بعد احراز سے کہا تو وہ اُس کو دیکھنے لگا جو گھٹنوں کے بل اُس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دوست بھی تم "پیار بھی تم

ایک بھی تم اور ہزار بھی تم

"غُصہ بھی تم "معافی بھی تم

اور میری اِس زندگی کے سفر میں کافی تم ہو

"یشم محبت پاش نظروں سے اُس کو دیکھ جذب کے عالم میں بولی تو احراز بس اُس کو دیکھتا رہ گیا جو پل بھر میں اُس کو لاجواب کر لیا تھا اپنے اِظہار سے

"سیدھی کھڑی ہو جاؤ۔۔احراز نے اُس کو جھک کر کھڑا کیا

"احراز میں آج بہت خوش ہوں۔۔"اور جو میں آج تمہیں بتانے لگی

ہوں۔۔"اُس کو سن کر یقیناً تمہارے ہوش بھی اُڑ جائے گے۔۔یشم نے چہک کر اُس سے کہا

"اچھا ایسی کیا بات ہے؟احراز نے جاننا چاہا

"ایسے نہیں بتانے والی میں۔۔یشم نے اپنا سر نفی میں ہلایا

پھر کیسے بتاؤ گی؟احراز تھوڑا حیران ہوا

"یہ بہت اسپیشل بات ہے جو میں تمہیں بتانے لگی ہوں تو جواب میں تمہیں بھی مجھے کچھ دینا ہو گا۔۔یشم نے مسکراہٹ دبائے کہا

تمہارے لیے گفٹ میں نے آلریڈی لیا ہوا ہے۔۔"گاڑی میں بھول آیا ہوں ویٹ کرو"میں لاتا ہوں۔۔۔اُس کی بات پر احراز نے کہا اور وہ ابھی جانے لگا تھا جب یشم نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

"کیا ہوا؟احراز کو اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکنا سمجھ میں نہیں آیا

"مجھے تم سے اِس وقت گفٹ نہیں چاہیے۔۔"جو میں کہوں گی وہ ہے تو چھوٹی سی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خواہش لیکن میرے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔۔۔یشم نے مسکرا کر کہا

"اگر اُس چیز سے مل جانے کے بعد تمہیں خوشی ملتی ہے تو بتاؤ کیا ہے وہ چیز؟"میں تمہیں لا کر دوں گا۔۔احراز بھی اِس بار جواباً مسکرا کر بولا

مجھے تمہارے منہ سے اپنے لیے اظہارِ محبت سُننا ہے۔۔یشم نے کہا تو احراز کے مسکراتے لب پل بھر میں سکڑ گئے تھے۔۔

"یہ تم کیا بول رہی ہو؟احراز ایک قدم اُس سے دور کھڑا ہوا تھا

"کیوں کیا ہوا؟"کچھ غلط بول دیا کیا؟"میں تمہاری بیوی ہوں اگر میں نے اِظہار سُننے کی خواہش ظاہر کی ہے تو اِس میں کوئی بڑی بات تو نہیں؟"اور نہ اِس میں کچھ غلط ہے۔۔یشم کو اُس کا ایسے دور جانا کھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا

"ایسی بب بات نہیں۔۔احراز کی زبان لڑکھڑائی تھی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ احراز راجپوت کی زبان لڑکھڑائی تھی اور اُس کے دل میں موجود چور کو جیسے ظاہر کرنے لگی تھی

"پھر کیسی بات ہے؟"میری آنکھوں میں دیکھو۔۔یشم نے آگے بڑھ کر اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا تھا جس پر احراز سِوائے نظریں چُرانے کے کچھ اور نہ کر پایا تھا۔

"احراز آئے کانٹ بِلیواِٹ۔۔"تم نظریں چُرا رہے ہو؟لیکن کیوں؟"ایسا بھی کیا ہو گیا ہے؟یشم بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تھی

"لیواِٹ اور یہ بتاؤ کیا کہنا چاہتی تھی؟"احراز نے جیسے بات کو بدلنے کی کوشش کی تھی

"کیا اِس ایک سال میں ابھی تک تمہاری محبت میرے لیے ایک دوست کے جیسی ہے؟"تمہارے جذبات میرے لیے بدلے نہیں ہیں؟"آئے مین ابھی تک تمہیں میں پسند نہیں ایز آ لائیف پارٹنر کے طور پر؟"کیا ابھی تک تمہارا دل مجھے قبول نہیں کر پایا کہ میں تمہاری بیوی ہوں۔۔"یشم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ ری ایکٹ کیا کرے؟

سیریسلی یش تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں نے بیوی کے طور پر تمہیں قبول نہیں

کیا؟"کیا تمہارے لیے اِظہارِ محبت اِتنا امپورٹنٹ ہے۔۔"کیا لفظی میں یہ کہوں کہ مجھے تم سے محبت ہے تو تم مان لوں گی۔۔"لیکن میں اگر اپنے عمل سے ہر بات کو واضع کروں کہ تم میری بیوی اور عزت میری زندگی کی ہمسفر ہو اور میرے لیے اہمیت رکھتی ہو تو یہ تمہارے لیے کافی نہیں۔۔؟"ایک بات کہوں گا یش جہاں محبت ہوتی ہے نہ وہاں بار بار یہ نہیں کہا جاتا کہ محبت ہے محبت ہے۔"احراز کو جیسے اُس کی آخری بات غُصہ دلا گئی تھی

میرا وہ مطلب نہیں تھا احراز لیکن اِتنا خیال تم میرا رکھتے ہو پر کبھی تو ایک ہی بار کہہ دو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔you love me very much.یشم

اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولی

"آئے لو یو یش مجھے تم سے محبت ہے اور واقعی میں مجھے تم سے محبت ہے اور تمہاری خوشی میرے لیے بہت ضروری ہے۔۔۔احراز نے گہری سانس بھر کر کہا"اِس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ اُس کو یشم عزیز تھی"وہ اُس سے محبت کرتا تھا لیکن ویسی

نہیں جیسی محبت یشم اُس کو کرتی تھی "لیکن جو بھی تھا" احراز نے بلا خر صاف الفاظوں میں اُس کو I) Love You) کہا تو یشم کے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔

.I love you too Ahraz

یشم آگے بڑھ کر اُس کے سینے سے لگی تھی

"تم مجھے کچھ بتانا چاہتی تھی۔۔اُس کے بالوں کو سہلا کر جیسے احراز نے یاد کروایا

"میں آج ڈاکٹر شہناز کے پاس گئی تھی۔۔یشم نے بتانا شروع کیا

"پلیز یش خود کو تھکانا چھوڑ دو۔۔"اللہ کی طرف سے جب ہمیں اولاد کی خوشی سے نوازنہ ہو گا وہ نواز دے گا۔۔"تم بار بار ڈاکٹروں کے پاس جا کر خود کو اسٹریس میں مت ڈالو۔۔۔احراز اُس کی بات سن کر گہری سانس بھر کر بولا

"ہاں لیکن میری پوری با

"تمہاری پوری بات میں جانتا ہوں۔۔"تم نے یہی کہنا ہے کہ میں نے اپنے ٹیسٹ

کروائے تھے "ہر چیز نارمل تھی۔۔"ڈاکٹر نے کہا تمہیں دواؤں کی نہیں بس دعا کی ضرورت ہے۔۔"یہ سب میں ایک سال سے سُن رہا ہوں اور اب تو مجھے یاد بھی ہو چکی ہیں لائنز۔۔احراز اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر سر جھٹک کر بولا تو یشم بس اُس کو گھورتی رہ گئی جو اُس کی سُننے کو تیار نہ تھا بس اپنی بات کہنے میں لگا ہوا تھا "اُس نے کہا کہ اب ایک ماہ بعد اپنے شوہر کے ساتھ آنا بکاز یو آر پریگننٹ۔۔۔یشم نے اُس کے سر پر چپت مار کر بتایا

"اچھ

بے خیالی میں کچھ کہتے اچانک احراز رُکا اور آنکھوں میں حیرت سموئے یشم کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ چیخ چیخ کر اُس کے خوش ہونے کا پتا بتا رہا تھا۔۔"وہ جب سے گھر آیا تھا اُس کو یشم بہت زیادہ خوش لگی تھی "اُس کے چہرے پر آج الگ قوس وقزا کے رنگ تھے ورنہ کچھ وقت سے اُس نے بولنا کم کر لیا تھا بس اپنے خیالوں میں گم رہتی تھی۔۔"لیکن آج اُس کا یہ چہکتا روپ دیکھ کر اُس کو لگا شاید وہ اینیورسری کی وجہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے خوش ہے اور وہ اپنا یہ ڈے اسپوئل کرنا نہیں چاہتی لیکن اب اُس کو سہی سے پتا لگا جیسے بات تو کچھ اور ہی تھی۔

"یش؟ احراز بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

"ہاں احراز فائنلی اللہ نے ہمیں وہ خوشی عطا فرمائی ہے۔۔"تم نے سہی کہا تھا ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اُس سے پہلے انسان چاہے جتنے ہاتھ پاؤں چلائے لیکن ہوتا تب ہے جب خُدا کن فرماتا ہے اور دیکھ لو اللہ نے "کن فرمالیا اب ہماری بھی فیملی ہو گی "میں بہت خوش ہوں اِتنا کہ بتا بھی نہیں سکتی۔۔یشم اُس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر بھیگے لہجے میں بولی تو احراز نے جُھک کر اُس کے بالوں کا بوسہ لیا تھا۔۔"وہ ابھی تک بے یقین تھا۔۔"یعنی وہ باپ بننے جا رہا تھا۔۔"یہ احساس ہر جذبے سے خوشگوار اور انوکھا تھا اِس بات کا احساس احراز کو چند لمحے میں ہوا تھا "اُس کو جیسے اب پتا چلا کہ یشم کو اولاد کی چاہ اِتنی کیوں ہوتی تھی؟"کیونکہ اُس کو بھی یہ احساس محسوس کرنا تھا جو اُس کی بدولت وہ کرنے لگا تھا۔۔"پھر وہ اُس لڑکی

سے محبت کیوں نہیں کرتا۔۔"جس نے آکر اُس کی ویران زندگی کو مکمل کیا تھا"جو اُس کو اولاد دینے لگی تھی۔۔"جو اُس کو ہر خوشی "ہر نئے جذبے سے نوازنے لگی تھی

"یش میں کیا کہوں؟"مجھے خود کچھ سمجھ میں نہیں آرہا لیکن مجھے اِتنا پتا ہے کہ تم نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے بہت بڑی۔۔"مطلب میں ابھی تک بے یقین ہوں۔۔احراز کے چہرے پر مسکراہٹ تھی "گہری اور سچی مسکراہٹ جس کو دیکھ کر یشم بھی ہنس پڑی تھی

"جب مجھے پتا لگا نہ تو میں بھی ایسے بے یقین تھی"سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیسے ری ایکٹ کروں۔۔"لیکن یہ ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا سچ ہے کہ آج ہم دو ہیں پر جلد تین ہونے والے ہیں۔۔افففف اللہ تمہیں اندازہ نہیں کہ میں کتنی خوش ہوں۔۔۔"میں بہت پر جوش بھی ہوں اور میرا دل چاہ رہا ہے اپنے بچے کے آنے کی خوشی میں ایک بہت بڑی پارٹی آرگنائز کروں اور میں یہ بھی سوچ رہی

ہوں۔۔"کیوں نہ ہم اُس کی شاپنگ ابھی سے کر لے۔۔"اور تمہیں پتا ہے احراز میں نے ابھی یہ بات گھر والوں کو نہیں بتائی"موم کو بھی نہیں بتایا سوچا سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گی۔۔۔یشم ایک سانس میں بولی تھی اور اُس کے چہرے پر گرتے بالوں کو ہاتھ کی پوروں سے دور کرتا احراز مسکرا کر سُن رہا تھا۔۔"اِس وقت یشم کو اُس کو ایک چھوٹی بچی لگی تھی جو گھر میں داخل ہو کر خوشی خوشی اپنے اسکول میں ہوئے سارے واقعات کو بیان کر رہی تھی۔۔

"سب سے پہلے تم سانس لو۔۔احراز نے کہا تو یشم ہنس کر خجلت کا شکار ہوئی تھی

"لے لیا سانس۔۔یشم نے ایک لمبا سانس بھر کر بتایا

"اب یہاں بیٹھو۔۔احراز نے اُس کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود بھی اُس کے ساتھ بیٹھا

"تم اب جو کہو گی وہ ہو گا۔۔"ہم پارٹی آرگنائز کروائے گے"ٹھیک ویسی جیسے تم چاہتی ہو۔۔۔"اپنے بچے کی شاپنگ بھی مل کر کرینگے۔۔۔"اور ایک بات تم نے اپنی جان ہلکان نہیں کرنی۔۔"بھاگ ڈور میں پڑ کر خود سے غافل نہیں ہونا بلکہ اپنا

پہلے سے زیادہ خیال رکھنا ہے۔۔۔احراز نے نرمی سے کہا تو اُس کی فکر پر یشم کی خوشی جیسے دوگنی ہو گئی تھی۔

"اُس کی تم فکر نہ کرو۔۔"اپنا خیال میں بہت اچھے سے رکھوں گی۔۔"اور میں سوچ رہی ہوں۔۔"کل یہ پارٹی تھرو کرتے ہیں آئے نو وقت کم ہو گا لیکن میں سب سنبھال لوں گی۔۔کیونکہ میں چاہتی ہوں دابزنس مین احراز راجپوت کی شادی کی پہلی سالگرہ اور بچے کی آمد اِن دونوں چیزوں کو ایک ساتھ سیلیبریٹ کرے۔۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر کہا

"اگر تم چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا۔۔احراز نے اُس کی بات پر کوئی اعتراض نہیں اُٹھایا

"میں سب سے پہلے "چراغ کو اِنوائٹ کروں گی۔۔"تمہیں پتا ہے یہاں آج جو کچھ سجاوٹ اور سارا کچھ ڈیکورٹ کیا ہے میں نے "اِس کا سارا کریڈٹ اُس کو جاتا ہے کیونکہ میں نے اُس سے مشورہ مانگا تھا اور انٹر سٹنگ بات بتاؤں کیا؟"اُس نے تھوڑا بہت نخرہ دیکھانے کے بعد ایسے ایسے آئیڈیاز دیئے کہ مجھے لگا جیسے وہ کوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انٹینیئر ڈیزائنر رہ چکی ہو یا اِن چیزوں کا بہت ایکسپرینس ہو اُس کو۔۔"خیر جو بھی اُس نے میری بہت مدد کی ہے۔۔یشم نے پر جوش ہو کر بتایا تو احراز کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا لیکن اِس بار اُس نے جلدی خود کو کمپوز کر لیا تھا۔۔"گنجلِئش تو پہلے بھی نہیں تھی کیونکہ اب وہ ایک شادی شدہ تھا لیکن اب تو جیسے اُس نے ایک لمحے کے لیے بھی اُس کا خیال اپنے دماغ میں نہ لانا تھا کیونکہ جلد وہ ایک بچے کا باپ بننے والا تھا اور اُس پر فرض تھا کہ اپنی ساری چاہت اپنے بچے کی ماں پر نچھاور کرے نا کہ دوسری عورت پر

"ہاں دوسری عورت چراغ اب اُس کے لیے ایک دوسری عورت ہی تو تھی۔۔"چاہے یہ سوچتے ہوئے اُس کو تکلیف ہونے لگی تھی لیکن سچ تو یہی تھا۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 22

تسکین دل کی خاطر

تم بچھڑتے وقت مسکراتے رہو

او جانے والے دور جاتے ہوئے

پلٹ پلٹ کے نظر ملاتے رہو

www.novelsclubb.com

دل غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے دل۔۔۔"

"اُس کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کہاں جائے؟"کہاں نہ جائے؟"کیا کرے اور کیا نہ کرے۔۔۔؟" تبھی اچانک اُس کی نظر کچھ لوگوں پر پڑی جو سفید کپڑوں میں

ملبوس کسی کلام پر جھوم رہے تھے۔۔۔"اور اُن کو ایسے کرتا دیکھ کر وہ یک ٹک اُن سب کو دیکھے گئی تھی۔۔۔"اُس کو یہ تک پتا نہیں لگا کہ اُن لوگوں کو دیکھ کر وہ ایسا کھو گئی تھی کہ اُن کے چلتے قدموں کے ساتھ وہ بھی اُن کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔"اور اُن کو مزار پر رُکتا دیکھ کر وہ پلکیں جُھپکیں بنا جوگیوں کو جھومتا دیکھ کر اپنی زندگی کا ہر ایک پل یاد کرنے لگی تھی شروع سے لیکر آخر تک

(دل غلطی کر بیٹھا تو بول کفارہ کیا ہو گا
میرے دل کی دل سے توبہ، دل سے توبہ میرے دل کی)

یکایک اُس کو جانے کیا ہو گیا کہ اُس کے وجود میں جنبش ہوئی تھی ہاتھ ہوا میں بلند ہوئے تھے۔۔"اور چند لمحوں میں وہ بھی اُن سب کی طرح گول گول گھومنے لگی تھی۔۔"لیکن اُس کو کسی چیز کا ہوش نہ تھا وہ جو کچھ کر رہی تھی وہ ایک بے اختیاری

میں کی جانے والی حرکت تھی

(دل کی توبہ ہے دل اب پیار دوبارہ نہ ہو گا

تو بول کفارہ، کفارہ بول کفارہ، تو بول کفارہ،

کفارہ بول او یارا، او یارا بول کفارہ کیا ہو گا)

"اُس کی زندگی نے جو جو رنگ روپ دھاڑ کر اُس کو توڑا تھا وہ سب کسی فلم کی مانند اُس کی آنکھوں میں چلنے لگا۔۔"بند آنکھوں کے گوشوں میں نمی بِھرنے لگی تھی۔۔۔

(جگنو... جگنو کر کے، تیرے ملن کے دیپ جلاے ہیں

ہم نے جگنو جگنو کر کے، تیرے ملن کے دیپ جلاے ہیں)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(اکھیوں میں موتی بھر بھر کے

تیرے حجر میں ہاتھ اٹھائیں ہیں)

"گول گول جھومتی وہ عین وسط میں آ پُہنچی تھی۔۔"اُس کا سر اب شاید چکرانے لگا تھا۔۔"سورج کی گہری تپش زدہ کرنیں اُس کے وجود پر گر رہیں تھیں۔۔

(تیرے نام کے حرف کی تسبیح کو سانسوں کے گلے کا ہار کیا دنیا بھولی اور صرف

تجھے، ہاں صرف تجھے ہی پیار کیا

تم جیت گئے ہم ہارے۔۔۔ہم ہارے اور تم جیتے)

(تم جیت گئے ہم ہارے۔۔۔ہم ہارے اور تم جیتے

تم جیتے ہو لیکن ہم سا کوئی ہارا نہ ہو گا)

ہر دیکھنے والی نظر کو وہ کوئی کملی لگی تھی "جو گول گول دیوانہ وار گھومتی اُداسی کی مورت لگ رہی تھی۔۔"جس کو اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔"بس اُن جوگیوں کی دیکھا دیکھی میں وہ بھی مست مگن سی ہو گئی تھی۔۔

(میرے دل کی دل سے توبہ،دل سے توبہ میرے دل کی

دل کی توبہ ہے دل اب پیار دوبارہ نہ ہو گا

توبول کفارہ، کفارہ بول کفارہ،توبول کفارہ،

کفارہ بول اویارا،اویارا بول کفارہ کیا ہو گا)

(ہمیں تھی غرض تم سے اور تمہیں بے غرض ہونا تھا۔

تمہیں ہی لادوا ہو کر ہمارا مرض ہونا تھا۔

چلو ہم فرض کرتے ہیں کہ تم سے پیار کرتے ہیں

مگر اس پیار کو بھی کیا ہمی پہ فرض ہونا تھا)

"اُس کا مزار میں ایسا جھومنا جہاں اُس کو گہرے سکون میں مبتلا کر گیا تھا وہی اچانک باقیوں کا رُک جانا اُس کو محسوس تو نہیں ہوا تھا لیکن اب جیسے اُس کی بس ہو گئی تھی تبھی گول گول گھومتی وہ لہرا کر فرش پر اوندھے منہ گر کر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔اُس کی سانسیں بھاری اور چہرہ پسینے سے تر تھا۔۔" جبکہ ماتھے پر بھی چوٹ آئی تھی

(دھڑکن دھڑکن دھڑکے۔۔۔دھڑکے۔۔۔!!!

ہم نے دھڑکن دھڑکن کر کے،دل تیرے دل سے جوڑ لیا

آنکھوں نے آنکھیں پڑھ پڑھ کے،تجھے وِرد بنا کے یاد کیا)

(تجھے پیار کیا تو تو ہی بتا،ہم نے کیا کوئی جرم کیا

اور جرم کیا ہے تو بھی بتا،یہ جرم کہ جرم کی کیا ہے سزا)

www.novelsclubb.com

"پہلے گول گول جھومتی لڑکی کو یوں اِس طرح سے گرتا دیکھ کر ہر کوئی اُس کی طرف بڑھ گیا تھا۔"وہاں موجود عورتوں نے اُس کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا

تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا، دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر

تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا، دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر

ہم کو تم سے بڑھ کر کوئی جان سے پیارا نہ ہو گا)

"اُس کا چہرہ تھپتھپا کر پانی کے چھینٹے مار کر اُس کو ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن سب بے سود گیا تھا۔۔"کیونکہ اُس کے وجود میں تھوڑی سی بھی جنبش نہ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

(میرے دل کی دل سے توبہ، دل سے توبہ میرے دل کی

دل کی توبہ ہے دل اب پیار دوبارہ نہ ہو گا)

(توبول کفارہ، کفارہ بول کفارہ، توبول کفارہ،

کفارہ بول او یارا، او یارا بول کفارہ کیا ہو گا

"کچھ سوچ کر ایک عورت نے اپنے ساتھ بیٹھی عورت کو اشارہ کیا اور اُس کو لیکر وہ مزار کے اندر داخل ہونے لگیں تھیں

"پنکی کو ہوش بہت دیر آیا تھا اُس نے جب آنکھیں کھول کر آس پاس کا جائزہ لیا تو خود کو درگاہ میں دیکھ کر اُس نے کچھ وقت پہلے والا واقع یاد کیا

www.novelsclubb.com

"کیسا محسوس کر رہی ہو اب؟ وہ ابھی اپنی سوچ میں تھی جب ایک خاتون اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

"آپ کون۔۔؟ جواب میں پنکی نے چونک کر اُس کو دیکھا

"ہماری کوئی پہچان نہیں ہوتی۔۔" خیر آؤ میں ہلدی کا لیپ لگاؤں تمہیں تاکہ ماتھے

پر آئی چوٹ کا زخم بھر جائے۔۔۔وہ خاتون بولی تو پنکی نے اُس کے ہاتھ میں موجود پیالہ دیکھا جس پر اُس کو اندازہ ہوا کہ مکانی عورت تھی۔

"میرا پورا وجود زخموں سے بھرا ہوا ہے آپ کا یہ ہلدی کا لیپ میرے لیے کار آمد ثابت نہیں ہو سکتا۔۔۔پنکی نے اُس کی بات پر طنزیہ لہجے میں کہا

"جس طرح باہر تم جھوم رہی تھی اندازہ ہو گیا تھا کہ دیوانی ہو کسی کی۔۔۔وہ خاتون اُس کی بات پر مسکرا کر بولی اور خود ہی اُس کے ماتھے پر لیپ لگانے لگی جو وہ اُس کے لیے تیار کر کے لائی تھی

"ہاں میں دیوانی ہوں اپنے فارس کی۔۔"جس شدت سے میں نے اُس کو چاہا ہے نہ اگر اُس شدت سے خُدا کو مانگتی تو میرے چہرے پر جو نور ہوتا وہ ہر روشنی سے منفرد ہوتا۔۔۔"میں یوں در در کے ٹھکرے نہ کھاتی آسمان کی سیر کرتی۔۔۔"لیکن میں وہ پاگل ہوں جس نے ایک انسان کو چاہا اور جس شدت سے چاہا شاید وہ شدت رب کو پسند نہ آئی تبھی تو اُس کو مجھ سے الگ کر دیا۔"وہ کوئی اور سزا بھی تو دے سکتا تھا نہ

الگ کرنا ضروری تھا۔۔؟پنکی بھیگے لہجے میں بولی

"فارس کون تھا۔۔؟جواب میں اُس خاتون نے بڑے تحمل سے پوچھا

"میرا سب کچھ تھا۔۔"پنکی نے بتایا

"رشتہ بتاؤ۔۔۔۔

"شوہر تھا میرا آج اُس کی وفات کو ایک سال تین ماہ سات دنوں کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"لیکن ایسا لگتا ہے جیسے کل کی بات ہے۔۔۔پنکی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی چلی گئ

"میں ہاتھ دیکھ کر لوگوں کی تقدیر بتایا کرتی ہوں وہ چبوترہ نظر آرہا ہے۔۔۔"اُس خاتون نے ایک جگہ اِشارہ کر کے اُس سے کہا تو پنکی نے اُس کے اِشارے کا تعاقب کیا

"میں وہاں بیٹھ کر لوگوں کو بتاتی ہوں کہ آگے اُن کی زندگی میں کیا ہونا ہے اور

"یہ ہم پرستی اور شرک ہے۔۔۔"اور خُدا کو شرک پسند نہیں۔۔۔"کل کیا ہو گا یہ

خُدا کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا۔۔۔"وہ کچھ اُس سے کہنا چاہتی تھی لیکن پنکی نے اُس کی بات کو درمیان میں کاٹ کر کہا

"بیشک اِس میں تو کوئی شک نہیں لیک

"جہاں خُدا کا نام آتا ہے وہاں پھر "لیکن" کی گنجائش نہیں ہوتی بس خُدا کا نام ہوتا ہے۔۔۔۔پنکی نے ایک بار پھر اُس کی بات کو کاٹا تھا

"باتیں اچھی کر لیتی ہو تم۔۔۔اُس خاتون نے پنکی سے بحث کرنا مُناسب نہیں سمجھا

"فارس نے سِکھائیں ہیں وہ چودہ کا اور میں دس سال کی تھی "جب ہمارا نکاح ہوا تھا۔۔۔"وہ میرے لیے پوزیسیو تھا مرنے مارنے پر اُتر آنے والا۔۔۔"لیکن وہ بہت اچھا انسان تھا اُس کا دل صاف شفاف تھا وہ انسان کم "اینجل "زیادہ تھا۔۔"وہ اِتنا اچھا تھا کہ شاید ہی کوئی اُس جیسا ہو اور اِس لیے اللہ نے اُس کو اپنے پاس بُلوا لیا کیونکہ یہ دُنیا اچھے انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں تبھی اللہ اُن کو اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔۔"کاش فارس اچھا نہ ہوتا تو آج میرے پاس ہوتا۔۔۔۔"آج ہمارا بچہ

پورے پانچ ماہ کا ہوتا۔۔"پنکی خود ہی اُس کو بتاتی گئ

"کیا ہوا تھا اُس کو؟اُس خاتون نے پوچھا تو پنکی کے چہرے پر نفرت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے تھے

"ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔"کسی نے بے رحمی سے اُس کو اپنی گاڑی کے آگے کچل ڈالا تھا۔۔"میرے فارس کو انتہا کی تکلیف پُہنچائی تھی اُنہوں نے۔۔۔"ابھی تو میرے فارس نے بہت کچھ کرنا تھا اُس کے بہت سے خواب تھے جن کو پورا کرنے کے لیے وہ محنت کرتا تھا وہ ایک نیورو سرجن بننا چاہتا تھا۔۔"سماج کی خدمت کرنا چاہتا تھا وہ غریب عوام کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔۔"وہ دُنیا فتح کرنے کا خواہشمند وقت سے پہلے چلا گیا۔۔۔"اور اُس کو اِس حال میں پُہچانے والے کُھلی ہوا میں سانسیں لے رہے ہیں۔۔"اُن کو تو پتا بھی نہیں میرا کتنا بڑا خسارہ ہوا ہے اُن کی وجہ سے۔۔۔۔پنکی اپنے آنسو بیدردی سے صاف کرتی بولی

"تمہاری زندگی ختم نہیں ہوئی تمہیں تمہارے حصے کی خوشیاں ضرور ملے گی اگر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اُن کو تم اپناؤں گی تو۔۔"میری بات ہمیشہ یاد رکھنا ہر انسان کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور اُس مقرر وقت پر اُس کو جانا ہوتا ہے۔۔"پیچھے بس اُس کی باتیں یاد بن کر رہ جاتیں ہیں۔۔"لیکن زندہ لوگوں کو اِس دُنیا میں آگے بڑھنا ہوتا ہے۔۔"گزرے کل کو بُھلا کر آنے والے کل کو خوش اسلوبی سے ویلکم کیا جاتا ہے۔۔"اِس دُنیا میں کامیاب زندگی وہی بسر کر سکتا ہے جو اپنے کل کو بُھلا کر آج میں جیتا ہے اور خود کو مضبوط بنانا ہے۔۔۔"تمہیں بھی اب خود کو مضبوط بنانا ہے جس کو جانا تھا وہ چلا گیا وہ اب کبھی واپس لوٹ کر نہیں آئے گا چاہے پھر تم کتنا ہی دھاڑے مار مار نہ روؤ۔۔۔وہ خاتون رسانیت سے بولی

"کہنا آسان ہے کرنا مشکل ہے۔۔۔"میں خود کو بھولنے لگی ہوں لیکن اُس کو بھول پانا میرے لیے ناممکن سی بات ہے۔۔۔"وہ میری روح میں سمایل انسان تھا سمجھ میں نہیں آتا اُس کے جانے کے بعد میں زندہ کیسے ہوں۔۔۔؟پنکی تلخ ہو کر بولی

"تمہاری پیشانی دیکھ کر لگ رہا ہے تمہاری زندگی ابھی ختم نہیں ہوئی اور نہ

آزمائشیں۔۔"تمہیں ابھی بہت کچھ اور برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔"تمہاری زندگی میں بھی کوئی آئے گا جو تمہیں زندگی کے نئے رنگوں سے روشناس کروائے گا۔۔"اور تب تم مجھے یاد کر کے اپنی بانہیں پھیلا کر اُس شخص کا ہاتھ تھام لینا۔۔"اگر اُس کا ہاتھ جھٹک لو گی نہ تو ایک بار پھر تنہائی تمہارا مقدر بنے گی۔۔اُس خاتون نے کہا

"میں فارس کے ہاتھ کی انگلی پکڑ کر چلنے کی عادی ہوں۔۔۔"کسی اور کا سوچنا میرے لیے ممکن نہیں میں کبھی اپنے فارس سے بے وفائی نہیں کروں گی۔۔۔پنکی نے زور شور سے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا

"تمہیں ابھی میری باتیں سمجھ میں نہیں آرہی لیکن میری دعا ہے کہ جلدی آجائے تمہیں سمجھ خیر یہی بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتیں ہوں۔۔۔وہ اُس کو بیٹھنے کا اِشارہ کرتی خود اُٹھ کھڑی ہوئی تھی

"مجھے کیا کاغذ اور پینسل مل سکتا ہے۔۔؟اُس کو اُٹھتا دیکھ کر پنکی نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں لاتی ہوں۔۔اُس کو جواب دیتی وہ چلی گئی تھی۔۔"اُس کے جانے کے بعد پنکی نے آس پاس ایک طائرانہ نظر ڈورائی تواُس کو ایک نوکیلی چیز نظر آئی جس کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر ایک عجیب قسم کا تاثر نمایاں ہوا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے اپنا بازو اُس نوکیلی چیز میں زور سے رگڑا تھا لیکن اُس کے منہ سے ہلکی چیخ بھی نہ نکلی تھی اور نہ چہرے پر درد بھرا تاثر انُمایاں ہوا تھا۔۔"پنکی وہ لڑکی تھی جو دور سے کاکروچ دیکھ کر اپنی چیخوں سے پورا گھر سر پر اُٹھا لیا کرتی تھی"جس کو لوگ کہتے تھے کہ تمہارا دل چڑیا سے بھی چھوٹا ہے آج اُس لڑکی کے بازوں پر گہری چوٹ آئی تھی لیکن منہ سے آہ تک نہ نکلی تھی۔۔"اُس کا سکون قابل دید تھا لیکن اگر کوئی دیکھتا تواُس کو وحشت سی ہونے لگتی۔۔۔۔

"اُس خاتون نے اُس کے لیے کاغذ اور پین بھجوا دیا اور خود اُس کے لیے کھانے کو لینے گئی تھی۔۔"اور جب وہ وہاں آئی تو پنکی کو دیکھ کر حیران ہوئی جو اُس کاغذ پر ڈرائینگ کرنے میں مصروف تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا تمہیں گاڑیاں پسند ہیں۔۔؟اُس خاتون نے کافی تعجب سے سوال کیا کیونکہ پنکی نے اُس کاغذ پر ایک خوبصورت گاڑی کا اسکیچ بنایا تھا

"نہیں۔۔۔۔یکلفظی جواب دے کر پنکی نے اپنا دوسرا ہاتھ ظاہر کیا تو اُس کے بازو پر خون کی دھاڑ دیکھ کر وہ خاتون شدسی رہ گئی تھی

"یہ کیسے ہوا؟اُس نے جلدی سے اُس کا بازوں پکڑا

"میں نے خود کیا۔۔۔اپنا ہاتھ اُس سے دور کر کے پنکی نے دو انگلیوں کی پوروں سے اُس خون کو ٹچ کیا اور پھر آہستہ سے وہ خون گاڑی کے اسکیچ پر لگانے لگی تو وہ خاتون حیرت سے گنگ محض اُس کی کاروائی دیکھتی رہ گئی جو کسی رنگ کی طرح اپنے خون کا استعمال کر رہی تھی۔۔"اُس نے کاغذ کے کسی اور جگہ اپنے خون کی ایک بوند تک نہ رکھی تھی بس اپنے خون سے اُس گاڑی کو رنگین کر رہی تھی۔۔۔

"کیا کر رہی ہو؟اُس نے اپنے شل ہوتے اعصاب کو سنبھال کر سوال کیا

"رنگ ڈال رہی ہوں اِس بے رنگ ڈرائینگ میں۔۔۔"جس گاڑی نے میرے

فارس کو ٹکر مارا تھا وہ یہ گاڑی ہے اُس گاڑی کا رنگ سرخ تھا۔۔"اِس لیے میں نے یہ بنائی۔۔"میں خود کو بھولتی جا رہی ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اپنا انتقام نہ بھول جاؤں تبھی یاد رکھنے کے لیے اِس کاغذ کا میرے پاس ہونا ضروری ہے۔۔۔"یہ مجھے ہر پل یاد کروائے گا کہ میں کون ہوں۔۔"اور ابھی تک زندہ کیوں ہوں۔۔۔۔؟"پنکی اُس کاغذ کو دیکھ کر بولی

"انتقام کیسا؟"کیا اُس نے جان کر یہ کیا تھا۔۔؟اُس کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

"انجانے میں یا جانے میں۔۔۔"مجھے اِس سے کوئی سروکار نہیں۔۔"مجھے بس اِتنا پتا ہے کہ اِس گاڑی کے مالک نے مجھ سے میرا فارس چھینا ہے۔۔"جس کا حساب اُس کو دینا ہو گا۔۔"جس طرح میں فارس کی لاش کو دیکھ کر تڑپی تھی ٹھیک وہ بھی اپنے کسی عزیز کی جان کو دیکھ کر تڑپے گا۔۔۔"جس طرح میں بے سکون اکیلی ہوں تا عمر وہ بھی اکیلا رہے گا میری بد دعائیں اُس کا کبھی پیچھا نہیں چھوڑیں گیں۔۔۔"میں اُس کو برباد کر دوں گی۔۔۔پنکی پاگلوں کی چیخ کر بولی

"تو کیا تم اُس کو جانتی نہیں؟" اگر نہیں تو کیا یوں سیراب کے پیچھے بھاگ کر اپنی باقی کی زندگی برباد کرو گی۔۔۔اُس خاتون کو جیسے افسوس ہوا

"سیراب نہیں ہے وہ۔۔۔۔پنکی محض اِتنا بولی

"اللہ پر چھوڑ دو وہ بہترین حساب لینے والا ہے۔۔۔۔اُنہوں نے نرمی سے کہا

"وہ کیا اِس دُنیا میں حساب لے گا۔۔؟ پنکی نے اُس سے سوال کیا

"ہو سکتا ہے۔۔۔۔

"میں جب تک اُس انسان کو تڑپتے ہوئے نہیں دیکھوں گی مجھے سکون نہیں ملے گا۔ ۔"وہ میرا گناہگار ہے۔۔۔"میرے فارس کا قاتل اُس نے میری ہنستی بستی زندگی کو اُجاڑ دیا ہے۔۔"فارس کے بغیر میں گھر سے باہر نہ نکلتی تھی اور اب اُس کے بغیر مجھے یہ زندگی گزارنی پڑ رہی ہے۔۔۔پنکی اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ کر بولی

"پاگل مت بنو۔۔اُس نے آگے بڑھ کر اُس کو اپنے ساتھ لگایا

"پاگل کیسے نہ بنوں؟" میں نے تو ایک وقت پاگل خانے میں گزارا ہے۔۔۔"اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کو تو پتا بھی نہیں وہاں مجھے کتنا ٹارچر کیا گیا۔۔"مجھے کوئی میڈیسن نہیں لینی تھی کیونکہ مجھے پتا تھا اگر میں نے کوئی دوائی لی تو میرا فارس دوبارہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور واقعی میں ایسا ہوا۔۔"مجھے اب میرا فارس نظر نہیں آتا۔۔"میں چیخ چیخ کر اُس کو پُکارتی ہوں۔۔"لیکن اُس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔۔۔"وہ سخت ناراض ہے ورنہ کیوں مجھ سے دور جاتا۔۔۔اپنے سر کی پشت کو زور سے دیوار پر ٹکراتی پنکی گہرے غمزدہ لہجے میں بولی تو بغیر کسی رشتے کے بھی اُن خاتون کا پنکی کو ایسی حالت میں دیکھ کر دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔"اُن کو یقین نہیں آرہا تھا اِتنی عمر لڑکی اِتنے دکھ درد میں ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"عمر کیا ہے تمہاری۔۔۔بے ساختگی کے عالم میں وہ یہ سوال پوچھ بیٹھی

میری عمر؟اِتنا کہتی پنکی زخمی انداز میں ہنس پڑی

"شادی کب ہوئی یہ بتادو۔۔۔۔اُنہوں نے گہری سانس بھری

"سترہ کی عمر میں شادی ہوئی تھی۔۔"اٹھارہ سال کی جیسے ہوئی بیوہ کا لیبل ماتھے پر

سج گیا۔۔"اُنیس کی ہوئی تو اپنے بچے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی اور اب آپ کے سامنے ہوں۔۔۔"کم عمر نے بہت بڑا زندگی کا سبق سِکھایا ہے۔۔"یہ اسکول کالجز تو بڑائے نام کے ہیں ہمیں تو اصل سبق زندگی سِکھاتی ہے۔۔"جہاں اسکول والے سبق دے کر امتحان لیتے ہیں۔"وہی زندگی امتحان لیکر سبق دیتی ہے۔۔۔"ایسا سبق جس سے کبھی کبھار اندر تک چھلنی ہو جاتا ہے۔۔۔پنکی نم لہجے میں اُن کی بات کے جواب میں بولی

"سہی کہتے ہیں لوگ بارود سے نکلی گولی جس کو لگتی ہے اُن کے چہرے نہیں دیکھتی اور نہ عمر۔۔۔"اُس کی زندگی کے بارے میں جان کر اُس خاتون کو حقیقتاً بہت دُکھ ہوا تھا

"قسمت بہت ظالم چیز ہے آنٹی وہاں جا کر مارتی ہے جہاں پانی کی بوند تک میسر نہیں ہوتی۔۔"میرے فارس کی عمر نہیں تھی جانے کی لیکن وہ تھا ہی اِتنا اچھا کہ اللہ نے اُس کو اپنے پاس بلوالیا۔۔"کہتے ہیں دُنیا بہت بُری جگہ ہے اور وہ جتنا اچھا تھا یہ دُنیا

اُس کے رہنے کے لائق نہ تھی۔۔"میں نے سُنا تھا اچھا لوگوں کی عمریں بہت کم ہوتیں ہیں جب فارس گیا نہ تو مجھے یقین ہو گیا جیسے کہ ہاں واقعی جو اچھے لوگ ہوتے ہیں اُن کی عمریں واقعی میں بہت کم ہوتی ہے۔۔میرا فارس ایک اینجل تھا۔ ۔"میرے لیے وہ کسی فرشتے سے کم نہ تھا وہ اپنے کام سے کام رکھنے والا شخص تھا اُس کو دوست بنانا پسند نہیں تھا وہ کہتا تھا اِس دُنیا میں میرا دوست میری دُشمن میرا پیار "میری عزت "میرا مان میری آن۔۔۔"میری صبح "میری شام "میری رات اور میرے دن کا اُجالہ سب تم ہو صرف تم اُس نے مجھے بہت مُختلف نام دیئے تھے مجھے وہ نام دیا جس کا مطلب بہت پیارا ہے الگ سا۔"وہ مجھے کسی بچے کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔۔"میں اُس کے بارے میں آپ کو کیا کیا بتاؤں کہ وہ کیا تھا میری زندگی میں اُس کا کیا مقام تھا۔۔"میں اُس کے لیے سراپا محبت تھی تو میرے لیے وہ میری کل کائنات تھا۔"وہ کیوں گیا مجھے چھوڑ کر؟"یہ سوال روز میرے سامنے ہوتا ہے جس کا جواب مجھے نہیں ملتا ابھی تو ہم نے بہت کچھ کرنا تھا۔۔"میرے اللہ

نے مجھے اِتنی بڑی ازیت کیوں دی؟"مجھ سے میرا فارس کیوں چھینا؟"اگر یہی کرنا تھا تو کیوں میرے دل میں اُس کو بسایا کیوں میرے لیے اُس کو اِتنا ضرور کیا؟"آخر کیوں۔۔؟"کوئی کچھ بتاتا کیوں نہیں مجھے۔"میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔"اِتنا کہتی پنکی اپنا سر ہاتھوں میں گرائے زار و قطار رونے لگی تھی اُس کا دل غم سے ایک بار پھر تازہ ہو گیا تھا۔۔"وہ اپنے ہوش گنوانے لگی تھی

"کیسے چکاؤں تیرے احساس میں

"رکھ دوں یہ گروی

دین او ایمان

کیسے چکاؤں تیرے احساس میں

"رکھ دوں یہ گروی

دین اور ایمان

www.novelsclubb.com

ہر سانس میری نام کرے

مولا مجھ کو قضا دے

ہر سانس میری نام کرے

رب مجھ کو قضا دے

رب نہ کرے کہ یہ زندگی کبھی کسی کو دغا دے

www.novelsclubb.com

"کسی کو رُلائے نہ دل کی لگی

مولا سب کو دعا دے

"آج عمر راجپوت مینشن میں خوشیوں کا سماں تھا۔۔" جیسے ہی اُن کو یشم کی طرف

سے خوشخبری کا پتا لگا تھا اُنہوں نے جھٹ پٹ اُس کی بات مان کر بڑے پیمانے میں لوگوں کو مدعو کیا تھا جن میں میڈیا والوں کا بھی شُمار ہوتا تھا۔۔"یشم کے تو مانو پیر ہی زمین پر ٹِک نہیں رہے تھے۔۔"اور اُس کو خوش دیکھ کر احراز بھی خوش ہونے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا جس میں وہ کامیاب بھی ہونے لگا تھا کیونکہ اولاد چیز ہی ایسی تھی جو اُس کو ایسا کرنے پر اُکسا رہی تھی۔۔۔

"اب خوش ہو تم۔۔؟احراز نے اپنے ساتھ کھڑی یشم کو دیکھ کر کہا۔۔"جو آج گُلابی رنگ کی ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔"بالوں کا اُس نے جوڑا بنایا ہوا تھا اور چہرے پر مناسب میک اپ کیے وہ حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔"جبکہ احراز بلیک تھری پیس میں ملبوس اپنی مثال آپ لگ رہا تھا۔۔

"میری خوشی کا اندازہ تم لگا نہیں سکتے۔۔۔یشم اُس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر بولی تو احراز مسکرایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں آتا ہوں۔۔۔احراز نے اپنے آفس کے لوگوں کو آتا دیکھا تو اُس سے کہا

"ہاں میں بھی زرا اپنے فرینڈز سے مل لوں۔۔۔یشم نے کہا تو احراز اُس کے پاس سے گزر گیا تھا۔

"یشم بھی مہمانوں کے پاس جانے والی تھی جب اُس کی نظر انٹرنس پر پڑی جہاں بلیک فراق میں ملبوس چراغ اندر داخل ہو رہی تھی۔۔"اُس کو دیکھ کر یشم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔" تبھی وہ اُس کی طرف بڑھی

"چراغ

"بہت وقت بعد تمہیں دیکھ کر بہت اچھا لگا۔۔"ورنہ تم بے وفا اپنے گھر کا پتا تک نہیں دے رہی۔۔۔یشم اُس سے گلے مل کر بولی

"ایسی بات نہیں۔۔"آپ جب چاہے وہاں آسکتیں ہیں۔۔چراغ اُس کی بات سن کر سادہ لہجے میں بولی

"ہاں وہ تو میں آجاؤں گی لیکن تم مجھے مبارک باد تو دو۔۔۔یشم نے اُس کے ماتھے پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چپت لگا کر کہا

"شادی کی پہلی سالگرہ بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔چراغ نے جلدی سے کہا

تو یشم ہنس پڑی

"صرف شادی کی سالگرہ کی نہیں اور بھی بات ہے۔۔"تم خالہ بننے جا رہی

ہو۔۔یشم نے چہک کر بتایا

"لیکن میری تو کوئی بہن نہیں۔۔چراغ نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

"اُففففف بدھو میں ماں بننے والی ہوں۔۔"اور میں نے تمہیں اپنی چھوٹی بہن مانا

ہے۔۔"تو ظاہری سے بات ہے میرا بچہ تمہیں خالہ بولے گا نہ۔۔۔یشم نے گویا

اُس کی عقل پر ماتم کیا تھا۔۔۔"لیکن اُس کی بات پر چراغ کو خوشی ہوئی تھی

"بچہ۔۔؟"آپ واقعی میں پریگننٹ ہیں؟چراغ جانے کیوں بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی

"بہن کچھ ماہ صبر کرو۔"پھر خود پتا چل جائے گا۔۔یشم نے اپنے پیٹ کی جانب

اِشارہ کر کے شرارت سے آنکھ ونک کی

"آپ کو بہت بہت مُبارک ہو۔۔"مجھے خوشی ہوئی جان کر کہ اللہ نے آپ کی گود بھر دی۔۔۔۔۔چراغ نے سچے دل سے کہا

"ہاں اللہ کا شکر ہے اور پتا ہے کیا؟"آج تک میں نے جو کچھ بھی اپنی زندگی میں چاہا ہے نہ اُس کو پایا ہے۔۔۔"ہر بار جیت میرا مقدر بنتی ہے۔۔"یشم نے خوشی سے چور لہجے میں کہا

"ماشااللہ۔۔۔۔چراغ نے فوراً کہا تھا

"یہ جو میری خواہش "میری دعا اللہ نے قبول کی ہے مانو وہ سب پر بھاری ہے۔"تمہیں پتا ہے ماں بننے کا احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے۔یشم نے گہری سانس بھر کر کہا

"جانتی ہوں۔۔۔چراغ کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تو یشم نے چونک کر اُس کو دیکھا جس کی نظریں اپنے ہاتھوں پر تھیں

"تمہیں کیسے پتا؟"بدھو وہ تو تب پتا لگے گا تمہیں جب تمہاری شادی ہو گی۔۔۔یشم

نے مزاحیہ انداز میں اُس سے کہا" تبھی وہاں کوئی آیا تھا

"چراغ تم یہاں واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔۔؟سنان کی آواز پر چراغ نے چونک کر اپنا سر اُٹھایا

"تم یہاں؟سنان کے برعکس چراغ نے اُس کی موجودگی کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا۔۔

"یہ وہی نہ تمہارا کالج فیلو۔۔۔یشم کی نظر جب سنان پر پڑی تو وہ اُس کو جلدی سے پہچان گئی تھی ہلانکہ اُس نے بس ایک بار ہی سنان کو چراغ کے ساتھ دیکھا تھا۔۔'جب وہ احراز کے ساتھ اُس کو کالج سے پِک کرنے گئی تھی۔۔

"جی میں چراغ کا سینئر تھا۔۔۔سنان نے بتایا

"تھا سے مراد؟یشم نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

"میری میڈیکل کی پڑھائی ختم ہو چکی ہے۔۔"اور اب تو میری جاب بھی شروع ہو گئی ہے۔۔سنان نے چراغ کو دیکھ کر یشم کو جواب دیا

"واہ ڈیٹس گریٹ تو آگے کے کیا پلانز ہیں۔۔۔؟یشم کی آنکھوں میں شوخی اُتر آئی تھی

"پلانز کافی ہیں۔۔"آئے مین میری موم میرے لیے کسی لڑکی کی تلاش میں ہیں۔۔سنان نے اِس بار اُس کو دیکھ کر کہا

"تو کیا یہاں تم اپنی موم کے ساتھ آئے ہو؟یشم نے کچھ سوچ کر پوچھا

"جی بلکل آپ شاید میری موم کو جانتی ہو وہ مسز عمر کی بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔۔سنان نے بتایا

"اوو اچھا پر کبھی اُن کے ریلیٹڈ ہمارا آمنا سامنا نہیں ہوا۔یشم جیسے حیران ہوئی تھی

"جی کیونکہ اپنی پڑھائی کی وجہ سے میں گیدرنگ میں شریک نہیں ہوتا تھا۔۔"اور جب آج آیا تو میری مُلاقات چراغ سے بھی ہو گئی۔۔سنان نے مسکرا کر جواب دیا تو یشم بھی مسکرائی تھی

"تو گائیز آپ دونوں کیری آن کریں میں زرا کچھ کام کر کے آتی ہوں۔۔یشم نے کہا اور وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔"چراغ بھی جانے لگی تھی جب سنان اُس کے سامنے کھڑا ہوا

"شکر ہے کالج کے علاوہ بھی ہمارا آمنا سامنا ہوا۔۔"مجھے نہ تم سے چراغ ایک بہت ضروری بات کرنی ہے جو میں بہت وقت سے کرنا چاہتا تھا پر مجھے موقع نہیں ملا۔۔۔سنان اُس کو دیکھ کر ایک سانس میں بولا

"آپ نے جو بات کرنی ہے بعد میں کیجئے گا ابھی وقت مناسب نہیں۔۔۔چراغ نے چاروں اطراف لوگوں کو دیکھ کر اُس سے کہا۔۔"اُس کو یوں سنان کے ساتھ کھڑے ہو کر بات کرنا پسند نہیں آ رہا تھا

"یہی سہی موقع ہے بس تم مجھے ایک بار بولنے کا موقع دو۔۔۔سنان اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر التجائیہ انداز میں بولا تھا اور عین اُسی وقت اپنے بزنس پارٹنرز کے ساتھ بات کرتے احراز کی نظر اُن دونوں پر پڑی تھی۔۔"اِتنے وقت بعد چراغ کو

دیکھ کر اُس کا دل الگ انداز میں دھڑکا تھا۔۔"اُس کو آس پاس کا کسی بھی چیز کا ہوش نہ رہا تھا۔وہ سب کچھ بُھلائے ٹکٹکی باندھے اُس کو دیکھنے لگا جو ہنوز ویسی کی ویسی تھی۔۔"وہ یہ تک فراموش کر بیٹھا تھا کہ اُس کے اس نے اپنے دل میں اِرادہ باندھ لیا تھا کہ وہ اب کبھی چراغ کے بارے میں نہیں سوچے گا اور نہ اُس کے خیالات اپنے دماغ میں لائے گا۔۔"پر وہ تو آج چراغ کو دیکھ کر سب کچھ بھول گیا تھا ازلی خودسری جیسے سر چڑھ کر بول رہی تھی۔۔"دل جیسے بغاوت پر اُتر آیا تھا۔۔"لیکن جب اُس کی نظر چراغ کے سامنے کھڑے سنان پر گئی تو احراز کو اپنی آنکھوں میں جیسے مرچیں چُبھتی محسوس ہوئیں تھیں۔۔کیونکہ چراغ کا یوں سنان کے ساتھ ایک بار پھر دیکھنا اُس کو کھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔"اُپر سے سنان کا یوں بڑے دھڑلے سے اُس کا ہاتھ پکڑنا احراز کو عجیب احساسات سے روشناس کروا گیا

"میرا ہاتھ چھوڑے۔۔۔چراغ نے دوسرے ہاتھ کی مٹھی کو بھینچ کر سرد لہجے میں

اُس سے کہا تو سنان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا

"سو سوری چراغ میری ایسی کوئی اٹینشن نہ تھی۔۔"میں جسٹ تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ آج سے اچھا موقع مجھے شاید پھر کبھی نہ ملے۔۔"اُس کا ہاتھ چھوڑ کر سنان جلدی سے بولا

"یہاں لوگوں کی آوازیں ہیں۔۔"میوزک سسٹم بھی آن ہے ایسے میں مجھے آپ کی بات سہی سے سُنائی نہیں دے گی۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا لیکن اُس کی بات پر سنان ہنس پڑا

"میری آواز تو آپ تک پہنچ رہی ہے اور مجھے یقین ہے ابھی جو میں کہوں گا وہ بھی آپ باآسانی سے سُن لے گیں۔۔۔سنان نے مسکراتے لہجے میں اُس سے کہا

"تو پھر جلدی سے کریں وہ بات۔۔۔چراغ کا انداز کافی لیا دیا تھا

"چراغ میں جانتا ہوں جو میں بات تم سے کروں گا وہ تمہیں آکورڈ لگے گی لیکن یہ بات اِس وقت بتانا بھی میرے لیے ضروری ہے۔۔سنان نے تمہید باندھنا شروع

کی

"جو بھی بات ہے آپ کھل کر کریں۔۔۔چراغ نے کہا اُس کو بس یہاں سے جانے کی جلدی تھی

"چراغ میں

"سنان اِتنا کہتا خاموش ہو گیا تھا شاید وہ الفاظ ترتیب دے رہا تھا۔۔"اُس کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیسے وہ اپنے دل کا حال چراغ کے سامنے عیاں کرے

"چراغ میں تمہیں بہت عرصے سے پسند کرتا ہوں۔۔"اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔"کیا تم میرا پرپوزل قبول کرو گی۔۔"؟میں پرومس کرتا ہوں کہ تمہیں ہر خوشی دوں گا جس کی تم حقدار ہو۔۔۔سنان نے آخر کار ہمت کر کے اِظہار کر دیا تھا جس کو سُن کر چراغ ساکت رہ گئی تھی۔۔"اُس کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا تھا۔۔"وہی احراز جو اُن لوگوں سے ایکسکیوز کرتا چراغ اور سنان کی طرف آنے لگا

تھا۔۔"اُس کے کانوں میں جب سنان کے الفاظ پڑے تو ہاتھوں کی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ کر اپنے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سجائے وہ سنان کی طرف بڑھنے والا تھا۔۔"اِرادہ تو اُس کا سنان کو منہ توڑ کر رکھنے کا تھا۔۔"کیونکہ اُس کا چراغ کو پرپوز کرنا آگ لگا گیا تھا وہ سب کچھ تہنس نہس کرنا چاہتا تھا۔۔"لیکن جب کانوں پر کسی کے قہقہوں کی آواز پڑی تو اُس نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں کچھ لڑکیوں کے ساتھ کھڑی یشم باتیں کرنے میں مصروف قہقہہ لگانے میں تھی۔۔"اُس پر نظر پڑتے ہی احراز نے اپنے قدموں کو بریک لگائی تھی۔"یشم آج بہت خوش تھی شاید خوش بھی نہیں تھی وہ تو بنا پِروں کے خود کو ہواؤں میں اُڑتا محسوس کر رہی تھی۔۔"جبھی احراز کو احساس ہوا کہ طیش میں آکر وہ جو قدم اُٹھانے والا تھا اُس کو اُٹھانے کا اُس کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا۔۔"اُس کو پتا چلا اُس کے قدموں میں اب زنجیریں ہیں جس کو توڑنے کا مطلب ہوا۔۔"یشم کو توڑ کر رکھنا اور یشم پر وہ آنچ بھی آنے نہیں دینا چاہتا تھا اُس لڑکی نے بہت کچھ کیا

تھا۔۔"بہت ساری قُربانیاں دی تھیں۔۔"ہتکے اپنا شوق وغیرہ تک اُس کے لیے چھوڑا تھا۔۔"اور اب اُس کے ساتھ جس رشتے میں بندھا ہوا تھا اُس کے بعد احراز کے پاس ایسا کوئی رائٹ نہیں تھا کہ یشم کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچے۔۔۔"اپنی سوچ سے لڑ کر احراز نے ایک قدم پیچھے لیکر ایک بے بس نگاہ چراغ پر ڈالی تھی۔۔"اُس چراغ پر جس سے اُس کو پہلی نظر میں محبت ہوئی تھی جس نے کبھی محبت نہ کرنے والے شخص کے دل میں اپنا ڈھیرا جما لیا تھا۔۔"اور اپنی محبت کا ایک مضبوط قلعہ باندھا تھا کہ اگر وہ اُس کو توڑتا تو کہیں کا نہ رہ پاتا اور اگر نہ توڑتا تو ایسی صورت میں اُس کو تڑپ تڑپ کر رہنا تھا۔۔"احراز نے بڑی مشکل سے اپنی حالت کو سنبھالا اور ایک بار پھر نظر چراغ پر ڈالی جو تھی تو اُس کے پاس لیکن میلوں دور تھی۔۔"جس کو وہ بس دیکھ سکتا تھا۔۔"پر نہ تو چھو سکتا اور نہ پا سکتا تھا۔۔"عجیب بے بسی کا سماں تھا

لپیٹا ہے میرے دل سے کسی راز کی صورت

وہ شخص کہ جس کو میرا ہونا بھی نہیں ہے

"یہ عشق و محبت کی روایت بھی عجیب ہے

پانا بھی نہیں ہے اور کھونا بھی نہیں ہے۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

www.novelsclubb.com

Episode 23

احراز۔۔۔؟

"یشم نے اُس کی طرف آ کر اُس کا بازو تھاما تو احراز خود کو کمپوز کرتا جھوٹی مسکراہٹ

چہرے پر سجائے یشم کو دیکھنے لگا

"ہمم کیا ہوا؟احراز نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"ہمارے یونی فرینڈز تم سے ملنا چاہتے ہیں آؤ۔۔۔اور ایک سرپرائز بھی ہے تمہارے لیے۔۔۔یشم نے مسکرا کر کہا

"تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔احراز نے اُس سے کہا کیونکہ اُس کا دل اچانک ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔"اِتنے ٹھنڈے موسم میں بھی اُس کو گرمی کا احساس ہونے لگا

"ابھی چلو نہ سرپرائز کو یوں ویٹ نہیں کروایا جاتا۔۔۔یشم اپنی جگہ بضد تھی جس پر ناچار احراز کو اُس کی بات ماننی پڑی

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ابھی تک خاموش کیوں ہو۔۔۔؟اپنی بات کے جواب پر سنان کو چراغ کا اِتنا خاموش ہونا پسند نہیں آیا

"میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گی۔۔"بس اِتنا کہوں گی کہ مجھے آپ کا پرپوزل قبول نہیں۔۔۔چراغ نے اپنے فراق کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے جواب دیا

"لیکن کیوں کوئی وجہ ؟سنان کو اُس کے ایسے صاف انکار پر تکلیف ہوئی

"میں نے کہا نہ میری طرف سے انکار ہے پھر آپ سوالات کیوں کر رہے ہیں ؟چراغ کو وحشت سی ہونے لگی

"کیا تمہیں کوئی اور پسند ہے ؟"اگر ایسا ہے تو بتا دو میں پیچھے ہٹ جاؤں گا لیکن اگر ایسی کوئی بات نہیں تو میں تمہارا انتظار کرنے کو تیار ہوں۔۔۔سنان نے اُس کی بات پر کہا

"میں نے کہا میں زیادہ کوئی اور بات نہیں کروں گی تو پلیز آپ مجھ سے کوئی بھی سوال نہ کرے۔۔"کیونکہ میری ایسی پوزیشن نہیں کہ میں آپ کی کسی بھی بات کا جواب دوں۔۔۔۔چراغ کا بس نہیں چلا ورنہ پل بھر میں غائب ہو جاتی

"میں تمہارا انتظار کروں گا۔۔"پھر جب تمہارا فیصلہ بدل جائے تو مجھے آواز دینا میں چلا آؤں گا۔۔۔"جب کبھی بھی تمہیں میری ضرورت ہوئی تو میں حاضر رہوں گا۔۔۔سنان نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا تو اُس کے جانے کے بعد چراغ

نے اپنی رُکی سانس بحال کی تھی۔۔۔"اُس کو سنان سے ایسی کوئی اُمید نہ تھی۔۔"اُس کو اندازہ نہیں تھا کہ کوئی یوں اُس کو کُھلے عام پرپوز بھی کر سکتا ہے۔۔

لڑکا کافی اچھا تھا۔۔"سُلجھا ہوا ایجوکیٹڈ ویل سیٹلڈ۔۔۔"اُس کے باوجود انکار کرنے کی وجہ؟"ہلانکہ ایسے لڑکے لڑکیوں کے آئیڈیل ہوتے ہیں۔۔۔اپنے پیچھے مردانہ آواز سن کر چراغ نے پلٹ کر دیکھا تو اسفند یار کھڑا تھا۔۔"اُس کی بات کا جواب دینا چراغ نے ضروری نہ سمجھا تھا"اِس لیے وہ جانے لگی تھی کہ اسفند اُس کے راستے میں حائل ہوا

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے آپ کو میری بات بُری لگی ہے۔۔۔اسفند بغور اُس کے تاثرات جانچ کر بولا

"میں آپ سے بات کرنا نہیں چاہتی۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"بات نہ کرنے کی وجہ؟"ویسے میں آپ کو اپنی کلنک کا ایڈریس بتا دیتا

ہوں۔۔"وہاں آپ آجایا کرے۔۔"ٹرسٹ می بہت بہتر محسوس کرینگیں۔۔۔اسفند نے پیش کش کرتے ہوئے کہاتوچراغ کے ہونٹوں پر طنز مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

"شکریہ لیکن میں اِس کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"ایسا کیوں۔۔؟"ویسے مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کو موو آن کرنا چاہیے۔۔۔اسفند نے اپنی طرف سے اُس کو مفید مشورہ دیا

"شکریہ۔۔۔چراغ نے جواب میں محض اِتنا کہااور اُس کی سائیڈ سے گزر گئی۔۔۔"پیچھے اسفند نے اُس کی پشت کو دیکھ کر گہری سانس بھری تھی وہ چاہتا تھا یا توچراغ اِس شہر سے دور چلی جاتی جہاں سے وہ آئی تھی یا پھر کسی کے ساتھ شادی کر کے اپنا گھر بساتی تاکہ احراز کی آخری اُمید بھی ٹوٹ جاتی۔۔"اُس کو احساس ہوتا کہ جس طرح وہ اب کسی اور کا ہو چُکا ہے۔۔"اُس کی محبت بھی کسی اور کی ہو چُکی ہے۔۔"شاید تب احراز کا دل چراغ کی محبت سے آزاد ہو جاتا

یہ رہا سرپرائز۔۔۔یشم اُس کو کسی کے سامنے کھڑا کرتی بولی تو سامنے والی شخصیت کو دیکھ کر احراز گومگو رہ گیا

"میم الماس آپ؟احراز کافی حیرانگی سے بولا

"ہاں میں کیوں کیا تمہیں میرے آنے کی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔"ویسے بڑے بے وفا ہو تم سب لوگ۔۔۔"میں نے اپنے اِتنے قیمتی وقت میں سے تم لوگوں کو کلاسس دی تھیں۔۔"لیکن کیا فائدہ جو میں تم لوگوں کو یاد نہ تھی۔۔سلمانے کہا تو یشم ہنس پڑی تھی۔۔"لیکن احراز کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔۔"کیونکہ اپنے وقت میں الماد چاہے جتنی بھی فرینڈلی نیچر کی مالک تھی۔۔"اُس کے باوجود بھی احراز کبھی اُس سے بے تکلف نہ ہو پایا تھا۔۔"اُس کی عادت نہ تھی

"ایسی بات نہیں اسکول کالج کے وقت میں آپ ہماری سب سے پیاری ٹیچر رہیں ہیں۔۔۔"پلس دوست بھی کیونکہ آپ وہ تھیں جن سے ہم بلا جھجک کوئی بھی

بات کر دیا کرتے تھے۔۔۔یشم نے مسکرا کر کہا

"ویسے سچ پوچھو تو اِتنے وقت بعد پاکستان آ کر بہت سکون ملا ہے۔۔۔الماس نے نرم لہجے میں اُس سے کہا

"ہم نے سُنا تھا کہ آپ شادی کے بعد دبئی شفٹ ہو گئی ہیں۔۔۔یشم نے اُس کی بات پر کہا۔۔"احراز جبکہ خاموش کھڑا تھا

"ہاں اور کیا یہ احراز پہلی کی طرح سڑو کا سڑو ہے۔۔بدلاؤ نہیں آیا اِس میں؟"اور تم بتانا زرا تم دونوں نے آخر شادی کا فیصلہ کیسے کر لیا؟"مجھے اچھے سے یاد ہے کیسے کلاس میں ہر وقت تم دونوں کا جھگڑا ہوا کرتا تھا۔۔الماس واقعی میں اُن دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوئی تھی

"آپ نے سُنا تو ہو گا جہاں لڑائی ہوتی ہے اصل پیار بھی وہی ہوتا ہے۔۔۔یشم احراز کا بازو تھام کر کافی چہک کر بولی تو الماس نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر احراز کو دیکھا جو وہاں ہو کر بھی نہیں تھا۔۔پھر جب الماس نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا

تو بے یقین سی رہ گئ۔۔۔"اُس کو یقین نہ آیا اپنا وہم لگا کہ احراز جیسا لڑکا بھی کسی لڑکی کو اِتنے غور و توجہ چاہت کے ساتھ بھی دیکھ سکتا ہے۔۔۔"اگر یہ نظر وہ یشم پر اُس کی دیکھتی تو شاید حیران نہ ہوتی وہ پر کسی اور لڑکی پر دیکھ کر وہ کافی حیران ہوئی تھی

"بات تو تمہاری دُرست ہے لیکن کیا اب احراز گرلز الرجک نہیں۔۔۔؟خود کو کمپوز کر کے الماس نے یشم سے سوال کیا

"مس احراز گرلز الرجک نہیں لو الرجک تھا۔۔"اور آج بھی اِس کے ڈائیلاگ عروج پر ہیں کہ۔۔"میں احراز راجپوت ہوں جس کو کبھی کسی لڑکی سے محبت نہیں ہو گی۔۔"یہ ایک ٹائیم پاس ہوتا ہے جہاں ٹائیم ویسٹ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوتا بلا بلا۔۔۔یشم نے با قاعدہ احراز کی نقل اُتاری تھی

"یہ جانتے ہوئے بھی تم نے احراز کو اپنایا۔۔۔"مجھے بھی یاد ہے ہر وہ ایک دن

جب "محبت" کے نام پر احراز کے تاثرات بدلتے تھے۔۔۔یشم کی بات پر الماس بولے بغیر نہ رہ پائی

"جی کیونکہ مجھے احراز سے پیار ہے۔۔۔"اور آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے احراز سے کہا تھا یوں محبت کی تزلیل نہ کروا اپنے لفظوں سے اگر اپنی لپیٹ میں لے گی تو کہی کے بھی نہیں رہو گے۔"تو میں نے احراز کو اپنایا اور مجھے یہ بھی پتا ہے اعلیٰ قسم کی محبت جب کبھی احراز کو ہو گی تو وہ مجھ سے ہو گی۔۔۔یشم کی مزاحیہ انداز میں کہی جانے والی بات پر احراز نے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا تھا

"اپنی کلاس کے ساتھ میرا وقت بہت اچھا گزرا تھا۔۔"مجھے سب یاد ہے۔۔"الماس نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

آپ یہی رہنا میں آتی ہوں مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ چچی مجھے بُلا رہی ہے۔۔۔یشم نے وفا بیگم کو دیکھ کر اُس سے کہا اور اپنی ساڑھی کا پلو سہی کرتی وہ وہاں سے جانے لگی

"عشق عین "عشق شین "عشق قاف کرتا ہے

"یہ لاحق جس کو ہو جائے اُسے برباد کرتا ہے

یشم کے جانے کے بعد الماس نے احراز کو دیکھ کر شعر پڑھا

"آپ جان گئ۔۔۔احراز زخمی سا مسکرایا

"ہاں لیکن افسوس یش کو پتا نہیں لگا کہ وہ جس شخص کو اپنا مانتی ہے وہ اُس کا نہیں ہے۔۔"یش تو تمہاری ہر بات کہنے سے پہلے جان جایا کرتی تھی۔۔"پھر اِس بار اُس کو کیسے پتا نہ لگا کہ تمہارے دل میں کوئی اور بستی ہے۔۔۔"الماس نے اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

"محبت انسان کو خود غرض بنا دیتی ہے میم الماس۔۔۔"یش کو بھی محبت پانے کا نشہ چڑھا ہوا ہے اور محبت کا نشہ تو سر چڑھ کر بولتا ہے۔۔"پھر اُس کو کیسے پتا لگتا۔۔۔احراز بغیر کسی احساس کے بولا

"تمہیں تمہاری محبت نے خود غرض کیوں نہ بنایا؟الماس نے بغور اُس کو دیکھ کر سوال کیا

"محبت پانے میں اور حاصل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔۔۔"اور میں اگر اپنی محبت کو پاتا تو بھی خالی ہاتھ رہتا۔۔۔"اگر حاصل کرتا تو شاید کہی کا نہ رہتا۔۔۔احراز تھکے ہوئے انداز میں بولا

"ایسا کیوں؟"الماس کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

"یش میری بیسٹ فرینڈ ہے۔۔"وہ مجھے چاہتی ہے یہ جان کر بھی میں کسی اور کا انتخاب کرنے لگا تھا پر کر نہ پایا اگر کرتا تو آج یش آپ کو خوشی سے جگمگاتی نظر نہ آتی۔۔۔"میں نے اپنی خوشیاں اپنی دوست یش کے نام کر دی۔۔۔احراز نے بتایا

"اور محبت۔۔"کیا اُس کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش نہ ہوئی تمہیں؟۔۔کیا تم نہیں چاہتے کہ جس کو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں چاہے۔۔۔؟"الماس نے پوچھا

"اصل چاہت وہ ہوتی ہے۔۔"جس میں۔۔"جس کو آپ چاہتے ہو اُس سے آپ

کچھ نہیں چاہتے۔۔۔احراز نے گہرے الفاظوں میں کہا تو الماس لاجواب سی اُس کو دیکھتی رہ گئ

"یقین نہیں آتا کہ تم احراز راجپوت ہو تم تو یکسر بدل چُکے ہو۔۔"تمہارا سارا غرور جس غرور سے تم بات کرتے تھے۔۔"اور جس یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ تمہیں کبھی کسی سے محبت نہیں ہو گی تو تمہاری بات سُن کر ایسا ہی لگتا تھا کہ ہاں واقعی احراز راجپوت کو کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔"اور آج تمہاری ایسی حالت دیکھ کر میرے اعصاب گویا شل ہو گئے ہیں۔۔۔"الماس اپنا سر دائیں بائیں ہلا کر بولی

www.novelsclubb.com

"تب میری زندگی میں کبھی میرا سامنا اُس لڑکی سے نہ ہوا تھا۔۔"جب اُس کو دیکھا نہ تو میرے اپنے سارے الفاظ میرے آگے میرا مذاق بن گئے۔۔۔"جو کچھ سوچا تھا۔۔"یا جو کچھ کہا تھا وہ ساری باتیں دھڑی کی دھڑی رہ گئ۔۔۔"اُس دن مجھے ریلائیز ہو گیا کہ محبت ایک سانپ کی صورت میں اِنسان کو ڈستی ہے اور جو ناگ

کے ڈسنے کا شکار ہو جائے وہ پھر کیسے بچ سکتا ہے۔۔۔احراز کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا

"تم نے غلط کیا ہے احراز اپنے ساتھ بھی اوریش کے ساتھ بھی۔۔۔"تمہیں چاہیے تھا کہ یش کو اعتماد میں لیکر اُس کے آگے اپنے دل کا حال بیان کرتے۔۔۔"لیکن تم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔"اور اب بھگتان تمہارے سامنے ہے۔۔۔"ہو کسی کے ساتھ اور بے تاب نظریں تمہاری ہیں کسی اور پر۔۔۔۔"تم کیسے زندگی گزارو گے؟"الماس نے اُس کو دیکھ کر تاسف سے سوال کیا

"میں اپنے دل سے اُس کو نکال دوں گا۔۔"میں جان گیا ہوں کہ وہ میری قسمت میں نہیں"میرے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں ہے۔۔"تو میں اُس کو بُھلا کر رہوں گا۔۔اپنے لیے نہیں یش کے لیے اور اپنے بچے کے لیے۔۔احراز گہری سانس بھر کر بولا

اگر بُھلانا تمہارے اختیار میں ہوتا تو کب کا بُھلا چُکے ہوتے۔۔"لیکن یہ تمہارے

اختیار میں نہیں ہے احراز۔۔۔"اور تمہیں پتا ہے؟"تمہارا رویہ دیکھ کر اکثر میرے دل میں یہ خواہش جاگ اُٹھتی تھی کہ کاش تمہیں بھی کسی سے محبت ہو۔۔"یکطرفہ ہوا ایسا میں نے کبھی نہیں چاہا تھا۔۔"الماس دُکھ سے اُس کو دیکھ کر بولی

"میں محبت کو صرف کھیل سمجھتا تھا۔۔"اور پھر محبت نے میرے ساتھ کھیل کھیلا اور ایسا کھیل کھیلا کہ مجھے ہرا کر ہی چھوڑا۔۔۔احراز نے جواباً کہا تو الماس کچھ اور بولنے کے قابل نہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی۔۔۔احراز اُس کو معذرت کرتی نگاہوں سے دیکھ کر کہتا عمر صاحب کی طرف بڑھ گیا جو مہمانوں کے ساتھ باتوں میں مشغول تھے

"یقین نہیں ہوتا کہ یہ احراز راجپوت ہے۔۔"وہ احراز راجپوت جو ہر ایک کو اپنی جُتی کی نوک پر رکھتا تھا۔۔"جس کو کسی کے آنے جانے سے یا کسی کے بھی

احساسات کی قطعی کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔۔"جو بس اپنی کرنا جانتا تھا۔۔"جو اپنی معمولی سی بھی چیزوں کو لیے انتہا کا پوزیسیو ہوتا تھا۔۔"جو جس چیز کو چاہتا تھا اُس کو پالیتا تھا۔"چاہے طریقہ جیسا بھی ہو لیکن اُس کو بس جیت سے مطلب ہوتا تھا۔۔"احراز راجپوت نے کبھی ہارنا سیکھا نہیں تھا۔۔"تو یقین نہیں ہوتا کہ اُس نے اپنی زندگی کی اِتنی بڑی اہم بازی ہار دی۔۔"اُس نے اپنی محبت کو چھوڑ دیا۔۔۔"یہ بدلاؤ احراز میں واقعی محبت کرنے کے بعد آیا ہے؟"یا پھر بات کوئی اور ہے۔۔۔۔"الماس پرسوچ نظروں سے احراز کی پشت کو دیکھ کر خود سے کہنے لگی تھی۔۔"آج احراز کی شخصیت نے اُس کو کافی متعجب کر لیا تھا۔۔۔"لیکن افسوس کی بات تھی کہ جو یشم راجپوت احراز کی حالت کا اندازہ منٹوں میں لگایا کر لیا کرتی تھی۔۔"اب وہ اُس کے حال دلِ سے یکسر انجان تھی۔۔"وہ جان نہیں پائی تھی کہ احراز کس تکلیف میں مبتلا ہو گیا ہے۔

"اُففففف آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔۔"یقین کرو میں نے آج کا دن بہت انجوائے کیا۔۔۔"پارٹی ختم ہونے کے بعد یشم اپنے کمرے میں داخل ہوتی احراز سے بولی جو اپنے شوز اُتار رہا تھا

"ہر چیز اچانک سے ہوئی تھی۔۔"خیر تم اب ریسٹ کرو۔۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا جو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہوتی اپنے بال سائیڈ پر کرتی نیکلس کا ہِک کھولنے لگی تھی

"ہاں وہ تو کرنا ہے مجھے۔۔۔۔یشم اُس کی بات پر مسکرائی تھی

"میم سلما تمہیں کہاں ملی؟"آئے مین تمہیں کیسے پتا چلا کہ وہ پاکستان آئیں ہیں۔۔"احراز کو اچانک خیال آیا تو اُس سے سوال کیا

"مجھے پتا لگ گیا تھا جب اُن کا پُرانہ نمبر آن ہوا۔۔۔"اُنہوں نے اِتنے سالوں کے بعد بھی اپنا نمبر چینج نہیں کیا اور دیکھو پُرانے رابطے بحال ہو گئے۔۔۔۔یشم نے خوش ہو کر بتایا تو کچھ وقت تک اُن دونوں کے درمیاں خاموشی حائل ہو گئ

تھی۔۔"پھر سر اُٹھا کر احراز نے یشم کو دیکھا جو اپنی جیولری اُتارنے میں مصروف تھی۔۔۔"کچھ سوچ کر احراز نے ایک بات اُس سے کرنے کا سوچا لیکن پھر اُس سے نظریں ہٹائی

ایک بات کہوں؟احراز نے غیر معی نُقطے کو دیکھ کر یشم سے کہا۔۔"جو بات وہ کرنا چاہتا تھا شاید وہ ضروری تھی

"ہمم کہو۔۔۔ایئر رنگز اُتارتی یشم نے مصروف لہجے میں اُس کو جواب دیا

"تمہیں پتا ہے محبت کیوں ہوتی ہے۔۔؟احراز نے پوچھا تو یشم نے اِس بار چونک کر اُس کو دیکھا جس نے پہلی بار خود سے اُس سے "محبت" کے بارے میں کوئی سوال کیا تھا۔۔۔"اور یہ بات یشم کو حیران کر گئی تھی

"ہاں کیونکہ میں نے محبت کی ہے۔۔"وہ بھی تم سے تو مجھے پتا ہے کہ محبت کیوں ہوتی ہے۔۔سر جھٹک کر یشم نے جواب دیا

"کیوں ہوتی ہے۔۔؟احراز نے بہت سنجیدہ نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھا جو ابھی بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔۔

"کیونکہ ہمیں محبت ہو نہیں ہوتی ہے۔۔" کبھی کسی کی باتوں سے۔۔" کبھی کسی کی نیچر اچھی لگنے لگتی ہے۔۔" یا پھر ہمیں کسی کی عادت ہو جاتی ہے۔۔"اور موسٹ امپورٹنٹ بات ہے کہ کوئی ہمارے دل کو بھاء جاتا ہے۔۔۔یشم چل کر اُس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

"اور اگر اِن چیزوں کے علاوہ سامنے والا شخص سرے سے انجان ہو ہمارے لیے۔۔"لیکن اُس کے بعد بھی ہمیں اُس سے محبت ہو تو۔۔؟احراز نے ایک ایسا سوال کیا اُس سے جس کا جواب یشم کو نہ مل پایا

"کسی انجان شخص سے محبت کیسے ہو سکتی ہے۔۔؟یشم نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"ہو جاتی ہے۔۔"تم ہی تو کہتی ہو محبت ایک خود ساختہ جذبہ ہے۔"جو کبھی بھی

کسی سے کے لیے بھی ہم محسوس کر سکتے ہیں۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"ہاں پر انجان شخص سے کیسے ؟یشم نے جاننا چاہا اُس کو احراز کا برتاؤ کچھ عجیب

لگا۔۔۔

"حضرت علی سے کسی نے پوچھا:

محبت کیوں ہوتی ہے۔۔؟

"کسی انجان شخص سے جس کو ہم جانتے بھی نہیں کیوں ہماری آنکھوں کو وہ پیارا

لگتا ہے ؟

"اُس کے سوال پر حضرت علی نے فرمایا

"اللہ نے دُنیا بنانے سے پہلے روحیں بنائیں اور پھر اُن روحوں کو اکٹھا کیا

"وہاں جو روحیں قریب کھڑیں تھیں اِس دُنیا میں جب وہ آمنے سامنے ہوتے ہیں تو

اُنہیں محبت ہو جاتی ہے۔۔۔احراز نے اُس کی بات کے جواب میں جو کہا وہ یشم کو

حیران اور لاجواب کرنے کو کافی تھا۔۔"یشم یک ٹک احراز کو دیکھنے لگی جس کے

چہرے پر کوئی بھی تاثر نہیں تھا۔۔"اُس کو نہیں تھا پتا اِس وقت وہ کیا سوچ رہا ہے۔۔"لیکن احراز کو جیسے اُس کو اُس کا جواب مل گیا تھا۔۔"اُس سوال کا جواب جو پچھلے دو سالوں سے اُس کو پریشان کیے ہوئے تھا کہ

"اُس کو اگر محبت ہوئی بھی تو چراغ سے کیوں ہوئی؟"شاید اُس کی قسمت میں یکطرفہ محبت کا دُکھ لکھا ہوا تھا۔۔"جس کو تا عمر اپنے سنگ لیکر احراز کو چلنا تھا۔۔

خیریت ہے نہ آج بہت محبت بھری گفتگو کی جا رہی ہے۔۔۔یشم نے اپنا کندھا اُس کے کندھے سے ٹکرا کر شرارت بھرے لہجے میں کہا تو احراز نے اُس کو اپنے حصار میں لیا

www.novelsclubb.com

"میں اپنی زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں یش۔۔۔"ایک پرفیکٹ زندگی جس میں کوئی جھول نہ ہو۔۔"جس میں کچھ بھی دِکھاوا نہ ہو سب صاف ہو آئینے کی طرح۔۔۔"جہاں مسکراہٹوں میں کوئی منافقت نہ ہو۔۔۔"احراز نے اُس کو اپنے حصار میں لیکر کہا تو یشم اُس کی بات پر مسکرائی تھی

"ہمارے رشتے میں کوئی جھول نہیں ہے احراز۔۔۔"ہمارا رشتہ ہر منافقت سے پاک ہے۔۔"اِس لیے تم ٹینشن نہ لو۔۔۔"ویسے بھی ہماری زندگی میں جو ٹھرڈ پرسن آنے والا ہے نہ وہ ہمیں کچھ اور سوچنے سمجھنے نہیں دے گا۔۔"بس خود میں اُلجھائے رکھے گا۔۔۔یشم نے پُر عزم لہجے میں اُس سے کہا

"مجھے بھی اُس سے یہی اُمیدیں ہیں۔۔"اُس کے ماتھے پر بوسہ دے کر احراز نے کھوئی ہوئی کیفیت میں کہا

"کچھ ماہ بعد۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یشم کی پریگنسی کا ساتواں ماہ شروع ہو چکا تھا۔۔"اور اِن سات ماہ کے وقت میں احراز نے اُس کا ہر طرح سے خیال رکھا تھا۔۔"اُس کی ہر وہ بات مانتا جو وہ اُس سے کہتی یا کرنے کا کہتی وہ احراز کر لیتا۔۔"اکثر رات کو یشم کی آنکھ کُھلتی تو وہ اپنے ساتھ احراز کو بھی جھنجھوڑ کر اُٹھاتی"گول گپوں اور آئسکریم کھانے کی فرمائش کرتی

پہلے پہل تو آدھی رات اُس کی ایسی فرمائشوں پر وہ حیران رہ جاتا لیکن یشم کی ضد پر ناچار اُس کی بات مان جاتا کیونکہ وہ جس کنڈیشن میں تھی ایسے میں احراز کو مُناسب نہیں لگتا تھا کہ وہ یشم کو انکار کرے۔۔"اِس لیے اپنی نیند کی قُربانی دیتا وہ اُس کو باہر لے جاتا جہاں گول گپے تو نہیں لیکن آئسکریم کچھ کھٹا میٹھا یشم کو مل جایا کرتا تھا۔۔۔

"تم یہاں آنے سے کتراتی کیوں ہو؟یشم نے چراغ کو دیکھ کر کہا۔(یشم آج واک کرنے پارک گئی تھی جہاں اُس کا سامنا چراغ سے ہوا جو شاید اپنے کالج کے بعد وہی موجود تھی۔۔"یشم نے پھر جب اُس کو دیکھا تو جیسے تیسے اُس کو راضی کر کے اپنے ساتھ لائی تھی۔۔"کیونکہ چراغ وہاں آنا نہیں چاہتی تھی

"ایسی بات نہیں دراصل مجھے ایک بہت ضروری کام تھا۔۔۔"تو بس یونہی۔۔چراغ نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولی

"اچھا تم یہی بیٹھو میں تمہارے لیے چائے بناتی ہوں۔۔ملازم سارے آج چُھٹی پر

ہیں۔۔"اور آنٹی اِس وقت آرام کرتی ہے۔۔"شام کے سات بجے تو ہے نہیں تو احراز بھی اپنے آفس ہو گا۔۔۔"تو تم رُکو میں کرتی ہوں۔۔۔یشم نے خوشگوار لہجے میں کہا وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔۔"ماں کی ممتا کا نور اُس کے چہرے سے صاف جھلکتا تھا

"کسی تکلف کی ضرورت نہیں۔۔۔چراغ نے جلدی سے اُس کو منع کیا

"تکلف کیسا تم یہی بیٹھو میں آتی ہوں۔۔"ویسے بھی چائے بنانے میں وقت کتنا لگتا ہے۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر کہا

"ایسا کریں آپ یہی بیٹھے میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔چراغ نے اُس کو بضد دیکھا تو کہا

"تم کیسے۔۔"تم مہمان ہو۔۔۔یشم کو یہ سہی نہیں لگا

"کچھ نہیں ہوتا۔۔"آپ کا اِس کنڈیشن میں کچن میں جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"وہاں گرمی ہو گی اور آپ تھک بھی سکتی ہیں۔۔چراغ نے سادہ انداز میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہا

"ہاں ویسے میرے کچن میں جانے پر احراز نے پابندیاں واقعی میں لگائی ہیں۔۔" بے بی کے معاملے میں وہ کافی سینسٹو ہو گیا ہے۔۔۔یشم اُس کی بات پر احراز کو سوچ کر بولی

"آپ یہی رہے میں آتیں ہیں۔۔جواب میں چراغ نے محض اِتنا کہا اور کچن کے راستے چلی گئی تھی

آپ۔۔۔۔چراغ کچن میں آئی تو پہلے سے احراز کو دیکھ کر چونک سی گئی۔۔۔"جو فریج کھولے اُس میں جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔۔"لیکن اُس کو حیرانگی اِس وجہ سے ہوئی کیونکہ یشم نے بتایا تھا کہ وہ اِس وقت آفس میں ہوتا ہے۔۔"دوسری طرف احراز نے بھی پلٹ کر دیکھا تو چراغ کو دیکھ کر اُس کو بھی حیرت ہوئی تھی جو کالے رنگ کے پٹیالہ شلوار قمیض میں تھی۔۔"ڈوپٹہ جبکہ اچھے سے سر پر لیا ہوا

تھا۔۔"اُس کو دیکھتے احراز کو یہ احساس شدت سے ہوا تھا کہ سوائے پہلی مُلاقات کے علاوہ اُس نے پھر کبھی چراغ کو بغیر ڈوپٹے کہ نہ دیکھا تھا وہ چاہے جہاں بھی بیٹھتی تھی تو وہاں کھو جایا کرتی تھی لیکن اُس کے باوجود اُس کو اپنے ڈوپٹے کا ہوش رہتا تھا

"ہاں وہ می

"احراز اُس سے اپنا رُخ پھیرتا کنفیوز سا ہو گیا۔۔"اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ چراغ یہاں کیسے ؟"وہ بھی تب جب کوئی اور نہیں تھا۔۔"آج اُس کا دل آفس کے کاموں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔"سر الگ سے درد میں پھٹا جا رہا تھا تبھی اُس نے گھر جانے کو ترجیح تھی۔۔"اور جب وہ یہاں تو اُس کو پتا لگا کہ گھر میں کوئی نہیں ایک وفا بیگم ہے جو اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی ہے۔۔

"آپ کو کیا کچھ چاہیے ؟چراغ نے مروتً پوچھا

"میں کافی بنانے آیا تھا سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔"لیکن مجھے پتا نہیں کہ کونسی چیز کہاں پہ ہے۔۔"اگر یش ہوتی تو وہ بتا دیتی لیکن وہ بھی باہر ہے۔احراز بغیر اُس کو دیکھے بولا

"میں اُن کے ساتھ آئی تھی۔۔"آپ اُن کے پاس جائے میں چائے کے ساتھ آپ کے لیے کافی بنالاؤں گی۔۔۔چراغ نے کہااور کچن کا جائزہ لینے لگی۔۔۔"کتلی وہاں ہیں۔۔۔احراز نے اپنا رُخ پلٹا تو چراغ کی متلاشی نظروں کو دیکھ کر سنک کی جانب اِشارہ کیا

"شکریہ۔۔۔۔چراغ نے یکلفظی کہا

"دودھ فریج میں ہے۔۔۔چراغ نے پانی چولہے پر چڑھایا تو احراز نے پھر بتایا جس پر وہ گہری سانس بھرتی اُس کی جانب پلٹی

"کیا ہوا۔۔؟احراز کو اُس کا ایسے دیکھنے سمجھ میں نہیں آیا

"دودھ فریج میں ہوتا ہے اِس بات کا اندازہ ہے مجھے۔"آپ کے سر میں پین ہے تو

آپ باہر جائے میں کافی بنالاؤں گی۔۔۔چراغ نے سنجید گی سے کہا۔۔"کہاں پہلے اُس کو خود پتا نہیں تھا کہ کونسی چیز کہاں موجود ہے اور اب آیا تھا اُس کو بتانے جیسے وہ اِتنی بیوقوف تھی جو سمجھ نہ پاتی کہ دودھ فریج میں ہو گا نہ کہ سلینڈر میں

"تم باہر جاؤ میں چائے بنالاؤں گا۔۔۔"ویسے بھی تم یش کی مہمان ہو۔۔۔احراز نے بھی جواباً سنجید گی سے کہا

"آپ چائے بنائے گے۔۔؟چراغ نے بس یہ پوچھا

"ہاں۔۔۔احراز نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"زندگی میں آج پہلے کبھی آپ نے چائے بنائی ہے۔۔؟چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے احراز کا۔۔۔

"نہیں۔۔احراز نے اپنا سر نفی میں ہلایا

"پھر آپ جائے۔۔۔چراغ نے اُس کو کچن سے باہر جانے کا اِشارہ دیا

"تم مجھے میرے گھر سے باہر نکال رہی ہو۔۔۔احراز کو اُس کی ایک ہی رٹ سے

کو فت ہوئی

"میں بس آپ کو کچن سے باہر جانے کا بول رہی ہوں "کیونکہ آپ اگر یہاں ہو گے تو مجھ سے کوئی کام نہیں بن پائے گا۔۔۔"مجھے اکیلے میں کام کرنا زیادہ پسند ہے کسی دوسرے کی موجودگی مجھے اریٹیٹ کرتی ہے۔۔۔چراغ فرش کو گھورتی ہوئی بولی

"تم اپنے بارے میں کسی کو کچھ کیوں نہیں بتاتی۔۔؟اُس کو ایسی مایوسی والی بات سن کر احراز نے ایک قدم اُس کی طرف بڑھایا تھا

"میرے پاس کچھ بتانے کو نہیں ہے۔۔۔چراغ نے کہا اور رُخ پلٹتے ہوئے بے خیالی میں اُس کا ہاتھ چولہے پر چڑھے گرم پانی پر پڑا تھا۔۔"جس پر اُس نے تو اپنا ہاتھ سرعت سے پیچھے کر لیا تھا۔۔"لیکن جب احراز نے یہ دیکھا تو ایک جست میں اُس تک پُہنچتا اُس کا ہاتھ چیک کرنے لگا

"اندھی ہو نظر نہیں آتا پورا ہاتھ جلا بیٹھی ہو اپنا۔۔۔"اگر کوئی کام نہیں آتا تو کرنے

کی ضرورت کیا ہے۔۔۔اُس کے ہاتھ کی جلد کو سُرخ پڑتی دیکھ کر احراز نے اُس کو اچھی خاصی سُنا دی تھی

"ہاتھ چھوڑے میرا آپ۔۔۔چراغ نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے الگ کیا تھا

"چراغ تمہارا ہاتھ جل گیا ہے۔۔"جلن ہو رہی ہو گی بیٹھو میں برنال لگا دیتا ہوں۔۔۔احراز کو اُس کی حرکت پر غُصہ تو بہت آیا تھا لیکن اُس کو دبائے وہ رسانیت سے گویا ہوا

"مجھے کوئی جلن نہیں ہو رہی۔۔۔چراغ نے اپنے لفظوں پر زور دیا

"خود پر ظلم ڈھانا چھوڑ دو۔۔۔احراز دوبارہ اُس کی طرف آ کر اُس کو بولا جس کے چہرے پر تکلیف کا ایک شعبہ نہ تھا ہلانکہ جس قدر اُس کا ہاتھ گرم پانی میں پڑا تھا ایسے میں اُس کو درد کا واویلا کرنا چاہیے تھا

"کیوں۔۔۔؟چراغ نے طنز بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

"کیونکہ تمہاری یہ زندگی اللہ کی امانت ہے تمہارے پاس۔۔"اگر خود سے اِس قدر لاپرواہی برتو گی یا پھر اپنے جسم کے کسی بھی حصے کو تکلیف پُہنچاؤ گی تو اِس بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔۔"تم اللہ کے آگے جوابدے ہو گی۔۔۔"اِس لیے اپنا خیار رکھا کرو کیونکہ امانت کا جتنا خیال رکھا جا سکے اُتنا اچھا ہوتا ہے۔۔۔احراز نے کہا اور اُس سے دور ہو کر اُس نے ایک برنال تلاش کر کے اُس کو پکڑائی اُس کے بعد وہ کچن سے باہر چلا گیا تھا۔۔"جبکہ چراغ اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑی تھی۔۔"پر اُس کو جیسے یشم کا خیال آتا تو برنال کو دور کر کے وہ اپنے کام میں لگ گئی جس کام کے لیے وہ آئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اگلے دن احراز کے آفس جانے کے بعد یشم کو بوریت سی ہونے لگی۔۔"پہلے اُس نے سوچا کہ احراز کو واپس آنے کا کہہ کر آؤٹنگ کا پلان کرے۔۔"لیکن اپنا یہ خیال رد کرتی اُس نے کمرے کی صفائی کرنے کا سوچا تبھی اُس کی نظر احراز کے تکیے

سے باہر نکلی ہوئی ایک چیز پر پڑی

"یہ کیا ہے۔۔۔یشم آہستگی سے بڑبڑاتی تکیہ دور کیا تو اُس کے سامنے ڈائری آ گئ

"ڈائری۔۔۔یشم ڈائری کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرائی تھی

"تو موصوف یہ شوق بھی پالتے ہیں۔۔۔یشم ڈائری کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہنس کر بولی تھی

"ویسے اِتنے وقت تک میں نے تو کبھی احراز کے پاس کوئی ڈائری نہیں دیکھی تو کیا اِس میں کچھ سکریٹس باتیں ہیں۔۔"جو کسی کو بتانے کے بجائے احراز اِس میں لفظوں کی شکل دے رہا ہے۔۔"اور لگتا ہے احراز آج اِس کو اپنی جگہ پر رکھنا بھول گیا ہے تو کیا میں پڑھ کر دیکھوں۔۔۔؟بے اختیار ڈائری کو دیکھ کر یشم کو یہ خیال آیا تھا

"خیر مجھے یہ ڈائری پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بن ڈائری پڑھے میں احراز کی ہر چیز کو جانتی ہوں تو مجھے چُھپ چھپ کر اُس کی پرسنل ڈائری کو پڑھنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔۔اپنی بات کی یشم نے خود ہی نفی کی تھی

"خیر میں اِس کو وارڈروب میں رکھ دیتی ہوں۔۔یشم بڑبڑاتی وارڈروب کی طرف آکر اُس کو کھولنے لگی جبھی اُس کے ہاتھ سے ڈائری چھوٹ کر گری

"جس کو اُٹھانے کے لیے اُس کو جُھکنا پڑنا تھا اور یہ اُس کے لیے بہت مشکل ثابت ہو رہا تھا۔۔"لیکن ڈائری اُٹھانے وقت اُس نے ڈائری کے درمیاں ایک تصویر کا تھوڑا حصہ دیکھا تو اُس کے اندر اشتیاق اُبھرا

"ضروری میری پِک ہو گی۔۔"یا ہو سکتا ہے احراز کی خود کی ہو۔۔۔سیدھی کھڑی ہو کر یشم مسکرا کر بولی اور تصویر کو ڈائری سے نکال کر دیکھنے لگی تو۔۔۔"آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھیں۔۔"مسکراہٹ ہونٹوں سے پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔۔"بے یقین نظریں اُس تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔۔"اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ جس کو وہ دیکھ رہی ہے وہ سچ ہے یا اُس کی آنکھوں کا دھوکہ

"کیونکہ جو تصویر اُس کے ہاتھ میں تھی وہ نہ اُس کی تھی اور احراز کی۔۔"وہ تو چراغ

کی تھی۔۔"اور تصویر دیکھ کر یشم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ چُھپ پر کھینچی گئی تھی۔۔"پر احراز کے پاس چراغ کی تصویر نے اُس کو چونکانے کے ساتھ ساتھ انجانے خدشو میں ڈال دیا تھا۔۔"اُس نے دیوار کا سہارا لیکر کانپتے ہاتھوں کے ساتھ ڈائری کو کھولا جہاں پہلے ہی صفحے پر ایک اور چراغ کی تصویر تھی جس کی سطح پر بڑے حرفوں میں لکھا ہوا تھا۔۔

"چراغ"

یشم نے یہ دیکھ کر ایک اور پیج اوپن کیا تو اُس کو پتا لگا کہ جسم سے روح کھینچنے والا احساس کیا ہوتا ہے۔۔"اُس کی تکلیف کیا ہوتی ہے۔۔۔"جو اِس بار تحریر اُس کی نظروں کے سامنے تھی اُس نے جیسے یشم کو پتھر کا کر دیا تھا۔۔

♡Ahraz Rajpoot fall in love with Chirag

My eyes meet many eyes but only got lost in

.yours

یہ پڑھ کر یشم کو گویا اپنی نظروں کے آگے اندھیرا چھاتا محسوس ہو رہا تھا۔۔"وہ یقین کرنے سے قاصر تھی۔۔"وہ اُن لفظوں کو ایسے دیکھ رہی تھی۔۔"جیسے اُس کے دیکھنے سے "احراز راجپوت "کا نام مٹ جائے گا یا پھر "چراغ "کا نام ہٹ کر "یشم راجپوت "کا نام آجائے گا۔۔۔"یا پھر چراغ کی اور ایک تصویر کے ساتھ لکھی لائن بدل جائے گی۔۔یشم نے اپنی حالت کو اگنور کیے "چراغ کی تصویر کو اُلٹا کیا اور تاریخ دیکھی جو آج سے دو سال قبل کی تھی۔۔"اپنا تیز ہوتا تنفس بحال کرنے کی کوشش کرتی یشم نے جانے کیا سوچ کر ڈائری کا آخری صُفحہ کھولا جہاں لکھا تھا

.Today I lost my love

یہ پڑھ کر ایک آنسو اُس کی گال سے پھسلا تھا۔۔"اِس بار تاریخ اُن دونوں کی شادی سے ایک دن پہلے کی تھی۔۔"جس کو دیکھ کر اُس کا پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔"اُس کی اِتنے میں ہی بس ہو گئی تھی لیکن اُس کے باوجود مشکل سے

لڑکھڑا کر چلتی ہوئی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔"دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔"سانسیں الگ بے ترتیب تھیں۔۔"اُس کے بعد بھی وہ یہ ڈائری پوری پڑھنا چاہتی تھی۔۔"وہ ڈائری جس کو پہلے اُس نے پڑھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔۔"لیکن ہر صفحے پر تحریر کے ساتھ ساتھ چراغ کی پروفائل تصویر چسپاں دیکھ کر وہ پڑھنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔"یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُس میں جو کچھ بھی بیان ہو گا۔۔"وہ سب کچھ برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔"وہ جانتی تھی آج اُس کو unexpectedچیز پڑھنے اور دیکھنے کو ملے گی۔۔"شاید وہ سامان بھی جس سے اُس کا وجود کرچی کرچی ہو جائے گا

www.novelsclubb.com

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 24

میں نے آج ایک لڑکی کو دیکھا۔۔۔"جو کسی پہیلی سے کم نہ لگی مجھے۔۔۔"وہ بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔"سردیوں کا موسم تھا۔۔"اُس کو زرا اپنا احساس نہیں تھا۔۔۔"دور سے دیکھ کر مجھے لگا شاید وہ "یشم" ہے میں اُس کو وہاں سے ہٹانے کے لیے اُس کے قریب گیا تو پتا لگا کہ وہ تو کوئی اور ہے جس کو میں نے آج سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔۔"میں نے اُس کی آنکھوں میں ایک دُکھ دیکھا تھا۔۔"ایسا لگا مجھے جیسے کہ وہ رو رہی تھی۔۔"مجھے اُس کے چہرے پر برسات کا پانی کم اور آنکھوں سے برستا ہوا پانی زیادہ لگا تھا۔۔"مجھے ایک الگ سے احساس نے جکڑ لیا تھا اُس کا میرے گال کو چھونا میرے وجود میں بجلی بن کر ڈورا تھا۔۔"میں جہاں سے ہوں۔۔"وہاں کسی سے ہاتھ ملانا یا گلے ملنا ایک عام سی بات ہے۔۔"میں نے کبھی کسی لڑکی کے بارے میں ایسا فیل نہیں کیا۔۔"پر جب اُس نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ میرے گال پر رکھا تو ایک الگ سا جذبہ محسوس ہوا جو مجھے پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا۔۔"اُس کی والہانہ نظریں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔"ایسا لگ رہا تھا

جیسے وہ مجھ میں کسی اور کو دیکھ رہی تھی۔۔"میں نے سیکنڈ کے ہزاروں حصوں میں اُس کے چہرے پر کِھلتی مسکراہٹ کو لمحے بھر میں غائب ہوتا محسوس کیا تھا۔۔"پھر اچانک سے اُس کا چونکنا۔۔"مجھ سے فاصلہ بنا کر کھڑا ہونا پھر بھاگ جانا۔۔"مجھے بے چین سا کر گیا۔۔۔"میرے اندر اُس کو جاننے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔۔"اور یہ میرے ساتھ میری زندگی میں ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ میں نے اپنی زات کے علاوہ کسی اور میں انٹرسٹ لیا تھا۔۔"وہ بھی اُس میں جس کو میں جانتا نہ تھا اور نہ کچھ اور پتا تھا مجھے اُس کے بارے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"احراز کی ڈائری کا فل صفحہ اُس نے کس دل سے پڑھا تھا یہ بس وہ جانتی تھی۔۔"اور یہ پڑھ کر یشم بے اختیار اچانک سے بدلا بدلا احراز کا رویہ یاد کرنے لگی۔۔"جس پر پہلے کبھی اُس نے غور نہیں کیا تھا۔۔"اور آج اُس نے احراز کی ڈائری میں وہ سب پڑھا جو احراز اُس سے بھی بول چُکا تھا

وہ کون تھی یش؟جواب میں احراز نے اپنے اندر مچلتا سوال اُس سے کیا

"وہ کون؟یشم کو سمجھ میں نہیں آیا

"وہ جو بارش میں بھیگ رہی تھی۔"اُس کے چہرے پر اُداسی رقم تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے اُس کے ساتھ کسی نے بہت بُرا کیا ہو اور تمہیں پتا ہے میں نے اُس کی آنکھوں سے آنسوؤ کو بہتے ہوئے دیکھا تھا"وہ کافی پین میں تھی۔۔احراز مسلسل اُس کو دیکھ کر بولتا گیا اور اُس کی باتوں نے یشم کو اُلجھن زدہ کر دیا تھا۔

"احراز یہ تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو؟"تم نے کس کو دیکھا اور کہاں؟یشم نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"وہ لان میں کھڑی تھی کالے کپڑوں میں بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔احراز نے گزرے لمحوں کو ایک بار پھر یاد کیا تھا اور اب کی یشم جیسے ساری بات جان گئی تھی۔

"کیا تم چراغ کی بات کر رہے ہو؟یشم نے اپنے سر پہ ہاتھ مار کر اُس سے پوچھا

"چچ چراغ؟احراز غیر دماغی سے اُس کو دیکھنے لگا

"ہاں لان میں کالے کپڑوں میں تو وہ ہو سکتی ہے ہم دونوں کے علاوہ تو یہاں کوئی اور لڑکی نہیں میں تو یہاں ہوں تو وہاں چراغ ہو گی۔یشم نے تفصیل سے اُس کو بتایا

"تو وہ رو کیوں رہی تھی؟احراز کو جیسے ایک بات کی پڑی تھی

"تم نے کہا وہ بارش میں بھیگ رہی تھی تو رو کیسے رہی تھی؟"یعنی برسات میں اُس کے تمہیں آنسوؤ بھی نظر آ گئے واؤ۔۔یشم نے ہنس کر اپنا سر جھٹکا""

"مسٹری ہے نہ؟یشم نے چٹکی بجا کر احراز کو اپنی طرف متوجہ کیا جو یک ٹک جاتی ہوئی چراغ کی پشت کو تک رہا تھا

"وہ اپنے اندر ایک کہانی لیکر گھوم رہی ہے۔۔احراز نے کھوئے ہوئے انداز میں اُس سے کہا

"میرا نہیں خیال۔۔یشم کو اُس کی بات سہی نہیں لگی۔

"تم نے اُس کی آنکھیں دیکھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صرف روتی رہتی ہے۔"اور مجھے دیکھ کر اُس نے کس طرح اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا اور

"ویٹ

ویٹ

احراز میں تمہیں ایک بات کلیئر کر دوں کہ چراغ کی نظریں تھوڑی کمزور ہیں۔"مطلب بغیر عینک کے اُس کو سہی سے کچھ بھی نظر نہیں آتا سب دھندلا دھندلا دیکھائی دیتا ہے ورنہ مجھے پتا ہے وہ بھی تمہیں ایسے دیکھتی جیسے ہر لڑکی دیکھتی ہے اور مجھے لگ رہا ہے تمہیں بھی یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ وہ تمہیں کل رات ایسے چھوڑ کر کیوں چل گئ۔۔یشم نے اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر جلدی سے بتایا تو احراز کو اُچنبھا ہوا

آنکھوں کا مسئلہ ؟"یش تمہیں میں بتا رہا ہوں ایسا کچھ نہیں ہے اگر ہوتا تو کل وہ ویسا کیوں کرتی جیسا اُس نے کیا۔۔احراز کو چڑ ہونے لگی تھی اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ

بھلا کیوں چراغ میں اِتنا انٹرسٹ لے رہا ہے

"ویسا سے مراد؟" اُس نے کیا کیا تھا تمہارے ساتھ مجھے تفصیل سے بتاؤ؟ یشم اُس کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی۔

"ایسا کچھ نہیں بس وہ۔۔احراز اُس سے نظریں چُرانے لگا

"نظریں کیوں چُرا رہے ہو؟" جو بات ہے وہ کھل کر کہو۔۔یشم نے پوری طرح سے اُس کو اپنی باتوں میں اُلجھایا ہوا تھا

"اگر اُس کو آنکھوں کا مسئلہ ہے تو ابھی اُس نے عینک کیوں نہیں پہنی؟ احراز نے باتوں کا رُخ بدلنا چاہا

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اُس کو ہماری شکلیں پسند نہیں۔۔یشم نے مسکراہٹ دبائے کہا

"میں سیریس ہوں۔۔احراز نے اُس کو دیکھا

"یار احراز غُصہ کیوں ہو رہے ہو وہ جب کوئی کام وغیرہ کرتی ہے تب پہن لیا کرتی ہو گی جیسے تم استعمال کرتے ہو اب مجھے کیا پتا اُس نے ابھی چشمہ کیوں نہیں

لگایا۔۔یشم کو احراز کا بیہیو ئر عجیب لگ رہا تھا۔

"ہر چیز کو یاد کرتی یشم نے ڈائری کا ایک اور صُفحہ کھولا

"میں اُس کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہوں۔۔؟"مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔۔"پر پتا نہیں کیوں میں اُس میں انٹرسٹ لے رہا ہوں۔۔"اور یہی ایک چیز مجھے غُصہ دیتی ہے۔۔۔"تبھی میں نے اُس کو آج بہت کچھ سُنایا۔۔۔"لیکن پھر اُس کا مجھے عجیب قسم کا جواب دینا پریشان کر گیا۔۔۔"وہ اپنا چہرہ ڈوپٹے کے ہالے میں چُھپائے ہوئے آئی تھی۔۔"کسی اور کا تو پتا نہیں لیکن میں نے اُس کے گالوں پر انگلیوں کے نِشان دیکھے تھے۔۔"اور شاید یہی ایک وجہ تھی کہ میں آپے سے باہر ہو گیا"بھلا کوئی خود کو اِتنی تکلیف کیسے دے سکتا ہے۔۔؟"اور پھر جو کچھ منہ میں آیا اُس کو بولتا چلا گیا کہ مجھے احساس تک نہیں ہوا

کہ وہ ہرٹ بھی ہوئی ہو گی یا اُس کو بُرا بھی لگ سکتا تھا۔۔"مجھے ساری رات اُس کی گہری آنکھوں نے سونے نہیں دیا۔۔"میں ناچاہتے ہوئے بھی اُس کو سوچ رہا ہوں۔۔"پر میں اُس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا اُس سے دھیان ہٹا کر کچھ اور سوچنے کی کوشش کر رہا ہوں تو بھی دھیان گھوم پِھر کر اُس کی طرف آ رہا ہے۔۔۔"شاید مجھے گلٹ ہے کہ میں نے اُس کو بلاوجہ باتیں سُنائیں۔۔۔۔

"ہاں

ایسا ہو سکتا ہے ورنہ بھلا میں کیوں اُس کے بارے میں سوچو گا؟"وہ میرے لیے کوئی اِتنی اہمیت کی حامل لڑکی تو نہیں۔۔"یہ میرا احساسِ ندامت ہے جو سکون لینے نہیں دے رہا تو میں نے سوچ لیا ہے۔۔"میں اُس سے معافی مانگ لوں گا۔۔

"پھر ہو سکتا ہے کہ ہمیں باتیں کرنے کا موقع ملے اور میں شاید اُس کو جان پاؤں۔۔۔

"یشم نے یہ صفحہ بار بار پڑھا۔۔"اور ہر بار ایک جتنی تکلیف ہوئی اُس کو یقین نہیں آیا کہ محبت سے انکاری احراز راجپوت کسی کو اِتنی شدت سے چاہنے لگا تھا چراغ کو کہ اُس کو خود بھی احساس نہیں ہوا تھا اپنے جذبات کا۔۔"وہ بے یقین سی ہر جگہ اُس کا نام پڑھ کر اُس کا چہرہ دیکھ کر۔۔۔"اُس کو وحشت سی ہونے لگی تھی احراز کی باتوں کو پڑھ کر جہاں شروع میں بھی وہ تھی تو آخر میں بھی وہ تھی۔۔۔"یہی سوچتے ہوئے اُس نے اگلا صفحہ کھولا

"میں آج اُس کے پاس گیا۔۔"اُس کی نظریں گلاس وال پر تھیں۔۔"پر اُس کا دماغ کہی اور تھا۔۔"مجھے ایسا لگا وہ کسی یادوں میں گم ہے۔۔

"جانے وہ کون شخص تھا جس کو یاد کر کے وہ اِتنا کھو سی گئی تھی۔۔"اور میں نے نوٹ کیا جیسے اُس کے خیالوں کی دُنیا کافی خوبصورت ہے۔۔یا پھر ہو سکتا ہے اُس کے لیے وہ خوبصورت یاد تھا جس کے یاد آتے ہی اُس کے چہرے پر مسکراہٹ کا

احاطہ ہو جاتا ہے۔۔

"یہ پڑھتے ہی یشم کو وہ دن یاد آیا جس دن احراز نے اُس سے کہا

"یشم اِس کے تصور کی دُنیا بہت خوبصورت ہے۔۔احراز نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں چراغ کی طرف اِشارہ کر کے اُس کو بتایا تو یشم متعجب ہوتی اُس کے اِشارے کا تعاقب کرنے لگی جو چراغ کی طرف جا رہا تھا۔

"تم چراغ کی بات کر رہے ہو؟ یشم چراغ سے نظریں ہٹاتی اُس سے پوچھنے لگی

"ہاں میں جب سے آیا ہوں وہ ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہے "اُس کو آس پاس کا کوئی ہوش نہیں ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے اُس کا جسم تو یہاں ہے لیکن دماغ وہ کہی اور ہے۔۔احراز کے انداز میں ایک بے چینی کی جھلک تھی

"چراغ ایسے ہی ہے جہاں بیٹھتی ہے وہاں گھنٹوں بس بیٹھتی رہتی ہے تمہیں اُس

کے لیے اِتنا گہرائی سے نہیں سوچنا چاہیے۔۔یشم اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی

"کیا تمہاری اُس سے دوستی ہے؟احراز نے سوال کیا

"وہ دوستی تک پہنچنے کا موقع نہیں دیتی۔۔یشم ہنس کر بولی تو احراز خاموش ہو گیا

"اچھا یہ بتاؤ تم نے یہ کیوں کہا کہ چراغ کے تصور کی دُنیا خوبصورت ہے؟"کیونکہ افکورس ہر انسان کے خیالوں کی دُنیا بہت خوبصورت ہوتی ہے۔۔یشم کو اچانک اُس کی بات یاد آئی تو کہا

"جو شخص اِتنی تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی کسی کے خیال کو اپنے دماغ میں بسائے مسکرائے تو اُس کی تصور کی دُنیا خوبصورت ہوتی ہے"جس کو ہم ایسی حالت میں یاد کرتے ہیں وہ بہت خاص ہوتا ہے۔۔احراز نے اُس کے پوچھنے پر بتایا

یشم کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا۔۔"اُس کے تو خیال و گمان میں بھی نہ تھا کہ اُس کا احراز کسی کو اِتنی شدت سے بھی چاہ سکتا ہے۔۔"اِتنا کہ وہ اُس کو ڈائری میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لکھ کر قید کر رہا ہے

"یش میرا مذاق اُڑاتی ہے کہ میں پچیس سال کا ہو چُکا ہوں اور ابھی تک مجھے کسی سے محبت نہیں ہوئی۔۔"اور یہ میں خود بھی نہیں جانتا کہ مجھے محبت نامی جذبے سے اِتنی چڑ کیوں ہے؟۔۔"دوسرا آج یش نے مجھ سے جو واعدہ لیا ہے وہ کافی بڑا ہے۔۔"پتا نہیں میں اُس کو پورا کر پاؤں گا بھی یا نہیں۔۔"لیکن مجھے اِتنا ضرور پتا ہے اگر میرا پہلے سامنا چراغ سے ہوتا تو شاید میں یشم سے کوئی واعدہ نہ کر پاتا

www.novelsclubb.com

"یہ پڑھ کر یشم کو اپنے آفس میں اُس کی اور احراز کی باتیں یاد آ گئیں تھیں۔۔۔

مجھ سے وعدہ کرو۔۔۔

کیسا واعدہ؟احراز نے چونکتے ہوئے پوچھا

"تمہارا ماننا ہے تمہیں کبھی بھی کسی سے محبت نہیں ہو گی اور نہ کبھی تم کسی سے شادی کرو گے رائٹ؟ یشم نے بازو سینے پر باندھ کر اُس سے اُس کی رائے مانگی

"رائٹ۔احراز نے سر اثبات میں ہلا کر اُس سے کہا

"چلو مان لیتی ہوں تمہیں کسی سے محبت نہیں ہو گی اگر ہونی ہوتی تو شاید تمہیں ہو جاتی لیکن تمہاری زندگی کی پچیس بہاریں گزر چکے ہیں لیکن تمہیں محبت نہیں ہوئی

"ہو سکتا ہے اِن پچیس سالوں میں مجھے وہ نہ ملی ہو جس سے محبت ہو۔۔یشم ابھی اُس سے کچھ کہنے والی تھی جب احراز نے اُس کی بات کو درمیان میں کاٹ کر کہا تو یشم کو لگا جیسے اُس کا سانس سینے میں ہی کہیں دب سا گیا تھا۔

میرے کہنے کا مطلب تھا اگر کبھی تمہارا دل شادی کرنے کا چاہا تو وہ لڑکی میں ہو گی جس کے ساتھ تم نکاح کرو گے۔۔یشم نے سنجیدگی سے اپنی بات کو مکمل کیا تو احراز مُسکرایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اول تو ایسا ہو گا نہیں پر اگر میرے دل نے ایسی کوئی خُواہش کی تو شیور۔۔احراز نے شانے اُچکا کر کہا

واعدہ؟یشم نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا

"واعدہ کرنا ضروری ہے کیا؟احراز نے پوچھا

"بہت ضروری ہے۔یشم نے فورن سے کہا

"پھر میں یہ کہوں گا کہ تم میرے پیچھے لگ کر اپنا وقت برباد کر رہی ہو۔۔احراز نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے کر اکتاہت سے کہا

"اول تو ایسا ہو گا نہیں پر اگر تمہیں میرے علاوہ کسی اور سے محبت ہوئی تو یشم راجپوت قربانی تو دے گی پر کبھی تمہاری راہ رُکاوٹ نہیں بنے گی پر اگر بغیر محبت کے تمہیں شادی کا خیال آیا تو تمہاری چوائس میں ہو گی "لیکن محبت کرنے پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا اِس پر تم آزاد ہو پر کبھی تمہاری زندگی میں کوئی ایسی لڑکی آئی جس سے تمہیں محبت ہو جائے تو یہ میرا یشم راجپوت کا واعدہ ہے کہ تمہاری دولہن کو خود

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے ہاتھوں سے سجاؤں گی۔۔یشم نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر کے یہ سب جس دل سے کہا تھا بس وہ جانتی تھی۔۔۔

"آج اُس کی ڈائری پڑھ کر یشم کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا۔۔"اپنا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چُھپائے وہ دھاڑے مار مار رونے لگی تھی۔۔۔"اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ جس احراز کو بڑے غرور سے وہ اپنا کہتی تھی وہ اُس کا کبھی تھا ہی نہیں۔۔"وہ تو کسی اور کا طلبگار تھا۔"کسی اور کو چاہتا تھا۔۔۔"جو تھا تو اُس کے ساتھ پر افسوس اُس کا نہیں تھا

www.novelsclubb.com

"تیری قسمت میں وہ شخص ہے جس کو توں چاہتی ہے لیکن اُس کی محبت تیری جھولی میں کبھی نہیں آئے گی۔۔

"سالوں پُرانہ بوڑھی عورت سے ٹکراؤ اُس کا یاد آیا ساتھ میں جو اُس نے کہا تھا وہ یشم کے دماغ میں تازہ ہوا تو اُس کو آج اُس عورت کی بات کا مطلب سمجھ آیا تھا۔۔"پہلے جو بات اُس کو سمجھ میں نہیں آتی تھی۔۔"آج اِس وقت اچھے سے آ گئی تھی اور شاید اُس نے بات کو جاننے میں بہت دیر لگائی تھی۔۔"اُس کو آہستہ آہستہ ہر چیز سمجھ میں آنے لگی کہ "چراغ کا ذکر جب احراز کرتا تھا تو اُس کے لہجے میں بے چینی کیوں جھلکتی تھی۔۔"اُس کو پتا لگا کہ شادی کے بعد جب کبھی وہ اُس کی بات چھیڑتی تو وہ کیوں بار بار باتوں کو ٹال جایا کرتا تھا یا پھر چڑ جاتا تھا۔۔"اصل میں اُس کو اپنی چوری پکڑ جانے کا خوف ہوتا تھا۔۔"تبھی تو جتنا اُس سے ممکن ہو سکتا تھا وہ اُتنا چراغ سے دور جانے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا

"کیوں؟؟؟

یااللہ کیوں؟؟؟؟

"میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟؟؟؟"احراز کو چاہا تھا میں نے آپ سے اور آپ نے

کیا کر دیا؟""میری جھولی میں ڈال کر بھی میرا دامن خالی رکھا۔۔۔؟

"وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا یااللہ۔۔"اُس کو کبھی مجھ سے پیار نہیں ہوا۔۔۔"اِتنی بڑی بات میں انجان کیسے رہی؟"میں یہ شراکت کیسے برداشت کروں کہ جو میرا شوہر ہے وہ اپنے دل میں کسی اور کو بٹھائے بیٹھا ہے۔۔۔"یہ صدمہ میں کیسے برداشت کروں یااللہ آپ بتائے میں کیا کروں۔۔؟

"ڈائری کو خود سے دور پھینکتی یشم اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑے بولتی گئ۔۔"اُس کا دم گھٹنے لگا تھا۔"جو حقیقت اُس پر کُھلی تھی۔۔"وہ اُس سے قبول نہیں ہو رہی تھی۔۔۔"جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ نا قابلِ یقین تھا

www.novelsclubb.com

"ایک چھوٹا سا خواب تھا میرا جو پورا نہ ہوا

ایک شخص تھا جو میرا ہو کر بھی میرا نہ ہوا

"چراغ؟؟؟

ایک پل کو یشم چونک سی گئ

"کیا وہ بھی احراز سے پیپ پیار کرتی ہے۔۔؟ یہ خیال بے ساختہ اُس کے دماغ میں آیا تھا اور پھر جب اُس کا ہر روپ آنکھوں کے سامنے لہرایہ تو سر خود بخود نفی میں ہلا تھا

"وہ احراز سے پیار نہیں کرتی۔۔۔"اُس کی آنکھوں میں ایسا کوئی تاثر نہیں ہوتا تھا۔۔"پر میں کتنی بڑی اسٹوپڈ اور ایمو شنل فول ہوں جو پیار کا دعویٰ تو بھرے ڈنکے کی چوٹ پر کرتی آئی تھی لیکن اپنے پیار کو سمجھ میں نہیں پائی۔۔۔"زندگی کے سارے سال میں نے احراز کے ساتھ گزارے۔۔۔"اُس سے پیار کیا پھر شادی بھی لیکن یہ نہ جان پائی کہ اُس کے دل میں کوئی اور ہے۔۔"اُس کے دل میں یشم راجپوت نہیں تھی یہ پتا تھا پر کوئی اور اپنی جگہ بنا بیٹھا ہے۔۔"اِس بات کو تو میں خواب میں نہیں سوچ سکتی۔۔"آخر میں احراز سے اِس قدر غافل کیوں بن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئ؟"وہ جن نظروں سے چراغ کو دیکھتا تھا۔۔"میں وہ نظریں پہچان کیوں نہ پائی۔۔"وہ محبت بھری نظریں ایک محبت کرنے والا جان جاتا ہے تو میں کیوں اِتنی لاپرواہ ہو گئ۔۔"میں نے احراز سے کیوں نہیں پوچھا کہ احراز کا تمہارے دل میں کوئی اور ہے۔۔؟میں تو اِس بھرم سے جیتی آئی کہ آج نہیں تو کل اگر کبھی احراز کو کسی سے پیار ہو گا تو وہ میں ہو گی۔۔"ہمارے درمیاں کوئی تیسرا وجود بھی آسکتا ہے۔۔"یہ تو میں نے خواب و خیال میں بھی نہ سوچا تھا۔۔یشم کی حالت کافی غیر ہو گئ تھی۔۔"جس کنڈیشن میں تھی اُس میں ایسا گہرا صدمہ ملنا اُس کو پاگل کر رہا تھا۔۔"احراز کسی اور کو چاہتا تھا اور یہ بات اُس نے اُس سے چُھپائی تھی یہ بات مزید اُس کو پریشانی سے دوچار کر رہی تھی

"شاید میں اپنی خوشیوں کو میں اِتنا مگن ہو گئ تھی کہ احراز کے دل کا حال پتا ہی نہیں لگا۔۔"یا پھر اُس نے کبھی ایسا محسوس ہی نہیں ہونے دیا اور

"بات کرتے کرتے اچانک یشم چونک سی گئ تھی۔۔"اُس نے دور پڑی ڈائری کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھا جو شروع سے لیکر آخر تک چراغ کے نام تھی۔۔'جس کو پڑھ کر اُس کو اندازہ ہوا کہ احراز کو ڈائری لکھنے کا شوق چراغ سے ملنے کے بعد ہوا ہے۔۔"اِس ڈائری میں اپنے دل کا حال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ چند اُن ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے احراز نے جو اتفاقیہ اُس کی چراغ سے ہوئی تھی۔۔"لیکن کچھ اور بات تھی جو یشم کو چونکا گئی تھی۔۔"اُس نے بیڈ سے اُٹھ کر اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا تو خود کو پہچان نہیں پائی۔۔"کچھ دیر پہلے اُس کا چمکتا دمکتا چہرہ مرجھا سا گیا تھا۔۔"اُس نے اپنی حالت کو اگنور کیا اور ڈائری کو اُٹھا کر واپس اپنی جگہ پر رکھ کر۔۔"وارڈروب سے اُس نے ایک چادر نکال کر وہ خود پر اچھے سے لپیٹ کر یشم کمرے سے باہر نکل گئی تھی

یشم تم یہاں ؟اسفند جو اپنے کلنک بیٹھا تھا وہاں یشم کو آتا دیکھ کر حیران ہو گیا

ہاں میں کیوں کیا ہوا؟یشم نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا

"آؤ بیٹھو اور یہ تمہاری آنکھیں اِس قدر سوجھی ہوئیں کیوں ہیں۔۔؟"سب ٹھیک

تو ہے نہ ؟اسفند نے تفتیش بھرے لہجے میں پوچھا

میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی تم سے ایک سوال کرنے آئی ہوں۔۔"اور اپنا جواب لیکر میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔یشم نے ہنوز سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اُس سے کہا

"کہو کیا بات ہے ؟اسفند اب کی تھوڑا پریشان ہوا

"آج سے ڈیڑھ سال پہلے یہ میسج تم نے مجھے کیا تھا نہ۔۔۔یشم نے اپنے سیل فون کو آن کر کے ایک اسکرین شاٹ اُس کو دِکھایا تو اسفند حیران ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی ہوا۔۔"اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ آج یشم اِتنی پُرانی بات کو لیکر کیوں آئی تھی۔۔"اور اُس کا انداز ایسا سنجیدگی سے بھرپور کیوں تھا؟

"ہاں میں نے کیا تھا۔۔سر جھٹک کر اسفند نے جواب دیا

اِس میسج میں صداقت ہے کوئی؟یشم نے اگلا سوال کیا اُس نے بڑی مشکل سے خود کو رونے سے باز رکھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیسا سوال ہے یشم۔۔۔؟اسفند کنفیوز ہوا

"آسان سوال ہے تم احراز کے بیسٹ فرینڈ ہو نہ جو بات وہ مجھے نہیں بتاتا تو وہ تمہیں بتاتا ہے نہ تو بتاؤ مجھے اِس میسج میں کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے۔۔" یا پھر میں یہ سمجھو کہ سارا میسج جھوٹ پر مبنی ہے۔۔۔یشم کا لہجہ سخت ہو گیا تھا

"یش تم بیٹھو اِس حالت میں تمہارا یوں کھڑا ہونا سہی نہیں اور نہ ایسی اسٹریس فل باتیں تمہیں کرنی چاہیے۔۔۔اسفند نے رسانیت سے کہا

"اسفی اُس دن تمہارے اور احراز کے درمیاں جو بھی باتیں ہوئیں تھیں وہ مجھے بتاؤ ورنہ میں خود کو کچھ کر دوں گی۔۔۔یشم نے بڑے ضبط سے کہا

"یش

"تمہیں پتا تھا کہ احراز چراغ کو پسند کرنے لگا تھا۔۔؟وہ ابھی کچھ کہتا اُس سے پہلے یشم نے جو سوال اُس سے کیا اُس پر اسفند اپنی جگہ ششدر سا رہ گیا

"یش یہ تم کیسے جانتی ہوں۔۔۔؟اسفند یار سے کچھ بولا نہیں گیا

"ہاں یانہ؟یشم مطلب کی بات پر ڈٹی تھی

"تم

"ہاں یانہ۔۔۔یشم نے پہلے سے زیادہ اُونچی آواز میں سوال کیا

"وہ چراغ کو پسند نہیں کرتا تھا اُس سے شدید قسم کی محبت کرنے لگا تھا۔۔"اور یہ بات مجھے نہ بھی بتاتا تو بھی اُس کے چہرے سے صاف عیاں تھا۔۔۔اسفند نے بتایا تو یشم کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔"آنکھوں سے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے تھے

"میں جان کیوں نہ پائی؟یشم ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی

"وہ یہ بات تمہیں بتانا چاہتا تھا پر میں نے اُس کو منع کیا۔۔۔اسفند نے خود ہی بتایا

"اُس دن احراز کس کو پرپوز کرنے آرہا تھا۔۔؟اُس کی بات کو اگنور کر کے یشم نے ایک آس سے اُس سے پوچھا

"چراغ کو۔۔۔اسفند نے نظریں چُرا کر جواب دیا تو یشم کی جیسے آخری اُمید بھی ٹوٹ گئی تھی

"پھر تم نے میرے ساتھ یہ دھوکہ کیوں کیا؟" سمجھ میں نہیں آتا دھوکہ مجھے دیا ہے یا کوئی دشمنی تم نے احراز سے نکالی ہے۔۔"کیونکہ بُرا تو ہم دونوں کے ساتھ ہوا ہے۔۔۔یشم عجیب لب ولہجے میں بولی

"میں نے تمہیں یا احراز کو دھوکہ نہیں دیا۔۔"میں بس چاہتا تھا کہ تمہیں تمہاری محبت مل جائے اور احراز کو وہ مل جائے جو اُس کو کبھی تنہا نہ چھوڑے۔۔"چراغ سے محبت کرنا احراز کی محض ایک غلطی ہے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔"وہ کبھی احراز کی نہیں ہو سکتی۔۔۔"اگر تمہاری جگہ احراز چراغ سے شادی کرتا بھی تو وہ خالی دامن رہ جاتا۔۔۔اسفند نے صفائی دیتے ہوئے کہا

"چراغ تو ایک عام سی لڑکی ہے۔۔۔"اُس کو نہ فیشن کا کوئی پتا ہے اور نہ وہ ڈیزائن سے بھرپور رنگ برنگی کپڑے پہنتی ہے۔۔"بڑے سے ڈوپٹے میں ہوتی ہے۔۔"آنکھوں میں موٹا سا چشما لگائے ہوتی ہے۔۔"اُس کا تو سہی سے دماغ بھی کام نہیں کرتا۔۔۔"پھر ایسا بھی احراز نے اُس میں کیا دیکھا جو وہ اُس کو پسند آئی میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ آئی۔۔۔"اُس نے تو کبھی ایک محبت بھری نگاہ احراز پر نہیں ڈالی پھر ایسی کیا بات تھی جو احراز جیسے شخص کو اُس عام سی لڑکی کی طرف اٹریکٹ کر گئی۔۔"جو کبھی میری طرف اٹریکٹ نہ ہو پایا۔۔"میں کم عمری سے اُس کو چاہتی آتی تھی۔۔۔یشم کے لہجے میں ٹوٹے ہوئے کانچ کی آنچ تھی۔۔۔"لیکن اُس کے سوال پر اسفند یار ناچاہتے ہوئے بھی مبہم سا مسکرایا

ایسا سوال میں نے احراز سے کیا تھا۔۔۔اسفند اُس کی بات پر بولا

"پھر کیا جواب دیا۔۔۔؟یشم نے بے چینی سے پوچھا

"اُس نے کہا۔۔۔اِتنا کہتا اسفند وہ پل یاد کرنے لگا جس وقت اُس نے احراز سے پوچھا تھا

"اُس میں ایسا کیا ہے احراز جو تمہارا پتھر دل اُس کے لیے موم ہو گیا ہے"پر کبھی اُس پتھر دل نے یش پر ترس نہیں کھایا؟۔اسفند کے پوچھے گئے سوال پر احراز کچھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بول نہیں پایا تھا شاید وہ الفاظ ترتیب دے رہا تھا اُس کو بتانے کا

"اُس کی آنکھیں۔۔احراز نے بتایا

"اُس کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا؟اسفند نے جاننا چاہا

"اُس کی آنکھوں میں سب کچھ تھا" درد "شکوہ" بیزارگی "اکتاہٹ انتقام کی آگ اور بھی جانے کیا کچھ میں اُن آنکھوں میں اُن سب کو نکال کر بس خود کو ڈالنا چاہتا ہوں "اپنے خواب اُس کی آنکھوں میں سمونا چاہتا ہوں "اُس کو چُن کر دامن میں خوشیاں دینا چاہتا ہوں۔۔احراز نے کہا""

www.novelsclubb.com

"ڈائری میں بھی یہی لکھا تھا اُس نے کہ اُس کی آنکھیں پسند آگئی تھی۔۔۔یشم پھیکا سا ہنسی ہنس کر بولی

"ڈائری؟اسفند نے چونک کر اُس کو دیکھا

"ہاں ڈائری کیا اُس نے کبھی تمہیں یہ نہیں بتایا کہ ایک ڈائری اُس نے چراغ کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نام کر دی ہے۔۔"جس میں اُس نے صاف لفظوں میں لکھا تھا اُس کی آنکھوں پر چند لائنز۔۔۔یشم زخمی سے مسکرا کر جانے کے لیے پلٹی

"دیکھو یش محبت کرنے کے لیے سامنے والے کا فیشن ایبل ہونا یا خوبصورت کپڑے پہننا ضروری نہیں ہوتا یہ تو خود ہی ہو جاتی ہے کبھی بھی کسی سے بھی۔۔۔"اور چراغ بس نام کی چراغ ہے ورنہ وہ ایک اندھیری نگری ہے۔۔"ویسے بھی اب تو احراز بھی اُس کو بُھلانے کی کوششوں میں ہے۔۔اسفند یار نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا

"وہ اگر اُس کو بُھلانے کی کوشش کرتا نہ تو صبح اُس کے تکیے کے نیچے مجھے اُس کی ڈائری نہ ملتی جس میں اُس کی تصویروں کے انبار جمع تھے۔۔۔یشم بغیر کسی تاثر کے کہتی اُس کے کیبن کا دروازہ کھول کر چلی گئی تھی۔۔"پیچھے اسفند نے تھکی ہوئی سانس بحال کی

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Double Episode 25

"موم یش کہاں ہے؟احراز شام کے وقت گھر لوٹا تو یشم کو نا پا کر وفا بیگم کے کمرے میں آ کر اُن سے پوچھا

"یہی ہو گی۔۔وفا بیگم نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

"کیا وہ آپ کو بتا کر نہیں گئی؟اُن کے جواب پر احراز جان گیا کہ یشم کی غیر موجودگی سے "وفا بیگم انجان ہے

www.novelsclubb.com

"اُس کو جہاں بھی جانا ہوتا ہے وہ مجھے بتا کر یا پوچھ کر نہیں جاتی۔۔"خیر تم اُس کو کال کرو۔۔"کہاں ہے اِس کنڈیشن میں اُس کا گھر میں رہنا سیو ہے۔۔۔وفا بیگم اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولی

"جی میں کرتا ہوں۔۔۔احراز ایک نظر اُن پر ڈال کر کہتا باہر آیا تو یشم اُس کو گھر میں

داخل ہوتی نظر آئی

"یش کہاں گئی تھی تم۔۔؟احراز اُس کے پاس آکر سوال کرنے لگا تو یشم نظریں اُٹھائے اُس کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی۔۔"اُس کی آنکھوں کو غور سے دیکھنے لگی جو اُس پر جمی ہوئیں تھیں

"یہی پاس میں تھی۔۔اُس کے چہرے سے نظریں ہٹائے یشم نے جواب دیا

"مجھے بتاتی میں لیکر چلتا یوں اکیلے جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔احراز اُس کی بات پر گہری سانس بھر کر بولا

"اکیلے جانا ضروری تھا۔۔"یشم نے محض اِتنا کہا

"تم ٹھیک ہو؟احراز کو وہ ٹھیک نہ لگی

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔"کیوں کیا ہوا؟یشم زندگی میں پہلی بار جبراً مسکرائی تھی

"کچھ نہیں تم آؤ۔۔"مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔احراز نے کہا

"میں ٹھیک ہوں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔"تمہارا بچہ بھی ٹھیک

ہے۔۔یشم اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بولی

"اندر چلو۔۔احراز نے کہا

"میں چاہتی ہوں آج تم مجھے چراغ کی طرف چھوڑ آؤ۔۔یشم نے اُس کو روک کر کہا" پھر غور سے احراز کے چہرے کے اُتاؤ چڑھاؤ دیکھنے لگی

"اُس کے پاس کیوں جانا ہے۔۔؟احراز نے سنجیدگی سے پوچھا

"یونہی گپ شپ کے لیے۔۔۔"اور ایک ضروری بات بھی کرنی تھی اُس سے۔۔۔یشم سادہ لہجے میں اُس سے کہا

"ٹھیک ہے لیکن ابھی چلو۔۔۔احراز نے اُس سے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا تو بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتی یشم اُس کی تقلید میں چلنے لگی

"کمرے میں آکر یشم نے پوری طرح سے اُس کا جائزہ لیا جہاں اب ڈائری موجود نہ تھی۔۔"یہ دیکھ کر اُس کے چہرے پر جانے کتنے رنگ آکر گزرے تھے۔۔"پھر

اُس نے گردن موڑ کر احراز کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے

"تم نے کھانا کھالیا ہے۔۔؟احراز کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے باہر آئی

"ہاں۔۔۔یشم نے اُس سے پہلی بار جھوٹ بولا تھا ورنہ کبھی ایسی ضرورت اُس کو نہ پڑی تھی

"واقعی؟احراز کو جانے کیوں اُس کی بات پر یقین نہ آیا

"ہاں واقعی اور تم اب فریش ہو جاؤ مجھے چراغ سے ملنا ہے۔۔۔احراز کو دیکھ کر اُس نے ایک بار پھر کہا

"یش وہ کل آئی تھی۔۔"پھر تمہیں اُس سے ملنے کی اِتنی بے تابی کیوں ہے۔۔؟احراز واقعی میں جان نہیں پایا

"کل اُس کا ہاتھ جل گیا تھا نہ تو میں نے دیکھنا تھا کہ وہ کیسا ہے اب"کیونکہ کل نہ اُس نے برنال کا استعمال نہیں تھا کیا تو بس تھوڑی فکر ہونے لگی ہے۔۔۔یشم اُس کے روبرو کھڑی ہوتی بولی تو احراز کی نظروں کے آگے وہ لمحہ گزرا جس لمحے میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اُس کا ہاتھ گرم پانی میں پڑا تھا

"میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہے اُس کو تم سے بہتر چیزوں کا پتا ہو گا۔۔"تم اُس کے لیے فکر مند مت ہو۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"چھوٹی بہن کا مقام دیا ہے اُس کو تو ظاہر سی بات ہے پریشانی تو ہو گی نہ۔۔؟یشم مسکرا کر بولی

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔احراز بس اِتنا کہتا واشروم کی طرف چلا گیا تو دروازہ بند ہوتے ہی یشم یہاں سے وہاں چکر لگاتی گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔"آنکھوں میں پل بھر میں پانی جمع ہو گیا تھا۔۔"منہ پر ہاتھ رکھ کر اُس نے بے ساختہ اپنی سسکیوں کا گلا بیدردی سے گھونٹا تھا

"جو کچھ اُس نے جانا تھا۔۔"اُس کے بعد احراز کو فیس کرنا اُس کے لیے مشکل ثابت ہو رہا تھا۔۔"اب تو اُس کی آنکھوں میں بس اُس کو چراغ کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔۔"کہی نہ کہی وہ خود کو احراز کا مجرم جاننے لگی تھی"کیونکہ جو کچھ تھا اُس نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

احراز سے کہا تھا کہ وہ کبھی اُس کی راہ میں رُکاوٹ نہیں بنے گی۔۔"لیکن اِس وقت اُس کو اپنا آپ ایک کانٹے جیسا لگا۔۔"جو احراز اور چراغ کے درمیاں حائل ہوتا۔۔"جو اُن دونوں کو ملنے سے روک رہا تھا

"میں احراز کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔یہ خیال بے ساختہ اُس کے دماغ میں آیا تھا۔۔"احراز سے الگ ہونے کا خیال کسی کچوکے کی طرح اُس کو اپنے وجود میں لگتا محسوس ہو رہا تھا

"اگر احراز مجھے اپنی زندگی کا اِتنا بڑا سچ نہیں بتا رہا تو میں بھی ساری عمر اِس راز سے خود کو انجان ظاہر کروں گی۔۔"اُس کو بھنک نہیں پڑنے دوں گی کہ میں جانتی ہوں۔۔۔"یشم ایک فیصلے پر پُہنچ کر بولی

"جانتی ہوں۔۔"میں خود غرضی کا مظاہرہ کرنے کا سوچ رہی ہوں۔۔"پر احراز جس طرح شادی کے بعد بھی تو"چراغ کو سوچنے میں خود کو مصروف رکھتے ہو۔۔"ٹھیک ویسے میں بھی مجبور ہوں۔۔"میں خود کو تم سے الگ نہیں کر سکتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔۔"تم میری دُنیا ہو۔۔"تم نے چاہے کبھی مجھ سے پیار نہ کیا ہو۔۔"پر میں نے ہمیشہ سے تمہیں چاہا ہے۔۔"یہ شادی تم شروع سے ہماری دوستی کی وجہ سے نبھا رہے ہو گے پر میں محبت میں نبھا رہی ہوں۔۔"تمہاری چاہت میں۔۔۔"تو جیسا چل رہا ہے ویسے چلنے دو۔۔یشم بند دروازے کو ٹکٹی باندھے دیکھ کر آہستگی سے بولی۔۔۔"تبھی اندر سے دروازہ کُھلنے کی آواز آنے لگی تو یشم نے جلدی سے اپنا رُخ پھیر کر اپنی آنکھوں کو ایک بار پھر صاف کیا جو برسنے کو بے تاب تھیں

"کچھ چاہیے تھا کیا؟احراز اپنے بالوں کو تولیے سے رگڑتا یشم سے بولا

"ہاں چاہیے۔۔۔یشم اُس کی طرف آ کر بولی

"کیا چاہیے؟"ضرور تم نے گول گپے کھانے ہو گے لیکن میں تمہیں اب اسپائسی چیزیں کھانے نہیں دوں گا موم نے کہا ہے یہ سہی نہیں ہے۔۔۔احراز وال مرر میں اپنا عکس دیکھتا اُس سے بولا

"مجھے گول گپے نہیں چاہیے۔۔۔ہیئر برش اُس کی طرف بڑھا کر یشم نے کہا

"گُڈ پھر کیا چاہیے۔۔۔؟احراز نے مصروف لہجے میں اُس سے سوال کیا

"تم۔۔۔یشم نے محض اِتنا کہا تھا احراز چونک کر اُس کو دیکھنے لگا جس کی نظریں اُس پر تھی

"میں آلریڈی تمہیں مل چُکا ہوں۔۔احراز نے سر جھٹک کر اُس سے کہا

"تم آلریڈی مجھے مل چُکے ہو۔۔"کاش اِس کے بجائے تم یہ کہتے کہ یش میں آلریڈی تمہارا ہوں۔۔"میرا ناداں دل خوش ہو جاتا۔۔۔احراز کو غور سے دیکھتی یشم بس یہ سوچ پائی تھی

"گھڑی پکڑانا۔۔۔احراز نے کہا تو یشم نے اُس کی واچ کلیکشن میں ایک بلیک کلر کی گھڑی اُٹھا کر اُس کا ہاتھ اپنی طرف کر کے پہنانے لگی

"مجھے میرا ہر کہا گیا جُملا یاد ہے احراز۔۔"اور اپنا واعدہ بھی لیکن وہ واعدہ تب ختم ہو چکا تھا جب میں تمہارے نکاح میں آچُکی تھی۔۔"میں شاید پہلے اپنا دل بڑا کر کے تمہیں کسی اور کو سونپ دیتی۔۔"لیکن اب یہ میرے لیے ممکن نہیں

کیونکہ میں بھی ایک عورت ہوں اور ایک عورت کا اِتنا ظرف نہیں ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو کسی اور کے حوالے کرے۔۔"محبت میں یہ قربانی دے ڈالتی لیکن اب یہ میرے لیے ممکن نہیں۔۔"مجھے معاف کرنا احراز۔۔۔اُس کے ہاتھ میں گھڑی پہناتی یشم دل ہی دل میں اُس کو مخاطب تھی

"میں تمہارا کوٹ لاتی ہوں۔۔۔یشم اِتنا کہتی جانے لگی تو احراز نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روبرو کیا

"میں اِس وقت کوٹ کا کیا کروں گا۔۔؟احراز نے اپنی طرف اِشارہ کر کے کہا تو یشم نے اب غور کیا کہ احراز اِس وقت بلیک گول گلے والی شرٹ اور وائٹ پینٹ میں ملبوس تھا۔۔

"اُپسس میں سمجھی تم آفس کے لیے تیار ہو رہے ہو۔۔۔یشم اپنے سر پہ ہاتھ مارتی ہوئی اُس سے بولی

"یش تم ٹھیک ہو نہ؟احراز کو تفتیش سی ہونے لگی

"میں ٹھیک ہوتی ہوں یا نہیں ہوں۔۔" یہ تمہیں پتا چل جاتا ہے نہ۔۔۔یشم اُس کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر بولی

"ہاں کیونکہ تم میری دوست ہو۔۔۔احراز نے کہا تو یشم کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔"زندگی میں پہلی بار لفظ "دوست "اُس کو بہت بُری طرح سے چُھبا تھا

"میں تمہاری بیوی ہوں احراز۔۔۔اُس سے تھوڑا فاصلہ بناتی یشم نے لفظ بیوی پر خاصا زور دیا تھا جس پر ایک پل کو احراز حیران ہوا

"جانتا ہوں لیکن یہ میں نے ایسے ہی بول دیا تھا۔۔"تم اِتنا اوورری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟احراز اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

"ایسے ہی سوری۔۔۔یشم گہری سانس بھر کر خود کو کمپوز کرنے لگی

"باہر آجانا میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔احراز نے کہا تو آگے بڑھ کر یشم اُس کے سینے سے لگی

www.novelsclubb.com

"نکاح کے وقت جب ہم نکاح نامے پر اپنا دستخط دیتے ہیں تو ہم بس لڑکیاں خود کو تم مردوں کو سارے اختیارات نہیں دیتی بلکہ تم مردوں کے اختیارات بھی سارے لیتی ہیں۔۔"جس طرح ایک سائن کرنے سے انسان کی پراپرٹی دوسرے کے نام ہو جاتی ہے۔۔"ٹھیک ویسے نکاح نامے پر سائن کرنے کے بعد احراز تم نے اپنا آپ میرے حوالے کیا تھا۔۔"تم اب میری ملکیت میں آتے ہو اور کوئی بھی مالک اپنی ملکیت میں کسی اور ایرے غیرے کو حصہ نہیں دیتا۔۔"میں چاہوں تو چراغ تمہیں دے سکتی ہوں۔۔"تمہیں وہ خوشی دے سکتی ہوں جو تم نے میرے لیے ہماری دوستی کے لیے قُربان کر دی۔۔"لیکن میں ایسا کبھی کروں گی نہیں۔۔"کیونکہ میں جانتی ہوں اگر وہ تمہاری دسترس میں آ گئی تو میری زات اگنور ہو گی۔۔"تم مجھے وہ کچھ نہیں دو گے جو ابھی دے رہے ہو۔۔"تمہارا حصول تمہارا سب کچھ وہ ہو جائے گی۔۔"اُس کی ایک مسکراہٹ کے لیے تم ہر حد پار کر دو گے۔۔۔"میں تمہیں جانتی ہوں احراز تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں تم

اگر کسی کو اگنور کرتے ہو تو بلا کا کرتے ہو اور اگر محبت کرتے ہو تو اُس کے لیے جنونی ہو جاتے ہو۔۔"تمہارے اندر جو چراغ کے لیے محبت دبی ہوئی ہے اُس کو میں کبھی باہر آنے نہیں دوں گی۔۔"دبی ہوئی محبت کو اگر ہوا لگی تو یشم راجپوت کون ہے؟"یہ تم مکمل طور پر فراموش کر جاؤ گے تمہاری زندگی کا دائرہ محض چراغ تک محدود ہو جائے گا۔۔"جو میں کبھی برداشت نہیں کروں گی۔۔"تم میرے ہو احراز صرف میرے۔۔"اور کوئی بھی عورت یہ حوصلہ نہیں رکھتی کہ اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ بانٹیں۔۔۔"اور میں نے جانا ہے جو عورت مرد کو زیادہ اپنے قریب نہیں آنے دیتی یا اُس سے زیادہ باتیں نہیں کرتیں۔۔"مرد ایسی ہی عورتوں پر اٹریکٹ ہوتا ہے۔۔"اور میں نہیں چاہوں گی کہ اور تم اُس کی بے نیازی دیکھ کر اُس کی طرف اٹریکٹ ہونے لگو۔۔۔"یہ خود پرستی ہے تو ہاں میں خود پرست ہوں۔۔"لیکن میں کبھی تمہیں کسی اور سے بانٹوں گی نہیں۔۔۔"کیونکہ اب سوال صرف میرا نہیں میرے بچے کا بھی ہے۔۔۔اُس کے سینے سے لگی یشم

مسلسل اپنی سوچ کے تانے بانے جوڑنے لگی تھی۔۔"لاکھ کوششوں کے باوجود وہ خود میں ایسی فراخدلی کا جذبہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔۔"دوسرا جہاں تک اُس نے چراغ کو جانا تھا ایسے میں اُس کو یہی لگتا تھا کہ وہ کبھی احراز کو اپنائے گی نہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ایک شادی شدہ مرد ہے"جو عنقریب باپ کے رُتبے پر فائز ہونے والا تھا

"آج تم اِتنا ایموشنل کیوں ہونے لگی ہو؟احراز اُس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولا

"ایموشنل نہیں ہو رہی بس تم پر پیار زیادہ آرہا ہے۔۔۔یشم اُس کے سینے سے اپنا سر اُٹھا کر بولی

"خیریت ہے نہ؟!"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم بہت دیر تک روئی ہو۔۔۔حراز نے بغور اُس کے تاثرات کو جانچ کر بولا"کچھ تھا جو اُس کو کھٹک رہا تھا

"روئی نہیں ہوں بس وومٹنگ ہو رہی تھی صبح سے تو اُس نے بے حال کیا ہوا تھا صبح

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے۔۔یشم نے جلدی سے بہانا بنایا

"تمہیں وومٹنگ ہو رہی تھی۔۔۔"اور یہ بات تمہیں اب بتانا یاد آیا ہے۔۔"یش میرے خیال سے ہمیں ہوسپٹل جانا چاہیے نا کہ کسی اور کے پاس۔۔۔احراز اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولا

"پریشانی والی کوئی بات نہیں وومیٹنگ ہوتی ہے اور میں نے ڈاکٹر کی دی ہوئی دوائی کھالی تھی اب بہتر فیل کر رہی ہوں تم بس مجھے وہاں چھوڑ آؤ جہاں چھوڑنے کا میں نے کہا ہوا ہے پھر ایک گھنٹے بعد مجھے واپس لینے بھی آنا۔۔۔یشم نے اپنا لہجہ ہشاش بشاش کیا

www.novelsclubb.com

"پکا ٹھیک ہو؟احراز مطمئن نہیں ہوا

"افکورس اب چلو۔۔۔یشم نے مصنوعی گھوری سے اُس کو دیکھ کر کہا تو ناچار احراز کو اُس کی بات ماننا پڑی

"صبح بہت تکلیف میں تھی۔۔"بہت زیادہ تکلیف موت سے پہلے موت کی اذیت

کو برداشت کیا تھا۔۔"لیکن اب میں ٹھیک ہوں" بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔اُس کے ہمقدم ہو کر احراز کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر یشم نے اُس سے کہا تو احراز نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا جو کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی تھی۔۔

"پورے ایک گھنٹے بعد آجانا۔۔۔مطلوبہ جگہ پُہنچ کر یشم نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے احراز سے کہا جس کی نظریں باہر موجود تختی پر جمی ہوئیں تھی جہاں لکھا ہوا تھا۔۔۔

"خانزادہ ہاؤس"

"ہاں میں آجاؤں گا۔۔۔پر سوچ نگاہیں تختی پر جمائے احراز نے اُس کو کہا

"کیا دیکھ رہے ہو؟اُس کا دھیان دوسری جگہ دیکھ کر یشم نے پوچھا

"تمہاری دوست کیا پٹھان خاندان سے ہے؟احراز نے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا

"پتا نہیں کیوں؟"یشم کو اُس کا سوال سمجھ میں نہیں آیا

www.novelsclubb.com

"تختی دیکھ کر خیال آیا۔۔"خیر ہو سکتا ہے یہ گھر جس کا ہے وہ پٹھان ہو۔۔۔احراز نے جواباً کہا

"ہو سکتا ہے کیونکہ چراغ کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے ایسا۔۔"ناتو پٹھانوں جیسی اُس کی رنگت ہے اور نہ آنکھیں ہیں۔۔۔یشم اُس کی بات سے اتفاق کرتی بولی تو احراز خاموش رہا

"میں جاتی ہوں لیکن تم وقت پر آجانا۔۔۔یشم اِتنا کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئ

"اُس کا غُصہ پٹھان لوگوں کو بھی مات دے دیتا ہے۔۔۔جاتی ہوئی یشم کی پشت کو دیکھتا احراز بہت دھیمی آواز میں کہتا اپنی گاڑی کو واپسی کے لیے موڑ گیا۔۔

"یشم پہلی بار چراغ کے گھر آئی تھی اور اندر داخل ہوتے ہی لان کو دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ستائش اُبھری تھی۔۔۔"جہاں لان میں خوبصورت سے پودے

تھے۔۔"اور لان میں جھولا بھی موجود تھا۔۔"جس کو مسکرا کر دیکھتی یشم گھر کے اندر داخل ہوئی تو ہال میں صوفوں پر سفید کپڑا دیکھتی وہ حیران رہ گئی ایسا لگ رہا تھا جیسے گھر سالوں سے بند تھا

"آپ یہاں؟یشم حیران سی کھڑی معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اپنے پیچھے چراغ کی آواز کو سن کر وہ جھٹکا کھا کر پلٹی تھی

"تم یہاں رہتی ہو؟"یشم اُس کو دیکھ کر بولی جس کے ہاتھ میں تین چار کتابیں تھیں۔۔"ہمیشہ کی طرح وہ کالے کپڑوں میں ملبوس تھی۔"بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔"اور ڈوپٹہ شانوں پر اوڑھا تھا جبکہ اُس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا

"ہاں لیکن آپ یہاں اچانک۔۔۔؟چراغ کو اُس کے آنے کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا

"کیا تمہیں میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا؟"یشم غور سے اُس کو دیکھ کر بولی

"ایسی بات نہیں دراصل مجھے آپ کے آنے کا پتا نہیں تھا ورنہ میں حالت سُدھار لیتی۔۔۔چراغ اِتنا کہہ کر کتابوں کو سائیڈ پر ہٹاتی صوفوں سے چادر ہٹانے لگی۔۔"تاکہ وہ آرام سے بیٹھ پائے

"تم نے گھر کو ایسے کیوں بنایا ہوا ہے؟"آئے مین ایسا لگتا ہے جیسے یہاں کوئی نہیں رہتا۔۔۔"لیکن تم رہتی ہو۔۔"پر حیرت ہے اِس خوبصورت گھر میں تم اکیلی رہتی ہو۔۔یشم صوفے پر بیٹھتی اُس سے بولی

"میں نے ایک کمرے کو ڈیکوریٹ کیا ہوا ہے۔۔"اکیلی رہتی ہوں تبھی اِن پردوں کو ہٹانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔۔چراغ نے اُس کی بات پر کہا

"تمہیں یہاں وحشت نہیں ہوتی؟یشم نے غور سے اُس کو دیکھ کر سوال کیا

"اپنے گھر میں کس کو وحشت ہوتی ہے؟چراغ نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"کیا دیواروں پر تصویریں چسپاں ہیں۔۔"دیواروں پر بھی کپڑا دیکھ کر یشم نے ایک

اور سوال کیا

"کچن میں چائے کے لیے گرم پانی پتیلے میں رکھ کر آئی ہوں۔۔"آپ بیٹھے میں چائے بنا کر آتی ہوں۔۔چراغ نے خوبصورت طریقے سے اُس کی بات کو ٹال دیا تھا۔۔"جس پر یشم اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جہاں بے چینی کی صاف عیاں تھی

"شیور۔۔۔یشم نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی توچراغ نے اپنا رُخ کچن کی طرف کیا۔۔"اُس کے جاتے ہی یشم اپنی جگہ سے اُٹھ کر متلاشی نظروں سے چاروں اطراف دیکھنے لگی

"اگر یہ گھر واقعی میں چراغ کا ہے تو وہ ہماری طرف کیوں رہتی تھی؟"اور اگر یہ اُس کا ہے توچراغ کے بارے میں کچھ نہ کچھ یہاں سے ضرور ملے گا۔۔۔"کہ وہ کہاں سے ہے۔۔"اُس کے آگے پیچھے کون ہے؟"اور ایک یہ کہ وہ ایسی کیوں ہے؟"وہ ہمیشہ کالے کپڑوں میں کیوں رہتی ہے؟یشم ایک احتیاطی نظر کچن کی طرف ڈالتی خود سے سوال جواب کرنے لگی۔۔"پہلے تو نہیں لیکن اب اُس کو چراغ

کے بارے میں سب کچھ جاننے کا اشتیاق ہوا۔۔" تبھی اُس نے اپنا رُخ لاؤنج کی طرف کیا جہاں ہر جگہ کتابیں بکھری پڑی تھیں۔۔"جن کو اگنور کرتی وہ ٹیبل کے پاس ایک ڈرار کو کھولنے لگی تو ڈھیر ساری نیند کی گولیوں کو دیکھ کر اُس کو حیرانگی کا شدید جھٹکا لگا تھا

"واٹ دا؟"کیا چراغ کو نہیں پتا کہ اِن کا استعمال کرنا نقصاندہ ہو سکتا ہے۔۔یشم کو چراغ سے ایسی کوئی اُمید نہ تھی۔۔'لیکن اپنا سر جھٹکتی وہ دوسرا ڈرار کھولنے لگی تو ایک خاکی رنگ کا لفافہ تھا۔۔"جس کو کھول کر دیکھنے کے بجائے یشم نے اپنی پرس میں ڈالا تھا کیونکہ اُس کو یہی لگا تھا کہ یا تو ضروری کوئی کاغذات ہو گے اُس میں جس کو دیکھ لینے کے بعد تھوڑا بہت چراغ کے بارے میں اُس کو پتا چل جائے گا یا کچھ اور ہی ضروری چیزیں ہو گی۔۔

"یا اللہ جانتی ہوں کہ یہ سب غلط ہے"پر اللہ میری نیت سے آپ واقف ہیں۔۔"وہ بُری نہیں۔۔اپنا ضمیر مطمئن کرتی یشم نے تیسرا ڈرار کھولا تو نظروں

کے سامنے چند تصویریں آئی جس کو دیکھ کر یشم کتنے ہی پل ساکت رہی تھی۔۔"کیونکہ تصویروں میں کوئی اور نہیں چراغ خود تھی۔۔"خوبصورت گلابی رنگ کے پلین گرم لباس میں ملبوس چراغ کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔"بال کُھلے ہوئے دائیں بائیں کندھوں پر موجود تھے۔۔"تصویر میں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بہت خوش ہے کیونکہ اُس نے تصویر نکلوائی ہی کچھ ایسی تھی۔۔"دوسری تصویر میں اُس نے ہونٹوں کو گول شیپ دیئے وہ وکٹری کا نشانہ دے رہی تھی۔۔"جبکہ اُس تصویر میں ریڈ کلر کے گاؤن میں ملبوس تھی جبکہ بالوں کا جوڑا بنایا تھا اور چہرے پر میک اپ ہونٹوں پر گہری لال لپ اسٹک دیکھ کر یشم کو اندازہ ہوا کہ شاید تصویر کسی ایونٹ میں جانے سے پہلے یا کسی ایونٹ میں شرکت کے دوران اُس نے نکالی تھی جس میں وہ بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔"چہرے پر سکون کی لہریں"ہونٹوں پر سچی مسکراہٹ آنکھوں میں چمک اُس کو بہت منفرد ظاہر کر رہی تھی۔۔

"چراغ تو ایک عام سی لڑکی ہے۔۔۔"اُس کو نہ فیشن کا کوئی پتا ہے اور نہ وہ ڈیزائن سے بھرپور رنگ برنگی کپڑے پہنتی ہے۔۔"بڑے سے ڈوپٹے میں ہوتی ہے۔۔"آنکھوں میں موٹا سا چشمہ لگائے ہوتی ہے۔۔"اُس کا تو سہی سے دماغ بھی کام نہیں کرتا۔۔۔"پھر ایسا بھی احراز نے اُس میں کیا دیکھا جو وہ اُس کو پسند آئی""

"یہ تصویر دیکھ کر یشم کو اپنے الفاظ شدت سے یاد آئے تھے۔۔"اُس کو پتا چلا کہ جس طرح تصویر کے دو رُخ ہوتے ہیں ٹھیک ویسے چراغ کی زندگی کے دو پہلو تھے۔۔"جن سے وہ پوری طرح سے انجان تھی۔۔

"گہری سانس بھر کر یشم نے ایک اور تصویر دیکھی جو تیسری آخری تصویر تھی اور اُس میں اُس کے ساتھ ایک لڑکا کھڑا تھا۔۔"وہ کون تھا؟"یہ یشم جان نہ پائی کیونکہ

چراغ کی نظریں کیمرہ کی طرف تھیں تو اُس لڑکے کی نظریں چراغ پر تھیں۔۔"جس پر اُس کے چہرے کا ایک حصہ ہی یشم دیکھ پائی تھی۔۔"اُس کے بعد یشم کی اپنی بس ہو گئی تھی وہ بے یقینی جیسی کیفیت میں ایک جگہ ٹِک کر کھڑی رہ گئی۔۔"گزرے دو سالوں کو سوچتے یشم کو یاد نہ آیا کہ اُس نے کب "چراغ کو مسکراتا دیکھا تھا؟ یا پھر کب کالے کپڑوں کے علاوہ کسی اور رنگ میں اُس نے دیکھا ہو

"سمجھ نہیں آرہا چراغ کی حقیقت کیا ہے؟"چراغ وہ ہے جو میں نے دیکھی ہے یا پھر وہ جو ایک تصویریں دیکھا رہا ہے۔۔۔"اگر شروع سے وہ ایسی نہیں تو اب اُس کو کیا ہوا ہے؟"کیا اُس کو پیار میں دھوکہ ملا ہے؟ایسے جانے کتنے سوال یشم کے دماغ میں آئے تھے جن کو سوچتی وہ ہال میں واپس آئی تھی کیونکہ جو اُس نے دیکھا تھا اُس کے بعد اُس میں اِتنی ہمت نہ بچی تھی کہ وہ چراغ کے بارے میں کچھ اور جاننے کا سوچتی بھی۔۔"لیکن جو لفافہ اُس نے اپنی پرس میں ڈالا ہوا تھا اُس پر وہ پر سکون

تھی کہ اُس میں چراغ کا پورا نام یا کچھ اور باتیں جان لے گی وہ جو اُس کو افروز بیگم نے تو ان دو سالوں میں کبھی نہیں بتائیں

معذرت تاخیر ہو گئی۔۔۔چراغ اُس کے سامنے چائے کے ساتھ کباب رکھ کر معذرت خواہ لہجے میں بولی تو یشم اپنی سوچوں سے باہر نکلتی "اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جہاں سانولی رنگت میں سُرخیاں گھُلی ہوئی تھی۔۔"ہونٹ سُرخ قندھاری بنے ہوئے تھے۔۔"چراغ کو دیکھ کر اُس کو ایسا لگا جیسے وہ رو کر آئی ہو اور شاید اپنی سسکیاں دبانے کے چکر میں ہونٹوں کو بے دردی سے کُچلا تھا

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟چراغ نے مسلسل اُس کی نظریں خود پر محسوس کی تو سوال کیا

"دیکھ کر سوچ رہی ہوں کہ تم میں ایسا کیا ہے جو ہر مرد تمہاری خواہش کرتا ہے۔۔۔یشم نے بے ساختگی کے عالم میں اُس سے کہا تو چراغ نے نظریں اُٹھائے

اُس کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو جو کچھ اُس نے سُنا وہ واقعی یشم نے کہا تھا یا پھر اُس کے کانوں کا دھوکہ

"سوری میرے کہنے کا مطلب تھا کہ تم ایسے خود کو کیوں بنائے رکھتی ہو۔۔"خود کو دیکھو کیسے اولڈ فیشن کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہیں۔۔"اپنے بالوں کو دیکھو ناخن کو دیکھو۔۔۔یشم کو اپنے الفاظوں میں چُھپی سختی کا احساس ہوا تو فوراً سنبھل کر بولی وہ چراغ سے ایسے بات کرنا نہیں چاہتی تھی پر جانے کیسے اُس نے ایسے بات کر دی

"میں ٹھیک ہوں اپنے حال میں۔۔۔چراغ نے محض اِتنا کہا

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب؟یشم نے اُس کے ہاتھوں کو دیکھ کر پوچھا۔۔"چراغ کا ہوائیاں اُڑا چہرہ دیکھ کر اُس کو احساس ہونے لگا کہ جو کچھ اُس نے چراغ سے بولا وہ نہیں کہنا چاہیے تھا

.Much better

چراغ نے سنجیدگی سے جواب دیا

"ایک سوال کروں اگر بُرا نہ مانو تو۔۔۔چائے کا گھونٹ بھر کر یشم نے اُس سے پوچھا

"جی کریں؟چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

"کیا کبھی تم نے کسی سے پیار کیا ہے؟یشم نے سوال کرتے ہوئے ایک بار بھی اُس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹائیں تھیں کیونکہ وہ اُس کا ہر بدلتا ہوا تاثرات دیکھنا چاہتی تھی

"جی کی ہے۔۔۔چراغ نے بلا جھجھک جواب دیا تو یشم کو یقین نہ آیا کیونکہ اُس کو نہیں تھا لگا کہ چراغ اِتنی آسانی سے بتادے گی

"پھر وہ کون ہے اور کہاں ہیں؟یشم نے بے چینی سے پوچھا

"وہ ہے جس کو میں چاہتی ہوں۔۔"رہی بات کہاں ہے تو وہ میرے دل میں ہے۔۔۔چراغ کے جواب نے اُس کو کچھ اور بولنے کے قابل نہ چھوڑا تھا

"نہیں میرا مطلب وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہے۔۔؟یشم نے سنبھل کر کہا

"پتا نہیں میں اکثر خود اُس سے یہ سوال کیا کرتی تھی لیکن وہ بتاتا نہیں۔۔"تو اب

میں نے سوال کرنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔چراغ اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بولی

"تمہاری ایج کیا ہے؟اُس کا پاگلوں جیسا انداز دیکھ کر یشم پوچھے بغیر نہ رہ پائی

"یاد نہیں شاید بائیس سال۔۔۔چراغ نے سوچ سوچ کر بتایا

"تم بائیس سال کی ہو اور ابھی تک میڈیکل کے تھرڈ ایئر میں ہو؟یشم کو تعجب ہوا

"اسٹڈی کی کوئی ایج نہیں ہوتی۔۔۔چراغ نے کہا تو یشم خاموش سی ہو گئ

"اچھا یہ بتاؤ جس سے تم پیار کرتی ہو اُس کی کوئی تصویر ہے۔۔"میں دراصل اُس کو

دیکھنا چاہتی ہوں۔"اور نام کیا ہے اُس کا۔۔۔یشم نے کچھ ہچکچاہٹ سے کہا

"میں اُس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔چراغ کو اب بُرا لگنے لگا

تھا۔۔"اُس کو یشم کا ایسے سوالات کرنا پسند نہیں آرہا تھا۔۔"وہ آخر کیوں اُس کو

کریدنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔"کیوں اپنی باتوں سے اُس کو وہ سب سوچنے پر اُکسا رہی تھی جس کو نہ سوچنے کے وہ ترتیب تلاش کیا کرتی تھی

"کیوں؟یشم نے عجیب نظروں سے اُس کو دیکھا

"جہاں اُس کا نام آتا ہے وہاں میری آنکھوں سے آنسو کسی سیلاب کی مانند برستے ہیں۔۔۔چراغ نے کھوئی ہوئی کیفیت میں بتایا

"کیا تمہاری زندگی میں تمہیں بہت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔۔۔؟یشم اُس کو افسوس سے دیکھ کر بولی اُس کو محسوس ہوا جیسے چراغ کو ضرورت تھی کسی مضبوط سائبان کی جو اُس کو اپنی آغوش میں بھر کر اُس کا ہر دُکھ درد خود میں سمیٹ لیتا

"مجھ سے کسی نے کہا تھا اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔۔"وہ بس انسان کی زندگی میں اُتاؤ چڑھاؤ کو لاتا ہے۔۔۔"زندگی میں غموں کا آنا ایک طرح سے زندگی کی خوبصورتی ہے کیونکہ خزا کے بعد بہار آتی ہے۔۔۔"دُکھ درد "تکلیف میں انسان وہ سب کچھ سیکھ جاتا ہے جو لگژری لائیف اور خوش و خرم رہتے ہوئے نہیں سیکھ

پاتا۔۔۔چراغ نے اُس کی بات کا جواب دیتے کہا تو یشم گہری سانس بھر کر اپنا سر صوفے پر ٹِکا یا

"تم ایک پہیلی ہو مطلب اگر تمہارا اللہ پر اتنا کامل اعتبار ہے تو یوں خود کو بے رنگ زندگی جینے میں کیوں ڈھالا ہوا ہے؟ یشم کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے

"یہ میری قسمت ہے۔۔چراغ نے سادہ لہجے میں اُس سے کہا

"اچھا میں ایک اور بات کر سکتی ہوں تم سے؟ یشم نے کہا

"جی۔۔۔چراغ نے اجازت تھی

"زندگی میں اگر کبھی تمہیں محبت اور دوستی میں سے کسی ایک کو چُننا پڑے تو تم کس کو چنو گی۔۔؟"دوستی کو یا پھر محبت کو یاد رہے دوستی پُرانی اور گہری ہو "محبت بعد میں آنے والی چیز ہے۔۔یشم نے اُس سے جو سوال کیا اُس پر وہ سوچ میں مبتلا ہو گئ

"دوستی میری کبھی کسی سے ہوئی نہیں تو میں آپ کو اِس سوال کا جواب نہیں دے سکتی کیونکہ جو احساس میں نے محسوس نہیں کیا وہ بیان کیسے کر سکتی ہوں؟"اور جو

محسوس کیا ہے اُس کو لفظوں میں بیان کرنا میرے لیے از حد مشکل ہے۔۔۔چراغ نے کہا

"اچھا خیر چھوڑو مجھے اپنا گھر تو دِکھاؤ۔۔۔یشم نے اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بنایا اور اِس درمیاں اُس نے چراغ کی ہر ادا "ہر حرکت کو نوٹ کیا تھا کہ وہ کیسے سب کرتی ہے۔۔"اُس کو دیکھ کر وہ اُس میں کچھ اسپیشل سا تلاش کرنے لگی جو اُس کو نہیں مل رہا تھا

"کیوں نہیں آپ آئے۔۔چراغ اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی تو یشم بھی اپنی چادر کو خود پر اچھے سے لپیٹ کر اُٹھ کھڑی ہوئی

"ویسے اگر میں یہ سوال کروں تو کیا جواب ہو گا آپ کا؟چراغ اُس کو اُٹھا دیکھ کر بولی

"میں محبت کو چُنو گی۔۔یشم نے فوراً جواب دیا

"دوستی نہیں جو گہری بھی ہو؟چراغ نے پوچھا

"دوستی اور محبت اگر انسان سے ہو تو بندہ بس محبت کو چوز کر سکتا ہے۔۔۔یشم نے

اِس بار مسکرا کر کہا تو دونوں کے درمیاں خاموشی کا دورانیہ حائل ہوا

"آپ یہاں کیا کسی کام سے آئی تھی؟" مطلب آج پہلے کبھی آئی نہیں تو اِس لیے جاننا چاہ رہی تھی۔۔۔چراغ یشم کے ساتھ آہستہ سے چلتی پوچھنے لگی

"میرا دل چاہ رہا تھا تمہیں دیکھنے کا تم سے باتیں کرنے کا۔۔۔یشم نے جواباً کہا

"آپ نے اپنے بچہ کا نام کیا سوچا ہے۔۔؟چراغ کے لہجے میں یہ سوال کرتے ایک عجیب سی کھنک اور تجسس تھا جس کو یشم نے صاف کیا تھا

"مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا نام رکھو۔۔" گوگل یوٹیوب نیٹ پر ہر جگہ نام کو دیکھا ہے اور ہر نام اِتنا پسند آتا ہے کہ کیا بتاؤں کنفیوز ہو جاتی ہوں۔۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر بتایا

"تو نیٹ پر سرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟" آپ اپنے شوہر کے ساتھ مل بیٹھ کر کوئی نام منتخب کریں نہ جو آپ کے دماغ میں ہو۔۔" جس نام کا مطلب بھی اچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو۔۔۔چراغ نے مشورہ دیتے ہوئے اُس سے کہا

"ہاں اب یہی کرنا پڑے گا ویسے احراز کو بیٹی کا شوق ہے اُس نے نام بھی سوچ لیا ہے۔۔"یشم رُک کر اُس کے سامنے کھڑی ہوتی بولی

"اچھا کونسا نام ہے؟چراغ نے پوچھا

"روشنی۔۔۔یشم نے بتایا

"روشنی؟چراغ نے زیر لب وہ نام دوہرایا

"کیا تمہیں پسند نہیں آیا نام؟"ویسے تمہارے نام کا بھی یہی مطلب ہوتا ہو گا نہ؟یشم اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

"اچھا نام ہے لیکن آپ دونوں کے نام سے میل نہیں کھاتا جیسے آپ کا نام یشم ہے تو آپ اپنی بیٹی کا نام "یشل" رکھ سکتیں ہیں۔۔۔چراغ نے شانے اُچکا کر عام انداز میں کہا

"احراز نے میرے نام پر کبھی غور نہیں کیا اگر کرتا تو "یشل" نام اُس کے دماغ میں

ضرور آتا پر اُس کے دماغ میں تو "روشنی" نام آیا تھا۔۔یشم عجیب مسکراہٹ سے بولی تبھی باہر سے ہارون کی آواز آنے لگی تھی

"لگتا ہے احراز آگیا ہے مجھے لینے۔۔" ویسے میرے جانے کے بعد تم کیا کرو گی یہاں اکیلے؟ یشم نے اُس کو دیکھ کر سوال کیا

"کتابیں پڑھوں گی آپ کے آنے سے پہلے میں کتابیں ہی پڑھ رہی تھی۔۔۔چراغ نے بتایا

"بور نہیں ہوتی؟" اور کیا تمہارے پاس سے کتابوں کا خزانہ ختم نہیں ہوتا؟ یشم نے قدرے مزاحیہ انداز میں اُس سے کہا

"نہیں کتابیں ختم نہیں ہوتی اور نہ وہ انسان کا ساتھ چھوڑتی ہیں۔۔" مجھے اچھا لگتا ہے اُن کو پڑھنا ہے۔۔" اپنا آپ کتابوں کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے جواب دیا

"مجھے تو کتابیں اریٹیٹ کرتے ہیں خیر تمہارے گھر میں کوئی فیملی پک

نہیں۔۔۔؟یشم نے پورے گھر کا جائزہ لیتے ہوئے کوئی اور پکچر نہ دیکھی تو اُس سوال کیا

فیملی پکچر کے لیے فیملی کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔۔چراغ کے لہجے میں ٹوٹی ہوئی کرچیوں کی چُبھن تھی

"سوری۔۔۔۔یشم کو اپنے سوال پر افسوس ہوا

"سوری والی کوئی بات نہیں خیر آپ کو جانا چاہیے۔۔" باہر کوئی ہے جس کو آپ کا انتظار ہے۔۔چراغ نے اُس سے کہا تو یشم ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائی

"تم نے کبھی احراز کی آنکھوں میں دیکھا ہے؟یشم نے عجیب لہجے میں اُس سے سوال کیا

"میں اُن کی آنکھوں میں کیوں دیکھوں گی؟چراغ کو اُس کا سوال بھونڈا سا معلوم ہوا کیونکہ ایسا ہی ایک سوال اُس سے اسفند کر چُکا تھا

"ایسے ہی انسان کی نظر پڑ جاتی ہے نہ۔۔۔یشم نے سرسری لہجے میں کہا

"میں نہیں دیکھتی اُن کی آنکھوں میں مجھے ڈر لگتا ہے اُن کی آنکھوں میں دیکھنے سے۔۔۔چراغ نے اپنا جواب بھی اُس کو وہ دیا جو سال قبل اُس نے اسفند کو دیا تھا

"ڈر کیسا۔۔؟"آنکھیں تو دل کا آئینہ ہوتیں ہیں۔۔۔یشم اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

"آنکھوں پر نہ جایا کریں یقین کرے دھوکہ کھائے گیں کیونکہ انسان کے دل و دماغ میں کیا ہوتا ہے وہ کوئی نہیں جانتا۔۔"بس دو کو پتا ہوتا ہے ایک خُدا کو تو دوسرا اُنہیں خود کو۔۔۔چراغ اُس سے نظریں پھیر کر بولی۔۔"آج اُس کو یشم کے لہجے میں اور آنکھوں میں وہ چاہت نظر نہ آئی تھی جو اکثر اُس کو نظر آتی تھی

"مجھے بس اِتنا پتا ہے جو انسان خود ادھورا ہوتا ہے یا جس نے خود شکست کھائی ہوتی ہے وہ کسی دوسرے کو نہ تو ادھورا کرتا ہے اور نہ شکست دیتا ہے۔۔۔یشم اُس کے گلے لگ کر بولی

"انسان کسی دوسرے انسان کو اپنے ہاتھوں سے ادھورا تب کرتا ہے۔۔"جب اللہ

نے اُس انسان کی زندگی میں ایسا کچھ لکھا ہو۔۔"مجھے نہیں پتا آپ کیوں آج مجھ سے ایسے بات کر رہی ہیں لیکن ہاں میں اِتنا ضرور کہوں گی میری زات سے کبھی آپ کو تکلیف نہیں پُہنچے گی میری طرف سے آپ ہر لحاظ سے مطمئن ہو جائے۔۔"مجھے ایسے نہ دیکھے جیسے میں نے آپ کی کسی قیمتی چیز کو چُرا لیا ہو۔۔"یقین جانے اپنا آپ ایک گھنٹے سے مجرم لگ رہا ہے۔۔۔چراغ اُس سے فاصلہ بنا کر بولی تو یشم ساکت سی چراغ کا چہرہ تکنے لگی جو ہر احساس سے پاک تھا۔۔"اُس کو یقین نہ ہوا کہ چراغ اِتنی جلدی باتوں کو بھانپ جایا کرتی ہے یا پھر یوں اُس کے منہ پر ایسا کچھ بولے گی۔۔"یشم کو شرمندگی کا احساس شدت سے ہونے لگا تھا

"چراغ وہ

"میں نے آپ کو غلط نہیں کہا بس زندگی میں جو کچھ برداشت کیا ہے اُس کے بعد لہجہ میں پہچان جایا کرتی ہوں۔۔۔"سمجھ آجاتا ہے کہ کون اپنا ہے اور کون پرایا۔۔"کس کے لہجے میں اپنائیت ہے اور کون ہے جس کے لہجے میں کھوٹ

ہے۔۔"میں نے خود کو اِن دُنیاوی رشتوں سے آزاد کروایا ہے۔۔"میں نے جان لیا ہے یہاں میرا کوئی نہیں مجھے اکیلے سروائیو کرنا ہے۔۔"میں اکیلی ہوں لیکن خوش ہوں۔۔"اپنی زندگی کے اِس دوہرائے پر ہوں جہاں نہ کسی کے آنے کی خوشی ہوتی ہے نہ کسی کے جانے کا غم۔۔۔"آپ میرے بارے میں انجان ہیں خیر میرے میڈیکل کے دو سال پورے ہو جائے اُس کے بعد یو ایس چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے۔۔۔چراغ اُس کی بات کاٹ کر بے تاثر لہجے میں بولتی چلی گئی اور اُس نے یہ سب اُس کو کیوں بتایا وہ نہیں جانتی تھی پر اِتنا جانتی تھی کہ اُس کو یشم کا یوں مشکوک نظروں سے دیکھنا اور پُراسرار لہجے میں بات کرنا پسند نہیں آیا تھا

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے اب جانا چاہیے۔۔۔یشم اُس سے نظریں چُرا کر کہتی جلدی سے جانے لگی جب اچانک اُس کا پاؤں سلپ ہونے لگا تھا لیکن اُس کے گرنے سے پہلے چراغ نے اُس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔"جس پر یشم کی مانو اٹکی سانس بحال ہوئی تھی

"ہڑبڑی کا مظاہرہ نہ کریں ورنہ نقصان اُٹھائے گی۔۔" یہ آخری دو ماہ ہیں اپنا جتنا خیال رکھے گی اُتنا زیادہ اچھا ہو گا۔۔۔چراغ نے اپنا ہاتھ دور کر کے اُس سے کہا

"شکریہ اگر تم ہاتھ نہ بڑھاتی تو۔۔۔اِس سے زیادہ یشم بولنا تو کیا سوچنا تک گوارا نہ کر رہی تھی جبکی چراغ بس خاموشی سے اُس کا سُرخ پڑتا چہرہ دیکھنے لگی تو یشم ایک آخری نظر اُس پر ڈالے چلی گئی۔۔" پیچھے چراغ تھی اور اُس کا یہ خالی گھر جہاں اُس کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا ایک پرندہ تک نہیں

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 26

"اِتنا وقت لگا دیا آنے میں۔۔۔یشم گاڑی میں بیٹھی تو احراز نے اُس سے کہا

"ہاں بس باتوں میں پتا نہ لگا۔۔اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر یشم نے جواب دیا

"کیا ہوا؟" کیا کچھ ہوا ہے؟ احراز نے اُس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو دیکھ کر پوچھا

"زندگی میں ہمارے ساتھ وہ سب کیوں ہوتا ہے؟" جو ہم نے سوچا تک نہیں ہوتا۔۔؟ یشم کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُس سے بولی

"تمہارے ساتھ ایسا کیا ہوا ہے؟" جو تم نے سوچا نہیں تھا۔۔ احراز نے گہری سانس بھر کر پوچھا

پتا ہے تمہیں احراز لوگ کہتے ہیں کہ یکطرفہ محبت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

۔"لیکن ایسا نہیں ہوتا۔" یکطرفہ محبت میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ ہمیں پتا ہوتا ہے کہ محبت بس ہماری طرف سے ہے۔۔ "تکلیف دہ عمل تو وہ ہوتا ہے کہ جس کو آپ چاہو وہ آپ کو نہیں چاہتا بلکہ کسی اور کو چاہتا ہے۔۔۔ احراز کے پوچھنے پر وہ اُداس مسکراہٹ سے بولی

"محبت نام ہی تکلیف کا ہے۔۔۔ گاڑی ڈرائیو کرتے احراز نے سر جھٹک کر کہا

"ایک بات کہوں؟یشم نے پہلے اِجازت چاہی۔۔"چراغ سے بات کرنے کے بعد اُس کا دل اُداس ہو گیا تھا۔۔"کوئی بھی چیز اُس کو خوش نہیں کر پا رہی تھی

"کہو؟احراز نے اِجازت چاہی

"تم خوش ہو میرے ساتھ؟یشم نے جانے کیوں اُس سے ایسا سوال کیا

"ہماری شادی کو آلموسٹ دو سال ہونے والے ہیں۔۔"اور تم یہ سوال مجھ سے اب کر رہی ہو؟احراز اُس کی بات پر پھیکا سا ہنسی ہنس کر بولا

"تو یعنی تم خوش نہیں۔۔۔یشم زخمی سا مسکرائی

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"تمہیں ابھی تک کسی سے پیار نہیں ہوا؟یشم کو لگا شاید اب بیوی نا سمجھ کر ایک دوست ہی سمجھ کر اُس کو ساری سچائی خود اپنے منہ سے بتا دے

"یہ کیسا سوال ہے یش۔۔۔احراز کو اُس کا ایسا پوچھنا سمجھ میں نہیں آیا

"تمہیں بُرا لگا تو سوری میں بس یونہی پوچھنے لگی۔۔"دراصل اب تو محبت کے

مخالف کوئی بات نہیں کرتے نہ تو۔۔۔یشم نے اپنے لہجے کو سرسری سا بنایا

"میں شادی شدہ ہوں اب۔۔۔"اور مجھے اب ایسی چیزوں کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے اور نہ سوچنا چاہیے۔۔۔احراز کا لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا

"تم نے مجھے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔۔"مان لیا تم نے جو کچھ کیا میرے لیے کیا"پر احراز مجھے دھوکے میں رکھ کر تم نے غلط کیا۔۔"تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا کہ تم چراغ کو لائیک کرنے لگے ہو تو اللہ کی قسم میں خوشی خوشی تم دونوں کی شادی کرواتی۔۔"میں کیسے پہچان جاتی کہ تم کسی اور چاہنے لگے ہو"اپنی آنکھوں میں تم نے کسی اور کا چہرہ بسا لیا ہے جبکہ اُن آنکھوں میں سمانے کا خواب میں نے دیکھا تھا۔۔"تو خود سوچو احراز میں کیسے جان جاتی کہ میری جگہ کسی اور نے پُر کر لی ہے۔۔"۔"اور تمہارا یوں بے رنگ سا چہرہ مجھے سکون نہیں لینے دے رہا۔۔"میں نے نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے خود سے یہ کہا تھا کہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گی۔۔"پر احراز میرا ظرف تمہارے ظرف جتنا وسیع نہیں

ہے۔۔"تم نے جو قُربانی دی وہ میں نہیں دے سکتی۔۔۔"تم چاہتے تو مجھے بول سکتے تھے کہ میں تمہارے لیے نہیں "کسی اور کے لیے آیا ہوں تو سہی تھا پر اب یہ ممکن نہیں۔۔۔"میں تمہیں پا لینے کے بعد کھونے کا رسک نہیں لے سکتی۔۔۔یشم کھڑکی کی طرف چہرہ موڑتی دل ہی دل میں اُس سے مخاطب ہوئی تھی

یارِ من، عشق طلب، عشق میں سب، عشق سند

جذبِ من، عشق ازل، عشق ابد، عشق احد

www.novelsclubb.com

عشق دربار بھی، سُن کار بھی، سرکار بھی عشق

عشق تلوار بھی، آزار بھی، دلدار بھی عشق

عشق ہو جائے تو کچھ اور کہاں ہوتا ہے

کچھ نہیں ہوتا وہاں، عشق جہاں ہوتا ہے

"رات کا وقت تھا۔۔"یشم احراز کے سونے کا یقین کرتی بیڈ سے اُٹھ کر اپنی پرس سے وہ انویلپ نکالا جو چراغ کے گھر سے وہ اُٹھا لائی تھی۔۔"سارا وقت احراز کی موجودگی کی وجہ سے اُس کو وہ لفافہ چیک کرنے کا موقع نہیں ملا تھا اور اب جب وہ موقع اُس کے ہاتھ میں آیا تو اُس سے رہا نہیں گیا تبھی جلدی سے کھول کر اندر دیکھا تو اُس کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔"کیونکہ لفافے میں کوئی پیپرز وغیرہ نہیں تھے۔۔"بلکہ پانچ پانچ ہزار کے جانے کتنے نوٹ تھے اُس میں جس کو دیکھ کر اُس کا چہرہ لٹک گیا تھا۔۔"یعنی "کھودا پہاڑ نکلا چوہا کے مترادف بات ہوئی تھی۔۔

"اِس لفافے میں یہ پیسے تھے۔۔"اُففففف مطلب میں اُس کے پیسے چُرا کر لائی ہوں۔۔۔یشم کو اپنی کم عقلی پر جی بھر کر غُصہ آیا۔۔"جس پر افسوس کرتی وہ لفافے

میں دوبارہ پیسے ڈالنے لگی تو نظر ایک نوٹ پر گئی جس کی سائیڈ پر پین سے

"عید الفطر "لکھا تھا۔۔۔"

"ایسے کام تو بچے کرتے ہیں لیکن چراغ نے پانچ ہزار کے نوٹ پر ایسا کیوں لکھا ہوا ہے؟ یشم کو اُلجھن ہونے لگی اُس نے باقی نوٹوں کو چیک کیا تو اُس میں بھی ایسا لکھا تھا۔۔"کسی نوٹ میں "عید الفطر لکھا ہوا تھا تو کسی میں "عید الضحیٰ"

"مجھے اب چراغ مسٹری کم اور پاگل زیادہ لگنے لگی ہے۔۔۔یشم سر جھٹک کر بڑبڑاتی لفافہ رکھ کر بیڈ کی طرف آئی جہاں احراز اوندھے منہ سویا ہوا تھا۔۔"احراز کو دیکھ کر اُس کو اپنے وجود میں سکون اُترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"چراغ کے ساتھ وہ لڑکا کون ہے؟ تھوڑا احراز کے قریب جا کر اُس کے بالوں میں اپنی انگلیاں ڈال کر اُس کے بالوں کو سہلاتی یشم سوچنے لگی

"کوئی بوائے فرینڈ ہو سکتا ہے۔۔"البتہ شادی والا کوئی سین کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو وہ چھوٹی ہے "پڑھائی بھی اُس کی پوری نہیں ہوئی۔۔۔یشم خود ہی اپنے سوال کا

جواب دینے لگی

"پر اگر وہ اُس لڑکے کو چاہتی ہے۔۔"اور اُسی کی وجہ سے چراغ کا یہ حال ہے تو جب احراز کو پتا لگے گا کہ وہ جس لڑکی کو چاہتا ہے اُس کے دل میں کوئی اور ہے تو تب احراز کے دل پر کیا گزرے گی؟"اُس کی حالت تو مجھ سے بھی زیادہ خراب ہو جائے گی۔۔"کیونکہ احراز تو ایک مرد ہے اور ایک مرد کبھی نہیں چاہے گا کہ اُس کی محبوبہ کے دل میں کسی اور کا بسیرا ہو۔۔۔"مرد خود چاہے جو کچھ کریں" لیکن عورت سے ایسی کوئی منسلک بات وہ برداشت نہیں کرتا احراز جیسا شخص تو کبھی نہیں کرے گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"پر ایسا بھی ہو سکتا ہے یہ جان لینے کے بعد احراز کا دل بدل جائے؟

"اپنی سوچوں میں اُلجھتی یشم چونک سی گئی۔۔"اور بے اختیار گردن موڑ کر اُس نے احراز کو دیکھا جس کی نیند میں رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا تھا

"احراز تم بہت اچھے ہو۔۔"اور یہی بات ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔احراز کا

چہرہ آنکھوں میں بسائے آہستگی سے بڑبڑاتی یشم نے بھی اپنی آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی تو نیند جلدی سے اُس پر مہربان ہو گئی۔۔"اور پھر آنکھ کسی کے جگانے پر کُھلی

یش

یش

اُٹھو

"احراز کی آواز پر اُس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھا جو اُس پر جُھکا جاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"احراز۔۔۔۔یشم اُس کو دیکھتی بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی

"ہاں بولو۔۔احراز اُس پر لحاف سہی کرتا بولا

"صبح ہو گی کیا؟ جمائی لیکر یشم نے اُس سے کہا تو احراز نے اپنا سر نفی میں ہلایا

"تمہارے لیے آئسکریم لایا تھا۔۔"روز رات کو تم مجھے جگاتی ہوں آج نہیں جگایا تو میری خود آنکھ کھل گئ۔۔۔احراز نے کہا تو یشم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کہے

"اِس کی ضرورت نہیں تھی۔۔یشم اُس کو دیکھ کر بولی

"تمہارا دل جو کرتا ہے آئسکریم اور کھٹا میٹھا کھانے کا۔۔۔احراز آئسکریم کا باؤل اُس کی طرف کر کے بولا تو یشم بس وارفتگی سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی

"کیا ہوا؟اُس کو آئسکریم نہ کھاتا دیکھ کر احراز نے اپنا ہاتھ اُس کے آگے لہرایا

"کچھ سوچ رہی تھی۔۔یشم نے بتایا

"کیا سوچ رہی تھی؟احراز نے جاننا چاہا

"یہی کہ میرے لیے اِتنا کر رہے ہو تو میری جگہ اگر یہاں وہ ہوتی تو اُس کے لیے تو تم جانے کیا کچھ کر جاتے۔۔۔یشم فسوں خیز لہجے میں کہتی اُس کو چونکا گئ

"وہ کون؟احراز کو سمجھ میں نہیں آیا

"وہ میرا مطلب تھا کہ اگر تمہاری لو میرج ہوئی ہوتی تو۔۔۔یشم نے سنبھل کر کہا

"آئسکریم کھاؤ پگھل جائے گی۔۔"اُس کی بات اگنور کر کے احراز نے بس اِتنا کہا

"تم کھیلاؤ۔۔۔"میں اپنی زندگی ہر پل تمہارے ساتھ یادگار بنانا چاہتی ہوں۔۔اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر یشم نے کہا

"تم آجکل بچی بننے کا مظاہرہ زیادہ کرنے لگی ہو۔۔۔احراز نے کہا تو یشم مسکرا بھی نہ پائی

"یہاں آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔۔۔یشم آئسکریم کھا گئی تو احراز اُٹھنے لگا تو اُس نے کا ہاتھ پکڑ کہا

www.novelsclubb.com

"مجھے آفس کے لیے صبح جلدی اُٹھنا ہے۔۔"اِس لیے تم بھی سو جاؤ۔۔احراز نے جواباً کہا

"بیٹھو تو ایک بات بتانی ہے۔۔۔یشم نے اسرار کیا تو احراز اُس کے قریب ہی بیٹھ گیا

"کونسی بات کرنی ہے؟یشم نے اُس کے کندھے پر اپنا سر ٹِکایا تو احراز نے پوچھا

"تم نے ہماری بیٹی کا "روشنی" نام کیوں پسند کیا تھا۔۔۔؟یشم نے پوچھا

"کیا تمہیں وہ نام اچھا نہیں لگا تھا؟احراز نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"نہیں بس میرے دماغ میں خیال آیا تو پوچھا۔۔۔یشم نے گویا وضاحت دی

"سو جاؤ۔۔۔احراز نے محض اُس سے اِتنا کہا

"تمہیں کیا لگتا ہے چراغ کیا شروع سے ایسی ہو گی؟" جیسے اب ہے؟یشم نے اچانک اُس سے سوال کیا

"مجھے نہیں پتا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"آج میں نے باتوں ہی باتوں میں اُس کے بارے میں ہر چیز جاننے کی کوشش کی پر اُس نے نہیں بتایا اپنے بارے میں۔۔۔یشم نے گہری سانس بھر کر بتایا تو احراز جانے کیوں مُسکرایا تھا

"وہ آلریدی ایک اُلجھی ہوئی لڑکی ہے اُس کو کوئی بھی اپنی باتوں میں اُلجھا نہیں سکتا۔۔"اگر تمہیں اُس کے بارے میں جاننا ہے تو پہلے اُس سے اپنا رشتہ مخلص بنانا

ہو گا پھر ہر وقت اپنے ساتھ ہونے کے احساس دلوانا ہو گا۔۔"اُس کا اعتبار حاصل کرنا ہو گا۔۔"دین تمہیں اُس سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔"وہ کیا ہے؟"کیوں ہے؟"یہ سب تمہیں خود بخود بتا دے گی"اُس کو ویسے بھی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اُس کو اُس کی دماغی حالت کو دیکھ کر ٹریٹ کرے اور اُس کو سنبھالے۔۔۔"احراز نے کہا تو یشم لاجواب ہوئی تھی

"تم نے کافی باریک بینی سے اُس کو جانچا ہے۔۔یشم کی آنکھ سے ایک آنسو گال پر پھسلا

"میں نے اُس کو نہیں جانچا۔۔۔احراز یہ بس سوچ پایا کہا کچھ اور نہیں

"آپ نے مجھے یہاں آنے کو کیوں کہا؟"چراغ نے افروز بیگم کو دیکھ کر پوچھا

"مجھے تمہارا وہاں اکیلے رہنا پسند نہیں۔۔۔"اِس لیے اپنی ضد چھوڑو اور یہی آ کر رہو۔۔۔افروز بیگم دوٹوک انداز میں اُس سے بولی

"میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔"میں نے یہ بات آپ کو بتائی ہوئی ہے۔۔۔چراغ بھی جواباً سنجیدگی سے بولی

"یہاں رہنے میں کیا مسئلہ ہے؟"مجھے بس اِس بات کا کوئی مطمئن کرنے والا جواب دو۔۔افروز بیگم نے جاننا چاہا

"میں یہاں کیسی کو نہیں جانتی اور نہ کوئی مجھے ایسے میں میرا یہاں رہنا سہی نہیں وہ بھی تب جب میرے پاس اپنی رہائش گاہ ہے۔۔۔۔چراغ نے کہا تو افروز بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھا

"چراغ میرے بچے یہاں تم کسی کو کیسے نہیں جانتی؟"دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔۔۔"ویسے بھی دوبارہ یہاں رہو گی تو سب کو جان لو گی۔۔۔افروز بیگم نے نرمی سے کہا

"آپ کہنا چاہتی ہیں کہ میں دوبارہ اُس گھر کو تالا لگاؤں؟چراغ نے جانتے ہوئے بھی اُن سے سوال کیا

"ہاں میں چاہتی ہوں تم اُس گھر کو تالا لگاؤں اور یہی رہنے لگو۔۔"وہاں سنسان علاقے میں تمہارا اکیلے رہنا مجھے خوفزدہ کرتا ہے۔۔۔افروز بیگم اُس کو کندھوں سے تھام کر بولی

"ٹھیک ہے میں آپ کی بات مان لیتی ہوں۔۔۔"وہاں بھی ایک کمرے میں رہتی ہوں یہاں بھی ایک کمرے میں رہوں گی۔۔۔چراغ نے مزید بحث کرنا اُن سے مناسب نہ سمجھا

"شکر تمہارے دماغ میں کوئی بات بیٹھی۔۔افروز بیگم شکر کا سانس خارج کرتی بولی

"تمہارے آنے کا سُن کر یش بھی آئی ہے۔۔۔سارا بیگم کچن میں داخل ہو کر مسکرا کر بولیں تھیں

"بھابھی یقین جانے اِس حالت میں بھی آپ کی بیٹی کو چین نہیں۔۔۔سارا بیگم کی بات پر افروز بیگم بولی تو وہ ہنس پڑیں

"یشم جی کہاں ہیں؟چراغ نے اُن دونوں کو مسکراتے دیکھا تو پوچھا

"تمہارے کمرے میں گئی ہے۔۔۔سارا بیگم نے بتایا تو چراغ نے اپنا رُخ اپنے کمرے کی طرف کیا جہاں یشم آلریڈی موجود تھی

"ہائے کیسی ہو؟چراغ کمرے میں داخل ہوئی تو یشم نے پوچھا

"ٹھیک ہوں۔۔"لیکن آپ سہی نہیں لگ رہی۔۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر بولی

"ہاں وہ مجھے تمہاری یہ چیزیں گری ہوئی ملی۔۔۔یشم نے لفافہ اُس کی طرف بڑھا کر کہا تو پہلے پہل تو وہ بس اُس کو لفافے کو دیکھنے لگی لیکن ایک خیال کے آتے ہی اُس نے وہ لفافہ یشم کے ہاتھ سے اچک لیا

"یہ آپ کو کہاں سے ملا؟"لفافہ اپنے ہاتھ میں لیتی چراغ پوچھنے لگی

"تمہارے سوٹ کیس کے پاس گرا پڑا تھا۔۔یشم اُس کے تاثرات دیکھتی بتانے لگی۔۔"وہ اُس سے جھوٹ بول رہی تھی کیونکہ اُس کے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔

"آپ نے کھولا تو نہیں تھا نہ؟"چراغ نے بے چینی سے پوچھا

"ننن نہیں۔۔۔یشم نے دوبارہ سے جھوٹ بولا

.Thank God"

چراغ کی جیسے رُکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔۔"یشم کو جبکہ یقین نہ آیا کہ چند نوٹوں کی وجہ سے چراغ ایسا ری ایکٹ کر رہی ہے

"کیا کوئی قیمتی چیز اِس میں چُھپی ہوئی ہے؟یشم نے پوچھا

"جی۔۔۔چراغ نے بتایا

"کیا ہے اِس میں؟یشم نے اگلا سوال کیا

"آپ کھڑیں کیوں ہیں بیٹھے نہ۔۔۔چراغ اُس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اُس کو بیٹھنے کا کہنے لگی

"چراغ دراصل میں کل کی وجہ سے تمہیں معذرت کرنے آئی تھی۔۔"یشم نے اُس کو دیکھ کر ندامت سے کہا

"کل کی وجہ سے؟"کل کچھ ہوا تھا کیا؟چراغ نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"ہاں وہ کل میں نے کچھ عجیب سوالات کیے تھے نہ تم سے۔۔۔یشم نے بتایا

"سوری کی کوئی بات نہیں ویسے بھی مجھے چند باتوں کے علاوہ کوئی اور بات زیادہ وقت تک یاد نہیں رہتی۔۔۔چراغ نے عام لہجے میں اُس سے کہا تو یشم نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا تھا

"اگر کوئی بات ہے تو کرو۔۔۔"اِس طرح سے کیوں دیکھ رہے ہو؟احراز جو اپنے لیپ ٹاپ میں کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا اُس نے بہت دیر تک خود پر "اسفند کی نظروں کو محسوس کیا تو کہا

"یش کیسی ہے؟اسفند نے پوچھا تو احراز نے متعجب نظروں سے اُس کو دیکھا

"ٹھیک ہے وہ لیکن یوں اچانک تمہیں اُس کا خیال کیوں آگیا؟اپنی آنکھوں سے عینک اُتارے احراز نے اُس کو بتانے کے بعد پوچھا

www.novelsclubb.com

"جس آسانی سے تم نے اِس عینک کو اُتارا ہے۔۔"کاش یہ ممکن ہوتا کہ اُس لڑکی کی محبت کی پٹی کو بھی یوں اُتار پھینکتے۔۔۔اسفند نے کہا تو احراز نے لب بھینچ کر اُس کو دیکھا

"اگر یہ بکواس کرنے آیا ہے تو جا سکتا ہے۔۔احراز نے بغیر کسی لحاظ کے کہا

"احراز توں میری بات سُن توں اُس لڑکی کو بھول جا۔۔"پہلے کی بات اور تھی یار لیکن اب توں شادی شدہ ہے۔۔"تُجھے یہ سب زیب نہیں دیتا۔۔۔اسفند نے سمجھانے والے انداز میں کہا

اسفی میں مزید تیری بکواس نہیں سُنوں گا۔۔۔احراز نے ضبط سے کہا

"تُجھے سُننی ہو گی کیونکہ توں نکاح جیسے پاک بندھن میں خیانت داری کر رہا ہے۔۔اسفند نے کہا تو احراز نے سرخ نظروں سے اُس کو دیکھا

"خیانت؟"ریئلی کب کی میں نے خیانت داری؟"میں نے ہر پل خود کو مار کر یش کو وہ ہر خوشی دی جو میں اُس کو دے سکتا تھا۔۔"اُس کی ہر بات پر بسم اللہ

کی۔۔"میں نے کچھ ایسا ویسا نہیں کیا جس سے وہ ہرٹ ہوتی۔۔"اُس کو اگر کبھی کسی بھی وقت باہر جانا ہوتا تو تھکن سے چور وجود ہوتا تو بھی میں اُس کو انکار نہیں کرتا تھا۔۔"سب سے بڑھ کر میں نے اُس کو مان دیا۔۔"عزت دی۔۔"ایک بیوی ہونے کا حق اُس کو دیا۔۔"اِس ڈیرہ سال میں ہر ایک چیز وہ میں نے کی جو ایک اچھا شوہر کرتا ہے تو تم مجھے بتاؤ۔۔"میں نے خیانت کب کی؟"تھوڑے بہت خیالات چراغ کے آتے تھے لیکن یش کی پریگنسی کے بعد میں نے اُن خیالوں پر بھی پابندی لگا دی ہے۔۔۔"میری محبت میرے اندر دب کر میرے لیے ایک ناسور بن گئ ہے۔۔"اور تو ں بول رہا ہے کہ میں نے نکاح جیسے پاک بندھن میں خیانت کی ہے۔۔۔"اگر خیانت کرنا ہوتی نہ مجھے تو کبھی اُس کے لیے خود کو نہ تڑپاتا۔"پل پل اُس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے خود کو نہ ترساتا۔۔"زور زبردستی کر کے اُس کو اپنا بنا لیتا۔۔"لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔۔"کیوں نہیں کیا مجھے نہیں پتا۔۔۔اسفند کی بات پر احراز جیسے پھٹ پڑا

"توں اُس سے سینیئر اگر اِتنا ہے تو اُس کو اپنے دل کا حال بتا دے۔۔۔اسفند نے سنجیدگی سے کہا

"نہیں بتا سکتا۔۔"وہ برداشت نہیں کر پائے گی کہ اُس کا شوہر کسی اور لڑکی کو چاہتا ہے۔۔"میں نے خود کو سنبھال لیا ہے۔۔"میں نے خود کو چراغ سے دستبردار کر لیا ہے اُس کا ذکر اب میں خود سے بھی نہیں کرتا ابھی بھی توں نے اُس کا ذکر چھوڑا ہے۔۔۔"ویسے بھی شادی کا فیصلہ میرا کبھی تھا ہی نہیں۔۔"لیکن اُس کو دیکھ لینے کے بعد میرے دل میں کسک پیدا ہوئی تھی کہ اُس کا دامن خوشیوں سے بھر دوں۔۔"اُس کی آنکھوں سے اداسیوں کا تاثر نکال کر زندگی کے حسیں رنگ ڈال دوں۔۔"پر ایسا نہیں ہوا میں نے مان لیا کہ وہ میری قسمت میں نہیں ہے۔۔"میرا پیار لاحاصل ہے۔۔۔"میں نے جان لیا ہے کہ میرا آج میرا کل یشم راجپوت ہے۔۔۔"وہ میرے بچے کی ماں ہے۔۔"میں اُس کو کبھی ہرٹ نہیں کروں گا۔۔۔"میرا کیا ہے زندگی میں اگر کوئی ایک خواہش "حسرت بن کر رہ بھی

گی تو کوئی بڑی بات نہیں ویسے بھی وہ مجھ میں انٹرسٹنگ نہیں۔۔۔احراز بے لچک انداز میں اپنا حال دل بیان کر گیا

"تم سچ کہہ رہے ہو؟"مطلب اب چراغ کے ہونے یا ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟اسفند نے اُس کو جیسے آزمائش میں ڈالا

"میں بس اُس کو اِس روئے زمین پر خوش دیکھنا چاہتا تھا۔۔احراز نے جیسے بات ختم کی

"ٹھیک ہے تو میرا واعدہ ہے تُجھ سے میں چراغ کو ہر طرح سے خوش رکھوں گا۔۔اسفند نے سنجیدگی سے کہا تو احراز نے چونک کر اُس کو دیکھا

"کیا مطلب؟احراز نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا

"میں اُس سے شادی کروں گا۔۔"اور زندگی کی ہر خوشی دوں گا۔۔"جو اُس کا حق ہے۔۔۔اسفند نے آرام سے بتایا تو احراز کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جارہا تھا

"تمہاری اپنی مرضی ہے۔۔۔پاس پڑا پانی کا گلاس اُٹھا کر احراز نے بغیر اُس کو دیکھے کہا

"ٹھیک ہے میں کل اُس کے کالج کے پاس اُس کا ویٹ کروں گا۔۔"اور اپنا پرپوزل پیش کروں گا۔۔اسفند نے پر سکون لہجے میں کہا

"وہ نہیں مانے گی۔۔پانی کا گلاس ختم کر کے احراز نے کہا

"کیوں؟اسفند نے آبرو اُپر کیے اُس کو دیکھا

"اُس نے پہلے بھی ایک پرپوزل ریجیکٹ کر لیا ہے تو میرا نہیں خیال تمہیں ایسا کوئی رسک لینا چاہیے۔۔۔احراز نے عینک آنکھوں پر دوبارہ لگائے اُس سے کہا

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔"مجھے پتا ہے کہ لڑکیوں کو ایمپریس کر کے شادی کے لیے راضی کیسے کرنا ہے۔۔۔اسفند اُس کی بات پر سنجیدگی سے بولا

"ٹھیک ہے پھر آل دا بیسٹ۔۔خود کو لیپ ٹاپ میں مصروف ظاہر کر کے احراز نے کہا تو اسفند ریلیکس سا چیئر سے ٹیک لگا گیا کیونکہ وہ جان گیا کہ یشم نے احراز کو

نہیں بتایا کہ وہ اُس کا سچ جان گئی ہے۔۔

"تو آج تم کونسی کتاب کا مطالعہ کرنے لگی ہو؟یشم نے چراغ کو دیکھ کر پوچھا

"آج میں لائبریری جاؤں گی۔۔۔چراغ الماری سے اپنا ایک ڈریس نکال کر بتانے لگی

"اچھا یہ بتاؤ تمہارا ڈیزائنر کون ہے؟یشم نے اُس کے کپڑوں سے بھری الماری کو دیکھ کر سوال کیا جہاں سِوائے کالے رنگ کے کپڑوں کے کوئی اور رنگ نہیں تھا

"کوئی ایک نہیں ہے۔۔۔چراغ نے بتایا اور اپنا ڈوپٹہ اُتار کر بیڈ پر رکھا تو یشم کی نظر اُس کے بالوں پر گئی جو کمر سے نیچے تک آ رہے تھے

"تم کونسا شیمپو اور ہیئر کنڈیشنر یوز کرتی ہو؟یشم اُس کے بالوں کو ستائش بھری نظروں سے دیکھ کر بولی تو بالوں سے پِنز نکالتی چراغ اُس کو دیکھنے لگی

"کیا آپ کو بڑے بال پسند ہیں؟چراغ نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"نہیں لیکن احراز کو پسند ہیں وفا چچی کے بالوں کو تم نے شاید دیکھا ہو۔۔۔"اُن کو دیکھ کر احراز کو ہمیشہ لمبے بال پسند ہوا کرتے ہیں۔۔۔یشم نے بتایا

"میں نہا کر آتی ہوں۔۔۔چراغ اُس کی بات پر بس یہ بولی

شیور میں بھی بس نکلنے لگی ہوں کیونکہ احراز آفس سے آنے والا ہو گا۔۔۔یشم اپنی چادر خود پر سہی کرتی اُس سے بولی تو چراغ نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

"کوئی ٹینشن ہے؟یشم نے احراز کو دیکھ کر کہا

"نہیں۔۔۔۔سونے کی تیاری کرتا احراز اپنا سر نفی میں ہلانے لگا

www.novelsclubb.com

"روز کے برعکس تم مجھے آج کچھ زیادہ خاموش لگ رہے ہو۔۔۔یشم اُس کے جواب پر مطمئن نہ ہوئی

"میٹنگز زیادہ تھیں آج اُس وجہ سے تھکا ہوا ہوں۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر جواب دیا

"تمہارے لیے کافی کا کہوں؟یشم نے پوچھا

"نہیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔"بس سوؤں گا۔۔سائیڈ ٹیبل کے ڈرار سے ایک میڈیسن بوکس نکال کر احراز نے اُس کو جواب دیا

"اگر نیند آرہی ہے تو نیند کی گولی کیوں کھا رہے ہو وہ بھی ایک کے بجائے دو؟یشم نے حیرت سے اُس کو دیکھ کر پوچھا"آج سے پہلے اُس نے کبھی احراز کو یہ چیزیں استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا تبھی اُس کا حیران ہونا جائز تھا

"آج کھا رہا ہو کیونکہ تھکن زیادہ ہے۔۔۔احراز نے جواب دیا اور گولیاں کھانے لگا

"یہ سہ

www.novelsclubb.com

"یشم اُس سے ابھی کچھ کہنے لگی تھی جب اُس کا سیل فون رِنگ کرنے لگا تو وہ ایک نظر احراز پر ڈالتی اپنا سیل فون چیک کرنے لگی۔۔"جہاں"افروز چچی"کالنگ لکھا آرہا تھا

السلام علیکم چچی خیریت آپ نے اِس وقت کال کی؟یشم تھوڑا پریشان ہو کر بولی

"وعلیکم السلام بیٹا مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی ایک۔۔۔دوسری طرف افروز بیگم نے اُس سے کہا

"جی کریں۔۔۔یشم اُن کی طرف متوجہ ہوئی

"اسفند ہے نہ اُس کی والدہ کا فون آیا تھا۔۔"دراصل وہ چراغ کو دیکھنے کے لیے کل آنا چاہتی ہے۔۔افروز بیگم نے خوشی سے چور لہجے میں بتایا

"کیوں کیا اُنہوں نے پہلے چراغ کو نہیں دیکھا ہوا؟یشم کو تعجب ہوا۔۔"اُس نے بیڈ پر چت لیٹے احراز کو دیکھا جس نے لائٹ آف کر کے اپنا بازو آنکھوں پر ٹِکایا ہوا تھا

"پاگل وہ چراغ کا ہاتھ مانگنے آنا چاہ رہی ہے۔۔"اُس نے بتایا کہ اسفی چراغ کو پسند کرتا ہے اور وہ اُس سے شادی کرنے کا خواہشمند ہے۔۔۔افروز بیگم نے اُس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بتایا تو یشم ایک پل کو لڑکھڑائی تھی اور بے ساختہ یک ٹک احراز کو دیکھنے لگی۔۔"اُس کو جیسے سمجھ آ گیا۔۔"احراز کے چہرے پر چھایا برف جیسا تاثر۔۔"ڈنر نہ کرنا اور نیند کی گولیوں کا استعمال کر کے سونا۔۔"سب کچھ جیسے

اُس کو سمجھ آ گیا تھا۔۔"اُس کو اِس وقت اپنا آپ بے وقعت سا معلوم ہوا تھا۔۔" تبھی اُس نے بنا کوئی اور بات کیے کال کاٹ دی تھی۔۔"احراز تکلیف میں ہے" کیونکہ اُس کا دوست اُس کی محبت سے شادی کرنے والا ہے یہ احراز کو تکلیف کیوں پُہنچا رہا ہے؟"وہ خود بھی تو میریڈ ہے۔۔یہ خیال آتے ہی یشم کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ نے بسیرا کر لیا تھا۔۔"اپنے آنسوؤ کو پیتی وہ بیڈ پر بیٹھتی اندھیرے میں احراز کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرنے لگی جو شاید گہری نیند میں جا چُکا تھا۔۔

"انسان کو خُوار و زلیل کروانے والی ڈورانے والی بھگانے والی ان دیکھی مخلوق کو "محبت کہا جاتا ہے۔۔۔"

"میم آپ نے خود کہا تھا کہ ہمیں بتانا چاہیے کہ ہماری نظروں میں محبت کی ویلیوز اہمیت کیا ہے تو احراز راجپوت کی نظروں محبت کا مطلب یہی نکلتا ہے محبت ایک

ایسی بلا ہے جس سے کوئی بھی اِنسان چُھٹکارا حاصل کرنا نہیں چاہتا یہ ایک ایسی موذی بیماری ہے جس کی آخرا سٹیج موت ہے یہ جب ہوتی ہے تو انسان کی زندگی سے سکون نامی چیز ختم ہو جاتی ہے۔۔

تمہارا لفظ بلفظ سچا تھا احراز پیار واقعی میں انسان کو زلیل اور خُوار کرتا ہے۔۔"یہاں میں تمہارے لیے ہوں اور تم چراغ کے لیے۔۔"اور ایک چراغ ہے جس کی شاید ہستی ہی پیار کے پیچھے مٹ گئی ہے۔۔"یا پھر ہماری خوشیوں کی مدت کم تھی۔۔۔یشم احراز کے الفاظوں کو یاد کرتی بھیگے لہجے میں اُس کو بولی تھی لیکن احراز یہ سُن نہیں پایا تھا کیونکہ اُس پر نیند کا غلبہ طاری تھا۔۔

www.novelsclubb.com

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 27

ڈیرہ ماہ بعد:

چراغ تمہیں نہیں لگتا تمہیں ایک بار میری پوری بات سُن لینی چاہیے۔۔۔اسفند یار چراغ کو دیکھ کر بولا جو ابھی اپنے کالج سے باہر آئی تھی۔۔"ایک مہینے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا۔۔"وہ اپنا پرپوزل چراغ کے آگے رکھ گیا تھا۔۔"اور اُس کو منانے کی اسفند یار نے ہر کوشش کی تھی۔۔"پر وہ جانے کس مٹی کی بنی تھی جو اُس پر کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

"دیکھے میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہوا ہے مجھے شادی میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔"نہ آپ میں اور نہ کسی اور میں تو آپ کیوں میرے پیچھے لگ کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔"جبکہ صاف الفاظوں میں آپ کو میں نے انکار کر دیا ہے۔۔چراغ جواباً سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر بولی

"تو آپ کا ماننا ہے کہ آپ ساری عمر کنواری رہے گی۔۔؟اسفند یار نے کہا تو ایک ساتھ جانے کتنے بل چراغ کی پیشانی پر نمودار ہوئے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔چراغ سنجیدگی سے بس اِتنا کہتی گزرنے لگی جب ایک بار پھر اسفندیار اُس کے راستے میں حائل ہوا

"چراغ میں بنا کسی ٹھوس وجہ کے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔۔۔اسفندیار نے سنجیدگی سے کہا

"آپ ایک سائکاٹرسٹ ہے نہ تو آپ جان لے کہ آپ کی باتیں مجھے پریشانی میں مبتلا کر رہی ہیں۔۔"میں ڈپریشن میں جانے لگی ہوں۔۔"اِس لیے دوبارہ آپ اِس سلسلے میں مجھ سے کوئی بات مت کیجئے گا۔۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر کہتی اِس بار رُکی نہیں تھی بلکہ تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے جانے لگی تھی۔۔"پیچھے اسفندیار نے اُس کی پشت کو دیکھ کر گہری سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔

"کانپتے ہاتھوں سے لکھ کر یشم نے وہ کاغذ ایک لفافے میں ڈالا تھا۔۔"اُس کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔۔"خود کو سہارا دے کر وہ بہت مشکل سے چلتی ہوئی

سائیڈ ٹیبل کے پاس آ کر رُکتی ایک ڈرار کو کھولا اور اُس میں وہ لفافہ رکھ کر اُس نے پانی پینا چاہا۔۔"گلا کافی خشک ہو چکا تھا۔۔"پیاس ایسی تھی کہ لمحہ بلمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔"پاس پڑا پانی کا جگ اُس کو خود سے میلوں دور نظر آیا تھا۔۔

"چچچ چاچا چی

"اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر وہ بیڈ پر بیٹھتی وفا بیگم کو آوازیں دینے لگیں۔۔"لیکن گلے سے آواز نکل تک نہیں رہی تھی۔۔"تکلیف میں اُس کا حال بُرا ہونے لگا تھا۔۔"پریگنسی کے اِن آخری دِنوں میں اُس کو بہت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔"عجیب سی کمزوری اُس کو محسوس ہونے لگی تھی۔۔"ہلانکہ لاپرواہی اُس نے خود سے کبھی نہ برتی اپنے لیے نہ سہی لیکن اپنے بچے کو تندرست رکھنے کے لیے وہ اپنی خوراک کا ہر لحاظ سے خیال رکھتی تھی۔۔"اُس کے باوجود جانے کیا تھا جو اُس کو تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔

"اح احراز

وفا بیگم کو نہ آتا دیکھ کر اُس کو بے ساختہ احراز یاد آیا تھا۔۔"اُس کی طبیعت تو صبح سے خراب تھی۔۔"احراز نے آفس جانے کے بجائے اُس سے کہا تھا کہ ہاسپٹل چلتے ہیں ڈیلیوری میں اب دن بھی کم بچے ہیں۔۔"لیکن اُس نے احراز کو اپنے ٹھیک ہونے کا بول کر آفس بھیج دیا تھا۔۔"لیکن اب اُس کو پچھتاوا سا ہو رہا تھا۔۔"کہ کیا ہوتا جو وہ احراز کو روک لیتی اُس کو جانے نہ دیتی

"کک کوئی ہے۔۔؟اُس سے اب چلا تک نہیں جا رہا تھا۔۔"پیٹ میں عجیب درد سا محسوس ہو رہا تھا۔۔"ریڑھ کی ہڈی میں ایک الگ سا درد تھا جس نے اُس کا سانس تک خُشک کر لیا تھا۔۔"اُس نے ہمت جمع کر کے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا سیل فون اُٹھانے کی کوشش کی لیکن تھوڑی مشقت کے بعد سیل فون اُس کے ہاتھ میں آیا تھا۔۔"جس پر کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اُس نے احراز کا نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔۔"لیکن اُس کا نمبر آف تھا یہ دیکھ کر اُس نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ لیا۔۔"لیکن پھر کسی خیال کے تحت اُس نے چراغ کو کال کرنے کا سوچا۔۔"وہ

نہیں تھی جانتی کہ احراز کے بعد اُس کو چراغ کا خیال کیوں آیا تھا لیکن اِس وقت آہستہ آہستہ اُس پر غنودگی چھا رہی تھی۔۔"وہ کوئی بھی بات سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں نہ تھی۔۔"بس چراغ کا خیال اُس کو آیا تو اُس نے نمبر ملانا شروع کیا جو خوشقسمتی سے پہلی بیل میں ریسیو ہو گیا تھا

السلام علیکم۔۔۔دوسری طرف سے چراغ نے اُس کو سلام کیا

"چچچ چراغ

یشم نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اُس کا نام لیا تو چراغ جو گھر کے لیے روانہ تھی۔۔"اُس کا ایسا انداز دیکھ کر رُک سی گئی۔

"آپ ٹھیک ہو؟چراغ کو پریشانی ہوئی

"تتت تم ککک کہاں ہو؟"ججج جہاں ببب بھی مم میرے پاس آجاؤ۔۔"میری طبیعت سہی نہیں۔۔"چچچ چچی بھی پتا نہیں کک کہاں ہیں؟یشم نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ نکالے تو چراغ کے ہاتھ پاؤں پُھول گئے تھے

"آپ پریشان نہ ہو میں ابھی آتی ہوں۔۔چراغ نے کہااور جلدی سے افروز بیگم کے نمبر پر ایک مسیج چھوڑ کر اُس نے ٹیکسی کو روکا۔۔۔"

"میرا بچہ۔۔۔اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتی یشم درد سے کراہی تھی۔۔

"ارے چراغ بیٹا آپ اِتنی عجلت میں ؟وفا بیگم جو خود ابھی گھر میں داخل ہونے لگیں تھیں "اُنہوں نے چراغ کو بھی تیزی سے اندر جاتا دیکھا تو پوچھا

"آپ کو پتا بھی اُن کی پریگنسی کے آخری دن چل رہے ہیں۔۔"اور ایسے وقت میں کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے اُس کے باوجود بھی آپ نے اُن کو اکیلا چھوڑا ہوا ہے۔۔"اگر آپ خود اُن کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتیں تو گھر کے اندر جو ملازموں کی فوج اکٹھا کی ہوئی ہے اُن کو تو بول سکتیں ہیں نہ کہ یشم جی کا خیال رکھے۔۔۔وفا بیگم کو باہر سے آتا دیکھ کر اور یشم کی آواز میں تکلیف کو محسوس کرتیں چراغ جیسے پھٹ پڑی تھی تبھی اُن کو جواب دیتی وہ اندر کی طرف بڑھی تھی جبکہ اُس کی بات سن کر

وفا بیگم کا ہاتھ اپنے سینے پر پڑا تھا ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہتیں وہ بھی جلدی سے چراغ کے پیچھے گئی تھی۔۔

"وہ دونوں اندر آئیں تو یشم نیم بیہوشی کی حالت میں تھی

"یشم بیٹا۔۔۔وفا بیگم پریشانی سے اُس کو سہارہ دے کر کھڑا کرنے کی کوشش کرنے لگی

"ہمیں جلدی سے ہسپتال جانا ہو گا۔۔"اِن کا بی پی خطرناک حد تک لو ہے اور یہ سہی نہیں ہے۔۔چراغ یشم کے اُپر چادر ڈالتی وفا بیگم سے بولی تو اُنہوں نے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"آپ یا آپ کے بچے کو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔یشم کی پیلی پڑتی رنگت کو دیکھ کر چراغ نے اُس سے پُر یقین لہجے میں اُس سے کہا تو وہ ادھ کُھلی آنکھوں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔"لیکن بول کچھ نہ پائی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاسپٹل کے باہر گاڑی رُکی تو گاڑی سے باہر نکلتی چراغ نے سامنے کھڑی عمارت کو دیکھا تو اُس کے قدم گویا زمین پر منجمند ہو چُکے تھے۔۔"وہ یک ٹک پلکیں جِھپکائے بغیر ہسپتال کو دیکھنے لگی

"چراغ یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔"ہمیں یشم کو لیکر اندر جانا ہے۔۔اُس کو ایک جگہ برف کی طرح جم کر کھڑا دیکھ کر وفا بیگم نے کہا تو اپنی سوچو سے باہر نکلتی چراغ نے گہرے سانس بھرے تھے۔۔

"ایکسکیوزمی ہمیں اسٹریچر چاہیے تھا۔۔۔چراغ اپنی حالت کو کمپوز کرتی ہوسپٹل میں داخل ہوتے ایک آدمی سے بولی جو شاید "وارڈ بوائے تھا

"آپ اِن کو ہوسپٹل لے جائے میں تب آنٹی افروز اور سارہ آنٹی کو بتاتی ہوں۔۔چراغ نے وفا بیگم کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

"اُنہیں میں کال پر بتادوں گی۔۔"ابھی تم اندر چلو۔۔وفا بیگم نے اُس کی بات پر کہا

"نہیں آنٹی آپ جائیے میں یہاں تک آئی ہوں۔۔"لیکن اندر جانے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔چراغ نے اُن کی بات کے جواب میں کہا تو وفا بیگم کافی تعجب سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔"لیکن کہا کچھ نہیں تھا کیونکہ فلحال اُن کے پاس اِتنا وقت نہیں تھا کہ وہ کچھ اور کہہ پاتیں۔۔"اُن کو اِس وقت بس یشم کی پرواہ تھی جو تکلیف سے نڈھال ہوئی پڑی تھی

احراز اپنی میٹنگ سے فارغ ہو کر کیبن میں آیا تو سب سے پہلے اپنا سیل فون آن کیے اُس کو چیک کیا جہاں لاتعداد میسجز اور کالز میں سے ایک کال یشم کی طرف سے بھی آئی ہوئی تھی۔۔"جس پر اُس نے سب سے پہلے اُس کو کال بیک کیا لیکن کال جانے کے باوجود کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔"جس پر اُس کو پریشانی سی ہونے لگی۔۔"چیئر سے اُٹھ کر اُس نے اپنا کوٹ بازو پر ڈال کر وفا بیگم کا نمبر ڈائل کیا جو تیسری بیل پر ریسیو ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"موم یش سے بات کروائے میری۔۔اپنے آفس سے باہر نکل کر پارکنگ ایریا میں داخل ہوتا احراز نے سنجیدگی سے اُن سے کہا

"احراز تم جلدی سے ہوسپٹل پُہنچ جاؤ۔۔۔دوسری طرف وفا بیگم کی بات پر وہ جو گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا ایک پل کو اُس کے ہاتھ تھم سے گئے تھے

"ہاسپٹل؟"موم یش تو ٹھیک ہے نہ؟"صبح اُس کی طبیعت خراب تھی میں آپ سے بول کے گیا تھا کہ اُس کا خیال رکھنا۔۔احراز فکر مندی سے کہنے لگا

"ابھی باتوں کا وقت نہیں میں نے لوکیشن سینڈ کی ہوئی ہے تم بس جلدی سے آؤ۔۔وفا بیگم نے کہا تو احراز اپنا سیل فون آف کرتا جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔

"چراغ تم واپس آ گئی؟"تم نے تو بتایا تھا کہ یشم کو ہسپتال لیکر جانا ہے۔۔۔افروز بیگم نے بوکھلائی ہوئی چراغ کو گھر میں داخل ہوتا دیکھا تو کہا

"وہ ہسپتال میں ہے۔۔"میں آ گئ۔۔۔بغیر اُن کی طرف ایک نگاہ ڈالے بغیر چراغ نے جواب دیا

"چراغ کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟"تم ٹھیک تو ہو۔۔افروز بیگم فکر مند ہوئی

"آپ ہو سپٹل جائے۔۔۔"سارا آنٹی کو بتایئے گا۔۔۔چراغ نے کہا اور بنا اُن کی سُنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ تھی۔۔"پیچھے افروز بیگم حیران پریشان سی رہ گئیں تھیں

"کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو؟سارا بیگم باہر آتی اُن سے بولی

"بھابھی آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔"آئے چلے۔۔افروز بیگم نے سر جھٹک کر جواب دیا

"تو چلو جانے میری بچی کی طبیعت کیسی ہو گی۔۔سارا بیگم فکر مندی سے بول کر باہر کی طرف بڑھی تو افروز بیگم بھی اُن کی تقلید میں اُن کے پیچھے گئ

"موم یش کہاں ہے؟احراز ہاسپٹل آتا وفا بیگم سے پوچھنے لگا

"اُس کو لے گئے ہیں اندر۔۔"تم بس دعا کرو کہ سب خیریت سے ہو جائے۔۔وفا بیگم نے کہا تو اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا احراز یہاں سے وہاں ٹہلنے لگا۔۔۔"کچھ ہی وقت میں اُس کے کانوں میں کسی بچے کے رونے کی آواز پڑی تو احراز وفا بیگم کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

"موم

احراز ایک ہی جست میں اپنی ماں تک پُہنچا

"مُبارک ہو بیٹا۔۔۔"تم باپ بن گئے ہو۔۔۔وفا بیگم اُس کا ماتھا چوم کر مبارکباد دینے لگی۔۔"تبھی ڈاکٹر کمبل میں لپیٹ کر ایک نومولود بچہ لیکر باہر آئی

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا تو وفا بیگم نے آگے بڑھ کر بچے کو اپنی گود میں بھر کر اُس کا ماتھا چوما

"یش کیسی ہے؟۔"احراز نے یشم کا پوچھا

"اُن کی طبیعت تھوڑی خراب ہے وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔ڈاکٹر نے کہا تو احراز کی مسکراہٹ چہرے سے غائب ہو گئی تھی

"پریشانی والی تو کوئی بات نہیں نہ۔؟"احراز کے کندھے پر ہاتھ رکھتی وفا بیگم نے ڈاکٹر سے پوچھا

"اِن شاءاللہ اللہ بہتر کرے گا۔۔۔"اور آپ اُن سے مل لیجئے گا۔۔وفا بیگم کو جواب دیتی وہ آخر میں احراز سے بولی تو احراز ایک نظر اپنے خوبصورت بچے پر ڈالتا یشم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یش۔۔۔

احراز یشم کو دیکھتا حیران رہ گیا۔۔'جس کے چہرے کی سُرخی پل بھر میں غائب ہو گئی تھی۔۔"پورا چہرہ لٹھے مانند سفید ہو گیا تھا۔۔"آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ایسے جیسے جانے کتنے دِنوں کی بیمار ہو

"احراز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

احراز کو دیکھتی یشم نے اُس کو آواز دی تو وہ اُس کے قریب آیا

"یش مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر احراز نے بتایا تو یشم ہلکا سا مسکرائی

"کس پر گیا ہے۔۔؟"اُٹھنے کی کوشش کرتی یشم نے پوچھا

"آرام سے لیٹی رہو۔۔احراز نے اُس کو واپس لیٹایا

"بتایا نہیں تم نے؟یشم نے پھر سے پوچھا

"ابھی پتا نہیں بہت چھوٹا سا ہے۔۔۔"لیکن لگتا ہے کہ مجھ پر جائے گا۔۔احراز نے کہا تو یشم یک ٹک اُس کا چہرہ دیکھنے لگی

"کیا ہوا؟"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔"؟"کیا پین ہو رہا ہے کہی؟۔۔یشم کی نظریں خود پر دیکھتے احراز نے پوچھا

"ایک

ایک واعدہ کرو۔۔۔یشم نے اُس کو دیکھ کر کہا۔۔"آنکھوں میں پانی پل بھر میں جمع

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو گیا تھا

"کیسا واعدہ؟" احراز کو سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ اچانک یشم ایسا بیہیو کیوں کرنے لگی ہے

"تم مجھ سے واعدہ کرو کے مجھے کبھی نہیں بھولوں گے۔۔یشم اُس کا ہاتھ مضبوط سے پکڑ کر بولی تو اُس کے ناخن احراز کی جِلد میں پیوست ہونے لگے تھے

"یش یہ کیا باتیں لیکر بیٹھ گئی ہو۔۔" مجھے لگ رہا ہے تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔احراز اُس کی بات پر محض یہ بول پایا تو یشم کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا

"واعدہ احراز۔۔۔یشم کو بس ایک بات کی پڑی تھی

یش آج ہمیں اللہ نے اِتنی بڑی خوشی سے نوازہ ہے اور تم ایسی باتیں لیکر بیٹھ گئی ہو۔۔۔احراز تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولا

"احراز مم میرے پپ پاس وقت بہت کم بچا ہے۔۔" اور میں چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے یہ واعدہ کرو کہ تم مجھے کبھی نہیں بھولوں گے۔۔۔یشم ایک گہرا سانس بھر کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولی

یش

پلیز احراز مجھے سُنو تم۔۔"تمہیں پتا ہے میں نے تم سے بہت پیار کیا ہے۔۔"بہت سے بھی بہت۔۔"لیکن ایک بات کا گِلٹ کسی دیمک کی طرح مجھے کھا چُکا ہے اور اب میں ختم ہونے لگی ہوں۔۔یشم اُس کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیئے بنا بولی تو احراز بس اُس کو دیکھنے لگا۔۔"اُس کی باتیں احراز سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

"یش کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔۔احراز نے پوچھا

"کہتے ہیں جو لوگ یہاں نہیں ملتے وہ اُس جہاں ملتے ہیں۔۔۔"یشم نے اُپر کی طرف اِشارہ کیا

اور پچھلے دو ماہ سے میں نے اللہ سے یہی دعا مانگی ہے کہ وہاں تمہیں میرا بنائے صرف میرا کیونکہ وہاں کسی تیسرے کا خوف نہیں ہوتا۔۔"وہاں بس امن ہوتا ہے۔۔"نہ جُدائی کا خوف اور نہ ہجر کے دن کاٹنے پڑتے ہیں۔۔۔یشم کی آنکھوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے آنسو گالوں پر گرنے لگے

"یش۔۔۔

احراز اب پریشان ہو گیا تھا۔۔'جبکہ یشم کی سانسیں اُکھڑنے لگیں تھیں

یش

یش کیا ہو رہا ہے تمہیں۔۔۔احراز اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتا بوکھلاہٹ کا شکار ہوا

"تم واعدہ کرو۔۔"تم یشم راجپوت کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔۔"وہ تمہاری زندگی کی خوبصورت یاد ہو گی۔۔"اُس کے ساتھ بِتایا ہوا ہر لمحہ تمہیں یاد رہے گا۔۔۔یشم اپنا لرزتا ہاتھ اُس کے چہرے پر رکھ کر بولی

"ڈاکٹر

ڈاکٹر

"اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا احراز اُونچی آواز میں ڈاکٹر کو آوازیں لگانا لگا تو لب دانتوں تلے دبا کر اُس نے اپنی سسکیوں کو دبایا تھا

"کسی کو پُکارنے کی ضرورت نہیں۔۔"میری طرف دیکھو۔۔۔یشم نے مدھم آواز میں اُس سے کہا

"یش بی بریو تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔"فضول باتیں مت کرو۔۔"ڈاکٹر آئے گا اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر نرمی سے کہا

"اب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔"ہمارا بچہ تمہارے پاس میری نشانی رہے گا۔۔"اُس کا بہت خیال رکھنا میری کمی محسوس ہونے نہ دینا۔۔"یشم نے تم سے بہت پیار کیا ہے اِس بات کو کبھی مت بھولنا۔۔"میں نے اپنی زندگی کا ایک خوبصورت حصہ تمہارے ساتھ گزارا ہے جس کو اپنے ساتھ لیکر میں جا رہی ہوں۔۔۔"مجھ سے اگر کچھ غلط ہو گیا ہو تو معاف کر لینا لیکن یہ سانسیں اب مزید اپنے وجود میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"میں آج آزاد ہونے لگی ہوں۔۔"پر دیکھنا اُس جہاں میں ہمارا ملن ضرور ہو گا۔۔"تم بھی اللہ سے کہنا۔۔۔یشم کی گرفت اُس کے ہاتھ پر ڈھیلی پڑنے لگی اور احراز؟"وہ تو بس سانس روکے بنا پلکیں جھپکائیں یشم کو دیکھ رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔۔"جس کی سانسیں آہستہ آہستہ اُس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھی۔۔

اا احراز

ٹکروں میں اُس کا نام لیتی یشم اپنی آنکھوں کو ہمیشہ کے لیے بند کر گئی تھی۔۔"ہمیشہ مسکرانے والی آنکھیں آج بند ہو گئی تھیں۔۔۔"جہاں چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ کا احاطہ ہوتا تھا۔۔"آج وہاں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔۔"اپنے بچے کے لیے ہزاروں خوابوں سجائے یشم راجپوت اُس کو اِس دُنیا میں لائے خود ہمیشہ کے لیے چلی گئی تھی۔۔"قسمت کی ستم ظریفی تھی کہ ایک نظر کے علاوہ اپنی اولاد کو وہ نہ دیکھ پائی تھی اور نہ اُس کی خوشبو کی سہی سے محسوس کر پائی تھی

"یش نو

یش

احراز اُس کا گال تھپتھپاتا ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔۔"اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اُس کی دوست اُس کی بیوی اُس کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔"

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو یار میرے ساتھ؟" پلیز اوپن یو ئر آئیز۔۔۔احراز چیخ کر اُس سے بولا لیکن یشم وہاں چلی گئی تھی جہاں اُس کی آواز سے وہ کوسوں دور تھیں۔۔"جبکہ اُس کے ایسے چلانے پر وفا بیگم بھی آئی تھی۔۔"یشم کی بند آنکھیں ایک طرف لڑھکتا ہوا سر اُن کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔۔"جس پر اُن کے قدم ڈگمگانے لگے تھے

"یش

دیکھو میری طرف۔۔احراز اُس کا دھیان اپنی طرف کرنے لگا لیکن بے سود

"آج احراز اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔"آس پاس کا ہوش بُھلائے۔۔"آج یشم کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔"لیکن افسوس تھا کہ یہ دیکھنے کے لیے وہ خود زندہ نہ تھی۔۔

"یش

ایک آنسو تھا جو احراز کی آنکھوں سے بہا تھا۔۔"جو یشم کے ماتھے پر گرا تھا۔۔"زندگی سے بھرپور جینے والی لڑکی آج سب کی آنکھوں میں آنسو چھوڑ کر

چلی گئی تھی۔۔۔"اور یہ سب اِتنا اچانک ہوا تھا کہ احراز کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔"اُس نے یشم کے بے جان وجود کو بانہوں میں بھر کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔"لیکن جواب میں اُس کے گرد اپنا حصار بنانے والا اُس کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

"میں یشم راجپوت ہوں۔۔"جو تا قیامت احراز راجپوت کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔۔

www.novelsclubb.com

یشم کے الفاظ کانوں سے ٹکرائے تو احراز نے بے اختیار اپنی آنکھوں کو میچا تھا "کبھی نہ چھوڑ کر جانے کا کہنے والی اُس کو چھوڑ کر چلی گئی تھی وہ بھی ہمیشہ کے لیے

"یشم کی میت کو گھر میں لایا گیا تھا۔۔"پورا گھر عورتوں سے بڑھ گیا تھا۔۔"جو کوئی

اُس کی موت کا سُن رہا تھا اپنی جگہ حیران رہ گیا تھا۔۔"کسی کو بھی اُس کی موت کا یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔" پاس بیٹھی چراغ کو اُن عورتوں اور یشم کی میت کو دیکھ کر وحشت سی ہونے لگی تھی۔۔"ایک بے سکونی تھی جو اُس کو اپنے اندر محسوس ہو رہی تھی۔۔"یشم سے پہلی مُلاقات سے لیکر آج شام کال پر بات کرنے والی گفتگو اُس کے دماغ میں تازہ ہونے لگی تھی۔۔"اُس کی نظر سارا بیگم پر گئی جو اپنی بیٹی کی موت پر زار و قطار رونے میں مصروف تھی۔۔"اُن کے آنسو۔۔"اُن کی تڑپ دیکھ کر چراغ کو اِس لمحے جانے کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔۔"اور جب یشم کی میت کو اُٹھانے کا وقت آیا تو یکایک چراغ کی نظر احراز پر گئی جس کا پورا چہرہ اور آنکھیں سُرخ تھیں۔۔

"کتنا مشکل ہوتا ہے اپنی محبت کو قبر میں اُترتا دیکھنا اور شاید اُس سے بھی زیادہ مشکل لمحہ وہ ہوتا ہے جب انسان خود اپنی محبت کی میت کو دیکھتا ہے اور اُس کو کندھا دیتا

ہے۔۔۔"کس لیے؟"قبرستان لے جانے کے لیے؟"وہاں دفنا کر آنے کے لیے؟احراز کو دیکھ کر ایسے جانے کتنے خیالات اُس کے دماغ میں آئے تھے۔۔"جس وجہ سے اُس کا سانس گھٹنے لگا تھا۔۔"تبھی وہاں سے اُٹھ چلی گئ تھی۔۔"اُس کی جیسے بس ہو گئ تھی۔۔"

"چراغ اُپر والے کمرے سے پارے تو لیکر آؤ۔۔وہاں سے اُٹھ کر وہ گہرے سانسیں بھرنے لگی تھی۔۔"جب افروز بیگم نے اُس سے کہا تو چراغ بس اپنا سر ہلا پائی تھی۔۔"اور جب اُپر کی طرف آئی تو اُس کے کانوں میں کسی بچے کے رونے کی آواز پڑی تو گویا اُس کے دل کی دھڑکن تھم سی گئ تھی۔۔"اُس نے آس پاس دیکھ کر اُس آواز کا تعاقب کرنا چاہا لیکن اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے یا کس کی ہے!"اچانک ایک خیال اُس کے دماغ میں آیا تو وہ بھاگنے والے انداز میں احراز اور یشم کے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔"جہاں بے بی کوٹ

میں ایک بچہ زار و قطار رو رہا تھا۔۔"اور پاس ہی ایک مُلازمہ اُس کا فیڈر تیار کر رہی تھی۔۔"لیکن چراغ کی نظر اُس پر نہ گئی تو وہ بس بچے کو دیکھنے میں تھی۔۔"جس کے رونے کی آواز بڑھتی جا رہی تھی شاید اُس کو بہت زیادہ بھوک لگی تھی۔

"عع عدن۔۔۔

اُس بچے کو دیکھ کر چراغ کے ہونٹ پھڑ پھڑائے تھے

"مم میرا عع عدن زندہ ہے۔۔"میں نن نہ کک کہتی تھی وہ زندہ ہے۔۔۔"اُس کے رونے کی آواز جو میں نے سُنی تھی۔۔۔بھاگ کر اُس بے بی کوٹ کے قریب پُہنچ کر چراغ نے اُس کو اپنی آغوش میں بھرا تو وہ رونا بھول کر بس اُس کا چہرہ دیکھنے لگا تھا۔۔

"میرا عدن۔۔۔۔چراغ کے ہونٹوں پر بس یہی ایک نام تھا۔۔"جس پر پاس کھڑی ملازمہ اُس کو دیکھنے لگی تھی۔۔"جس کی نظروں کا مرکز تو وہ بچہ تھا

مم میرا عدن میرا بچہ۔۔۔وہ والہانہ نظروں سے اُس کا چہرہ تکتی اُس کا چہرہ چومنے

لگتی تو کبھی اُس کے چھوٹے سے ہاتھ اُس کے انداز میں عجیب تشنگی اور والہانہ محبت چُھپی ہوئی تھی۔۔"آنکھوں میں آنسو الگ سے جمع ہو گئے تھے جس سے بے نیاز وہ اُس نومولود بچے پر اپنی چاہت لُٹانے میں مصروف تھی۔۔۔"آج جیسے اُس کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔

"میری جان۔۔۔آنسو تھے جو رُکنے کا نام تک نہیں لے رہے تھے۔۔"اُس بچے کو اپنے سینے سے لگاتی چراغ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔"جیسے ڈر تھا کہ ایک بار پھر اُس سے کوئی اُس کا بچہ چھین لے گا اور وہ ایک بار پھر تنہا رہ جائے گی۔۔۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 28

"اِن کو بھوک لگی ہے۔۔۔ملازمہ نے بلآخر اُس کو ہوش دِلایا تو چراغ نے چونک کر

اُس کو دیکھا جو ہاتھ میں فیڈر پکڑے کھڑی تھی۔

"مجھے دو یہ اور تم جاؤ۔۔۔چراغ نے اپنے آنسو ؤ صاف کیے اُس کو دیکھ کر کہا

"بیگم صاحبہ نے کہا تھا اِن کو اکیلا نہیں چھوڑنا۔۔"ایک دن کا بھی نہیں ہوا ابھی ایسے سایہ پڑ جاتا ہے بچے کے پیچھے اگر پیدائش کے شروعاتی دِنوں میں بچے کو اکیلا چھوڑو تو۔۔۔ملازمہ نے آہستہ آواز میں اُس کو بتایا

"اکیلا نہیں ہے اپنی ماں کے ساتھ ہے۔۔۔چراغ ایک بار پھر اُس کا چہرہ چومتی بولی تو وہ بس اُس کا چہرہ دیکھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔"جبکہ چراغ بچے کو لیکر بیڈ پر بیٹھتی اُس کو فیڈ کروانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"احراز اُٹھ گھر چل۔۔۔اسفندیار نے احراز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا جو یشم کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔"اُس کو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ کل تک جو لڑکی اُس کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔۔"آج وہ قبر میں دفن تھی۔۔۔

"یش کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔"اور دیکھو آج جہاں وہ ہے وہاں اندھیرے کے سِوا کچھ نہیں۔۔۔قبر پر ہاتھ پھیرتا احراز اُس کو بتانے لگا

"اندھیرہ کس کو پسند ہوتا ہے؟"یش کی زندگی اِتنی تھی۔۔۔"اب بس تم اُس کے لیے دعا کرو۔۔"جس نے جاتے ہوئے تمہیں ایک انمول تُحفہ دیا ہے۔۔۔اسفند اُس کے پاس بیٹھ کر بولا

لیکن یش کو ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔"میں اکیلا اُس کو نہیں سنبھال سکتا۔۔۔"اُس نے کہا تھا کہ سارا دن وہ اُس کے پاس ہو گا۔۔"جبکہ رات کے وقت میری زمیداری ہو گی۔۔"پھر وہ یوں مجھے چھوڑ کر کیسے چلی گئ۔۔؟احراز اُس کی بات سن کر بولا

"احراز سنبھالوں خود کو اور چلو یہاں سے۔۔اسفند نے گہری سانس بھر کر اُس سے کہا تو وہ ایک نظر قبر پر ڈالتا اُٹھنے لگا۔

"تمہیں خود کو سنبھالنا ہو گا کیونکہ اب تمہارے اُپر ایک بہت بڑی زمیداری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔۔۔اسفند یار نے اُس کو خاموش دیکھ کر مزید کہا جس پر وہ محض سر کو جنبش دے پایا تھا۔۔

"ڈاکٹر تو رپورٹس میں یہ بتاتی تھی کہ یشم اور بچہ دونوں ٹھیک ہیں۔۔"پھر میری بچی کیوں چلی گئی۔۔سارا بیگم نڈھال حالت میں بیٹھی وفا بیگم اور افروز بیگم سے بولی

"بی پی لو ہو گیا تھا اُس کا۔۔وفا بیگم افسوس بھری سانس خارج کرتی بولی۔۔"جیسے یہی ایک اہم وجہ ہو

"اُس کے جانے کی عمر تو نہ تھی۔۔"ابھی تو اُس نے اپنے بچے کی پرورش کرنا تھی۔۔"اُس کو بڑا ہوتا ہوا دیکھنا تھا۔۔"پھر آخر کیوں یہ سب ہوا؟"سارا بیگم کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

"زندگی ختم ہو جاتی ہے انسان کی تو بس ایک بہانا بن جاتا ہے اور ہنستا مسکراتا انسان ختم ہو جاتا ہے۔۔افروز بیگم اُن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

"میرا دل نہیں مانتا ابھی تو بے بی چھوٹا ہے۔۔"کیسے ہو گا یہ سب۔۔سارا بیگم اپنے آنسو صاف کرتی بولی

"سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو آپ۔۔۔"اِس بار یشم کی بڑی بہن یشفین نے کہا جو یشم کا سُن کر پاکستان آئی تھی

"ابھی کہاں ہے وہ؟افروز بیگم نے پوچھا

"نسرین سے کہا تھا کہ اُس کا خیال رکھے لیکن اُس نے کہا کہ چراغ کے پاس ہے اب۔۔۔وفا بیگم نے بتایا

"یہ تو اور اچھی بات ہے۔۔افروز بیگم اُن کی بات کے جواب میں بولی

"اچھی بات تو تب ہوتی جب وہ اپنی ماں کے پاس ہوتا۔۔۔"ستم ظریفی ہے کہ معصوم سا بچہ اب اپنی ماں کے لمس سے محروم رہے گا۔۔۔سارا بیگم کا دل تکلیف سے بھر گیا تھا۔۔"آنکھوں کے سامنے بار بار یشم کا مسکراتا چہرہ اُن کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا

لالالوڑی پیار کی کٹوری

کٹوری میں پستہ

میرا عدن سب سے اچھا

فیڈ کروانے کے بعد اُس کو یہاں سے وہاں لیکر چلتی چراغ سُلانے لگی جو گہری نیند میں بھی جا چُکا تھا۔۔"اُس کو سوتا ہوا دیکھ کر بے اختیار اُس کا ماتھا چوما جبھی کمرے میں احراز داخل ہوا تو چراغ اور اُس کی گود میں اپنے بچے کو دیکھ کر سنجیدہ تاثرات سجائے وہی کھڑا رہا جبکہ احراز کو دیکھ کر چراغ کی رنگت پل بھر میں متغیر ہوئی تھی اور لاشعوری طور پر بچے پر گرفت بھی مضبوط ہوئی۔۔"اُس کو جیسے اب یاد آیا تھا کہ جس پر وہ اپنی ممتا نچھاور کر رہی تھی۔۔"وہ اُس کا بچہ نہیں تھا۔۔'بلکہ یشم اور احراز کا تھا جو بات وہ فراموش کر بیٹھی تھی اب اُس کے سامنے تھی۔

"تم یہاں؟احراز نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا تو چراغ جز بز کا شکار ہوئی

"وہ یہ رو رہا

"چراغ ابھی اُس کو کچھ بتانے لگی تھی جب اُس کے پاس آ کر احراز نے اُس کی گود سے بچہ لیا تو وہ لب بھینچ کر اُس کو دیکھنے لگی۔۔"جواب اُس کی پیشانی کا بوسہ لے رہا تھا

"شکریہ لیکن میں اب آ گیا ہوں۔۔"تم جا سکتی ہو۔۔۔احراز نے اُس کو جم کر کھڑا دیکھا تو کہا

www.novelsclubb.com

"میں عدن کو اپنے ساتھ لے جاؤں؟چراغ نے ہچکچاہٹ سے پوچھا تو احراز نے چونک کر اُس کو دیکھا جس کی نظریں اُس کی گود میں موجود بچے پر جمی ہوئیں تھیں

"عدن؟احراز نے نام دوہرایا

"میں نے رکھ لیا وہ۔۔۔چراغ سر جُھکاتی کسی مجرم کی طرح بتانے لگی۔

"آپ کہاں لے جائے گی؟احراز نے اُس کی بات پر سنجیدگی سے پوچھا

"اپنے ساتھ وہ دراصل ابھی یہ بہت چھوٹا ہے تو آپ خیال نہیں رکھ پائے گے۔۔۔چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیسے اُس سے "عدن لے جس نے کچھ پلوں کے لیے اُس کو خوشی سے نوازہ تھا۔۔"آج جانے کتنے سالوں بعد ایک الگ سا احساس اُس کو اپنے وجود میں ڈورتا محسوس ہوا تھا

"میرا بیٹا ہے۔۔"اور میں خود خیال رکھ لوں گا۔۔"اور اگر ضرورت پڑی تو موم سے کہہ دوں گا۔۔"تم پریشان نہ ہو۔۔۔"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔احراز نے کافی بے رُخی کا مظاہرہ کیا تھا جس پر چراغ میں مزید ہمت نہ تھی کہ وہ احراز سے کوئی بحث کرتی اِس لیے خاموشی سے اُس کے کمرے سے باہر نکلنے لگی

"چراغ کیا ہوا؟"وہ باہر آئی تو اُس کی اُڑی رنگت دیکھ کر افروز بیگم نے پوچھا

"آنٹی وہ عدن

چراغ اُن کے ہاتھ تھام کر بس یہی بول پائی کیونکہ افروز بیگم نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر مزید کچھ بولنے سے باز رکھا تھا

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے؟ افروز بیگم اُس کو سائیڈ پر لا کر پوچھنے لگی

"آنٹی وہ عدن احراز نے مجھ سے لے لیا۔۔"اُن سے کہو نہ وہ مجھے واپس کرے۔۔"میں اُس کا بہت خیال کروں۔۔۔چراغ نے منت کرتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

"چراغ میری جان وہ عدن نہیں ہے۔۔۔افروز بیگم نے اُس کو دیکھ کر رسانیت بھرے لہجے میں کہا

"لیکن مجھے تو وہ میرا عدن لگا۔۔"جب اُس کو گلے لگایا تو ایسا نہیں لگا کہ کسی اور کے بچے کو اپنی آغوش میں بھرا ہے بلکہ ایسے لگا جیسے میرے وجود کا کھویا ہوا حصہ مل گیا ہو۔۔۔چراغ کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی۔۔"کسی کو کھونے کا ڈر ایک بار پھر وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محسوس کرنے لگی تھی۔

"لیکن سچ تو یہی ہے نہ کے وہ احراز کا بیٹا ہے اور وہ اپنا بیٹا تمہیں کیسے دے گا؟"خود پر کنٹرول رکھو بیٹا اور گھر جاؤ کل تک ہم بھی آجائے گے۔۔"اگر یہاں رہی تو تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔۔۔افروز بیگم نے رسانیت سے کہا

"آپ تو اُن کی چچی ہیں۔۔"پھر اُن کو کیوں نہیں کہتی کے عدن کو میری گود میں ڈال دے۔۔"یشم جی تو ویسے بھی نہیں ہیں اب۔۔۔"اور وہ اکیلے ٹھیک سے خیال نہیں رکھ پائے گے۔۔۔"اُن کو کیسے پتا چلے گا ڈبے سے پاؤڈر کتنا لیکر فیڈر تیار کرنا ہوتا ہے۔۔"اور ہو سکتا ہے کہ پانی بھی وہ عام یوز کرنے لگے تو یہ تو ٹھیک نہیں ہو گا۔۔"ایسے تو عدن کی طبیعت خراب ہو جائے گی تو اُس کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے۔۔۔چراغ نے اِس بار اُن کے آگے ہاتھ جوڑے تو افروز بیگم پریشان ہو گئ۔۔"نہ تو وہ اُس کو تکلیف میں دیکھ سکتیں تھیں اور نہ احراز سے بچہ لیکر وہ اُس کو دے سکتی تھی۔

"چراغ ہوش کرو۔۔"کیوں پاگل ہو گئی ہو۔۔افروز بیگم پریشانی سے اُس کو دیکھ کر بولیں

"کچھ غلط بھی تو نہیں بھلا اُن کو ڈائپر پہنانا آتا ہو گا؟"کیا اُن کو پتا ہو گا کہ ڈائپر کب چینج کرنا ہوتا ہے۔۔"ایک بچے کی اسکن کس قدر ملائم ہوتی ہے اگر ڈائپر لیک ہونے کے بعد بھی وہ بدلے گے نہیں تو وہ روئے گا اور اسکن بھی خراب ہو جائے گی۔۔۔"چراغ کیسے بھی کر کے بس اُن کو راضی کرنا چاہتی تھی

"چراغ تم پہلے گہری سانس بھر کر خود کو پر سکون کرو۔۔"احراز یہاں اکیلا نہیں ہے۔۔وفا بھابھی ہیں اور ملازم بھی ہیں۔۔"یہ سب بچے کا خیال رکھ لینگے تم پریشان نہ ہو۔۔۔افروز بیگم اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولی تو چراغ نے بے بسی سے اُن کو دیکھا۔۔"جو اُس کی سُننے کو تیار نہ تھیں

"تین ماہ بعد:

بس کر جا یار اللہ کا واسطہ ہے تمہیں۔۔۔احراز نے بے بی کوٹ میں موجود "عدن" کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر کہا جو گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے میں مصروف تھا۔۔"سارا دن آفس کی تھکن اُس کے بعد رات کے وقت عدن کا یوں بلاوجہ رونا اُس کو مزید تھکا رہا تھا۔۔"ایک گھنٹے سے زیادہ وقت وہ اُس کو اپنی گود میں لیکر یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔۔"لیکن موصوف کو نیند نہیں آ رہی تھی۔۔"اور اب جب اُس نے اُس کو بے بی کوٹ میں ڈالا تو پھر سے رونے لگا جس پر احراز کی گویا بس ہو گئی تھی۔۔"تین ماہ سے وہ اُس کو اکیلے سنبھال رہا تھا۔۔"دن میں تو کبھی اُس کے پاس تو کبھی وفا بیگم اُس کو گود میں اُٹھاتی تھی۔۔"لیکن رات کے وقت رو کر وہ اُس سے جانے کونسے بدلے لیتا تھا۔۔۔

"مسئلہ بتا اپنا یا پھر اپنا یہ اسپیکر بند کر دے۔۔فیڈر اُس کے منہ کے پاس کیا لیکن اُس کو دودھ نہ پیتا دیکھ کر احراز نے سنجیدگی سے کہا جس کا رونا اب سسکیوں میں بدل گیا تھا اور اب ٹکٹی باندھے اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔

"گُڈ اب رونا نہیں اچھے بچوں کی طرح سو جانا۔۔اُس کو چُپ ہوتا دیکھ کر احراز نے شکر بھرا سانس خارج کیا تھا۔۔" تبھی دبے دبے لہجے میں اُس کو وارن کرتا وہ خود بیڈ پر لیٹ کر سونے لگا۔۔"جب اُس کے آنکھیں موندتے ہی وہ ایک بار پھر رونا شروع کر گیا تو احراز اپنے بال نوچنے کے قریب ہوا

"صاف بول دو کہ آپ کے سونے سے مسئلہ ہے۔۔" باقی یوں میرا صبر آزمانے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟ احراز اُس کو دیکھ کر ایسے بولا جیسے ابھی وہ اُس کو جواب دے گا "دیکھو عدن سارا دن گدھے گھوڑے بیچ کر تم سوتے ہو۔۔"میں نے کبھی اعتراض اُٹھایا؟"نہیں نہ؟۔۔"تو میرے سونے سے تمہیں کیا مسئلہ ہے؟"ہلانکہ تمہارے مقابلے میں۔۔"کم سوتا ہوں۔۔۔احراز کا اُس سے اِتنا کہنا تھا اور عدن صاحب اپنی پوری طاقت لگا کر رونے میں مصروف ہو گئے تو احراز نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھ کر گود میں اُٹھایا۔۔"اور پھر اپنے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔"اُس کا اِرادہ اب "وفا بیگم کے کمرے کی طرف تھا۔۔"وہاں آ کر اُس نے ہلکا

سا در وازہ نوک کیا تو کچھ دیر میں "وفا بیگم نے دروازہ کھولا

"احراز تم اِس وقت خیریت؟ وفا بیگم عمر صاحب کی نیند کا خیال کرتی آہستہ مگر پریشان لہجے میں کہتی احراز کو دیکھنے لگی

"موم یہ بس نہیں کر رہا بھوک بھی نہیں ہے اُس کے باوجود رو رہا ہے۔۔"احراز نے بتایا

"ٹھنڈ تو نہیں لگ رہی عدن کو؟ وفا بیگم نے پوچھا

"کمرے میں ہیٹر آن ہے اور یہ پورا ڈھکا ہوا ہے۔"ویسے بھی سردی کا موسم نہیں ہے اِتنا۔۔"آپ بتائے کیا کروں ایسا کہ چُپ ہو جائے۔۔۔احراز نے اپنا سر نفی میں ہلا کر اُس سے کہا

"میں چراغ کو کال کر کے پوچھتی ہوں۔۔۔وفا بیگم نے اُس کی بات پر کہا

"اُس سے کیوں؟"احراز نے سنجیدگی سے پوچھا

"وہ میڈیکل کرتی ہے تو اُس کو پتا ہو گا۔۔۔"تم ٹھیرو میں کال کروں اُس سے پوچھ کر پھر بتاتی ہوں۔۔۔وفا بیگم نے کہا

"موم وہ ڈاکٹر نہیں ہے۔۔"آپ کسی ڈاکٹر کو کال کریں نمبر تو آپ کے پاس ہو گا۔۔۔احراز نے اُن کی بات پر کہا

"رات کے تین بجے کون ڈاکٹر میری کال اُٹھائے گا؟"چراغ گھر کی بچی ہے اور اُس کو پتا ہو گا۔۔۔وفا بیگم نے کہا

"موم ایسے تو اُس کی بھی نیند خراب ہو گی؟"تو ضروری ہے کیا گھر کی بچی سمجھ کر رات کے اِس پہر اُس کی نیند خراب کرنا؟احراز اُن کی بات پر سر جھٹک کر بولا

"تم خاموش رہو۔۔۔وفا بیگم اُس کو ڈپٹ کر کہتی خود اپنا سیل فون لینے کمرے میں چلی گئی۔۔۔"احراز جبکہ وہی کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا رہا

"ہیلو چراغ بیٹا تم سو تو نہیں رہی تھی؟وفا بیگم واپس آتی چراغ کو کال کر کے بولی تو

دوسری طرف چراغ جو کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔۔"اِس وقت وفا بیگم کی کال نے اُس کو فکر مندی میں مبتلا کر دیا

"نہیں میں جاگ رہی تھی آپ بتائے رات کے اِس وقت کال خیریت ہے نہ سب ؟چراغ نے بتانے کے بعد پوچھا

"ہاں بیٹا وہ بس "عدن" رو رہا تھا تو سوچا تم سے پوچھ لوں کے کونسی دوائی دینی ہے۔۔۔"وفا بیگم نے کال تو کر دی تھی لیکن اُن کو اب سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا بات کریں

"عدن رو رہا ہے اُس کی طبیعت تو ٹھیک ہے ؟"چراغ پریشان سی ہو گئ

"ہاں ٹھیک ہے پر دودھ نہیں پی رہا۔۔۔وفا بیگم نے پریشان کھڑے احراز کو دیکھ کر بتایا

"آپ نے پیٹ کے درد کی دوائی کھلائی ہے اُس کو ؟"عدن کو ماں کا دودھ نہیں نہ تو ہو سکتا ہے اُس کے پیٹ میں درد ہو۔۔۔چراغ اُن کی بات کے جواب میں بولی

"پیٹ میں درد؟ وفا بیگم نے کہا تو احراز عدن کو دیکھنے لگا جس کی پوری آنکھیں رونے کے باعث سوجھ چکی تھیں۔۔۔

"پیٹ میں درد ہونے کے باعث بچہ روتا ہے۔۔۔اور ایک بات بتائے۔۔چراغ نے کہا

ہاں کہو؟ وفا بیگم نے اجازت دی

"آج عدن کو آج ویکسینیشن لگی تھی نہ؟ چراغ کو اچانک خیال آیا تو پوچھ لیا

"ہاں لگی تھی۔۔۔وفا بیگم نے بتایا

"اِس لیے رو رہا ہو گا کیونکہ ویکسینیشن کے ایک دو دن بعد تک بچہ روتا ہے۔۔"آپ ایسا کریں آئس کوپ کریں جب اُس کو راحت ملے گی تو پر سکون ہو جائے گا۔۔۔چراغ اب کی جیسے ساری بات جان گئی تھی جس پر وفا بیگم نے احراز کو دیکھا جو کال ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا

"چراغ آئس کوپ کرنا سہی رہے گا۔۔؟"وفا بیگم نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

'جی آپ یقین رکھے۔۔۔چراغ نے یقین کروانا چاہا

"اچھا میں احراز سے کہتی ہوں پریشان ہو گیا تھا وہ۔۔"تمہارا شکریہ اور معذرت بھی کہ تمہیں ڈسٹرب کیا۔۔۔وفا بیگم نے کہا

"اُس کی کوئی ضرورت نہیں تھی بس آپ بتا دینا یا پھر میسج کر دینا کہ عدن اب ٹھیک ہے۔۔۔چراغ نے کہا تو وفا بیگم مسکرائی

"ضرور بتا دوں گی۔۔۔وفا بیگم نے کہا اور کال ڈراپ کر دی

"کیا کہا اُس نے؟"احراز کے لہجے میں بے تابی جھلک رہی تھی

"اُس نے کہا وہ یکسینیشن والی جگہ پر آئس کوپ کریں عدن رونا بند کر جائے گا۔۔۔وفا بیگم نے بتایا تو وہ عجیب نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا

"کیا ہوا؟"وفا بیگم کو اُس کا ایسے دیکھنا سمجھ میں نہیں آیا

"اِس موسم میں آئس کوپ؟"عدن بہت چھوٹا ہے اور یہ کیا لوجک ہے کہ ویکسینشین والی جگہ پر آئس کوپ لگائے۔۔"اُس کو کچھ بھی پتا نہیں بس بونگیاں

مار رہی ہے پہلے اُس نے کہا پیٹ میں درد اور اب یہ۔۔۔احراز کو اُن کی بات جیسے پسند نہیں آئی۔۔"لیکن اُس کی آخری بات پر کینا توز نظروں سے وفا بیگم نے اُس کو دیکھا

"تم چاہتے ہو نہ کہ عدن پر سکون ہو جائے؟"وفا بیگم نے پوچھا

"جی چاہتا ہوں۔۔"کیونکہ یہ سکون میں رہے گا تبھی میں سکون سے سو سکتا ہوں۔۔احراز نے جواب دیا

"میں نے تم سے کہا تھا کہ بے بی کیئر ٹیکر رکھ لیتے ہیں۔۔"لیکن تب تم نے انکار کیا اور اب دیکھو عدن کے جگانے سے کیسے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے پڑے ہیں تمہارے۔۔۔وفا بیگم تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولی

"میں باپ ہوں اِس کا اگر ماتھے پر بل آئے بھی تو اِس کا کام کروں گا۔۔"لیکن کسی دوسرے کا ایسا کرنا میں برداشت نہیں کروں گا۔۔"میں نہیں چاہوں کہ میرے بیٹے کو کوئی بیزار کن نظروں سے دیکھے۔۔"ویسے بھی اپنا بچہ میں کسی اور کے

حوالے نہیں کر سکتا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"تمہاری مرضی ہے ورنہ ہر کوئی بچے کے لیے کیئر ٹیکر کا انتظام کرتا ہے کیونکہ سوٗ کام ہوتے ہیں بچے کے۔۔۔"تم اگر عدن کو سنبھالوں گے اور آفس کو بھی تو ایسے تمہاری اپنی حالت خراب ہو جائے گی۔۔۔وفا بیگم نے کہا

"مجھے کچھ نہیں ہوتا۔۔"آپ سو جائے اب۔۔احراز نے کہا

"آئس کوپ؟وفا بیگم نے پوچھا

"وہ میں کر لوں گا خود۔۔۔"آپ آرام کریں۔۔احراز نے کہا

"اچھا تو میں تمہیں چراغ کا نمبر سینڈ کرتی ہوں۔۔"اگر عدن پر سکون نیند سو جائے تو اُس کو کال یا مسیج پر بتا دینا۔۔۔وفا بیگم نے اُس کو دیکھ کر کہا تو احراز بس ایک نظر اُن پر ڈالے چلا گیا۔۔۔"پھر چراغ کی بات سہی ثابت ہوئی آئیس کوپ کے بعد عدن ٹھیک ہو گیا تھا اور کچھ ہی وقت میں دودھ پی کر سو بھی گیا تو احراز بھی اپنے بیڈ پر آ کر لیٹنے لگا تو اُس کو وفا بیگم کی بات یاد آئی جس پر گہری سانس بھر کر اُس نے سائیڈ

ٹیبل سے اپنا سیل فون اُٹھا کر وفا بیگم کا سینڈ کیا ہوا نمبر دیکھنے لگا پھر ایک مسیج اُس کے نمبر پر چھوڑ کر خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا

"کچھ پریشان ہو؟افروز بیگم نے چراغ کو دیکھ کر کہا جو پانی پینے کے غرض سے کچن آئی تھی۔

"رات وفا آنٹی کا فون آیا تھا۔۔چراغ نے بتایا

"کیوں سب خیریت تو تھی؟افروز بیگم کو پریشانی ہوئی

"جی سب ٹھیک تھا۔۔"لیکن وہ اکیلے عدن کو سنبھال نہیں سکتے عدن کو ماں کی ضرورت ہے۔۔چراغ نے اُن کی بات پر کہا

"ماں کی ضرورت۔۔؟"افروز بیگم نے اُس کا جُملا دوہرایا

"جی یا پھر آپ سارا آنٹی سے کہے کہ عدن کو یہاں لے آئے ویسے بھی یا میمبرز زیادہ ہیں۔۔"ہم اُس کا بہت خیال رکھے گے۔۔۔چراغ نے پانی کی بوتل رکھ کر اُن

www.novelsclubb.com

سے کہا

"یہاں کب تک رہے گا؟"اصل ٹھکانہ اُس کا وہ ہے جہاں اُس نے رہنا ہے۔۔افروز بیگم نے اُس کی بات پر کہا

"لیکن آنٹی مجھے عدن میرے پاس چاہیے۔۔"میرا دل اُس کے لیے ہمکنے لگتا ہے۔۔"آپ پلیز کچھ کرے نہ جیسے وہ مجھے مل جائے۔۔۔چراغ اُن کے ہاتھ کو تھام کر التجائیہ لہجے بولی تو افروز بیگم غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں تڑپ تھی

"ایک طریقہ ہے جس سے عدن ہمیشہ کے لیے تمہیں مل سکتا ہے۔۔"کوئی اُس کو تم سے الگ نہیں کر پائے گا۔۔افروز بیگم نے کہا تو چراغ کے چہرے پر اُمید کی ایک کرن جاگی تھی

"کیا واقعی ایسا پاسبل ہے؟چراغ نے بے چینی سے پوچھا

"اگر تم چاہو تو۔۔۔افروز بیگم نے مسکرا کر کہا

"میں کیوں نہیں چاہوں گی؟"میں تو چاہتی ہوں ہر وقت عدن میرے ساتھ رہے۔۔۔چراغ نے اُن کی بات پر جلدی سے کہا

"اگر واقعی میں تمہیں عدن ہر وقت اپنے ساتھ چاہیے تو اُس کے لیے تمہیں "احراز سے شادی کرنا پڑے گی۔۔"تب ہی تم ایک ماں کا پیار اُس کو دے سکتی ہو۔۔۔افروز بیگم نے کہا تو اُن کے ہاتھ پر چراغ کے ہاتھ کا دباؤ ڈھیلا پڑا تھا جبکہ چہرے پر جہاں پہلے اُمید کی کرن جاگی تھی اب واپس ختم ہو گئی تھی۔۔

موم مجھے لگتا ہے عدن کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیے۔۔۔اگلے دن پھر سے عدن کا رونا بند نہیں ہوا تو احراز نے پریشانی سے "وفا بیگم کو کہا

"ہاں پر میں تم سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔وفا بیگم نے کہا

"موم ابھی نہیں۔۔"میں عدن کی وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔احراز عدن کو اپنی بانہوں میں اُٹھاتا اُن سے بولا

www.novelsclubb.com

"بات بھی عدن کے مطلق ہے۔۔وفا بیگم نے بتایا

"جی کریں پھر؟احراز نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا

"عدن کو ماں کی ضرورت ہے۔۔"جو سارا وقت اُس کے ساتھ موجود رہے۔۔وفا بیگم نے کہا تو احراز کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات چھا گئے

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔"لیکن کیا کر سکتا ہوں۔۔"یہ سمجھ تو نہیں سکتا ورنہ بتاتا کہ اِس کو اِس کی ماں چھوڑ کر جا چُکی ہے۔۔احراز نے سپاٹ تاثرات سجائے کہا

"تم عدن کو دوسری ماں تو دے سکتے ہو نہ۔"جو اُس کا بہت سارا خیال رکھے اُس کا ہر کام کرے۔۔"اُس کی صحت کا خیال رکھے۔۔۔۔وفا بیگم کی بات پر احراز نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا

"کیا مطلب آپ کا؟احراز نے سنجیدگی سے پوچھا

"عدن کو ایک ماں کی ضرورت ہے۔۔"اور میں چاہتی ہوں کہ تم دوسری شادی کرو۔۔وفا بیگم نے کہا تو جانے کتنے پل احراز بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا

اُس کو یقین نہیں آیا کہ جو ابھی اُس نے سُنا وہ سچ تھا یا کانوں کا دھوکہ ؟

"یعنی ابھی یشم کی موت کو بس تین ماہ کا وقت گزرا تھا۔۔"اور اُس کی ماں اُس کو دوسری شادی کا مشورہ دے رہی تھیں۔۔۔"آہستہ آہستہ احراز کے چہرے پر اب ناگواری بھرے تاثرات ظاہر ہونے لگے تھے۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 29

www.novelsclubb.com

"موم آپ کو اندازہ ہے کہ ابھی آپ نے مجھ سے کیا کہا؟"حیرانگی سے نکل کر احراز نے اُن سے کہا

"جانتی ہوں تبھی کہہ رہی ہوں۔۔"دوسری شادی کر لوں۔۔"تمہاری زندگی میں بھی کوئی آجائے گا اور عدن کو بھی اپنی ماں کا پیار مل جائے گا۔۔وفا بیگم نے کہا

تو احراز اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا یہاں سے چکر لگانے لگا

"موم میں شادی نہیں کروں گا۔۔" یہ میں آج آپ کو صاف الفاظوں میں بتا رہا ہوں۔۔ "اُمید ہے آپ اِس بات کو دوبارہ نہیں چھیڑینگیں۔۔۔ احراز نے سنجیدگی سے کہا تو وفا بیگم اُس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی جس نے بڑی آسانی سے منع کر دیا تھا

"احراز ایک بار میری بات پر غور کرو تو اِس میں کوئی بُرائی نہیں ہے۔۔" تمہیں کسی ساتھی کی ضرورت ہے اور سب سے بڑی بات عدن کو ایک ماہ کا پیار چاہیے۔۔ وفا بیگم نے ایک اور کوشش کی اُس کو راضی کرنے کی

"موم میں نے آپ سے کہا نہ۔۔" اور رہی بات عدن کی تو اُس کے لیے میں کافی ہوں۔۔ "میں اُس کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دوں گا۔۔" لیکن دوبارہ کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا۔۔۔ احراز نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا

"عدن کا سوچو تم ایک بار۔۔۔ وفا بیگم کو لگا شاید اب وہ مان جائے

"اُس کا ہی سوچ رہی ہوں۔۔" کیونکہ موم کوئی بھی دوسری بیوی اِس گھر میں آکر

عدن کو وہ پیار نہیں دے سکتی جو میں دے سکتا ہوں یا پھر ایک ماں دے سکتی ہے۔۔"میں پر سکون ماحول کو ختم کرنا نہیں چاہتا بہتر ہو گا جو آپ بھی ایسا نہ کریں تو۔۔۔احراز نے جیسے قسم اُٹھائی تھی۔۔"اُن کی کوئی بھی بات نہ ماننے کی "تم ایک بار سوچو تو سہی۔۔۔"ورنہ اِس معصوم سے کون پیار نہیں کرے گا۔۔؟"وفا بیگم عدن کو دیکھتی اُن سے بولی

"آپ بے بی ٹیکر کا بندوبست کر لے ادر وائیز شادی کی کوئی گنجائش اب میری زندگی میں نہیں۔۔احراز نے اب کی بار جیسے ساری بات ختم کر دی تھی۔۔"اور وفا بیگم بس اُس کا منہ تکتی رہ گئیں جو اب عدن کو لیکر باہر کی طرف جا رہا تھا۔

"یہ آپ کیا؟چراغ دو قدم اُن سے دور کھڑی ہوئی اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ افروز بیگم کو کیا جواب دے

"کیوں کیا ہوا؟"کیا تمہیں عدن نہیں چاہیے؟افروز بیگم کو جیسے اُس کی دُکھتی رگ

مل گئی تھی

"چاہیے پر شادی؟چراغ اِتنا کہتی اپنا سر نفی میں ہلانے لگی

"شادی کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟"اِس میں فائدہ تیرا اپنا ہے۔۔"تمہیں تمہارا عدن مل جائے گا۔۔"جس کو دیکھ کر تمہیں اپنے اندر سکون محسوس ہوتا ہے۔۔"جو ایک پیارا سا معصوم بچہ ہے۔۔"اُس کو تمہارے روپ میں ایک ماں مل جائے گی۔۔افروز بیگم نے لوہا گرم دیکھ کر ایک آخری کیل ٹھوکی

"شادی نہیں کر سکتی میں۔۔"ایسا ممکن نہیں ہاں لیکن عدن کی بے بی سسٹر بن سکتیں ہوں۔۔چراغ اِتنا کہتی کچن سے تیز قدموں سمیت باہر نکلتی چلی گئی۔۔"افروز بیگم نے جو کہا تھا وہ الفاظ اُس کو اپنے دماغ میں کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہے تھے۔۔"وہ شادی کیسے کر سکتی تھی۔۔؟"اور احراز سے؟"ایسا تو وہ کبھی بھی نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔

"توں تیرے لیے دوسرا مسئلہ شروع ہو گیا؟اسفند اُس کو دیکھ کر بولا جو اپنا سر ہاتھوں میں گرائے پریشان بیٹھا تھا۔۔"عدن کا ہو سپٹل چیک اپ کروانے کے بعد وہ سیدھا اپنے آفس آیا تھا جہاں آلریڈی اُس سے ملنے اسفند آیا تھا

"ہاں لیکن میں نے موم سے کہہ دیا ہے کہ میں شادی نہیں کروں گا۔۔"خیر مینجر سے ایک بی بے کیئر ٹیکر کا بولا ہے اِن شاءاللہ کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے جواب دیا

"ویسے تمہیں آنٹی کی بات پر غور کرنا چاہیے تھا۔۔"کیونکہ عدن کو ماں کی ضرورت تو ہے اور اگر بات کی جائے بے بی کیئر ٹیکر کی تو وہ آخر کب تک رہے گیں ساتھ؟" کبھی اُن کے اپنے مسائل ہو گے جس وجہ سے وہ چُھٹی کر جائے گی یا پھر کسی ایشو کی وجہ سے جاب کو ختم کر دے گی۔۔"پھر تمہیں دوسری کو تلاش کرنا ہو گا اور عدن کے بارے میں ہر ایک چیز اُس کو الگ سے بتانی پڑے گی۔۔"ایسے میں تمہارے لیے بھی مسئلہ ہو گا۔۔اسفند اُس کی بات پر پر سوچ لہجے میں بولا

"میں ایسے ہی کسی کو بھی جاب پر نہیں رکھوں گا۔۔"پہلے اُن سے کنٹریکٹ پیپر سائن کرواؤں گا۔۔احراز نے اُس کی بات کے جواب میں کہا

"کر کے دیکھ لو۔۔اُس کو اپنی بات سے ہلتا نہ دیکھ کر اسفندیار نے کہا تو احراز نے کچھ سوچ کر اپنے مینجر کا نمبر ملایا

"کچھ دِنوں میں اُس نے عدن کے لیے ایک بے بی کیئر ٹیکر کا انتظام کر لیا تھا۔۔"جو صبح سات بجے آتی تھی۔۔"لیکن دوسرے شہر میں رہنے کے باعث اُس کی رہائش کا انتظام بھی وفا بیگم نے اپنے گھر میں کر لیا تھا۔"جس وجہ سے وہ ہر وقت عدن کے ساتھ ہی موجود ہوتی تھی۔۔

"عدن کو کیئر ٹیکر کے حوالے کرنے کے بعد احراز مطمئن تو نہیں تھا لیکن وفا بیگم کے دوسری شادی کرنے کی ضد کے آگے اُس نے بے بی کیئر ٹیکر کا انتظام کرنا زیادہ بہتر سمجھا تھا اور سب کچھ اپنی روٹین پر آ گیا تھا تو عنقریب اُس لڑکی کو کام کرتے

ہوئے ایک ماہ سے زیادہ وقت ہونے لگا تھا۔۔"اور ایک دن احراز کو اپنی طبیعت خراب محسوس ہوئی تو رات کو اُس نے عدن کو اُس لڑکی کو خیال رکھنے کا بولا تھا۔۔"کیونکہ وفا بیگم اکثر سونے سے پہلے جو دوائیاں کھا کر سوتیں تھیں اُس کے بعد مشکل سے اُن کی آنکھ کُھلتی تھی۔۔۔"تبھی اُن سے احراز نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔"

"عدن کو بے بی کیئر ٹیکر کے پاس چھوڑنے کے بعد احراز کو اپنے کمرے میں آکر سونے میں ابھی ایک گھنٹہ بھی مشکل سے گزرا تھا جب کسی نے زور سے اُس کے کمرے کا دروازہ پیٹا تھا۔۔"احراز ہڑبڑی میں کمرے سے باہر نکلا تو عدن کی بے بی کیئر ٹیکر نور تھی جس کے چہرے کی ہوائیاں اِس وقت اُڑی ہوئیں تھیں

"کیا ہوا؟احراز نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔"بُخار کی شدت سے اُس کا اپنا وجود تپ رہا تھا۔۔"ایسے میں نور کی حرکت نے اُس کو خدشے میں ڈال دیا تھا

"سر وہ عدن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اِتنا کہتی نور خاموش ہو گئی۔۔"اُس کا دل سوکھے پتے مانند لرز رہا تھا۔۔"اُس کو ڈر تھا کہیں احراز اُس کو جان سے نہ مار دے

"کیا ہوا عدن کو اور کہاں ہے وہ؟احراز نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔"کسی انہونی کے احساس سے اُس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا

"اُن کو سانس نہیں آ رہا۔۔۔نور نے بتایا

"کیا بکواس ہے یہ میں نے عدن کو ابھی کچھ دیر پہلے سہی سلامت چھوڑا تھا اور اب بول رہی ہو کہ سانس نہیں آ رہا۔۔۔احراز کا دماغ جیسے کام کرنا بند کر گیا تھا۔۔"لیکن کڑے چتونوں نے اُس کو نوازتا وہ گیسٹ روم کی طرف بڑھا تھا جہاں عدن لیٹا ہوا تھا اُس کے چہرے کی نیلی پڑتی رنگت کو دیکھ کر احراز کا دل ڈوب کے اُبھرا تھا۔

"میں اِن کو فیڈ کروا رہی تھی۔۔"پھر گھر سے کال آئی تو فیڈر ان کے منہ پر سہی سے سیٹ کر کے میں گھر والوں سے بات کرنے لگی اور جب واپس آئی تو یہ سانس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں لے رہا تھا۔۔احراز کے پیچھے آتی نور نے ڈرتے ہوئے بتایا تو احراز کا بس نہیں چلا کہ وہ کیا کر جاتا لیکن یہ وقت ہوش گنوانے کا نہ تھا ہوش سے کام لینے کا تھا تبھی عدن کو اپنی بانہوں میں اُٹھائے وہ باہر کی طرف لپکا

"عدن کا یہ خیال رکھا ہے تم نے۔۔؟"میں نے جب کہا تھا کہ اُس کو ہمارے حوالے کرو تب تم نے کہا کہ میں خیال رکھوں گا اپنے بیٹے کا تو اب بتاؤ۔؟"یہ خیال رکھا ہے تم نے اُس کا۔؟سارا بیگم کو جیسے ہی عدن کا پتا چلا وہ ہوسپٹل پُہنچ کر احراز کو دیکھ کر باتیں سُنانے لگیں جو خود پہلے سے پریشان تھا۔۔"اور اب سارا بیگم کی باتوں نے اُس کو پریشانی کے ساتھ شرمندگی میں مبتلا کر گیا تھا۔

"سارا

بھابھی آپ درمیاں میں نہ بولے۔۔"میری یش کی نشانی ہے عدن۔۔۔"جس کے معاملے میں کوتاہی برداشت میں ہرگز نہیں کروں گی۔۔"اگر آپ لوگوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے اُس کی زمیداری نہیں اُٹھائی جارہی تو مجھے بتایئے میں خود خیال رکھ سکتیں ہوں۔۔"معاف کیجئے گا لیکن آپ عدن کے معاملے اِس قدر انجان ہونے کا ثبوت دی ہے جیسے آپ نے کبھی چھوٹے بچے کو پالا ہی نہ ہو۔۔"عدن پہلا بچہ آپ کے ہاتھ میں آیا ہے۔۔"سمجھ میں نہیں آتا کہ احراز کی پرورش آپ نے کیسے کی ہو گی۔۔"یا میں یہ جان لوں کہ بھائی صاحب نے ہم سے علیحدگی اختیار کی تو آپ نے احراز کو ملازموں کے ہاتھوں میں سونپ دیا تھا۔۔۔وفا بیگم اُن کو پر سکون کرنے کی خاطر کچھ کہنے لگیں تھیں جب سارا بیگم نے درمیان میں اُس کی بات کو کاٹ کر کہا۔۔"آج وہ کسی کا بھی کوئی بھی لحاظ کرنے کو تیار نہ تھیں۔۔"اور وفا بیگم بھی بس خاموش سی اُن کو دیکھنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی اِس وقت سارا بیگم اپنے ہوش میں نہیں

"تمہیں اِتنے چھوٹے بچے کو کسی بے بی کیئر ٹیکر کے حوالے کرنا نہیں چاہیے تھا۔۔افروز بیگم بھی احراز کو دیکھ کر افسوس سے بولی

"صرف آج ایسا ہوا کہ میں نے اُس کو خود سے دور کیا۔۔"اور یہ سب ہو گیا۔۔۔احراز اپنی صفائی میں بس یہی بول پایا

"میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے اُن کا کہنا ہے کہ آج رات عدن کو مصنوعی سانس دی جائے گی۔۔"ڈسچارج وہ کل ہو گا۔۔۔چراغ نے اُن سب کو آپس میں بحث مباحثوں میں پڑتا دیکھا تو سنجیدگی سے بتایا جس پر احراز نے بے ساختہ گہری سانس خارج کی تھی۔۔

"تم گھر جاؤ تمہاری اپنی طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔۔۔وفا بیگم نے احراز کو دیکھ کر کہا

"نہیں موم میں عدن کو کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔۔۔احراز نے اپنا سر نفی میں ہلا کر کہا

"میں عدن کو اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔۔"کیونکہ اپنے نواسے کو میں مزید تمہاری کوتاہی کے نظر ہونے نہیں دوں گی۔۔سارا بیگم نے اچانک اپنا فیصلہ سُنایا تو ہر کوئی اپنی جگہ حیران رہ گیا۔۔"سوائے چراغ کے

"چچی جان میں نے کبھی عدن کے معاملے میں کوتاہی نہیں کی۔۔"آج جو کچھ ہوا وہ ایک حادثہ تھا۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"اِس حادثے میں اُس کی جان بھی جا سکتی تھی۔۔"عدن کا سانس بند ہو گیا تھا۔۔"اُس کو مصنوعی سانس دی جا رہی ہے۔۔۔سارا بیگم بھڑک اُٹھی

"عدن میرا بیٹا ہے چچی جان اور میں آپ کو اُس کو خود سے دور نہیں کرنے دے سکتا۔۔۔احراز اِس بار سنجیدگی سے اُن کو دیکھ کر بولا

"تم عدن کو بھی مجھ سے دور نہیں کر سکتے وہ میرا نواسا ں ہے۔۔"میری یش کی آخری نشانی۔۔سارا بیگم بھی سخت لہجے میں بولی

آپس میں لڑنا بند کرو۔۔"میں نے ایک فیصلہ لے لیا ہے۔۔"جس کو احراز کو ماننا ہو گا۔۔۔"اگر نہیں مانا تو تم عدن کو اپنے ساتھ لے جا سکتی ہو۔۔۔۔وفا بیگم نے کسی نتیجے پر پُہنچ کر کہا تو ہر کوئی چونک کر اُن کو دیکھنے لگا۔۔"جبکہ احراز یہ سوچنے لگا کہ اب وہ کیا بم پھوڑنے والی ہیں؟"کیونکہ گُذشتہ ایک ماہ میں سوائے دوسری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شادی کے اُنہوں نے احراز سے کسی اور سلسلے میں بات ہر گز نہ تھی۔

"کیسا فیصلہ ؟سارا بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا

"عدن کو کیئر ٹیکر کی نہیں ایک ماں کی ضرورت ہے۔"ماں کے پیار کی ضرورت ہے۔"تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ عدن کے لیے احراز دوسری شادی کرے گا۔۔۔وفا بیگم نے کہا تو سارا بیگم کی نظریں احراز پر اُٹھیں جو بے تاثر نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا

"کیا گارنٹی ہے کہ دوسری بیوی کے آنے سے احراز بدل نہیں جائے گا۔۔"ہو سکتا ہے اُس کے آنے کے بعد وہ بس اپنی بیوی کی چاکری کرنے لگ پڑے۔۔"اور ایک طرح سے آپ نے بھی یہ تسلیم کر لیا کہ آپ عدن کی زمیداری نہیں اُٹھا سکتی۔۔۔سارا بیگم نے طنز لہجے میں کہا

"بے فکر رہے آپ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔"کیونکہ میں دوسری شادی میں نہیں کرنے والا۔۔۔احراز اُن کی بات کے جواب میں سنجیدگی سے بولا

"شادی تمہیں کرنی ہو گی احراز۔۔"کیونکہ سوال عدن کا ہے۔۔۔"اُس کی زندگی کا ہے۔۔'کیئر ٹیکر رکھنے کا انجام ہم اِس وقت بُھگت رہے ہیں۔۔وفا بیگم ملامتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی ہلانکہ یہ خیال بھی پہلے اُن کا تھا

"میں اُس کو نکال دوں گا۔۔"دوسری آجائے گی۔۔لیکن اُس کے لیے میں دوسری شادی نہیں کروں گا۔۔"کوئی گارنٹی اِس بات کی بھی نہیں کہ وہ میرے بیٹے کو اپنا بیٹا سمجھے گی۔۔۔احراز بھی اپنی بات پر ڈٹ کر کھڑا تھا۔۔

"تم اکیلے عدن کو سنبھال نہیں سکتے۔۔"آج جو اُونچ نیچ ہوئی اُس پر نور نے تمہیں آگاہ کیا لیکن خُدانخواستہ کوئی اور بغیر بتائے عدن کو ایسے حال میں چھوڑ کر چلی جائے تو تم کیا کرو گے؟"اِس بار افروز بیگم نے کہا تو احراز خاموش رہا تھا

"جواب دو احراز کیا تمہیں ابھی بھی نہ ہے۔۔؟"کیا تمہیں عدن کی پرواہ نہیں۔؟وفا بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا

"مجھے پھر اُس لڑکی سے گارنٹی چاہیے کہ وہ میرے بیٹے کو اپنا بیٹا سمجھے گی۔۔احراز

نے سنجیدگی سے کہا تو اُس کو نیم رضامند جان کر وفا بیگم نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔

"تو آج ہو گا تمہارا نکاح۔۔۔۔وفا بیگم نے ایک اور دھماکا کیا

"آج؟احراز حیرت سے اُن کو دیکھنے لگا

"کل بھی تو کرنی ہے۔۔وفا بیگم نے کہا

"موم تو یعنی آپ نے لڑکی بھی دیکھ رکھی ہے۔۔۔احراز نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ لیا تھا

"ہاں چراغ سے تمہارا نکاح ہو گا۔۔۔وفا بیگم نے کہا تو احراز کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا وہ ساکت نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا جنہوں بہت بڑی بات آسان سے کر دی تھی

"موم

"چراغ تم کرو گی نہ احراز سے نکاح؟"لیش کی تم سے اور تمہاری اُس کی بنتی تھی نہ ؟تو کیا تم اُس کے بچے کو اپنا بچہ سمجھ کر پیار نہیں کرو گی؟احراز اُن سے کچھ کہنے والا

تھا جب وفا بیگم اُس کو خاموش رہنے کا اِشارہ کرتی چراغ سے بولی جو اپنی جگہ حیرت کا مجسمہ بنی ہوئی تھی۔۔"اُس کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو بدن لہو نہیں۔۔"لیکن وفا بیگم کے سوال پر وہ بنا کچھ کہے وہاں سے جانے لگی تھی۔۔"اور احراز کو اُس کا ایسا جانا سب کچھ سمجھا گیا تھا۔۔"بھلا جو لڑکی اچھے خاصے رشتوں کو ریجیکٹ کر دیتی تھی وہ ایک شادی شدہ مرد سے شادی کرنے پر راضی کیوں ہوتی؟"جس کا ایک بیٹا بھی ہو۔۔۔"لیکن جو بھی تھا دوسری شادی وہ خود بھی کرنا نہیں چاہتا تھا وہ تھک گیا تھا اب۔۔"اُس میں اب اِتنی سکت نہ تھی کہ کوئی اور زمیداری وہ اپنے سر پر لیتا اُس کو لگ رہا تھا جیسے اب وہ"چراغ کو وہ ساری خوشیاں نہیں دے سکتا جو آج سے دو سال پہلے اُس نے سوچی ہوئیں تھیں۔۔"زندگی نے اب جس عجیب دوہرائے پر اُس کو لا کر کھڑا کیا تھا۔۔"ایسے میں کوئی بھی فیصلہ لینا اُس کے اختیار میں نہ تھا۔۔"دوسری طرف افروز بیگم نے چراغ کو رات کے اس وقت اکیلے ہسپتال کے باہر جاتا دیکھا تو اُس کے پیچھے گئ۔۔

"چراغ

"چراغ

رُکو ایک منٹ میری بات سُن لو۔۔۔چراغ ہسپتال کے باہر آئی تو اُس کے پیچھے آتی افروز بیگم نے اُس کو آوازیں دی

"وفا آنٹی کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ میرا نام اپنے بیٹے کے ساتھ لگائے۔۔"اُنہوں نے آخر مجھے سمجھا کیا ہوا ہے؟اُن کی آواز پر چراغ کر رُک کر پلٹ کر اُس کو دیکھ کر کہنے لگی

"چراغ میری بات سنو پہلے تم۔۔۔افروز بیگم نے نرمی سے کہا اور ابھی وہ اُس کا ہاتھ پکڑنے لگی تھی جب چراغ نے سرعت سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

"کیا سنوں میں آپ کی؟"میں یہاں آپ کے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔"لیکن آپ مجھے یہاں فورسفلی لائی۔۔"میں آپ کی فیملی میں انوالو نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔"لیکن آپ نے کہا میں آپ کے ساتھ رہوں۔۔"تو میں رہی آپ نے جو

کچھ بھی مجھ سے کہا وہ میں نے کیا۔۔"لیکن اِس بار جس چیز کی اُمید آپ لوگ مجھ سے لگا رہے وہ میں کبھی نہیں کر سکتی۔۔"میری طرف سے آپ معذرت قبول کرے۔۔"میں عدن کے پیچھے پڑی میں نے مان لیا۔۔"مائے فالٹ کہ میں جو سوچتی ہوں اُس کو امیجن کر لیتی ہوں۔۔۔"میری امیجینیشن ختم ہو گئی تھی پریشم جی کے بچے کو دیکھ کر میرا دل تڑپ اُٹھا تھا۔۔"میری وہ ممتا جاگ اُٹھی جس سے سالوں پہلے اللہ نے بچہ چھین لیا تھا۔۔۔"ستم یہ تھا کہ ایک بار بھی اپنے بچے کو میں دیکھ بھی نہ پائی تھی۔"میں نے مان لیا ساری غلطیاں میری ہے۔۔"لیکن سزا کے طور میں اُن سے شادی نہیں کر سکتی۔۔"یہ چیز میرے اختیار میں نہیں۔۔"میں یہاں کیوں آپ کے ساتھ آئی؟"اِس بات کا اندازہ آپ کو بخوبی ہے۔اُن سے فاصلہ بناتی چراغ دو ٹوک لہجے میں بولی

"ایک بار عدن کا سوچو جس کو دیکھ کر تمہیں اپنا بچہ یاد آتا ہے۔۔افروز بیگم نے بس اِتنا کہا

"میں اُس کو سنبھالوں گی۔۔"میں اُس کی زمیداری سنبھالنے کو تیار ہوں۔۔"اُس کے لیے اپنا سکون چین سب چھوڑ کر اُس کو خود میں چُھپانے کو تیار ہوں۔۔"پر شادی نہیں کر سکتی۔۔چراغ اُن کی کوئی بھی بات سُننے کو تیار نہ تھی

"بغیر نکاح کے یہ ممکن نہیں۔۔افروز بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

"کیوں ممکن نہیں؟"جب ہر چیز کرنے کو میں تیار ہوں تو مسئلہ کیا ہے؟چراغ نے بازو سینے پر باندھ کر سوال کیا

"تم بغیر کسی رشتے کے احراز کے ساتھ رہو گی؟افروز بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

"آیز آبے بی کیئر ٹیکر ہونے کے ناطے نور بھی تو رہ رہی تھی نہ۔۔"میں بھی رہ لوں گی۔۔"پروفا آنٹی کو اگر دوسری لڑکی پر عدن کے معاملے میں اعتبار نہیں تو کوئی بات نہیں وہ اپنے بیٹے کی کسی سے بھی شادی کروائے اُس کے بعد بھی میں پوری زمیداریاں عدن کی اُٹھاؤں گی۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا اُس کے لہجے میں

کوئی بھی لچک نہ تھی

"نکاح کر لوں چراغ۔۔"کیونکہ اِس وقت ایک عدن نہیں جس کو ماں کی ضرورت ہے۔۔"بلکہ تم بھی ہو جس کو کسی کے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔"دیکھو اللہ تم پر مہرباں ہو رہا ہے۔۔"تو اُس کی ناشکری نہ کرو۔۔"چھوڑو اپنی ضد اور احراز کا ہاتھ تھام لو۔۔"اُس سے نکاح کر لوں۔۔۔افروز بیگم نے گویا منت کی

میں نکاح نہیں کروں گی یہ۔۔۔"چراغ چیخ کر بولی تھی۔۔"وہ تنگ آ گئی تھی افروز بیگم کی ایک ہی رٹ پر جبھی اِتنا کہتی وہ وہاں سے جانے لگی جب اُن کے الفاظوں نے اُس کے پاؤں منجمند کر دیئے تھے۔

"تمہیں تمہارے فارس کی قسم ہے چراغ۔۔"اِس وقت خود کو چراغ بن کر سنگدلی سے کوئی فیصلہ نہ لو۔۔"بلکہ خود کے اندر موجود مر چکی ہوئی اُس "پنکی کو زندہ کرو۔۔"جو اپنے لیے نہیں دوسروں کے لیے جیتی تھی۔۔"جو دوسروں کی خوشیوں کے لیے اہم کردار ادا کرتی تھی۔۔"جو کسی کو بھی پریشانی میں نہیں دیکھ

سکتی تھی اور نہ اپنے سامنے کسی کے ساتھ ظلم ہوتا دیکھ سکتی تھی۔۔"جو زندگی جو ایسے جیتی تھی جیسا آج زندگی کا آخری دن ہو۔۔۔افروز بیگم کے الفاظوں نے اُس کو برف کا بنا دیا تھا وہ ہلنے جُلنے کے قابل نہ رہی تھی۔۔"پنکی"آج پورے تین سال بعد کسی نے اُس کو اِس نام سے روشناس کروایا تھا۔۔"ورنہ وہ تو بھول چُکی تھی کہ کسی زمانے میں وہ پنکی ہوا کرتی تھی۔۔"اپنے فارس کی پنکی عرف لال پری جس کو اِن دو رنگوں میں وہ بہت بھاتی تھی تبھی تو چراغ نام سے اُس نے کبھی اُس کو پُکارا نہ تھا وہ تو اُس کی وجہ سے ہر ایک کے لیے پنکی بن گئی تھی۔۔"ایک ایسا نام تھا جس کی وجہ سے وہ اپنا اصل نام اور پہچان بھول گئی تھی۔۔"لیکن اُس کو کیا پتا تھا اُس کی زندگی میں ایک ایسا دن بھی آئے گا جو اُس کو واپس چراغ بنائے گا۔۔

آپ۔۔۔اُن کو دیکھتی چراغ سکتے میں آ گئی تھی۔۔"اُس کو

پتا بھی نہیں لگا تھا کہ وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔

"میرا فارس۔۔۔آنکھوں سے آنسو کسی لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے تھے۔۔۔"وہ ستم گر پوری قوت سے ایک بار پھر اُس کی یادوں میں چھانے لگا تھا۔۔

"میرا فارس چلا گیا تو زندگی نے کہاں لا کر چھوڑا ہے مجھے۔۔"نہ میرا فارس ہے میرے پاس نہ اماں اور نہ میرا اور فارس کا بچہ۔۔۔اِتنا کہتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔"اُس کا دل غم سے ایک بار پھر پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا۔۔"لیکن شاید وہ بھی ڈھیٹ تھی جو اُس کو موت آتی نہ تھی۔۔

"تم کہتی تھی نہ کہ فارس تمہیں بہت چاہتا تھا تو کیا وہ یہ چاہے گا کہ تم یوں گُھٹ گُھٹ کر زندگی جیو؟اُس کے ساتھ بیٹھ کر افروز بیگم نے اُس کو فارس کا حوالہ دیا

"اُس نے اگر ایسا نہیں چاہا تھا تو یہ بھی نہیں چاہا تھا کہ میں کسی اور کی ہو جاؤں۔۔"وہ میرے معاملے میں بہت پوزیسیور رہتا تھا۔۔"اگر میں آج کسی اور کی ہوئی تو اُس کی روح تڑپ اُٹھے گی۔۔چراغ عجیب لہجے میں کہنے لگی تو افروز بیگم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنا سر نفی میں ہلانے لگی

"ایسا نہیں ہوتا چراغ۔۔۔افروز بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

"اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر کیسے ہوتا ہے؟"میں نے تو اُس سے واعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ اُس کی رہوں گی۔۔"پھر میں اب کیسے کسی اور کی ہو سکتی ہوں؟"کیا وہ مجھ سے ناراض نہیں ہو گا؟"وہ تو یہ سوچے گا جیسے مجھے اُس کے مرنے کا انتظار تھا پر ایسا نہیں ہے۔۔"اُس کی موت کو چھ سال ہونے والے ہیں۔۔"لیکن دیکھے آج بھی مجھے وہ ایسے یاد ہے جیسے کل کی بات ہے۔۔"سب کچھ بھول جاتی ہوں میں۔۔"سب کچھ لیکن فارس اور اُس سے چھوٹی سی چھوٹی جڑی بات بھی مجھے یاد رہتی ہے۔۔۔چراغ زخمی سا مسکرا کر بولی

"تمہیں ایسے دیکھ کر اُس کی روح بھی بے سکون ہو گی۔۔"فارس اللہ کی امانت تھا اور اللہ نے اپنی امانت واپس لے لی اب اگر تم بار بار اُس کو یاد کر کے روؤ تو اُس کو تکلیف ہو گی۔۔۔افروز بیگم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیسے چراغ کو راضی کرے

"آپ کو پتا ہے اُس دن فارس چاہتا تھا کہ گھر چلتے ہیں۔۔" پھر وہاں سے کھانا آرڈر کرینگے۔۔" لیکن میں نے ہمیشہ کی طرح اُس دن بھی ضد کی اور اُس کو لیکر ریسٹورنٹ گئ۔۔" جہاں واپسی میں یہ سب ہوا۔۔" آج بھی وہ منظر میں بھول نہیں پاتی۔۔" جس منظر میرا فارس زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اپنے خوبصورت چہرے پر سجائے میرے پاس آرہا تھا۔۔" اُس کے ہاتھوں میں ڈھیر سارے سُرخ گلاب تھے۔۔" جو وہ مجھے دینے والا تھا۔۔" لیکن دے نہ پایا کیونکہ اُس کی مسکراہٹ۔۔" اُس کی خوشی کو کسی کی کالی نظر لگ گئ۔۔" اور وہ مسکراہٹ میرے فارس کی آخری مسکراہٹ ثابت ہوئی تھی۔۔" اُس کی روشن آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو گئ تھیں۔۔" اُس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئ تھی۔۔" جس ہاتھوں میں پھول تھے وہاں خون نے اپنی جگہ بنالی تھی۔۔" اگر میں اُس کی بات مانتی تو یہ نہ ہوتا میں چراغ نہ بنتی۔۔" میرا فارس زندہ شاد باد کسی ہوسپٹل میں ڈاکٹر ہوتا اور میں بہانے بہانے سے اپنے بیٹے کو لیکر اُس کے ہوسپٹل

چلی جاتی۔۔"وہ پیار بھرا غُصہ جتاتا جیسے اُس کی عادت ہے۔۔"پھر میں مصنوعی ناراضگی جتاتی اُس کے بعد وہ مجھے مناتا لیکن میں اپنے بیٹے کو لیکر اُس سے بائیکاٹ کر لیتی وہ بے سکون ہو جاتا پھر میں مان جاتی۔۔"کتنا خوبصورت ہوتا نہ ہمارا آج۔۔۔"لیکن کتنا سیاہ ہے میرا آج۔۔۔چراغ ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتی افروز بیگم کو خون کے آنسو رُلا چُکی تھیں۔۔"اُن کو لگتا تھا آہستہ آہستہ چراغ ٹھیک ہو رہی ہے لیکن اب جیسے یقین ہو گیا تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ اُس کا زخم گہرا ہوتا جا رہا تھا۔۔"جہاں بھی جبھی بھی فارس کا نام آتا وہ پہلے سے زیادہ ٹوٹی ہوئی معلوم ہوتی وہ سنبھلی نہیں تھی کیونکہ وہ سنبھلنا چاہتی ہی نہ تھی۔۔"موت اُس کے ہاتھ میں تھی وہ اللہ کے ہاتھ میں تھی تبھی وہ زندہ تھی اگر اُس کے ہاتھ میں ہوتی تو اُن کو یقین تھا فارس کے جنازے کے ساتھ اُس کا بھی جنازہ اُٹھتا۔۔۔"محبت میں مرنا کمال نہ تھا۔۔"محبت میں جینا کمال کا کام تھا۔۔"محبت بھی وہ جو لاحاصل تھی اور آپ یہ بات جانتے بھی زندہ ہے۔۔"کیونکہ زندگی اور موت جس کے ہاتھوں میں ہے اُس

کی طرف سے اگر کوئی حکم نہیں ہو گا تو کیسے ہو گا؟"اللہ کے کن کی محتاج ہے ہر چیز "چراغ ایک بات کہوں۔۔"یہ باتیں نہ دل رکھنے کی ہیں انسان سوچتا ہے کہ اگر میں یہ نہ کرتا تو وہ نہ ہوتا۔۔"وہ کرتا تو یہ نہ ہوتا۔۔"در حقیقت ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔"جو کچھ ہونا ہوتا ہے نہ وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔۔"کیونکہ اُس کا ہونا اٹل ہوتا ہے۔۔"اللہ نے ہر چیز پہلے ہی سوچی ہوئی ہوتی ہے کہ کب اُس کے کس بندے کی کی زندگی میں کیا موڑ آنے والا ہے۔۔۔"فارس یہی عمر لکھوا کر آیا تھا۔۔"اُس دن اُس کی موت برحق تھی۔۔"کسی نہ کسی بہانے وہ یہ دُنیا چھوڑ ہی جاتا۔۔افروز بیگم کی بات پر چراغ کا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا

"میں اُس کے قاتل کو چھوڑوں گی نہیں۔۔"مت بھولے آپ کہ میں یہاں اِس لیے آپ کے ساتھ ہوں کیونکہ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ میری مدد کرینگی اُس شخص کو تلاش کرنے میں جس نے میرے فارس کو موت کے گھاٹ اُتارا۔۔"جس نے میری زندگی میں آنسو بہانا لکھ دیا۔۔۔چراغ اُن کو دیکھ کر جیسے

یاد کروانے لگی

"وہ ایک ایکسیڈنٹ تھا چراغ۔۔"دُنیا میں جانے ایسے کتنوں کی جان جا چُکی ہے۔۔"لیکن کوئی بھی اُس انجان شخص کے پیچھے نہیں پڑ جاتا۔۔"جیسے تم نے اُس کو مارنے کا منصوبہ بنایا ہوا ہے جبکہ وہ کون ہے اِس بات کا تمہیں کوئی اندازہ نہیں۔۔۔افروز بیگم اُس کو دیکھ کر سمجھانے لگی

"جتنا میرے فارس کا خون بہا تھا نہ اُتنا اُس شخص کا بھی بہے گا۔۔"جیسی تکلیف میں نے فارس کی دیکھی تھی نہ ویسی تکلیف میں اُس شخص کی بھی دیکھوں گی۔۔"لیکن فرق اِتنا ہو گا کہ فارس کے وقت میرا دل لرز رہا تھا۔۔"تڑپ رہا تھا آنکھوں میں پانی تھا پر جب اُس شخص کو ماروں گی تو کچھ کر جانے کی چمک میرے چہرے پر ہو گی۔۔"آنکھوں میں آنسو ہو گے۔۔"لیکن خوشی کے ہو گے۔۔جیت کی خوشی ہر خوشی پر حاوی ہو گی۔۔"چراغ نے جیسے افروز بیگم کو یہ جتایا کہ وہ اپنے موقف پر ایک آنچ بھی نہیں ہلے گی۔۔"چاہے پھر وہ اُس کو کتنی ہی دلیلیں کیوں نہ

دے۔۔"فارس کے معاملے میں وہ اُن کی کوئی بھی بات سُننے کو تیار نہ تھی اور یہ تو طے تھا۔

"احراز کا اُٹھنا بیٹھنا بہت سے لوگوں میں ہے۔۔"وہ تمہارا کام چٹکی بجا کر کر سکتا ہے۔۔"اور پھر جیسی تم موت فارس کے قاتل کو دینا چاہتی ہو دے سکتی ہو۔۔اِس بار افروز بیگم نے اُس کی ایسی دُکھتی رگ دبائی تھی جس میں چراغ کو کچھ اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اُس کی آنکھوں میں انتقام کی ایک ایسی پٹی تھی جس میں وہ سب کو تباہ کرنے کا اِرادہ رکھے ہوئے تھی

"کیا واقعی؟چراغ کے آنسو خشک ہو چُکے تھے۔۔"دل الگ انداز میں دھڑکنے لگا تھا

"ہاں وہ ایک بزنس مین ہے اسلام آباد میں ہر ایک کو جانتا ہے۔۔"ویسے بھی گاڑی کا نمبر تو تمہیں یاد ہے نہ۔۔افروز بیگم نے بتانے کے بعد آخر میں اُس سے پوچھا

"وہ اسکیچ یاد ہے آپ کو؟"میں نے آپ کو دیا تھا اُس میں گاڑی کا نمبر بھی موجود

تھا۔۔"میں بھول نہ جاؤں تبھی آپ کو امانت کے طور پر دیا تھا۔"تو وہ آپ نے سنبھالا ہوا ہے نہ۔۔چراغ اُن کو کسی بچوں کے انداز میں اُس سے کہنے کے بعد پوچھا تو جانے کیوں افروز بیگم اُس سے نظریں چُرانے لگی تھیں

"ہاں مجھے سب پتا ہے۔۔"پر چراغ اب تو احراز سے تمہیں شادی لازمی کرنی پڑے گی کیونکہ اُس سے ایک تمہیں عدن مل جائے گا۔۔"تمہیں تمہارے جینے کی وجہ اور انتقام بھی پورا ہو جائے گا۔"کیونکہ جو کوئی نہیں کر سکتا وہ احراز راجپوت کر سکتا ہے۔۔افروز بیگم سر جھٹک کر اُس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھا کر بولی

"کیا میں اُن پر بھروسہ کر سکتی ہوں؟"کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں آلریڈی میرڈ ہوں اور کسی اور کو چاہتی ہوں۔۔"وہ مجھ سے نکاح کر لینگے؟چراغ نے متعجب نظروں سے اُن کو دیکھ کر سوالیہ کیا

"میریڈ ہو نہیں تھی۔۔"جیسے احراز تھا۔۔"اور وہ تنگ سوچ کا مالک نہیں میں اُس کو تمہارے پاسٹ کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی۔"وہ کوئی اعتراض نہیں

اُٹھائے گا۔"بس تم نکاح پر حامی بھرو۔۔"نکاح بھی تو عدن کی وجہ سے ہونے لگا ہے۔۔"پھر کیا فرق پڑتا ہے کہ کس کے دل میں کون ہے؟افروز بیگم نے ہر لحاظ سے اُس کو مطمئن کرنا چاہا

"صرف عدن کی وجہ سے۔۔چراغ نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا

"ہاں صرف عدن کے لیے۔۔افروز بیگم نے اُس کے آنسو ؤ صاف کیے کہا

"تو میں نکاح سے پہلے اُن سے بات کرنا چاہوں گی۔۔چراغ نے کہا

"کیا ابھی سے تم اُس سے اپنے انتقام کی بات کرو گی؟افروز بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر سوال کیا

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی کچھ اور باتیں کرنی ہیں اُن سے۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا تو افروز بیگم جانچتی نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی پر جان نہ پائی کہ اِس وقت اُس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟

"تم اُس سے اپنے پاسٹ سے ریلیٹڈ کوئی بات نہ کرنا۔۔"میں اُس کو تحمل سے ہر

بات سے آگاہ کر دوں گی۔۔"جب مناسب وقت ملے گا۔۔افروز بیگم نے کسی خدشے کے تحت اُس سے کہا

"آپ اُس کی فکر نہ کرے۔"بس اُن سے کہے کہ میری بات سُن لے۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا ویسے بھی اگر اُس کی زندگی کا سچ جان کر احراز اُس کو چھوڑ بھی دیتا تو اُس کو کوئی بھی فرق پڑنے والا نہ تھا۔۔"وہ بس عدن کو اپنے سامنے چاہتی ہے۔۔"اور جو کچھ افروز بیگم نے کہا کہ۔۔"فارس کے مجرم کو تلاش کرنے میں اُس کا ساتھ دے گا۔"ایسے میں چراغ کچھ اور سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔"عدن کی محبت نے نہیں لیکن اپنے انتقام نے اُس کو مجبور کر لیا تھا کہ وہ احراز سے شادی کر لیتی چاہے پھر بعد میں علیحدگی بھی ہو جاتی۔"کم از کم اُس کا بدلا تو پورا ہو جاتا جو اِن سالوں میں اکیلے وہ لے نہ پائی تھی۔۔"اگر احراز کی جان پہچان واقعی میں بہت لوگوں میں تھی تو وہ ضرور اُس کی مدد سے اُس شخص تک پُہنچ پاتی جس نے اُس کے فارس کا ایکسیڈنٹ کیا تھا۔"اُس کو پتا چل گیا تھا جو کام وہ اکیلے اِن سالوں میں نہ

کر پائی وہ ہو سکتا تھا کہ احراز کی مدد سے کر لیتی۔۔"دوسری طرف افروز بیگم نے اُس کی بات کے جواب پر سر کو جنبش دینے پر اکتفا کیا۔۔"چراغ کو گاڑی کا نمبر یاد نہ تھا اُس سے باتوں وہ یہی اندازہ لگا پائی تھی۔۔"دوسرا وہ کاغذ اُس کو دینے والی نہ تھی۔"وہ نہیں چاہتی تھی کہ چراغ مزید اپنے ماضی میں رہے وہ اب اُس کو آگے بڑھتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔۔"اگر چراغ کی یاداشت سے گاڑی کا نمبر نکل چُکا تھا تو یہ ایک اچھی بات تھی۔۔"کیونکہ ایک گاڑی کا نمبر تھا جس کی بدولت چراغ کو اُمید تھی کہ وہ اپنا بدلا لے سکتی تھی۔۔"جو کی اُن کے نزدیک ایک بیوقوفی کا کام تھا۔۔"کیونکہ جانے والا جا چُکا تھا اور اب وہ کچھ بھی کرتی فارس کو واپس نہیں لا سکتی تھی۔"اُس نے بس انتقام میں پڑ کر خود کا بے سکون رکھنا تھا

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

Episode 30

"احراز

"چراغ سے ساری بات ہو جانے کے بعد افروز بیگم نے اُس کی حالت کے پیش نظر اُس کو گھر لیجانا مناسب سمجھا تھا۔۔" تبھی اُس کو گھر لے جانے کے بعد وہ اگلے دن ہو سپٹل میں واپس داخل ہو کر احراز کو آواز دی جو بینچ پر بیٹھا اپنا سر ہاتھوں میں گرائے ہوئے تھا۔۔

"جی۔۔۔؟احراز نے گہری سانس بھر کر اُن کو دیکھا

"پاس جو کافی شاپ ہے وہاں چراغ تمہارا انتظار کر رہی ہے جاؤ اور جا کر اُس کی بات سُن لو۔۔۔افروز بیگم نے کہا تو احراز نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا

"مجھ سے کیا بات کرنی ہے اُس نے؟احراز کو سمجھ میں نہیں آیا

"میں نے اُس کو شادی کے لیے راضی کر لیا ہے۔۔"لیکن تم سے نکاح کرنے سے پہلے وہ ایک بار مل کر کچھ بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔افروز بیگم نے کافی خوشگوار لہجے

میں اُس سے کہا تھا جس پر احراز کو یقین نہ آیا کہ ابھی جو کچھ اُس نے سُنا وہ کیا تھا؟

"سوری؟احراز نے نا سمجھی سے اُن کا چہرہ دیکھنے لگا

کیا ہوا؟"کیا تم نے عدن کے لیے دوسری شادی نہیں کرنی؟افروز بیگم نے پوچھا

"آپ لوگوں نے بلاوجہ کی ضد باندھ لی ہے۔۔"ورنہ میں عدن کا خیال رکھ سکتا

ہوں۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"ایک اکیلی عورت تین بچوں کو ایک ساتھ سنبھال سکتی ہے۔۔"لیکن ایک اکیلا

مرد اپنی اولاد کو سنبھال نہیں سکتا۔۔"اِس لیے ہماری ضد کے آگے تم اپنی ضد

چھوڑ دو۔۔۔افروز بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"میں نے اپنی ضد چھوڑ دی ہے۔۔"بس مجھے بتا دیجئے گا کہ کب اور کہاں؟"نکاح

نامے پر دستخط کرنا ہے۔۔احراز بھی جواباً سنجیدگی سے بولا

"جاؤ پھر چراغ کے پاس۔۔افروز بیگم نے کہا

"اُس کے پاس کیوں جانا ہے۔۔!"احراز کو ابھی تک جیسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا

"لگتا ہے بُخار دماغ پر چڑھ گیا ہے۔۔"ابھی جو میں نے کہا کہ چراغ تم سے نکاح کرنے پر تیار ہو گئ ہے۔۔"لیکن اُس سے پہلے وہ تم سے کوئی بات کرنا چاہتی ہے تو جاؤ اُس کے پاس۔۔۔"باقی التمش کو میں نے بول دیا ہے وہ نکاح خواہ کو لیکر چلا آئے گا یہاں۔۔۔۔افروز بیگم اُس کو دیکھ کر تاسف سے بولی تو احراز ایک بار پھر بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا وہ جان نہ پایا کہ ایسا اُنہوں نے اُس کو کیا کہا ہو گا جو وہ اُس سے نکاح کرنے پر مان گئ۔۔"ہلانکہ یہ وہی افروز بیگم تھی اُس کی چچی جو ہمیشہ اُس کی ضد کے آگے ہار جایا کرتی تھی۔۔"جو اُس کو سنان"اور اسفند یار سے شادی کرنے پر راضی کہ کر پائی تو پھر وہ اُس سے شادی پر کیسے مان گئ؟"ایسی بھی کیا باتیں ہوئیں ہو گی اُن دونوں کو درمیاں جو وہ اچھے خاصے بندوں کو چھوڑ کر ایک شادی شدہ مرد کا چُناؤ کیا تھا۔۔"ایسے جانے کتنے ان گنت خیالات تھے جنہوں نے اُس کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔۔۔

کیا ہوا سوچ میں گم کیوں ہو گئے ہو؟افروز بیگم نے اُس کو خاموش کھڑا پایا تو پوچھا

"آپ نے اُس سے کیا کہا جو وہ مجھ سے شادی کرنے پر مان گئی۔۔"جبکہ گزرے دو سالوں میں آپ یہ کام نہ کر پائی تھیں۔۔احراز پوچھے بغیر نہ رہ پایا

"اُس کی ایک خاص وجہ "عدن" ہے۔۔"جس طرح تم یہ شادی اُس کے لیے کر رہے ہو ویسے وہ بھی یہ شادی عدن کی وجہ سے کرنے والی ہے۔۔"افروز بیگم نے بتایا تو احراز جیسے کچھ اور پوچھنے کے قابل نہ رہا

"اگر ایسی بات ہے تو اب وہ مجھ سے کیا بات کرنے والی ہے؟۔۔احراز نے پوچھا

"یہ تو میں خود بھی نہیں جانتی تم جاؤ اُس کے پاس پتا چل جائے گا پھر۔۔۔افروز بیگم نے کہا تو ایک نظر اُن پر ڈالتا احراز باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔"

"احراز جب کافی شاپ میں داخل ہوا تو چراغ اُس کو کونے والی ٹیبل پر اکیلی بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے۔۔؟احراز اُس کے برابر والی چیئر پر بیٹھتا پوچھنے لگا

"میں جانتی ہوں یہ شادی آپ عدن کی وجہ سے کر رہے ہیں۔۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر بولی

"یہ بتانا تھا؟احراز نے پوچھا

"نہیں میں یہ کہنے کے لیے یہاں موجود ہوں کہ میں بھی عدن کی وجہ سے شادی کرنے والی ہوں۔۔چراغ نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

"شکریہ۔۔۔احراز اِتنا کہتا اُٹھنے لگا جب چراغ بولی

"میری ابھی بات پوری نہیں ہوئی

"تو کرو بات پوری۔۔۔احراز واپس بیٹھ گیا

"میری کچھ شرائط ہیں۔۔۔چراغ نے کہا

"مجھے منظور ہے اب میں جاؤں؟احراز اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا جس کی آنکھیں رات جگے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں

"ابھی سُنی نہیں اور پہلے سے قبول کر دی؟"چراغ کو جیسے یقین نہ آیا

"تمہاری شرائط کی نوعیت کو میں جانتا ہوں۔۔"تم نے یہی کہنا ہے نہ شادی عدن کی وجہ سے کر رہی ہو تو آپ مجھ سے بیویوں والی اُمیدیں مت لگایئے گا۔۔"ہمارا نکاح ہو گا لیکن کاغذ کی حد تک۔۔"میاں بیوی والا رشتہ ہو گا۔۔"پر میاں بیوی والی ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہو گی۔۔"تو مس چراغ مجھے تمہاری یہ شرائط منظور ہیں۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اُس سے کہا تو وہ کتنے ہی پل ساکت نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی تھی۔۔"کیونکہ واقعی میں وہ اُس سے یہ سب کہنے والی تھی۔۔"وہ نہیں چاہتی تھی کہ احراز کبھی اُس سے اپنی خواہشات کا اِظہار کرے۔۔"تبھی وہ یہ ساری باتیں پہلے سے کلیئر کرنا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر آپ کو پتا ہے سب کچھ تو اگر کبھی ایسی کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ دوسری شادی کر سکتے ہیں۔۔"میری طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی۔۔چراغ نے سر جھٹک کر کہا

"تیسری۔۔۔احراز نے جیسے تصیح کی تھی

واٹ ایور۔۔۔چراغ نے سر جھٹکا

"چلو پھر اندر۔۔۔احراز اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس سے بولا

"کہاں؟چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا

"نکاح کرنا ہے نہ؟احراز نے پوچھا

"کیا ہمارا نکاح ہسپتال میں ہو گا؟چراغ نے اُٹھتے ہوئے پوچھا

"ہاں۔۔۔احراز نے مختصر بتایا تو چراغ نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

آپ چراغ جہانگیر ولد جہانگیر احمد "احراز راجپوت ولد عمیر راجپوت کو پچیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔

"آج چراغ کے اُپر زور زبردستی کر کے افروز بیگم نے لال ڈوپٹہ ڈالا ہوا تھا۔'جس کو بڑی مشکل سے اپنے سر پر برداشت کرتی چراغ سر جُھکائے بیٹھی تھی "لیکن نکاح

خواہ کے پوچھنے پر اُس کے دماغ میں ماضی کی دُھندلی یادیں تازہ ہوئیں تھیں

آپ چراغ جہانگیر ولد جہانگیر احمد "فارس افراہیم ولد افراہیم خانزادہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

"قاری صاحب نے نکاح کے کلمات پڑھنا شروع کیے تو چودہ سالہ فارس نے التجائیہ نظروں سے صالحہ بیگم کو دیکھا جن کی تپی ہوئی نظریں اپنی دس سالہ بیٹی پنکی پر تھیں جو لاؤنج میں یہاں سے وہاں گھومنے میں مصروف تھی جبکہ ہاتھوں میں بریانی کی پلیٹ بھی تھی جس سے چمچہ بڑھ بڑھ کر وہ اپنے منہ میں ڈال رہی تھی۔

"پنکی یہاں بیٹھو میں نے کہا تھا نہ فارس کے پاس سے اُٹھنا نہیں۔۔۔ صالحہ بیگم نے دبے دبے انداز میں اُس سے کہا تو پنکی نے ناک منہ چڑھا کر اپنے اُپر موجود لال ڈوپٹے کو ایک ہاتھ سے سنوارا

"میں اِن کے ساتھ نہیں بیٹھوں گی۔۔"یہ بیڈ بوائے ہیں۔۔"اور بیڈ بوائے کے ساتھ بیٹھنے کے سائیڈ ایفکٹس آپ کو پتا ہے کہ کیا ہوتا ہے؟"جو ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ خود بھی بیڈ بوائے بن جاتا ہے۔۔"اور میں پنکی جہانگیر ہوں۔۔۔"جس کو بیڈ بننے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔اپنی ماں کی بات پر پنکی نان سٹاپ بولتی اُن کے غُصے کو مزید ہوا دے گئی تھی

"میں نے کیا کر دیا ایسا جو بیڈ بوائے بن گیا؟"فارس اپنے اُپر لگے ایسے الزام پر ششدر رہ گیا۔۔۔"جبکہ اُس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر نازش بیگم نے اپنے ہاتھ میں پکڑے کیمرہ کا رُخ اُس کی طرف کیا تھا

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہوم ورک کر کے دینا ہے تو آپ نے کیوں کر کہ نہیں دیا؟پنکی نے سوال داغا

"تو اپنا ہوم ورک خود کرو نہ میں نے کوئی ٹھیکا لے رکھا ہے۔۔فارس جواب میں تپ کر بولا

"خالہ۔۔۔فارس کی بات پر وہ رونی صورت بنائے نازش بیگم کی طرف بڑھی تھی

"فارس بُری بات ہے چھوٹی بہن ہے تمہاری۔۔۔" کتنی بار کہا ہے کہ پیار سے بات کیا کرو۔۔نازش بیگم اُس کو اپنے ساتھ فارس کو ڈپٹ کر بولی تو صالحہ بیگم نے اپنی بہن کی گوہر افشانی پر ماتھا پیٹا تھا وہی مولوی صاحب ہاتھ میں نکاح نامہ پکڑے اُن سب کا منہ تکتا رہ گیا

"تو بہن ہے تو مجھے کیوں بولا کہ نکاح کرو۔۔" فارس اپنی ماں کی بات پر صوفے سے اُٹھ کر بولا تو نازش بیگم نے بے اختیار لب دانتوں تلے دبایا تھا

"میرا مطلب ہے کہ ہونے والی بیوی ہے تمہاری۔۔۔نازش بیگم نے صالحہ بیگم کی توپوں کا رُخ اپنی طرف محسوس کیا تو سنبھل کر کہا

"تم تو بہن خاموش ہی رہو ورنہ نکاح کے دن تم اِن دونوں کو رخصہ بندھن پہنا کر ہی چھوڑو گی۔۔صالحہ بیگم نے تاسف سے اُن کو دیکھ کر کہا تو اپنے کان کی لو کُھجاتی نازش بیگم اپنا کیمرہ پکڑے سائیڈ پر ہوئیں

"اور تم یہاں آؤ۔۔۔پنکی کے ہاتھ سے بریانی کی پلیٹ چھینتی صالحہ بیگم نے اُس کو فارس کے ساتھ بِٹھایا جو اُس کی حرکتوں پر بھرا بیٹھا تھا

"میری بریانی۔۔۔۔پنکی ہاتھ پاؤں مارنے لگی

"جو مولوی صاحب پوچھ رہے ہیں پہلے اُن کی بات کے جواب میں "قبول ہے قبول ہے" قبول ہے۔۔" کہنا اُس کے بعد تمہیں کھانے کو کچھ ملے گا۔۔صالحہ بیگم نے آنکھیں دِکھا کر اُس سے کہا

"اگر نہ کہوں تو؟ پنکی نے منہ بسورے پوچھا

"مولوی صاحب آپ دوبارہ پوچھے۔۔۔پنکی کو نظر انداز کرتی صالحہ بیگم نکاح خواہ سے بولی

"آپ چراغ جہانگیر ولد جہانگیر احمد "فارس افراہیم ولد افراہیم خانزادہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔"

"نکاح خواہ نے دوبارہ پوچھا تو پنکی خاموش سی بیٹھی رہی

"پنکی قبول ہے بولو۔۔"اِس بار فارس نے اُس سے کہا

"میں کیوں بولوں؟"تم بولو۔۔۔پنکی سر جھٹک کر بولی

"مولوی صاحب نے تم سے پوچھا ہے اِس لیے تم بولو۔۔فارس نے قدرے نرمی سے کہا

"اُنہوں نے کسی چراغ سے پوچھا ہے اُس کو بولو"قبول ہے"بولنے آئے۔۔"اُس کے حصے کا میں کیوں بولوں؟'میں نے کیا ٹھیکا لیا ہوا ہے۔۔پنکی اُس کی بات کے جواب میں انجان بن کر بولی تو فارس بال نوچنے کے قریب ہوا تھا

"چراغ تمہارا نام ہے بھول گئی ہو کیا؟فارس نے آہستہ آواز میں اُس کے کان کے پاس جھک کر کہا

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ میرا نام پنکی ہے؟"تو کیا وہ جھوٹ تھا؟پنکی نے اپنی

آنکھوں کو چھوٹی کیے اُس کو دیکھ کر کہا تو فارس کی بس ہوئی تھی۔۔" تبھی وہ صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا

"پنکی میں نے سب کے سامنے تمہیں تھپڑ مار دینا ہے۔۔صالحہ بیگم کو فارس پر ترس سا آگیا جس کو ساری عمر پنکی کی ایسی حرکتوں کو برداشت کرنا تھا۔۔"کہاں وہ کم گو سا لڑکا اور کہاں اُن کی بیٹی جو ایک بار اپنا منہ کھولتی تو شاید ہی اُس کو کوئی خاموش کروا سکتا تھا

"اگر میں "قبول ہے" کہوں تو کیا تم اماں کے تھپڑوں سے مجھے پروٹیک کرو گے؟ صالحہ بیگم کے اِرادے جان کر وہ فارس کے پاس کھسک کر بولی

"پرومس ہر ایک سے پروٹیکٹ کروں گا۔۔۔فارس نے اُس کی بات پر فوراً سے کہا تھا

"اچھا واقعی؟ پنکی نے دانتوں کی نُمائش کی تو سنجیدہ بیٹھے فارس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا تھا کیونکہ پنکی کے سامنے والے دو دانت غائب تھے۔۔اور ایسے

مسکراتے ہوئے وہ کوئی عجیب مخلوق لگ رہی تھی

"ہاں واقعی۔۔فارس نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"لیکن مجھے ملے گا کیا؟"اماں نے تو مجھ سے بریانی کی پلیٹ تک چھین لی۔۔"قسمے میرا دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا ہے۔۔۔پنکی نے اگلی بات جاننے کا سوچا

"تمہیں میں مل جاؤں گا۔۔۔فارس نے بتایا

"اور پھر تمہیں؟"اگلا سوال کیا

"مجھے تم۔۔۔جواب فوراً سے آیا تھا

"توبہ توبہ عمریں دیکھو اور باتیں چیک کرو۔۔۔صالحہ بیگم کی بہو و فردوس جن کی شادی کو ابھی کچھ وقت ہوا تھا۔۔"اُنہوں نے فارس اور پنکی کی کھسر پھسر سُنی تو کانوں کو ہاتھ لگایا تھا

"آپ نے چیک کر لیا تو بتایئے گا کہ ٹیسٹ کیسا تھا۔۔"پنکی نے کھی کھی کر کہا

"پوری تمہاری ڈیٹو کاپی ہے۔۔۔صالحہ بیگم نے پنکی کی حرکتوں پر ہنستی ہوئی نازش

بیگم سے کہا

"ہاں تو میری بھانجی ہے اپنی خالہ پر نہیں جائے گی تو کس پر جائے گی۔۔"اور اچھا ہے جو یہ اِن کو جواب دیتی ہے۔۔"ورنہ سب لوگ اِس کو اپنے رعب میں رکھنے کی کوشش کرینگے۔۔۔نازش بیگم نے اُن کی بات پر پر سکون لہجے میں کہا

"آہی نہ جائے یہ کسی کے دباؤ یا رعب میں اور تم اِس کو ایسی پٹیاں نہ پڑھایا کرو۔۔"ساری زندگی میں یا تم اِس کے ساتھ نہیں ہو گے۔۔صالحہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"ہاں آپا مجھے پتا ہے تبھی اپنا فارس دے رہی ہو اپنی بھانجی کو۔۔۔"جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہے گا۔۔"پنکی کی طرف سے آپ بے فکر ہو جائے۔۔۔نازش بیگم نے مسکرا کر کہا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟

"نکاح خواہ نے ہر ایک کو اپنی باتوں میں مصروف دیکھا تو اپنی موجودگی کا احساس کروایا

"قبول ہے۔۔۔

"پنکی نے بلآخر سب پر احسان کر دیا

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔

"اب دوبارہ بولو۔۔۔فارس نے اُس کو پھر سے خاموش دیکھ کر کہا

"ایک بار بولا جو۔۔۔"اِن کو کانوں کا مسئلہ ہے کیا۔۔؟پنکی نے غور سے مولوی

صاحب کو دیکھ کر فارس سے پوچھا

"کانوں میں کوئی مسئلہ نہیں دراصل تین بار قبول ہے کہا جاتا ہے۔۔۔فارس نے بتایا

"اچھا پھر واعدہ کرو کہ میرا ہوم ورک بھی تم کرو گے۔۔"ٹیچر مجھ سے چلتی ہے اور کہتی ہے تمہاری رائٹنگ کافی گندی ہے اور ایسا بول کر مجھے زیادہ ہوم ورک دیتی ہے۔۔"اور تمہیں پتا ہے زیادہ لکھنے کے سائیڈ ایفکٹس کیا ہیں؟"انگلیاں درد کرنے لگ جاتی ہیں۔۔پنکی نے اُس کی بات پر کہا

"ہاں میں وہ سب کروں گا جو تم کہوں گی۔۔لیکن ابھی وہ کرو جو میں بول رہا ہو۔۔۔فارس نے جیسے جان چُھڑوائی تھی

"پنکی پرومس؟پنکی نے انگلی اُس کے سامنے کر کے پوچھا

"پنکی پرومس۔۔۔فارس نے واعدہ کیا

"قبول ہے۔۔

"قبول ہے۔۔۔

"پنکی نے اب کی ایک ساتھ کہا تو ہر ایک کی جیسے اٹکی سانس بحال ہوئی تھی۔۔

"یہاں اب آپ دونوں سائن کریں۔۔۔ نکاح خواہ نے کہا تو سب سے پہلے فارس نے سائن کیا اور پھر پین پنکی کو تھمائی جو ٹکر ٹکر نکاح نامے کو دیکھ رہی تھی

"مجھے سائن کرنا نہیں آتا۔۔۔ پنکی نے اپنا اہم مسئلہ بتایا

"جو آتا ہے جیسے آتا ہے وہ کر دو۔۔ فارس نے کہا تو اُس کے ہاتھ سے پین لیتی ابھی وہ سائن کرنے والی تھی جب فارس نے اُس کو ٹوک دیا

"پنکی نہیں "چراغ" لکھو۔۔۔ فارس کے ٹوکنے پر وہ اُس کو گھورنے لگی

"یہ چراغ مراغ "فراغ مجھے لکھنا نہیں آتا تو میں "پنکی لکھوں گی۔۔۔ پنکی نے

سر جھٹک کر اُس سے کہا

"اِتنی بڑی ہو اور ابھی تک تمہیں اپنا نام لکھنا تک نہیں آیا۔۔۔فارس نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا

"آتا ہے لیکن جو آتا ہے اُس کو کوئی پڑھنے والا "چراغ" نہیں بول سکتا۔۔پنکی نے کہا

"میں بتاتا ہوں تم لکھنے کی کرو۔۔۔فارس نے کہا

"بتانے سے اچھا ہے خود لکھ دو۔۔۔"ہوم ورک بھی تو کر کے دیتے ہو۔۔۔پنکی نے مسکین شکل بنائے کہا

"میرا نکاح تم سے ہو رہا ہے۔۔"خود سے نہیں جو تمہاری جگہ بھی میں سائن کروں۔۔۔فارس نے اُس کی عقل پر ماتم کیا

"کافی سست انسان ہو۔۔۔پنکی نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا تو فارس بس اُس کو دیکھتا رہ گیا جو اپنا کیا اُس کے سر تھوپ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سب کہہ رہے ہیں یہ نکاح کی بریانی ہے تو نکاح تو ہمارا ہوا ہے۔۔"اور ہم دونوں کے علاوہ ہر کوئی یہ بریانی کھا رہا ہے۔۔"کچھ دیر بعد پنکی گھوم پِھر کر بریانی کی پلیٹ لیکر فارس کے پاس آکر بولی

"کھا کھا کر تم نے ایک دن بھینس ہو جانا ہے۔۔فارس نے بریانی کو دیکھ کر اُس سے کہا کیونکہ پلیٹ میں بریانی کم اور بوٹیاں زیادہ تھیں

"اگر ایسی بات ہے تو نہ کہتے "قبول ہے "قبول ہے "قبول ہے۔۔پنکی نے اُس کی بات پر ناک منہ چڑھایا

www.novelsclubb.com

"موم نے کہا تھا کہ اگر نکاح ہو گا تو ہم ہمیشہ ساتھ رہے گے۔۔فارس نے بتایا

"اچھا تو کیا پھر تم میرے ساتھ ہمیشہ رہو گے ؟پنکی نے پر جوش ہو کر پوچھا

"موم نے تو یہی بولا تھا۔۔فارس نے سادہ انداز میں کہا

"اچھا تو کیا ہم دونوں اب سے میاں بیوی ہیں؟"جیسے فردوس بھابھی اور بھائی

ہیں۔۔پنکی نے مزید جاننا چاہا

"ہاں۔۔فارس نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"تو کیا اب ہم بھی ایک ساتھ ایک کمرے میں سوئیں گے ؟"پنکی نے اِس بار پوچھا تو

فارس اُس کو کڑے چتونوں نے اُس کو دیکھنے لگا جو اپنی دھن میں تھی

واؤ کتنا مزہ آئے گا نہ ؟"قسمے ہم نے دیر رات تک جاگ کر گیم کھیلے گے اور ٹی وی پر

کارٹونز بھی دیکھے گے کوئی روکے گا بھی نہیں کیونکہ ہم اندر سے کنڈی

لگا دینگے۔۔۔پنکی نے جھٹ پٹ سے کہا

"ایسا تم سے کس نے بولا ؟فارس نے دانت پیس کر اُس سے پوچھا

"خالہ اور خالو ایک ساتھ سوتے ہیں نہ ایک کمرے میں اور شادی کے بعد بھائی کے

کمرے میں ہی فردوس بھابھی ہوتیں ہیں۔۔۔پنکی نے بتایا

"ٹھیرو میں ابھی تمہاری شکایت خالہ سے کرتا ہوں۔۔فارس اُس کو دھمکاتا اُٹھ

کھڑا ہوا تو پنکی بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی

"ارے ارے اگر ساتھ نہیں رہنا کمرے میں تو کوئی بات نہیں۔۔"لیکن یہ چُغل خوری تو نہ کرو۔۔"تمہیں پتا ہے اللہ میاں چغلی کرنے والے کو دوست نہیں بناتا اُس کو جہنم کی آگ میں ڈالتا ہے۔۔۔"اور سوری ٹو سے مگر ساتھ رہنے والی بات مان کر میں آگ میں تمہارے ساتھ نہیں کودوں گی۔۔۔بریانی کی پلیٹ کو پرے کرتی پنکی نے اُس سے کہا

"تم نہ بہت بُری باتیں کرنے لگی۔۔"ٹی وی دیکھنے پر پابندی لگانی پڑے گی۔۔فارس بنائر کے اُس سے بولا

"ٹی وی بیچاری کا کیا قصور؟"قسمے یہ تو میں نے تمہارے اور اپنے گھر میں دیکھا ہے اور ایک بچی کو یہ اگر دیکھایا جائے گا تو وہ دیکھے گی نہ؟"اب آنکھوں پر کالی پٹی باندھنے سے تو رہی۔۔۔مسلسل نان سٹاپ بولتی پنکی فارس کے پیچھے جانے لگی جو یہاں وہاں دیکھتا صالحہ بیگم کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔

اِس راہ محبت کی تم بات نہ پوچھو

انمول جو انسان تھے نے مول بکے

"نہیں

"حقیقت کی دُنیا میں واپس لوٹتی چراغ اپنی جگہ سے جھٹکا کھا کر اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔"احراز جو اُس کے چہرے کو دیکھتا ایک ایک تاثرات کو نوٹ کر رہا تھا۔۔"اُس کے ایسے رد عمل پر وہ بے ساختہ اپنا سر نفی میں ہلانے لگا تھا۔۔" باقی سب جبکہ پریشانی سے اُس کو دیکھ کر سوچنے لگے کہ یہ اچانک اُس کو کیا ہو گیا

"کیا ہوا بیٹا؟ وفا بیگم اپنی جگہ سے اُٹھتی اُس کے قریب ہوئی لیکن وہ اُن کے ہاتھ دور کرتی باہر کی جانب بھاگی

"میں دیکھتی ہوں جا کر آپ لوگ یہی رہنا۔۔"پہلی بار ایسے حالات دیکھے تو پریشان ہو گئی ہو گی۔۔افروز بیگم اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتی معاملہ سنبھالنے کی

کوشش کرنے لگی

"جاؤ جا کر دیکھ آؤ۔۔۔سارا بیگم نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سر کو جنبش دیتی باہر آئی

جہاں کوریڈور میں چراغ رونے میں مصروف تھی

"چراغ

افروز بیگم نے تاسف سے اُس کو دیکھا

"میں کل بہک گئی تھی۔۔"اور آپ نے مجھے بہکنے دیا۔۔"آپ نے ایسا کیوں نہیں بولا کہ چراغ تم کسی اور کی ہو۔۔"تم اپنے فارس کو چیٹ کیسے کر سکتی ہو۔۔چراغ نے شکوہ کناں نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

"دھوکہ کیسا؟"وہ اب اِس دُنیا میں نہیں اور تمہیں چاہیے کہ اپنی زندگی کی شروع کرو۔۔۔افروز بیگم اُس کے ساتھ بیٹھتی سنجیدگی سے بولی

"فارس کو بولا تھا اُس کے بغیر میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔"نہیں ہوئی۔۔"اُس کو میں نے بولا تھا کہ تمہارے بغیر پنکی مر جائے گی لیکن وہ زندہ ہے۔۔"میں نے اُس

کو یہ بھی بولا تھا کہ میں کبھی اُس کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہو گی تو آپ کیسے مجھے کسی اور کے ساتھ نکاح کرنے کا کہہ سکتی؟چراغ جیسے پھٹ پڑی

"تم نے جو کچھ بھی کہا تھا اُس سب کو بھول جاؤں۔۔"جو کچھ ہمارے دونوں کے درمیاں طے ہوا ہے اُس کے بارے میں سوچو۔۔۔افروز بیگم نے دھیمی آواز میں اُس سے کہا

""یہ جہاں فانی ہے۔۔۔"یہاں لوگ ملتے ہی بچھڑنے کے لیے ہیں"لیکن اِس جہاں کے بعد دوسرا جہاں بھی ہے"جہاں بچھڑے ہوئے لوگ ملتے ہیں۔۔"کبھی نہ الگ ہونے کے لیے۔۔ہم یہاں ایک نہ ہو پائے تو کیا ہوا؟"دوسرے جہاں میں کوئی بھی ہمیں الگ نہیں کر سکتا۔۔۔""

"کیسے سوچو؟"فارس نے بولا تھا اُس جہاں ہمارا دوبارہ ملن ہو گا۔۔"کیونکہ میں

اُس سے اور وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے۔۔"دوسرا ہماری شادی بھی ہوئی ہوئی ہے۔۔۔"اور میری خالہ بتاتی تھیں کہ جو میاں بیوی اِس دُنیا میں آپس میں پیار کرتے ہیں جب وہ اِس دُنیا میں کسی وجہ سے بچھڑ جاتے ہیں تو اللہ اُن کو ملا دیتا ہے۔۔"پھر آپ زرا سوچے کہ میں اگر کسی اور شادی کروں گی۔۔"فارس کو کیا منہ دیکھاؤں گی؟"میں کیسے اُس کو فیس کروں گی؟"واعدہ خلافی میں کیسے کر سکتی ہوں میں اُس سے؟"اور ایک بڑی بات کہ اگر آج میں یہاں کسی اور کی ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ کل وہاں مجھے میر افارس نہ ملے۔۔۔"نہیں نہیں میں ایسا ہر گز نہیں کر سکتی۔۔۔فارس کے الفاظ یاد آتے ہی چراغ نے اپنا سر نفی میں ہلا کر کہا تھا "مرنے والوں کے ساتھ سارے واعدے ختم ہو جاتے ہیں۔۔"اِس لیے اُن کا سوچو جو زندہ ہیں۔۔"یقین کرو تمہارا فارس بس تمہاری خوشی چاہتا ہو گا۔۔"تم خوش رہو گی تو اُس کی روح بھی پر سکون رہے گی۔۔"اگر یہاں تم بے چین رہو گی تو وہاں وہ کیسے مطمئن رہ سکتا ہے؟"اِس لیے میری مانو اور اُٹھو یہاں سے اندر سب

تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔افروز بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"نہیں میں بس فارس کی ہوں۔۔۔"چراغ نے زور سے اپنا سر نفی میں ہلایا

"ٹھیک ہے یہی بیٹھو اور مناؤ فارس کا سوگ۔۔۔"احراز کو کوئی بھی لڑکی مل جائے گی پھر وہ تمہیں عدن کے آس پاس بھی برداشت نہیں کرے گی۔۔"اور نہ پھر تمہیں پتا چلے گا کہ فارس کو مارنے والا کون تھا۔۔افروز بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کو بولی تو چراغ عجیب کشمکش میں مبتلا ہوئی

"آپ نے مجھے کنفیوز کر دیا ہے۔۔۔چراغ شکایتی نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

"میرا فیصلہ یہ سہی ہے۔۔"اِس بات کا اندازہ تمہیں خود بخود ہو جائے گا۔۔"لیکن ابھی چلو۔۔۔افروز بیگم نے کہا تو اپنے ہونٹوں کو آپس میں بھینچ کر چراغ اُٹھ کھڑی ہوئی تھی

"وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو وفا بیگم نے نکاح خواہ کو اِشارہ کیا جس پر اُنہوں نے

پھر سے نکاح کے کلمات پڑھانا شروع کیے

آپ چراغ ولد جہانگیر احمد "احراز راجپوت ولد عمیر راجپوت کو پچیس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

قبول ہے۔۔۔۔

"آہستگی سے اُس کے ہونٹ پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

نکاح خواہ نے دوسری بار پوچھا

قبول ہے۔۔۔۔

ایک آنسو اُس کی آنکھ سے نکلا تھا جس کو دیکھ کر بے اختیار احراز نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

اے محبت تیرے انجام پر رونا آیا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟

www.novelsclubb.com

تیسری اور آخری بار نکاح خواہ نے پوچھا تو ہونٹ دانتوں تلے بُری طرح سے کُچلے چراغ نے اپنی سسکی کا گلا گھونٹا تھا

پنکی جہانگیر ہمیشہ فارس افراہیم کی رہے گی کیونکہ وہ اُس کو بہت چاہتی ہے

"قبول ہے۔۔۔۔

"بڑے مان سے کہا گیا خود کا جُملا یاد کرتی وہ آج خود کو کسی اور کے نام کر گئ تھی۔۔"جس وجہ سے اُس کا دل رو رو کر تڑپ اُٹھا تھا لیکن اُس کی صدائیں سُننے والا شاید اب کوئی نہ تھا۔۔

"میرا ٹوٹنا اور بِکھرنا نہ دیکھا کسی نے

"میری آہوں پر قہقہہ لگائے لوگوں نے

"عدن کو لیکر وہ سب گھر آ چُکے تھے۔۔"واپسی میں اُن کو شام ہو گئ تھی۔۔"عدن چراغ کی گود میں تھا۔۔"اور گاڑی سے اُترتی وہ بے تاثر نگاہوں سے اُس گھر کو دیکھنے

لگی۔۔"جہاں سب سے وہ اِس دُنیا کے سامنے اِس گھر کی بہو تھی اور یہ اُس کا سسرال کتنے تعجب کی بات تھی جو گھر پہلے اُس کے لیے پرایا تھا آج وہ اُس گھر کا حصہ بن گئی تھی

"چلو اندر۔۔۔۔اُس کو ایک جگہ کھڑا دیکھ کر احراز نے سنجیدگی سے کہا تو وہ بنا کچھ کہے اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔

"مجھے کہاں جانا ہے اب عدن کو سُلانا ہے۔۔۔کچھ وقت وفا بیگم کے ساتھ بیٹھ جانے کے بعد چراغ نے سنجیدگی سے پوچھا تو پاس سینٹر صوفے پر احراز جو لیپ ٹاپ میں مصروف تھا اُس کے ایسے سوال پر اُس کا چہرہ تکنے لگا جس نے معصومیت کی حد کر دی تھی یہ سوال کر کے

"احراز کے کمرے میں جاؤ گی اور کہاں جانا ہے۔۔"ویسے بھی رات ہو گئی ہے۔۔"سارے دن کی بے سکونی ہو گی۔۔اِس لیے تم دونوں بھی اپنے کمرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں سو جاؤ۔۔۔وفا بیگم نے اُس کی کے جواب میں مسکرا کر کہا تو عدن کو اُٹھائے چراغ اُپر کی طرف بڑھی تھی

"چراغ احراز کے کمرے میں داخل ہوئی تو نظریں دیواروں پر چسپاں تصویروں پر گئ۔۔'جہاں جگہ جگہ یشم اور احراز کی تصویریں تھیں اور ایک اُن دونوں کی نکاح کی تصویر تھی۔۔"جہاں یشم تصویر میں مسکراتی خوش باش نظر آرہی تھی وہی احراز کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"سڑا ہوا بینگن۔۔۔احراز کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ کا بھی تاثر نہ دیکھ کر چراغ سر جھٹک کر بڑبڑائی تھی۔۔"اُس کو یاد نہ آیا کہ اُس نے کب احراز کو مسکراتا ہوا دیکھا ہو۔۔۔"جبکہ احراز کے برعکس اُس نے یشم کو ہر وقت چڑیا کی طرح چہکتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

"چراغ سوئے ہوئے عدن کو بے بی کاٹ میں ڈالنے لگی تو عین اُس وقت احراز کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"میں یہاں اِس کمرے میں نہیں رہ سکتی۔۔۔اُس کو آتا دیکھ کر چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"چُپ کر کے بیڈ پر سو جاؤ۔۔۔احراز اُس کو آنکھیں دِکھا کر بولا تو چراغ نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر اُس کا دیکھی پشت کو گھورا جو ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا اپنی کلائی میں پہنی گھڑی اُتار رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میری کچھ شرائط تھیں۔۔۔چراغ نے جیسے یاد کروایا

"جس میں ایسا بلکل بھی نہیں تھا کہ رومز الگ الگ ہو گے۔۔۔۔جواب میں احراز دوبدو بولا تھا

"جو بھی پر میں کسی اور کمرے میں ایزی فیل کروں گی۔۔۔چراغ نے کہا

"دیکھو چراغ میں آلریڈی تھکا ہوا ہوں۔۔"اب تم ایسی اسٹوپڈ باتیں کر کے میرا دماغ خراب نہ کرو۔۔۔احراز نے جیسے منت کی اور اِتنا کہتا وہ بیڈ پر لیٹنے لگا تھا جب جلدی سے چراغ اُس کے آگے کھڑی ہوئی تھی۔۔"اگر بروقت احراز اپنے قدم پیچھے نہ لیتا تو دونوں کا زبردست قسم کا تصادم ہو کر رہنا تھا۔۔

"اب کیا ہوا؟"احراز کو اُس کا ایسا ردعمل سمجھ میں نہیں آیا

"اگر یہی رہنا ہے تو آپ کو صوفے پر سونا ہو گا۔۔چراغ نے بے لچک انداز میں کہا یہ اسٹار پلس کا ڈرامہ نہیں ہے۔۔"جو ہم دونوں مل کر صوفہ صوفہ اور بیڈ بیڈ کھیلے گے۔۔"ویسے بھی میں صوفے پر سونے کا عادی نہیں۔"اگر تمہیں شوق پورا کرنا ہے تو سو سکتی ہو۔۔احراز نے چڑ کر کہا

"یہ موصوف صوفے پر سونے کے عادی نہیں میں تو جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے صوفہ لیکر پیدا ہوئی تھی۔۔احراز کی ایسی بات پر اُس نے کلس کر سوچا تھا

"ضرور دل میں گالیاں دے رہی ہو گی۔۔اُس کے بدلتے تیور دیکھ کر احراز طنز بولا

توچراغ نے حیرت سے اُس کو دیکھا جس کی نظریں اُس پر مرکوز تھی

"اگر گالیاں دینی ہوتی تو منہ پر دیتی۔۔چراغ یہ کہنا تو دل میں چاہتی تھی لیکن بے ساختگی میں اُونچی آواز میں بول چکی تھی۔۔"جس کا اندازہ اُس کو تب ہوا جب خود پر تیکھی نظریں احراز کی محسوس ہوئی

کیا کہا؟"پھر سے کہنا میں نے سہی سے سُنا نہیں۔۔۔احراز اُس کی طرف ایک قدم بڑھا کر بولا تو وہ دو قدم اُس سے دور ہوئی

"کچھ نہیں سو جائے آپ یہاں میں نیچے بستر لگا دوں گی۔"یہی سوچنے لگی تھی۔۔چراغ نے سر جھٹک کر کہا تھا۔۔"وہ اُس سے کوئی بھی بحث کرنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ جس قدر ہمیشہ ہر وقت وہ سنجیدگی طاری کر کے رکھتا تھا۔۔"ایسے میں کہیں نہ کہیں بات کرتے ہوئے اُس کو ڈر سا لگتا تھا۔۔"احراز اُس کی زندگی میں وہ پہلا مرد تھا جس کو کبھی اُس نے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اپنی زندگی میں اُس نے چار مردوں کو دیکھا تھا۔۔۔"دو اُس کے بھائی جنہوں نے بہن سمجھ کر کبھی اُس

سے بات کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا" باپ تو اُس کے بچپن میں وفات پا گیا تھا جس وجہ سے وہ کبھی اُس سے ملی نہ تھی۔۔"اور ایک اُس کا خالو تھا جس سے زیادہ اُس کی بات چیت کبھی نہ ہوئی تھی۔۔"بس ایک فارس تھا جو اگر غُصے میں بھی ہوتا تو اُس پر نظر پڑتے ہی مسکرا دیتا تھا۔۔"ایسے میں احراز کو ڈیل کرنا اُس کے لیے مشکل تھا۔۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

www.novelsclubb.com

Episode 31

"نیچے بستر لگا کر سو کر تم کیا ظاہر کرنا چاہتی ہو کہ میں ایک ظالم قسم کا مرد ہوں؟"احراز بازو سینے پر باندھ کر سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"میں آپ کی طرح اوور تھنکنگ نہیں کرتی۔۔۔چراغ نے اُس کو دیکھ کر سنجیدگی

سے بتایا تو احراز نے تاسف سے اُس کو دیکھا

"میں تمہیں اوور تھنکر لگتا ہوں؟" احراز کو جیسے اُس کی بات پسند نہ آئی

"میرے حصے کا آپ نے سوچ کر اوور تھنکنگ ہی کی ہے۔۔" خیر میں صوفے پر بھی آرام سے ایڈجسٹ ہو سکتی ہوں۔۔" چراغ اِتنا کہتی تکیہ اُٹھا کر صوفے کی طرف بڑھی تھی

"کل پہلی فُرصت میں اِس صوفے کو کمرے سے باہر کروں گا۔۔۔" احراز صوفے کو گھور کر سوچتا بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔" اُس نے مروتً بھی یہ نہیں کہا تھا کہ تم بیڈ پر آجاؤ میں صوفے پر سو جاؤں گا

"میں کیا کروں؟" یہ رات کیسے کٹے گی؟" مجھے آنٹی افروز سے بول کر اپنی بُکس کا کہنا چاہیے تھا۔۔" اور اگر نیند کی ٹیبلیٹس لوں گی۔۔" تو ہو سکتا ہے عدن کے رونے کی آواز پر میں جاگ نہ پاؤں اور یہ جو آلریڈی مجھے سالم نگلنے والی نظروں سے دیکھتے ہیں اُس کے بعد مجھے سالم نگل ہی لینا ہے اِنہوں نے۔۔" میرے آگے پیچھے

www.novelsclubb.com

کوئی ہے تو نہیں جو میرے بعد اِن سے سوال جواب کرے۔۔۔صوفے پر سونے کی کوشش کرتی احراز کو چور نگاہوں سے دیکھتی چراغ سوچنے لگی۔۔"اُس نے اپنے سیل فون کی اسکرین آن کر کے وقت دیکھا جہاں ابھی گیارہ کا وقت ہو رہا تھا۔۔"وقت دیکھ کر اُس نے سیل فون کی اسکرین آف کر کے آنکھیں موند لی اِس سوچ کے ساتھ کہ شاید آج نیند اُس پر مہرباں ہو جائے

"دوسری طرف احراز بیڈ پر لیٹا کروٹ پہ کروٹ بدل رہا تھا۔۔"وہ جانتا تھا چراغ صوفے پہ بے سکون ہو گی۔۔"لیکن چاہ کر بھی وہ اپنے منہ سے بیڈ پر آنے کا نہیں بول رہا تھا۔۔"کیونکہ اِتنا وہ بھی اُس کو جان گیا تھا کہ ساری رات وہ بحث تو کرے گی۔۔"پر اُس کی بات مانے گی نہیں۔۔۔۔"تبھی اُس کے سونے کا انتظار کرنے لگا تاکہ اُس کے بعد وہ آرام سے بیڈ پر لیٹا پائے۔۔۔"ٹھیک پانچ منٹ بعد اُس کو شک ہوا جیسے چراغ گہری نیند میں جا چکی ہے تبھی وہ بیڈ سے اُٹھتا آہستہ آہستہ اُس کے پاس آیا۔۔"جس کو نیند بلکل بھی نہیں آئی تھی بس اُس کو دِکھانے کے لیے

سونے کا ڈرامہ کیا تھا۔۔"جبکہ صوفے کے پاس احراز اب زانوں کے بل بیٹھتا کمرے میں موجود مدھم روشنی میں اُس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔

"آج سے تین سال قبل مجھے تمہیں پانے کی خواہش ایسی تھی۔۔"جیسے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں موجود پیشنٹ اپنی آخری سانسیں گن رہا ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے چند پل زندگی جینے کو اُس کو مزید دی جائے۔۔۔اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر احراز اُس کو دیکھ کر دل میں اُس کو مخاطب کرنے لگا۔۔۔"اور وہ جو اُس کے قریب بیٹھنے پر نہیں سنبھلی تھی۔۔"اُس کے ہاتھ پکڑنے پر اُس کا پورا وجود جیسے سُن ہو گیا تھا۔۔"وہ کبھی بھی احراز سے کسی ایسے عمل کی توقع اُس کو نہ تھی۔۔"اُس کو واقعی میں اندازہ نہیں تھا احراز اُس کے ساتھ ایسا کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔

"مجھے معجزاتی طور پر تم تب ملی جب میں نے تمہیں پانے کی خواہش اپنے اندر ختم کر دی تھی۔۔۔"وہ اب اُس کے ہاتھ کی پشت کو سہلا رہا تھا۔۔"اور چراغ نے بے مشکل خود کو سنبھالا ہوا تھا۔۔"اور اپنے تاثرات کو عیاں نہ ہونے دیا تھا۔۔"ورنہ

دل شدت سے چاہ رہا تھا۔۔"اُس کا ہاتھ جھٹک کر اُٹھ کھڑی ہو جائے۔۔"فارس کے بعد احراز وہ پہلا شخص تھا جس نے اُس کو ایسے بڑے حق سے سے چھونے کی جُرئت کی تھی۔۔

"تمہاری آنکھیں یروشلم کی طرح پیاری ہے چراغ۔۔۔"اور میں احراز راجپوت تمہاری آنکھوں میں دیکھ کر پہلی بار خود کو بے بس محسوس کرنے لگا تھا۔۔اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو سائیڈ پر کرتا احراز ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔"اور اُس کی بند پلکوں کو دیکھنے لگا۔۔"اُس نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنی آنکھوں کو جھپکا نہیں تھا جیسے اُس کو ڈر تھا کہ اُس کا دھیان بھٹکے گا تو سارا منظر ہوا میں تحلیل ہو جائے گا

"مجھے نہیں پتا تم کب تک مجھے خود سے رکھو گی۔۔"لیکن میں اِتنا ضرور کہوں گا اپنے فرائض میں پورے کروں گا۔۔"تمہاری ذات سے غافل ہر گز نہیں رہوں گا۔۔۔اِس بار سنجیدگی سے کہتے احراز نے اُس کو بانہوں میں بھرا تھا۔۔"جس پر چراغ نے بے اختیار خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔"اُس کو اگر معلوم ہوتا کہ سونے کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈرامے کرنا اُس کو اِتنا مہنگا پڑ سکتا ہے تو ایسا وہ کبھی نہ کرتی۔۔۔"آج سہی معنوں میں اُس کے اعصاب شل ہو چُکے تھے۔۔

" نظر تو ہلکی آتی ہو پر ہو بڑی بھاری۔۔۔احراز کو اُس کے جاگنے کا شک ہوا تو بغور اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا تو اُس کی ایسی بات پر چراغ نے بامشکل اپنے تاثرات کو ظاہر نہ ہونے دیا تھا۔۔"ورنہ اُس کا ایسے کہنا اُس کو ہر گز پسند نہ آیا تھا۔۔"ویسے بھی کونسا اُس نے کہا تھا کہ مجھے عدن کی طرح ہلکا سمجھ کر گود میں اُٹھاؤ۔۔"دوسری طرف اُس کے تاثرات نارمل دیکھ کر احراز کو اُس کے سونے کا یقین ہو گیا تھا۔

"یہ مجھے کھڑکی سے باہر پھینکنے والے تو نہیں۔۔چراغ کو اچانک یہ خیال آیا تھا لیکن جھٹکا تپ لگا جب احراز نے احتیاط سے اُس کو بیڈ پر لیٹا کر اُس کے اُپر لحاف ڈالا تھا۔۔"چراغ کا دل سکڑ سا گیا تھا۔۔"اپنا خشک پڑتا گلا وہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"گُڈ نائٹ۔۔۔اُس کے ساتھ خود بھی بیڈ پر لیٹتا تا احراز نے بہت آہستہ آواز میں

اُس سے کہہ کر اُس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اُنگلیاں اُس کے بالوں میں چلانے لگا تو اِس بار چراغ اپنی سانسیں تک روک چکی تھی۔۔"احراز کے دل کی دھڑکن کی آواز کو وہ اپنے بیحد قریب سُن رہی تھی۔۔"جبکہ اپنے بالوں پر اُس کے ہاتھوں کا لمس اُس کو فارس کی یاد دِلوا گیا تھا۔۔"وہ بھی تو روز ایسے اُس کو سینے سے لگا کر سوتا تھا۔۔"اور اُس کے بالوں کو سہلا کر پر سکون کرتا تھا۔۔"اور وہ اُس کے سینے پر سر رکھنے کی اِس قدر عادی ہو گئ تھی۔۔"اُس کے بعد اُس کی نیند ہی اُس سے روٹھ گئ تھی۔۔"یہ سب یاد آتے ہی اُس کی آنکھ سے آنسو نکل کر احراز کی شرٹ میں جذب ہو گیا تھا۔۔"وہ اُس سے الگ ہونا چاہتی تھی پر چاہ کر بھی ایسا کر نہ پائی تھی کیونکہ احراز کی گرفت مضبوط تھی۔۔"تبھی اپنی کوششوں کو ترک کر بے حرکت پڑی رہی۔۔۔"اور اُس کو پتا بھی نہیں لگا تھا کہ فارس کو سوچتی کب نیند اُس پر مہرباں ہو گئ۔۔"پوری رات نیند میں بھی اُس کو اپنے بالوں میں احراز کی انگلیوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔"لیکن نیند کا غلبہ اِس قدر حاوی تھا کہ وہ آنکھوں کو جنبش

دینے سے بھی قاصر تھی۔۔۔"وہ تو سالوں بعد آج پر سکون سو گئی تھی۔۔'لیکن احراز سونہ پایا تھا وہ بس اپنے سینے پر سر رکھے سوئی چراغ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔"وہ جانتا تھا صبح جب اُس کی آنکھ کُھلے گی تو خود کو بیڈ پر پا کر اُس سے سوال جواب ضرور کرے گی۔۔"اور وہ یہی چاہتا تھا کہ وہ اُس سے اُلجھے وہ اُس کو اُس کے خول سے باہر نکالنا چاہتا تھا

"احراز کو نیند فجر کے بعد آئی تھی۔۔"اور جب الارام کی آواز پر اُس کی آنکھ کُھلی تو کمرے میں نہ تو چراغ تھی اور نہ عدن تھا۔۔'جس پر وال کلاک پر وقت دیکھتا وہ بیڈ سے اُٹھنے لگا تھا کہ جب اُس کی نظر سائیڈ ٹیبل کے ادھ کُھلے دراز پر پڑی جہاں ایک لفافہ ظاہر ہو رہا تھا۔۔"تعجب سے اُس لفافے کو دیکھتا وہ دراز کو پورا کھول گیا اور ابھی وہ لفافہ اُٹھانے لگا تھا جب کمرے میں چراغ داخل ہوئی۔۔"اُس کو آتا دیکھ کر احراز کا دھیان اُس میں لگ گیا تھا جو کل والے کپڑوں میں تھی۔۔"اور اب اُس

کے ہاتھوں میں ایک بیگ تھا شاید اُس میں اُس کے کپڑے تھے۔۔"جو اُس نے صوفے کے پاس رکھ دیا تھا

"تم اپنے کپڑے وارڈروب میں ڈال سکتی ہوں۔۔احراز نے خود ہی اُس کو مخاطب کیا جو کافی سنجیدہ لگ رہی تھی۔۔"اور اُس کی بات پر چراغ نے جواب نہ دیا۔۔"جس پر احراز جان گیا کہ رات کا غُصہ ہو گا

"کل رات صوفے سے تم گر گئی تھی تو میں نے اُٹھا کر تمہیں بیڈ پر رکھ دیا۔۔۔احراز نے کہا تو اُس کی ایسی بات پر چراغ کو تاؤ آیا جس نے بڑی آسانی سے جھوٹ بول دیا تھا۔۔"اور جھوٹ بھی ایسے بولا کہ اگر وہ جاگی ہوئی نہ ہوتی تو یقین بھی کر جاتی

"سوری اُس کے لیے کیونکہ گہری نیند میں مجھے پتا نہ لگا تھا کہ کب میرا سر آپ کے سینے پر آ گیا اور کیسے آپ کے بازو کا حصار میرے گرد بن گیا۔۔"آئے رئیلی ڈونٹ نو۔۔۔"میں نیکسٹ نائٹ خیال رکھوں گی۔۔جواب میں چراغ نے بھی اُس کے

جھوٹ کا بھرپور ساتھ دیا تو احراز یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔"اُس کو چراغ سے ایسے کسی جواب کی توقع نہ تھی اور نہ اُس نے صبح کا آغاز اِس قدر نارمل سوچا ہوا تھا۔۔۔"جس طرح اُس نے صوفے پر سونے کا اُس کو بولا تھا ایسے میں احراز کو تو یہی لگا تھا کہ وہ اسٹار پلس ڈراموں سے کافی انسپائر ہے۔۔اور صبح اُٹھ کر یہ رونا ضرور ڈالے گی نہ کل رات اُس نے اُس کے ساتھ کیا؟"اُس کی نیند کا فائدہ اُٹھایا بلا بلا لیکن ابھی جو کچھ ہو رہا تھا وہ اُس کی سوچ کے برخلاف تھا

"خیر تم اپنے کپڑے وارڈروب میں سیٹ کر لوں۔۔۔احراز نے سر جھٹک کر کہا "وارڈروب کی دوسری سائیڈ یشم جی کے کپڑوں سے بھری ہوئی ہے۔۔"اور میں نہیں چاہتی کہ اُس سیٹنگ میں کوئی ردوبدل ہو تو میرے کپڑے یہی سہی ہیں۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا تو احراز خاموش رہا کیونکہ اِن گُذشتہ ماہ میں اُس نے یشم کی کسی بھی چیز کو یہاں سے وہاں نہ کیا تھا۔۔"اُس کے میک اپ کا سامان

تک ڈریسنگ ٹیبل پر ویسے پڑا تھا جیسے وہ چھوڑ گئی تھی۔۔

"یہاں رکھ دو۔۔۔اپنی سائیڈ سے دروازہ کھول کر احراز نے اُس سے کہا تو چراغ نے چونک کر وہاں دیکھا جو خالی جگہ تھی

"فریش ہو جاؤں اُس کے بعد سیٹ کر لوں گی۔۔۔ایک جوڑا بیگ سے نکال کر چراغ نے اُس سے کہا تو احراز کی نظر اُس کے ہاتھوں پر پڑی جہاں کالے رنگ کا لباس موجود تھا۔۔"یہ دیکھ کر احراز کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے۔۔"لیکن اُس سے کچھ کہا نہیں تھا۔۔"وہ جب واشروم چلی گئی تو احراز کا دھیان لفافے پر گیا تو وہ اُس کی طرف گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"لفافہ ہاتھ میں آیا تو اُس کی نظر سب سے پہلے چند لفظوں پر گئی۔۔"جس کو دیکھ کر اُس کو یقین نہ آیا

For Ahraz Rajpoot

From yasham Rajpoot

یہ پڑھ کر احراز نے جلدی سے لفافہ کھولا

"احراز

کیسے ہو؟

"میں جانتی ہوں تمہیں یہ خط بہت دیر ملا ہے۔۔"کیونکہ دراز تو کم کھولا کرتے ہو۔۔"اور میں یہ بھی جانتی ہوں شاید تمہیں یہ نہ ملے۔۔"لیکن پھر بھی میں لکھ رہی ہوں۔۔"یہ سوچ کر کہ شاید تمہارے ہاتھ آ گیا ہو۔۔۔"پتا ہے احراز میں جب چھوٹی تھی نہ تو ایسے کہی سُنا تھا کہ جب کوئی انسان مرنے والا ہوتا ہے۔۔"اُس کو اُس چیز کا الہام چالیس دن پہلے ہو جایا کرتا ہے۔۔"اور اب یہ سہی سُنا ہے یا غلط یہ تو نہیں پتا بس اِتنا کہوں گی۔۔"میرے پاس وقت کم ہے اِس بات کا احساس مجھے دو ماہ سے ہو رہا ہے۔۔

"اپنی سانسیں جو کبھی خُدا کی عطا لگتی تھی۔۔"وہ اب بوجھ لگنے لگی ہیں۔۔"میں مرنا نہیں چاہتی تمہارے ساتھ اور اپنے بچے کے ساتھ خوبصورت لمحات جینا چاہتی

ہوں پر میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے؟"ہو گا تو وہ جو خُدا چاہتا ہے۔۔۔"جو اُنہوں نے لکھا ہے

"ڈرتا ہوں موت سے مگر مرنا ضروری ہے

"لرزتا ہوں کفن سے مگر پہنا ضروری ہے

غمگیں ہو جاتا ہوں جنازے کو دیکھ کر

مگر میرا جنازہ بھی اُٹھنا ضروری ہے

"ہوتی ہے بڑی کپکپی قبروں کو دیکھ کر

مدتوں اندھیری قبر میں رہنا ضروری ہے

"دُنیا تو میرے دل کو لُبھاتی ہے صبح و شام

پر سچ تو یہ ہے کہ اُسے چھوڑنا ضروری ہے

www.novelsclubb.com

تم سے بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اِس وقت میں تم سے بہت ناراض ہوں۔۔۔

"پتا نہیں لیکن تمہیں میرے ساتھ یہ کرنا نہیں چاہیے تھا۔۔"ایسا نہیں سمجھ نہیں آرہا دماغ مفلوج ہو چکا ہے۔۔"اپنے زمانے کی میں مشہور بزنس وومن تھی۔۔"لیکن اب جیسے میں دماغی طور پر اپاہج ہو چکی ہوں۔۔۔"پتا ہے احراز میں زندہ لاش بن چکی ہوں۔۔۔

"میں پل پل مرنے لگی ہوں۔۔"ایک احساس مجھے سکون سے جینے نہیں دیتا احراز تم وہ ہو جس کو میں نے ٹوٹ کر چاہا۔۔۔"اور تم وہ ہو جس نے کسی اور کو ٹوٹ کر چاہا

www.novelsclubb.com

"اِس بات کو جب میں نے جاناں تو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگی ہوں۔۔"میں مرنے لگی احراز یہ احساس مجھے مار رہا ہے کہ جس شخص کو دو سالوں سے میں اپنا سمجھتی ہوں وہ اپنے دل میں کسی اور کو بیٹھائے ہوا ہے۔۔"میں مانتی ہوں تم نے ایک اچھے شوہر کا حق ادا کیا۔۔"مجھے اِتنی خوشیاں دی کہ میں یہ احساس تک نہ

کر پائی کہ تمہاری آنکھوں میں کسی اور کا عکس ہے۔۔"تمہارے دل میں کوئی اور بستی ہے۔۔"کاش میں یہ جان نہ پاتی اگر جان گئی تو کاش میں اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کر پاتی جیسے تم نے کیا تھا۔۔

"تم نے کہا تھا کہ "دوستی محبت سے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔۔"اور ہاں تم نے ایسا کر کے دِکھایا اپنی محبت کو چھوڑ کر میرا ہاتھ تھام لیا

"ہماری اِس کہانی میں غلط کون ہے؟"کوئی نہیں جانتا میں جس نے تمہیں چاہنے کے ساتھ تمہیں پانے کی کوشش کی اور کسی سے بانٹ نہ پائی یا تم۔۔۔"جو دل کسی اور کو دے بیٹھے اور محبت تو ایک بار ہوتی ہے جو تمہیں ہو گئی ایسی محبت جس کو میرا حُسن مائل نہ کر پایا۔۔۔"میں خوبصورت ہوں بلا کی ہر کوئی کہتا تھا لیکن تم بس یہ کہتے کہ میں کسی تعریف کی محتاج نہیں۔۔"ہاں واقعی ایسا ہے پر جب ہر چیز کو بارک بینی سے سوچا تو اپنا آپ کافی کمتر سا لگا۔۔۔

"خود کا موازنہ اُس سے کرنے لگی۔۔"لیکن اپنا پلڑا ہمیشہ بھاری لگا۔۔۔

"خیر میں کہاں کی بات کہاں لے آئی۔۔۔"میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تم خود مختار ہو احراز میں جانتی ہوں میرے نہ ہونے سے تمہیں شاید زیادہ فرق نہ پڑے۔۔"لیکن ایک چھوٹا سا عرض کروں گی۔۔"اپنی زندگی میں چاہے جتنا بھی تم خوشحال رہو۔۔"جتنا بھی آگے بڑھ جاؤ۔۔"لیکن کبھی مجھے نہ بھولنا۔۔"جاتے ہوئے میں یہ نہیں کہوں گہ میرے نام پر رہنا میرا سوگ منانا۔۔۔"میں جانتی ہوں یہ ایک مشکل کام ہے۔۔"میں تو بس چاہتی ہوں تم مجھے کبھی نہ بھولوں

"اور میں ایک بات اور بھی تمہیں بتانا چاہتی ہوں پر میرے ہاتھوں میں اب لرزش ہونے لگی ہے۔۔"پورا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا ہے سانس تیز تیز آ رہا ہے پتا نہیں کیوں؟"شاید قُدرت نہیں چاہتی کہ میں وہ بات تمہیں بتاؤں لیکن بتانا چاہتا ہوں میں۔۔۔"اگر میں بتا نہ پاؤں تو اُس سچ کو جاننے کی کوشش تم خود کرنا اور یہ بات یاد رکھنا احراز اپنی محبت کو حاصل کرنے وقت جو عورت نے ہمیں بتایا تھا۔۔

"تمہیں وہ جاہلانہ خیالات کی مالک لگی تھی۔۔"لیکن میرے بارے میں جو اُس

نے بتایا وہ سچ ہوا۔۔"لیکن میں نہیں چاہتی کہ جو تمہارے بارے میں اُس نے کہا وہ بھی سچ ثابت ہو۔۔

"کچھ ادھوری محبتیں زیادہ اچھی ہوتیں ہیں احراز

"سارا خط پڑھنے کے بعد احراز جانے کتنے وقت اپنی جگہ سے ہل نہ پایا۔۔۔"یہ احساس اُس کو شرمندگی میں مبتلا کر گیا کہ یشم اُس کا سچ جان گئی تھی۔۔"کیسے؟"یہ اب معنے نہیں رکھتا تھا۔۔"اُس کو لگا جیسے یشم کو ڈیلیوری کے درمیاں کچھ نہیں ہوا تھا یشم تو تبھی مر چکی تھی جب اُس نے جانا کہ اُس کی محبت کو کسی اور سے محبت ہے۔۔۔"یہ احساس اُس کو پل پل مارنے لگا تھا تبھی اللہ نے اُس کو آزاد کر دیا تھا۔۔

"سوری یش۔۔۔۔احراز کی آنکھ سے ایک آنسو اُس خط پر گرا تھا۔۔"واشروم سے باہر نکلتی چراغ نے اُس کو ایسے اضطراب میں دیکھا تو لمحہ لگا تھا اُس کو ساری بات

جاننے میں۔۔"آج اُس کو احراز اپنے جیسا لگا تھا۔۔"کچھ سوچ کر اپنے بالوں کو تولیے سے آزاد کر کے وہ اُس کے کچھ فاصلے پر بیٹھی جس کی نظریں خط میں موجود تحریر پر تھیں۔"وہ جانتی تھی کہ یہ ضرور اُس کے نام یشم لکھ کر گئی ہے۔۔"جس کو پڑھ کر وہ اِس قدر غمگیں ہو گیا تھا

"کیا آپ کو اُن کی یاد آ رہی؟چراغ نے اُس کا غم بانٹنا چاہا۔۔"کسی اپنے کو کھونے کا احساس کیا ہوتا ہے وہ اچھے سے جانتی تھی

"میں ہمیشہ سے جانتا تھا کہ میں اُس کے قابل نہیں ہوں۔۔"وہ ایک بہترین انسان ڈیزرو کرتی تھی۔۔خط کو فولڈ کر کے احراز نے جو کہا وہ چراغ کو بلکل بھی سمجھ میں نہیں آیا تھا پر اُس نے احراز کو کُریدنے کی کوشش نہ کی

"آپ کو اُن کے لیے دعا کرنی چاہیے۔۔چراغ نے محض اِتنا کہا

"ہاں اب میں یہی کر سکتا ہوں۔۔"پتا ہے یش کو لگتا تھا کہ میں اُس کو بھول جاؤں

گا۔۔"پر شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کو کوئی بھی بھول نہیں سکتا۔۔۔"یش میری زندگی کا ایک اہم پارٹ تھی۔۔۔"میں اُس کو کیسے بھول سکتا ہوں؟احراز اُس کی طرف چہرہ کر کے بولا تو چراغ کو اُس سے ہمدردی محسوس ہوئی

"خیر تم نے آج بھی یہ بلیک پہنا؟احراز نے سر جھٹک کر اُس سے کہا تو اِتنے سنجیدہ ماحول میں احراز کا ایسا سوال چراغ کو متعجب کر گیا

"لگتا ہے یشم جی کے جانے کا صدمہ دماغ پر گہرا اثر چھوڑ گیا ہے۔۔"اور تبھی تو ایسا سوال کیا ورنہ کیوں کرتے؟"ہلانکہ ڈریس اِن کے سامنے لیکر گئی تھی۔۔افسوس بھری سانس خارج کرتے احراز کو افسوس بھری نظروں سے دیکھ کر چراغ محض یہ سوچ پائی لیکن کہہ کچھ نہیں پائی کیونکہ اُن کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا تھا

"آجاؤ۔۔احراز نے اِجازت دی جبکہ چراغ مر رکے آگے کھڑی ہوتی اپنے بال خُشک کرنے لگی۔۔

"صاحب آپ سے ملنے آپ کا دوست اسفندیار آیا ہے۔۔۔ملازمہ نے اندر آکر

بتایا تو احراز کی نظریں چراغ پر گئی جو لا تعلق کھڑی تھی۔۔"اسفند کا سُن کر اُس کو بہت کچھ یاد آ گیا تھا جس پر اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کا اور چراغ کا آمنا سامنا ہو "تم کمرے سے باہر نہ آنا۔۔۔اُس کو سنجیدگی سے تنبیہہ کرتا احراز کمرے سے باہر نکل گیا۔۔"جبکہ پیچھے کھڑی چراغ دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔۔"اُس کو احراز کا ایسے منع کرنا سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔" تبھی صوفے سے اپنا ڈوپٹہ اُٹھا کر پہنتی وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔"اُس کے معاملے میں صالحہ بیگم سہی کہتی تھیں کہ جس کام کی اُس کو منع ہوتی ہے۔۔"جان کر بھی وہ کام کر کے رہتی تھی۔۔"جیسے اب کہاں وہ بال سنوارنے میں تھی اور احراز کی بات پر اپنا کام چھوڑتی وہ اُس کے پیچھے گئی تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 32

"توں اِتنی صبح صبح یہاں؟"احراز اسفند یار کو دیکھتا حیران کن لہجے میں بولا کیونکہ اکثر اُس کو جب بھی ملنا ہوتا وہ اُس کے آفس آجایا کرتا تھا۔۔"دوسرا اُس کے ہاتھوں میں موجود پھولوں کا بُکہ دیکھ کر وہ کھٹکنے پر مجبور ہو گیا تھا

"تیری شادی کا پتا چلا تو سوچا مُبارکباد دے آؤں۔۔۔اسفند اُس کے پیچھے سیڑھیاں اُترتی چراغ کو دیکھ کر بولا تو احراز نے مڑ کر دیکھا جہاں چراغ کھڑی تھی اُس کو دیکھ کر احراز کے ماتھے پر لاتعداد شکنوں کے بل بچھ گئے تھے۔۔

"ایک منٹ۔۔۔احراز اسفند سے کہتا چراغ کے روبرو کھڑا ہوا

"تمہیں میں نے منع کیا تھا باہر آنے کو۔۔۔احراز اُس کو گھور کر آہستہ مگر سخت لہجے میں بولا

"اِس لیے تو آئی۔۔۔۔چراغ کی زبان بے اختیار پھسلی تھی لیکن احراز کی گھوری پر جلدی سے خود کو سنبھال لیا

"وہ آپ نے منع کیا تو سوچا دیکھ آؤں کہ آپ نے منع کیوں کیا۔۔ سر جھکائے چراغ نے کہا تو اُس کی ایسی بات پر احراز عش عش کر اُٹھا تھا یعنی اُس کی معصومیت کا لیول ہی الگ تھا

"السلام علیکم مبارک ہو تمہیں شادی کی۔۔۔اسفند اُن دونوں کی طرف آتا پھولوں کا بُکہ چراغ کی طرف بڑھائے بولا

وعلیکم السلام شکریہ لیکن مجھے سُرخ گلاب پسند نہیں۔۔۔چراغ ایک نظر پھولوں پر ڈالتی سہولت سے انکار کر گئی تو احراز نے اسفند سے پھول لیے

"تم آؤ بیٹھو۔۔۔احراز نے اُس کو صوفے کی طرف اِشارہ کیے کہا

"میں آفس اِس لیے نہیں آیا کیونکہ مجھے لگا تم نہیں آؤ گے۔۔۔اسفند نے صوفے پر بیٹھ کر اُس کو بتایا

"تم موم کے پاس جاؤ۔۔۔چراغ کو سیڑھیوں کے پاس کھڑا دیکھ کر احراز نے اُس کو جانے کا کہا تو وہ دونوں کو ایک نظر دیکھتی وہاں سے چلی گئ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا تم اُس کو مجھ سے دور رکھنا چاہتے ہو؟"اسفند بغور اُس کو دیکھ کر بولا

"تمہیں ایسا کیوں لگ رہا؟احراز نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"تمہارا چہرہ دیکھ کر یہی لگ رہا ہے کہ تمہیں میرا آنا کچھ خاص پسند نہیں آیا۔۔۔اسفند شانے اُچکا کر بولا

"ایسی کوئی بات نہیں تمہیں غلطفہمی ہو رہی۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہا

"تو اُس کو یہاں سے جانے کا کیوں بولا؟"اسفند نے پوچھا

کیا ہم کوئی اور بات کر سکتے ہیں؟"احراز نے سنجیدگی اُس کو دیکھ کر کہا

"ہاں مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ چراغ تم سے شادی کرنے سے کیسے راضی ہو گئی؟"اسفند نے پوچھا

"یہ بات تمہیں سمجھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔احراز نے محض اِتنا کہا

"تم اوو سینسٹو ہو رہے ہو یا میں یہ کہوں کہ تم اوور پوزیسیو ہو رہے ہو۔۔؟اسفند کو آج احراز کافی الگ لگا

"تم چائے پیو۔۔۔ملازمہ ریفریشمنٹ کا سامان لائی تو احراز نے کہا

"عدن کیسا ہے۔۔؟"اسفند نے پوچھا

"ماشااللہ اب ٹھیک ہے۔۔۔احراز نے بتایا

"اسفی بیٹا تم کب کر رہے ہو شادی۔۔؟وفا بیگم اُن کے پاس آتی مسکرا کر اسفند یار سے بولی

"بس آنٹی آپ دعا کریں۔۔۔اسفند نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرائی

"تمہاری موم تو کافی پریشان رہتی ہے تمہارے لیے۔۔۔"تم اب کسی لڑکی کا انتخاب کر لوں۔۔وفا بیگم نے کہا

"جی آنٹی اب جلدی آپ میری شادی کا لڈو کھائے گی۔۔۔اسفند یار چائے کا گھونٹ بھر کر کہا تو احراز غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو نارمل تھا۔۔۔

"اِن شاءاللہ۔۔۔وفا بیگم اُس کی بات پر فوراً بولی

"میری بات مان لیا کرو۔۔"جو میں کہتا ہوں۔۔کمرے میں آ کر احراز نے سنجیدگی سے چراغ کو دیکھ کر کہا جو عدن کے کپڑے بدل رہی تھی۔

"میں نے ایسا کیا ہے اب؟"چراغ نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا

"تمہیں باہر نہیں آنا چاہیے تھا۔۔احراز نے ہنوز سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اُس سے کہا

"میرے باہر آنے سے آپ کے کتنے چار جز آئے؟"چراغ نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"تم اپنی غلطی ماننے کے بجائے مجھے اٹیٹیوڈ دِکھا رہی ہو؟احراز کو جیسے یقین نہ آیا

"آہستہ آواز میں بات کریں عدن ڈر رہا ہے۔۔۔عدن کو اپنے سینے سے لگائے چراغ نے جواباً یہ کہا

"مجھے ایک بات بتاؤں۔۔"ہر ایک سے تو تمہارا رویہ نارمل رہتا ہے۔۔"پھر مجھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں؟"اور کس خوشی میں اٹیٹیوڈ دِکھاتی ہو۔۔؟" بازوں سینے پر باندھے احراز نے اُس کو دیکھ کر کافی سنجیدہ انداز میں پوچھا تھا

"میں آپ کو اٹیٹیوڈ نہیں دِکھا رہی آپ بس بات کا بتنگڑ بنانے کی کوششوں میں ہیں۔۔چراغ نے سر جھٹک کر کہا

"ہاں میں ویلا انسان جو ہوں۔۔۔احراز اُس کی بات پر اچھا خاصا تپ اُٹھا تھا

"آفس جائے پھر کام میں دل لگ جائے گا۔۔چراغ نے مفید مشورہ دیا

"ہاں جا رہا ہوں۔۔"تمہارے ساتھ رہ کر دماغ کھپانے سے اچھا ہے۔۔"میں آفس چلا جاؤں۔۔احراز جواباً کہہ کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تو اُن کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا

"آجاؤ۔۔۔شرٹ کے بٹن دوبارہ لگاتا احراز نے اُن کو آنے کا کہا تو دو میل سرونٹ کمرے میں داخل ہوتے سیدھے کمرے میں موجود صوفے کی طرف بڑھے تھے

"ایک منٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایک منٹ۔۔۔صوفہ کہاں لے جا رہے ہیں۔۔؟"چراغ کی نظر اُن دونوں پر پڑی تو حیرت سے پوچھا

"میم وہ سر نے کہا کہ کمرے میں یہ صوفہ ایکسٹرا لگ رہا ہے۔۔"تو ہم اِس کو باہر لے جا رہے ہیں۔۔"یہاں سر اپنا اسٹڈی ٹیبل رکھنا چاہ رہے۔۔۔ایک نے سر جھکا کر اُس کو بتایا تو چراغ حیرت سے احراز کو دیکھنے لگی

"صوفہ یہاں سے کہی نہیں جائے گا تم دونوں جاؤ یہاں سے۔۔احراز کو دیکھتی وہ سنجیدگی سے اُن دونوں کو بولی

"یہ صوفہ یہاں نہیں رہے گا۔۔اِس بار احراز نے بھی سنجیدگی سے کہا

"لیکن کیوں؟"اِتنے وقت تک یہ آپ کو ایکسٹرا نہ لگا اور اب لگنے لگا ہے واؤ کیا کہنے ہیں آپ کے۔۔۔احراز کی بات پر چراغ طنز ہوئے بنا نہ رہ پائی

"پہلے کبھی میں نے غور نہیں کیا اب غور کیا تو لگا کہ روم کی سیٹنگ چینج کرنی چاہیے۔۔۔"تمہارا کیا خیال ہے؟اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہتا احراز آخر میں اُس

سے رائے لینے لگا

"آپ نے کمرے کا جو کرنا ہے کریں۔۔"لیکن یہ صوفہ یہاں سے کہی نہیں جائے گا۔۔۔چراغ نے مضبوط لہجے میں اُس سے کہا

"لیکن کیوں؟"ایسا بھی کیا ہے اِس صوفے میں؟احراز نے انجان بن کر پوچھا

"دیکھے میں آپ سے بحث میں نہیں پڑنا چاہتی۔۔"صوفہ یہاں سے نہیں جائے گا تو مطلب نہیں جائے گا۔۔۔چراغ عدن کو بیڈ پر لیٹاتی دونوں سائیڈ پر کشن رکھتی احراز کے روبرو کھڑی ہوتی اُس سے بولی

"شیبی اور غفار صوفہ لے جاؤں۔۔۔احراز اُس کو دیکھتا خاموش کھڑے اُن لڑکوں سے بولا تو اُنہوں نے ویسا ہی کیا

"ارے

"خاموش کھڑی رہو۔۔۔وہ اُن کو روکنے لگی تو احراز نے اُس کی کلائی پکڑ کر روکا

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟"اب میں رات کو کہاں سوؤں گی؟چراغ کمرے سے باہر

نکلتے صوفے کو دیکھ کر افسوس سے اُس کو دیکھ کر بولی

"کل رات جیسے صوفے پر ایڈجسٹ ہو گئی تھی۔۔" ویسے ہی عدن کے بے بی کاٹ میں خود کو ایڈجسٹ کر لینا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے اُس کو غیر سنجیدہ جواب دیا تو وہ اُس کو تاسف بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی

"آپ نے جان کر اُن سے صوفہ لے جانے کا بولا۔۔۔چراغ تپ کر اُس کو بولی تھی

"پوچھ رہی ہو یا بتا رہی ہو؟" احراز نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"بتا رہی ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے آپ نے جان کر ایسا کیا۔۔۔سر جھٹک کر کہتی وہ بیڈ پر عدن کے پاس آئی

www.novelsclubb.com

"ایک دن میں کافی اچھے سے جان گئی ہو۔۔۔احراز امپریس ہوا جیسے اُس نے کوئی تعریف کر دی ہو

"آپ شاید آفس جانے والے تھے۔۔چراغ جیسے اکتا گئی

"واؤ لگتا ہے بادام کھانے لگی ہو۔۔" ورنہ تمہیں کچھ کہاں یاد رہتا ہے۔۔۔احراز

جواب میں اُس سے کہتا واشروم میں بند ہو گیا تھا۔۔"جس پر چراغ بس بند دروازے کو گھورتی رہ گئ

"بیٹا جانتی ہوں شادی سہی حالات میں نہیں ہوئی تمہاری اور احراز کی۔۔"پر اب تمہیں نہیں لگتا کہ کالے رِنگ کا لباس نہیں پہنا چاہیے؟"ماشااللہ سے اب تو سہاگن ہو اور سُہاگن کو ایسے کالے لباس پہننا زیب نہیں دیتا۔۔۔وفا بیگم نے عدن کو فیڈ کرواتی چراغ سے کہا جس کا پورا ڈریس کالے رنگ کا تھا۔۔"اور آج اُس کو وہ ایسے پسند نہ آئی تھی

www.novelsclubb.com

"آنٹی میں ایسے کمفرٹیبل رہتی ہوں۔۔۔چراغ نے اُن کی بات پر سنجیدگی سے بولی "یہ کیا بات ہوئی بیٹا؟"تمہیں کیا یشم یاد نہیں آئی؟"کیسے خود کو تیار رکھتی تھی۔۔"اور اُس کے کپڑوں کی کلیکشن تو تم نے دیکھی ہو گی تو اُن میں سے کوئی سوٹ سلیکٹ کر لوں۔۔"سب نیو ڈیزائن کے نیو ڈریسز ہیں اُس کے۔۔۔وفا بیگم

نے اُس کی بات پر کہا

"عدن کو کل ویکسین لگنی ہے۔۔۔"اُن کو پتا ہو گا نہ؟چراغ نے اُن کی بات کو سرے سے اگنور کیا تھا جس پر وفا بیگم خاموشی سے اُس کو دیکھتی رہ گئ۔۔"جواب عدن کو بانہوں میں بھرتی اُپر کی طرف بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

"احراز آفس سے گھر واپس لوٹا تو نظر سب سے پہلے چراغ پر گئ جو بیڈ پر اپنی کتابوں کو پھیلائے بیٹھی تھی۔۔"عدن گہری نیند سو رہا تھا۔۔"اُن دونوں کو باری باری دیکھتا وہ عدن کے پاس آ کر اُس کے چہرے پر پیار کیا۔۔۔

"کل ویکسین لگوانے جانا ہے۔۔۔چراغ بغیر اُس کو دیکھ کر بولی اُس کے ہاتھ میں ایک اسکیل تھی جس سے وہ کاغذ پر لکیر کھینچ رہی تھی

"کل ویکسین نہیں لگنی عدن کو۔۔۔اپنا کوٹ اُتار کر احراز نے جواب دیا

"کیوں؟"چراغ نا سمجھی سے اب اُس کو دیکھنے لگی

"کیونکہ عدن ماشااللہ سے چار ماہ سے اُپر ہو گیا ہے۔۔۔احراز محبت پاش نظروں سے سوئے ہوئے عدن کو دیکھ کر اُس سے بولا

"ویکسین کی مدت چار ماہ کی تو نہیں ہوتی۔۔۔چراغ کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی

"لاسٹ ٹائیم جب عدن کو ویکسین لگی تھی تو وہ تین ماہ کا تھا اور اب چار ماہ بعد اُس کو لگے گی۔۔"میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہو اِتنا بھی نہیں پتا۔۔"خیر ویکسین کارڈ پر تم تاریخ دے سکتی ہو۔۔۔احراز نے اُس کی بات کے جواب میں کہا تو چراغ نے بھنویں اُچکا کر اُس کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے آپ کو طنز کے تیر چلانے کا بہت شوق ہے۔۔چراغ اُس کے جواب سے یہی اخذ کر پائی

"میں نے کوئی طنز نہیں کیا بس ایک نارمل جواب دیا۔۔احراز نے کہا

"نارمل جواب ایسا نہیں ہوتا۔۔۔چراغ نے جتایا

"پھر کیسے ہوتا ہے؟"احراز نے پوچھا

نارمل جواب یہ ہوتا اگر آپ کہتے ہیں ویکسین چار ماہ بعد ہو گی۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"اگر میں یہ کہتا تو تم نے جواب میں کہنا تھا کہ چار ماہ بعد کیوں؟"کل کیوں نہیں۔۔

"میں ایسا نہ کہتی۔۔احراز کی بات پر چراغ نے کہا

"ٹھیک ہے اب کہتا ہوں چار ماہ بعد ہو گی۔۔"اب جاؤ اور میرے لیے کافی بنا کر لاؤ۔۔۔"میں تب تک فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔احراز نے کہا تو اپنی کُھلی کتابیں بند کرتی چراغ بیڈ سے اُٹھ کھڑی۔۔۔"اُس کو کمرے سے باہر جاتا دیکھ کر احراز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔"اُس کو اندازہ نہیں تھا کہ چراغ اُس کا کام ماتھے پر بل لائے بغیر کرے گی۔۔۔

"آج ہم باہر جائے گے۔۔۔چراغ اُس کے لیے کافی لائی تو احراز نے اُس کو بتایا

"باہر کیوں؟"چراغ نے ناسمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"تمہارے سارے کپڑے میں نے دیکھے عجیب وحشت سی ہوئی تو میں نے اُن کو باہر پھینک نے کا ہیلپر سے کہا تو اب تم کل سے کالج جاؤ گی تو کپڑوں کی ضرورت پڑے گی نہ۔۔۔احراز نے اپنا کارنامہ بتایا تو چراغ ہکا بکا اُس کا منہ تکنے لگی

"آپ نے میرے کپڑوں سے چھیڑ چھاڑ کیوں کی؟"چراغ ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ کر بولی

"کیونکہ پہلے کی بات اور تھی۔۔"لیکن اب تم بلیک نہیں پہنوں گی۔۔"اب تو وہ رنگ بھی تم سے بیزار ہو گیا ہو گا۔۔"زرا رحم کرو اُس پر۔۔احراز سر جھٹک کر بولا

"دیکھے آپ میرے پرسنلز میں دخل اندازی نہ کرے تو اچھا ہو گا۔۔۔چراغ نے جیسے اُس کو وارن کیا

"میں شوہر ہوں تمہارا۔۔"اور میں جو کچھ تم سے کہوں گا وہ تمہیں کرنا

ہو گا۔۔"گاٹ اِٹ۔۔احراز اُس کے روبرو کھڑا ہوتا اِس بار سخت لہجہ اپنائے بولا

"میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔۔"میں یہاں بس عدن کی ماں بن کر آئی ہوں۔۔"نکاح سے پہلے میں نے آپ سے بول دیا تھا کہ آپ مجھ سے کس قسم کی بھی کوئی اُمید وابستہ نہیں رکھے گے۔۔"اور نکاح کے اگلے دن آپ اپنے شوہر ہونے کا حق جتا رہے ہیں۔۔چراغ اپنا سر نفی میں ہلا کر اُس سے بولی

"شوہر ہونے کا اگر میں حق جتاتا تو تم یوں کھڑی میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہ کر رہی ہوتی۔۔"میں نے بس تمہیں اپنا ڈریسنگ اسٹائیل بدلنے کا کہا ہے۔۔احراز نے بڑی مشکل سے خود پر ضبط کیے اُس سے کہا"جبکہ اُس کا یہ کہنا کہ "میں آپ کی بیوی نہیں ہوں"اُس کو اپنے جسم پر چابک کی طرح لگ رہا تھا۔۔"وہ اُس کی بیوی تھی اُس کے نکاح میں ہونے کے باوجود اِس رشتے کو ماننے سے انکاری تھی

"آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کی پہلی بیوی کی طرح آپ کے لیے رنگ برنگی

ساڑھی پہنوں گی تو سوری ٹو سے میں ایسا نہیں کرنے والی میں نے آپ سے کہا تھا اپنی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے آپ تیسری شادی کر سکتے ہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔چراغ نے جیسے اُس کے غُصے کو مزید ہوا دی تھی

"چراغ

"چراغ

میری نرمی کا اب تم ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہو۔۔۔احراز نے آگے بڑھ کر بے اختیار اُس کا بازو سختی سے دبوچا تھا

"بازوں چھوڑے میرا مجھے پین ہو رہا۔۔۔چراغ اُس کا ہاتھ خود سے دور کرتی بولی

"جو کہا ہے وہ کرو گی یا نہیں؟"بغیر اُس کو چھوڑے احراز نے پوچھا

آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔۔چراغ اپنے بازوں میں اُٹھتی تکلیف کو ضبط کرتی بولی۔۔"کل جس انگلیوں کا نرم لمس اُس کے بالوں میں محسوس کرتی سکون محسوس کر رہی تھی وہ آج وہی اُنگلیاں اُس کو اپنے بازوں میں دُھنستی ہوئی درد میں

مبتلا کر گئی تھی

"میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ تم یش کی طرح بن کر خود کو میرے لیے سنوارو میں بس چاہتا ہوں تم بلیک پہننا بند کرو۔۔۔احراز اُس کا بازو چھوڑے اِس قدرے نرمی سے بولا

"آپ پاگل انسان ہیں۔۔۔اپنے بازو کو سہلاتی چراغ محض یہی بول پائی

"میری بات نہ مان کر تم مجھے پاگل ہونے پر مجبور کر رہی ہو۔۔اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرے احراز بے بسی سے بولا

"کافی پی لے میں کپڑے بدل کر آتی ہوں۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"ٹھنڈی کافی میں نہیں پیتا دوسری بنا کر لاؤ۔۔جواباً احراز نے بھی سنجیدگی سے کہا تو چراغ نے اُس کو گھورا

"میں آپ کی نوکر نہیں ہوں۔۔۔چراغ نے دانت پیسے

"بیوی تو ہو نہ کیا اِس نکاح کرنے سے میں تم سے ایک کافی کی اُمید بھی نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگا سکتا؟"احراز نے گویا اُس کو شرمندہ کرنا چاہا

"ایک کافی میں آپ کو بنا کر دے چُکی ہوں جس کو آپ اپنے غُصے میں ٹھنڈا کر چُکے ہیں دوسری چاہیے تو کسی اور کو کہے۔۔۔چراغ نے شرمندہ ہونا سیکھا کہا تھا

"کافی بے مروت لڑکی ہوا گر ایسا ہی رویہ تمہارا رہا نہ میرے ساتھ تو پکا جہنم میں جاؤ گی۔۔اُس کے صاف انکار پر احراز نے کہا

"بیوی کو ہرٹ کرنے والے شوہر تو جیسے جنت الفردوس میں جاتے ہیں نہ۔۔۔"میری چھوڑے اپنی فکر کرے۔۔۔چراغ نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھور کر کہا یعنی بغیر چوں چراں کرے جو کافی بنا کر لائی تھی وہ اُس کی کوئی قدر وقیمت نہ تھی۔

"تم خود پی کر دیکھو کیا یہ پینے لائق ہے؟"احراز نے کافی کا کپ اُس کی طرف بڑھائے کہا

"میں کڑوی بلیک وڈ آؤٹ شوگر والی کافی نہیں پیتی۔۔"آپ کو مبارک ہو کیونکہ

آپ کے مزاج سے سوٹ کھاتی ہے۔۔۔چراغ نے نظریں پھیر کر کہا

"پوری کافی کی دعوت نہیں دے رہا جسٹ ایک سپ لینے کا بول رہا ہوں۔۔احراز نے طنز کہا لیکن پھر چونک کر اُس کو دیکھنے لگا

"تمہیں کیسے پتا کہ میں کافی وِد آؤٹ شوگر کے پیتا ہوں؟احراز نے چونک کر بیزار کھڑی چراغ سے پوچھا

"آپ کی شکل دیکھ کر اندازہ ہو گیا۔۔۔چراغ نے بتایا

"کافی منہ پھٹ ہو۔۔"ہر ایک کے سامنے معصوم بنتی ہو اور میرے ساتھ کمرے میں یہ سلوک کیا ہوا ہے۔۔۔احراز کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا ری ایکٹ کرے لیکن ایک بات پر اُس نے شکر ادا کیا تھا کہ عام مردوں کی طرح وہ اُس کو معصوم جان کر پسند نہ کرنے لگا تھا ورنہ آج ایسی گوہر افشانی پر ہارٹ اٹیک اُس کو ضرور آجاتا

"کپ دے دوسری بنا کر لاتی ہوں۔۔چراغ نے بڑھتی ہوئی بحث کو ختم کرنا چاہا

"کوئی ضرورت نہیں میں خود بنالوں گا تمہارے احسان کی ضرورت نہیں۔۔"چادر پہن لو یہ بڑا احسان ہو گا تمہارا۔۔۔احراز نے کہا

"ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"پتا ہے مجھے آپ کتنے کافی میکر ہیں۔۔۔اُس کے ہاتھ سے کافی کا کپ پکڑے کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئ

"میڈیکل کی طرح مشکل لڑکی ہے۔۔۔آہستگی سے بڑبڑاتا وہ عدن کے پاس جانے لگا جو اُن کی آواز سے نیند سے جاگ چُکا تھا

"احراز اُس کو اسلام آباد میں بڑے مال میں لایا تھا۔۔"جہاں آکر چراغ کو عجیب فیل ہونے لگا تھا۔۔"اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ یہاں سے بھاگ جاتی۔۔"یہاں آکر اُس کو اب پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔"پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ کیوں احراز کی بات مان کر یہاں آئی

"اِدھر آؤ۔۔اُس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیکر احراز اُس کو اپنے ساتھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیجانے لگا۔۔"ایک جگہ آکر اُس نے سیل گرل سے کچھ کہا جس پر وہ مسکراتی خوبصورت ڈیزائن کے ڈریسز اُن کے آگے رکھتی گئ۔

"یہ تین ڈریسز آپ الگ سے پیک کرے۔۔۔احراز نے خود ہی اُس کے لیے چند جوڑے پسند کیے

"یہ ہم کیوں لے رہے؟"بھاری بھر کم کپڑوں کو دیکھ کر چراغ نے ایک عجیب سوال کیا

"کل میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے وہاں پہن کر جاؤں گا میں۔۔۔احراز نے اُس کے بے تُکے سوال کا بے تُکہ جواب دیا

www.novelsclubb.com

"آپ کوئی بھی جواب آرام سے نہیں دے سکتے کیا؟چراغ نے اُس کو گھورا جو اُس کا ہاتھ پکڑے اب جانے کہاں لے جا رہا تھا

"تم خود کوئی مناسب سے ڈریس اپنے لیے اب چوز کرو۔۔۔"احراز نے رُک کر اب اُس سے کہا تو سیل گرل اُن دونوں کو دیکھنے لگی

"مجھے وہ چاہیے۔۔۔چراغ نے ایک بلیک نیٹ کے فراق کی طرف اِشارہ کر کے کہا

"یہ رنگ تو اب تم بھول جاؤ۔۔۔احراز نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہتے اِس بار بھی خود اپنی پسند کے جوڑے سلیکٹ کرنے لگا

"ریڈ نہیں۔۔۔ایک ریڈ رنگ کی ساڑھی جو احراز پیک کرنے کا بول رہا تھا اُس کو دیکھ کر چراغ نے سنجیدگی سے کہا تو احراز چونک کر اُس کو دیکھنے لگا

"کیوں؟

"میں یہ کلر نہیں پہنوں گی۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے بتایا

"یہ میرا فیورٹ کلر ہے اور تمہیں ڈریس ایک بار ٹرائے ضرور کرنا چاہیے۔۔"تم پرسوٹ کرے گا۔۔احراز کو اُس کا انکار سمجھ میں نہیں آیا

"میں منع کر چکی ہوں۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہتے اپنا رُخ بدل دیا تھا جس پر ایک خیال احراز کے دماغ میں آیا

"میں یہ لے رہا ہوں پھر اگر جب تمہیں لگے کہ تم عدن کو وجہ بنائے بنا میرے

ساتھ رہنا چاہتی ہو تو یہ کلر پہن لینا میں سمجھ جاؤں گا کہ تم نے مجھ پر اعتبار کر لیا ہے۔۔۔احراز اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا تھا لیکن چراغ نے کوئی جواب نہ دیا

"جوتے پسند کر لوں تم۔۔۔اُس کو خاموش دیکھ کر احراز نے کہا

"اُن کو واپس گھر آنے میں دیر ہو گئی تھی۔۔"عدن کو وفا بیگم نے اپنے پاس سُلا لیا تھا۔۔"جس پر کمرے میں داخل ہونے کے بعد سارا سامان وارڈروب میں سیٹ کرتی چراغ نیند کی گولیاں کھا کر نیچے بستر لگا کر سو گئی تھی۔۔"جس پر نفی میں سر ہلاتے احراز نے اپنا تکیہ اُٹھا کر خود بھی اُس کے ساتھ سو گیا تھا۔۔

"اگلے دن چراغ کی آنکھ خود پر بھاری وزن محسوس کرنے پر کُھلی تھی۔۔"اُس نے آنکھیں کھول کر چند پل سمجھنے کی کوشش کی پھر جب دماغ سہی سے بیدار ہوا تو تھوڑا سر اُپر اُٹھا کر دیکھا تو چونک کر گردن موڑی جہاں احراز اوندھے میں عجیب

انداز میں پر سکون سویا تھا اُس کی ٹانگ چراغ کے اُپر تھی جس وجہ سے وہ ہل جُل نہیں پا رہی تھی۔

"قسمے اِن کی ٹانگ اِتنی بھاری ہے خود تو پتا نہیں کتنے وزنی ہو گے۔۔۔اُس کی ٹانگ کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی چراغ محض یہ سوچ پائی

"سُنے

"خود سے نہ بن پایا تو اُس نے احراز کو مخاطب کیا

"آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔ہچکچا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو نیند سے بیدار ہوتا احراز اپنی آنکھیں کھولے اُس کو دیکھنے لگا۔۔"لیکن کہنے کے بجائے اُس نے اپنی آئبرو اُپر کے اُس کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو۔۔"فرماؤ

"آج آپ بیڈ سے گر گئے ہیں۔۔۔اُس کی حرکت پر چراغ نے طنز لہجے میں کہا تو پہلے پہل احراز کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن سمجھ آنے پر وہ جلدی سے اُٹھا تو چراغ نے ضبط سے آنکھوں کو میچا تھا۔۔"اُس کی ایک ٹانگ پورا درد کرنے لگی

تھی۔۔"شاید احراز کافی وقت سے ایسی پوزیشن میں سو رہا تھا۔۔۔"اُس کو اپنا آپ سُن ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔"جس کا قصوروار وہ احراز کو سمجھتی اُس کو گھورنے لگی جو اپنی کان کی لو کھجا رہا تھا۔۔

"کیا ہوا؟"اُس کو اُٹھتا نہ دیکھ کر احراز نے پوچھا۔۔"وہ جان نہ پایا کہ اُس کو اُٹھا کر خود وہ لاش کی مانند کیوں لیٹی ہوئی ہے

"میں اُٹھ نہیں پا رہی لگتا ہے میں معذور ہو چکی ہوں۔۔کوشش کے باوجود بھی اُس سے اُٹھا نہیں گیا تو چراغ نے سہم کر اُس کو جواب دیا تو احراز چونک کر اُس کو دیکھنے لگا

www.novelsclubb.com

"لیٹے لیٹائے تم معذور کیسے ہو گئی؟احراز حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا

"آپ کی بلڈوز جیسی ٹانگ نے مجھے سُن کر لیا ہے۔۔"میں کیا کروں؟"اُٹھا نہیں جا رہا۔۔چراغ رونے کے در پر تھی۔۔"اور احراز کو لمحہ لگا تھا اُس کی بات سمجھنے میں تبھی تاسف سے اُس کو دیکھتا بغیر کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے اُس کو

بانہوں میں اُٹھا گیا تو چراغ کی چیخ برجستہ تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 33

"یہ کیا کر رہے ہیں؟"چراغ بُری طرح سے سٹپٹائی تھی۔۔"اُس کی حرکت پر لیکن احراز جواب دینے کے بجائے اُس کو بیڈ پر احتیاط سے لیٹایا

"اِس ٹانگ میں پین ہے؟"اُس کے پاس بیٹھتا احراز فکر مندی سے پوچھنے لگا

"ہاں گھٹنے کے تھوڑا سے نیچے۔۔۔چراغ نے بتایا تو احراز نے وہاں اپنا ہاتھ رکھا

"یہاں؟"ہاتھ رکھنے کے بعد احراز نے پوچھا

"کک کیا کر کیا رہے ہیں۔۔۔"میری ٹانگ سے دُشمنی ہے کیا۔۔۔احراز کی حرکت پر چراغ کو اپنے سامنے تارے ناچتے دِکھائی دیئے تھے

www.novelsclubb.com

"سو سوری میں تو بس چیک کر رہا تھا۔۔اپنا ہاتھ ہٹا کر احراز نے بتایا

"یہ کیا چیک کر رہے تھے؟"میری ٹانگ کی سائیز؟چراغ اُس کو تاسف سے دیکھ کر بولی

"نہیں بس میں دیکھ کر چیک کر رہا تھا کہ میری ٹانگ تو گھٹنے کے اُپر تھی۔۔"تو اُس کے نیچے درد کیسے ہوا؟"احراز کا لہجہ پر سوچ تھا

"یہ میری ٹانگ ہے جہاں درد ہے۔۔"آپ کی کسی میٹنگ کا کلائنٹ نہیں جس سے ہاتھ ملا کر آپ سوچ رہے ہیں کہ بندہ تو سہی ڈیل کروں یا نہ کروں۔۔۔چراغ خشمگین نگاہوں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو جواب میں احراز اُس کو گھورنے لگا۔۔"جو آجکل اُس کو باتیں ضرورت سے زیادہ سُناتی تھی

"مجھے پتا ہے لیکن درد غلط جگہ کیسے ٹرانسفر ہو گیا؟"احراز نے اُس کو گھور کر پوچھنے لگا

"وہ ایسے کہ درد جب بڑھ جاتا ہے پورے وجود میں سرائت کر جاتا ہے آہستہ

آہستہ۔۔چراغ نے بتایا

"تو یہ ٹانگ کے اُپر جائے نہ ٹانگ کے نیچے گزر کر پاؤں کے تلوؤں پر پُہنچنا ہے کیا؟" مجھے تو کوئی اور معاملہ لگ رہا ہے۔۔"ایسا لگ رہا ہے یہ تمہاری عقل ہے جو پہلے گھٹنوں میں تھی۔۔"اب شاید اُس نے اپنی رہائش کا بندوبست کہی اور کر دیا ہے۔"شاید عقل تمہارے پاس رہنا ہی نہیں جاتی۔۔احراز اُس کی ٹانگ کا باریک بینی سے جائزہ لیکر بولتا اُس کے ہوش اُڑا گیا تھا

"ایک تو آپ کی وجہ سے میرا یہ حال ہے اُپر سے آپ مجھے کم عقل ہونے کا طعنہ مار رہے ہیں۔۔"کتنے خراب ہیں آپ۔۔۔چراغ اُس کا ہاتھ جھٹک کر اپنا سر نفی میں ہلا کر کہا تو احراز کا ماتھا ٹھٹکا تھا۔۔"وہ غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔"اُس کو بے ساختہ وہ دن یاد آیا جب چراغ کا پورا ہاتھ گرم پانی میں جل ہو گیا تھا لیکن منہ سے اُس نے ایک چیخ تک نہ ماری تھی اور آج اُس کی ایک ٹانگ لگنے کی وجہ سے اُس نے کہا تھا کہ اُس کو درد ہو رہا ہے۔۔"سارا معاملہ سمجھنے میں احراز کو ایک لمحہ لگا تھا

"زیادہ پین ہو رہا ہے نہ؟" احراز نے ہمدردی سے پوچھا

"ہاں اور وہ بھی آپ کی وجہ سے۔۔" پہلے آپ نے بیڈ پر سونے نہ دیا تو میں صوفے سے گر گئی۔۔" میرے جسم کی جانے کونسی ہڈی ٹوٹ کر جانے کہاں پُہنچ گئی ہو گی۔۔" مجھے یا آپ کو کیا پتا آپ نے تو بس مجھے کسی بے جان چیز کی مانند اُٹھا کر بیڈ پر رکھ دیا۔۔" اور یقیناً کل آپ کا یہ بھاری وجود میرے اُپر گرا ہو گا تو میں اندازہ لگا سکتی ہوں۔۔" میرا دل پھیپھڑوں کی جگہ آ گیا ہو گا۔۔" اور پھیپھڑے جگر کی جگہ لے گیا ہو گا۔۔" دو کڈنیوں میں سے ایک کڈنی تو یقیناً اسپائر ہو گئی ہو گی۔۔" ایسے میں آپ کو میرے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔" مجھے الگ کمرے میں جگہ آپ کو دینی چاہیے۔۔" یہ کمرہ ہم دونوں کے لیے ناکافی ہے۔۔ چراغ نے بلآخر دل کی بات زبان پر لائی تو احراز اپنے چہرے پر مصنوعی افسوس بھرے تاثرات سجائے اُس کی سُننے لگا جس کی دُہائیاں عروج پر تھی۔۔ 'یعنی محترمہ نے گیھ سیدھی انگلی سے نہ نکلنے پر اُنگلی کو ٹیرا نہ کیا تھا بلکہ گیھ ہی کو گرم کر لیا تھا۔۔" وہ جان گیا کہ

سامنے بیٹھی لڑکی کو موقعے کا فائدہ اُٹھانا اچھے سے آتا تھا لیکن جانے کیوں یہ سب سوچ کر اُس کو ہنسی آنے لگی تھی۔۔"جس کو بہت مشکل سے اُس نے دبایا تھا۔۔"اُس کو یاد تھا کبھی کبھار یشم بھی ایسے ڈرامے کرتی تھی لیکن چراغ اُس کو یشم سے بھی پُہنچی ہوئی چیز لگی۔۔"وہ اپنی حرکتوں سے اُس کو کوئی بچی لگی تھی۔۔"جبکہ یشم ایسی بچکانہ حرکتیں کرتی بھی تو اُس کی میچورٹی برقرار رہتی تھی

"تبھی میں سوچو تم شیرنی سے بیگھی بِلی کیوں بن گئی ہو۔۔احراز نے کہا تو چراغ کے ماتھے پر بل نُمایاں ہوئے تھے

"میں کونسا بیڈ سے کونے لگ کر رو رہی ہوں۔۔"جو آپ کو بیگھی بلی لگی؟"اپنی ٹانگوں کو ایک لمحے میں فولڈ کرتی وہ احراز کو گھور کر بولی

"حیرت ہے تمہاری معذور ٹانگ فولڈ ہو گئی؟"میں سمجھا تھا کہ سیریس سرجری ہو گی۔۔احراز حیرت کا مظاہرہ کر کے بولا تو چراغ جو اُس کو شرمندہ کرنے کے چکروں میں تھی تاکہ اُس کو الگ کمرہ مل پائے۔۔"اب اپنی چوری پکڑ جانے پر وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خجلت کا شکار ہوئی تھی

"لگتا ہے اللہ نے آپ کے ہاتھوں میں برکت ڈالی ہے تبھی ٹھیک ہو گیا۔۔چراغ نے سنبھل کر کہا

"اگر ٹھیک ہو گیا ہے تو جا کر فریش ہو جاؤ۔۔'ناشتے پر موم ڈیڈ انتظار کر رہے ہو گے۔۔"اور عدن بھی جاگ گیا ہو گا۔۔۔احراز نے کہا تو وہ اُس سے نظریں چُراتی بیڈ سے اُٹھنے لگی۔۔۔

"بیس منٹ بعد وہ واشروم سے باہر آئی تو احراز جو اُس کے انتظار میں تھا اُس کو باہر آتا دیکھ کر بُری طرح سے مسمرائز ہوا تھا۔۔"وہ پلکیں جھپکائے بغیر یک ٹک اُس کو دیکھنے لگا جو ڈارک گرے رنگ کے لباس میں اُس کے دل کی حالت بگاڑ چکی تھی۔۔"آج سے تین سال پہلے اُس نے پہلی بار دیکھا تھا جہاں اندھیری رات میں بارش میں بھیگتی ہوئی کالے لباس میں تھی۔۔"اُس کے بعد سوائے کالے رنگ

کے اُس نے چراغ کو کبھی کسی اور رنگ میں نہ دیکھا تھا لیکن خواہش اُس کو بہت تھی جو آج پوری ہو گئی تھی۔۔"اُس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ چراغ یوں اُس کے سامنے کھڑی ہو گی۔۔"بے حجاب بے تُکلف سی اور اُس کا اُس پر ہر طرح کا حق ہو گا۔۔"دوسری طرف چراغ اُس کے دل کی حالت سے یکسر لا تعلق ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہیئر ڈرائیر سے اپنے بال خشک کرنے میں مصروف تھی۔۔"جہاں احراز کے چہرے پر الوہی چمک تھی وہی چراغ کا چہرہ ہر احساس سے پاک سنجیدہ سا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے دو۔۔احراز چلتا ہوا اُس کے ساتھ کھڑا ہوتا ڈرائیر لیکر خود اُس کے بال خشک کرنے لگا تو چراغ چونک کر اُس کو دیکھنے لگی۔

"تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں۔۔۔احراز نے اُس کے بالوں کو دیکھ کر توصیعی لہجے میں کہا تو وہ بس خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگی جو بڑی توجہ سے اُس کے بال

خشک کر رہا تھا

"شکریہ۔۔۔احراز کو دیکھ کر اُس نے جواباً کہا

"تمہیں بڑے بال پسند ہیں؟" بال خشک کرنے کے بعد اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر احراز نے پوچھا

"آپ ٹھیک ہو؟" جواب میں چراغ نے جو پوچھا اُس پر احراز مسکرائے بغیر نہ رہ پایا اور چراغ حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔"جو مسکرا رہا تھا اور مسکراتے ہوئے اُس کی ٹھوڑی پر گڑھا نمایاں ہو رہا تھا اور یہ چراغ کو پہلی بار دیکھنے کو مل رہا تھا یا اُس نے غور آج کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟" اُس کو حیرت میں دیکھ کر احراز نے اپنا ہاتھ اُس کے آگے لہرایا جو غور سے اُس کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

"کچھ نہیں بس آپ کو ایسے دیکھا تو تھوڑا شاک لگا۔۔۔سر جھٹک کر چراغ نے کہا

"ایسے مطلب؟" احراز کو سمجھ میں نہیں آیا

"میں نے آج سے پہلے آپ کو کبھی مسکراتا ہوا نہیں دیکھا۔۔"آج آپ مسکرائے تو یقین نہ آیا۔۔مدھم ہوتے گڑھے پر نظر ڈالتی چراغ نے بتایا

"تم نے جو معصوم بن کر مجھ سے سوال کیا اُس پر مسکرانا بنتا تھا۔۔۔"احراز نے بتایا

"لگتا ہے اِن کو مجھ میں یشم جی نظر آ رہی ہے۔۔چراغ احراز کی بات پر اندازہ لگا پائی۔۔"جواب اُس کے بالوں میں کنگی دے رہا تھا

"اچھے سے تیار ہونا تم اب۔۔۔"تاکہ لگے کہ تم اب شادی شدہ ہو۔۔۔احراز نے اُس کے بال میں اچھے سے کیچر لگا کر بیڈ پر پڑا اُس کا ڈوپٹہ اُٹھا کر اچھے سے اُس پر اوڑھ کر بولا جو خاموش کھڑی اُس کی ہر حرکت ملاحظہ فرما رہی تھی۔۔"وہ جان نہ پائی کہ وہ اُس کے سامنے اِتنا اچھا کیوں بن رہا تھا

"تیار؟"چراغ جان نہ پائی اُس کی بات کا مطلب۔۔"کیونکہ اُس کے خیال سے وہ آلریڈی اُس کو تیار کر چُکا تھا

"لائیٹ سا میک اپ۔۔۔۔احراز نے بتایا

"میں ایسے سہی ہوں۔۔"ورنہ کالج میں ہر کوئی میرا مذاق بنائے گا۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے انکار کیا

"مجھے خوشی ہو گی اگر تم کرو گی تو۔۔۔احراز نے بھی سنجیدگی سے کہا

"آپ مجھ سے وہ چیزیں کیوں کروانا چاہتے ہیں۔۔۔"جو میں کرنا نہیں چاہتی۔۔۔چراغ کو اب چڑ سی ہونے لگی

"تم غُصہ کیوں ہو رہی ہو؟"میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا۔۔احراز اُس کا چڑچڑا پن محسوس کر کے بولا

"دیکھے میری بات کو سمجھے۔۔"میں یہاں عدن کی وجہ سے ہوں۔۔"آپ کی وجہ سے نہیں ہماری لو میرج نہیں ہے۔۔"یہ نکاح مجبوری کے تحت ہوا ہے تو آپ کیوں چاہتے ہیں کہ میں آپ کا کہا مان کر آپ کی من چاہی بیوی بننے کی کوشش کروں۔۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر دوٹوک لہجے میں بولی تھی خود پر کوئی اور رنگ دیکھ کر وہ پہلے ہی اُفسردہ ہو گئی تھی اور اب اپنے وجود پر احراز کی محبت لُٹاتی نظریں اور

مزید فرمائش جان کر جیسے وہ مزید غُصہ ہونے لگی تھی

"جانتا ہوں پر کیا ضروری ہے کہ تم ہر لمحہ مجھے یہ یاد کرواؤ کہ ہماری شادی بس ایک مجبوری کے تحت ہونے والی شادی ہے۔؟"احراز کی خوشی پل بھر میں مانند ہونے لگی تھی اُس کے الفاظوں نے جیسے اُس کو توڑ کر رکھ دیا تھا

"جی ضروری ہے تاکہ آپ میرے مطلق خوشفہمیاں نہ پالے۔۔۔چراغ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی جانے لگی تو احراز اُس کا بازوں پکڑا اپنے روبرو کھڑا کیے اپنی پیشانی اُس کی پیشانی سے جوڑ گیا تو چراغ ساکت ہوئی تھی۔۔"وہ جان نہ پائی اچانک احراز کی اِس حرکت کی وجہ۔۔"لیکن کچھ لمحات گزرنے کے بعد لمبا سانس اپنے اندر کھینچ کر احراز اُس کو چھوڑتا واشروم میں داخل ہو گیا تھا۔۔"پیچھے چراغ کتنے ہی پل ایک جگہ جم کر کھڑی رہ گئی تھی۔۔"احراز کا رویہ اُس کا اُلجھن میں ڈال رہا تھا۔۔"وہ بچی نہ تھی اور نہ کوئی معصوم بھولی بھالی معصوم لڑکی جو کسی مرد کی نظر نہ پہچان پاتی۔۔"احراز کا ایسا والہانہ انداز اُس کو وہ کچھ سوچنے پر مجبور کرنے لگا

تھا جو وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔"اُس کو یہ سب ایک وہم سا لگنے لگا تھا۔۔۔"جو وہ سوچ رہی تھی اُس کو نا ممکن سا لگا تھا۔۔۔"اُس کو اچھے سے یاد تھا سولہ سال کی تھی وہ جب فارس نے اپنے دل کا حال اُس کے سامنے کھول کر رکھا تھا۔۔"اُس دن جو کچھ ہوا تھا وہ چراغ کو اچھے سے حفظ تھا۔۔"فارس کی مسکراہٹ اُس کی آنکھوں میں جو تاثر تھا۔۔"اُس کے چہرے کا ہر رنگ ہر زاویہ یاد تھا۔۔"فارس کا اُس کی زندگی میں ہونا اُس کو محبت کے ہر رنگ سے واقف کروا گیا تھا۔۔"اور اُس کا دور ہو جانا زندگی کی تلخیوں سے روشناس کروا گیا تھا۔۔"وہ جانتی تھی۔۔"محبت کیا ہوتی ہے اور اُس کا احساس کیا ہوتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"چراغ جی آپ کو نیچے بڑی بیگم صاحبہ آواز دے رہی ہیں۔۔وہ اپنے خیالوں میں گم تھی۔۔"جب ملازمہ نے اُس کو آکر بتایا تو وہ واشروم کے بند دروازے کو دیکھنے لگی۔۔"پھر ملازمہ کو دیکھتی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

السلام علیکم آنٹی۔۔۔باہر آکر اُس نے وفا بیگم کو سلام کیا اور اُن کی گود سے عدن کو لیکر اُس کا ماتھا چوما

وعلیکم السلام ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔وفا بیگم مسکرا کر اُس کو دیکھ کر بولی

"شکریہ۔۔۔اِتنا کہتی وہ سامنے والے صوفے پر براجمان ہو گئ۔۔

"آپ کو عدن نے تنگ تو نہیں کیا۔۔؟"چراغ محبت سے عدن کو دیکھتی پوچھنے لگی۔

"نہیں تنگ نہیں بلکل بھی نہیں کیا۔۔وفا بیگم نے بتایا اور احراز کی تلاش میں اُپر کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

"احراز نہیں آیا۔۔؟"وفا بیگم نے احراز کو نا پا کر اُس سے پوچھا

"وہ آفس کے لیے تیار ہو رہے ہو گے۔۔۔عدن میں خود کو مصروف ظاہر کرتی چراغ نے جواب دیا

"تو تم بھی اُس کے ساتھ آتی نہ۔۔"ہو سکتا ہے اُس کو کسی کام میں تمہارے مدد کی

ضرورت پڑ جائے۔۔۔وفا بیگم اُس کو دیکھ کر بولی

"آنٹی وہ بچے تو نہیں ماشااللہ سے بڑے ہیں۔۔"اور اُن کو پتا ہے کہ اُن کی کونسی چیز کہاں پڑی ہے۔۔"جبکہ میں نہیں جانتی یہ سب۔۔۔چراغ نے اِس بار اُن کو دیکھ کر سنجیدگی سے جواب دیا

"تو بیٹا جاننے کی کوشش کرو نہ وہ شوہر ہے تمہارا۔۔۔"اور تمہارا فرض ہے اُس کے سارے کام کرنا۔۔"اُس کا خیال رکھنا۔۔"یہ ایک اچھی بیوی کا کام ہوتا ہے جو اپنے شوہر کی ہر چیز کا خیال رکھتی ہے۔۔۔وفا بیگم کو اُس کا احراز سے اِس قدر لاتعلق ہونا پسند نہ آیا

"آنٹی میں یہاں اچھی بیوی بننے نہیں بلکہ ایک ماں کی حیثیت سے آئی ہوں۔۔"عدن کی ماں ہونے کا حق ادا کرنا ہے مجھے۔۔"اور میں ایک اچھی ماں بننا چاہتی ہوں۔۔"کیونکہ میرے یہاں ہونے کی وجہ اور یہاں لانے کا مقصد بھی یہی ہے۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا تھا اور اُس کے یہ الفاظ سیڑھیاں اُترتے احراز

www.novelsclubb.com

نے بھی بخوبی سُنے تھے۔۔"جبکہ وفا بیگم اُس کو حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی۔

صبح بخیر موم۔۔۔احراز نے وفا بیگم کی توجہ خود پر کروانے کے لیے مخاطب کیا

"صبح بخیر آجاؤ ناشتہ لگ چُکا ہے۔۔۔وفا بیگم نے مسکرا کر کہا

"میری کلائنٹ کے ساتھ ارجنٹ میٹنگ ہے تو بریک فاسٹ کرنا پاسبیل

نہیں۔۔۔"احراز اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر سنجیدگی سے بھرپور

لہجے میں کہا

"پر بغیر ناشتے کے کیسے۔۔؟"اور چراغ کو بھی کالج تم نے ڈراپ کرنا ہے نہ۔۔وفا

بیگم پریشان ہوئی

www.novelsclubb.com

"موم میں آفس میں کچھ کرلوں گا۔۔"باقی جس نے آنا ہے پانچ منٹ

ہے۔۔"میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔۔"اپنی بات کہہ جانے کے بعد احراز رُکا

نہیں

"گھوڑے پر سوار رہتا ہے یہ لڑکا خیر تم عدن مجھے دو اور جلدی سے ناشتہ کر کے اُس

کے ساتھ جاؤ۔۔وفا بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کو بولی

"آنٹی ناشتے کا وقت نہیں۔۔۔"چراغ عدن اُن کی گود میں دیتی عجلت میں کہہ کر اُپر اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔"وہاں سے اپنا لیب کوٹ کتابیں اُٹھاتی وہ باہر آئی جہاں احراز ہارن پر ہارن دیئے جا رہا تھا۔۔۔

"یہ ہارن بجا کر کیا مردو کو زندہ کرنے کا اِرادہ ہے آپ کا؟"گاڑی کے پاس آتی چراغ اُس کو دیکھ طنز لہجے میں بولی

"اگر میرے ہارن سے یہ کام ہوتا تو سب سے پہلے میں یش کی قبر کے آگے یہ ہارن دن رات بجاتا۔۔۔احراز کے جواب پر چراغ بنا کچھ اور بات کرے گاڑی کا پچھلا ڈور کھول کر بیٹھنے لگی تھی جب احراز پھر سے بول پڑا

"میں نہ تو تم نوکر ہوں اور نہ ڈرائیور اِس لیے خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر آؤ۔۔۔احراز کی بات پر چراغ نے سوچا کوئی کرارہ جواب دے لیکن جس قدر وہ

سنجیدہ تھا"اور جیسا اُس لہجہ تحکم والا تھا ایسے میں اُس کو کوئی جواب دینا ایسے تھا جیسے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تبھی اُس نے احراز کی بات ماننا مناسب سمجھی اور چُپ چاپ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئ۔۔"اُس کے بیٹھتے ہی احراز نے گاڑی فل اسپیڈ پر چھوڑ دی تھی۔۔"اور چراغ جو بغیر بیلٹ لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔"چلتی ہوئی گاڑی کے درمیاں بڑی مشکل سے بیلٹ لگائے اُس نے احراز کو دیکھا جس کے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ تھے۔۔۔"لیکن اچانک گاڑی کے رُک جانے پر چراغ نے چونک کر ونڈو سے باہر دیکھا

"میں آفس جانے سے پہلے یش کی قبر پر دعا مانگتا ہوں۔۔"تم یہی ویٹ کرو کچھ منٹ۔۔۔سیٹ بیلٹ کھول کر احراز نے اُس کو بتایا

"میں کبھی اُن کی قبر پر نہیں گئ ساتھ آجاؤں؟چراغ نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

"تمہاری مرضی۔۔۔احراز نے مختصر کہا تو چراغ بھی گاڑی سے باہر نکلی اور احراز کی تلقید کرنے لگی جو ایک قبر پر رُک گیا تھا۔۔"جس قبر کے پاس رُکا تھا اُس کو قبر کو

دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے آج کوئی شخص قبر کھود کر دفن کیا ہو۔"قبر کچی تھی گیلی تھی جس کے اُپر پھول تھے اُس کی سوچ مطابق قبر پکی ہو گی یشم کی قبر کچی تو اُس کو سہی سے پتا نہیں لگ رہا تھا۔۔"لیکن قبر کے پاس تختی پر۔۔"یشم احراز راجپوت" دیکھ کر اُس کو پتا لگا کہ وہ یشم کی ہی تھی جو چار ماہ پہلے اِس فانی دُنیا سے چلی گئی تھی۔۔"قبر پر نظریں ہٹا کر اُس نے گردن موڑ کر احراز کو دیکھا جس کے تاثرات یکدم بدلے ہوئے سے لگ رہے ہیں۔۔"اُس کی سُرخ آنکھوں کو دیکھ کر اُس کو معلوم ہوا جیسے وہ خود پر ضبط کے پہرائے بیٹھائے ہوئے تھا۔۔"دعا مانگتے ہوئے وہ اُس کے ہاتھوں میں پیدا ہوئی لرزش کو صاف محسوس کر سکتی تھی۔۔

"تمہیں پتا ہے اگر میں مر جاؤں گی نہ تو میں جانتی ہوں میری موت کا میرے دُکھ والدین کے بعد اگر کسی کو ہو گا نہ تو وہ احراز ہو گا وہ چاہے جتنا بھی لاپرواہ رہے لیکن مجھے پتا ہے میں اُس کی زندگی کا اہم کردار ہوں جس کے جانے کے بعد وہ اُس کو مس

کرے گا بھی تو کسی کو پتا چلنے نہیں دے گا اپنے تاثرات چُھپانے میں وہ ماہر ہے۔۔"میری موت پر بند کمرے میں روئے گا بھی نہ تو باہر آ کر سب سے مسکرا کر ایسے ملے گا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو""

"احراز کو دیکھ کر اُس کو بے ساختہ یشم کا کہا جُملا یاد آ گیا تھا جو اُس نے شادی سے پہلے مسکرا کر اُس کو بتایا تھا۔۔"اور دو دن احراز کے ساتھ رہ کر اُس کو واقعی میں لگا تھا کہ وہ یشم کو بھول چُکا ہے۔۔"یشم نے جاتے ہوئے جو وارث اُس کو دیا۔۔"اُس وارث نے اُس کو"یشم کو بھول جانے پر مجبور کر دیا ہے۔۔"لیکن اِس وقت اُس کے چہرے سے وہ اُس کی تکلیف کا اندازہ بخوبی لگا سکتی تھی۔۔"آخر وہ شخص تکلیف میں کیوں نہ ہوتا جس نے اپنی گہری دوست کو کھویا تھا۔۔"جس نے اپنی بیوی کو کھویا تھا۔۔"جو اِس دُنیا سے گئی بھی تو اولاد کی خوشی سے اُس کو نواز گئی۔۔"جو شاید اُس کی محبت بھی تھی۔۔"احراز کو ٹکٹکی باندھے قبر کو دیکھتا پا کر چراغ خود سے تانے

بانے جوڑنے لگی۔۔"ایک آنسو اُس کی آنکھ سے بھی بہہ کر بے مول ہوا تھا۔۔

"ایسا کیوں ہوتا ہے جس انسان کو ہم چاہتے ہیں وہ اللہ ہم سے دور کر دیتا ہے۔۔"سالوں پہلے جس دوہرائے پر میں تھی۔۔"وہاں آج کوئی اور ہے۔۔۔یشم کی قبر اور احراز کو دیکھتی چراغ تکلیف سے سوچنے لگی تھی۔۔"لیکن چونکی تب جب احراز دعا مانگ جانے کے بعد گھٹنوں کے بل بیٹھ کر یشم کی قبر پر بوسہ دیا تھا۔۔"اور یہ بوسہ ایسا تھا جیسے اُس نے سوئے ہوئے انسان کی پیشانی کو چوم لیا ہو

www.novelsclubb.com

"ایک اچھا شوہر وہ ہوتا ہے جو کام سے تھک ہار کر گھر لوٹتا سب سے پہلی اپنی بیوی کے سر کا بوسہ لیتا ہے۔۔"

"کانوں میں یشم کے الفاظ پڑے تو احراز اُس کی قبر کو دیکھتا اُداسی سے مسکرایا تھا۔۔

"میں نے اپنی روٹین بنالی تھی یش۔۔"آفس جانے سے پہلے اور آنے کے بعد تمہارے سر کا بوسہ لیتا تھا۔۔"لیکن اب یہ روٹین یہاں آکر پوری کرنی پڑتی ہے۔۔"تم نے ڈائری کو یہ سوچ کر پڑھا کہ میں نے اُس کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے تو مطلب ہوا کہ میری نظروں میں تمہاری ویلیو نہیں تو ایسا کبھی نہیں تھا۔۔"تمہاری جگہ میری زندگی میں الگ تھی۔۔"جو کوئی نہیں لے سکتا تھا۔۔"اور نہ اب کوئی لے سکتا۔۔"احراز راجپوت کبھی یشم راجپوت کو نہیں بھول سکتا۔۔۔"اگر میرا اندازہ غلط نہیں یقیناً تم نے وہ ڈائری میرے تکیے سے اُٹھا کر پڑھی ہو گی۔۔"تو یش میں ساری رات جاگ کر وہ ڈائری نہیں دیکھ رہا تھا۔۔"حقیقت کچھ اور تھی اور حقیقت یہ تھی کہ آفس جانے سے پہلے میں نے اُس ڈائری کو باہر نکالا تھا۔۔"میرا اِرادہ ڈائری جلانے کا تھا۔۔"لیکن بد قسمتی سے وہ تمہارے ہاتھ لگ گئی۔۔۔"اور تم ٹوٹ گئی جبکہ میں نے شادی ہی تم سے اِس لیے کی تھی تاکہ تمہیں کوئی تکلیف نہ

ہو۔۔"تم ٹوٹ نہ جاؤ مجھے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔۔"تمہاری نظر میں یا ہر ایک کی نظر میں شاید میں غلط تھا۔۔"پر میں غلط ہو کر بھی غلط نہیں ہوں۔۔"میں نے تمہیں فرسٹ پیورٹی دی تھی۔۔"تمہیں چوز کر کہ میں بتانا چاہتا تھا دوستی اول ہے میرے لیے بٹ یش جس طرح ہر کوئی بے بس ہوتا ہے۔۔"میں بھی چراغ کے معاملے میں بے بس تھا۔۔"میں چاہ کر بھی اُس کو بھول نہیں سکتا تھا۔۔"یہ میرے اختیار میں نہیں تھا اگر محبت کرنا اور نہ کرنا ہمارے اختیار میں ہوتا تو انسان چُن چُن کر کسی سے محبت کرتا۔۔"چراغ سے مجھے پیار ہوا میں نہیں جانتا کیوں ہوا لیکن اُس کے بغیر مجھے اپنا آپ ادھورا لگتا تھا۔۔"دل میں سکون نہیں ہوتا تھا اور نہ یہ زندگی اچھی لگتی تھی۔۔"جانتا ہوں میری محبت بھی تمہاری محبت کی طرح یکطرفہ ہے لیکن میں اُس کے مزاج کو جان گیا ہوں۔۔"وہ خود کو میری طرف آنے سے روکتی ہے۔۔"لیکن میں اُس کو اُس کے خول سے نکال کر اپنا کر دوں گا۔۔"مجھے یقین ہے جس طرح میں اُس کے بغیر خود کو تنہا محسوس کرتا ہوں وہ بھی

کرنے لگے گی۔۔"اُس کی قبر پر ہاتھ پھیرتا احراز دل ہی دل میں اُس سے مخاطب ہوتا اُٹھ کھڑا ہوا تو پلٹنے پر اُس کو معلوم ہوا کہ چراغ وہاں کھڑی نہ تھی۔۔"اُس کو ناپا کر احراز نے ایک لمبا سانس خارج کیا اور قبرستان سے باہر نکل گیا۔۔

"گاڑی کی طرف واپس آ کر احراز نے چراغ کو دیکھا جس کا چہرہ کھڑکی کی طرف تھا۔۔"گاڑی دوبارہ ڈرائیو کرتا آگے جا کر پھر سے روک گیا لیکن اِس بار اُس کو کچھ بھی کہے بنا وہ گاڑی سے اُتر گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو۔۔۔ تھوڑی دیر میں واپس آ کر احراز نے ایک شاپر اُس کی گود میں رکھا تو چراغ نے چونک کر اُس کو دیکھا جو سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہے یہ؟"چراغ ایک نظر شاپر پہ ڈالتی پوچھنے لگی

"ہاتھ ہے نہ کھول کر دیکھ سکتی ہوں۔۔احراز نے سنجیدگی سے جواب دیا تو چراغ

ایک نظر اُس پر ڈالتی شاپر کھول کر دیکھا جہاں سینڈوچ اور جوس کا ڈبہ تھا

""یہاں سے بس یہی چیزیں مل پائی۔۔ کھالو کل رات بھی تم نے کچھ سہی سے کھایا نہ تھا۔۔احراز نے بغیر اُس کو دیکھے سنجیدگی سے کہا

"آپ اپنے لیے نہیں لائے؟چراغ نے پوچھا

"مجھے بھوک نہیں۔۔۔گاڑی ڈرائیو کرتے احراز نے بتایا

"مجھے بھی نہیں ہے بھوک۔۔۔شاپر واپس بند کرتی چراغ نے بتایا

"چراغ مجھے ہوش سے مت نکالو چُپ چاپ کھاؤ۔۔احراز نے اُس کو گھور کر کہا

"آپ ہوش میں ہوتے کب ہیں؟۔دن رات صبح و شام آپ کے ماتھے پر بل ہوتے ہیں۔۔"احراز کی بات پر چراغ بولے بغیر نہ رہ پائی

"زبان چلانے سے زیادہ منہ چلاؤ اور یہ سب جلدی فنش کرو۔۔"تمہارا کالج آنے والا ہے۔۔۔احراز نے اُس کو گھور کر کہا تو احسان کرنے والے انداز میں چراغ نے شاپر کو دوبارہ کھولا۔۔"بھوک تو اُس کو لگی تھی لیکن پہلی بار میں اُس کے کہنے پر

کھانا اُس کو سہی نہیں لگا تھا۔۔

"یہ لے۔۔۔ایک سینڈوچ کھانے کے بعد چراغ نے دوسرا سینڈوچ اُس کے منہ کے قریب کیا

"تم کھاؤ مجھے بھوک نہیں۔۔احراز اپنا چہرہ دوسری طرف کیے بولا

"کھا لے آفس کے اسٹاف پر غُصہ کرنے کے لیے آپ کو انرجی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔"ویسے بھی میں نہیں چاہتی کہ سب اکیلے کھانے کے بعد میرے پیٹ میں درد ہو۔۔۔چراغ نے جتاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"میں یہاں بیٹھ کر تمہارے نوالے نہیں گِن رہا جو تمہارے پیٹ میں درد پڑ جائے گا۔۔احراز نے دانت پیس کر کہا

"نوالے نہیں گِن رہے تو کیا ہوا سینڈوچز تو گِن کر لائے ہو گے۔۔"اب اگر وہ میں سارے کے سارے کھاؤں لوں گی تو پھر آپ نے کہنا ہے نظر تو ہلکی آتی ہے لیکن

یہ جو اِتنا سارا کھانا جاتا ہے وہ کہاں جاتا ہے۔۔۔چراغ نے آخری لائن بے خیالی کے عالم میں بولی تو احراز نے ایک جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگائی تھی اور حیرت سے چراغ کو دیکھنے لگا جو خود اُس کی حرکت کا مطلب جان نہ پائی تھی

"تم نے کیا کہا؟"احراز نے بغور اُس کو دیکھ کر پوچھا

"یہی کہ سینڈوچ گِن کر لائے ہو گے۔۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر بولی

"لاسٹ میں کیا بولا تم نے؟"احراز نے کہا تو چراغ کو معلوم ہوا کہ زیادہ بولنے کے چکر میں وہ خود کا بھانڈا پھوڑ چکی تھی۔۔"اُس کو کیا ہو گیا تھا اچانک سے یہ وہ نہیں تھی جانتی لیکن وہ محسوس کر رہی تھی جیسے وہ پہلے کی طرح نان سٹاپ بولنے لگی ہے۔۔"پتا نہیں کیوں پر احراز اور اُس کی باتیں سن کر اُس کا بس یہ دل چاہتا تھا کہ وہ اُس سے لڑائی جھگڑا کرے کھڑی کھڑی سُنائے

"وہ میں سلم اور سمارٹ ہوں نہ۔۔۔چراغ نے سنبھل کر کہا

"ہمم صرف دِکھنے میں۔۔۔ایک نظر اُس کے سراپے پہ ڈالتا احراز نے کہا

"آپ کا کیا مطلب کہ صرف دِکھنے میں ؟"چراغ نے کڑے چتونوں سے اُس کو گھورا جو گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا

" نظر تم کافی پتلی آتی ہوں ہلکی سی چھوئی موئی لیکن جب صبح میں نے تمہیں اُٹھایا تو پتا چلا تم کتنی وزنی ہو۔۔"میرے خیال سے انڈیا کی جو بھارتی ہے نہ اُس میں بھی اِتنا وزن نہیں ہو گا۔" جتنا تم میں ہے۔۔۔احراز نے پر سکون لہجے میں اُس کو گول مٹول سا جواب دیا

?Who is bharti

اپنی بیگ سے فون نکال کر چراغ آہستہ آواز میں بڑبڑائی لیکن پھر احراز کی طرف دیکھا

"اپنا فون دیجئے گا ذرا۔۔۔چراغ نے اُس کو دیکھ کر کہا

"کیوں ؟"احراز نے چونک کر پوچھا

"بھوک لگی ہے کھانا ہے۔۔چراغ نے طنز کہا تو احراز تاسف سے اُس کو دیکھتا اپنا

سیل فون پکڑانے لگا

"میرے فون میں ڈیٹا نہیں ہوتا تبھی آپ سے لیا۔۔اُس کے سیل فون کو پکڑے گوگل آن کر کے چراغ نے بتایا

"غریب لوگ۔۔۔احراز بڑبڑایا

"دوسری طرف چراغ نے انڈیا کی بھارتی کو دیکھا تو بے ساختہ بیک ویو مرر میں اپنا آپ دیکھا۔۔"اُس کو یقین نہ آیا کہ احراز نے اُس کو موازنہ بھارتی سے کروایا تھا۔۔"کہاں وہ اور کہاں انڈیا کی بھارتی

"حد ہے۔۔سیل فون ڈیش بورڈ پر رکھتی چراغ تاسف سے بڑبڑائی مطلب وہ اُس کا کسی خوبصورت ایکٹریس سے موازنہ کر سکتا تھا۔۔"ضروری تھا بھارتی

"اب سینڈوچ کھلا بھی دو۔۔احراز نے اِس بار خود ہی کہا تو چراغ سر جھٹک کر اُس کے منہ کے پاس سینڈوچ رکھ کر کھلانے لگی۔

"جوس کے ڈبے اگر ایک کے بجائے دو لیتے تو آپ کے خزانے میں کمی نہ آجاتی۔۔۔"سینڈوچ کھانے اور کھلانے کے بعد جوس کو پکڑے چراغ نے اُس سے کہا

"مجھے اگر پتا ہوتا کہ تم ناشتے میں بالٹی بھر جوس پیتی ہو تو دو نہیں جوس کا پورا پیکٹ لاتا۔۔۔احراز نے اُس کی بات کے جواب میں کہا

"اپنے لیے نہیں کہا آپ کے لیے کہا۔۔"خیر آدھا پیئے اُس کے بعد میں پیئوں گی ورنہ آپ نے کہنا ہے مجھے اپنا جھوٹا بچا ہوا جوس پِلایا۔۔۔چراغ نے جوس والا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر کہا

www.novelsclubb.com

"نہیں تم پی لو پہلے میں نہیں کہتا ایسا کچھ۔۔۔احراز نے کہا

"مرضی ہے۔۔"مجھے کونسا آپ کا جھوٹا کھانے یا پینے کا شوق ہے۔۔لاپرواہی سے کندھے اُچکا کر چراغ نے کہا

"کس قدر منہ پھٹ ہو نہ تم۔۔"لگتا ہے افروز چچی نے قینچی کی طرح تیز چلتی ہوئی

زبان جہیز میں دی ہے۔۔احراز جوس پیتی چراغ کو دیکھ کر تاسف سے بولا

"اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ کو آنٹی نے سلامی میں تیز دھاڑ والی چُھڑی کے جیسی زبان دی ہے۔۔۔چراغ کی طرف سے جواب بھی فوراً سے آیا تھا

"تم ایسے جواب لاتی کہاں سے ہو؟"احراز اُس کی حاضری جوابی پر حیران ہوا تھا۔ ۔"اُس کو واقعی میں چراغ کے تُرنت جوابات کو سن کر کافی تعجب ہوتا تھا جیسے وہ کوئی پروفیسر ہو اور چراغ اُس کی ٹاپر اسٹوڈنٹ جس کے پاس جوابات پہلے سے موجود ہوتے ہیں

"میرے پاس میرا پرسنل مائینڈ ہے۔۔۔آدھا جوس پی کر چراغ باقی جوس اُس کی طرف بڑھا کر بولی تو احراز ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیو کرتا دوسرے ہاتھ سے اُس کا دیا ہوا جوس پینے لگا۔۔

"مجھے ویسے ہلکا ہلکا پیٹ میں درد ہونے لگا ہے۔۔"تم نے دل سے نہیں کروایا نہ

ناشتہ ؟"جوس کا ڈبہ باہر پھینک کر احراز نے اُس سے کہا

"میں نے دل سے کروایا تھا خیر اگر پیٹ میں درد شروع ہو گیا ہے تو گرائپ واٹر پیئے پیٹ درد سہی ہو جائے گا۔۔چراغ نے مشورہ دیتے کہا

" گرائپ واٹر ؟"احراز نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا کیونکہ آج سے پہلے اُس نے کبھی یہ نام سُنا نہیں تھا

"گوگل سے چیک کر لے۔۔چراغ نے کہا تو ایک نظر اُس کو دیکھتا احراز اپنا سیل فون پکڑے گوگل آن کرنے لگا

www.novelsclubb.com

"میری بکری کچھ کھا نہیں رہی" گرائپ واٹر" بھی پِلایا ہے۔۔"کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ایسا کیوں ہے ؟

"میری بکری کو ہاضمے کا مسئلہ ہو گیا تھا۔۔۔" گرائپ واٹر سے اُس کا پیٹ درد بھی

سہی ہو گیا اور ہاضما بھی اچھے سے ہو رہا۔

"واٹ نانسنس یہ گرائپ واٹر بکریوں کے لیے ہے۔۔"میں تمہیں کوئی بکرا نظر آرہا ہوں۔۔"جو گرائپ واٹر پینے کا مشورہ دے رہی ہو۔۔احراز اپنا سیل فون آف کرتا بے ساختہ جھرجھری لیکر بولا

"آپ بکرا نہیں تو میں اُس بھارتی جیسی ہوں؟"چراغ بھی دوبدو بولی تھی

"اوو اچھا میں سمجھا تو تم نے حساب برابر کیا؟"احراز جیسے ساری بات جان گیا

"جی میں نے اپنا حساب چُکتا کیا۔۔چراغ اپنا سر ہلا کر بولی تو احراز بس اُس کو دیکھتا رہ گیا جو شاید انسانوں کو نہیں جانوروں کی ڈاکٹر بننے جا رہی تھی۔۔"گرائپ واٹر ایک بار پھر اُس کو یاد آیا تو احراز کو اُبکائی سی آئی

"تمہاری منزل آگئی۔۔۔کچھ توقع بعد گاڑی روک کر احراز نے اُس کو بتایا

"آج سفر کافی لمبا لگا ہے۔۔۔کالج کی گیٹ کو دیکھ کر چراغ نے کہا

"اچھا لیکن میں نے تو شارٹ کٹ لیا تھا۔۔"سوچا تمہیں جلدی کالج ڈراپ کر دوں۔۔۔احراز نے جواب دیا تو بغور اُس کے تاثرات دیکھتی اپنی چادر کو سنبھالے چراغ گاڑی سے باہر نکلنے لگی۔

"مجھے کال کر دینا میں پِک کرنے آجاؤں گا۔۔احراز بھی گاڑی سے باہر اُترتا اُس کو دیکھ کر بولا

"میں واپسی میں پیدل جاتی ہوں اور آج اپنے گھر جانا تھا وہاں سے کچھ کتابیں اُٹھانی ہیں۔۔"آپ کے پاس آفس کا کام ہو گا خوامخواہ ڈسٹرب ہو گے۔۔۔چراغ نے بتانے کے بعد کہا

www.novelsclubb.com

"میں آجاؤں گا۔۔"تم کال یا میسج کر لینا۔۔۔احراز نے سنجیدگی سے کہتے اپنی بات پر زور دیا تو اُس کا تحکم بھرا انداز چراغ کو ایک آنکھ نہ بھایا تبھی تیز گھوری سے اُس کو نوازتی وہ کالج کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔"اُس کے جانے کے بعد احراز بھی گاڑی میں واپس بیٹھ کر اپنے آفس کے راستے چل دیا

"اوو ہو آج تو لگتا ہے سورج طلوع کہی اور سے ہوا ہے۔۔"مس بلیک بیوٹی آج کسی اور رنگ میں ؟"ویری سرپرائزنگ۔۔۔چراغ کالج میں داخل ہوتی اپنی کلاس میں جانے لگی تھی جہاں اُس کو دیکھ کر ہر گزرتا اسٹوڈنٹ کمنٹ پاس کر رہا تھا۔۔"جس کو سن کر اُس کو غُصہ تو آرہا تھا لیکن وہ ضبط کر گئی تھی۔۔

"اُڑتی اُڑتی خبر پُہنچی ہے کہ تمہارا ایک شادی شدہ مرد سے نکاح ہو گیا ہے ؟"اُس کو ایک بے بی کیئر ٹیکر کی ضرورت تھی تو اُس نے تم سے شادی کر لی۔۔ایک گرلز گروپ اُس کے راستے میں حائل ہو کر بولا تو چراغ نے باری باری ایک اچٹتی نگاہ اُن پر ڈالی

"کیا ہوا غُصہ آرہا ہے ؟"لیکن نظر تو آج کافی الگ آرہی ہو۔۔۔

"ہاں نہ چہرہ دیکھو محترمہ کا کیسے گلو کر رہا ہے۔۔"ایک نے اُس پر طنز کیا تو دوسری نے اُس کا ساتھ دیا

"ویسے لڑکا ہے یا مرد ظاہر ایک بچے کا باپ ہے تو پچاس ساٹھ سال کے درمیاں تو ہو گا۔۔۔ایک نے پر سوچ لہجے میں کہا تو اُس کی بات پر چراغ کی نظروں کے سامنے احراز کا مسکراتا چہرہ آیا تھا جہاں وہ آج جانے کیسے اُس پر مہرباں ہو کر وہ مسکرایا تھا

"پچاس یا ساٹھ کا نہیں ہے۔۔"پورے ایک سو چوبیس سال کا ہے۔۔"آفٹر آل ایک بیٹے کا باپ ہے تو ظاہری سی بات ہے وہ عمر میں چھبیس ستائیس کا تو نہیں ہو گا۔۔۔چراغ اُن کو گھورتی نگاہوں سے دیکھتی چبا چبا کر بولی

"ارے ارے دیکھو تو زرا اِس میناں میں بھی زبان آ گئی ہے۔۔"اُس کا جواب سن کر وہ مذاق اُڑانے والے لہجے میں بولی

"زبان تو پیدائشی ہے۔۔"ہاں تم جیسیوں کے لیے استعمال میں آج کی ہے۔۔"اب ہٹو سامنے سے۔۔چراغ سخت گھوریوں سے نواز کر کہتی گزرنے لگی جب ایک نے اُس کا بازوں پکڑ کر روکا دیا جبکہ دوسری اُس کے ہاتھ سے کتابیں لیکر دور جا کھڑی ہوئی

www.novelsclubb.com

"ہاتھ چھوڑا میرا۔۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا اُس کی نظروں میں تنبیہہ صاف ظاہر تھی۔۔

"اگر نہ چھوڑے تو۔۔۔جواباً وہ طنز نگاہوں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔"اُس کو شروع سے چراغ ایک آنکھ نہ بھاتی وجہ سنان تھا۔۔"جس کو وہ پسند کرتی تھی لیکن وہ بے رنگ سی سیاہ جوڑے میں ہر وقت ملبوس رہتی چراغ میں انٹرسٹ لینے لگا تو تب سے اُس کے غُصے کا غلاف چراغ پر بڑھتا گیا تھا جس کو نکالنے کا موقع اُس کو آج ملا تھا

"یہ لیب کوٹ

"اِس کو تو ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ مجھے سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔ایک لڑکی اُس کا لیب کوٹ پکڑنے والی تھی جب اپنا بازو چُھڑوا کر چراغ نے اُس کا ہاتھ درمیان میں پکڑ کر زور سے کمر سے لگایا تھا

"آہ آہ

"وہ درد سے چیخی تھی

"میں خاموش ہوں تو مجھے خاموش رہنے دو۔۔"میرے اندر کوئی سوفٹ کارنر نہیں ہے اِس لیے تھوڑی سی تھوڑی بات بھی اگر مجھے پسند نہ آئی تو چیر پھاڑ دوں گی۔۔۔ایک جھٹکا دے کر اُس کی کلائی چھوڑ کر چراغ بے لچک انداز میں بولی تو اِس بار ہر کوئی خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔"جواب اپنی ساری چیزیں لیکر کلاس میں جانے لگی تھی جب ایک ساتھ چار پانچ مسیجز ٹون بجی تو وہ رُک سی گئی اور سیل فون آن کیا تو حیران ہوئی

"یہ لو ڈ میرے نمبر پر کس نے کروایا؟۔"مسیج دیکھ کر چراغ حیران ہوئی پھر اچانک اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

www.novelsclubb.com

"میرے فون میں ڈیٹا نہیں ہوتا تبھی آپ سے لیا۔۔اُس کے سیل فون کو پکڑے گوگل آن کر کے چراغ نے بتایا

"غریب لوگ۔۔۔احراز بڑبڑایا""

"اپنا کہا اور احراز کا بڑبڑانا یاد آیا تو ساری بات وہ جان گئ

"میرے اپنے اکاؤنٹ میں پیسے تھے۔۔"میں خود کو خود بیلنس دے سکتی تھی۔۔"اگر دینا ہوتا تو لیکن نہیں اِن کو بتانا جو تھا کہ وہ ایک بزنس مین ہیں اور یہ چھوٹے موٹے بیلنس اُن کے دائیں بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔بڑبڑا کر سیل فون کو واپس بیگ میں ڈالتی وہ کلاس میں داخل ہو گئ۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

www.novelsclubb.com

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 34

"میں نے دو دن پہلے تمہیں پریزینٹیشن تیار کرنے کا بولا تھا۔۔"اور ابھی تک تم نے کام نہیں کیا؟"تو اگر کام میں دل لگ نہیں رہا تو جاؤ یہاں سے گھر میں بیٹھ

جاؤ۔۔۔احراز سخت لہجے میں اپنے سیکیٹری سے بولا

"چِل کر کیوں اِتنا ہائپر ہو رہا؟" پاس بیٹھے اسفند نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا

"تمہیں نہیں پتا میری یہ میٹنگ میرے لیے کتنی ضروری ہے۔۔"احراز اُس کو دیکھ کر بولا

"سر آج آپ کا چہرہ بہت گلِو کر رہا ہے آئیز بھی شائننگ ہو رہی ہیں۔۔"اُس کا سیکٹری جو بہت غور سے اُس کو دیکھ رہا تھا بولے بغیر نہ رہ پایا جس پر جہاں وہ چونکا تھا۔۔"وہی اسفند نے چونک کر احراز کو دیکھا

"میرا چہرہ بعد میں چیک کرنا ابھی اپنا کام کرو۔۔"فائل اُس کی طرف بڑھا کر احراز نے اُس کو گھور کر بولا تو وہ خُجل ہوتا ہوا

"ہاں واقعی آج تم شائن کر رہے ہو۔۔اسفند بھی اُس کو دیکھ کر بولا

"شٹ اپ اب تم شروع نہ ہو جانا۔۔احراز اپنا لیپ ٹاپ کھول کر اُس کو بولا

"کیا تم شرما رہے ہو۔۔؟"اسفند نے جیسے اُس کو چھیڑا

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟"احراز خشمگین نگاہوں سے اُس کو دیکھا

"اچھا تو بتاؤ کیسا چل رہا ہے سب کچھ؟"آفٹر آل تمہیں وہ مل گیا جس کی تمہیں خواہش تھی۔۔۔اسفند نے پوچھا

"ابھی مت پوچھ۔۔۔احراز نے کہا

"کیوں کیا ہوا؟"اسفند نے پوچھا

"کچھ نہیں بس چراغ نے کہا گرائپ واٹر پیو۔۔۔احراز نے سر جھٹک کر کہا

"تو؟اسفند کو سمجھ میں نہیں آیا

"تو کیا وہ بکریاں پیتی ہیں۔۔"میں کوئی بکرا ہوں۔۔احراز منہ کے زاویئے بنا کر بولا

"ایسا تم سے کس نے کہا؟"تمہیں پتا ہے ستر سال پہلے ایک حکیم نے گرائپ واٹر تیار کیا تھا۔۔"بچوں کے لیے عموماً رات کے وقت بچوں کو پیٹ درد ہوتا ہے تو اُن کے لیے ہے۔۔"کیا رات کو عدن نہیں روتا؟"اُس کو ضرورت نہیں ہوتی؟"اسفند نے اُس کی عقل پر ماتم کر کے بتایا

"نہیں ایسا تو نہیں میں نے سرچ کیا تھا۔"اور عدن کی سیر ب ہوتا ہے۔۔احراز اُس کی بات سے انکاری ہوا

"تُجھے اُس نے بیوقوف بنایا ہے۔۔"بکریوں کے لیے بھی ہوگا آئے ڈونٹ نو لیکن جتنا میں جانتا ہوں وہ تمہیں بتادیا۔۔۔اسفند شانے اُچکا کر بولا

"پتا ہے وہ بہت کیوٹ باتیں کرتی ہے۔۔احراز کو اپنی اور اُس کی گاڑی میں ہونے والی گفتگو یاد آئی تو بتایا

"باتیں وہ بھی کیوٹ؟"وہ تو لال مرچیں نہیں چباتی؟"جہاں تک میری یاداشت کام کرتی ہے ایسا تم نے کہا تھا۔۔اسفند اُس کی بات سن کر بولا تو لیپ ٹاپ بند کر کے آنکھوں سے عینک اُتارے احراز پوری طرح سے اُس کی طرف متوجہ ہوا

"میں جانتا تھا جیسی وہ نظر آتی ہے ویسی ہے نہیں لیکن اب یقین سا ہو گیا ہے۔"ہمارا نکاح چاہے جیسے بھی اور جس بھی وجہ سے ہوا ہے اُس کے باوجود وہ مجھ سے بات کرتے ہوئے یا میرے ساتھ رہنے میں ہچکچاتی نہیں۔۔احراز کسی ٹرانس

کی کیفیت میں اُس کو بتاتا گیا

"وہ تم سے کیوں ہچکچائے گی؟"تم شوہر ہو اُس کے۔۔"اور کوئی بھی بیوی اپنے شوہر سے ہچکچاتی نہیں۔۔اسفند کو اُس کی بات عجیب لگی

"جانتا ہوں لیکن اُس کے لیے میں ایک نیا انسان ہوں۔۔"جس سے چاہے وہ تین سال پہلے مل چُکی ہے اور باتیں وغیرہ بھی مختصر ہوئی ہیں۔۔"یعنی اِن تین سالوں میں ہمارا آمنا سامنا گِنتی کے برابر ہے۔۔"وہ تب مجھ سے جیسے بات کرتی تھی۔۔"اور اب جیسے بات کرتی تھی اُس میں فرق ہے بہت فرق ہے۔۔"ایک جو ہمارے درمیاں ڈسٹینس تھا نہ وہ آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔۔"احراز جو محسوس کرتا تھا وہ اُس کو بتاتا گیا جو اسفند بہت غور سے اُس کو سُن رہا تھا

"چراغ میچیور لڑکی ہے۔۔"وہ جانتی ہے نکاح کی اہمیت کو۔۔"اِس لیے تو بغیر کسی ڈرامے کے وہ تمہارے ساتھ نارمل رہتی ہے۔۔اسفند نے کہا

"ہاں پر وہ جیسے پاس ہوتے بھی مجھ سے بہت دور ہے۔۔احراز نے گہری سانس بھر

کر کہا

"اب اِس بات سے تمہارا کیا مطلب۔؟"اسفند جان نہ پایا

می

"احراز ابھی اُس سے کچھ کہنے لگا تھا جب کیبن کا دروازہ نوک ہوا

"کم اِن۔۔۔احراز نے اجازت دی تو اُس کا مینجر اندر داخل ہوا

"سر آپ سے احمد جتوئی ملنا چاہتے ہیں۔۔اُس کے مینجر نے اپنے آنے کا مقصد بتایا

"میں نے آلریڈی تمہیں بتایا ہوا ہے مجھے اُن کی خبریں دینے نہ آیا کرو۔۔احراز کے چہرے پر ناگواری اُتر آئی تھی

www.novelsclubb.com

"سوری سر لیکن وہ آپ کو اپنا کنٹریکٹ دینا چاہتے ہیں جو کی کافی بڑا ہے ہماری کمپنی کے لیے فائدیمند ہو گا۔۔مینجر نے ہچکچاہٹ سے کہا

"اُس کو کہو ہمیں اُس کے کنٹریکٹ کی ضرورت نہیں۔۔احراز نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

"لیکن مسئلہ کیا ہے؟"جب تمہاری کمپنی کا فائدہ بھی ہے۔۔اسفند نے درمیاں میں مداخلت کی

"جو وہ مجھے کنٹریکٹ دینے کی بات کر رہا ہے وہ آلریڈی پہلے کسی دوسری کمپنی کو دے چُکا تھا۔۔"یعنی مجھ سے زیادہ بیٹر اُس کو کوئی اور لگا تھا۔۔"لیکن جب اُس کمپنی کے شیئر گرنے لگ چُکے تو اب میرے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں۔۔احراز ناپسندیدگی سے بولا

"تو پھر بھی مسئلہ کیا ہے؟"پہلے نہیں تو کیا ہوا؟"اب تو تمہیں آفر مل رہی ہے نہ۔۔اسفند ابھی تک جیسے اُس کی کسی بات کا مطلب جان نہ پایا تھا

"میں اُس کی پہلی ترجیح نہیں تھا اور یہ بات مجھے غُصہ دلا رہی ہے۔۔"میں احراز راجپوت ہوں جس نے ایک دفع پہنا ڈریس تک دوبارہ نہیں پہنا میں نے کبھی استعمال شدہ چیزوں کا چُناؤ نہیں کیا تو میں اُس انسان کے ساتھ کام کیوں کروں؟"جس کی چوائس پر میں سیکینڈ نمبر پر آتا ہوں۔۔"جبکہ میں سیکنڈ ہینڈ

چیزوں کو دیکھتا بھی نہیں۔"تو میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ کسی کی میں سیکنڈ چوائس ہوں اور یہ جانتے ہوئے بھی کام کرنے لگ جاؤں۔۔"احراز نے سنجیدگی سے کہا تو اُس کے الفاظ نے بُری طرح سے اسفند کو ٹھٹکنے پر مجبور کیا تھا

"تم باہر جاؤ۔۔اسفند نے اُس کے مینجر سے کہا جو اُن کے حکم کے انتظار میں تھا۔۔"اور حکم ملتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا

"توں ایک بات بتا کیا توں چراغ کے ساتھ خوش ہے؟"اسفند نے پوچھا

"اُس کا اب یہاں کیا ذکر یوں اچانک سے؟"احراز نے اُس کو گھورا

"جو پوچھا ہے اُس کا جواب دے۔۔"کیا توں چراغ کی زندگی کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے یا انجان ہے؟"اسفند نے جلدی سے پوچھا

"بھابھی ہے اب وہ تمہاری تو زرا عزت سے نام لو۔۔احراز اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

"میں نے یشم کو بھی کبھی بھابھی نہیں کہا تب تو تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا پھر

اب کیوں؟"اسفند نے پوچھا

"کیونکہ ہم بچپن سے ایک ساتھ تھے۔۔احراز نے بتایا

"اچھا جو میں نے پوچھا ہے مجھے اُس کا جواب دو۔۔۔اسفند نے سر جھٹک کر کہا

"پہلے بول بھابھی۔۔احراز ہنوز سنجیدگی سے بولا

"احراز کیا توں پاگل ہو گیا ہے؟"اسفند کو اُس کی ضد بے تُکی سی لگی

"پاگل والی کوئی بات نہیں توں بس بول چراغ بھابھی۔۔اور بھابھی تو ماں جیسی ہوتیں ہیں۔۔احراز چیئر سے ٹیک لگائے اُس سے بولا

"اچھا چراغ بھابھی کے ساتھ توں خوش ہے؟"اسفند دانت پیس کر اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"میرے چہرے سے تمہیں نظر نہیں آرہا؟"احراز نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"نظر آرہا ہے پر تم اُس کے بارے میں جانتے کیا ہو؟"پہلے کی چھوڑو اب جب وہ تمہارے نکاح میں ہے تو کیا تم نے جاننے کی کوشش کی ہے کہ وہ کون ہے؟"کہاں

سے ہے؟"اُس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے؟"وہ اپنی زندگی میں کیسی تھی؟"اصل میں ہے کیا وہ؟"سب سے امپورٹنٹ بات کہ اُس کے آگے پیچھے کون ہے؟"کیا تمہیں اِن سارے سوالات کا جواب معلوم ہے۔۔؟اسفند نے پوچھا جو ہاتھ کی مُٹھی بنائے ہونٹوں پر رکھ کر اُس کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارے پہلے سوال کا جواب کہ وہ کون ہے؟"تو وہ میری بیوی ہے۔۔"چراغ احراز راجپوت دوسرے سوال کا کہ وہ کہاں سے ہے؟"تو وہ یہی سے ہیں میرے ساتھ رہتی ہے۔۔"میرے دل میں رہتی ہے۔۔تیسرا سوال کہ اُس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے؟"تو اُس کا بیک گراؤنڈ وہ ہے جو اُس کے شوہر کا ہے یعنی جو میرا ہے۔۔چوتھا سوال کہ وہ اپنی زندگی میں کیسی تھی؟"۔۔"تو جس طرح آسمان کے سات رنگ ہوتے ہیں چراغ کے بھی ویسے روپ ہیں۔۔" کبھی اُداس شام جیسی تو کبھی بہار کی موسم کی طرح۔۔" تبھی تتلی کی طرح اُڑتی ہوئی تو کبھی چُپ چاپ

رہنے والی۔۔"تمہارا پانچواں سوال کہ اصل میں ہے کیا وہ؟"تو اصل میں وہ پہیلی ہے جس کو بس میں بوجھ سکتا ہوں۔۔"چھٹا اور آخری سوال سب سے امپورٹنٹ بات کہ اُس کے آگے پیچھے کون ہے؟"۔"تو اُس کے آگے بھی میں ہوں اور پیچھے بھی میں ہوں۔۔"اُس کا آج اُس کا کل اور اُس کا مستقبل یہ سب میں ہوں۔۔۔"احراز نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں کہا

"میں

"میرا نہیں خیال کہ یہ انٹرڈیوس کم ہے۔۔اسفند اُس سے کچھ کہنے لگا تھا جب احراز اُس کی بات درمیاں میں کاٹ کر بولا

"تمہاری بات سے کوئی اعجیکشن نہیں مجھے لیکن ایک شوہر کو اپنی بیوی کا ماضی پتا ہونا چاہیے۔۔اسفند نے سنجیدگی سے کہا

"ماضی ہر انسان کا ہوتا ہے۔۔"کسی کا اچھا تو کسی کا بُرا۔۔"ماضی اُس کا بھی ہے تو میرا بھی ہے۔۔"لیکن نہ کبھی اُس نے جاننے کی کوشش کی اور نہ میں نے اُس کا

پاسٹ جاننے کی کوشش کی۔۔"کیونکہ میرے لیے ضروری اُس کا ماضی کُریدنا نہیں بلکہ اُس کا حال خوبصورت بنانے کا ہے۔۔"اصل محبت بھی وہ ہوتی ہے جب آپ کسی کو چاہوں تو اُس کو قبول اُس کے ماضی کے ساتھ کرو۔۔احراز نے جیسے بات ہی ختم کر ڈالی تھی

"تم غلطی پر ہو احراز۔۔اسفند نے گہری سانس بھر کر اُس کو کہا

"کافی لو گے یا چائے؟"احراز نے اُس کی بات کو جیسے اگنور کیا اور اسفند لمبا سانس کھینچتا رہ گیا

"وہ دونوں گھر آئے تو چراغ وفا بیگم کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔تاکہ عدن کو اُن سے لے پائے جبکہ احراز اُن کو سلام کرنے کے بعد اپنے کمرے میں آیا تو کمرے میں فیروزی رنگ ناڈبل صوفہ دیکھ کر حیرت سے گنگ ہو گیا

'یہ کیا ہے؟"چراغ عدن کو لیکر کمرے میں آئی تو احراز نے دانت پیس کر چراغ کو

دیکھ کر پوچھا

"صوفہ ہے کیوں کیا آج سے پہلے آپ نے کبھی صوفہ نہیں دیکھا؟"عدن کو دیکھتی احراز کی بات پر چراغ اُس سے بولی

"ہمارے کمرے میں کیا کر رہا ہے؟"احراز نے گھور کر پوچھا

"پہلے والا آپ کو ایکسٹرا لگ رہا تھا اور واقعی میں وہ کمرے میں اچھا لگ بھی نہیں رہا تھا تو میں نے سوچا کیوں نہ کوئی اور ہو جائے تو یہ میں نے خود اپنی پسند سے لیا ہے۔۔"پھر میں آنٹی سے بول دیا تھا کہ مارکیٹ سے کچھ لوگ صوفہ لائے گے آپ اُس کو یہ سیٹ کروایئے گا۔۔چراغ نے آرام سے اُس کو اپنا کارنامہ بتایا تو احراز نے خون آشام نظروں سے صوفے کو دیکھنے لگا جیسے سالم نگلنے کا ارادہ ہو۔۔"پہلے والا تو پھر بھی قابلِ قبول تھا لیکن یہ تو اُس کا دل جلانے کے لیے چراغ نے چُن کر خریدا تھا صوفہ جس پر اگر کوئی بھی سوتا تو آرام سے ایڈجسٹ ہو جاتا

"تم

"عدن آپ کو پتا ہے آپ کی ممانے نیا پیارا پیارا سا صوفہ لیا ہے۔۔"آئے اُس پر بیٹھ کر گپ شپ لگاتے ہیں۔۔۔احراز اُس سے کچھ کہنے لگا تھا جب چراغ عدن سے بولی تو احراز لب بھینچ کر اُس کو دیکھنے لگا۔۔"جو عدن کو صوفے پر لیٹاتی اُس کے دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھ پکڑتی باتیں کرنے لگی تو احراز کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا تبھی چینج کرنے کی نیت سے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔"وہ جب چینج کر کے واپس آیا تو وائٹ شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔۔"چراغ ہنوز عدن کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔"جس پر وہ دونوں کو اگنور کرتا لیپ ٹاپ پکڑے اُس میں مصروف ہو گیا تھا۔۔"اور کانوں میں ہینڈ فری بھی ڈال دی تھی۔

"سُنے۔۔اُس کے کانوں میں ہینڈ فری دیکھ کر چراغ نے اُس کو آواز دی لیکن احراز کی نظریں لیپ ٹاپ پر جمی ہوئی تھیں۔۔"اور انگلیاں تیزی سے کیبورڈ پر چل رہی

تھیں۔۔

"عدن تمہارے پاپا تو اب ہماری کوئی بھی بات سُن نہیں سکتے۔۔"کیوں نہ ہم کھل کر باتیں کرے۔۔۔احراز کی طرف سے مطمئن ہوتی وہ عدن سے بولی جو بغیر دانتوں کے مسکراتا ہوا اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ویسے ایک بات ماننی پڑے گی تم بلکل اپنی ماں یشم راجپوت پر گئے ہو۔۔۔"چراغ اُس کی ناک دبا کر بولی

اُن کی طرح ہنس مکھ۔۔"گال بھی اُن کے جیسے گُلابی گُلابی اور بھرے ہوئے سے ہونٹ بھی چھوٹے سے پیارے اُن کے جیسے۔۔چراغ اُس کے دائیں بائیں گال پر بوسہ دیتی بتانے لگی تو اپنے ہاتھ پاؤں اُپر کرتا عدن اور زیادہ مسکرانے لگا جیسے اُس کی ہر بات سمجھ رہا ہو

"تمہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔"اگر اپنے پاپا پر جاتے تو پھر اُن کی طرح سڑو

ہوتے ہر وقت سالم نگلنے والی نظروں سے ہر ایک کو دیکھتے۔۔ گردن موڑ کر احراز کو گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر وہ عدن سے بولی پھر اُس کا ماتھا چوما

"پر پتا ہے کیا ایک مسئلہ ہے۔۔۔"چراغ نے قدرے اُداسی سے کہا

"تمہاری یہ ناک نہ اپنے پاپا کی طرح ایفل ٹاور کی طرح کھڑی ہوئی۔۔"اگر ہر چیز مما سے چُرائی تھی تو ناک بھی چُرا لیتے اُس میں کیا جاتا تمہارا۔۔۔چراغ تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولی جواب اپنے ہاتھ کی مٹھی کو منہ میں ڈال رہا تھا۔

"صرف ایفل ٹاور والی ناک نہیں آنکھیں بھی اپنے پاپا سے چُرائی ہیں۔۔کمرے میں گھمبیر سنجیدہ آواز گونجی

"ہاں وہ بھ

"کچھ کہتے کہتے رُک کر چراغ نے چونک کر احراز کی طرف دیکھا جس کی نظریں ہنوز لیپ ٹاپ پر تھیں۔۔"پھر احراز نے بھی اُس کی طرف دیکھا تو حیرت سے کُھلے منہ کے ساتھ خود کی طرف چراغ کو دیکھتا پایا

www.novelsclubb.com

"ہینڈ فری کان میں ہو تو اِس کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا نہ کہ بندہ گانے سُن رہا ہو۔۔۔"ہینڈ فری کان سے نکالے احراز نے اُس سے کہا

"عدن آؤ ہم کمرے سے باہر جاتے ہیں۔۔"یہاں تو پرائیویسی نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔۔احراز کو گھورتی نگاہوں سے دیکھتی وہ عدن کو گود میں اُٹھائے اُس سے بولی

"اپنے ہاتھ کی کافی بنوا کر ضرور بھیجنا۔۔احراز نے مسکراہٹ دبائے اُس سے کہا لیکن چراغ اُس کو جواب دیئے بنا کمرے سے باہر نکل گئی تو اپنا سر نفی میں ہلاتا وہ لیٹ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا

www.novelsclubb.com

"کچھ منٹس بعد چراغ خود ہی اُس کے لیے کافی لائی تھی۔۔"جہاں بیڈ پر لیپ ٹاپ کھلا ہوا پڑا تھا لیکن احراز کمرے میں نہ تھا شاید وہ بالکنی طرف گیا کسی سے کال پر بات کرنے میں مصروف تھا۔۔"چراغ سائیڈ ٹیبل پر کافی کا مگ رکھ کر جانے لگی تھی جب نظر لیپ ٹاپ کی اسکرین پر گئی تو دیکھا وہاں بھی کسی کی کال آنے لگی

تھی۔۔"کچھ سوچ کر چراغ نے وہ کال کاٹ دی تھی تو لیپ ٹاپ اسکرین پر وہ پریزنٹیشن سامنے آ گئی جو شاید احراز بنانے میں مصروف تھا۔۔"چراغ غور سے اُس پریزنٹیشن کو دیکھنے لگی تو غلطی سے لیپ ٹاپ کے کیبورڈ میں اُس کا وہاں ہاتھ لگ گیا۔۔"جہاں لگنا نہیں چاہیے تھا۔۔"چراغ کو تو سمجھ میں بھی نہیں آیا تھا کہ یہ اچانک اُس سے ہو کیا گیا وہ تو بس اب لیپ ٹاپ کی خالی اسکرین کو دیکھنے میں مصروف تھی جہاں احراز کی بنی بنائی پریزنٹیشن کا ایک حرف تک نہ تھا۔

"کافی

"بن گئی ہے آپ پی لینا۔۔احراز بالکنی سے کمرے میں آیا تو چراغ کو دیکھ کر پوچھنے لگا تھا کافی کا۔۔"جب چراغ ہڑبڑا کر بتاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔"تو احراز کو اُس کا انداز کافی عجیب لگا لیکن وہ سر جھٹکتا بیڈ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ اپنی طرف کیا تو سامنے اسکرین کو دیکھ کر اُس کو کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا۔۔"اُس نے سارا فولڈر چیک کیا لیکن اُس کی محنت سے بنائی گئی پریزنٹیشن کا نام و نشان تک نہ

تھا۔۔"احراز کو اچانک پھر چراغ کا ہڑبڑی میں جانا یاد آیا تو ساری بات لمحے میں سمجھ آ گئی تھی۔۔

"چراغ۔۔۔۔۔۔۔۔

"احراز نے اُونچی آواز میں اُس کو پُکارا تو ہال میں کھڑی ہوتی چراغ کا دل اُچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔"لیکن وہ دل بڑا کرتی عدن کو لیئے وفا بیگم کے کمرے میں بیٹھ گئی تھی۔۔"اُس کو پتا چل گیا آج اُس کی احراز کے ہاتھوں خیر نہ تھی۔۔"

"چراغ جی آپ کو احراز صاحب اپنے کمرے میں بُلا رہے ہیں۔۔ملازمہ نے آ کر اُس کو بتایا تو چراغ نے وفا بیگم کی موجودگی کو دیکھ کر اِشارے سے اُس کو جانے کا بولا۔۔"کچھ منٹس بعد وہ دوبارہ آئی تو پھر بھی چراغ نے اُس کو جانے کا کہا لیکن اپنی جگہ سے وہ ایک انچ تک نہ ہلی تھی۔۔"وفا بیگم خاموشی سے بس یہ سارا کچھ دیکھ رہی تھی۔

"وہ کہہ رہے ہیں اگر آپ نہ آئی تو وہ خود آئے گے۔۔تیسری بار آکر ملازمہ نے پریشانی سے اُس کو دیکھ کر کہا جس کی بھاگ ڈور ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں ہو رہی تھی۔۔

"کہو کہ میں عدن کو فیڈ کروا رہی ہوں۔۔"مصروف ہوں نہیں آسکتی۔۔چراغ نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اُس سے کہا

"چراغ احراز بار بار آنے کا کہہ رہا ہے تو ضرور اُس کو کوئی کام ہو گا تم ایسا کرو۔۔"عدن مجھے دو اور جاؤ۔۔وفا بیگم نے درمیاں میں آکر کہا تو چراغ پریشان ہوئی اُس کی نظروں کے آگے تو بار بار احراز کا غُصے سے بھرا چہرہ آرہا تھا

"نہیں ایسا بھی کوئی ضروری کام نہیں ہو گا۔۔چراغ نے فوراً سے کہا

"تم یہاں بیٹھی ہو۔۔"تمہیں کیسے پتا کہ اُس کو کام نہ ہو گا۔۔"جاؤ جا کر دیکھو۔۔۔وفا بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"جی۔۔چراغ اِتنا کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی

"عدن مجھے دو۔۔۔چراغ کو عدن سمیت جاتا دیکھ کر وفا بیگم نے کہا

"عدن کے سونے کا وقت ہے۔۔"دیکھے بار بار ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر اُن کو مسل رہا ہے۔۔چراغ نے کہا

"عدن مجھے دو اور تم جا کر احراز کی بات سن آؤ۔۔۔"پھر سُلا دینا عدن کو بھی۔۔وفا بیگم نے اپنی بات پر زور دیتے کہا تو ناچار چراغ کو اُن کی بات ماننا پڑی

"آیۃ الکرسی تین بار پڑھ کر خود پر پھونکیں مار کر چراغ نے کمرے کا دروازہ کھولا تو نظریں احراز پر گئی جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔۔"اور اُس کو کمرے میں آتا دیکھ کر اُس نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھا جو پورے آدھا گھنٹہ لگا کر آئی تھی

"آپ نے آواز دی تھی۔۔چراغ نے خود کو کمپوز کر کے سنجیدگی سے پوچھا

"آئے محترمہ بیٹھے "حکم کیجئے، کیا پیش کروں

"خواب حاضر، ارمان حاضر، دل حاضر، جان حاضر

"جواب میں احراز چل کر اُس کے روبرو کھڑا ہوتا شعر عرض کرنے لگا تو چراغ ہونک بنی اُس کا منہ تکنے لگی

"وہ میں نے جان کر لیپ ٹاپ میں چھیڑ چھاڑ

"ہشششش

"چراغ اُس کو وضاحت دینا چاہتی تھی۔۔"لیکن اُس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر احراز خاموش کروا گیا۔۔

"میری ایک بات سُنو تم۔۔احراز اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا تو چراغ خاموشی سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جو نہایت سنجیدہ سا تھا۔

"کونسی بات؟چراغ نے پوچھا

"تمہیں میں کیسا لگتا ہوں؟"احراز نے جو پوچھا وہ چراغ کو کافی عجیب سا لگا وہ تو یہ سوچے ہوئے تھی کہ اگر وہ کمرے میں آئی تو وہ اُس کو ڈانٹے گا۔"غُصہ کرے گا لیکن ایسا کچھ نہ ہوا

"یہ کیسا سوال ہے۔۔چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا تو احراز نے آگے بڑھ کر اُس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا اپنے قریب کیا تو وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے اُس کو دیکھنے لگی۔۔"جو اُس کا ایک ایک تاثر از بر کر رہا تھا۔۔"چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ اچانک اُس میں کونسا جن گھُس گیا تھا جو وہ ایسے ری ایکٹ کر رہا تھا۔۔

"میں تمہارے پاس کھڑا ہوں تو کیا تمہیں کچھ محسوس نہیں ہو رہا؟"احراز نے پوچھا تو چراغ نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

"جیسے کہ؟"چراغ نے پوچھا تو احراز خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر ہر رنگ تھا سوائے اُس رنگ کے جو وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔"اُس کی نزدیکی میں چراغ پریشان ہوئی تھی۔۔"حیران ہوئی تھی۔"الجھن زدہ بھی ہوئی

تھی۔۔"لیکن شرم وحیات والی گھبراہٹ اُس کے چہرے پر نہ تھی۔"وہ خود کو غیر آرام دہ محسوس کر رہی تھی۔۔"یہ احراز محسوس کر گیا تھا۔۔"اُس کو اچھے سے یاد تھا۔۔"یشم بہت بولڈ قسم کی لڑکی تھی۔۔۔"لیکن اُس کے قریب آنے پر وہ بولڈ لڑکی شرما جاتی تھی۔۔"لیکن چراغ شرمائی نہ تھی۔"اور وہ جان گیا کہ اُن دونوں میں کیا فرق تھا۔

"یشم اُس سے محبت کرتی تھی۔۔"اُس کے لیے جذبات رکھتی تھی۔"تبھی جب وہ قریب ہوتا تو اُس کو فطری جھجھک ہوتی تھی۔۔"لیکن سامنے کھڑی لڑکی اُس کے لیے کوئی بھی احساس اپنے دل میں نہیں رکھتی تھی۔۔"تبھی وہ پاس ہو یا اُس کے قریب اُس کو کوئی بھی احساس فیل نہیں ہو رہا تھا۔"لیکن احراز کی اپنی حالت غیر ہو جاتی تھی۔۔"اُس کے دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی کہ وہ چراغ کے چہرے پر شرم وحیا کے رنگ دیکھے جو صرف اُس کے لیے ہو۔۔"اور ایسا تب ہو سکتا تھا جب وہ اُس کو اپنا بنائے گی یا مانے گی۔۔"احراز نے سوچ لیا تھا کہ وہ اُس

کے دل میں اپنی جگہ ضرور بنائے گا۔۔"ایسی مضبوط جگہ جس کے بعد اگر وہ اُس سے دور جانا چاہے گی بھی تو جاء نہیں پائے گی۔۔

"میں تمہارا شوہر ہوں۔۔"یہ بات تم مانتی ہو نہ؟"احراز نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا تو چراغ نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"منہ سے جواب دو۔۔احراز نے اُس کو ٹوکا

"جی مانتی ہوں۔۔چراغ نے سر جھکائے بتایا

"ایک اور سوال کا جواب دو گی؟"احراز نے پوچھا تو وہ سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

"اگر میں تمہاری زندگی سے چلا گیا تو کیا تمہیں فرق پڑے گا۔۔؟"احراز نے پوچھا تو چراغ خاموش کھڑی اُس کو دیکھنے لگی"وہ نہ ہاں کر سکتی تھی اور نہ"ناں۔۔"ہاں کرتی تو وہ جھوٹ ہوتا اگر نہ کرتی تو ایسے میں اُس کو صبح والا اُس کا جلالی روپ دیکھنے کو

ملتا

"یہ سوال کافی عجیب ہے۔۔"کوئی اور پوچھے۔۔چراغ نے کہا تو احراز زخمی سا مسکرایا تھا۔۔"اُس کی اِس مسکراہٹ میں اور صبح والی مسکراہٹ میں وہ واضع فرق محسوس کر سکتی تھی تبھی نظریں چُرا گئی تھی۔۔

"کچھ اور نہیں پوچھنا۔۔اُس کا گال تھپتھپا کر کہتا وہ بیڈ پر بیٹھ کر اپنے کام میں لگ گیا تو اپنے لب کُچلتی چراغ اُس کو دیکھنے لگی۔۔

"آپ نے ایسا سوال کیوں کیا؟"کیا آپ کہی جانے والے ہو؟"ایک خیال کے تحت چراغ نے خود ہی اُس کو مخاطب کیا

"میں نہیں جاؤں گا کہی۔۔"بس دعا کرنا ہماری قسمت بھی ہمیں الگ نہ کرے۔۔"تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں مجھ میں۔۔۔احراز کے جواب پر چراغ کی زبان پر گویا قفل لگ چُکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم میری جان ہو پنکی تم سے دور جاؤں گا تو کہاں جاؤں گا؟" کیا تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے فارس میں اِتنا حوصلہ ہے کہ وہ اپنی چُلبلی معصوم سی پنکی کو چھوڑ کر کہی اور جا پائے۔۔۔

"احراز کے لفظوں کو سن کر اُس کو فارس کا کہا گیا جُملا یاد آ گیا تھا۔۔" پھر کیسے ممکن تھا کہ آنکھیں نم نہ ہوتی۔۔" تبھی وہ اپنا رُخ بدل گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ احراز اُس کے آنسو دیکھے۔۔" دل میں خیال آیا کہ وہ اُس سے بات کرے اُس کو بتائے کہ عدن کے علاوہ بھی اُس کا ایک مقصد ہے جس کی بدولت اُس نے نکاح کیا تھا۔۔" لیکن اُس کو موقع مناسب نہ لگا تھا۔۔" وہ اپنی خود کی زندگی میں اُلجھا ہوا تھا پہلے سے ایسے میں وہ اُس کی کوئی بات سُنتا سہی پر سمجھ نہ پاتا تبھی کسی اور موقعے کا انتظار کرنے لگی۔۔" جس وقت میں وہ احراز کا یقین خود پر حاصل کر چُکی ہو تبھی ممکن تھا کہ وہ اُس کی مدد کرتا

"عدن کے کاموں سے فارغ ہوتی چراغ نے ایک نظر احراز کو دیکھا جو آج عدن سے بھی پہلے سو چُکا تھا۔۔"شادی کے بعد وہ کچھ اُس کے بارے میں جانی ہو یا نہ جانی ہو یہ اچھے سے جان گئ تھی کہ احراز اُوندھے میں سونے کا عادی ہے۔۔"اُس کو یاد تھا جب وہ ایسے سوتی تھی تو صالحہ بیگم اکثر اُس کو جھڑکتی تھی کہ ایسے نہ سویا کرو یہ غلط طریقہ ہے سونے کا۔۔۔

"کچھ زیادہ ہی لگتا ہے کام کر دیا ہے اِنہوں نے۔۔سوئے ہوئے احراز پر نظر ہٹاتی وہ صوفے پر آرام سے لیٹی تو اُس کو کچھ عجیب محسوس ہوا جس پر وہ جھٹکا کھا کر اُٹھی اور صوفے پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولا تو حیرت سے منہ کھل گیا کیونکہ پورا صوفہ اُس کا گیلا تھا۔۔"اور وہ جان گی کہ یہ نیک کام اُس کے شوہر نے سرانجام دیا ہے۔۔۔" تبھی تو اِتنی جلدی آرام سے سویا ہوا تھا۔۔

"دیکھتی ہوں میں کہ آپ کیسے مجھے تنگ کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔۔دانت پیس کر سوچتی وہ بستر لگانے کا سوچ کر اُٹھی تو وارڈروب میں آج اُس کو ایکسٹرا بستر نظر نہ آیا یعنی احراز نے آج خود ہی ساری کاروائی کر لی تھی اور بڑے سکون سے اب سو رہا تھا۔۔

"میں جانتی ہوں آپ جاگ رہے ہیں۔۔"ختم کرے یہ ڈرامہ۔۔۔چراغ اُس کے سر پر نازل ہوتی دانت پر دانت جمائے بولی

"نہیں میں سو رہا ہوں گہری نیند۔۔جواب فوراً سے آیا

"دیکھے آپ نے سہی نہیں کیا بھلا میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔"اپنے بچے کی ماں کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے۔۔۔؟"چراغ کو اُس کا اِس قدر بے نیاز ہونا پسند نہ آیا

"اِس کمرے میں ایک عدد میری بیوی بھی رہتی ہے۔۔"میں فلحال اُس سے بات

کرنا چاہتا ہوں۔۔ہنوز آنکھیں بند کیے احراز نے کہا

"وہ آپ سے بات کرنا نہیں چاہتی۔۔۔"مجھے بتائے میرا بستر کہاں غائب کیا ہے اور صوفہ گیلا کیوں کیا؟"چراغ نے سنجیدگی سے پوچھا

"کل تک صوفہ نہ سوکھے تو دھوپ میں سوکھا دینا۔۔جواب میں احراز نے بس مشورہ دیا

"آپ کو شرم نہ آئی میرا نیو برینڈ صوفہ گیلا کرتے ہوئے۔۔۔چراغ نے تاسف سے اُس کو دیکھ کر کہا

"میں نے جب تمہاری کمر پر ہاتھ رکھا تھا تو کیا تب تمہیں شرم آئی تھی۔۔اِس بار احراز اُٹھ کر اُس کو دیکھ کر بولا تو اُس کی ایسی بات پر وہ سٹپٹائی تھی

"آپ کو شرم آئی تھی میری کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے؟"نہیں نہ؟"تو مجھے بھی نہیں آئی تھی۔۔چراغ نے جلدی سے خود کو سنبھال کر کہا

"ٹھیک ہے اگر میری طرح تم بھی بے شرم ہو تو یہاں آکر سو جاؤ۔۔۔"احراز

پر سکون لہجے میں بولا ساتھ میں بیڈ کی طرف اِشارہ بھی کیا

"آپ واقعی میں بہت بے شرم ہیں۔۔۔چراغ نے اُس کو گھورا یعنی وہ بات ایک کر رہی تھی اور وہ جواب دوسرا دے رہا تھا

"یقین کرو تمہیں دیکھ کر شرم آتی ہے۔۔"ورنہ میں شرٹ لیس سوتا تھا لیکن تمہارا خیال کر کے میں شرٹ پہن کر سوتا ہو۔۔۔احراز نے گود میں کشن رکھ کر اُس کو اہم بات بتائی

"آپ کا بڑا احسان مجھ غریب پر اب اُٹھے اور کمرے سے باہر جائے۔۔۔چراغ نے اُس کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

"میں کیوں جاؤں باہر؟"اِس بار احراز نے اُس کو گھورا

"بیڈ پر آپ کے ساتھ نہیں سو سکتی" باقی آپ کی کارستانی کی وجہ سے آپ کی یہاں جگہ نہیں۔۔۔چراغ نے بتایا

"جگہ بہت ہے۔۔"بیڈ بھی بڑا ہے بس تم اپنا دل بڑا کرو۔۔۔احراز آرام سے بیڈ پر

لیٹ کر اُس کو بولا

"آپ مجھے بہت پریشان کرتے ہیں۔۔"عدن سے بھی زیادہ۔۔۔چراغ چڑ کر بولی

"اب یہ الزام ہے مجھ پر یہاں آؤ اور سو جاؤ۔۔۔احراز نے اُس کو اپنی طرف کھینچ کر کہا

"آپ

"خاموش ہو جاؤ اور خود بھی سو ؤ مجھے بھی سونے۔۔۔"اُس کا سر اپنے سینے پر رکھتا احراز ٹوک کر بولا

"آپ بہت بُرے ہیں۔۔۔چراغ نے کو بتایا

"تم بھی کوئی خاص اچھی نہیں ہو۔۔احراز بھی دو بدو بولا تو چراغ ضبط کرتی رہ گئ۔۔"لیکن احراز کا اُس کے بالوں میں انگلیاں چلانا جلدی سونے پر مجبور کر گیا۔۔"اُس کو پتا بھی نہیں چلا کب نیند نے اُس کو اپنی آغوش میں لے لیا

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 35

"احراز کی آنکھ عدن کے رونے کی وجہ سے کُھلی تھی۔۔"اُس نے گردن موڑ کر بیڈ سے تھوڑا دور بے بی کاٹ کی جانب دیکھا پھر چراغ کو جو آگے سے اُس کی شرٹ کو دبوچے سینے سے لگی گہری نیند میں تھی۔۔"اور وہ اُس کی نیند خراب کرنا چاہتا بھی نہیں تھا پر عدن جس طرح سے رو رہا تھا ایسے میں چراغ نے اُٹھ جانا تھا تبھی اُس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ کو پہلے نکالا پھر احتیاط سے اُس کا سر تکیے پہ رکھتا وہ عدن کو گود میں اُٹھانے لگا تھا۔۔"جب عین وقت چراغ کی آنکھ بھی کھل چُکی تھی شاید وہ اُس کا جانا محسوس کر چُکی تھی۔

"عدن رو رہا ہے۔۔۔چراغ بیڈ سے اُٹھتی اُس کی طرف آئی تھی

"تمہاری نیند خراب ہو گی نہ۔۔احراز کو افسوس ہوا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔آپ عدن دے میں اُس کو دودھ دیتی ہوں۔۔"بھوک لگی ہے اُس کو۔۔۔چراغ نے اُس کی طرف آ کر کہا

"دودھ تو نہیں ہے یہاں۔۔احراز کمرے میں نظریں ڈوراتا اُس کو بتانے لگا

"ہاں وہ میں بھول گی عدن کا ڈبہ خالی ہو گیا تھا۔۔"دوسرا کچن سے لے آؤں تب تک آپ سنبھالے۔۔چراغ اپنے سر پہ ہاتھ مار کر کہتی کمرے سے باہر نکل گی تو احراز کمرے میں یہاں سے وہاں چلتا عدن کو بہلانے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"عدن روؤ نہیں بیٹا بس آپ کا فیڈ تیار ہے۔۔۔کمرے میں جلدی سے واپس آتی چراغ عدن کو دیکھ کر بولی

"فیڈر تیار ہو گیا؟"احراز نے عدن کو مسلسل روتا دیکھ کر اُس سے پوچھا

"جی ہو گیا۔۔۔اُس کی گود سے عدن کو لیتی چراغ نے بتایا پھر بیڈ پر بیٹھتی وہ عدن کو

فیڈ کروانے لگی

"اسپیکر بہت تیز ہے اِس کا۔۔۔احراز اُس کی گود میں لیٹا فیڈ کرتے عدن کو دیکھ کر بولا

"آپ کا بیٹا ہے۔۔چراغ نے جمائی لیکر بتایا

"اچھا ایک بات بتاؤ۔۔احراز اُس کے سامنے بیٹھتا بولا

"جی پوچھے کونسی بات بتاؤ میں؟"عدن کے منہ سے فیڈ نکال کر دوبارہ دیتی چراغ نے پوچھا

"اگر ہم عدن کو گائے کا دودھ دینگے تو وہ جلدی بڑا ہو جائے گا۔۔؟"احراز نے پوچھا تو چراغ عدن سے نظریں ہٹاتی اُس کو دیکھنے لگی

"بڑے کا پتا نہیں لیکن ہاں بیمار ضرور ہو جائے گا۔۔چراغ نے اُس کو دیکھ کر بتایا

"بیمار کیوں؟"احراز جان نہ پایا

"آپ اِتنے ناسمجھ کیوں ہیں"عدن کو دیکھے ابھی چھوٹا ہے۔۔"وہ بھینس کا دودھ

کیسے پی سکتا ہے۔۔"نہیں مطلب پی سکتا ہے ہم دے سکتے ہیں۔۔"لیکن وہ سہی نہیں ہے۔۔"آپ کو پتا ہے جو فیڈ ہم اِس کو کرواتے ہیں وہ بھی سہی نہیں لیکن ہماری مجبوری ہے یہ۔۔"چراغ نے سر جھٹک کر بتایا تو احراز نے گہری سانس بھری "ہمم جانتا ہوں۔۔"خیر تم یہ بار بار اِس کے منہ سے فیڈ نکال کر پھر دوبارہ ڈال کیوں رہی ہو؟"احراز نے چونک کر اُس کو دیکھا

"عدن کا دودھ پینے میں دم گھُٹتا ہے وہ کھانستا ہے تبھی۔۔"آرام آرام سے دے رہی ہوں۔۔"اور دودھ پینے میں اسپیڈ بھی کافی سلو ہے عدن کی۔۔چراغ نے بتایا

"یہ اب ہوا ہے نہ اُس حادثے کے بعد؟"احراز نے سنجیدگی سے پوچھا

"ہمم۔۔۔چراغ نے ہونکارہ بھر کر جواب دیا

"آپ نے احراز کو چراغ کے ماضی سے ناواقف رکھ کر سہی نہیں کیا۔۔اسفند افروز بیگم کو دیکھ کر بولا وہ آج اُن کی طرف آیا تھا۔۔"اُس کی ماں اور افروز بیگم کی آپس

میں گہری دوستی تھی۔۔"اور آج اُن کے کام سے آیا تو یہ بات بھی کر ڈالی

"تم نے کیا بات کی ہے کوئی احراز سے؟"افروز بیگم نے کسی خدشے کے تحت پوچھا

"میں نے اُس سے کوئی بات نہیں کی۔۔"کیونکہ یہ ساری جو باتیں ہیں۔۔"وہ آپ کو کرنی چاہیے اُس سے۔۔اسفند نے سنجیدگی سے کہا

"یہ ضروری نہیں ہے۔۔"ویسے بھی ماضی کو کُریدنا ضروری نہیں ہے۔۔"اُن دونوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔۔افروز بیگم نے جواباً کہا

"یہ غلط ہے آپ کو احراز کی ساری سچائی نکاح سے پہلے بتانی چاہیے تھی۔۔"آپ احراز کی نیچر سے واقف ہیں۔۔"آپ کو اندازہ ہے جب احراز کو یہ پتا لگا کہ وہ جس سے نکاح کر چُکا ہے وہ آلریدی میریڈ تھی۔۔"ایک بچے کی ماں بھی ہوتی لیکن اُس کا بچہ ضائع ہو چکا تھا۔۔"تو کیسا ری ایکشن ہو گا احراز کا؟اسفند نے اُن کو اپنی بات سمجھانی چاہی

"جس طرح چراغ احراز کی زندگی کے بہت سے پہلو سے انجان ہے۔۔"ٹھیک

ویسے احراز بھی اگر اُس کے ماضی کے پہلو سے ناواقف رہے گا۔۔"تو یہ دونوں کے لیے اچھا ہو گا۔۔افروز بیگم نے سنجیدگی سے کہا

"میں آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتا۔۔"کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ آپ سہی ہیں۔۔"چراغ وہ لڑکی ہے جس کی دماغی حالت کبھی بھی بگڑ سکتی ہے وہ مینٹلی طور پر اسٹیبل نہیں۔۔"باتیں بھول جاتیں ہے۔۔"واقعات بھول جاتی ہے تو کیا آپ کو لگتا ہے اُس کا اور احراز کا ساتھ رہنا سہی ہو گا؟"چراغ کا احراز کے ساتھ رہنا ایک خطرہ ہے۔۔اسفند کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیسے اپنی بات اُن کو سمجھائے

"چراغ کا اُس کے ساتھ خطرہ کیوں ہے؟"وہ باتیں بھول جایا کرتی تھی تو اُس کی وجہ اُس کا اکیلا پن تھا۔۔"اُس کی وجہ تھی اُس کا نیند کی گولیاں اِن لمیٹڈ کھانا۔۔"کوئی اُس کے ساتھ بیٹھ کر باتوں میں مصروف نہ کرتا تھا جس وجہ سے وہ کوئی بھی بات سوچتی ہی نہ تھی بس اپنے خیالوں میں گم رہتی تھی۔۔"تنہائی ایک ایسا مرض ہے جو اچھے بھلے انسان کا دماغ مفلوج کر دیتا ہے۔۔"اور چراغ کے ساتھ

تو جانے کتنے حادثات پیش آئے تھے۔۔"تو اُس کی حالت فطری تھی۔۔"اُس نے کبھی مجھے اپنا نہیں جانا دل کا غُبار ہلکا کرنے کے لیے باتیں تو کرتی تھی پر کبھی میرے ساتھ بیٹھ کر مجھے وقت نہ دیا۔۔"لیکن احراز اُس کو زندگی کی طرف لائے گا۔۔"وہ چوبیس گھنٹے اُس کے ساتھ ہو گا تو وہ اُس کو اپنا مانے گی۔۔"اُس سے نارمل گفتگو کرے گی۔۔"پھر وہ واپس چراغ سے "پنکی بن جائے گی جو بولنے پر آتی تھی تو ہر ایک کا منہ بند کر دیا کرتی تھی۔۔افروز بیگم پُرامید لہجے میں بولی

"آپ کچھ بھی کہے لیکن احراز کو اگر اُس کی سچائی پتا چلی اُس کو پتا لگا کہ اُس کی بیوی ایک یوز لیس ہے تو وہ کبھی اُس کو اپنائے گا نہیں۔۔"احراز کو نیو اور برینڈڈ چیزیں اچھی لگتیں ہیں تو آپ نے کیسے سوچ لیا وہ ایک ایسی لڑکی کے ساتھ زندگی گزارے گا جس کے دل و دماغ میں کوئی اور قابض ہے۔۔"جس نے اپنی زندگی کے سال پاگل خانے گزارے ہیں۔۔"جس کو وہ چیزیں نظر آتی تھی جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا تھا۔۔اسفند اپنی بات پر بضد تھا لیکن اُس کے لفظوں نے افروز بیگم کو حیران

کر دیا تھا۔

"یوز لیس؟"لائیک سیریسلی اسفی تم نے اُس بچی کو یوز لیس بولا جس سے شادی کرنا تم چاہتے تھے۔۔"اگر وہ تمہیں یوز لیس لگتی ہے تو کیوں ہاتھ مانگا تھا تم نے اُس کا مجھ سے؟"اور اگر وہ یوز لیس ہے تو احراز بھی یوز لیس ہے پنکی نے بھی کسی کی اُترن نہ پہنی تھی۔۔"لیکن پتا ہے وہ چراغ بن کر جانتے ہوئے احراز کو اپنایا اُس کے اور یشم کے بچے کو اپنایا۔۔"اپنا پیار دیا ورنہ آج کے دوؤر میں کون لڑکی ہے ایسی جو کسی دوسرے بچے پر اپنی ممتا نچھاور کرتی ہے۔۔"اُس کے لیے اپنا سُکھ چین برباد کرتی ہے۔۔افروز بیگم کو حقیقتاً اسفند کے لفظوں کو سن کر افسوس ہوا تھا۔۔"افسوس ہوا تھا اُن کو اسفند کی سوچ جان کر

"سوری آنٹی میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہ تھا۔۔"میں نے ایک مخلص انسان بن کر آپ سے ایک بات بتائی کہی ہے۔۔"احراز کو آپ چراغ کی سچائی سے واقف کرے یہ زیادہ بہتر رہے گا۔۔"میں جانتا ہوں میرا آپ کو بات بتانے کا مقصد شاید

آپ کو پسند نہ لگے لیکن میری بات پر آپ کو غور کرنا چاہیے۔۔اسفند نے گہری سانس بھر کر سنجیدگی سے اُن کو دیکھ کر کہا

"چراغ کی پہلی شادی ایک سال بھی نہ چلی تھی۔۔"یہی کوئی پانچ چھ ماہ چلی ہو گی۔۔"اور میں نہیں چاہتی کہ دوسری شادی اُس کی متاثر ہو۔۔"اگر اِس بار وہ ٹوٹی تو سنبھل نہیں پائے گی تو تم اِن باتوں کو چھوڑ دو۔۔"اُن کو اُن کی قسمت پر چھوڑ دو۔۔"جو ہو گا اچھا ہو گا۔۔"مجھے اللہ پر یقین ہے وہ اُس بچی کو مزید کسی آزمائش میں نہیں ڈالے گا۔۔"اگر اُس کی زندگی میں احراز کا شُمار کیا ہے تو اب سب سہی ہو گا۔۔۔افروز بیگم ایک آس سے بولی تھی

"آپ کیوں چاہتی ہے وہ اُس کے ساتھ رہے۔۔"آئے مین آپ نے کبھی چراغ کو میرے لیے یا کسی اور کے لیے راضی نہ کیا پھر احراز پر کیسے کیا؟"اسفند کہا تو وہ مسکرائیں

"کیونکہ احراز وہ ہے جو اُس کو اُس کی نیچر کے حساب سے ٹریٹ کرے گا۔۔"وہ

اُس کے ماضی سے ناواقف ہے۔۔"وہ کبھی اُس کو اُس کے ماضی کا طعنہ نہیں دے گا۔۔"دوسرا احراز کی ایک خاصیت ہے وہ کبھی کسی کو جج نہیں کرتا۔۔"چراغ اُس کے ساتھ خوش رہے گی۔۔"کیونکہ احراز اُس کو خوش رکھے گا۔۔اُنہوں نے پُر یقین لہجے میں کہا تو اسفند کچھ بول نہیں پایا

"آپ یہاں؟"وہ تو گھر پر نہیں ہیں۔۔چراغ جو عدن کو گود میں اُٹھائے یہاں سے وہاں چکر لگانے میں تھی اسفند کو آتا دیکھ کر بتایا

"مجھے وفا آنٹی کو یہ کارڈ دینا تھا۔۔اسفند نے بتایا

www.novelsclubb.com

"آپ کی شادی کا کارڈ ہے؟"چراغ کو سب سے پہلے یہی خیال آیا تھا

"تمہیں اور احراز کو میری شادی کا انتظار کچھ زیادہ ہے خیر یہ کسی اور چیز کا کارڈ ہے۔۔"تم اُن کو دے دینا۔۔اسفند نے سر جھٹک کر کہا

"مجھے نہیں ہے خیر میں یہ کارڈ اُن کو دے دوں گی۔۔چراغ نے اُس کے ہاتھ سے

کارڈ لیکر کہا

"شکریہ لیکن میں تمہیں ایک مشورہ دوں گا۔۔۔اسفند نے کہا

"جی دے قابلِ قبول ہو گا تو میں عمل بھی کروں گی۔۔"آپ کے مشورے

پر۔۔چراغ سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

"احراز کو بتا دو کہ تم میریڈ ہو۔۔"کیونکہ وہ یوزلیس چیزوں کو استعمال نہیں کرتا

اگر اُس کو کسی اور سے یہ بات پتا لگی تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔اسفند نے کہا

"اُن کو یوزلیس چیزیں پسند نہیں جان کر اچھا لگا۔۔"لیکن میں کوئی چیز نہیں

ہوں۔۔"میں ایک انسان ہوں۔۔"جیتی جاگتی۔۔"چلتی پھرتی انسان اور اگر اُن

کو پتا چل گیا نہ آپ نے اُن کی بیوی کے لیے لفظ "یوزلیس لفظ استعمال کیا ہے تو وہ

آپ کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔چراغ اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہو؟"کسی کی شے پر احراز کی شے پر؟اسفند حیرت سے

اُس کو دیکھ کر بولا

"میں نے بس آپ کو آپ کی بات کا جواب دیا۔۔"میں اپنے لیے یوز لیس لفظ برداشت نہیں کروں گی۔۔چراغ نے تنبیہہ کرتی نظروں اُس کو دیکھ کر کہا

"تمہیں میری بات بُری لگی ہے۔۔"ہلانکہ اِس میں کچھ غلط نہیں تمہیں اپنا پاسٹ احراز کو بتانا چاہیے۔۔اسفند نے کہا

"یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے۔۔"آپ ٹینشن نہ لے۔۔۔چراغ نے محض اِتنا کہا۔۔"مطلب صاف تھا کہ وہ اُس بارے میں کوئی اور بات کرنا نہیں چاہتی۔

"رات کو احراز سویا تو اُس کو عجیب لگا جس سے وہ جلدی اُٹھتا اپنی پیٹھ پر ہاتھ رکھتا تو کبھی گردن پر۔۔"لیکن عجیب کُھجلی اُس کو اپنے پورے وجود میں محسوس ہونے لگی۔۔"جس وجہ وہ پریشان ہوا اُس نے صوفے پر کتابیں پھیلائے بیٹھی چراغ کو دیکھا جس کا پورا دھیان کتابوں پر تھا۔۔"وہ یاد کرنے لگا کہ اُس نے ایسا کیا کھایا آج جو اُس کو اچانک الرجی ہوئی ہے پر اُس کو یاد نہ آیا ایسا کچھ مجبوراً بیڈ سے اُٹھتا وہ اپنی

شرٹ اُتار تا مرر کے آگے کھڑا ہوتا اپنی پیٹھ اور گردن دیکھنے لگا جہاں سُرخ نشان بنے ہوئے تھے۔۔"کتابوں میں مصروف چراغ نے اپنا سر اُٹھایا تو اُس کی سفید پیٹھ کو سُرخ رنگت میں مبتلا دیکھ کر بڑی مشکل سے اُس نے اپنے تاثرات کو نارمل کیا اور دوبارہ نظریں کتابوں پر جمائی

"چراغ۔۔

"احراز نے پریشانی سے اُس کو آواز دی

"ہمم۔۔چراغ نے نارمل ہو کر جواب دیا

"اِن کتابوں کو ہٹاؤ اور پیٹھ پر مالش کرو عجیب جسم میں کُھجلی ہونے لگی ہے۔۔"پہلے ایسے نہیں تھا۔۔۔احراز اُس کی کتابیں دور کرتا صوفے پر اپنی پشت اُس کی طرف بیٹھا تو چراغ گڑبڑا کر اُس کی برہنہ پیٹھ سے اپنی نظریں ہٹائی

"تم سے ہوں۔۔۔احراز نے اُس کو دوبارہ مخاطب کیا

"اگر آپ کو الرجی ہو رہی ہو تو الرجی کی دوائی لے یا پھر نہا لے۔۔چراغ نظریں

دوسری طرف کر کے بولی وہ اُس کو یہ نہ بتائی کہ اِس کارستانی میں ہاتھ اُس کا ہے۔۔"اُس نے اپنا بدلا پورا کیا تھا

"مجھے الرجی کا مسئلہ نہیں وہ تو جب میں سویا

"بات کرتے اچانک احراز رُک کر چہرہ اُس کی طرف کیا

"ڈونٹ ٹیل می کہ تمہارا کیا دھڑا ہے۔۔۔احراز اُس کو گھور کر بولا

"نہیں وہ

"تن

"چراغ کچھ کہنے والی تھی جب احراز نے اُس کی بات کاٹی لیکن وہ اپنی بات بھی مکمل نہ کر پایا کیونکہ جسم میں کھجلی بڑھتی گئی تھی۔

"تمہیں تو بعد میں دیکھتا ہوں۔۔احراز اُس کو وارن کرتا واشروم کی طرف بڑھ گیا تو پیچھے چراغ جلدی سے اپنی کتابیں سمیٹتی ایک بڑی سے چادر اُٹھائے خود پر تان کر وہ لیٹ گئی۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیس منٹ بعد احراز واپس آیا تو اُس کے اُپر چادر کو دیکھ کر وہ اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اُس کی طرف آیا

"چراغ

نور سپانس

"جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔"اُٹھو شاباش مجھے بتاؤ بیڈ پر کونسا پاؤڈر گرایا تھا۔۔احراز ساری بات جانتے ہوئے اُس سے پوچھنے لگا۔۔"پر چراغ ٹس سے مس نہ ہوئی

"چراغ

www.novelsclubb.com

احراز خود بھی صوفے پر لیٹتا آواز دینے لگا تو چراغ جھٹکا کھا کر اُٹھنے لگی مگر اُٹھ نہ پائی وہ چادر کے اندر بہت بُری طرح سے پھسی تھی۔۔"کیونکہ احراز آدھا چادر کے اُپر تھا۔۔"اُس کی پتلی ہوتی حالت دیکھ کر احراز مسکراہٹ دبائے اُس کے سر سے چادر ہٹانے لگا

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔؟ یہ میرا صوفہ ہے۔۔چراغ گہرے سانس بھر کر اُس کو بولی

"میں بھی تمہارا ہوں یقین کرو۔۔اُس کے چہرے پر گرے بالوں کو کان کے پیچھے اُڑسے احراز نے بتایا

"یہاں سے اُٹھے میں آپ کو بیڈ شیٹ بدل کے دیتی ہوں۔۔چراغ نے جان چُھڑوانے والے لہجے میں اُس سے کہا

"مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے۔۔"تو میں یہی سوؤں گا۔۔احراز نے آرام سے کہا

"آپ

www.novelsclubb.com

"خاموش ورنہ اُٹھا کر بیڈ پر پھینکوں گا پھر ساری رات کُھجلی سے لڑتی رہنا۔۔چراغ نے کچھ کہنا چاہا تو اُس کی بات درمیاں میں کاٹ کر احراز نے کہا تو چراغ تپ کر اُس کے گیلے بالوں میں ہاتھ رکھ کر ہلکا سا کھینچا

"آہ یہی کام رہ گیا تھا۔۔احراز نے اُس کو گھورا تو وہ ڈبل گھوری سے اُس کو نوازتی خود

پر چادر تان گئ۔

"کچھ دن بعد!

"تم تو بھول ہی گئ ہو مجھے۔۔افروز بیگم آج چراغ کی طرف آئی تھی تو اُس کو دیکھ کر بولی

"ایسی بات نہیں۔۔"میں آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں؟"آپ کی وجہ سے تو مجھے عدن ملا ہے تو بس اُس کی وجہ سے اور پھر کالج بھی جاتی ہوں تو وقت کا پتا نہیں چلتا۔۔چراغ نے اُن کو دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

"مشکل ہوتا ہو گا نہ پہلے کالج کا سارا برڈن پھر عدن کو بھی سنبھالنا۔۔افروز بیگم اُس کو دیکھ کر بولی

"عدن کو میں اکیلے نہیں سنبھالتی وہ ساتھ ہوتے ہیں۔۔چراغ نے بتایا

"احراز کی بات کر رہی ہو؟"افروز بیگم اُس کی آخری بات پر مسکرائی تھی

"جی۔۔چراغ نے سر اثبات میں ہلایا

"اچھا یہ بتاؤ تم خوش ہو نہ؟"احراز کی طرف سے تمہیں کوئی کٹھکا تو نہیں نہ؟افروز بیگم کسی کو ناپا کر کھل کر بات کرنے لگی۔

"میں کیا بتاؤں آپ کو؟"کہ میں کتنی بڑی منافق ہو گئی ہوں۔۔چراغ سر اُٹھائے اُن کو دیکھ کر بولی

"چراغ ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟"افروز بیگم پریشان ہوئی

"آپ کو پتا ہے؟"میں اُن میں فارس کو تلاش کرنے لگی ہوں۔۔"وہ مسکراتا ہے تو میں اُن میں فارس کو تلاش کرتی ہوں۔۔"اُن کی ہر ایک چیز میں فارس سے ملانے میں لگی رہتی ہوں۔۔"وہ میرا خیال رکھتے ہیں جب تو میں اُن کے انداز میں فارس کو تلاش کرتی ہوں"وہ جب میری وجہ سے میرے لیے پریشان ہوتے تو اُن کی فکر مندی میں فارس کو تلاش کرتی ہوں میں۔۔"وہ جس لہجے میں مجھ سے بات کرتا میں اُس میں فارس کو محسوس کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔"اپنی منافقت

کے بارے میں مزید میں آپ کو کیا بتاؤں؟"اُن کے سینے پر رکھ کر جب سوتی ہوں نہ تو بھی فارس کا تصور کرتی ہوں۔۔چراغ اُن کے پوچھنے پر بھیگے لہجے میں بتاتی گئی جو افروز بیگم کو حیران کر گیا تھا

"چراغ۔۔۔

وہ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔"جس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے آج بہت دِنوں بعد اِن کو بہنے کا موقعہ ملا تھا

"میری طرف دیکھو۔۔افروز بیگم نے روتی ہوئی چراغ کا چہرہ اپنی طرف کیا

"میں اُن کو چیٹ کرتی ہوں آنٹی۔۔"میں نے نوٹ کیا ہے وہ میرے لیے مخلص ہیں۔۔"پر میں اُن کو کیسے بتاؤں کہ میں اُن کو محبت کا جواب محبت سے نہیں دے سکتی۔۔"یہ میرے اختیار میں نہیں۔۔چراغ شرمندگی میں مبتلا ہوتی بولی

"چراغ یہ غلط ہے۔۔افروز بیگم نے اُس کو دیکھ کر کہا

"جانتی ہوں یہ غلط ہے۔۔"چراغ نے جواباً کہا

"اگر جانتی ہوں تو پھر ایسا کیوں کر رہی ہو؟"افروز بیگم حیرت سے بولی

"میں مجبور ہوں۔۔چراغ تکلیف دہ لہجے میں بولی

"تم مجبور نہیں ہو چراغ۔۔۔افروز بیگم نے ٹوکا

"میں مجبور ہوں لیکن میں فارس سے راہِ فرار لینے کے لیے اُن کو استعمال نہیں کر سکتی۔۔"کیونکہ میں فارس کو بھولنا چاہتی ہی نہیں میں تو اپنی ہر سانس میں اُس کو یاد کرنا چاہتی ہوں۔۔۔چراغ نے اُن کو دیکھ کر بتایا

"دیکھو چراغ تمہارا نکاح احراز سے ہو گیا ہے۔۔"اب وہ تمہارا شوہر ہے اور تم اُس کی بیوی تو تمہیں زیب نہیں دیتا کہ تم کسی غیر کے بارے میں سوچو۔۔افروز بیگم نے کہا تو اُس کا دل سکڑ کر سمیٹ گیا تھا۔۔"وہ ساکت نظروں سے اُن کا چہرہ دیکھنے لگی

"غیر؟"چراغ کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا

"ہاں غیر وہ مر چُکا ہے۔۔"تمہارا شوہر ہے نہیں تمہارا شوہر تھا۔۔"اب تمہیں

اپنی سوچو کا مرکز احراز کو کرنا چاہیے نا کہ فارس کو۔۔افروز بیگم نے رسانیت سے کہا

"کتنی آسانی سے آپ نے میرے لیے فارس کو غیر بنا دیا۔۔" کتنی آسانی سے آپ نے بول دیا کہ اُس سے دستبردار ہو جاؤں۔۔"آپ نے تو آج جیسے مجھ سے وہ حق چھین لیا جس حق کے ساتھ میں اُس کو یاد کرتی تھی۔۔چراغ دُکھ سے اُن کا چہرہ دیکھتی ٹوٹے لہجے میں بولی

"میں نے ہمیشہ تمہارا بھلا چاہا ہے چراغ۔۔"احراز کو دیکھو ایک اچھا انسان ہے تمہیں دُنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہے۔۔"بس تم اُس پر اعتبار کرو۔۔" سچی لگن کے ساتھ اُس کے بارے میں سوچو وہ ایک ہیرا ہے۔۔۔افروز بیگم اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولی

"مجھے اُس ہیرے کا کیا کرنا؟چراغ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اُس کے گالوں پر بہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چراغ تم میری بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔"احراز تمہارا شوہر ہے تو تمہارا فرض ہے اُس کی محبت کا جواب محبت سے دینا۔۔" کبھی بھی چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اُس کا ہاتھ نہ جھٹکنا۔۔"کسی عورت کا مرد کا ہاتھ جھٹکنا اُس کی انا کو لتاڑتا ہے۔۔"عورت بھی وہ جو اُس کی بیوی ہو۔۔"جو اُس کی دسترس میں شامل ہو۔۔"یہ مرد برداشت نہیں کرتا مرد اُسی عورت کو چاہتا ہے جو اُس کی مانتی ہے۔۔"تو بیٹا کبھی بھی یہ غلطی نہ کرنا میں احراز اور اُس کے مزاج کو جانتی ہوں۔۔"اِس لیے بول رہی ہوں۔۔افروز بیگم نے اُس کو دیکھ کر ٹھیرے ہوئے لہجے میں کہا

"آپ چاہ رہی ہیں۔۔"میں مکمل طور پر اپنے فارس کو فراموش کر جاؤں۔۔"آپ کو پتا ہے؟"مجھے پتا تھا کہ نکاح کے بعد یہی کچھ ہو گا تبھی میں کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔"اب دیکھے میں کیسے اپنے فارس سے دور ہوتی جا رہی ہوں۔۔چراغ رنجیدہ آواز میں بولی تو افروز بیگم نے اُس کے آنسو صاف کیے

"مسکرانا سیکھ لو۔۔۔"احراز وہ سیڑھی ہے جس پہ چڑھ کر تم زندگی کی خوبصورتی کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھ سکتی ہو۔۔"احراز وہ راستہ ہے جہاں سے تم اپنی زندگی کو خوبصورت بنا سکتی ہو۔۔افروز بیگم اُس کا ماتھا چوم کر بولی تو چراغ خاموش رہی تھی۔

"افروز بیگم کے جانے کے بعد بھی چراغ اپنے کمرے میں نہ گئی تھی۔۔"اُس میں ہمت نہ تھی کہ وہ اپنے کمرے میں جاتی لیکن رات کا وقت ہوا تو اُس کا کمرے میں جانا ضروری تھا۔۔"وہ کمرے میں آئی تو دیکھا عدن کو احراز نے سُلا دیا تھا اور وہ خود اپنے آفس کے کام میں مصروف تھا۔۔"چراغ بس اُس کو دیکھنے لگی جس کی انگلیاں لیپ ٹاپ میں ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھیں۔"یہ سب دیکھ کر وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گئی۔۔"چوہے بلی کا کھیل اُس نے ختم کر دیا تھا۔۔"اب اِن گُذشتہ دِنوں میں اُس نے جان جو لیا تھا کہ احراز کبھی اُس کو اکیلے سونے نہ دے گا۔۔"دوسرا اُس کو بھی عادت سی ہو گئی تھی اُس کے سینے پہ سر رکھ کر سونے کی۔۔"اگر وہ میسر نہ ہوتا تو نیند کی گولیاں کھانے کے باوجود بھی اُس کو نیند نہ آتی

تھی۔"جیسے اب وہ سونا چاہتی تھی۔۔"لیکن اُس کو کام میں مصروف دیکھ کر اُس کے کام ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی جو ختم ہونے کو نہیں ہو رہا تھا۔۔"اُس نے وال کلاک میں وقت دیکھا جہاں رات کے گیارہ بجنے لگے تھے۔۔"پھر گردن موڑ کر اُس نے احراز کو دیکھا جس کا آج شاید سونے کا اِرادہ نہ تھا۔۔"پر جو کچھ آج ہوا تھا ایسے میں وہ سونا چاہتی تھی۔۔"گہری اور پر سکون نیند۔۔"جو تب ممکن تھی جب احراز اُس پر مہرباں ہوتا

"کم۔۔۔اُس کی بے چینی نوٹ کرتا احراز نے بلآخر اُس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو چراغ نے شکایتی نظروں سے اُس کو دیکھا جس کی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ کی طرف تھیں۔۔"پہلے خیال آیا اُس کو اگنور کرے"جیسے وہ ایک گھنٹے سے اُس کو کر رہا تھا۔۔لیکن پھر دوسرا خیال آیا کہ ایسے نقصان اُس کا ہو گا تبھی بنا کوئی چوں چراں کیے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا تو احراز اُس کو اپنی طرف کرتا بازوں اُس کی

کمر کے گرد گزارتا دوبارہ ٹائپنگ کرنے لگ گیا۔۔"اُس کے سینے پر سر رکھے چراغ کبھی لیپ ٹاپ اسکرین کو دیکھتی تو کبھی اُس کا چہرہ جہاں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔

"کوئی پریشانی ہے؟"چراغ نے پوچھا۔۔"ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ اُس کے ساتھ تھی اور احراز کا دھیان کہی اور تھا

"ہاں نہیں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہمیں ایک بڑا پراجیکٹ ملا ہے تو اُس میں کام زیادہ ہے۔۔احراز نے مصروف لہجے میں بتایا

"لیکن آپ تو بوس ہے نہ؟"چراغ نے پوچھا

"ہاں تمہیں کوئی شک ہے؟"احراز نے مسکرا کر کہا

"نہیں تو آپ کیوں کام کر رہے ہیں؟"آپ کے آفس کا اسٹاف کیا کرتا ہے سارا وقت؟"چراغ نے جاننا چاہا

"وہ اپنے حصے کا کام کرتے اور میں اپنے حصے کا کام کرتا اگر میں کام نہیں کروں گا تو باقی کا اسٹاف کیسے کرے گا؟"احراز نے تفصیل سے کہا

"ہاں لیکن لیپ ٹاپ کی اسکرین میری آنکھوں کو چُبھ رہی ہے۔۔چراغ نے بتایا

"اچھا تو پھر کیا کیا جائے؟"احراز نے پوچھا

"لیپ ٹاپ کی اسکرین کو بند کیا جائے۔۔چراغ نے خود کی ہاتھ آگے بڑھا کر لیپ ٹاپ کی اسکرین بند کی تو احراز نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور ایک ہاتھ کی مدد سے لحاف اُپر کھینچ اپنے اور اُس کے اُپر ڈال کر سائیڈ لیمپ آف کیا

"آج احراز وقت سے پہلے گھر آیا تھا۔۔"وجہ اُس کو چراغ کا مسیج پر جلدی آنے کا کہنا تھا۔۔"جس کو دیکھ کر وہ تھوڑا پریشان ہوا تھا۔۔"کیونکہ آج سے پہلے چراغ نے اُس کو ایسا کچھ نہ کہا تھا۔۔"گھر آ کر وہ سیدھا کمرے میں آیا تو غیر معمولی پن سا اُس کو محسوس ہوا۔۔"کمرے میں اِس قدر اندھیرے کا ہونا اُس کو سمجھ میں نہ آیا تھا۔۔"اُس نے لائیٹس آن کری تو حیران رہ گیا۔۔"جہاں کمرے کا پورا نقشہ بدلا ہوا تھا ہر جگہ سرخ پتیاں تھیں۔۔"بیڈ پر ایسا کوئی کونہ نہ تھا جہاں سرخ گلاب نہ

www.novelsclubb.com

ہو۔۔"احراز جیسے جیسے کمرے کو دیکھ رہا تھا اُس کی حیرانگی بڑھتی جا رہی تھی۔۔

"کیا ہوا حیران ہیں؟"اپنے پیچھے چراغ کی آواز سن کر احراز نے مڑ کر دیکھا تو آنکھیں پلٹنے سے انکاری ہوئیں تھی۔۔"ہاتھ سے کوٹ چھوٹ کر فرش پر گرا تھا اور وہ خود یک ٹک اپنے سامنے گہرے سُرخ رنگ کی ساڑھی میں ملبوس چراغ کو دیکھ رہا تھا۔۔"جو بالوں کو کھلا چھوڑے مناسب میک اپ کے ساتھ اُس کے چودہ طبق روشن کر گئی تھی۔۔"یہ ساڑھی سیم ویسی تھی جیسی اُس نے پسند کی تھی لیکن کلر کا فرق تھا۔"جو رنگ چراغ نے پہنا تھا وہ زیادہ سرخ رنگ کا تھا۔۔"وہ آج پہلی بار تیار ہوئی تھی۔۔"اور احراز پہلی بار اُس کو ایسا دیکھ رہا تھا تو اُس کی حالت غیر ہو گئی تھی۔۔"دل خوشفہم ہونے لگا تھا۔۔"کمرے کی سجاوٹ اور پھر چراغ کا حسین روپ دیکھ کر۔۔۔"اُس کو اپنا کہا جُملا یاد تھا جو اُس نے چراغ سے کہا تھا

"چچ چراغ

احراز سے کچھ بولا نہیں گیا تھا۔۔"بے اختیاری کی کیفیت میں اُس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر چراغ کو دیکھا جو اُس کو ایسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔"وہ مسکرائی تھی۔۔"آج اُس نے چراغ کو مسکراتا دیکھا احراز کو یقین نہ آیا نہ آج قدرت اُس پر اِتنا مہرباں ہو گئی تھی

"چراغ کیا یہ حقیقت ہے؟"اوماڈ مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔احراز بے یقینی کی کیفیت میں بولا

"چھو کر دیکھ لے۔۔چراغ اُس کی طرف آکر بولی تو احراز کچھ کر نہ پایا

"محبت کرتے ہیں مجھ سے؟"اُس کو خاموش دیکھ کر چراغ نے پوچھا تو اُس نے تھوک نگلا تھا

"عشق کی حد تک۔۔۔احراز نے کچھ توقع بعد کہا

"لیکن مجھے آپ سے محبت نہیں۔۔۔چراغ کو جیسے افسوس ہوا

"میرا عشق تمہیں میرا بنا دے گا۔۔احراز کو تکلیف تو بہت ہوئی تھی۔"اُس کے

لفظوں کو سن کر پر ہمت کر کے بولا

"سچ میں؟"چراغ نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"ہاں سچ میں؟"احراز اُمید سے بولا تو چراغ نے ایک قدم اُس کی طرف بڑھایا تو احراز کے صبر کا پیمانہ جیسے لبریز ہو گیا تھا۔۔"وہ ہاتھ لگا کر اُس کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔"تبھی اُس کو اپنے سینے سے لگانے والا تھا کہ ایک درد کی شدید لہر اُس کو اپنے پورے وجود میں ڈورتی محسوس ہوئی احراز نے نظریں نیچے کی تو آنکھوں میں بے یقینی اُتر آئی وہ بے یقین نظروں سے چراغ کو دیکھنے لگا جس نے اُس کے پیٹ پر خنجر گھونپ دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تکلیف ہو رہی ہے؟"اُس کے چہرے پر تکلیف دہ آثار دیکھ کر چراغ نے خنجر کا دباؤ بڑھایا تو احراز کے قدم لڑکھڑانے لگے۔۔

"آہ آہ

احراز کی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا

"چچ

"احراز کے منہ سے لفظ باہر آنے پر انکاری تھے۔۔"وہ تو بس چراغ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت بھرا تاثر دیکھ رہا تھا جہاں اُس کے لیے شدید نفرت تھی۔۔"وہ تو جان بھی نہیں پایا تھا کہ یہ اچانک اُس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔۔"چراغ نے اُس پر اٹیک کیا تھا رہنے دو۔۔"چھوڑ دو۔۔"جانے دو۔۔"وہ اُس کو حق دے چُکا تھا سارے۔۔"لیکن اُس کی آنکھوں میں نفرت تھی وہ کیوں تھی؟"وہ اُس کو ایسے کیوں دیکھ رہی تھی۔۔"احراز حساب نہ لگا پایا کہ تکلیف کس میں زیادہ ہے"جسم میں موجود خنجر میں یا پھر۔۔"چراغ کی آنکھوں میں جو نفرت تھی وہ دیکھ کر اُس کو تکلیف ہونے لگی تھی۔

"بتائے نہ۔۔خنجر تیزی سے نکال کر دوبارہ بیدردی سے اُس کے پیٹ میں گھونپا تو احراز تکلیف سے کراہتا نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔

"مر تو۔۔۔میں پہلے۔۔۔۔ہی۔۔چُکا تھا تمہارا یہ روپ دیکھ کر۔۔"اگر خنجر نہ

بھی مارتی تو کوئی بات۔۔نہ تھی۔۔"کیونکہ حسیں موت میں مر ہی جاتا۔۔اپنے جسم سے بہتے خون کو اور تکلیف کو اگنور کرتا وہ مشکل سے یہ الفاظ ادا کر پایا یعنی ظالم نے جان لی بھی تھی تو سُرخ جوڑا پہن کر۔۔دوسری طرف چراغ کے ہاتھ سے خنجر نیچے گر پڑا تھا قدموں سے جان نکلنے لگی تھی۔۔"پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا وہ احراز کو دیکھنے لگی جو تکلیف میں تھا اُس کی وجہ سے پر اُس کے باوجود بھی اُس کی آنکھوں میں نہ کوئی شکوہ نہ شکایت تھی اور نہ نفرت۔۔"اگر کچھ تھا تو سوال تھے۔۔کہ اُس نے ایسا کیوں کیا؟"اُس کا قصور کیا تھا؟"کس ظلم کی پاداش میں اُس کو سزا دی گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 36

"چچ چراغ

"اُس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر احراز نے اِشارے سے اپنی طرف آنے کا کہا تو اُس نے نفرت سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔"اپنے وجود میں اُٹھتی درد کی سرد لہر کو ضبط کرتا احراز اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔"لیکن بُری طرح سے ناکام رہا تھا

"آپ کو پتا ہے۔۔"میں آپ پر یقین کرنے لگی تھی۔۔"چراغ خود اُس کی طرف آتی اُس کے پاس بیٹھ کر بے تاثر لہجے میں بولی۔۔"آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔

"ڈونٹ کرائے۔۔"خود تکلیف میں تھا۔۔"لیکن اُس کے باوجود سامنے بیٹھی لڑکی کو تکلیف میں دیکھنا اُس کے بس کی بات نہ تھی۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا؟"اُس کا گریبان پکڑے پوچھتی احراز کو وہ کافی سنگدل لگی تھی

"تت تم کک کیا کک کہنا چاہتی ہو۔۔؟"کھل کر کہو۔۔"میں نے کیا کر دیا

ایسا؟"جو تم میری جان لینے پر آ گئی۔۔"کانپتا ہاتھ اُس چہرے پہ رکھ کر احراز پوچھنے لگا

"میری دُنیا اُجاڑ دی آپ نے۔۔چراغ نے نفرت سے اُس کا ہاتھ جھٹکا

"تمہیں لگتا ہے کہ میں ایسا کچھ کر سکتا ہوں؟"میں تو تمہاری زندگی خوشیوں سے بھرنا چاہتا تھا۔۔"احراز کی تکلیف بھرنے لگی تھی

"آپ نے ایسا کیا ہے احراز راجپوت۔۔"اور میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔"شدید نفرت۔۔۔چراغ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ چبا کر بولی

www.novelsclubb.com

"مجھے میرا قصور بتاؤ؟"میری کیا خطا ہے۔۔"جو تم میری جان لینے پر آئی۔۔"اور تمہارے چہرے پر کوئی افسوس بھی نہیں؟"مجھے بتاؤ مجھ پر تمہیں رحم نہیں آتا؟"میری آنکھوں میں تمہیں اپنے لیے پیار نظر نہیں آتا؟"جس شدت سے میں تمہیں چاہتا ہوں۔۔"کیا وہ شدت تمہیں غلط لگتی ہے۔۔"اُس کا ہاتھ اپنے

ہاتھ میں لیتا احراز تکلیف دہ لہجے میں بولا اُس کے چہرے کی رنگت بدلنے لگی تھی۔۔"وہ اپنا ہوش کھونے لگا تھا

"ہاں مجھے سب فریب لگتا ہے۔۔"سب فریب آپ کسی سے پیار نہیں کرتے۔۔"آپ ایک پتھر انسان ہیں۔"اُس کی بات پر اپنا سر نفی میں ہلاتی چراغ نے چیخ کر کہا

"تم سے کرتا ہوں۔۔"اور تم پر یہ جان تو کیا۔۔"اگر میرے پاس پوری دُنیا ہوتی تو وہ تم پر قُربان کر دیتا۔۔"جانے یہ کیسی محبت ہے۔۔"جو تمہیں بے رحم بنا دیکھ کر بھی تمہاری طلب کر رہا ہے۔۔"احراز عجیب لہجے میں بولا تو چراغ نے ہاتھ کی مدد سے وہ خنجر اپنے قریب کیا

"میرا مقصد پورا ہو گیا ہے۔۔"اور اب نہ مجھے یہ زندگی نہیں چاہیے۔۔"آپ کو ایسے دیکھ کر میری سالوں پُرانی خواہش پوری ہو گئی ہے۔۔"سکون مل رہا ہے۔۔"میں وہاں جاؤں گی۔۔"جہاں مجھے بہت پہلے ہونا چاہیے۔۔"چراغ خنجر

اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگی تو احراز کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔"اُس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگی تھی۔۔"وہ اُس کی بات سمجھ تو نہیں پایا تھا لیکن اُس کے ہاتھوں کی حرکت نے اُس کے جسم سے بچی کُچی جان بھی نکال لی تھی۔۔"اُس سے پہلے چراغ وہ خنجر اپنے پیٹ میں گھونپ ڈالتی۔۔"احراز اپنی تکلیف نظر انداز کرتا آگے بڑھ کر درمیاں میں روک لیا تھا۔۔"جس پر چراغ نفرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

"ننن نہیں۔۔اپنا سر نفی میں ہلاتا احراز ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"محبت جو ہوئی تو پتا چلا اُس مرض کا

"مانو جو درد ہے "وہی دوا ہے

"اپنے آنسوؤ کو بیدردی سے پونچھتی وہ بے مقصد اُس کا چہرہ تکنے لگی۔۔"جس کے

گرد خون جمع ہونے لگا تھا۔۔"اُس کے چہرے سے نظریں ہٹاتی وہ اپنے بے جان وجود کو سہارا دیتی اُٹھ کر جانے کی کوشش کرنے لگی تو ابھی وہ دروازے تک ہی پُہنچی تھی۔۔"جب اُس کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔"اُس کو پتا بھی نہیں چلا اپنے سر پہ ہاتھ رکھتی وہ نیچے گرتی خود بھی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئ تھی۔۔"دوسری طرف وفا بیگم حواس باختہ افروز بیگم کے ساتھ کمرے میں آئی تھی تو اندر دل کو ہلا دینے والا منظر دیکھ کر اُن کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔۔"وہ ساکت سی اپنے اکلوتے بیٹے کے جسم سے خون کو کسی فوارے کی طرح بہتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔"افروز بیگم کے خود اپنے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے وہ یقین نہ کر پائی کہ ایسی بے رحمی کا مظاہرہ کرنے والی "چراغ" تھی

"جتنا میرے فارس کا خون بہا تھا نہ اُتنا اُس شخص کا بھی بہے گا۔۔"جیسی تکلیف میں نے فارس کی دیکھی تھی نہ ویسی تکلیف میں اُس شخص کی بھی دیکھوں گی۔۔"لیکن

فرق اِتنا ہو گا کہ فارس کے وقت میرا دل لرز رہا تھا۔۔"تڑپ رہا تھا آنکھوں میں پانی تھا پر جب اُس شخص کو ماروں گی تو کچھ کر جانے کی چمک میرے چہرے پر ہو گی۔۔"آنکھوں میں آنسو ہو گے۔۔"لیکن خوشی کے ہو گے۔۔جیت کی خوشی ہر خوشی پر حاوی ہو گی۔۔"

"احراز کی ایسی حالت دیکھ کر افروز بیگم کو بے ساختہ چراغ کے الفاظ یاد آئے تھے۔۔"اُن کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔"بیہوش چراغ سے اُن کو پہلی بار کوئی ہمدردی محسوس نہ ہوئی تھی۔۔"جس نے انتقام کی آگ میں جل کر اپنے ہی گھر کو آگ لگا دی تھی۔

.Flash back

کیا تصویر میں زیادہ پیار لگ رہا ہوں میں۔۔؟"چراغ احراز کی ایک تصویر کو ٹکٹکی باندھے دیکھنے میں مصروف تھی۔"جب اچانک وہ اُس کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیکر پوچھنے لگا تو وہ جز بز ہوئی تھی

"آپ کو اسپورٹس گاڑیوں کا شوق ہے؟"لیکن میں نے تو کبھی آپ کو اسپورٹس کار ڈرائیو کرتا ہوا نہیں دیکھا۔۔"چراغ اُس کا حصار توڑتی اُس کی طرف رُخ کیے بولی تو احراز ہلکا سا مسکرایا

"شرم"دہشت"جھجھک،پریشانی

"ناز سے نام کیوں نہیں لیتی

"آپ،وہ،جی'مگر،یہ سب کیا ہے۔۔؟

"تم میرا نام کیوں نہیں لیتی۔۔"

www.novelsclubb.com

"جواب میں احراز نے شعر عرض کیا تو چراغ اُس کو گھورنے پر مجبور ہو گئ۔۔

"آپ شاید مذاق کے موڈ میں ہیں۔۔"چراغ طنز ہوئی

"تمہارے منہ سے اپنا نام سُننے کے موڈ میں ہوں۔۔"تم میرا نام کیوں نہیں لیتی چراغ؟"میرا دل چاہتا ہے تمہاری زبان سے اپنا نام سُننے کو۔۔۔احراز شانے اُچکا کر بولا

"آپ میرے سوال کا جواب دے۔چراغ اپنی جگہ بضد تھی۔

"پہلے تم پیار سے میرا نام لو۔۔۔وہ بھی احراز تھا جو ضد پر آ گیا تھا

"نہ دے جواب۔۔چراغ سر جھٹک کر کہتی جانے لگی تھی جب احراز نے بازو پکڑ کر اُس کو اپنے روبرو کھڑا کیا اور اُس کی آنکھوں میں موجود گلاسس کو آنکھوں سے اُتارا

"میں نے سُنا تھا تم گلاسس کا یوز کرتی ہو۔۔"لیکن آج دیکھا پہلی بار ہے کافی کیوٹ لگتی ہو اِس میں۔۔احراز اُس کی عینک دیکھ کر بولا تو چراغ نے اُس کو کوئی جواب نہیں

دیا۔۔"جس پر احراز نے اُس کی عینک خود اپنی آنکھوں میں لگائی

"کیا میں کیوٹ لگا تمہیں؟"احراز نے مسکراہٹ دبائے پوچھا تو چراغ نے تاسف سے اُس کو دیکھا جو صرف اُس کو زچ کرنا جانتا تھا۔

"مجھے اِس وقت بہت بُرے لگ رہے۔۔چراغ اُس کے چہرے سے نظریں ہٹاتی بولی

"ہیں وہ کیوں؟"احراز کو گویا صدمہ لگ گیا

"آپ نے مجھے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔چراغ نے نروٹھے پن سے اُس کو دیکھ کر کہا تو اُس کا ایسا انداز دیکھ احراز سؤ بار واری صدقے ہونے کو تیار تھا۔

"تم نے کیا پوچھا؟"مجھے یاد نہیں۔۔۔احراز نے مسکرا کر کہا

آپ کو اسپورٹس گاڑیوں کا شوق ہے؟"لیکن میں نے تو کبھی آپ کو اسپورٹس کار ڈرائیو کرتا ہوا نہیں دیکھا۔۔""چراغ نے اپنا سوال دوبارہ دوہرایا

"بادام کھانے لگی ہو کیا؟"آجکل تم کوئی بات بھولتی نہیں یا میں یہ سمجھوں کہ

میری صحبت کا کمال ہے۔۔احراز اُس کو چھیڑنے سے باز نہ آیا

"بات نہ کرنا آپ کبھی اب مجھ سے۔۔تپ کر کہتی اُس کے ہاتھ سے اپنے گلاسس لینے والی تھی جب احراز نے اپنا وہ ہاتھ اُپر کیا

"ایک وقت تھا جب مجھے لوگوں کی بھیڑ میں گاڑی ڈرائیور کرنے کا کریز تھا۔۔اُس آنکھوں پر گلاسس لگائے احراز نے کھوئی ہوئی کیفیت میں اُس کو بتایا

"لوگوں کی بھیڑ؟"چراغ کو لگا شاید اُس کو سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔"ورنہ لوگ تو سنسان جگہ کا انتخاب کرتے ہیں

"ہاں لوگوں کی بھیڑ میں لیکن اب ایسا کوئی شوق نہیں۔۔احراز اُفسردگی سے بولا

"اب کیوں نہیں ہے؟"چراغ نے بے ساختہ پوچھا

"بس ایسے ہی خیر چھوڑو اور باہر آؤ ناشتہ تیار ہے۔۔"احراز سر جھٹک کر کہتا اُس کا ہاتھ پکڑے باہر لایا تو چراغ کٹی ڈال کی طرح اُس کے ساتھ چلتی گئی۔۔"اُس کا دماغ اُلجھ چُکا تھا۔"کچھ تھا جو اُس کو کھٹکنے لگا تھا لیکن وہ کیا تھا؟"یہ وہ سمجھ نہ پائی تھی۔

"آ گئے تم دونوں۔۔وفا بیگم اُن دونوں کو دیکھ کر مسکرائیں تھیں

"جی آپ پلیز فروٹ پاس کریئے گا۔۔"احراز نے جواباً مسکرا کر کہا"تو وفا بیگم نے اپنے پاس موجود فروٹ باسکٹ اُس کی طرف کیا

"تم کیا لو گی؟"احراز نے خاموش بیٹھی چراغ سے پوچھا تو وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگی

"بس ایپل۔۔چراغ نے کہا تو احراز اُس کے لیے ایپل کاٹنے لگا تھا۔۔"جو س پیتی وفا بیگم یہ سارا منظر ملاحظہ فرما رہی تھی۔۔"خاص طور پر احراز کو جس کی ساری توجہ کا مرکز چراغ تھی۔۔"وہ غور سے اُس کو دیکھنے لگی جواب چراغ کی ناشتے میں عدم دلچسپی دیکھ کر ڈانٹ رہا تھا۔۔"احراز کی نظروں میں چراغ کے لیے جو"ستائش تھی وہ اُن کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔۔"وہ جان گئی تھیں کہ اُن کا محبت سے انکاری بیٹا مرضِ محبت میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔"کیونکہ آج سے پہلے اُنہوں نے احراز کی

نظروں میں کسی کے لیے ایسی ستائش نہ دیکھی تھی۔۔"یشم کے لیے بھی نہیں۔۔"جس طرح اُس کی نظریں چراغ پر رُک سی گئی تھیں ایسا وہ پہلی بار ہوتا دیکھ رہی تھیں۔۔"اور وہ خوش بھی ہوئیں تھیں کہ احراز خوش ہے اپنی شادی سے۔۔"ورنہ اُن کو ڈر تھا کہی وہ سمجھوتے کے تحت بس یہ نکاح نبھانہ رہا ہو

"میں ضروری کام سے باہر جارہا ہوں۔"اگر تمہیں کچھ چاہیے تو بتادو۔۔احراز چراغ کی طرف دیکھ کر بولا جو ناشتے کے بعد باہر اُس کے ساتھ آئی تھی

"مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"تم ٹھیک ہو نہ؟"احراز اُس کو اپنی طرف کرتا پوچھنے لگا

"جی میں ٹھیک ہوں۔۔"چراغ نے جواب دیا

"تم مسکرایا کرو نہ۔۔"تمہیں پتا میں ہر وقت تمہیں ہنستا مسکراتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"تم اُداس ہوتی ہو تو میں بھی اُداس ہو جاتا ہوں۔۔"اُس کے چہرے پر

بالوں کی آوارہ لٹوں کو پرے کرتا احراز مسکرا کر بولا

"آپ کیوں اُداس ہوتے ہیں؟"چراغ نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا۔۔"تو احراز نے پہلی بار اپنا حق استعمال کر کے اُس کے ماتھے کا بوسہ لیا

"کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔"میری چاہت اور میری محبت بھی۔۔احراز نے بتایا تو چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے

"ایسے جلدی محبت نہیں ہوتی ابھی تو ہماری شادی کو بس ایک ماہ ہوا ہے۔۔"چراغ اُس سے نظریں چُرا کر بولی۔"وہ نہیں چاہتی تھی کہ احراز کو اُس سے محبت ہو

"جلدی یا دیر نہیں ہوتی۔"محبت تو بس محبت ہوتی ہے جب کبھی کبھار ایک نظر میں ہو جاتی ہے۔۔"خیر ابھی میں جا رہا ہوں۔۔"آنے میں وقت لگ سکتا ہے کیونکہ آفس بھی جانا ہے۔۔"تم اپنا اور عدن کا خیال رکھنا۔۔"فضول باتوں کو مت سوچنا۔۔"کوئی فنی سی مووی لگا کر مسکراتی رہنا۔۔"میں شیور ہوں تم مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہو گی۔۔"احراز مشکل سے اُس سے الگ ہو کر بولا

"آپ کا شکریہ۔۔چراغ نے اُس کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھا تو کہا

"کس لیے؟"احراز کو سمجھ میں نہیں آیا

"پتا نہیں بس دل نے کہا تو بول دیا۔۔چراغ کشمش میں مبتلا ہوتی بولی

"کیا دل کچھ اور کہنے کو نہیں کہتا؟"احراز اُس کی بات پر مبہم مسکراہٹ سے بولا

"مطلب؟"چراغ جان نہ پائی

"یہاں آؤ۔۔احراز نے اپنی طرف آنے کا کہا تو وہ آہستگی سے چلتی اُس کے سامنے کھڑی ہوئی تو احراز نے اُس کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

"میرے دل نے بھی کہا تمہیں سینے سے لگانے کو۔۔"احراز ہنوز ویسی پوزیشن میں کھڑا اُس سے بولا تو جانے کیوں چراغ کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔۔"دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا تھا

"اب مجھے دیر ہو رہی ہو تو میں جا رہا ہوں۔۔"واپس آؤں گا تو تفصیل سے بات کروں گا۔۔احراز اُس کو خود سے الگ کرتا بولا تو وہ بس اپنا سر ہلا پائی تھی۔۔"جس

پر احراز ایک گہری نظر اُس پہ ڈالتا گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا تو چراغ بھی واپس اندر کو جانے لگی جب لاشعوری طور پر اُس کی نظر پورچ کی طرف اُٹھی تھی جہاں ڈرائیور گاڑیوں کو شاید دھو رہا تھا۔۔"لیکن چراغ کی نظر ایک آخر میں کھڑی ایک ریڈ کار کی طرف تھی۔۔"جو اُس کو جانے پہچانی سی لگی تھی۔۔"پھر نظر کے سامنے احراز کی کمرے میں چسپاں تصویر آئی تو وہ خود کو پورچ کی طرف آنے سے روک نہ پائی تھی۔۔

"آپ کو کہی جانا تھا؟"ڈرائیور نے اُس کو پورچ میں دیکھا تو فوراً سے پوچھا

"وہ گاڑی۔۔۔چراغ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اُس گاڑی کی طرف اِشارہ کیا تھا

"جی وہ گاڑی تو سالوں سے پڑی ہے۔۔"تقریباً چھ سات سال۔۔"ٹوٹی ہوئی پُرانی ہے۔"احراز صاحب کی لیکن اُس کے بعد بھی جانے کیوں احراز صاحب نے پورچ میں رکھا ہوا ہے۔۔"ڈرائیور اپنی معلومات مطابق اُس کو بتانے لگا تو چراغ مزید گاڑی کے قریب آئی تو اُس کا لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔"وہ بے ساکت

پتلیوں سے گاڑی کا نمبر دیکھنے لگی۔۔"یہ وہ نمبر تھا جو وہ اگر خود کو بھی بھول جاتی تو یہ نمبر کبھی نہ بھول پاتی اور سب سے بڑی بات گاڑی کا سامنے والا ٹوٹا ہوا شیشہ۔۔"اور گاڑی کی نمبر والی تختی پر خون کی بوندوں کا ہونا دیکھ کر اُس نے اپنی ہتھیلی منہ پر سختی سے جمالی تھی۔۔۔"

"میرے فارس کا خون۔۔"آنکھوں سے آنسو کسی سیلاب کی صورت میں بہنے لگے تھے۔۔"وہ نیچے بیٹھتی سوکھا ہوا وہ خون دیکھنے لگی جو ابھی تک گاڑی میں لگا ہوا تھا شاید اُس رات کے بعد گاڑی کو ورکشاپ میں نہیں لے جایا گیا تھا۔۔"اب جانے چراغ کی خوشقسمتی تھی یہ یا پھر احراز کی بدقسمتی جو پورچ کا گیٹ اوپن تھا۔۔"اور چراغ کی نظر اُس گاڑی پر پڑ گئی تھی جو احراز نے جانے کیوں ایسے اپنے پاس رکھی ہوئی تھی۔

"میڈم آپ ٹھیک ہو؟"ڈرائیور اُس کو ایسے دیکھ کر پریشان ہو گیا۔۔"جبکہ وہ ایک بار پھر ٹوٹ گئی تھی۔۔"اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ احراز وہ انسان ہے جس نے

اُس کے فارس کو مارا تھا۔۔"اور وہ اُس شخص کے ساتھ رہی تھی۔۔"اُس شخص میں پناہ ڈھونڈنے لگنے تھی۔۔"یہ سب خیال آتے ہی اُس کو خود سے نفرت سی ہونے لگی تھی۔۔"پھر اچانک اُس کو افروز بیگم کا خیال آیا تو اُس کو اب سمجھ میں آنے لگا کہ کیوں وہ گاڑی والی بات پر نظریں چُراتی تھی۔"کیوں بار بار اُس کو بھول جانے کا کہتی تھیں

"کیا اُن کو پتا تھا؟"یہ پہلا خیال تھا جو اُس کے دماغ میں آیا تھا۔۔"اُس کے بعد اُن سے پہلی مُلاقات اُس کو یاد آنے لگی تھی۔

"ماضی":

"ٹھیک سے کھانا کیوں نہیں کھاتی تم؟"دیکھو کس قدر کمزور ہو گئی ہو۔۔"اور رنگت بھی کملا سی گئی ہے تمہاری۔۔وہ عورت پنکی کے ساتھ بیٹھتی اُس سے بولی جو پچھلے دو دنوں سے درگاہ میں بیٹھی ہوئی تھی"لیکن نہ بات کرتی تھی اور نہ کسی کی

طرف دیکھتی تھی بس ایک جگہ نظر جمائے بیٹھی جانے کن خیالوں میں گم رہتی تھی۔

"بھوک نہیں لگتی۔۔"پنکی نے بغیر دیکھے بتایا

"بھوک نہ بھی لگے تو کھانا پڑتا ہے۔۔وہ گہری سانس بھر کر بولی

"دل نہیں کرتا۔۔وہ مختصر بولی کبھی کوئی تیسرا اُن کے پاس بیٹھا تو پنکی نے سر اٹھا کر دیکھا جہاں ایک عورت خود کو چادر میں چُھپائے بیٹھی اُس کو دیکھ رہی تھی۔

"تم پنکی ہو؟"وہ خاتون اُس کو مسکرا کر دیکھ کر بولی

"جی اور آپ کون؟"پنکی نے اجنبی نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا

"میرا نام افروز ہے۔۔"تمہاری ماں کی کزن ہوں۔۔"اور تمہاری خالہ ہوئی میں۔۔"افروز بیگم نے اپنا تعارف کروایا

"میری بس ایک خالہ تھی۔۔جواب میں پنکی نے یہ کہا

"تم مجھے جانتی نہیں۔۔"وجہ میری شادی دوسرے شہر میں ہوئی تھی۔"خیر میں

تمہیں لینے آئی ہوں۔۔"افروز بیگم نے کہا تو پنکی نے چونک کر اُن کو دیکھا

"لینے مطلب؟

"تمہاری ماں کی آخری خواہش تھی کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔۔"اپنی بیٹی کی طرح۔۔۔افروز بیگم نے کہا تو پنکی یکدم سیدھی ہوئی تھی

"آخری خواہش سے کیا مراد؟"میری ماں کیسی ہے؟"کچھ غلط ہونے کا احساس اُس کو شدت سے ہوا تھا

"سال پہلے اُس کی وفات ہو گئی تھی ہارٹ اٹیک سے۔۔"میرے پاس ایک کوریئر میں اُس کا خط آیا تھا۔۔"جس میں اُس نے مجھے تمہارے مطلق سب کچھ بتا دیا۔۔"میں نے تمہیں بہت تلاش کیا لیکن تم مجھے کہی ملی نہیں اور اب پتا چلا کہ تم یہاں ہو تو میں چلی آئی تمہیں لینے۔۔"افروز بیگم اُس کی اندرونی کیفیت سے یکسر انجان سب کچھ بتاتی گئی تو پنکی کا دل شدت سے چاہنے لگا کہ وہ دھاڑے مار مار روئے لیکن وہ بے بس ہو چکی تھی۔۔"اب تو آنسو بھی اُس کے خشک ہو چکے

تھے۔۔

"میری ماں بھی چلی گئ۔۔" کتنی بد قسمت ہوں نہ میں نہ آخری دیدار اپنے فارس کا کر پائی اور آخری لمحات میں اپنی ماں کے ساتھ بھی موجود نہ تھی میں۔۔"بس ایک وہ تھیں بچی میرے پاس اللہ نے وہ بھی لے لی۔۔"اور آپ کہتی ہیں کہ اللہ نے میری زندگی میں خوشیاں لکھی ہوئی۔۔"افروز بیگم کی بات سن کر ٹوٹے ہوئے لہجے میں اُس عورت سے بولی جو کافی ہمدرد نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

"صبر

"خُدا کے واسطہ ہے مجھے صبر کرنے کا نہ کہے۔۔"وہ کچھ اُن سے کہنے لگی تھی۔۔"جب پنکی اُن کے آگے ہاتھ جوڑ کر بات کو درمیاں میں کاٹ کر چیختے ہوئے کہا

"بیٹا خود کو سنبھالو۔۔۔"افروز بیگم نے آگے بڑھ کر اُس کو اپنے ساتھ لگایا

"آنکھوں پر اثر پڑ گیا ہے۔۔"اِس کو علاج کی ضرورت ہے۔۔"ورنہ جتنا یہ رو چکی

ہے۔۔"اپنی بینائی کھو دے گی۔۔۔۔وہ عورت پنکی کو دیکھتی افروز بیگم سے بولی جو پریشان سی پنکی کی حالت کو دیکھ رہی تھیں

"چلو بیٹا۔۔افروز بیگم نے نرمی سے کہا تو وہ اپنا سر نفی میں ہلانے لگی

"یہاں تھوڑا بہت سکون ہے۔۔"یہاں سے میں نہیں جاؤں گی کہی بھی۔۔پنکی اُن سے الگ ہوتی سنجیدگی سے بولی

"ضد نہیں کرو بیٹا تمہاری ماں کو تمہاری پریشانی کھا گئی۔۔"اور اب تم پھر بھی ضد کر رہی ہو۔۔"اُس کی روح کو سکون تب ملے گا جب تم میرے پاس رہنے لگوں گی۔۔"اور تمہاری ماں چاہتی تھی کہ تم فارس کا خواب پورا کرو۔۔"افروز بیگم نے سمجھانے والے انداز میں اُس سے کہا

"فارس کا خواب؟"پنکی بے چین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی

"وہ ڈاکٹر بننا چاہتا تھا۔۔"لیکن بن نہ پایا تو تم اُس کی خواہش کو پورا کرو ڈاکٹر بن کر۔۔"جو وہ نہ کر پایا وہ تم کرو۔۔۔افروز بیگم اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر

کر بولی

"میں کیسے ؟"ڈاکٹر بننا آسان نہیں میرا دماغ کام نہیں کرتا۔۔"آپ بتائے میں کیا کروں؟"پنکی رنجیدہ آواز میں بولی

"فارس تمہاری محبت تھی نہ؟"افروز بیگم نے پوچھا

"فارس میری محبت ہے۔۔"اور ہمیشہ رہے گا۔۔"پنکی اپنی بات پر زور دیتی ہوئی بولی

"ہاں تو کیا تم اپنے فارس کے لیے اِتنا نہیں کر سکتی؟"تمہیں اندازہ ہے تمہیں ڈاکٹر بنتا ہوا دیکھ کر اُس کی روح کو کتنا سکون ملے گا۔۔"تم ایک کوشش تو کر سکتی ہو نہ ہمت تمہیں فارس کی محبت دے گی۔۔"افروز بیگم نے اُس کو ہر لحاظ سے منانا چاہا

"ہاں میں کروں گی۔۔"اپنے فارس کا خواب پورا جو وہ کرنا چاہتا تھا وہ میں کروں گی۔۔"پنکی اچانک بولی

"ہاں تو اُس کے لیے تمہیں میرے ساتھ آنا ہو گا۔۔افروز بیگم پر سکون سانس

خارج کرتی بولی

"آپ کے ساتھ کہاں؟"پنکی نے پوچھا

"اسلام آباد۔۔۔افروز بیگم نے بتایا تو اُس کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا تھا

"میں وہاں نہیں چل سکتی۔۔"اسلام آباد نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔"اب وہاں آکر اپنے زخموں پر نمک چِھڑکنے نہیں آؤں گی میں۔۔۔پنکی نے اپنا سر زور شور سے نفی میں ہلایا تھا

"پ

"یہ دیکھے آپ۔۔افروز بیگم پنکی سے کچھ کہنے لگی تھی۔۔"جب وہ عورت کاغذ اُن کی طرف بڑھانے لگی تو وہ اپنی بات روک کر اُس کاغذ کو دیکھنے لگی۔۔"جو ایک گاڑی کا اسکیچ تھا

"یہ کیا ہے؟"افروز بیگم کو سمجھ میں نہ آیا۔۔"اور اُن کے پوچھنے پر وہ عورت اُس کو سب بتانے لگی جس کو سن کر افروز بیگم کو کافی حیرانگی ہوئی تھی لیکن گاڑی کا نمبر

دیکھ کر اُن کے دماغ میں اچانک کچھ کلک ہوا تھا۔۔"پھر وہ قابلِ رحم حالت میں بیٹھی پنکی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"اگر بدلا لینا ہے تو یہ تب ممکن ہے۔۔"جب تم اسلام آباد چلو گی۔۔"کیونکہ یہ کہانی تو وہاں سے شروع ہوئی تھی۔۔"افروز بیگم کچھ سوچ کر اُس سے بولی

"وہاں نہیں آؤں گی میں۔۔"پنکی اپنی جگہ بضد تھی

"پھر تم فارس کا بدلا نہیں لے سکتی۔۔"یہاں بیٹھے کچھ نہیں ہو گا۔۔"میرے ساتھ چلو گی تو میں تمہیں سپورٹ کروں گی۔۔"پھر دیکھنا تم جو چاہتی ہو وہ ہو جائے گا۔۔"افروز بیگم نے کہا تو پنکی کو ایک چھوٹی سی اُمید کی کرن نظر آئی

"کیا ایسا ہو سکتا ہے؟"بے اختیاری کی کیفیت میں پنکی نے اُن کو دیکھ کر پوچھا

"بلکل ہو سکتا ہے۔۔"یہ حادثہ وہاں ہوا ہے تو تمہیں سُراخ بھی وہاں ملے گا۔۔"اور اُس کے لیے تمہیں میرے ساتھ آنا ہو گا۔۔"میرے ساتھ رہنا ہو گا۔۔"افروز بیگم نے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئ

"سوچو نہیں پنکی۔۔"بس اُٹھو اور چلو میرے ساتھ۔۔"افروز بیگم نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا

"ہاں میں آؤں گی۔۔"پنکی نے جلدی سے کہا

"تو اُٹھو۔۔"افروز بیگم جواباً بولی

"ابھی نہیں ابھی مجھے کچھ کام کرنے ہیں۔۔پنکی نے بتایا

"کیسے کام؟"افروز بیگم کو سمجھ میں نہ آیا

"فارس کا سامان لانا ہے۔۔"اُس کے کپڑے اُس کے پرفیوم۔۔"اُس کی گھڑیاں"اُس کے جوتے"اُس کے بالوں کا برش ہر ایک چیز جس میں اُس کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔۔"وہ میں اپنے ساتھ لاؤں گی۔۔"اسپیشلی اُس کا لیب کوٹ وہ پہنو گی تو ایسا لگے گا جیسے میں اُس کے حصار میں ہوں۔۔"اُس کی کتابوں کو بھی اپنے ساتھ رکھوں گی۔"اماں کے گھر بھی جاؤں گی وہاں یہ خوفیہ جگہ پر میں نے پیسے رکھے ہیں اُس میں وہ پیسے ہیں جو میرا فارس مجھے عیدی پر دیتا تھا۔۔"ارے

نہیں(وہ چونک سی گئ)وہ تو اسلام آباد کے گھر میں کسی جگہ پر رکھ دیئے ہیں۔۔"خیر جگہ یاد آئے گی تو وہاں سے اُٹھالوں گی۔"پنکی بولی تو افروز بیگم اُس کی دیوانگی دیکھ کر دنگ سی رہ گئیں وہ جس انداز میں ہر ایک چیز بیان کر رہی تھی۔۔"ایسے میں وہ اُن کو دماغی طور پر ٹھیک نہ لگی تھی

"ہاں تمہیں جو کرنا ہے وہ کر لینا۔۔"لیکن ابھی ہمیں چلنا چاہیے یہاں سے۔۔افروز بیگم نے سر جھٹک کر اُس سے کہا تو پنکی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"وہ جب افروز بیگم کے ساتھ فارس کے گھر آئی تو پُرانی یادیں تازہ ہونے لگیں تھیں۔۔"بیتے لمحے کسی فلم کی طرف اُس کو اپنے سامنے نظر آرہی تھی۔۔"جہاں وہ تھی اور اُس کا فارس تھا۔۔"لیکن گھر کے باہر بڑا سا تالا دیکھ کر پنکی پریشانی افروز بیگم کو دیکھنے لگی۔

"یہاں جو لوگ رہتے تھے۔۔"وہ کہاں گئے؟"افروز بیگم اُس کی نظروں کا مفہوم

www.novelsclubb.com

سمجھتی گیٹ پر موجود چوکیدار سے پوچھنے لگی تو وہ غور سے پنکی کو دیکھنے لگا

"وہ تو یہاں سے چلے گئے۔۔"چوکیدار نے بتایا

"چلے گئے لیکن کہاں؟"افروز بیگم نے پوچھا

"بڑے صاحب کے بیٹے کے بعد بیٹی کی بھی موت ہو گئی تھی۔۔"جس وجہ سے بیگم صاحبہ کا دماغی توازن بگڑ چُکا تھا تو ملک سے باہر چلے گئے۔۔چوکیدار نے بتایا تو پنکی کو رونا آیا

"لیکن کیسے؟"خالو تو بیمار تھے نہ؟"پنکی نے ہمت کر کے پوچھا

"آپ پنکی میڈم ہو نہ؟"چوکیدار اُس کے مخاطب کرنے پر بولا

"جی۔۔پنکی نے سر اثبات میں ہلایا

"بڑے صاحب آپ کو یاد کرتے تھے۔۔"اُنہوں نے ایک امانت ہمارے پاس چھوڑی تھی۔۔"رُکے ہم وہ لاتے ہیں۔۔"چوکیدار اِتنا کہتا اپنے کوارٹر کی طرف بڑھا تھا۔۔"اور جب وہ واپس آیا تو اُس کے پاس ایک بڑا سا بیگ اور کچھ فائلز تھی۔

"یہ سب کیا ہے؟"پنکی کا دل زور سے دھڑکا تھا

"اِس بیگ میں فارس صاحب کی چھوٹی سی چھوٹی چیز موجود ہے۔۔"جو کچھ وہ استعمال کرتے تھے۔۔"اُن کو شاید پتا تھا کہ آپ آئے گی۔۔"اِس لیے یہ سب مجھے دے گئے۔۔"اور میں ڈیوٹی بھی اِس لیے دے رہا تھا۔۔"اُنہوں نے کہا تھا یہ چیزیں آپ کو دینی ہیں۔۔"چوکیدار نے بتایا تو پنکی نے جلدی سے اُس کے ہاتھ سے بیگ لیا جو کافی بھاری تھا۔۔"لیکن اُس کو وزن محسوس کہاں ہو رہا تھا۔۔"وہ تو بیگ کھول کر اُس کی چیزیں کو دیوانہ وار چھو رہی تھی۔

"اِن فائلز میں کیا ہے؟"افروز بیگم نے پوچھا

"پتا نہیں آپ دیکھے۔۔"چوکیدار نے کہا تو اپنی آنکھیں صاف کرتی پنکی نے اُس کے ہاتھ سے وہ فائلز لی تو ایک میں فارس کے سارے ڈاکیومینٹس تھے تو دوسری میں اُس کا نکاح نامہ اور اُس کی دو کاپیز تھی۔۔"ساتھ میں ایک چیک بھی تھا جس میں اُس کا حق مہر بھی لکھا ہوا تھا۔۔"تیسری فائیل میں اسلام آباد کا جو گھر تھا اُس

کے کاغذات تھے۔۔" باقی جو آخری فائل تھی۔۔"اُس میں فارس کی ساری جائیداد اُس کے نام تھی۔۔"اِن سب چیزوں کو دیکھتی وہ پاگل ہونے کے در پر تھی۔۔"جہاں ہر چیز تھی لیکن وہ نہیں تھا جس وجہ سے اُس کے پاس یہ سب کچھ تھا۔۔"جو اُس کا تھا۔۔"وہ نہیں تھا آخر تو کیوں نہیں تھا؟"وہ جا چُکا تھا پر اُس کا فیوچر سکیور کر کے گیا تھا۔۔"جائیداد کے کاغذات میں اُس کے سائن دیکھ وہ جان گی کہ اپنے حصے کا سب کچھ وہ اپنی حیات میں اُس کا کر گیا تھا۔۔"پر کیا وہ جانتا نہیں تھا اُس کا کوئی فیوچر تب تھا جب وہ خود اُس کے ساتھ ہوتا۔۔"اگر وہ نہیں تو یہ چیزیں اُس کے کس کام کی تھیں؟"سوچ سوچ کر اُس کے دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔

"یہ گھر کی چابیاں۔۔۔چوکیدار نے چابیاں اُس کی طرف بڑھائیں

"حوصلہ کرو بیٹا۔۔اُس کو ٹوٹتا بکھرتا دیکھ کر افروز بیگم نے آگے بڑھ کر سینے سے لگایا تو وہ زار و قطار رونے لگی تھی۔۔"اِتنا کہ افروز بیگم کی اپنی آنکھیں نم ہونے لگی

تھیں۔۔"اُن کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ اُس کو کیسے سنبھالتی جو مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔۔" یہاں آنے سے پہلے "پنکی سے ملنے سے پہلے اُن کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اِتنی کم عمر ہو گی۔۔"آخر وہ روتی کیوں نہ اپنا سب کچھ گنوا بیٹھی تھی۔۔"ایک فارس کے جانے کے بعد اُس کی پوری ہنستی بستی زندگی اُجڑ گئ تھی۔۔" باری باری سب کچھ ریت کی مانند اُس کے ہاتھوں سے نکلتا گیا تھا۔۔"اب اِس دُنیا میں رہا کون تھا جس کے سہارے اور جس کے لیے وہ زندہ رہتی۔۔"شوہر کی موت پر صبر کرتی۔۔"تو اپنا نو مولود بچہ یاد آتا۔۔"اگر اُس پر بھی صبر کرتی یاد آتا ایک واحد سہارا جو اُس کے پاس اُس کی ماں کا بچہ تھا وہ بھی اُس کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئ تھی۔۔"اب وہ تھی اور اُس کی تنہائیاں جس کو لیکر اُس کو اِس بے رحم دُنیا میں سروائیو کرنا تھا۔۔"لاپرواہ زندگی گزارنے والی۔"کسی کی بھی نہ سُننے والی"ہر ایک کی ناک میں دم کر کے رہنے والی پنکی جہانگیر نے تو خواب میں بھی نہ سوچا تھا اُس کی زندگی میں ایک ایسا دن بھی آئے گا جس کے بعد ہر دن اُس کو

اپنے فارس کے بغیر رہنا ہو گا۔۔"اُس سے ملے بغیر۔۔"اُس کو دیکھے بغیر۔۔"اُس سے بات کیے بغیر

"بس کر جاؤ بیٹا۔۔۔اُس کو بہت وقت تک خاموش ہوتا نہ دیکھ کر افروز بیگم نے اُس سے کہا

"آپ جائے میں بعد میں آؤں گی۔۔"اُن سے الگ ہوتی پنکی سنجیدگی سے بولی

"بعد میں کیسے ؟"تم آج ہی چل رہی ہو میرے ساتھ۔۔افروز بیگم نے کہا جس کی آنکھوں سے آنسو رُکنے کو تیار نہ تھے

www.novelsclubb.com

"آپ بے فکر رہے میں آجاؤں گی۔۔"بس آپ اپنے گھر کا ایڈریس لکھ کر مجھے دے۔۔"میں کچھ وقت یہاں رہنا چاہتی ہوں۔۔۔"فارس کے گھر۔۔۔پنکی نے گھر کی طرف دیکھ کر کہا

"بڑا تالا لگا ہوا ہے۔۔"تم کیسے رہ سکتی ہو وہاں۔۔افروز بیگم کو سمجھ میں نہیں آیا کہ

وہ پنکی کو اپنی بات کیسے سمجھانے کی کوشش کرے

"دُنیا میں اکیلی ہوں۔۔"اگر کچھ دن گھر میں اکیلی رہوں گی تو کوئی بڑی بات نہیں۔۔پنکی نے تلخی لہجے میں بولا

"پن

"چراغ نام ہے میرا۔۔"آپ اب بس مجھے چراغ بولا کرے۔۔"پنکی تو بس میں فارس کے لیے تھی۔۔"وہ نہیں تو پنکی نہیں۔۔"زندگی کا کوئی رنگ نہیں۔۔"میرا نام چراغ ہے۔۔اُس نے کہا تو افروز بیگم بس اُس کو دیکھتی رہ گئ

"حال:

"ارے چراغ بیٹا تم یہاں؟"اکیلی آئی ہو یا احراز ساتھ ہے۔۔افروز بیگم کو اپنی نگرانی میں صفائی کروانے میں مصروف تھی جب چراغ کو آتا دیکھ کر مسکرا کر کہا

"اکیلی آئی ہوں۔۔"آپ سے ایک بات کرنا تھی۔۔جواب میں چراغ نے سنجیدگی

سے کہا

"سب خیریت ہے نہ چراغ؟"کچھ دن تمہارا رنگ روپ مجھے کافی کھلا ہوا سا لگ رہا تھا اور آج۔۔۔"اِتنا کہتی افروز بیگم خاموش ہو گئی تھی

"آج کیا آنٹی؟"آج آپ کو میں وہی لگ رہی ہوں نہ؟"جس نے اپنا سب کچھ گنوا دیا تھا۔۔۔"جی ہاں میں آج پھر سے اپنا سب کچھ گنوا چکی ہوں۔۔"آنٹی وہ اُنہوں نے

"روتی سسکتی چراغ سے کچھ بولا نہیں گیا

"کیا ہوا ہے؟"مجھے بتاؤ کیا احراز نے کچھ کہا ہے تم سے کیا اُس نے غُصہ کیا ہے تم پر؟"اگر کیا ہے تو کوئی بات نہیں بیٹا شوہر ہے وہ تمہارا ویسے بھی میاں بیوی کے درمیاں تھوڑی بہت لڑائیاں ہوتیں ہیں۔۔"اُس وجہ سے اپنا حال بگاڑا نہیں جاتا۔۔افروز بیگم اُس کو صوفے پر بیٹھاتی سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

"ہمارے درمیاں لڑائی والا رشتہ نہیں آنٹی۔۔"آپ بس مجھے وہ کاغذ دے جو میں

نے امانت کے طور پر آپ کو دیا تھا۔۔"خود کو سنبھالتی چراغ اُن کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

"اُس کاغذ کا تم نے کیا کرنا ہے؟"افروز بیگم کو خدشہ لاحق ہوا

"تھوڑی بہت جو ایک اُمید بندھی ہوئی ہے اُس کو توڑنا ہے۔۔چراغ نے کہا تو افروز بیگم کو دھڑکا سا لگنے لگا

"مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی۔۔"تم کھل کر کیوں نہیں کرتی بات۔۔۔افروز بیگم کو اُلجھن ہونے لگی تھی۔

"اُنہوں نے کہا تھا کہ وہ مجھے ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتے ہیں۔۔"خوش باش دیکھنا چاہتے ہیں۔۔"ہر رات اپنی آغوش میں لیکر کہتے کہ میں اُن کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہوں۔۔"میں اگر ٹوٹ گئی تو تکلیف اُن کو ہو گی۔۔"مجھ پاگل نے جانے کیسے اُن کا اعتبار بھی کر دیا۔۔"جبکہ میری ساری خوشیوں کے قاتل وہ ہیں۔۔"میری زندگی میں سیاہی پھیلانے والے وہ ہیں۔۔"میرے فارس کا قاتل

وہ ہے اور میں واعدہ خلاف "بے وفا نے اپنے فارس کے قاتل سے اُمیدیں باندھی۔۔"اُن میں اپنا سکون تلاش کیا۔۔"میں روزِ محشر میں فارس کو کیا منہ دیکھاؤں گی کہ اُس کے جانے کے بعد میں نے اُس کے قاتل کے ساتھ رشتہ قائم کیا؟"اُس سے چھیڑ چھاڑ کی۔۔"جس کی وجہ سے ہم نے اپنا بچہ کھویا اُس کے بچے پر میں اپنی ممتا نچھاور کرنے لگی۔۔۔"چراغ دُکھ، تکلیف رنجیدگی سے کہتی اُن کو پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔۔"اُن کو یقین نہ آیا کہ چراغ اِتنے سالوں بعد حقیقت جان گئی تھی۔۔"جو اُس کو نہیں جاننی چاہیے تھی۔

"چراغ عدن تمہارا بیٹا ہے۔۔"تم آج اُس کو بس احراز کا بیٹا کیسے بول سکتی ہو؟"اُس کی ساری باتوں کو نظر انداز کرتی افروز بیگم اُس کا دماغ عدن کی طرف لگانے لگی

"نہیں وہ میرا بچہ نہیں ہے۔۔"میرا بچہ تو سالوں پہلے مجھے چھوڑ گیا تھا۔۔"یہ تو یشم راجپوت اور میرے فارس کے قاتل کا بیٹا تھا۔۔۔چراغ پاگلوں کی طرح اپنا سر نفی

میں ہلا کر بولی

"چراغ سنبھالوں خود کو خُدا کا واسطہ ہے تمہیں فارس کے پیچھے خود کو اِتنا خوار اور پاگل مت بناؤ۔۔" بھول جاؤ سب۔۔افروز بیگم نے اُس کو دیکھ کر کہا

"آپ اِتنے سالوں سے مجھے بیوقوف بنا کر رکھتی آئی۔۔" مجھے دھوکے میں رکھا اور میں نے آپ پر ٹرسٹ کیا۔۔" یہ جانتے ہوئے کہ میرے خونی رشتے مجھے دھوکہ دے سکتے ہیں تو آپ کیوں نہیں؟" آپ نے اُس انسان کو بچانے کی خاطر مجھے اندھیرے میں رکھا۔۔" ہلانکہ میں نے بہت بار آپ کو صاف لفظوں میں کہا تھا کہ میں سب کچھ بھول سکتی ہوں۔۔" اپنا وجود" اپنا نام، ہر چیز بھول سکتی ہوں۔۔" لیکن فارس اور اُس سے جُڑی کوئی بھی چیز میں بھول نہیں سکتی۔۔۔" آپ نے مجھے انڈر سمینٹ کیا آپ کو لگا وہ پیارا بھتیجا بچ جائے گا مجھ سے۔۔" باتوں میں اُلجھا کر آئینے میں اُتار کر جھوٹے خواب دیکھا کر آپ نے میرا اُس شخص سے نکاح کروالیا آپ کو لگا اُس کے ساتھ مل کر میں اپنے فارس کو بھول

جاؤں گی۔۔"اپنا بدلہ بھول جاؤں گی۔۔"غلط لگا آپ کو میں کچھ نہیں بھولی۔۔"شکی نگاہوں سے افروز بیگم کو دیکھتی چراغ اُٹھ کھڑی ہوئی

"مجھ پر شک مت کرو چراغ میں نے یہ بات چُھپائی بھی تو تمہارے بھلے کے لیے تھی۔۔"احراز چاہتا ہے تمہیں اُس کے ساتھ کچھ غلط نہ کرنا۔۔"اُس کا یا اُس کی محبت کا خون مت کرنا۔۔"وہ محبت سے انکاری شخص ٹوٹ کر تمہیں چاہتا ہے۔۔"اُس کی آنکھوں میں سب کو تمہارا عکس نظر آتا ہے کیا تمہیں نظر نہیں آتا؟۔افروز بیگم اضطراب کی کیفیت میں اُس کو دیکھ کر بولی۔۔"اُن کو چراغ کے اِرادے سہی نہیں لگے تھے

www.novelsclubb.com

"یہ دُنیا ہے آنٹی یہاں سب کو سب کچھ نہیں ملتا۔۔۔چراغ زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہتی جانے لگی جب افروز بیگم اُس کے راستے میں حائل ہوئی

"تمہیں پینک اٹیک ہو رہا ہے چراغ۔۔"تمہارا فلحال باہر جانا سہی نہیں تم کچھ دن یہی رہو۔۔"اپنے ہوش میں نہیں ہو تم۔"احراز کو میں بتا دوں گی کہ تم یہی رہنے

والی ہو۔۔افروز بیگم اُس کو کندھوں سے تھام کر بولی

"ہوش میں تو اب آئی ہوں۔۔اُن کے ہاتھ دور کرتی چراغ محض اِتنا بول کر باہر کی طرف بڑھ گئی تھی

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 37

"روم نمبر پینتیس کے پیشنٹ کی حالت کافی نازک ہے۔۔"البتہ اُن کے ساتھ والے روم میں جو لڑکی ہے۔۔"اُس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا آپ کوشش کیجئے گا کہ کوئی بھی پریشانی والی بات اُس کے سامنے نہ کی جائے۔۔"زیادہ سے زیادہ اُس کو خوش کرنے کوشش کرے۔۔"ڈاکٹر نے افروز بیگم کو دیکھ کر اُن کو بتایا تو وہ محض سر اثبات میں ہلا پائی تھیں۔۔"پاس بینچ پر بیٹھی وفا بیگم رونے میں مصروف

www.novelsclubb.com

تھیں "احراز اُن کا اکلوتا بیٹا تھا اگر اُس کو کچھ ہو جاتا تو اُن کا کیا ہوتا؟

"مجھے اگر پتا ہوتا وہ لڑکی ذہنی طور پر بیمار ہے تو میں کبھی اُس کا نکاح احراز سے نہ ہونے دیتی۔۔" کس قدر بے رحمی سے میرے بیٹے کو خنجر مارا تھا اُس نے۔" اللہ غارت کرے اُس کا۔۔" مر ہی جائے تو اچھا ہے۔۔" وفا بیگم افروز بیگم کو دیکھتی بد دعائیہ انداز میں بولی تو اُن کی آخری بات پر وہ تڑپ کر اُن کو دیکھنے لگی۔۔" وہ اُن کی حالت کا اندازہ لگا سکتیں تھیں پر اُن کے ایسے سخت الفاظ وہ سُن نہیں سکتی تھی۔۔" اُن میں ہمت نہ تھی۔

"آپ ماں ہو اُس کی دعا کرو۔۔" افروز بیگم نے کہا وفا بیگم نے محض سر ہلایا

"ایک دن بعد:

"احراز کو پورے ایک دن بعد ہوش آیا تھا۔۔" اُس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ

تھا۔۔"آنکھیں بھی بنجر تھی۔۔"جبکہ اُس کو ہوش میں آتا دیکھ کر وفا بیگم بار بار اُس کا صدقہ اُتارنے میں لگی ہوئی تھیں۔۔

"میرے اللہ کا شکر کہ تم اب ٹھیک ہو۔۔وفا بیگم اُس کا ماتھا چوم کر بولی

"موم چراغ کہاں ہیں؟"احراز نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھا

"اُس منحوس لڑکی

"موم

"وفا بیگم نفرت بھرے لہجے میں کچھ کہنے لگی تھی کہ احراز نے تڑپ کر اُن کی بات کو ٹوک دیا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا موم؟"تمہیں موت کے منہ میں چھوڑا تھا۔۔"قسم لو احراز اگر مجھے پتا ہوتا وہ پاگل ہے تو میں کبھی تمہارا اور اُس کا نکاح نہ کرواتی۔۔وفا بیگم سر جھٹک کر بولی

"وہ پاگل نہیں۔۔"احراز تکلیف دہ لہجے میں بولا

"پاگل لفظ بھی چھوٹا لفظ ہے۔۔"ورنہ کون لڑکی اپنے شوہر کو مارتی ہے

ایسے۔۔؟"وفا بیگم نے کہا تو احراز خاموش سا اُن کا چہرہ تکنے لگا۔۔"دل میں ہزاروں سوال تو اُس کے بھی تھے۔۔"جن کا جواب بس چراغ دے سکتی تھی۔۔"پر جیسا وہ اُس کا روپ دیکھ چُکی تھی۔۔"کیا اُس کے بعد وہ اُس کی شکل دیکھتی؟"بات کرنا تو بہت دور کی بات تھی۔۔"یہ سب خیال آتے ہی اُس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔"دل عجیب سا بے چین ہوا پڑا تھا۔۔"اُس کو دیکھنے کی چاہت شدت اختیار کرنے لگی تھی۔۔"پر وہ بے بس تھا خود اُٹھ کر اُس کے پاس جاء نہیں سکتا اور باقی لوگ اُس کا نام تک سُننے کو تیار نہ تھے۔۔"ایسے میں سوائے انتظار کرنے کے اُس کے پاس کوئی اور چارہ نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا وہ مجھے دیکھنے نہیں آئی کہ زندہ ہو یا مر گیا؟"ایک خیال کے تحت احراز نے پوچھا

"احراز اُس کا نام نہ لو۔۔"میرا خون کھول رہا ہے اور ہاں وہ نہیں تھی آئی تمہیں دیکھنے۔۔"اپنی طرف سے وہ تمہیں مار چُکی ہے۔۔وفا بیگم نے نخوت سے سر جھٹک

کر کہا تو احراز نے دُکھ سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

"ڈسچارج کے پیپرز کب تیار ہو گے ؟" کچھ توقع بعد اُس نے پوچھا

"ابھی نہیں تمہاری حالت ابھی ایسی نہیں کہ ڈسچارج مل پائے۔۔" وفا بیگم اُس کو دیکھ کر بولی

"آپ ڈاکٹر سے بات کرے۔۔۔" مجھے یہاں نہیں رہنا میرا دم گُھٹ رہا ہے۔۔۔احراز عجیب کیفیت میں مبتلا ہوتا بولا

"پریشان نہیں ہو جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے تم۔۔۔وفا بیگم اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی تو احراز کچھ نہیں بولا

"ریسٹ کرو تم۔۔اُس پر چادر سہی کرتی وفا بیگم بولی

"سیل فون میرا گھر سے منگوا دیجئے گا۔۔احراز نے کہا

"کیا کرنا ہے تم نے سیل فون کا؟" وفا بیگم گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھ کر بولی

"کچھ کام ہے۔۔احراز نے مختصر جواب دیا

"تمہیں آرام کی ضرورت ہے احراز۔۔"ابھی تمہاری ایسی کنڈیشن نہیں کہ کچھ اور کام وغیرہ کرو۔۔۔وفا بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

'موبائل یوز کرنا کوئی کام تو نہیں۔۔"آپ بس مجھے لا دیجئے گا۔۔۔احراز کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔"جس کو محسوس کر کے وفا بیگم مزید کوئی بحث نہ کر پائی بس اُس کو دیکھتی وہ باہر نکل گئی تھی۔۔

"کیوں کیا چراغ تم نے ایسا؟"خود سے کہتی تو مر جاتا بغیر کوئی سوال جواب کیے۔۔"لیکن یوں خود نہ مارتی۔۔"ابھی تک تکلیف ہو رہی ہے۔۔"تمہاری آنکھوں میں تو بس میں نے ایک جذبہ دیکھنا چاہا تھا محبت کا۔۔"پتا نہیں کیسے ؟" کب ؟"یہ "نفرت ہمارے درمیان آ گئی۔۔۔وفا بیگم کے جانے کے بعد احراز بے نام سرگوشی سی کرنے لگا۔۔"زخم سے زیادہ دل میں تکلیف کی ٹیسیں اُٹھیں تھیں۔۔"کیونکہ وہاں زخم گہرا تھا جس کا علاج شاید کبھی ہوتا بھی یا نہیں کیونکہ علاج کرنے والی تو اُس سے کوسوں دور تھی۔

"عدن رو نہیں بچہ مما ابھی تمہارے لیے دودھ لا رہی ہے۔۔"چراغ نے روتے ہوئے عدن کو دیکھ کر کہا جو بھوک کی شدت سے روئے جا رہا تھا۔

"لو آ گئی آپ کی مما۔۔۔عدن کے پاس آتی اُس کو گود میں بھر کر بیٹھتی وہ اُس کو مسکرا کر دیکھتی فیڈ کروانے لگی تو آج اُس میں اُس کو احراز دیکھائی دینے لگا۔۔"اُس کی لائیٹ براؤن آنکھوں میں وہ احراز کی آنکھیں دیکھنے لگی تھی۔۔"مسکراہٹ چہرے سے غائب ہوتی گئی تھی

"تمہارے لیے بیڈ نیوز ہے ایک۔۔۔۔وہ جو غور سے عدن کو دیکھنے میں تھی۔۔"افروز بیگم کی آواز سن کر چونک کر اُس نے سر اُٹھایا

"آپ یہاں کیسے ؟"اُن کو دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا

"احراز کے گھر گئی تھی نہ تم۔۔"اُس کا بیٹا وہاں سے اُٹھا لائی تو تمہیں کیا لگا کہ یہاں کوئی تمہارے پاس آئے گا نہیں ؟"افروز بیگم طنز نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

"یہ میرا بیٹا ہے۔۔"کسی احراز راجپوت کا نہیں۔۔عدن پر اپنی گرفت مضبوط کیے چراغ نے کہا

"اچھا واقعی یہ تمہارا بیٹا ہے؟"تم نے جنم دیا ہے عدن کو؟"افروز بیگم بازوں سینے پر باندھے اُس سے جواب طلب ہوئی

"جنم نہیں دیا۔۔"پیار تو دیا ہے نہ۔۔۔چراغ عدن کو اپنے سے لگاتی بولی

"تم نے تو اِس معصوم کو یتیم کرنے کی کثر نہ چھوڑی۔۔"لیکن دیکھو خُدا کی قدرت وہ بچ گیا۔۔"تمہارے بے رحم وار سے وہ بچ گیا۔۔"چراغ اب تم ایسا کرو کوئی اور منصوبہ بناؤ۔۔"اُس کو زہر والا انجکشن لگاؤ یا پھر زہر پِلا دو۔۔۔"لیکن اُس سب سے پہلے اسفی کی زبانی ساری سچائی سُن لو۔۔۔افروز بیگم نے بغیر کسی لچک کے اُس سے بولی تو چراغ سوالیہ نظروں سے پہلے اُن کو دیکھنے لگی۔۔"پھر اُن کے پیچھے داخل ہوتے اسفندیار کو۔۔۔۔

"ماضی

"یار احراز بس کر جا اور کتنی پینی ہے۔۔اسفند نشے میں دھت اکیس سالہ احراز سے بولا

"میں ٹھیک ہوں۔۔"اور میں تب تک پیوں گا۔"جب تک میرے حواس مفلوج نہیں ہو جاتے۔۔احراز وائن کا گلاس اُس کی طرف لہرا کر کہتا پینے لگا

"توں یہ ٹرائے کر قسم سے ٹُن ہو جائے گا۔۔"اِس بار اُن دونوں کا دوست ارحم بولا

"کیا واقعی؟"احراز نے آئبرو اُپر کیے اُس سے سوال کیا

"ہاں واقعی نہ ایک بار پی اگر دماغ کام کرنا نہ چھوڑے تو کہنا۔۔۔ارحم چیلنج کرتی نگاہوں سے اُس کو دیکھ کر بولا

"ایسی کوئی چیز نہیں پیارے جو احراز راجپوت کو حواس باختہ کرے۔۔۔احراز اُس کے ہاتھ سے بوتل لیکر بولا

"اسٹاپ اِٹ گائیز یہ شراب ہے کوئی آب حیات نہیں۔۔۔اسفند احراز کے ہاتھ

سے بوتل چھین کر اُن دونوں کو گھور کر بولا

"یہ مجھے پکڑا اِس نے مجھے چیلنج کیا ہے تو میں پی کر میں بتانا چاہتا ہوں کہ آئے ایم دا

"ہمیں پتا ہے تو احراز راجپوت ہے لیکن اِس کی باتوں میں آ کر ضد نہ

باندھ۔۔۔اسفند نے سنجیدگی سے کہا

"وہ راجپوت ہی کیا جو ضدی نہ ہو۔۔"وہ ضد ضد ہی کیا جو احراز راجپوت پوری نہ

کرے۔۔۔چیلینج کرتی نگاہوں سے دیکھ کر کہتا احراز اُس کے ہاتھ سے بوتل لیکر

منہ کو لگائی تھی۔۔"جس پر اسفند تو پریشان ہو گیا تھا لیکن ارحم نے اُس کو شاباشی

دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حد کرتا ہے توں خود تو نشے میں دھت ہے ساتھ میں احراز کو بھی لگایا ہوا

ہے۔۔اسفند تاسف سے اُس کو دیکھ کر بولا

"میں کوئی بچہ نہیں خیر اب ہمیں لونگ ڈرائیو پر جانا چاہیے۔۔"ساری بوتل خالی

کرنے کے بعد احراز نے اُس سے کہا

"کوئی ضرورت نہیں۔۔"ہم سیدھا گھر جانے والے ہیں۔۔اسفند اُن دونوں کو گھور کر بولا

"نو تھوڑی ڈرائیو تو بنتی ہے۔۔"تمہیں تو پتا ہے میرا۔۔احراز اُس کو دیکھ کر کہتا آگے بڑھا تو اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے

"چلا سہی سے جا نہیں رہا اور موصوف نے ڈرائیو کرنی ہے۔۔اسفند بس اُن کو دیکھتا رہ گیا

"لیٹس گو۔۔۔احراز اسفند کو اگنور کرتا ارحم کی طرف بڑھا

"پہلے ڈرائیو میں کروں گا۔۔"پارکنگ ایریا میں آکر ارحم نے ہاتھ کھڑے کیے کہا

"ناٹ ایٹ آل گاڑی میری ہے تو سب سے پہلا حق میرا بنتا ہے۔۔"اپنا سر زور شور سے نفی میں ہلاتا احراز بولا

"بات تیری ٹھیک ہے۔۔"ارحم اُس کی بات سے اتفاق کرتا ہوا بولا

"تم دونوں اپنے حواسوں میں نہیں ہو۔۔۔"اسفند کو سمجھ نہیں آیا کہ کیسے اُن

دونوں کو باز رکھے

"یس مادام وی آر حواس سے باہر۔۔۔احراز لڑکھڑاتے لہجے میں کہتا ارحم کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تو وہ بھی ہنس پڑا

"بیٹھ جا اب شرما نہیں۔۔ارحم اُس کو دیکھ کر بولا تو وہ پریشانی سے اُن دونوں کو دیکھتا بیک سیٹ پر بیٹھ گیا

"سُن۔۔۔گاڑی کا شیشہ ناک کرتا احراز اُس کو دھیمی آواز میں بولا

"کیا ہے؟"پھاڑ کھانے والا انداز

"آیۃ الکرسی آتی ہے؟"احراز نے رازدرانہ انداز میں اُس سے پوچھا

"الحمداللہ۔۔۔اسفند فوراً سے بولا

"تین بار وہ پڑھ کر اور کلمہ بھی پڑھ لے۔۔"ڈرائیو میں کر رہا ہوں تو نو اینی گارنٹی کہ توں صبح کا سورج دیکھ پائے گا۔۔"اب دیکھ تیری شکلیں ایک نہیں۔۔"دو نہیں تین تین نظر آ رہی ہیں۔۔"انگلی اُٹھا کر اُس کے دائیں بائیں اِشارہ کرتا احراز

بولا

"چابی مجھے دے۔"میں ڈرائیو کرتا ہوں۔۔اسفند اِتنا کہتا اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔"لیکن احراز نے اُس کی کوشش کو ناکام بنایا

"چِل کر نہ کیا تُجھے میرے پر وشواس نہیں۔۔؟"احراز نے منہ بسور کر پوچھا

"وشواس ہے تم پر لیکن تیری جو حالت ہے نہ اُس پر نہیں ہے۔۔"مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں۔۔"لیکن تُجھے یا کسی اور کو کچھ ہو گیا تو؟"اسفند اُس کو دیکھ کر بولا

"تو سمجھو اُس کی موت کا دن ہے۔۔"جواب ارحم نے دیا تھا۔

"کریکٹ۔۔۔احراز نے اُس کی بات سے اتفاق ہوا

"جھومنتر آجا چل گُم ہو جائے

"جھومنتر آجا چل گاڑی میں بیٹھ جائے

"چابی لیتا گُنگُنا تا احراز ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

"احراز جانی توں نے بولا تھا کہ تجھ کو کوئی حواس باختہ نہیں کر سکتی۔۔"پر یار توں تو حواس کھو رہا ہے۔۔ارحم افسوس سے اُس کو دیکھ کر بولا

"نہیں یار حواس نہیں کھو رہا بس نظریں زیادہ کام کر رہی ہیں۔۔"اب دیکھے توں یہاں بھی ہے۔۔"اور یہاں بھی۔"اور وہاں بھی۔۔"یہ سڑک یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے اور یہاں بھی ہے۔۔احراز اُس کی بات پر نفی کرتا بولا

"ارے ایسا تو میرے ساتھ بھی ہو رہا۔۔۔ارحم حیرت سے بولا

"اچھا واقعی پھر تال سے تال ملا۔۔۔احراز نے اپنا ہاتھ اُس کے آگے کیا تو ارحم نے ویسے کیا۔۔"جبکہ بیک سیٹ پر اسفند سر پکڑ کر بیٹھ گیا

"اسفی جانی دل مضبوط کر لے احراز راجپوت میدان میں اُترا ہے۔۔۔احراز نے بیک ویو مرر سے اسفند کو دیکھ کر کہتے فلائنگ کس کری تو وہ اُس کو ایک گھوری سے نوازتا اپنا رُخ دوسری طرف کر گیا

"جانی نالاج ہو گیا ہے۔۔"گاڑی ڈرائیو کرتے احراز نے کہا تو ارحم کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔"

"اسپیڈ کم کر احراز۔۔۔احراز نے گاڑی کو فل اسپیڈ پر چھوڑا تو اسفند نے کہا

"میرے کانوں میں جانے کس نے روئی ٹھونس لی ہے۔۔احراز نے اُس کی بات پر کان نہ دھرے

"ارحم

"میں تو پیدائشی بہرا ہوں۔۔۔اسفند ارحم سے کچھ کہنے لگا تھا جب اُس کی بات درمیاں میں کاٹ کر ارحم نے ہاتھ کھڑے کیے کہا

"لوگ ہیں راستے میں توں یہ کہاں آ گیا ہے؟"کسی کو ٹھوک دینے کا اِرادہ ہے کیا۔۔"اسفند بُری طرح سے زچ ہوا تھا۔۔"جبکہ بار بار آنکھیں کھول کر بند کرتا احراز کی نظریں سامنے تھی جہاں ایک لڑکی روڈ کراس کرنے والی تھی۔۔"اُس کو

سمجھ میں نہیں آیا کہ گاڑی کو کہاں کرے کیونکہ سب کچھ اُس کو دھندلا سا نظر آرہا تھا۔"اور ابھی وہ لڑکی اُس کی گاڑی کی طرف دیکھنے لگی تھی کہ احراز نے جلدی سے گاڑی کا موڑ کاٹا تھا۔۔۔"پھر دور جا کر اُس نے گاڑی کو بریک لگائی تو اسفند کی اٹکی سانس بحال ہوئی تھی

"احراز اُس بچی کا ایکسیڈنٹ ہونے والا تھا۔۔۔اسفند نے اُس کو ملامت کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جو اپنا سر دائیں بائیں ہلا رہا تھا

"وہ شاید ہٹ گئی تھی سامنے سے۔۔"احراز پر سوچ لہجے میں بولا

"یہ لے۔۔۔ارحم نے پانی کی بوتل اُس کی طرف بڑھائی تو اپنے چہرے پر پانی چھینٹے مارتا احراز کا دماغ تھوڑا کھلا تھا

"وہ لڑکی سہی ہو گی نہ؟"اپنا چہرہ ونڈو سے باہر کر کے دیکھتا احراز بولا

"خیر تیری جان پہچان کی تھی کیا؟"ارحم نے اُس کو چھیڑا

"نہیں پتا نہیں میں نے اُس کا چہرہ تھوڑی دیکھا۔۔احراز نے بتایا

"تم ٹھیک ہو نہ احراز؟"اُس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑتی ہوئی اسفند محسوس کر گیا تھا

"ہاں ٹھیک ہوں پر اُس کو عنقریب میں مارنے لگا تھا۔۔احراز سیٹ سے سر ٹکائے بولا

"پر بچ گئی۔۔'لیکن اب ڈرائیو میں کروں گا۔۔ارحم نے اپنا ہاتھ کھڑا کیے کہا

"تو آجا مجھے نہیں کرنی چاہیے۔۔"دماغ اُلجھ گیا ہے۔۔۔احراز کشمش میں مبتلا ہو کر کہتا گاڑی کا ڈور کھولنے لگا

"احراز تو اِتنا سیڈ کیوں ہو گیا ہے؟"اُس کا اچانک بدلتا رویہ اسفند جان نہ پایا

"ہینگوور اُتر گیا ہے تو سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔احراز نے بتایا

"پکا یہی بات ہے۔۔؟اسفند نے کنفرم کرنا چاہا

"اور کیا بات ہونی ہے؟"احراز نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"اِس کو لگتا ہے بغیر لڑکی کا چہرہ دیکھے تُجھے اُس سے پیار ہو گیا ہے۔۔ارحم اُس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ سے چابی لیکر بولا

"بکواس نہ کر۔۔احراز نے اُس کو گھورا

"مجھے کیوں گھور رہا؟"کونسا میں نے ایسا کچھ بولا۔"مجھے تو پتا ہے"Love"

تیری ڈکشنری میں نہیں۔۔۔ارحم منہ بسور کر کہتا ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا

"اب کی گھر طرف جانا۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"آج رات گھر کو بھول جا۔۔"تینوں آور گردی کرینگے۔۔۔ارحم مزے سے بولا

"میرا موڈ خراب ہو گیا ہے۔۔احراز نے بتایا

"میں تو کب سے کہہ رہا ہوں گھر چلتے ہیں پر تم لوگوں کی عقل میں میری کوئی بات

پڑے تب نہ۔۔۔اسفند اُن دونوں کو گھور کر بولا

"اچھا چلتے ہیں۔۔"زیادہ مرچیں نہ چھبا۔۔ارحم نے اُس کو ریلیکس کرنا چاہا

"اب توں زرا گاڑی واپس موڑ۔۔۔احراز نے کہا تو وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگا

"واپس کیوں؟"ارحم کو سمجھ نہ آیا

"ہمیں لگتا ہے کہ اُس لڑکی سے اپلوجائیز کرنی چاہیے۔۔احراز نے کہا

"اپلوجائیز کس چیز کی؟"کونسا اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔۔غلطی اُس کی تھی اُس کو دیکھائی بھی دے رہا تھا کہ ایک گاڑی تیز رفتار سے آرہی ہے تو اُس کو سائیڈ پر ہونا چاہیے تھا۔۔ارحم اُس کی بات پر سر جھٹک کر بولا

"غلطی اُس کی نہیں میری میں ہے۔۔"نشے میں تھا میں تو وہ تین جگہ نظر آرہی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ جانا کہاں ہے۔۔احراز اُس کی بات کے جواب میں بولا

"تو تمہیں لگ رہا ہے وہ ابھی تک اُس جگہ انتظار میں کھڑی ہو گی کہ ہم کب واپس آئے اور گاڑی اُس کو دوبارہ ٹھوک دے کیونکہ پہلے تو وہ بچ گئی تھی۔۔اسفند اُس کی طرف دیکھ کر طنز ہوا

"میں نے اب کوئی غلط بات تو نہیں کی جو تو اِتنا چڑ رہا ہے۔۔"احراز کو خوامخواہ غُصہ آنے لگا

"اچھا تو کہہ رہا ہے تو چلتے ہیں۔۔"ایسے میں تیرا دیدار یارِ بھی ہو جائے

گا۔۔"میرا مطلب توں اُس کا چہرہ بھی دیکھ پائے گا۔۔ارحم نے اُس کو چھیڑنے والے انداز میں کہا

"بکواس نہ کرتوں۔۔۔"بس ایک بات تو پکڑ لیتے ہو۔۔"تمہیں پتا نہیں کیا میرا؟"احراز اُس کو گھور کر بولا

"زیادہ فیل نہ کر میں کرتا ہوں واپس گاڑی کو۔۔ارحم نے مسکراہٹ دبائے کہا

"آہستہ ڈرائیور کرنا۔۔احراز نے کہا

"سوری میں نے سُنا نہیں۔۔اِتنا کہتے ہی ارحم نے گاڑی کو فُل اسپیڈ پر چھوڑ دیا تھا۔۔"اور اِس وقت احراز راجپوت کو زندگی میں پہلی بار کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔۔"اُس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت ہی کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔"اُس نے گردن موڑ کر پہلے ارحم کو دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔"پھر بیک سیٹ پر غُصے سے بھرے اسفند کو دیکھا۔۔۔"تبھی اچانک ارحم سے گاڑی ان بلنس ہوئی تھی۔۔"سیٹ بیلٹ نہ پہننے کی وجہ سے احراز کا سر زور

سے ڈیش بورڈ سے لگا تھا اور کانچ ٹوٹنے کی آواز پر اُس نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر سامنے دیکھا تو اپنی گاڑی کے اُپر ایک لڑکے کو خون میں لت پت دیکھ کر اُس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

"گگ گاڑی رر روک وہ مر جائے گگگ گا۔۔۔احراز نے بامشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے جبکہ ارحم کی اپنی حالت غیر ہوئی پڑی تھی اپنے سامنے والا منظر دیکھ کر اُس کے ہاتھوں میں کپکپی طاری ہو گئی تھی۔۔" تبھی احراز نے آگے بڑھ کر خود اسٹیئرنگ سنبھالا تھا لیکن اُن سے کچھ ہو نہیں پایا تھا۔۔" وہ لڑکا تو ہٹ گیا تھا لیکن گاڑی سامنے کھڑی ٹرک پر زور سے لگی تھی۔۔"اُس کے بعد کیا ہوا یہ احراز جان نہ پایا وہ بند ہوتی آنکھوں سے کچھ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔"اُس کے کانوں میں کسی نسوانی آواز کی چیخے پڑ رہی تھی لیکن وہ کچھ جان نہ پایا یکایک اُس کی نظروں کے آگے بھی اندھیرہ چھا گیا تھا۔۔۔

"حال:

"انسان بدلا لینے کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔۔"لیکن جو اُپر ذات بیٹھی ہے وہ ہر چیز سنبھال لیتی ہے۔۔"تمہارے فارس کا قاتل احراز نہ تھا۔۔"وہ تو فارس کو بچانا چاہتا تھا۔۔"جس سے انجانے میں ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ تو خود اُسی دِن مر گیا تھا۔۔"وہ رات صرف تمہارے لیے سیاہ نہ تھی۔۔"ہمارے لیے بھی تھی۔۔ہمارے بچپن کا دوست ارحم ہمیں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔"احراز خود کو مہ میں چلا گیا تھا چھ ماہ بعد اُس کو ہوش آیا تھا۔۔"اُس کے بعد وہ مکمل طور پر بدل گیا تھا۔۔"مسکرانا بھول گیا تھا۔۔"آؤٹنگ پر جانا باہر گھومنا پھرنا اُس نے چھوڑ دیا تھا۔۔"وہ تمہیں جانتا نہ تھا پر جس ہسپتال پر کھڑی تم بد دعائیں دینے میں تھی اُس کوریڈور سے ارحم کی لاش نکلی تھی اُس کوریڈور کے پاس ایک روم میں احراز زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔"وہ سب سُن رہا تھا ہاتھوں کو موومنٹس نہیں دے سکتا تھا پر ہر چیز سُن سکتا تھا۔۔"تمہاری بد دعائیں اُس نے سُنی تھی۔۔"اور اُن

بد دعاؤ سے وہ راتوں کو سوتا نہ تھا کانوں میں بس ایک آواز گونجتی تھی۔۔"پانچ وقت نماز پڑھتا تھا لیکن پھر اپنا آپ ایسا لگا کہ وہ خود کو خُدا کے سامنے کھڑا ہونے میں شرمندگی محسوس کرتا تھا۔۔"سال بیت چُکے تھے وہ واقعہ بھول نہ پایا تھا احراز۔۔"بھولا تب جب تم چراغ بن کر تم اُس کی زندگی میں آئی اُس کی سوچو کا مرکز تم بن گئی تھی۔۔"اُس نے تمہیں کچھ بتایا تھا یا نہیں لیکن میں بتا دیتا ہوں۔۔"اُس نے ہمیشہ تم سے پیار کیا تھا۔۔"شادی کے لیے پرپوز بھی کر دیتا لیکن میری ایک غلطی کی وجہ سے ایسا نہ کر پایا۔۔"یہی وجہ تھی کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم یا وہ ملو۔۔۔"اُس گاڑی کو احراز نے ابھی تک سنبھالا ہوا ہے کیونکہ وہ یاد رکھنا چاہتا تھا کہ ایک حادثہ ایسا بھی ہوا تھا اُس کی زندگی میں جس نے اُس کی پوری زندگی کو بدل دیا تھا۔۔"یہاں تمہیں لگ رہا ہے کہ بُرا صرف تمہارے ساتھ ہوا ہے لیکن ایک فیملی ایسی بھی ہے جس نے اپنا اکلوتا سہارا کھویا۔۔"فارس کو انصاف دلانے کے چکر میں تم بھول گی کہ وہ ایک ایکسیڈنٹ تھا صرف اور صرف ایکسیڈنٹ

جو اتفاقی ہو گیا تھا۔۔"اگر وہاں کوئی اور ہوتا تو اُس کا ہو جاتا۔۔"ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو اُس سے ہو جاتا۔۔"لیکن وہ حادثہ ہوتا ضرور کیونکہ فارس کی عمر اِتنی تھی چراغ۔۔"اللہ پر اگر توکل کرو گی تو پتا لگے کہ اِس دُنیا میں انصاف کرنے والا بس وہ ہے۔۔"تمہارا انصاف بھی اُسی دن ہو گیا تھا پر تم انجان تھی۔۔"تم نے موو آن کرنے کے بجائے خود کو پاسٹ میں رکھا خود کو تکلیف دی اور دوسروں کو بھی دی۔۔"تمہیں لگا تمہارا بچہ خُدا نے تم سے چھینا تو مجھے بتاؤ پریگنسی کے دوران"فارس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچا؟"خود کو ڈپریشن میں رکھا ڈائیٹ کا خیال نہ رکھا تو یہی ہونا تھا۔۔"ہم سے جو کچھ ہوا وہ انجانے میں ہوا تھا لیکن جو تم نے کیا وہ ہوش و حواس میں رہ کر کیا۔۔"تم نے بس احراز کے پیٹ میں خنجر نہیں گھونپا بلکہ اُس کا مان بھی توڑ دیا اُس کے ارمانوں کا بھی خون کر دیا۔۔"محبت تو ویسے بھی اُس کو ایک بیماری لگتی تھی اور تم نے واقع اُس کو بیمار کر کے چھوڑا۔۔۔اسفند نے آج اُس کو حقیقت کا رُخ دِکھایا تو وہ دم سادھے بس اُس کی

بات سُنتی چلی گئ۔۔"وہ اُس کو ٹوک نہ پائی تھی اور نہ کچھ کہہ پائی تھی۔۔"بس خاموش مورت کی طرح بیٹھی تھی۔۔"اُس نے اپنے اندر کوئی احساس محسوس کرنا چاہا پر اب شاید وہ فلینگ لیس ہو گئ تھی۔۔۔

"اُٹھو اور احراز سے معافی مانگو اُس کا ظرف ہے جو تمہارا پاگل پن دیکھنے کے بعد بھی تمہاری راہ تک رہا ہے۔۔افروز بیگم نے خاموش بیٹھی چراغ سے کہا

"میں اب وہاں نہیں آؤں گی۔۔"میں اُن سے طلاق مانگوں گی۔۔"میں اُن کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔چراغ احساس سے عاری لہجے میں کہتی سوئے ہوئے عدن کو دیکھنے لگی

"تمہیں زرا کوئی احساس نہیں؟"افروز بیگم کو اُس سے ایسی اُمید نہ تھی

"آنٹی میرا دامن خالی ہے۔۔"میں اُن کو کبھی وہ سب نہیں دے سکتی جو وہ مجھ سے چاہتے ہیں۔۔"ایکسیڈنٹ چاہے اب جس سے بھی ہوا لیکن اب میں تھک گئ ہوں

رشتوں سے۔۔"مجھے اب کسی کی چاہ نہیں ہے۔۔"جیسی میں ہوں اور جیسا اُن کا حال میں نے کیا جلد وہ خود مجھ سے اکتانے لگے گے۔۔"اِس لیے اُس سے پہلے وہ مجھ سے اکتا جائے میں خود اُن کو چھوڑ دوں گی۔۔چراغ مضبوط لہجے میں بولی

"ایسا

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔"میں اُن کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔"عدن کی وجہ سے شادی ہوئی تھی نہ تو اُس کی ٹینشن سے وہ آزاد ہو جائے لیکن میں کسی سے رشتہ قائم نہیں کر سکتی۔۔چراغ اُن کی کوئی بھی بات سُننے کو تیار نہ تھی

"اور جو تم نے احراز کا حال کیا ہے۔۔"اُس کا حساب کون دے گا؟"اسفند کو اُس کی ضد پر غُصہ آنے لگا

"زخم میں نے دیا ہے تو مرہم بھی میں لگاؤں گی۔۔"جب تک وہ پہلے کی طرح نہیں ہو جاتے میں اُن کی بیوی بن کر خدمت کرو گی لیکن اُس کے بعد اُن سے میرا مبالبہ طلاق کا ہو گا۔۔۔"چراغ نے جواباً کہا تو وہ دونوں بس اُس کو دیکھتے رہ گئے جس

نے خود سے ہر بات کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔"اُس کی آنکھوں میں تو احراز کے لیے کوئی احساس تک نہ تھا۔۔"اور شاید اپنے عمل پر بھی اُس کو پچھتاوا نہ تھا۔۔

"چراغ

"عدن سو گیا ہے۔۔"میں اُس کو کمرے میں چھوڑ آتی ہوں۔۔افروز بیگم اُس کو کچھ کہنے والی تھی۔۔"جب چراغ سنجیدگی سے کہتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

www.novelsclubb.com

Episode 38

"ہفتہ بعد احراز کو ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا۔"لیکن ابھی بھی اُس کی طبیعت ٹھیک نہ تھی۔۔"اُٹھنے بیٹھنے میں اُس کو مسئلہ ہوتا تھا۔"اور چلنے کے لیے اُس کو سہارے کی بھی ضرورت پڑ جاتی تھی۔۔'جس کے لیے ایک میل اور دوسری

فیمیل نرس اُس کے ساتھ آئی تھیں۔۔۔

"موم فلحال میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"احراز نے وفا بیگم کو دیکھ کر کہا جو اُس کے لیے کھانا لائی تھی۔

"احراز کھانا تو پڑے گا نہ دوائیں بھی لینی ہیں پھر۔۔۔وفا بیگم اُس کو دیکھ کر فکر مندی سے بولی

"جب ضرورت پڑے گی تو میں آپ سے کہہ دوں گا۔۔"ابھی پلیز آپ مجھے اکیلا چھوڑ دے۔۔۔احراز کو چڑھ ہونے لگی

"ٹھیک ہے۔۔"لیکن پھر یہ دونوں تمہارے ساتھ رہے گے۔۔وفا بیگم نے نرس لوگوں کی طرف اِشارہ کر کے بتایا

"اِن کی مجھے ضرورت نہیں آپ کو میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی؟"احراز کی آواز انجانے میں بلند ہونے لگی تھی۔۔"جس کو محسوس کرتی وفا بیگم اُن دونوں

کو اپنے پیچھے آنے کا اِشارہ کرتی چلی گئی تھی۔۔"اُن کے جانے کے بعد احراز وحشت زدہ نظروں سے کمرے کا جائزہ لینے لگا تھا۔۔"جہاں ہر چیز جیسی تھی ویسی ہی تھی اگر کوئی نہ تھا تو وہ تھی چراغ

"اُس نے رُخ پلٹ کر صوفے کو دیکھا جہاں اکثر چراغ بیٹھا کرتی تھی۔۔۔

"دیکھے آپ نے سہی نہیں کیا بھلا میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔"اپنے بچے کی ماں کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"آپ کو شرم نہ آئی میرا نیو برینڈ صوفہ گیلا کرتے ہوئے۔۔۔"

"کانوں میں چراغ کی آواز گونجی تو وہ بے قرار سا اُس کو کمرے میں ایسے تلاش کرنے لگا۔۔"جیسے وہ واقعی یہی کہی ہو گی۔۔

"میں نے تمہارا دامن خوشیوں سے بھرنا چاہا تھا اور تم مجھے کانٹوں کے بیچ اکیلا چھوڑ کر چلی گئ۔۔"وہ استہزائیہ انداز میں خود کا جائزہ لیتا سرگوشی کرنے لگا۔

"چراغ پلیز آجاؤ یار میں کوئی شکوہ نہیں کروں گا۔۔۔احراز بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تصور میں اُس کو مخاطب ہوا تھا پھر اچانک اُس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر گئ جہاں چراغ کا سیل فون پڑا تھا۔۔"شاید وہ اپنا سیل فون لے جانا بھول گئ تھی۔۔"اور کمرے کی صفائی کرواتی وفا بیگم نے بھی شاید دیکھا نہ تھا۔

"سیل فون کو نظروں کے حصار میں لیتا وہ اُس کو اپنے ہاتھوں میں لے گیا"جو کوئی برینڈڈ نہ تھا اُس کا سیل فون پُرانہ تھا کافی اسکرین بھی ٹوٹی ہوئی تھی۔۔"فون کا کور بھی پُرانہ تھا شاید اُس نے بدلنے کی زحمت نہ کی تھی۔۔"احراز جانتا تھا یہ ماڈل مارکیٹ میں بھی سال بعد بند ہو گیا تھا۔۔"لیکن وہ چراغ کا اِس سیل فون سے لگاؤ

جان نہ پایا تھا۔۔۔پھر جب اُس نے سیل فون آن کیا تو سامنے وال پیپر پر "عدن" کی تصویر تھی۔۔"اور حیرت انگیز طور پر کوئی پاسورڈ نہ تھا۔۔"جس پر وہ سیل فون ہاتھ میں لیکر بیڈ پر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔"سب سے پہلے اُس نے فون گیلری آن کی جہاں ایک فولڈر کے کوئی اور دوسرا فولڈر نہ تھا۔۔"احراز کو لگا اِس میں اُس کی تصویریں ہو گیں۔۔"لیکن فولڈر آن کرنے پر اُس کو یقین نہ آیا"پانچ ہزار تصویروں کا فولڈر تھا جہاں اُس کو چراغ کی نہیں بلکہ عدن کی تصویریں دیکھنے کو ملی تھی۔۔"ساتھ رہتے ہوئے وہ جان گیا تھا کہ اُس کو فوٹو گرافی کا شوق تھا کیونکہ وہ اکثر عدن کی تصویریں کھینچتی رہتی تھی۔۔"لیکن اُس کو اندازہ نہ تھا کہ اُس نے پوری گیلری عدن کی تصویروں سے بھری ہو گی۔۔"اُس نے پورا فولڈر اسکرول کیا جہاں بس ہر اینگل سے اُس کی تصاویریں تھیں کچھ میں وہ رو رہا تھا تو کسی میں مسکرا رہا تھا"تو پھر کسی میں وہ خاموش تھا۔۔"کچھ ویڈیوز بھی تھیں جن میں وہ اُس کے ناخن کاٹ رہی تھی تو عدن کا چہرہ عجیب ہوتا جا رہا تھا۔۔"اور

اُس کے ایسے تاثرات دیکھ کر چراغ ہنسنے میں تھی۔۔"احراز مبہوت سا جانے کتنی بار وہ ویڈیو دیکھ چُکا تھا۔۔"اُس کو یہ بات تو پتا نہیں تھی کہ وہ عدن کے ہنسا بھی کرتی تھی۔۔"اور یہ سب دیکھ کر وہ اپنے بیٹے سے جیلس ہونے لگا تھا تبھی کچھ سوچ کر گیلری بند کرتا وہ کونٹیکٹ لِسٹ میں گیا تو سب سے اُپر فیورٹ کانٹیکٹ میں ایک نمبر دیکھ کر وہ ٹھٹک سا گیا۔۔"جانے کیوں دل عجیب انداز میں دھڑکا تھا۔۔"اُس کو یاد نہ آیا کہ اُس نے کبھی چراغ کو کسی کے ساتھ اِتنا کلوز دیکھا ہو اپنے بارے میں اُس کو ایسی کوئی خوشفہمی نہ تھی"کیونکہ اُپر تو یہی لکھا پنکی کا فارس

"فارس

"احراز نے زیر لب نام دوہرایا

۔۔"دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے نمبر کو دیکھا پھر جانے کیا سوجھی کہ کال لسٹ میں آکر اُس نے اسکرول کیا تو اپنی آنکھوں میں پر یقین نہ آیا۔۔"ہسٹری میں اُس نمبر سے ڈھیر ساری کالز تھی پر اُس کو حیرت ایک بات پر تھی کال کی تاریخیں سات

www.novelsclubb.com

سال پُرانی تھی۔۔"وہ جتنا دیکھ رہا تھا اُتنا اُلجھ رہا تھا۔۔"

"آخری تاریخ

November 2016 12.50am11

تھی۔۔

"پنکی کون ہے؟"یہ سوال اُس کے دماغ میں اُبھرا تھا۔۔"وہ جان نہ پایا کہ اگر یہ کسی اور کا فون تھا تو چراغ کے پاس کیا کر رہا تھا؟"اور اُس نے کال ہسٹری کو ڈیلیٹ کیوں نہیں کیا تھا؟"پہلے اُس کا پُرانہ سیل فون پھر فیورٹ کانٹیکٹ دیکھ کر اُس کو اندازہ ہوا کہ نمبر کسی لڑکے کا تھا جس سے پنکی کی (اُس کی) گپ شپ گھنٹوں ہوئی تھی۔۔"وہ حقیقت کو جُھٹلانا چاہتا تھا خود سے کہہ رہا تھا کہ بات کرنے والی چراغ نہ ہو گی۔۔"کوئی اور ہو گی جس کا فارس تھا۔۔"پنکی کوئی اور ہے شاید اُس کی قریبی دوست یا کوئی رشتیدار۔۔۔"گہری سانس بھر کر اُس نے مسیج والے آپشن پر کلک کیا تو چیٹ اُس کے سامنے کھل گئی تھی۔۔

"آخر والا مسیج تھا۔۔

"فارس اگر پانچ منٹ میں تم میرے سامنے نہ ہوئے تو قسمے میں سارا دن اماں کی طرف رہوں گی۔۔

"اِس مسیج کے جواب میں فارس نے ہارٹ والا ایموجی اُس کو سینڈ کیا تھا۔۔" پھر لکھا ہوا تھا

"کوشش کرو۔۔" ورنہ مجھے یقین ہے کہ جب میں آؤں گا تو تم مجھے گیٹ پر انتظار کرتی ہوئی نظر آؤں گی۔۔

www.novelsclubb.com

"ساری چیٹ وہ ضبط سے پڑھ رہا تھا۔۔" دونوں کے درمیاں بے تُکلفی اور سارے مسیجز پڑھ کر اُس کو اندازہ ہو رہا تھا کہ دونوں کا آپس میں کیا رشتہ ہو گا۔۔" اِن سب میں کوئی شیورٹی نہ تھی کہ پنکی "اُس کی چراغ ہو گی۔۔" کیونکہ جس چراغ کو وہ جانتا تھا۔۔" وہ ایسی باتیں نہ کرتی تھی۔" اور نہ رومانٹک بے باک سی

تھی۔۔"باتو نی تو بلکل بھی نہ تھی پھر یہ سب پڑھ کر اُس کو بُرا کیوں لگ رہا تھا؟"سانس لینے میں دُشواری کیوں ہو رہی تھی؟"ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار کیوں ہو رہی تھیں؟"کیا سچ تھا آخر؟"کیا وہ چراغ کو بلکل بھی نہ جانتا تھا؟"کیا اُس کا کوئی پاسٹ تھا۔۔"احراز نے چراغ کی عمر کو دیکھ کر اُس کی زندگی کے بیتے سات سال نکالے تو وہ سترہ برس کی تھی۔۔"اور یہ بات احراز ماننے کو نہ تھا کہ ایک سترہ اُٹھارہ سال لڑکی کسی ریلیشن میں انوالو ہو گی۔۔"یا میریڈ ہو گی۔۔"اگر ہو گی بھی تو وہ چراغ نہ ہو گی۔۔"وہ تو ہارٹ لیس لڑکی تھی"محبت وغیرہ سے کوسوں دور رہنے والی۔۔"اور یہاں تو کوئی پنکی تھی۔۔"جو دل کھول کر اپنی کیفیت کو بیان کر رہی تھی۔"ہر ایک لفظ میں بتا رہی تھی کہ اُس کو فارس نامی شخص سے کتنی محبت تھی۔۔"اور جواب بھی دوسری طرف سے اُس کو محبت سے مل رہا تھا۔۔"احراز کو لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی رومانٹک فنٹاسی ناول پڑھ رہا تھا۔۔"جہاں ہر چیز پرفیکٹ تھی۔۔"کسی چیز کی تکلیف وغیرہ نہ تھی."لیکن کچھ تھا جو مسنگ تھا۔۔"

"یہ کوئی اور ہے چراغ نہیں ہے۔۔" سیل فون کو خود سے کرتا احراز اپنی شرٹ کے اُپری بٹن کھولنے لگا۔۔" گھٹن کا احساس اُس کو شدت سے ہونے لگا تھا

"وہ کسی کو نہیں چاہتی اگر کبھی کسی کو چاہے گی تو میں ہو گا جیسے وہ میری پہلی اور آخری چاہت ہے۔۔" ٹھیک ویسے اُس کا سب کچھ میں ہو گا۔۔" گہرے گہرے سانس بھرتا وہ خود کو یقین دِلوانے لگا

"پھر یہ پنکی اور فارس کون ہے؟" کیا رشتہ ہے اُن کا چراغ سے؟" ڈھیر سارے سوالات تھے۔۔" اگر کچھ نہ تھا تو اُن کے جوابات تھے

"وارڈروب شاید کچھ ہو۔۔ایک خیال اچانک سے اُس کے دماغ میں آیا تھا۔۔" جس کو عملی نامہ دینے کے لیے وہ آہستہ سے چلتا وارڈروب کے قریب آیا۔۔" وارڈروب کھول کر اُس کو اندازہ ہوا کہ چراغ اپنی کوئی بھی چیز یہاں سے لیکر نہ گئی تھی۔۔" وہ کپڑے کو سائیڈ پر کرتا دراز چیک کرنے لگا تھا۔۔" جب کپڑوں کے نیچے اُس کو ایک البم اور عین پاس یو ایس بی نظر آئیں تو وہ ہر چیز بھولتا اُس

البم کو لیتا کھولنے لگا تو سامنے "فارس اور پنکی کے نکاح کی تصویر تھی۔۔"احراز غور سے اُس بچی کی تصویر کو دیکھنے لگا جو بارہ سال کی تھی۔۔"اُس کے نین نقش احراز کو چراغ جیسے لگے تھے۔۔"لیکن وہ چراغ تھی یہ بات وہ اب بھی نہ مانا تھا.."جلدی سے اُس نے تو دوسری تصویر دیکھی تو اُس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی کہ کاش وہ اندھا ہوتا۔۔"یا یہ دیکھنے سے پہلے ہو جاتا تھا۔۔"اُس میں کوئی اور نہ تھی اور نہ شُناخت میں لمحہ لگا تھا اُس کو کیونکہ ہر چیز صاف واضع تھی۔۔"کیوں"کیا کیسے کا سوال ہی ختم ہو گئے تھے۔۔"وہ چراغ تھی جس نے لیب کوٹ پہنا ہوا تھا اور ہاتھ میں اسٹیتھکوپ تھا جو اُس نے فارس کے دل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔۔"دونوں کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔"وہ مسکراہٹ تھی اُس کے چہرے پر جو احراز اپنے لیے دیکھنا چاہتا تھا۔۔"لیکن وہ کسی اور کے لیے تھی۔۔"البم اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔۔"اُس کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا۔۔"کان سائیں سائیں کرنے لگ پڑے تھے۔۔"آج اُس کے

سامنے چراغ کا سچ کھل گیا تھا۔۔"وہ اُس سے پیار نہ کرتی تھی۔۔"لیکن کسی اور سے کرتی تھی۔۔"وہ کس قدر خوش "مطمئن تھی۔۔"چہرے پر نکھار تازگی تھی۔۔"اور وہ لڑکا کیسے اُس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔"اِس ستائش سے دیکھنے کا حق تو فقط اُس کا تھا نہ؟"چراغ تو بس اُس کی تھی پھر کوئی اور اُس کو ایسے دیکھنے کی جُرئت کیسے کر سکتا تھا؟"کون تھا وہ؟"جس کے ساتھ اُس کی چراغ خوش تھی؟"دونوں کے درمیاں آخر رشتہ کیا تھا؟"ساری سوچوں نے اُس کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔"اپنی تکلیف وہ بھول گیا تھا"بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔"سینے میں درد کی ٹیسیں اُٹھنے لگی۔۔

"چچ چراغ

"زیر لب اُس کا نام لیتا وہ تکلیف سے کراہ اُٹھا تھا۔۔"خنجر لگنے والی جگہ پر اُس کو تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔"وہ جان نہ پایا اچانک اُس کو کیا ہو رہا تھا۔۔"ایسا لگا جیسے ابھی اُس کی سانسیں بند ہو جائے گی۔۔"اُس کو احساس بھی

نہیں ہوا تھا کہ اُس کا ہاتھ دل کے مقام پر موجود "سینے کو سہلا رہا تھا۔۔"آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا۔۔"احراز راجپوت روتا بھی ہے یہ بات جیسے اُس کو اب پتا لگی تھی۔۔"وہ اکثر کہتا تھا محبت انسان کو خوار کرواتی ہے۔۔"اور آج وہ خود خوار ہو گیا تھا۔۔"اُس کی آنکھ سے آنسو نکل ڈاڑھی میں جذب ہوئے تھے۔۔

"دماغی حالت تو کسی اور کی سہی نہیں اور اگر تم آج پیچھے نہ ہٹے تو تجھ پر وار تیری محبت کرے گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"محبت نے تیرے دل پر دستک دے دی ہے اُس کو جتنا بھی ٹھکرا دے وہ اندر داخل ہو کر رہے گی"پر تیری بھلائی اِس میں ہے جو توں اُس سے دور رہ ورنہ ساری زندگی تیری کانٹو میں بسر ہو گی"

"آج اُس کو اُس عورت کی باتیں شدت سے یاد آئیں تھیں جن پر کبھی اُس نے غور نہیں کیا تھا۔۔"

"کیا وہ مجھے نہیں ملے گی؟" احراز نے بے ساختگی کے عالم میں اپنے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔

"پتا ہے تمہیں احراز لوگ کہتے ہیں کہ یکطرفہ محبت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ۔"لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ "یکطرفہ محبت میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ ہمیں پتا ہوتا ہے کہ محبت بس ہماری طرف سے ہے۔۔"تکلیف دہ عمل تو وہ ہوتا ہے کہ جس کو آپ چاہو وہ آپ کو نہیں چاہتا بلکہ کسی اور کو چاہتا ہے"

"آج اُس کو یشم کی بات سچ لگی تھی۔۔"اُس کو زندگی میں کبھی اِس قدر تکلیف نہ

ہوئی تھی۔۔"جو اِس وقت وہ محسوس کر رہا تھا۔۔"جس لڑکی نے سالوں سے اُس کے مسیجز سنبھالے ہوئے تھے تو اُس کی چاہت کا عالم کیا ہو گا؟"کیا وہ کبھی اُس کی ہو سکتی تھی؟"کیا جو وہ چاہتا تھا وہ ہو سکتا تھا۔۔"احراز اپنا سر پیٹنے لگا تھا

"میں اُس کو چاہتا ہوں۔۔"اُس کے بغیر میں کیسے رہوں گا؟"وہ میری ہے۔۔"وہ اگر کسی اور کو چاہتی بھی تھی تو اب وہ میرے نکاح میں ہے اُس کی ہر چیز کا وارث میں ہوں۔۔"اُس کا وارث میں ہوں۔۔۔"اُس کی روح اور جسم کا مالک میں ہوں۔۔"اُس کو میرے پاس آنا ہو گا۔۔احراز عجیب انداز میں بڑبڑانے لگا کہ اُس کی نظر البم سے گری اخبار کے ٹکرے پر گئی تو ہاتھ بڑھا کر دیکھا تو روڈ پہ گرے خون میں لت پت ایک وجود کی تھی۔۔"احراز نے غور کیا تھا آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھی۔۔"خون میں لت پت پنکی کا فارس تھا۔۔"اور یہ تصویر اُس نے پہلے بھی کہی دیکھی تھی۔۔"کہاں؟"یہ اُس کو یاد کرنے میں مشکل نہ ہوئی تھی کیونکہ

یہ واقعہ تو وہ کبھی بھولا ہی نہیں تھا۔۔"وہ پہلے فارس کو پہچان نہ پایا تھا پر اب پہچان گیا تھا۔

"تو کیا اُس رات جس کا میری گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ فارس تھا؟"تصویر کو دیکھتا احراز زور سے اپنی آنکھوں کو میچ گیا

میری دُنیا اُجاڑ دی آپ نے۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ایسا کیا ہے احراز راجپوت۔۔"اور میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔"شدید نفرت۔۔

"نفرت بھرے انداز میں جو کچھ چراغ نے جو کچھ اُس سے کہا تھا۔۔"اُن باتوں کا

مطلب اب جیسے وہ بخوبی جان گیا تھا۔۔"

"میری محبت نے اپنی محبت کے لیے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔"کتنا بے مول تھا میں اُس کے لیے۔۔احراز ازیت کی انتہا کو چھو کر سوچنے لگا تھا۔

"لیکن ہماری وجہ سے ایک جوڑا الگ ہو گیا۔"چراغ جس تکلیف میں ہے اُس کی وجہ کہی نہ کہی میں ہوں۔۔"میں واقعی میں اُس کی خوشیوں کا قاتل ہوں۔۔"وہ کبھی ایسی نہ تھی۔۔"میری وجہ سے وہ ایسی بن گئی ہے۔۔"یہ میں نے کیا کر دیا؟"مجھ سے کیا ہو گیا؟"میں نے اُس کی زندگی اُجاڑ دی تو وہ کیسے میرے پاس لوٹ آسکتی ہے۔۔؟"یعنی میں نے ایک ہستا بستا گھر اُجاڑ دیا۔۔"اووو خُدایہ مجھ سے کیا ہو گیا؟"احراز اپنے بال نوچتے ہذیاتی انداز میں چیخنے لگا تھا۔۔"اُس کا زخم خراب ہو گیا تھا۔۔"شرٹ خون میں رنگین ہو گئی تھی اُس کو اِس بات کا احساس تک نہیں ہوا تھا۔۔"اُس کا دل غم سے پھٹا جا رہا تھا۔۔"اپنا آپ ایک بار پھر مجرم

لگنے لگا تھا۔۔"لیکن اِس بار تکلیف پہلے سے زیادہ ہونے لگی تھی اُس کو۔۔۔

"اکثر جو وہ چراغ کے بارے میں سوچتا تھا کہ وہ ایسی کیوں ہے؟"اب اُس کو پتا لگا کہ وہ ایسی کیوں تھی۔"وہ اُس کا گناہگار تھا۔۔"جس نے اُس کے فارس کو مارا تھا۔۔"لیکن وہ اپنایا اُس کا کل بدل نہیں سکتا تھا۔۔"وہ جان نہ پایا کہ اب اُس کو کیا کرنا چاہیے؟"وہ کیسے اُس کو زندگی کی طرف لوٹائے گا؟"کیا وہ کبھی اُس سے نظریں ملا پائے گا۔۔؟"اُس کا وجود انگاروں میں لوٹ رہا تھا۔۔"دل کی حالت غیر ہوئی پڑی تھی۔۔"اُس کو لگا جیسے آج اُس کی موت برحق ہے۔۔"لیکن یکایک اُس کو چراغ کے ہونے کا احساس ہونے لگا۔۔"ہلتے لب ساکت ہوئے تھے۔۔"اُس نے جلتی نگاہوں سے کُھلے دروازے کو دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا پھر اُس کو کیوں لگا کہ وہ یہاں ہے؟"کیا وہ پاگل ہو گیا ہے؟"احراز زخمی سا مسکرایا لیکن باہر سے اچانک آتے شور کو سُن کر وہ ٹھٹک سا گیا تھا۔۔"یہ آواز وفا بیگم کے چلانے کی تھی۔۔"لیکن سوال یہ تھا کہ وہ غُصے سے بات کس سے کر رہی تھیں؟"ملازموں

پر؟"احراز کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ کب اُس نے وفا بیگم کو یوں اُن پر بھڑکتا ہوا دیکھا ہو

"چراغ؟

"وفا بیگم کی ناراضگی کا اندازہ اُس کو بخوبی تھا۔۔" تبھی ہر چیز کو اُسی جگہ چھوڑتا وہ اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا تو پورے وجود میں درد کی لہر ڈور گئی تھی۔"جس کو فراموش کرتا وہ آہستہ آہستہ چلتا باہر کی طرف لپکا تھا۔۔"شور بڑھ گیا تھا کیونکہ اُس شور میں اب عدن کے رونے کی آواز بھی شامل ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ کہے گے تو میں چلی جاؤں گی۔۔وفا بیگم کے چیخنے چلانے پر چراغ محض اِتنا بول پائی تھی۔۔۔"اِتنے دن وہ اگر کسی چیز کے انتظار میں تھی تو احراز کے ڈسچارج ہونے کے انتظار میں تھی۔۔"وہ ہسپتال جانا نہیں چاہتی تھی۔۔"اور پھر اب جیسے اُس کو پتا لگا تو وہ چلی آئی تھی۔"جہاں آکر اُس سے وفا بیگم نے عدن چھین لیا

تھا۔۔"اور اب اُس کو نکالنے کے در پر تھیں

"بہری ہو سُنائی نہیں دے رہا؟"میں نے کہا نکلو یہاں سے میرے بیٹے کی جان کی دُشمن ہو تم۔۔"میں کوستی ہوں

"چراغ۔۔

"وفا بیگم اُس کی بات پر سیخ پا ہوتی کچھ کہنے لگی تھی کہ جب اچانک احراز کے آنے پر وہ خاموش ہوئی تھی جو بغیر کچھ کہتا چراغ کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔"وفا بیگم کو احراز پر انتہا کا غُصہ آیا تھا جو بجائے چراغ کو گھر سے بے دخل کرنے کے اُس کو اپنی آغوش میں چُھپا گیا تھا۔۔"دوسری طرف چراغ کے لیے احراز کا ایسا ردعمل حیران کن تھا۔۔"وہ اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑی رہی۔۔"جو کچھ اُس نے کیا تھا احراز کے ساتھ ایسے میں اُس کو ایسی توقع نہ تھی احراز سے۔۔"جبکہ عدن کے رونے کو بڑھتا ہوا دیکھ کر وہ اُن کو ایسے چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں۔

,Sorry

.Sorry chirag for everything

اُس کو زور سے خود میں بھینچے احراز نے کہا تو چراغ کے وجود میں ہلچل ہوئی تھی۔۔"بے ساختگی کے عالم میں اُس نے پہلی بار احراز کے گرد اپنا حصار باندھا تھا۔۔"اپنی گردن پر گیلا پن وہ اچھے سے محسوس کر گئی تھی۔۔"وہ جان گی کہ بظاہر مضبوط نظر آنے والا شخص رو رہا تھا۔۔"وہ آج ٹوٹ گیا تھا۔۔"بہت بُری طرح سے ٹوٹ گیا تھا۔۔"اور وہ چاہتا تھا کہ اُس کو چراغ سمٹ لے۔۔"اپنا ماضی بُھلا کر اُس کا ہاتھ تھام دے

www.novelsclubb.com

"میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔۔"جانتا ہوں میں۔۔"انجانے میں ہم سے بہت بڑی خطا سرزند ہوئی ہے۔۔"جس کا مداوا کوئی چیز نہیں کر سکتی۔۔"لیکن چراغ میں بس تم سے ایک موقع چاہتا ہوں۔۔"ٹرسٹ می۔۔"میں تمہارے بکھرے وجود کو سمٹ دوں گا۔۔"اپنی محبت سے تمہیں ہر چیز سے غافل کر لوں گا

بس تم مجھ سے دور مت جانا۔۔۔ تھوڑا اُس سے الگ ہوتے احراز اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا تو وہ بغیر کچھ بھی کہے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔"جہاں تکلیف کے آثار صاف ظاہر تھے

"تمہیں یہاں دیکھ کر میری جلتی نگاہوں کو قرار آیا ہے۔۔۔"مجھے پھر سے کبھی چھوڑنا مت میں مر جاؤں گا۔۔۔اُس کو پھر سے اپنے ساتھ لگائے احراز نے کہا تو اِس بار چراغ اُس کو خود سے الگ کرنے والی تھی جب اپنے ہاتھ میں نمی محسوس کر کے اُس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں خون لگا ہوا تھا۔۔"یہ دیکھ کر وہ جھٹکا کھا کر احراز سے دور ہوئی تو دیکھا جہاں اُس کی پوری شرٹ خون میں رنگین ہو چکی تھی۔۔"چند خون کے دھبے فرش پر پڑ چکے تھے۔۔"چراغ کے چہرے پر ایک سایہ آ کر لہرایا تھا۔۔"جبکہ اُس کی حرکت کو اُس کا گریز جانتا احراز زخمی سا مسکرایا لیکن پھر جب اُس کی نگاہوں کا تعاقب کر کے خود کو دیکھا تو اُس کو یقین نہ آیا کہ یہ خون اُس سے بہہ رہا تھا۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 39

"جتنا میرے فارس کا خون بہا تھا نہ اُتنا اُس شخص کا بھی بہے گا۔۔"جیسی تکلیف میں نے فارس کی دیکھی تھی نہ ویسی تکلیف میں اُس شخص کی بھی دیکھوں گی۔۔"لیکن فرق اِتنا ہو گا کہ فارس کے وقت میرا دل لرز رہا تھا۔۔"تڑپ رہا تھا آنکھوں میں پانی تھا پر جب اُس شخص کو ماروں گی تو کچھ کر جانے کی چمک میرے چہرے پر ہو گی۔۔"آنکھوں میں آنسو ہو گے۔۔"لیکن خوشی کے ہو گے۔۔جیت کی خوشی ہر خوشی پر حاوی ہو گی۔۔"

"اپنے الفاظ اُس کو شدت سے یاد آئے تھے۔۔"لیکن خوشی کی کوئی رمق اُس کے

چہرے پر نہ تھی۔۔"اُس کو اپنے اندر کوئی خوشی محسوس نہ ہوئی تھی۔۔"ہاں لیکن افسوس ہو رہا تھا۔۔"بہت افسوس ہو رہا تھا اُس کو۔۔"اور کہی پچھتاوا بھی۔۔

"آپ کا بہت خون بہہ رہا ہے۔۔"ڈریسنگ کرنی ہو گی۔۔"آندر آئے آپ۔۔اپنا سر ہر سوچ سے آزاد کرتی وہ اُس کی طرف بڑھنے لگی جب ہاتھ کے اِشارے سے احراز نے اُس کو روک لیا

"پہلے کہو مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔"اگر ایسا کہو گی تو میں پٹی کراؤں گا۔۔"ورنہ نہیں۔۔۔"اپنے گھومتے سر کو سنبھالے احراز نے ضدی لہجہ اپنا کر اُس سے کہا تو چراغ اُس کو دیکھتی رہ گئ۔۔"جس کو اِس حالت میں بھی یہ باتیں سوجھ رہی تھیں

"یہ وقت اِن باتوں کا نہیں۔۔"چراغ نے اُس کو دیکھ کر کہا

"یہی وقت ہے۔۔۔"مجھ سے کہو کہ اب تم یہی رہوں گی میرے ساتھ۔۔"اپنا سر نفی میں ہلاتا احراز اپنی جگہ بضد رہا

"آپ کا دماغ شاید خراب ہو گیا ہے۔۔" تبھی اِس طرح کی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔۔"اُس کی ضد کو اگنور کرتی وہ آگے بڑھ کر اُس کو سہارا دیا" جس پر احراز خفیف سا مُسکرایا

"اِس مہربانی کی وجہ جان سکتا ہوں؟" لگتا ہے قریب آکر پھر سے مارنے کا ارادہ ہے۔۔"احراز اُس کندھے پر اپنا بازو دیکھ کر اُس سے بولا

"یہی جان لے۔۔" سر جھٹک کر کہتی وہ اُس کو لیے کمرے میں آئی تھی۔۔"بیڈ پر سہی سے لیٹاتی وہ جیسے پلٹی تو نظر نیچے گرے البم پر جا پُہنچی

www.novelsclubb.com

,Sorry

.Sorry chirag for everything

"اُس کو اب سمجھ آیا کہ وہ اُس سے "معافی کیوں؟" اور کس لیے مانگ رہا

تھا۔۔"لیکن ابھی وہ البم اُٹھانے کے لیے جُھکتی کہ اُس سے پہلے فیمیل نرس میڈیکل بوکس لیے اُن کے کمرے میں آئی تھی۔۔"جس کو چراغ نے کافی حیرت سے دیکھا

"آپ باہر جائے مجھے اِن کی پٹی چینج کرنی ہے۔۔نرس نے چراغ کو دیکھے بغیر کہا اور احراز کی قریب پُہنچی تو اُس نے آبرو اُپر کیے اُس کا جائزہ لیا جو اکیس بائیس سال کی تھی۔۔"اور وہ اُس کو اُس کے کمرے سے باہر جانے کا بول رہی تھی۔۔"جو بھی تھا ابھی اُن کی طلاق نہ ہوئی تھی تو یہ کمرہ اُس کا بھی تھا۔۔"نرس سے نظریں ہٹائے وہ احراز کو دیکھنے لگی جس نے تکلیف کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو میچ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔۔"اُس کی پوری شرٹ خون میں خراب تھی اور پٹی بدلنے کا مطلب تھا وہ پہلے احراز کی شرٹ کو اُتارتی۔۔"وہ بھی اُس کی غیر موجودگی میں۔۔"یہ خیال آتے ہی اُس کی چھٹی حس بیدار ہوئی تھی۔

"آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"یہ میں خود کرلوں گی۔"چراغ نے

اُس کے ہاتھ سے وہ بوکس لیکر کہا

"لیکن یہ میرا کام ہے آپ کا نہیں۔۔'نرس نے بوکس اُس کے ہاتھ سے واپس لیا

"یہ میرا کام ہے۔۔"میں اِن کے بچے کی ماں ہوں۔۔"اِس سے زیادہ مجھے اپنا رشتہ ڈیکلیئر کرنے کی ضرورت نہیں۔"میرا اِتنا تعارف کافی ہے۔۔"چراغ نے جتانے والے لہجے میں اُس سے کہااور بوکس واپس لیاتو احراز نے شور کی آواز پر اپنی آنکھیں کھولی

"دیکھے آپ اِن کی بیوی ہیں۔۔"سہی ہے۔"لیکن میں یہاں اِن کے کام کی وجہ سے یہاں ہوں۔۔"اِن کی ماں نے مجھ سے کہا ہے کہ اِن کا پورا خیال رکھنا ہے۔۔"ویسے بھی اُن کی باتوں سے معلوم ہوا کہ اُن کو آپ پر ٹرسٹ نہیں۔۔"نرس نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا"لیکن اُس کی بات چراغ کے سر پر لگی تھی اور تلوؤ پر بُجھی تھی

"تم جاؤ یہاں سے۔۔چراغ نے اُس کو گھور کر کہا

"آپ اِن کو سمجھائے یہ میرا کام ہے۔۔"نرس سے خود نہ بن پڑا تو احراز کو درمیاں میں گھسیٹا جو بس چراغ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

"نہیں آپ جائے میری بیوی میرا خیال اچھے سے رکھ لے گی۔۔احراز چراغ پر نظریں جماتا اُس سے بولا تو چراغ طنز نظروں سے اُس کو دیکھتی باہر جانے کا اِشارہ کرنے لگی تو وہ منہ ٹیڑھا کرتی کمرے سے باہر نکل گئ۔۔"اُس کے جانے کے بعد وہ احراز کی طرف متوجہ ہوئی

"کیا یہ میں سمجھ سکتا ہوں کہ تم میرے لیے پوزیسیو ہو رہی ہو؟"احراز اُس کو دیکھ کر بولا جو بوکس کو کھول کر مطلوبہ چیزیں نکال رہی تھی۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"پھر جو بات ہے۔۔"وہ کرو۔۔۔"احراز نے جواباً کہا

"میں بس اپنا کام کر رہی ہوں۔۔"جس کی وجہ سے آئی ہوں۔۔"مجھے پتا لگا میرے فارس کی موت جس کار سے ہوئی تھی وہ کوئی اور ڈرائیو کر رہا تھا۔۔"جو

اپنے انجام کو پُہنچ چُکا ہے۔۔"یہ زخم آپ کو میری وجہ سے آیا تو اب میں مرہم لگانے آئی ہوں۔۔"چراغ نے صاف لفظوں میں اُس کو اپنے آنے کی وجہ بتائی تو احراز کا چہرہ تاریک ہوا تھا۔۔"اُس کا سانس تو سینے میں ایک الفاظ پر اٹک گیا تھا۔۔"میرے فارس"اُس نے میرے فارس کیوں کہا؟"وہ فارس بھی تو بول سکتی تھی۔۔"لیکن وہ انجان تھا کہ اُس کو عادت تھی میرے فارس بولنے کی اِتنی کہ اُس کو احساس نہیں ہوتا کہ اُس نے فارس کے ساتھ"میرے"لگایا ہے

"زخم پر مرہم کم نمک زیادہ لگا۔۔"احراز نے کہا تو چراغ نے نظریں اُٹھائے اُس کو دیکھا جس کے چہرے سے اُس کی تکلیف عیاں تھی

"میرا مقصد اب آپ کو ہرٹ کرنے کا نہیں ہے۔۔"میں بے بس ہوں۔۔۔چراغ نے کہتے ہی اُس کو اُس کو زرا اُپر کیا تھا تاکہ پٹی سہی سے کر پائے۔۔"باتوں کے درمیاں خون وہ پہلے ہی صاف کر چُکی تھی

"تمہیں پتا ہے۔۔"میں پیار محبت کے جھنجھٹ سے ہمیشہ دور بھاگتا آیا تھا۔۔'اور

میرا یہ گریز میری زندگی کے پچیس سالوں تک رہا لیکن اُس کے بعد تم میری زندگی میں آئی تو میرے واعدے دھڑے کے دھڑے رہ گئے جو میں نے خود سے کیے تھے۔۔"اور تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں کبھی دوبارہ محبت نہیں ہو گی۔۔"لیکن کیا ایسا پاسبل ہے کہ میری محبت کی آگ تمہارے اندر چنگاری نہ لگائے۔۔احراز اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر مبہم مسکراہٹ سے بولا تو چراغ بس اُس کو خاموش سی دیکھنے لگی۔۔"وہ چاہتی تھی اُس کو بتائے کہ اُس سے اب وہ علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر چکی ہے۔۔"لیکن بتا نہ پائی۔۔"اِس وقت اُس کی آنکھوں میں ظاہر ہوتے درد کا اندازہ اُس کو بخوبی تھا۔۔"اُس کو ایسا لگا جیسے یہ بات اگر وہ کہے گی تو وہ برداشت نہ کر پائے گا۔۔"ایک مرد کے لیے اچانک سے یہ جاننا کہ اُس کی بیوی کی آلریڈی ایک شادی ہو چکی ہے۔۔"جس کو وہ بے انتہا چاہتی ہے۔۔"یہ بات اُس کو برداشت قطعاً نہیں ہوتی اور وہ تو اُس کو چاہتا تھا پھر کیسے یہ سب کچھ اپنے پر سہہ گیا تھا۔

"میں آپ کو کوئی جھوٹی اُمید نہیں دِلانا چاہتی۔۔"جواباً کہتی وہ وارڈروب سے اُس

کی شرٹ نکال لائی

"مجھے یہ جھوٹی اُمید جینے کی وجہ لگتی ہے۔۔" مجھے یقین ہے میں تم پر رسائی کر لوں گا۔۔" تمہارے دل کے دروازے اپنے لیے کھولنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔۔" میں چاہتا ہوں آج اِن ساری چیزوں کو دیکھ کر تم اپنے موجود سارے غبار کو ختم کر لوں۔۔" تمہیں اپنے سینے سے لگا کر تمہاری ہر وہ بات خود پر ضبط کے کڑے بندھ باندھ کر سُنوں گا۔۔" جس میں میرا نہیں کسی اور کا نام ہو گا۔۔۔احراز نے کہا تو وہ جو اُس کو شرٹ پہنا کر بٹن بند کر رہی تھی۔۔" ایک پل کو اُس کے ہاتھ تھم سے گئے تھے

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟" اُس کو خاموش سا خود کی طرف دیکھتا پا کر احراز نے پوچھا

"میں نے کہا نہ آپ کو ہرٹ کرنے نہیں آئی۔۔" چراغ اُس کو دیکھ کر کہتی اپنے ہاتھ صاف کرنے لگی

"تمہیں یقین ہے کہ مجھے تکلیف ہو گی؟" احراز نے اُس کا چہرہ اپنی طرف کر کے

پوچھا

"کیا نہیں ہو گی؟"چراغ نے اُلٹا اُس سے سوال کیا

"میں ابھی بھی تکلیف میں ہوں۔۔"سانس رُک رُک کر آرہا ہے۔۔"یہاں انتہا کی جلن ہو رہی ہے۔۔اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر احراز نے بتایا

"میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ آپ کو یا کسی اور کو مجھ سے محبت ہو۔۔"چراغ کو اِس وقت اپنا آپ مجرم سا لگا

یقین کرو۔۔"میں نے بھی کبھی نہیں چاہا تھا کہ مجھے کبھی کسی سے پیار ہو۔"باخُدا یکطرفہ کا تو کبھی نہ سوچا تھا۔۔"لیکن دیکھو ہو گیا۔۔"اور اب مجھے یش کی تکلیف کا اندازہ ہوتا ہے۔۔"احراز نے اُس کے ہاتھ کے اُپر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا

"میں نے آپ پر وار کیا۔۔"آنٹی مجھ سے اِس بات پر خفا ہے لیکن کیا آپ کو شکوہ نہیں کوئی؟"اُس کا نارمل ری ایکشن دیکھ کر چراغ کو جو بات بہت وقت سے پریشان کر رہی تھی وہ پوچھ بیٹھی

"پتا نہیں۔۔"شاید اُس دن یہ احساس ہوا کہ میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔احراز نے اُس شانے اُچکا کر کہا۔۔"اُس کو واقعی چراغ کے عمل پر افسوس نہیں تھا۔۔"دُکھ تھا تو بس ایک بات کا کہ اُس نے کسی اور کے لیے اُس کو مارنا چاہا تھا

"آپ کو دوائی دیتی ہوں۔۔"اُس کے بعد آپ آرام کرے۔۔چراغ نے بات کو بدلنا چاہا

"میری دوائی تم ہو۔۔احراز اُس کے ہاتھ سے دوائی دور کرتا بولا

"یہ ضروری ہے۔۔"ورنہ زخم نہیں بھرے گا۔۔چراغ نے کہا

"میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ یہ کبھی نہ بھرے۔۔"یہ زخم ہو گا تو یاد رہے گا کہ میں جس کو اپنی زندگی بنا گیا تھا اُس کی نظر میں میری کیا اہمیت تھی۔۔احراز کی بات پر چراغ شرمندگی سے نظریں بھی نہ اُٹھا پائی تھی

"مجھے شاید آپ کو سوری کر لینا چاہیے۔۔چراغ بس یہی بول پائی

"جس طرح میرے ایک ندامت کے آنسو اور شرمندگی تمہیں فارس واپس نہیں

لوٹا سکتی۔۔"ٹھیک ویسے تمہارا سوری میری تکلیف کو کم نہیں کر سکتا۔۔"مرنے والوں پر صبر آجاتا ہے چراغ۔۔"لیکن جو آپ کے بہت قریب بیٹھا ہو اُس کے باوجود بھی آپ کا نہ ہو تو اُس پر صبر نہیں آتا یار۔۔"میں تمہارا پاسٹ جان کر بھی بس یہی سوچ رہا تھا کہ تم کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہو؟"اگر تمہیں کسی اور کا ہونا تھا تو میرے دل میں خُدا نے تمہاری لیے یہ محبت کیوں ڈالی؟"احراز کافی دلبرداشتہ ہو کر بولا

"پتا ہے آپ کو اُس دن ہم بہت خوش تھے۔۔"فارس کو بچے پسند تھے۔۔"ہم نے نام تک ڈیسائیڈ کر لیے تھے۔۔"اور اُس دن مجھے میرے پریگننٹ ہونے کا پتا چلا۔۔"(اپنے اِن لفظوں پر وہ احراز کی آدھی جان نکال چُکی تھی)ہماری فیملی کمپلیٹ ہو جاتی۔۔"لیکن ایسا نہیں ہوا وہ چلا گیا دور بہت دور مجھے چھوڑ۔۔۔"میرا بچہ بھی پھر چلا گیا۔۔"میں سیاہ رنگ پہننے لگی۔۔"کیونکہ فارس کو مجھ پر یہ رنگ پسند نہیں ہوتا تھا۔۔"اور میں نادان ہر روز وہ ڈریس یہ سوچ کر پہنتی تھی کہ کہی

سے فارس آئے گا اور مجھ پر غُصہ کر کے ڈریس چینج کرنے کا کہے گا۔۔"چراغ اُس کی باتوں پر کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی گئ۔۔تو اضطراب کے عالم میں احراز نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔"وہ شاید اُس کا امتحان لے رہی تھی۔۔"اور شاید لوگ سہی کہتے تھے کہ جس سے محبت ہوتی ہے وہ کافی ظالم ہوتا ہے۔۔"اور چراغ اُس کو ظالم لگی تھی۔۔"بہت ظالم

"وارڈروب کے دوسرے دراز میں ریوالر پڑا ہے وہ اُٹھا کر ساری گولیاں میرے سینے میں اُتار کر مجھے ایک بار ہی موت دے دو۔۔"لیکن اپنے لفظوں سے مجھے وہ موت نہ دو۔۔"جس کے بعد قبر میں بھی سکون نہ ملے۔۔احراز کے لہجے میں ایک چُبھن تھی

"آپ کو بُرا لگا اُس کے لیے سوری۔۔"آپ یہ دوائے کھائے اور آرام کرے۔۔چراغ نے اپنی آنکھوں کو جھپک کر اُس سے کہا

"اُس کی باتیں تمہیں کرنا اچھی لگتیں ہیں۔۔"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔"لیکن

گزارش ہے۔۔"میرے سینے میں جو دل ہے اُس کا تھوڑا بہت احساس کرلوں۔۔احراز نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔"یہ جو کچھ اُس کو معلوم ہو رہا تھا وہ برداشت کرنا اُس کے بس کی بات نہ تھا۔۔"احساس اُس کو تڑپا رہا تھا کہ سامنے بیٹھی جو اُس کی محبت تھی۔۔"وہ اپنے دل میں کسی اور کو جگہ دے ہوئی تھی۔

'آپ مجھ سے ایسے بات نہ کریں۔۔"چراغ کو احراز کا یہ انداز پسند نہ تھا۔۔"وہ تو ہمیشہ اُس سے روعب سے بات کرتا تھا۔۔"گھورتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا تھا اور وہ اُنہیں چیزوں کی عادی تھی۔۔"احراز کا یہ بدلا بدلا سا انداز اُس کو پسند نہیں آرہا تھا۔۔"جانے کیسا احساس تھا جو اُس کو جکڑ رہا تھا

"تم بھی نہ کرو۔۔"اپنا پاسٹ بُھلاؤ۔۔"تو ہی تمہیں میری محبت نظر آئے گی۔۔"ایک باغی آنسو احراز کی آنکھ سے بہا تھا جس کو دیکھ کر اپنی انگلیوں کی پوروں سے چراغ نے صاف کیا تھا

"محبت ہرا دیتی ہے۔۔"اور میں ہار گیا ہوں۔۔"تمہارے سامنے ایک شکست خور

انسان بیٹھا ہے۔۔اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے ٹکرائے احراز نے کہا تو چراغ نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی۔۔"جانے کیا ہو گیا تھا اُس کو احراز کے ساتھ رہنا بھی نہیں تھا۔۔"اور اُس کی تکلیف بھی دیکھی نہیں جا رہی تھی اُس سے۔۔"محبت نہ ملنے کا غم شاید اُس سے زیادہ کوئی جانتا ہو۔۔۔

"دوا لے اب آپ۔۔کچھ توقع بعد اُس کو خود سے دور کر کے چراغ نے اُس کی توجہ دوبارہ دوائیوں کی طرف کروائی تھی۔۔

"تمہاری فیملی میں کون کون تھا؟"اور تم اکیلی کیوں رہتی تھی؟"اُس کے ہاتھ سے دوائی لیکر احراز نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"میری ایک ماں تھی۔۔"بابا میرے تب وفات پا گئے جب میں بہت چھوٹی تھی۔۔"دو بھائی بھی تھے لیکن اُنہوں نے مجھے اپنی بہن کبھی نہ مانا تھا۔۔"میں اپنی ماں اور خالہ کی لاڈلی تھی۔۔"فارس کی موت کے بعد مجھے اُس کی اسٹیپ مدر نے گھر سے باہر نکال دیا۔۔"بھائیوں نے بھی اپنے گھر جگہ نہ تھی۔۔"بقول اُن کے

میں ایک پاگل انسان تھی جو اُن کے بچوں کے لیے ایک خطرہ تھی۔۔"کچھ ماہ پاگل خانے گزارے۔۔"پھر وہاں ایک پاگل نے مجھے سیڑھیوں سے دھکا دیا تھا۔۔"میری پریگنسی کے آخری دن تھے۔۔"منہ کے بل گرنے کی وجہ سے میرا بچہ بچ نہ پایا تھا۔۔"اُس کے بعد میں ایک مزار پر رہنے لگی۔۔"اپنے بھائیوں کے پاس نہ گئی۔۔"شاید وہ یاد نہ تھے۔۔"پتا نہیں پر میں بس مزار آ گئی تھی جہاں کچھ دن بعد افروز آنٹی آئی وہ بتاتی ہیں کہ میری ماں اُن کی کزن ہے۔۔"اپنی باتوں میں بہلا کر وہ مجھے یہاں اسلام آباد لائیں۔۔۔۔جو باتیں وہ کسی کے بار بار اسرار کرنے پر نہ بتا پاتی تھی اور احراز کے ایک بار پوچھنے پر بتاتی گئی تھی۔۔

"تت تمہاری لو میرج تھی؟"یہ سوال اُس نے کس ضبط سے کیا تھا یہ بس وہ جانتا تھا۔۔"لیکن اُس کے سوال پر چراغ غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔"جو اُس کے ایسے دیکھنے پر نظریں چُرا گیا تھا

"نکاح بچپن میں ہوا تھا۔۔"میری شادی ہوئی جو بامشکل پانچ چھ ماہ

چلی۔۔۔"فارس میڈیکل کے فورتھ ایئر میں تھا۔۔"اُس کا خواب تھا نیورو سرجن بننے کا۔۔"وہ مجھے بھی ایسے ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔"پتا ہے ایک بار میں اُس کے کالج گئی تو لاش دیکھ کر بیہوش ہو گئی تھی۔۔"لیکن اب دل مضبوط ہو گیا ہے۔۔"بیہوش نہیں ہوتی میں۔۔"چراغ ہلکی مسکراہٹ سے پُرانے وقت کو یاد کر کے بتایا

"میں تمہارا بیٹا کل واپس نہیں موڑ سکتا۔۔"لیکن ٹرسٹ می تمہارا آنے والا کل اِتنا خوبصورت بناؤں گا کہ تم اپنی قسمت پر رشک کھاؤں گی۔۔۔احراز نے اُس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر کہا تو وہ کچھ بول نہ پائی کیونکہ وہ جان گی کہ انجانے میں ہی سہی اپنے رویے سے احراز کو غلطفہمی میں مبتلا کر گئی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے بیٹے سے دور رہو تو اچھا ہو گا۔۔"وفا بیگم کچن میں احراز کے لیے پرہیزی کھانا بناتی چراغ کو دیکھ کر بولی

"دو دن سے عدن کو آپ نے مجھ سے دور رکھا ہے۔۔"اور اب آپ چاہتی

ہیں۔۔"اُن سے بھی دور رہوں۔۔"ٹرے سیٹ کرتی چراغ جواباً بولی

"کیوں تمہیں کیا لگا تھا کہ تم ہمارے عدن کو یہاں سے لے جاؤ گی تو ہم خاموش ہو گے ؟"دس دن وہ تمہارے ساتھ رہا تو احراز کی وجہ سے اُس نے مجھے منع کیا ورنہ دس دن تو کیا میں دس سیکنڈ بھی اُس کو تمہارے ساتھ برداشت نہ کرتی۔۔وفا بیگم زہر خند لہجے میں بولی

"مجھے عدن واپس کرے۔۔"وہ مجھ سے مانوس ہو گیا ہے۔۔"میرا لمس پہچانتا ہے۔۔"تبھی دو دن سے مجھے نہ پا کر مسلسل روتا ہے۔۔"اگر آپ نے ضد نہ چھوڑی تو وہ بیمار ہو جائے گا۔۔چراغ اُن کو دیکھ کر گہری سانس بھر کر بولی

"تمہاری بھول ہے کہ وہ تمہارا لمس پہچانتا ہے۔۔"بچہ پیار کا بھوکا ہوتا ہے۔۔"اُس کو جو کوئی توجہ دے گا وہ اُس میں پناہ تلاش کرے گا۔۔"اور تم کونسا زیادہ عرصہ رہی ہو اُس کے ساتھ۔"جو ایسے بول رہی ہو۔۔"وفا بیگم کا انداز ہتک آمیز تھا۔۔"جس پر چراغ بغیر کوئی جواب دیئے کچن سے باہر نکل کر کمرے میں

آئی تھی جہاں احراز فائل ریڈ کرنے میں مصروف تھا۔۔"یہ دیکھ کر اُس کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا

"لگتا ہے خُفیہ نکاح آپ نے اِن فائلوں اور لیپ ٹاپ سے کیا ہے۔۔ٹرے سائیڈ پر کر کے وہ اُس کے ہاتھ سے فائلیں چھین کر بولی

"آفس نہیں جاتا تھا۔۔"کام یہی دیکھنا پڑ رہا ہے۔۔"احراز نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا

"آپ کے ریسٹ کے دن ہیں کام کے نہیں۔۔"ٹرے اُس کے آگے کر کے چراغ نے بتایا

"میں بور ہو جاتا ہوں۔۔"احراز نے اکتاہٹ سے بتایا

"ٹی وی دیکھ لیا کریں۔۔"لیٹ کر ایسے بیٹھنے سے آپ کا زخم خراب ہوتا ہے۔۔"پھر مجھے بار بار آپ کی پٹی کو بدلنا پڑتا ہے۔۔"اور مجھے اُس زخم میں کوئی

ایسا کچھ نہیں لگتا جس سے معلوم ہو کہ زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہو۔۔۔چراغ نے اُس کو گھور کر بتایا

"اگر تمہیں بار بار پٹی بدلنے میں مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں میں نرس آفرین سے کہتا ہوں۔۔"یقین کرو کافی اچھے انداز میں ڈریسنگ کرتی ہے۔۔"اور ابھی بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے زخم سے خون رس رہا ہے۔۔"احراز اُس کی بات کے جواب میں مسکراہٹ دبائے بولا۔۔"اُس کو چراغ کی دُکھتی رگ مل گئی تھی۔۔"جس کا فائدہ وہ بھرپور طریقے سے اُٹھا رہا تھا۔

"فار یور کائنڈ انفارمیشن کہ آپ کی وہ چہیتی نرس آفرین یہاں سے جا چکی ہے۔۔"میں نے اُس کو آپ کے اِس کام سے فارغ کروا دیا ہے۔۔"اور کافی افسوس کی بات ہے کہ آپ کو بڑا شوق ہے۔۔"اپنے یہ مسلز اُس لڑکی کو دِکھانے کا۔۔۔"چراغ نے دانت پر دانت جمائے اُس سے کہا۔۔"کیونکہ احراز کا ایسا کہنا اُس کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔۔

"ویل اگر بیوی آنکھیں دِکھائے گی تو لاچار شوہر کیا کرے۔۔"احراز نے اپنا رونا ڈالا

"سیریسلی لاچار شوہر وہ بھی آپ؟"چراغ کا تو پورا منہ ہی کھل گیا اُس کی ایسی بات پر

"کچھ غلط تو نہیں کہا فلحال لاچار ہوں نہ۔۔"ہر کام میں تمہاری اِجازت اور مدد کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔۔"اپنی مرضی سے تو میں بے وقعت پانی بھی نہیں پی سکتا۔۔"احراز مظلومیت کے تمام رکارڈ توڑ کر بولا تو اُس کو دیکھ کر وہ بس اپنا سر نفی میں ہلا پائی

www.novelsclubb.com

"کھانا کھائے۔۔"ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔"اب میرا گرم کرنے کا اِرادہ نہیں۔۔"تھک گئی ہوں۔۔"چراغ نے سر جھٹک کر اُس کو دیکھ کر کہا

"تم کھلاؤ نہ۔۔احراز نے فرمائشی انداز میں کہا

"آپ کوئی چھوٹے بچے تو نہیں۔۔'چراغ نے آبرو اُپر کیے اُس سے کہا

"صرف چھوٹے بچوں کو تھوڑی ہاتھ سے کھانا کھلایا جاتا ہے۔۔""مریضوں کو بھی کھلایا جاتا ہے۔۔"اُن کو بھی وہ توجہ چاہیے ہوتی ہے جو ایک چھوٹے بچے کو چاہیے ہوتی ہے۔۔احراز نے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا

"جی لیکن آپ کے ہاتھ سہی سلامت ہیں۔۔"تو آپ خود کھائے۔۔"چراغ نے جواباً کہا

"میں بھی تمہیں کھلاتا ہوں۔۔احراز نے معصوم شکل بنائی

"آپ نے کب مجھے کھلایا؟"چراغ کو یاد نہ آیا

"کہو تو اب کھلا دوں۔۔"میں تمہاری طرح مغرور تھوڑی ہوں۔۔احراز نے جتاتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"آپ سے نہ بس ڈرامے کروالوں۔۔"آپ کو نہ شوبز انڈسٹری میں ضروری جانا چاہیے۔۔"ہماری پاکستان انڈسٹری کو آپ جیسے ہونہار اداکار کی سخت ضرورت ہے۔۔"چراغ نے طنز نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"آئے نو کالز بھی دن رات آتیں ہیں۔" بہت سونے مجھے آفر دی ہوئیں ہیں۔ "لیکن میں منع کر دیتا ہوں۔۔" کیونکہ میرا یہ ہونہار ٹیلنٹ تو فقط تمہارے لیے ہے۔۔" احراز نے شانِ بے نیازی سے کہا

"قبول نہ کر کے اپنے اندر اِس چُھپے ٹیلنٹ کے ساتھ ظلم نہ کرے۔۔" وہ اُبل اُبل کر باہر آ رہا ہے نہ اُس کو پوری طرح سے آنے دے۔۔" کافی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔۔" چراغ نے اپنی طرف سے اُس کو مشورہ دیتے ہوئے کہا

"ہاں لیکن یہ کوٹا کوٹا بہت ہے نہ تو کسی اور کو ظاہر نہیں ہو رہا۔۔" بیوی سے شوہر کا کوئی راز کبھی چُھپا تو ہے نہیں۔۔" اِس لیے میرا یہ ٹیلنٹ بھی بس تمہیں نظر آتا ہے۔۔" احراز نے کہا تو اِس بار "لفظ کوٹا کوٹا پر چراغ کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اور اُس کو ہنستا دیکھ کر وہ بھی مسکرایا

"اب کھانا بھی کھلا دو بھوک نے بے حال کیا ہے۔۔" احراز نے کہا تو وہ نوالہ توڑتی اُس کے منہ کے پاس کرنے لگی

"اچھا ویسے تم میں بھی ٹیلنٹ کم نہیں۔۔"احراز نے کچھ سوچ کر کہا

"اچھا۔۔'چراغ کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی

"ہاں نہ جس طرح ماہرانہ انداز میں تم بغیر کپکپاہٹ کے خنجر میرے وجود میں گھونپا تھا۔۔"اِس سے یہی لگ رہا تھا جیسے تم نے کسی سے خاص پریکٹس لی ہوئی ہے۔۔احراز نے مسکراہٹ دبائے کہا

"اب آپ ایسے مجھے طعنہ دیا کرینگے۔۔"چراغ نے اُس کو گھورا

"طعنہ کہاں میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں۔۔"ایک بار اندر کیا خنجر پھر باہر

"احراز اب بس بھی کر دے۔۔۔"احراز تفصیل سے اُس کو اُس کا کارنامہ بتانے لگا تھا۔۔"جب بے ساختہ اُس کے بازو پر تھپڑ رسید کر کے چراغ نے ٹوکا۔۔"اُس کو اچھا نہیں لگ رہا تھا یہ سب سن کر ہلانکہ وہ مذاق کر رہا تھا۔۔"یہ بات وہ جانتی تھی۔۔"اُس کے باوجود بھی

"کیا ہوا؟"احراز نے انجان بن کر پوچھا

"ایسی باتیں نہ کریں۔۔"چراغ نے جیسے منت کی

"کیوں نہ کروں؟"میں تو تمہاری بہادر کا قائل ہو گیا ہوں۔۔"پہلے تو نہیں لیکن اب سوچتا ہوں تو پتا لگا کہ کس قدر تم نے اپنی جان ڈالی تھی۔۔"احراز باز نہ آیا

"آپ سے بات نہیں کروں گی اب میں۔۔"اُس کو خاموش نہ ہوتا دیکھ کر کہتی وہ جانے لگی جبکہ احراز نے اُس کی کلائی پکڑ کر واپس بیٹھایا

"اچھا سوری نہیں کہتا اب میں کچھ۔۔احراز نے مسکرا کر جلدی سے اُس کو کہا تو چراغ نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا

"اُففففف آج تو کوئی ناراض ہو گیا۔۔۔"احراز کھسک کر اُس کے پاس آ کر بولا

"کسی کو اُس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"چراغ اُس کو دور رہنے کا اِشارہ کرتی دانت پر دانت جمائے بولی

"کسی کا پتا نہیں۔۔"لیکن ہمیں بہت فرق پڑتا ہے۔۔احراز نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے کہا تبھی میل نرس نے اُن کے کمرے کا دروازہ نوک کیا

"یہ کون ہے؟"احراز چونک سا گیا

"آفرین سے نظریں ہٹاتے تو آپ کو پتا چلتا یہاں ایک میل نرس بھی موجود تھا۔۔"چراغ اُس کے چونکنے پر بولی تو احراز خُجل ہو گیا تھا۔۔"اُس نے تو ایویں "آفرین" بول دیا تھا۔۔"ورنہ اُس کو نرس کے نام کا پتا تھوڑی تھا۔۔

"کیا کام ہے؟"کباب میں ہڈی۔۔احراز نے آخری لفظ بڑبڑاہٹ میں بولے تھے

"جی وہ میں اپنا سامان لینے آیا تھا۔۔"یہی ہے۔۔اُس نے بتایا

"یہ ہے وہ میں نے الگ کر کے رکھا ہوا ہے۔۔"چراغ نے ایک بیگ کی طرف اِشارہ کر کے بتایا تو وہ اُس کی طرف گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"عدن ابھی تک موم کے پاس ہے؟"احراز نے نرس کے جانے کے بعد اُس سے پوچھا

"جی۔۔"وہ مجھے نہیں دیتی۔۔"عدن کو دور کیا ہوا ہے۔۔چراغ نے مایوس ہو کر

بتایا

"وہ آئے تو میں بات کرتا ہوں۔۔"تم پریشان نہ ہو۔۔احراز نے کہا تو وہ محض اپنا سر اثبات میں ہلا پائی

"میں اندر آجاؤں؟"اسفند یار کی آواز پر دونوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا تھا

"ہاں آجاؤ۔۔"بیٹھو بتاؤ کیا کھاؤ گے؟"کباب"کباب میں ہڈی۔۔احراز نے بیڈ کی دوسری طرف چراغ کا ڈوپٹہ اُٹھا کر اُس کی طرف بڑھا کر اسفند سے کہا تو وہ اُس کو گھورتا کمرے میں داخل ہوا تھا

"آپ بیٹھے اور بتائے میں کیا لاؤں آپ کے لیے؟"اپنا ڈوپٹہ پہن کر چراغ نے چور نگاہوں سے احراز کو دیکھ کر مسکرا کر اسفند کو مخاطب کیا تو وہ حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔"وہ جان نہ پایا کہ آج چراغ کو اُس سے ایسے بات کیوں کر رہی ہے۔"جبکہ

احراز تو اپنی جگہ پہلو بدلتا رہ گیا

"تم اُس کی فکر نہ کرو۔۔"موم ریفریشمنٹ کا سامان خود بھجوادے گی۔۔"تمہیں لائبریری جانا تھا نہ وہاں جاؤ شاباش۔۔۔احراز تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"مجھے لائبریری تو نہیں جانا۔۔"اور یہ آپ کے دوست ہیں تو میرا فرض ہے۔۔"اِن کا خیال رکھنا۔۔"آخر کو آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں۔۔"چراغ نے انجان کر بن کر کہا تو احراز دانت کچکچا کر رہ گیا۔۔"اسفند بیچارا جبکہ یہ سوچنے لگا کہ یہ دونوں کو کیا ہو گیا ہے؟

www.novelsclubb.com

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Episode 40

"تم

"رلیکس فائن تم دونوں آپس میں اُلجھ کیوں رہے ہو؟"میں بس یہ کارڈ دینے آیا تھا۔۔"میں کچھ جلدی میں ہوں۔۔"احراز اُس کو دیکھ کر کچھ کہنے لگا تھا کہ درمیاں میں "اسفند یار نے مُداخلت کی

"تمہاری شادی کا کارڈ؟"احراز نے چھوٹتے ہی ایسا سوال کیا

"آپ کو بڑی جلدی ہے اِن کی شادی کی۔۔"چراغ نے اُس کو دیکھ کر طنز کیا

"ہاں کیونکہ یہ میرا دوست ہے۔۔"اِس کی شادی کا انتظار مجھے تو ضرور ہو گا۔۔"احراز بلا جھجھک بولا

www.novelsclubb.com

"آپ دونوں بیٹھے باتیں کریں۔۔"میں جاتی ہوں۔۔"اپنا سر نفی میں ہلا کر کہتی وہ کھانے کی خالی ٹرے اُٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی تو اسفند جو صوفے پر بیٹھا تھا۔۔"چراغ کے جانے کے بعد اُٹھ کر بیڈ پر اُس کے پاس آیا

"خیریت ہے؟"احراز کو اُس کی حرکت عجیب لگی

"یہ میری شادی کا کارڈ ہے۔۔"اسفند نے ایک کارڈ اُس کی طرف بڑھا کر کہا تو احراز کو خوشگوار حیرت ہوئی

"کیا واقعی۔۔"کس سے؟"اور تو اب بتا رہا ہے یہ کارڈ دِکھا کر۔۔احراز اُس کے ہاتھ سے کارڈ لیکر بولا

"کزن ہے۔۔"اور یہ آناً فاناً ہوا ہے تو پہلے بتانے کا موقع نہ ملا۔۔"دوسرا تو بھی اپنی پریشانیوں میں تھا۔۔۔"اسفند نے وضاحت دیتے ہوئے کہا

"ہاں لیکن اب سب ٹھیک ہے۔۔"کوئی پریشانی نہیں۔۔"احراز نے گہری مسکراہٹ سے بتایا

www.novelsclubb.com

"تُجھے کچھ بتانا تھا مجھے۔۔اسفند نے اُس کے چہرے پر مسکراہٹ کو دیکھ کر کہا

"ہاں بتاؤ۔۔"کیا بتانا ہے؟"احراز نے پوچھا

"چراغ آلریڈی میرڈ لڑکی تھی۔۔"اُس کا ایک بچہ بھی ہوتا۔۔"لیکن کسی حادثے میں وہ بچہ نہ بچ پایا۔۔"او

"میں سب جانتا ہوں۔۔"اسفند ابھی مزید کچھ کہتا اُس سے پہلے احراز نے کہا تو اسفند حیران ہوا

"تمہیں پتا ہے؟"اسفند نے پوچھا

"ہاں میں جان گیا ہوں اُس کا پاسٹ۔۔"جان گیا ہوں کہ اُس دن شراب پی کر جو گاڑی چلا کر ہم نے ایڈونچر کیا۔۔"وہ ایڈونچر کسی کی ہنستی بستی زندگی اُجاڑ گیا۔۔"احراز نے سنجیدگی سے بتایا تو اسفند نے لمبی سانس خارج کی

"توں نے پھر بھی اُس کو نہیں چھوڑا؟"اسفند نے کہا تو احراز اُس کی بات کا مطلب جان نہ پایا

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب تمہارا؟"احراز نے پوچھا

"تم نے اُس کا پاسٹ جان کر بھی اپنے ساتھ کیوں رکھا ہے؟"وہ ایک میریڈ لڑکی تھی۔۔"تم پر حملا کیا وہ بھی جان لیوا حملا۔۔"جس میں اگر تمہاری قسمت اچھی نہ ہوتی تو تیرے بچنے کے چانسس بھی نہ ہوتے۔۔اسفند نے تفصیل سے بتایا

"وہ میری بیوی ہے۔۔"میری چاہت ہے۔۔"میری زندگی ہے۔۔"میرا سب کچھ ہے۔۔"میں اُس کو کیوں چھوڑوں گا؟"چھوڑنا تو بہت دور کی بات ہے انکٹ میں اُس کو چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔"وہ میرے لیے آکسیجن کا کام کرتی ہے۔۔"وہ ہے تو میں ہوں۔"وہ نہیں ہے تو میں کچھ بھی نہیں۔۔"اُس نے مجھ پر جان لیوا حملا کیا۔"ٹھیک ہے فائن میں ٹھیک ہوں۔۔"تمہارے سامنے ہوں۔۔"اُس پر میرا قتل معاف ہے۔۔"جس کا سوال میں اُس سے بروز محشر بھی نہ کروں۔۔"تم نے بول بھی کیسے دیا کہ میں اُس کو چھوڑ دوں گا۔۔؟"احراز اُس کی بات پر بولنے پر آیا تو بولتا چلا گیا۔۔"دروازے کے پاس چراغ جو چائے کی ٹرے لیکر کمرے میں داخل ہونے لگی تھی۔۔"اُس نے احراز کے اپنے لیے ایسے الفاظ سُنے تو قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے تھے۔۔"آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔۔"اُس کو سمجھ نہیں آیا کہ یہ کیسی محبت تھی اُس کی؟"جو اُس کے ساتھ اِتنا بُرا کرنے کے باوجود اُس کے دل میں کوئی گلا شکوہ نہ تھا۔۔"کوئی غُصہ رنجش خلش نہ

تھی۔۔"وہ اِتنا اچھا تھا یا بیوقوف تھا جو اُس کے بارے میں سب کچھ جان کر بھی چاہتا تھا کہ چراغ اُس کے ساتھ رہے؟"کیا تھی وہ؟"اُس کے سامنے تو کچھ بھی نہ تھی۔۔"کیا تھا اُس کے پاس؟"کچھ بھی تو نہیں۔۔اگر بات احراز کی بجائے تو وہ ایک بھرپور شخصیت کا مالک مرد تھا۔۔"اُس کے مقابل چراغ جہانگیر کی کوئی وقعت نہ تھی۔۔"لیکن احراز راجپوت اُس کے بعد بھی اُس کا طلبگار تھا۔۔"اُس کی خواہش کیا کرتا تھا۔۔"کیوں کیا کرتا تھا وہ ایسا؟"وہ جتنا اُس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔"اُتنا اُلجھتی جا رہی تھی۔۔"حیرت انگیز بات تھی کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اُس کے بارے میں سوچنے پر مجبور تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں سوچنا۔۔اپنا سر ہر سوچ سے آزاد کرتی وہ خود سے بڑبڑائی اور اندر جانے کے بجائے وہ ٹرے لیتی واپس چلی گئی تھی۔۔

"تمہارا ہی کہنا ہوتا تھا کہ تمہیں سیکنڈ ہینڈ چیزیں پسند نہیں ہوتیں۔۔"وہ تمہارے

زیرا استعمال نہیں ہوتی۔۔"پھر؟؟"اسفند نے اپنے لفظوں سے اُس کے تن بدن میں آگ لگادی تھی۔۔"اگر اُس کو دوستی کا لحاظ نہ ہوتا تو یقیناً وہ اُس کا منہ توڑ دیتا "کریکشن کرلوں چیزیں۔۔۔"احراز نے لفظ "چیز" پر خاصا زور دیا "چراغ احراز راجپوت کوئی چیز نہیں۔۔"ایک انسان ہے۔۔"جیتی جاگتی انسان۔۔"انسان سیکنڈ ہینڈ نہیں ہوتا۔۔"اور نہ چراغ کو میں استعمال کروں گا۔۔"وہ استعمال ہونے والی چیز نہیں۔۔"وہ میری بیوی ہے۔۔"میری شریکِ حیات ہے۔۔"جو میرے لیے سراپا محبت ہے۔۔"اگر اُس کی شادی ہو چکی تھی پہلے تو ایسے میں بھی ایک شادی شُدہ مرد ہوں۔۔"ایک بچے کا باپ ہوں۔۔"اور ایسے پھر میں بھی یوزڈ ہو گیا۔۔"انکلٹ میں ہی نہیں تم بھی یوزڈ ہو۔۔"بکاز کالج لائیف میں تمہارا بہت افیئرز ہوتا تھا لڑکیوں سے۔۔"پھر ایسے بھی تم بھی استعمال شُدہ ہوئے۔۔احراز نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے تو اسفند بس اُس کو دیکھتا رہ گیا "احر

نواسفی تم نے ایک طرح سے مجھے گالی دی ہے۔۔"تمہاری جرئت کو داد ہے کہ تم نے میرے آگے میری بیوی کے بارے میں ایسا بولا۔۔"اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو جانے میں اُس کا کیا حشر کرتا۔احراز اُس کی بات درمیاں میں کاٹ کر بولا

"سوری۔۔۔"لیکن میں نہیں چاہتا تم دونوں ساتھ رہو۔۔"تم دونوں کا کوئی میچ نہیں۔۔"اور تم کیسے بھول سکتے ہو یش کو؟"اُس کی محبت کو۔۔"اُس کی عنایتوں کو۔۔۔اسفند نے جواباً کہا

"میں کچھ نہیں بھولا۔۔"نہ یش کو نہ اُس کی محبت کو نہ اُس کی کسی عنایت کو۔۔"احراز سنجیدگی سے بولا

www.novelsclubb.com

"کمرے میں اُس کی تصویریں نہ ہٹا کر تمہیں لگ رہا ہے جیسے تم نے کوئی اچھا کام کیا ہے۔روز اُس کی قبر پر جا کر تازہ پھول ڈال کر تمہیں لگتا ہے تم نے حق ادا کر لیا۔"اسفند اُس کی بات پر طنز مسکرایا

"یو نو واٹ اسفی میں کچھ بھی ایکسپلین نہیں کروں گا۔۔"میں نہیں دوں گا تمہیں

وضاحت۔۔"کیونکہ میں جانتا ہوں۔۔"تمہیں میری کسی بات پر یقین نہیں ہو گا۔۔احراز اُس کی بات پر سر جھٹک کر بولا

"احراز مجھے تم سے کوئی وضاحت چاہیے بھی نہیں میں بس چاہتا ہوں کہ چراغ تمہیں چھوڑے اُس سے پہلے تم اُس کو چھوڑ دو۔۔۔"اسفند نے سنجیدگی سے اپنی بات اُس کو سمجھانی چاہی

"وہ مجھے نہیں چھوڑے گی۔۔"میں شوہر ہوں اُس کا۔۔"ویسے بھی اُس کا میرے اور عدن کے علاوہ اِس دُنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔۔"وہ میرے ساتھ میرے لیے نہ بھی رہے تو عدن کی وجہ سے ضرور رہے گی۔۔"احراز اُس کی بات پر فوراً سے بولا تھا۔۔"ایک یقین تھا اُس کے لہجے میں جس کو محسوس کر کے اسفند چاہ کر بھی اُس کو چراغ کے خیالات کے بارے میں نہ بتا پایا

"بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ "کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے آپ اب

کبھی ماں نہیں بن پائے گی۔"

"رات کا وقت تھا۔۔"وہ دونوں کمرے میں موجود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے اپنی اپنی سوچ میں گُم تھے۔۔"احراز اسفند کے ساتھ ہوئی گفتگو کو سوچ رہا تھا تو چراغ کو اپنی سوچیں گھیرے میں لیے ہوئی تھی۔۔"بے ساختہ اُس نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ کے اُپر رکھا تھا۔۔"اُس کو یاد آیا کہ وہ اب کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔"بھولی تو کبھی پہلے بھی نہ تھی۔۔"لیکن جانے کیوں اُس کو بار بار یہ خیالات آرہے تھے کہ وہ کتنی خالی ہے۔۔"اُس نے گردن موڑ کر احراز کو دیکھا جو غیر معی نقطے کو گھورنے میں مصروف تھا۔۔"آج وہ خاموش تھا۔۔"ورنہ کوئی نہ کوئی بات لیکر اُس سے بحث ضرور کرتا تھا۔۔۔

"وہ میری بیوی ہے۔۔"میری چاہت ہے۔۔"میری زندگی ہے۔۔"میرا سب

کچھ ہے۔۔"میں اُس کو کیوں چھوڑوں گا؟"چھوڑنا تو بہت دور کی بات ہے انگلٹ میں اُس کو چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔"وہ میرے لیے آکسیجن کا کام کرتی ہے۔۔"وہ ہے تو میں ہوں۔"وہ نہیں ہے تو میں کچھ بھی نہیں۔۔"اُس نے مجھ پر جان لیوا حملا کیا۔"ٹھیک ہے فائن میں ٹھیک ہوں۔۔"تمہارے سامنے ہوں۔۔"اُس پر میرا قتل معاف ہے۔۔"جس کا سوال میں اُس سے بروز محشر بھی نہ کروں۔۔"تم نے بول بھی کیسے دیا کہ میں اُس کو چھوڑ دوں گا۔۔؟"

"کانوں میں احراز کے الفاظ گونجے تو اُس نے گہری سانس خارج کی۔۔"اُس کو احساس ہوا کہ یہ نکاح کر کے اُس نے کتنی بڑی غلطی کر ڈالی تھی۔۔"اُس نے نکاح کر کے احراز کے سوئے ہوئے جذباتوں کو اُبھار دیا تھا۔۔"وہ اب یہ سوچ بیٹھا ہوا تھا کہ چراغ کبھی اُس کو چھوڑ کر نہیں جائے جبکہ حقیقت تو یہی تھی کہ وہ یہاں آئی ہی اُس کو چھوڑنے تھی۔۔"وہ تو بس اپنے دیئے گئے زخم پر مرہم لگانے آئی

تھی۔۔"لیکن احراز غلطفہمی کا شکار ہو گیا تھا۔۔"اُس سے اُمیدیں وابستہ کرنے لگا تھا۔۔"وہ اُمیدیں جو عنقریب وہ توڑنے والی تھی۔۔"وہ اُس کی ساری چاہتوں کو ٹھکرانے والی تھی

"چراغ

"اچانک احراز کے مخاطب کرنے پر وہ گردن موڑ کر اُس کو دیکھنے لگی۔۔

"جی۔۔"کچھ چاہیے؟"چراغ نے پوچھا

"ہاں چاہیے۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"کیا؟"چراغ نے پوچھا

"تم۔۔احراز نے بغیر کسی تاخیر کے کہا تو اُس کا دل زور سے دھڑکا

"مم مطلب؟"چراغ نے اپنا خُشک پڑتا گلا تر کیا

"میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔"ایک انجانا خوف ستا رہا ہے مجھے۔۔"میں اُس درد سے نجات چاہتا ہوں۔۔احراز نے اُس کو دیکھ کر بتایا تو چراغ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ

www.novelsclubb.com

کیا جواب دے

"میں کیا کر سکتی ہوں اب؟"چراغ کو جانے کیوں اُس سے ڈر لگا

,I want you

,I need you

.Please hold my hand

اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر احراز نے وارفتگی سے کہا تو چراغ کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا تھا۔۔"وہ بس اُس کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔"جو اُس کا منتظر تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی شرائط بھول جاؤ۔۔"مجھے کچھ لمحات دے دو۔۔اُس کو ہلتا جُلتا نہ دیکھ کر احراز نے ایک بار پھر کہا۔۔"اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ چراغ کے جانے کے سارے راستے مسدود کر دے گا تاکہ اگر وہ اُس سے الگ ہونا چاہے بھی تو الگ نہ ہو پائے۔۔۔

"چراغ تم میری بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔"احراز تمہارا شوہر ہے تو تمہارا فرض ہے اُس کی محبت کا جواب محبت سے دینا۔۔" کبھی بھی چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اُس کا ہاتھ نہ جھٹکنا۔۔"کسی عورت کا مرد کا ہاتھ جھٹکنا اُس کی انا کو لتاڑتا ہے۔۔"عورت بھی وہ جو اُس کی بیوی ہو۔۔"جو اُس کی دسترس میں شامل ہو۔۔"یہ مرد برداشت نہیں کرتا مرد اُسی عورت کو چاہتا ہے جو اُس کی مانتی ہے۔۔"تو بیٹا کبھی بھی یہ غلطی نہ کرنا میں احراز اور اُس کے مزاج کو جانتی ہوں۔۔"اِس لیے بول رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"اِس وقت اُس کو افروز بیگم کے الفاظ شدت سے یاد آئے تھے۔۔"جس پر اُس نے نظریں اُٹھائے احراز کو دیکھا جو سارے حقوق رکھنے کے باوجود بھی اُس سے اجازت طلب تھا۔۔"اور جانے پھر اُسے کیا ہوا کہ وہ واقعی اپنی شرائط بھولتی اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے گئی تھی۔۔"اور اُس کا ایسا کرنا احراز میں نئی جان ڈال گیا

تھا۔۔

"اگلے دن چراغ کی آنکھ کُھلی تو احراز کمرے میں نہ تھا۔۔"لیکن ایک انوکھا احساس اُس کو محسوس ہوا تھا۔۔"سائیڈ ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں سُرخ گلاب کے ساتھ ایک چِٹ پڑی تھی۔۔"پھول گوا گنور کرتی چِٹ کھولنے لگی۔۔"جس میں لکھا ہوا تھا۔۔۔۔

"تم خُدا کی طرف سے میرے لیے قیمتی تُحفہ ہو۔۔"تحریر پڑھ کر اُس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر چِٹ واپس جگہ پر رکھ کر اُٹھ کر واشروم میں آئی اور ٹینکی کھول کر اپنے چہرے پر پانی چھینٹے مار کر اُس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا

"احراز راجپوت اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے۔۔"وہ بہت چاہتا ہے تمہیں۔۔

"میں کبھی تمہیں چھوڑ نہیں سکتا۔۔"تم میری زندگی ہو۔۔"کانوں میں احراز کی سرگوشیاں گونجی تو اُس نے اپنی آنکھوں کو سختی سے میچ لیا۔۔"کچھ وقت یونہی

کھڑے رہنے کے بعد اُس نے شاور آن کیا

"تم ساری زندگی مجھے پھولوں کی طرح رکھو گے "مجھ سے اور صرف مجھ سے پیار کرو گے۔۔پنکی اُس کے کندھوں پر اپنے بازو کا حصار بناتی لاڈ سے بولی

"ایسا کیا؟ فارس نے اُس کو چھیڑنے کے لیے پر سوچ انداز اپنایا

"ہاں جی بلکل۔۔پنکی نے اُس کو گھورا

"لیکن اُس کے لیے میری ایک شرط ہے۔۔فارس نے بغور اُس کو دیکھا

"پنکی جہانگیر کو فارس افراہیم کی ہر شرط قبول ہے۔۔۔پنکی اُس کی شرط سُنے بغیر بولی

"پنکی جہانگیر نہیں پنکی فارس افراہیم بولو۔۔۔فارس اُس کی ناک دبا کر بولا

"ہاں جی وہی لیکن اب اپنی شرط بیان کرو۔۔پنکی پر جوش ہوئی

"تمہیں یہ کہنا ہو گا کہ تم ہمیشہ میری رہو گی صرف اور صرف مجھ سے پیار کرو گی

تمہارے دل میں بس میں رہوں گا کوئی اور نہیں۔۔فارس نے سنجیدگی سے کہا تو اُس کو پوزیسو ہوتا دیکھ کر پنکی کِھلکھلائی تھی

"فارس میں تمہاری ہوں اور بس تمہاری رہوں گی "میری زندگی میں اگر کوئی ہے تو وہ کل بھی تم تھے اور آج بھی تم ہو اور اِن شاءاللہ آنے والے وقت میں بھی تم ہو گے "ہم ہمیشہ ساتھ رہینگے "اِس بات کا اطمینان رکھو۔۔پنکی نے مسکراہٹ دبائے کہا

"واعدہ؟فارس نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا

"مجھ سے کب تم واعدہ لینے لگے ؟"کیا تمہارا اعتبار ختم ہو گیا؟پنکی کا ڈرامہ شروع ہو گیا

"بات کچھ ایسی ہے کہ تمہارا واعدہ لینا ضروری ہے۔۔۔فارس نے بتایا

"ٹھیک ہے جی تو پھر کر لیتے ہیں واعدہ۔۔پنکی نے اپنا خوبصورت سا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا تو فارس نے بے ساختہ اُس کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔"

"فارس کو یاد کرتی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔اپنا سر گھٹنوں کے درمیاں دیئے وہ بلکل خاموش سی تھی۔۔"اُس کے پورے کپڑے بھیگ گئے تھے۔۔"وجود میں کپکپاہٹ ہونے لگی تھی۔۔"ہونٹ نیلے ہونے لگے تھے۔۔"لیکن اُس کو کسی چیز کا احساس نہ تھا۔۔

محبّت میں وفا کا زہر کھا کر،

میں اپنا فرض پورا کر چُکا ہوں

مجھے ہی پوچھنے کو آئے ہیں آپ

مگر میں، میں تو شاید مر چُکا ہوں

"مجھے نہیں پتا کب تم میرے لیے ضروری ہو گئی۔۔"لیکن اب تمہارے بغیر جینا

میرے لیے ممکن نہیں۔۔"مجھے بس اُس دن کا انتظار ہے کہ کب تمہارے دل میں اپنی جگہ بنا پاؤں گا۔۔"آج میں نے تمہیں نہیں بلکہ تم نے مجھے صندل کر دیا ہے۔۔۔"اگر تم میرا ہاتھ جھٹک دیتی تو میں ٹوٹ جاتا۔۔"کبھی نہ جُڑنے کے لیے۔۔

"احراز کی آواز اُس کو اپنے بیحد قریب سنائی دے رہی تھی۔۔"دوسری طرف شاور کا پانی اب کمرے میں داخل ہونے لگا تھا۔۔"جس پر وہ خود میں ہمت پیدا کرتی اُٹھ کر شاور آف کیا۔۔"اور باہر آکر اپنا ڈریس بدلا

"آج شاید آپ کی روح تڑپ رہی ہو گی۔۔"اور میرا فارس تو مجھ سے شدید ناراض ہو گیا ہو گا۔۔"آفٹر آل میں نے اُس کا واعدہ جو توڑ دیا۔۔"احراز کی اُمید نہ توڑی لیکن فارس سے کیا واعدہ توڑ بیٹھی۔۔کمرے میں موجود یشم کی مسکراتی تصویر کے

سامنے کھڑی ہوتی وہ بہت آہستہ آواز میں بات کرنے لگی تھی۔۔"اِتنی آہستہ کہ اُس کے کانوں میں بھی بڑی مشکل سے آواز پڑ رہی تھی۔۔"اُس کے چہرے پر عجیب قسم کی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔"وہ اپنی اِنہی سوچوں میں تھی جب اچانک احراز کمرے میں داخل ہوا اور اُس کو جاگتا دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا تھا

"میں تمہیں جگانے آیا تھا۔"لیکن تم تو فریش بھی ہو چکی ہو۔۔"احراز اُس کو اپنے روبرو کھڑا کیے بولا تو وہ خاموش رہی

"کیا ہوا؟"اُس کو چُپ دیکھ کر وہ پریشان ہوا

"کچھ نہیں آپ بتائے کوئی کام تھا؟"اور باہر کیوں گئے تھے؟"چراغ نے سر جھٹک کر اُس سے کہا

"میں یہی تھا عدن کے پاس۔۔"سوچا تمہیں اکیلے میں کچھ وقت دیا جائے تو میں چلا گیا تھا۔۔احراز نے مسکرا کر کہتے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا

"میں اپنے بال بنالوں۔۔"اُس سے فاصلہ کرتی چراغ نے کہا

"شیور یہ بتاؤ۔۔"ناشتہ کمرے میں کرنا پسند کرو گی یا باہر؟"سائیڈ ٹیبل پر موجود پھول کو دیکھ کر اُس کی طرف آتا احراز اُس سے بولا

"باہر۔۔چراغ نے یکلفظی کہا

"اوکے ایز یو وِش۔۔۔"پھول ہاتھ میں لیتا وہ اُس کے پیچھے کھڑا ہوتا اُس کے بالوں میں پھول لگانے لگا۔

"مجھے یہ پسند نہیں۔۔"چراغ نے اُس کو روکنے کی کوشش کرنا چاہی

"لیکن مجھے بہت پسند آرہا ہے تمہارے بالوں میں یہ پھول۔۔احراز نے اُس کی بات کے جواب میں کہا تو وہ مرر میں اُس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔"جو آج کافی خوش لگ رہا تھا۔۔"

"آپ کا زخم خراب ہو جائے گا۔۔"لیٹ جائے۔۔چراغ نے کہا

"میں اب ٹھیک ہوں۔۔"تم خوامخواہ ٹینشن لے رہی ہو۔۔"اور میں نے موم سے بات کر لی ہے۔۔"عدن اب ہمارے کمرے میں رہے گا۔۔"اور ایک بات یہ کہ

نیکسٹ ویک اسفی کی شادی میں بھی جانا ہے۔۔"ہم نے۔۔"احراز نے باری باری اُس کو بتایا

"اچھا۔۔چراغ بس یہی بول پائی

"میری طرف دیکھو۔۔"احراز نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"چراغ تم ٹھیک ہو نہ؟"احراز اُس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر فکر مند ہو گیا تھا۔

"جی میں ٹھیک ہوں۔۔چراغ نے بتایا

"کمرے میں یہ پانی؟"احراز نے اب غور کیا تو پوچھا

"غلطی سے آگیا واشروم سے یہاں خیر"باہر چلے۔۔"اپنا ڈوپٹہ کندھے پر ڈالتی وہ اُس کو جواب دینے کے بعد بولی

"ہاں ناشتہ کر لوں۔۔"پھر شاپنگ پر بھی جانا ہے ہم نے۔۔"احراز اُس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلتا بتانے لگا

"شاپنگ کیوں؟"چراغ نے سنجیدگی سے پوچھا

"تم کپڑے خرید لینا۔۔"شادی میں جانے کے لیے کوئی ڈریس نہیں ہو گا نہ۔۔"احراز نے سیڑھیاں اُترتے اُس کو بتایا

"میں منیج کر لوں گی۔۔"آپ فلحال اِتنے ٹھیک نہیں ہوئے کہ باہر جائے یا ڈرائیو نگ کرے۔۔"چراغ نے سختی سے اُس کو ٹوک کر کہا تو احراز اُس کی بات پر مسکرائے بغیر نہ رہ پایا جبکہ ہال میں بیٹھی وفا بیگم نے اُس کے ساتھ چراغ کو دیکھا تو چہرے پر ناگواریت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔۔

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

nd last Episode 412

السلام علیکم موم۔احراز وفا بیگم کو دیکھتا سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام ناشتہ لگاؤں؟"وفا بیگم نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا

www.novelsclubb.com

"آپ بیٹھے چراغ لگا دے گی۔۔"اور ڈیڈ کہاں ہیں؟"احراز نے کہنے کے ساتھ یہاں وہاں دیکھا تو عمر صاحب کو نا پا کر اُن کے مطلق دریافت کیا

"ضروری کام سے باہر ہیں۔۔"تم بیٹھو میں ناشتہ لگاتی ہوں۔۔"کسی اور پر مجھے یقین نہیں۔۔وفا بیگم ایک اچٹتی نظر چراغ پر ڈال کر بولی۔۔"احراز نے گہری سانس بھر کر اُن کو دیکھا

"موم غُصہ تھوک دے اب۔۔چراغ کو دیکھتا وہ وفا بیگم سے بولا

"مجھے اب اِس لڑکی کا وجود یہاں برداشت نہیں۔۔"تم دو بول بول کر اِس کو یہاں سے چلتا کرو۔۔"وفا بیگم نے سر جھٹک کر کہا

"موم آپ کا غُصہ ایک طرف لیکن میں ایسی کوئی بات برداشت نہیں کروں گا۔۔"احراز نے سنجیدگی سے کہا چراغ جبکہ لاتعلق بیٹھی تھی۔۔"وہ وہاں ہو کر بھی وہاں نہ تھی

"اچھا کم عرصے میں اِس کا جادو تمہارے سر چڑھ بول رہا ہے۔۔"یہ وہ لڑکی

ہے۔۔"جس نے تمہیں موت کے منہ دھکیل دیا۔۔"میں تو اُس دن کو کوستی ہوں۔۔"جب تم ایمرجنسی وارڈ میں تھے تو یہ بچ گئی تھی۔۔"جبکہ نروس بریک ڈاؤن میں انسان کبھی کبھار مر جاتا ہے۔۔"یہ کیوں نہیں مری۔۔وفا بیگم نے چراغ کو کوسنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی تھی۔۔"لیکن احراز اُن کے الفاظ "نروس بریک ڈاؤن پر ٹھٹھک کر چراغ کو دیکھنے لگا۔۔"جو اُس کے لیے گلاس میں جوس انڈیل رہی تھی۔

"کیا مطلب نروس بریک ڈاؤن؟"چراغ یہ تمہارے ساتھ کب ہوا؟"اور کسی نے مجھے بتانا تک گوارہ نہ کیا۔۔"احراز برہم ہوا

"میں ٹھیک ہوں تم ناشتہ کرو۔۔"چراغ نے سرسری لہجے میں اُس کو کہا

"ہاں ٹھیک ہے نظر نہیں آرہا اچھی بھلی تمہارے سامنے ہے۔۔وفا بیگم زہر خند لہجے میں بولی

"موم آپ روایتی ساس کی طرح چراغ کو بات پہ بات طعنہ مارنے بند

کرے۔۔"ورنہ مجبوراً مجھے اُس کو الگ گھر میں رکھنا پڑے گا۔۔"آپ کو نظر نہیں آرہا وہ کس قدر آپ کی باتوں سے ڈسٹرب ہو رہی ہے۔۔"احراز اِس بار چڑ سا گیا تھا۔۔

"تم اِس کل آئی لڑکی کی وجہ سے اپنی ماں سے ایسے بات کرو گے؟"اور اُس کی وجہ سے گھر جانے سے دھمکی دو گے؟"وفا بیگم کو جیسے یقین نہ آیا

"تو بتائے پھر میں کیا کروں؟"آپ کے سامنے سہی سلامت ہوں میں۔۔"مرور نہیں گیا۔۔"بھول جائے اب آپ اُس قصے کو۔۔"احراز کوفت زدہ لہجے میں کہتا اُٹھ کھڑا ہوا

www.novelsclubb.com

"یہ لڑکی جادو گرنی ہے۔۔"اِس نے جانے کیا گھول کر پِلایا ہے تمہیں جو دو سالوں میں یش نہ کر پائی اور یہ کر گئ۔۔"تمہیں اپنی انگلیوں کے اِشارے پر نچا رہی ہے۔۔"وفا بیگم ناگواری سے چراغ کو دیکھ کر بولی تو اُس کی جیسے بس ہو گئ تھی۔۔"تبھی خاموشی سے وہاں سے اُٹھ کر اُپر کی جانب بڑھ گئ تھی۔

"موم اب یہ زیادہ ہو گیا ہے۔۔"احراز افسوس سے اُن کو دیکھتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

"ہاں احراز یہ اب زیادہ ہو رہا ہے۔۔"تمہاری یہ دیوانگی اُس کے لیے کیوں ہے؟"اُس نے تمہیں مارنے میں کوئی کثر نہ چھوڑی تھی۔۔"اور ایک تم پاگل ہو جو"چراغ چراغ کی رٹ لگائے ہوئے ہو۔۔۔وفا بیگم اُس کو گھور کر بولی

"یہ وہ چراغ ہے جس کو پکار کر آپ کی زبان نہ تھکتی تھی۔۔"پھر اب آپ کیوں اُس کی ایک چھوٹی سی غلطی پر اُس سے اِس قدر بدزن ہو گئی ہیں۔۔"احراز اپنی جگہ بے یقین سا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا واقعی میں دماغ خراب ہو گیا ہے یا پھر اُس لڑکی نے تم پر کوئی جادوں کروایا ہے۔۔"جو تمہیں کچھ اور سوجھ نہیں رہا سوائے اُس لڑکی کے۔"وفا بیگم جلے کٹے انداز میں بولی

"کالا جادو کروایا ہے۔۔"اور میں ساتھ گیا تھا۔۔"احراز جواباً جل کر کہتا اُپر کی

طرف بڑھ گیا تھا۔۔"پیچھے وفا بیگم نے نخوت سے اپنا سر جھٹکا تھا

"احراز کمرے میں آیا تو چراغ کو صوفے پر سوچو میں گُم پایا۔۔"اُس کو اُداس دیکھ کر وہ شرمندہ سا ہو گیا تھا۔۔

"سوری۔۔۔احراز اُس کے ساتھ بیٹھ کر بولا

"سوری کیوں؟"چراغ نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا

"موم کا رویہ کافی ہتک آمیز ہے تمہارے ساتھ۔۔"میں جانتا ہوں تمہیں بُرا لگا ہو گا۔۔"احراز نے شرمندگی سے کہا

"اُنہوں نے جو کہا وہ غلط تو نہ تھا۔۔"آپ اُن کی اکلوتی اولاد ہیں۔۔"اُن کی عمر بھر کی جمع پونجی آپ کے لیے اُن کی فکر کرنا جائز ہے۔۔"میں نے بدلے کی آگ میں خود کو بھی جلایا اور آپ کو بھی تکلیف دی۔۔"ہلانکہ مجھے سب کچھ اللہ پر چھوڑ دینا چاہیے تھا۔۔"وہی بہترین فیصلہ لینے والا ہے۔۔۔"چراغ اُس کی بات پر بے تاثر

www.novelsclubb.com

لہجے میں بولی

"تم مجھے آج اُلجھی ہوئی لگ رہی ہو۔۔" جبکہ میں نے سوچا ہوا تھا کہ تم میری طرح خوش ہو گی۔۔" احراز اُس کا گم سم سا انداز نوٹ کرتا بولا

"میں تھوڑا وقت خود کے ساتھ تنہائی میں گزارنا چاہتی ہوں۔۔" چراغ اُس کی بات پر صرف یہی بول پائی

"تنہائی میں کیوں؟" اگر کوئی پریشانی ہے تو وہ میرے ساتھ شیئر کرو۔۔" اِن شاءاللہ کوئی حل نکل آئے گا۔۔" لیکن میں تمہیں اکیلا چھوڑ نہیں سکتا۔۔" ایسے تم ڈپریشن میں چلی جاؤں گی۔۔" احراز نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی

"مجھے عادت ہے۔۔" چراغ نے بتایا

"تمہاری عادت وہ چھوٹ گئی ہے۔۔" کیونکہ تمہاری زندگی میں اب تم اکیلی نہیں ہو۔۔" میں اور عدن تمہارے ساتھ ہیں۔۔" جن کے بغیر اب تم رہ نہیں پاؤ گی۔۔" کوشش کر کے دیکھ لو۔۔ چراغ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا احراز بولا تو اُس کو

چُپ لگ گئی تھی۔۔"کیا واقعی اُس کو احراز کی عادت ہو گئی تھی؟"یہ خیال بے ساختہ اُس کے دماغ میں آیا تھا۔۔"پھر ایک دوسرا خیال اُس کے دماغ میں آیا جس میں اُس کو پتا لگا اُس کو احراز کے بغیر نیند نہ آتی تھی۔۔"وہ جب اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اُس کے بال نہ سہلاتا تو اُس کو سکون نہیں ملتا تھا۔۔"فارس کی جگہ تو دل میں جوں کی توں تھی۔۔"اُس کی ریپلسمنٹ نہ ہوئی تھی۔۔"پر شاید احراز اپنی جگہ اُس کے دل میں بنایا گیا تھا۔۔"یا پھر اُس میں اپنی عادت ڈال گیا تھا۔۔"اور عادت تو محبت سے زیادہ خراب ہوتی تھی۔۔"لیکن یہ ساری سوچیں اُس کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔۔"جس پر بے ساختہ اُس نے اپنا سر جھٹکا تھا۔۔"وہ اپنے اِرادوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔"اُس کو احراز کو چھوڑنا ہی تھا۔۔"یہاں سے بہت دور جانا تھا۔۔"جہاں کوئی اور نہ ہو۔۔"بس وہ ہو اور فارس کی یادیں

"کیا ہوا کن سوچو میں پڑ گئی؟"اُس کو کچھ بھی نہ بولتا دیکھ کر احراز نے اپنا ہاتھ اُس

کے آگے لہرایا

"کچھ بھی نہیں بس یونہی میں آنٹی افروز کی طرف جانے کا سوچ رہی تھی۔"چراغ نے بہانا بنایا

"اچھا لیکن میں چاہتا ہوں۔۔"آج ہم دونوں باہر جاتے ہیں۔۔"تم اُن کی طرف بعد میں چلی جانا۔۔"احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"ٹھیک ہے جیسا آپ کہو۔۔۔چراغ نے کوئی ضد نہ کی تھی۔۔"جس پر احراز مسکرائے بغیر نہ رہ پایا

"آج اُن دونوں کو اسفند کی شادی پر جانا تھا۔۔"اور آج چراغ نے احراز کی فرمائش پر پرپل کلر کی ساڑھی زیب تن کی ہوئی تھی۔۔"جو اُس پر خوب جچ رہی تھی۔۔"احراز تو جانے کتنی بار اُس کا صدقہ اُتار چُکا تھا۔۔"جس پر سوائے وہ اُس کو گھورنے کے کوئی اور کام نہ کر پائی تھی۔"۔۔"دوسری طرف احراز کی حالت کافی

بہتر تھی۔۔"آہستہ آہستہ اُس کا زخم بھرنے لگا تھا۔۔"جس پر وفا بیگم نے شکر بھرا سانس لیا تھا۔۔

"اگر آپ ایسے دیکھو گے تو مجھ سے تیار نہیں ہو یا جائے گا۔۔"کلائیوں میں چوڑیاں پہن کر چراغ نے ٹھنڈی سانس بھر کر احراز سے کہا جو بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس "بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے۔۔"محبت پاش نظروں سے اُس کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

"میں تو تمہاری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔"احراز نے بتایا

"اِس کو آپ مدد کہتے ہیں؟"چراغ نے اُس کو گھورا

"ہاں بلکل۔۔"احراز نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"مجھے آپ ایئر رنگز واپس کریں میرا۔۔چراغ نے سر جھٹک کر اُس سے کہا

"میں پہناتا ہوں نہ۔۔احراز نے اپنی خدمت پیش کی

"جلدی پہنایئے گا۔۔"چراغ نے وارن کیا

"ہاں جلدی کروں گا۔۔"ویسے بھی اسفی بار بار کال پہ کال کیے جا رہا ہے۔۔"احراز اُس کے بال ہٹاتا بولا

"عدن کہاں ہے؟"چراغ نے دوسرا ایئر رنگ اُس کو پکڑا کر پوچھا

"وہ تیار سا موم کے ساتھ بیٹھا ہمارا انتظار کر رہا ہے۔۔"احراز نے بتایا تو وہ مسکرائی

"وہ یشم جی کی کاپی ہوتا جا رہا ہے۔۔چراغ نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا تو احراز نے جُھک کر اُس کا ماتھا چوما

"ہاں اِس میں کوئی شک نہیں وہ یش کی طرح دِکھتا ہے بلکل۔۔"اگر آج وہ زندہ ہوتی تو مجھے چڑاتی کہ ہمارا بچہ ڈیٹو اُس پر گیا ہے "مجھ پر تو بس آنکھیں چُرائی ہیں۔۔"احراز نے جواباً مسکرا کر کہا تو چراغ غور سے اُس کے تاثرات دیکھنے لگی تھی۔

"یہ پن لگا دینگے۔۔؟"اُس کو خاموش ہوتا دیکھ کر چراغ نے ایک پِن اُس کی طرف بڑھا کر اپنے کندھے کی طرف اِشارہ کیا

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔"احراز اُس سے پِن لیتا کندھے پر ساڑھی کا پلو اچھے سے سیٹ کرنے لگا

"تم اب سے بس ایسا لباس پہنا کرو۔۔"احراز اُس کو دیکھ کر بولا

"آپ کو پسند ہوتیں ہیں ساڑھیاں لیکن یہ عام روٹین نہیں پہنی جا سکتی کیری کرنے میں مسئلہ ہوتا ہے۔۔"چراغ نے مسکرا کر بتایا

"اچھا پھر جیسے تمہیں آسانی ہو۔۔"اور اب تم ریڈی ہو تو باہر آ جاؤ۔۔"میں تب تک عدن کو لیتا ہوں موم سے۔۔"احراز نے کہا تو اُس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

"کچھ منٹس بعد وہ تیار ہوتی اپنے گرد شال اچھے سے اوڑھتی باہر آئی تو احراز نے اُس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولا۔۔۔"پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آتا ڈرائیونگ کرنے

لگا۔۔"

آپ اندر کیوں گئے تھے؟"کوئی کام تھا کیا؟"چراغ نے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"میں سیل فون اپنا اندر بھول گیا تھا۔۔"احراز نے بتایا تو چراغ بے سر ہلایا تھا۔۔

"بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اپنی مطوبہ جگہ پُہنچ گئے تھے۔۔

"اِتنی جلدی آگیا؟"تھوڑی دیر کر کے آجاتا۔۔اسفند گاڑی سے اُترتے احراز کو دیکھ کر طنز بولا تو وہ شرمندہ ہونے کے بجائے ڈھٹائی سے مسکرانے لگا۔

"بس سوچا تمہیں کسی کام میں مدد نہ چاہیے ہو۔۔"احراز اُس سے بغلگیر ہوتا بولا تو جواب اسفند اُس کو گھورنے لگا۔

"عدن صاحب بھی آئے ہیں کیا؟"اُس کی نظر چراغ کی گود میں موجود عدن پر پڑی تو مسکرا کر بولا

"ہاں بھئی کیوں وہ نہیں آتا کیا۔۔"احراز چراغ سے عدن لیتا بولا

"اہم گیسٹ ہیں۔۔" خیر تم اب اندر تو آؤ۔۔اسفند نے کہا تو وہ بازوں کے حلقے میں چراغ کو لیتا اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔

"اندر داخل ہو کر احراز اپنے جاننے والوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔" جبکہ چراغ عدن کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ گئ تھی۔۔" جہاں پہلے سے موجود لڑکیاں اُس سے باتیں کرنے لگیں ہوئیں تھیں۔۔۔

"چراغ؟" نسوانی آواز پر چراغ نے چونک کر اپنا سر اُٹھایا تو سامنے "سنان کو دیکھتی وہ حیران رہ گئ

www.novelsclubb.com

"آپ؟" چراغ کو حیرت ہوئی

"ہاں میں لیکن آپ کیوں اِتنا حیرت زدہ ہو رہی؟" حیران تو مجھے ہونا چاہیے۔۔سنان اُس کی گود میں آرام سے بیٹھے عدن کو دیکھ کر بولا تو چراغ نے احراز کی طرف دیکھا جس کا دھیان اُس کی طرف نہ تھا۔۔" کیونکہ اُس کو چاروں اطراف

اُس کے دوستوں نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا

"میں حیران نہیں بس تھوڑا چونک سی گئی تھی۔۔"خیر آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔"چراغ نے سر جھٹک کر اُس کو دیکھ کر کہا

"ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟"سنان نے پہلے اِجازت چاہی

"جی؟"چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر اجازت دی

"آپ نے مجھ سے شادی کرنے پر صاف انکار کر دیا تھا۔۔"لیکن پھر ایک میرڈ اور ایک بچے کے باپ سے شادی کرنے کی کوئی خاص وجہ؟"کافی بدلاؤ بھی آیا ہوا ہے۔۔"لگتا ہے کافی خوش ہو۔۔"سنان سر تا پیر اُس کو دیکھ کر بولا تو چراغ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اُس کو کیا جواب دے

"کیا بہت مشکل سوال کر لیا؟"اُس کو جواب نہ دیتا دیکھ کر سنان نے کہا

"آپ سے شادی نہ کی کیونکہ میں اپنے پہلے شوہر کو بہت چاہتی ہوں۔۔"جو اِس دُنیا میں نہیں لیکن میرے دل میں ہیں۔۔"دوسری بات میں کبھی ماں نہیں بن

سکتی۔۔"میں ایک بانجھ ہوں۔۔"تو بتائے یہ سب جانتے ہوئے کیا آپ مجھ سے شادی کرتے؟"میرے دل میں کوئی اور ہے۔۔"بچہ نہیں دے سکتی آپ کو۔۔"یہ سب جانتے ہوئے کیا زندگی کے کسی موڑ پر آپ مجھے طعنہ نہ دیتے؟"چراغ نے سنجیدگی سے کہا تو سنان کو چپ لگ گئی تھی۔

"تم نے کبھی بتایا نہیں تھا۔۔"سنان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے۔۔"یہ وہ شخص تھا جو بار بار اُس کو کہتا تھا کہ جب تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑے گی تو میں حاضر رہوں گا۔۔"اور آج جب اُس کو اُس کی ساری سچائی معلوم ہوئی تھی تو جیسے وہ اپنے الفاظ بھول گیا تھا

www.novelsclubb.com

"کالج میں ہر ایک کو پتا تھا۔۔'آپ نے شاید غور نہ کیا تھا جس دن مجھے آپ میرا شُناختی کارڈ اُٹھا کر دے رہے تھے۔۔"میرا وہ کارڈ میرے شوہر کے نام پر تھا۔۔"باپ کے نام پر نہیں۔۔"کالج میں جب کوئی پروفیسر آواز دیتا تھا تو چراغ فارس خانزادہ بولتا تھا۔۔"ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ آپ کو پتا نہ ہو۔۔"چراغ نے

اِس بار طنز لہجے میں کہا

"ٹرسٹ می مجھے بلکل بھی نہیں تھا پتا۔۔"میں نے تو اب جاناں تھا کہ تم نے ایک شادی شدہ مرد سے نکاح کیا ہے۔۔سنان نے یقین کروانے کی خاطر کہا

"مجھے یقین ہے تبھی تو آپ نے پرپوز کیا۔۔"ورنہ ایک میرڈ۔۔"بانج لڑکی کو کون اپنی بیوی بناتا ہے۔۔"چراغ کے چہرے پر عجیب قسم کی مسکراہٹ تھی

"تو کیا اِن خامیوں سمیت تمہیں احراز راجپوت نے قبول کر لیا؟"کیا وہ طعنہ نہیں دیتا؟"تم کبھی بچہ پیدا نہیں کر پاؤ گی۔۔"کیا یہ بات وہ جانتا ہے؟"سنان نے اب کی سوالات جو کیے اُس پر ایک بار پھر چراغ نے احراز کو دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔"لیکن ناکام رہی

"تمہیں جو یہ خامیاں لگیں۔۔"اُن کو یہ میری خامیاں نہیں لگتی۔۔"اُن کو میرے شادی شدہ ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔۔چراغ نے بتایا تبھی کسی نے آ کر اُس کو اپنے حصار میں لیا تو وہ چونک کر گردن موڑ کر دیکھا جہاں احراز کھڑا

سنجیدگی سے سنان کو دیکھ رہا تھا

"بہت وقت بعد تمہیں دیکھ کر اچھا لگا۔۔احراز سنان کو دیکھ کر بولا

"شاید یہ ہماری پہلی ملاقات ہے۔۔"سنان اُس کو دیکھ کر جواباً بولا۔۔

"آمنا سامنا یوں پہلی بار ہوا ہے۔۔"احراز نے کہا تو سنان کی نظر اُس کے ہاتھ پر گئی جو اُس نے چراغ کی کمر پر رکھا ہوا تھا

"کافی بڑے ظرف والے ہو تم۔۔سنان نے مسکرا کر کہا تو چراغ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔"اُس نے غور سے احراز کو دیکھا جس کے چہرے پر اب اُلجھن آمیز تاثرات تھے

www.novelsclubb.com

"مطلب؟"احراز نے پوچھا۔۔"وہ اُس کی بات کا مطلب جان نہ پایا تھا

"ابھی مس چراغ نے مجھے بتایا کہ اُس نے میرا پرپوزل کیوں ریجکٹ کیا تھا۔۔"کیونکہ یہ بانجھ ہیں۔۔"کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔سنان نے یہ کہتے ہوئے بغور اُس کے تاثرات کو جانچا

"بانج؟"احراز زیر لب اُس کا لفظ دوہرانے لگا

"ہاں کیوں کیا تمہیں نہیں بتایا چراغ نے؟"سنان نے اُس سے پوچھا

"کوئی عورت بانج بھی ہوتی ہے؟"کیونکہ میری نالج میں تو یہی بات ڈالی گئی ہے کہ اولاد مرد کی نصیب سے ہوتی ہے۔۔"اِس میں عورت کا بانج ہونا کہاں سے آگیا؟"احراز نے پر سکون لہجے میں کہا تو اُس کا جواب بس سنان کو نہیں بلکہ چراغ کو بھی حیران کر گیا تھا۔۔"وہ حیرت کا مجسمہ بنی احراز کو دیکھنے لگی۔۔"جس کا سکون قابلِ دید تھا

"نہیں وہ

"یہ ہمارا بیٹا ہے عدن۔۔"اگر دوسری اولاد نہ بھی ہوئی تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔"ہمارا ایک بیٹا آلریڈی ہے۔۔"جو میری پہلی بیوی سے ہے۔۔سنان ابھی کچھ کہنے لگا تھا۔۔"جب احراز اُس کی بات درمیاں میں کاٹ کر"عدن کی طرف اِشارہ کر کے بولا۔۔"چراغ جبکی خاموش تھی اُس کے پاس کچھ بولنے کو بچا نہ

www.novelsclubb.com

تھا۔۔"احراز نے ہمیشہ کی طرح اُس کو لاجواب کر دیا تھا

"ایکسکیوز می۔۔"سُنان معذرت خُواہ لہجے میں کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

"احراز

"خاموش چراغ۔۔"میں کوئی وضاحت نہیں سُنوں گا۔۔"اور میں یہ بھی نہیں چاہوں گا کہ تم ہر ایک کو صفائیاں پیش کرو۔احراز چراغ کو بولنے کا موقع دیئے بنا بولا

"میں بانج ہوں۔۔"آپ یہ جان کر نارمل کیوں کھڑے ہیں؟"چراغ اُس کی بات پر یہی بول پائی

www.novelsclubb.com

"تم بانج ہو؟"احراز نے اُلٹا اُس سے سوال لیا

"سوری لیکن میں نے آپ کو بتایا نہ تھا۔۔"پانچ سال پہلے جب میرا بچہ ضائع ہو گیا تھا تو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اب میں کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔چراغ نے سر جھکا کر کہا

"یہ پانچ سال پُرانی بات ہے چراغ۔۔۔"احراز نے کہا

"جی پر کچھ پیچیدگیاں ہو گئیں تھیں۔۔"اور اب میں آپ کو کبھی بچے کی خوشی سے نواز نہیں سکتی۔۔"آپ دوسری شادی کر سکتے ہیں۔۔"سیریسلی مجھے کوئی مسئ

"احراز واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔۔۔"چراغ سر جُھکائے اُس کو کچھ کہنے والی تھی۔۔'جب اچانک ایک لڑکی احراز کے گلے لگتی پر جوش لہجے میں بات کرنے لگی۔۔"چراغ کے ماتھے پر بل نُمایاں ہوئے تھے۔۔"اِس قدر بے باک حرکت تو بیوی ہونے کے ناطے اُس نے نہ کی تھی۔۔"پھر یہ کون لڑکی تھی جو اُس کے سامنے اُس کے شوہر کے ساتھ چپک چپک کر کھڑی تھی۔

"عینی تم یہاں؟"احراز اُس سے فاصلہ بناتا خوشگوار حیرت اُس کو دیکھنے لگا۔۔"تو چراغ نے اپنی جگہ پہلو بدلا۔۔"پھر نیند میں جاتے عدن کو دیکھ کر اُس نے وہاں بیٹھی ایک لڑکی کو تھوڑے وقت کے لیے دیا

"افففف تمہیں میں یاد ہوں۔۔"عینی مزید پر جوش ہوئی

"بھیانک واقعات انسان کبھی نہیں بھولتا۔۔"اُس کا خوش ہونا چراغ کو ایک نہ بھایا تھا تبھی آہستگی سے بڑبڑائی تھی۔۔"اور یہ احراز نے بخوبی سُن لیا تھا۔۔"جس پر اُس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔۔"وہ جان گیا کہ چراغ کا جیلس موڈ آن ہونے لگا ہے

"عینی تم کوئی بھولنے والی چیز تو نہیں۔۔"احراز نے موقعے پر چونکا مارا

"ہاں

"محترمہ فاصلہ بنائے۔۔۔"عینی پھر سے اُس کے ساتھ چپکنے لگی تھی۔۔"جب چراغ صبر کا دامن چھوڑتی اُس کو احراز سے دور کیے خود اُس کے آگے کھڑی ہو گئ۔۔"جبکہ احراز اب پیچھے سے اُس کی ساڑھی کا پلو اپنے ہاتھ میں لیتا اُن کو ایسے دیکھنے لگا جیسے کوئی پسندیدہ شو چل رہا ہو۔۔"

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟"عینی اُس پر چیخی

"پہلے آپ بتائے یہ کیا بے شرمی ہے جو آپ اِن کے ساتھ چپکی ہی جا رہی

ہے۔۔"وہ بھی اِتنے سارے لوگوں میں۔۔"چراغ جواباً دوبدو بولی

تھی۔۔"احراز سے اپنا قہقہہ ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔

"واٹ ربش احراز یہ کون ہے؟"وہ اُس کو گھورتی احراز سے سوال گو ہوئی

"میں اِن کے بچے کی ماں ہوں۔۔"آپ بتاؤ کہ آپ کون ہیں؟"چراغ ایڑھیوں

کے بل کھڑی ہوتی اُس کو جواب دینے لگی۔۔"یہ اُس کی اپنی سی کوشش تھی کہ

عینی احراز کو اور احراز عینی کو دیکھ نہ پائے

"کہو تو میں اُپر اُٹھاؤں تمہیں؟"احراز نے اُس کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز

میں کہا

www.novelsclubb.com

"آپ چُپ رہو۔۔"آپ سے بات تو گھر جا کر ہو گی۔۔"چراغ نے کھا جانے والی

نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو احراز نے مصنوعی خوفزدہ تاثرات بنائے

"دیکھو تم

"آپ دیکھو ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔"یہ ہمارا بچہ ہے۔۔"یقین نہیں آتا تو ثبوت

سامنے ہے۔۔"چراغ اُس کی بات درمیاں میں کاٹتی عدن کو بانہوں میں اُٹھائے بولتی گئ۔۔"تو احراز عش عش کر اُٹھا تھا

"تمہیں میں بعد میں دیکھ لوں گی۔۔"سب لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کیے عینی دبی دبی آواز میں کہتی جانے لگی۔

"بعد میں کیوں؟"ابھی کیوں نہیں سامنے کھڑی ہوں۔۔"پوری آنکھیں کھول کر دیکھ لو۔۔"چراغ نے پیچھے سے طنز آواز میں اُس سے کہا تو وہ بغیر سُنے چلی گئ۔

"اُففففف میری وائلڈ بیوی۔۔احراز اُس کا رُخ اپنی طرف کرتا اُس کے گال کھینچنے لگا

www.novelsclubb.com

"بات مت کرو آپ۔۔"اور آج آپ لاؤنج میں سوئے گے۔۔"چراغ اُس کا ہاتھ دور جھٹک کر بولی تو احراز کا منہ پورا کھلا کا کھلا رہ گیا

"یہ زیادتی ہے۔۔"احراز احتجاجاً بولا

"یہ بات تب سوچنی چاہیے تھی۔۔"جب نامحرم لڑکی کے ساتھ چپک چپک کر

کھڑے تھے۔۔"چراغ اُس کو گھور کر بولی

"اللہ کی قسم میں نے اُس کو ٹچ نہیں کیا تھا وہ خود گلے کا ہار بنی تھی۔۔"احراز نے مسکین شکل بنائی

"قسمے اِس وقت میں شدید غُصے میں ہوں۔۔"مجھ سے بات نہ کرے۔۔"ورنہ میرا میٹر گھوم جائے گا۔۔"چراغ نے انگشت کی انگلی اُٹھائے اُس کو وارن کیا تو احراز نے اپنے ہونٹوں پر اُنگلی رکھ دی

"وہ دونوں جب گھر واپس آئے تو احراز نے پہلی بار اپنے کمرے میں ڈر ڈر کر قدم رکھا تھا۔۔"اور چراغ کو دیکھنے لگا جو اُس کی موجودگی محسوس کرتی ہر چیز کو پٹخنے والے انداز میں رکھ رہی تھی۔۔"اُس کا پورا چہرہ اِس وقت لال بھبھو تھا

"تم آج قیامت ڈھا رہی تھی۔۔"اِس ساڑھی میں۔۔"اُس کا موڈ سہی کرنے کی خاطر احراز نے سوچا تعریف کر دے۔۔"لیکن چراغ نے کوئی رسپانس نہ دیا

www.novelsclubb.com

تھا۔۔۔

"عینی میری کالج فرینڈ تھی۔۔"یش کے ساتھ اُس کی بنتی تھی۔۔۔"تویش اور میرا کالج ایک ہی تھا تو بات چیت ہو جاتی تھی۔۔"احراز نے وضاحت دی۔۔"لیکن اپنے گلے سے نیکلس اُتارتی چراغ نے آئینے میں نظر آتے اُس کو عکس کو گھورا تھا

"آئیندہ میں کسی گرل سے نہیں ملوں گا۔۔"تم اپنا موڈ سہی کرو۔۔"احراز ہمت کرتا اُس کی پشت اپنے سینے سے لگائے بولا

"سونا لاؤنج میں پسند کرینگے یا ڈرائنگ روم میں۔۔"اُس سے دور ہوتی چراغ سنجیدگی سے بازو سینے پر باندھے پوچھنے لگا

"یہاں سونا ہے۔۔"احراز نے بیڈ کی طرف دیکھ کر اشارے سے بتایا

"سوری لیکن آپ کا یہاں سونا الاؤ نہیں۔۔چراغ نے انکار کیا

"بٹ وائے؟"میں تمہارا معصوم سا شوہر ہوں۔۔"احراز نے یاد کروایا

"آپ باہر جائے مجھے سونا ہے۔۔"چراغ نے جمائی لیتے ہوئے اُس کو دیکھ کر کہا

"لیکن مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آئے گی۔۔"احراز کا منہ لٹک گیا تھا

"یہ میرا نہیں آپ کا مسئلہ ہے۔۔"ایسا کریں عینی کو کال کیجئے گا۔۔"پھر لمبی گپ شپ مارئیے گا۔۔چراغ نے بھگو کر طنز کیا

"عینی کیوں؟"تم ہو نہ گپ شپ لگانے کے لیے پھر کسی اور کی کیا ضرورت۔۔"اور میرے پاس تو تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے۔۔"احراز اُس کے تھوڑا قریب ہوتا اُس کے بال سہی کرتا ہوا بولا

"کیسا سرپرائز؟"چراغ نے پوچھا۔۔"بہت وقت بعد ایسا لفظ سُننے کو ملا تھا۔۔"پہلی بار فارس کے علاوہ کسی اور نے اُس سے کہا تھا کہ تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔

"پہلے ایک کس دو۔۔"اور معافی نامہ بھی دو۔۔"احراز نے اُس کی ایکسائٹمنٹ کو جانچ لیا تھا جس کو وہ چُھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"رہنے دے بس۔۔۔"چراغ اُس کی فرمائش پر سُرخ ہوئی تھی"اِس بات سے وہ

یکسر انجان تھی لیکن۔۔"اپنی ایک اور خواہش کو پورا ہوتا دیکھ کر احراز خود کو اِس وقت خوشقسمت مرد جان رہا تھا۔۔"بے ساختہ اُس نے چراغ کے سرخ گالوں کو سہلایا تھا۔۔

"کس کرو بھلا۔۔"احراز نے اپنا گال اُس کے سامنے کیا

"نہیں۔۔چراغ نے اپنا سر نفی میں ہلایا

"عدن کا چہرہ تو دن رات چومتی ہو۔۔"میرے لیے ایک کس تک تمہارے لیے مہنگی ہے۔۔"احراز نے دانت پیس کر کہا تو چراغ ہونک بنی اُس کا منہ تکنے لگی

"سیریسلی؟"آپ اپنے بچے سے جیلس ہو رہے ہے؟"چراغ کو جیسے یقین نہ آیا

"تم اگر دونوں میں برابری نہ کرو گی تو معصوم شوہر کیا کرے؟"احراز کی دوہائیاں عروج پر تھیں۔۔

"سو جائے یہی۔۔اُس کی ڈرامے بازی پر اپنا سر نفی میں ہلاتی چراغ بولی

"سرپرائز نہیں دیکھو گی کیا؟"احراز نے یاد کروایا

"اگر آپ کے پاس کوئی سرپرائز ہوتا تو اب تک مجھے دِکھا بھی چُکے ہوتے۔۔چراغ نے منہ بسورا تھا

"اُففف تمہارے کیوٹ فیس ایکسپریشن یہاں آؤ۔۔"احراز مسکرا کر سر جھٹک کر کہتا اُس کا ہاتھ پکڑے سامنے دیوار سے کپڑا ہٹایا تو چراغ چونک اُٹھی۔۔"کیونکہ اُس نے کمرے میں یہ تبدیلی نوٹ نہ کی تھی۔۔"اور اب حیرت سے دیوار پر اپنی اور احراز کی تصویر دیکھنے لگی۔۔"جو احراز نے دو دن پہلے کچن میں احراز نے کُک کو اپنا سیل پکڑا کر تصویر لینے کا بولا تھا اور اب دیوار کی زینت بنی ہوئی تھی۔۔

"اچھی لگ رہی ہے نہ؟"احراز نے اُس کو دیکھ کر پوچھا

"ہاں پر یہاں تو لارج تصویر آپ کی ہوتی تھی نہ وہ کہاں گئی؟"چراغ کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تو پوچھا

"وہ اچھی نہیں تھی یہ بچ رہی ہے۔۔"احراز محض اِتنا بولا

"یہ کب لگائی آپ نے؟"چراغ نے پوچھا

"جب تم تیار ہوتی باہر آ کر اپنی شال ٹھیک کر رہی تھی۔۔"تب میں نے یہاں آ کر جلدی سے یہ سیٹ کر دیا تھا۔۔احراز نے بتایا۔۔"تو چراغ کو یاد آیا کہ جب وہ نیچے گئی تھی تو احراز "سیل فون کا بہانا بنائے اندر آیا تھا۔۔

"یہ واقعی میں بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔"چراغ بولے بغیر نہ رہ پائی۔۔"جس پر احراز اُس کی کنپٹی کا بوسہ لیتا سامنے تصویر دیکھنے لگا جہاں چراغ کے ہاتھ آٹا گوندنے میں تھے دوسری طرف وہ اُس کے پیچھے کھڑا آٹا اُس کے گال پر رکھ رہا تھا تو چراغ اُس کو زچ ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔"تبھی کُک نے اُن لمحات کو کیمرے میں قید کر لیا تھا

www.novelsclubb.com

"اور بھی پکچرز ہیں۔۔"جو جلدی لگاؤں گا۔۔"لیکن جگہ نہیں تھی۔۔"اب یہ دو تین اپنی تصویریں اُتار کر یہاں سے سیٹ کروں گا۔۔احراز نے بتایا

"آپ اپنی کوئی پکچر نہ اُتارے یہ ایک کافی ہے۔۔"چراغ کو سہی نہیں لگا

"نہیں میں چاہتا ہوں جب میں کمرے میں آؤں تو میری نظر سب سے پہلے تمہاری

تصویر پر پڑے۔۔"باقی یہ ڈھیر ساری پکچرز جو میری یش کے ساتھ ہیں۔۔"یا اُس کی ہیں۔۔وہ ایسے ہو گیں۔"میں کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کروں گا۔۔"شادی کے کچھ دن بعد اُس نے بہت شوق اور محبت سے یہ تصویریں لگائیں تھیں۔۔"وہ ہمیشہ ایسے رہے گیں۔۔ہوپ سو تم مائینڈ نہیں کرو گی۔۔"احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"میں مائینڈ کیوں کروں گی؟"اِس میں مائینڈ کرنے والی کوئی بات نہیں۔۔"چراغ نے مسکرا کر کہا

"میں چاہتا ہوں۔۔"ہمارا عدن واقف ہو کہ اُس کو جنم دینے والی ماں کون تھی۔۔"احراز نے مزید کہا

"عدن کا یہ حق ہے۔۔۔"اور وہ جانے گا بھی۔۔کہ اُس کو اِس دُنیا میں لانے والی کون تھی۔۔"چراغ سادہ لہجے میں بولی تو احراز پر سکون ہوا تھا۔

"مجھے خوشی ہوئی کہ یہ تم دل سے کہہ رہی ہو۔۔"احراز نے کہا

"اگر عدن سے یہ بات چُھپے گی تو اُس کے ساتھ زیادتی ہو گی۔۔"اور یشم جی کے

www.novelsclubb.com

ساتھ بھی۔۔"لیکن میں آپ سے کچھ اور ایک بہت بات کرنا چاہتی ہوں۔۔چراغ نے خشک گلا تر کیے کہا

"کہو کیا بات ہے؟"احراز نے پوچھا

"میں چاہتی ہوں۔۔"آپ دوسری شادی کریں۔۔"چراغ نے ہچکچاہٹ سے کہا تو احراز بھنویں اُپر کیے اُس کو دیکھنے لگا۔۔"جو تھوڑی فرینکس تو اُس کی کسی دوسری لڑکی کے ساتھ برداشت تو نہ کر پاتی تھی اور اب مشورے شادی کے دے رہی تھی

"چراغ تم میری دوسری بیوی ہو۔۔۔"احراز نے جیسے یاد کروایا

"وہ بیوی جس سے نکاح آپ نے عدن کی وجہ سے کیا۔۔"لیکن اب میں چاہتی ہوں۔۔"تیسری شادی آپ اپنی نسل بڑھانے کے لیے کریں۔۔"چراغ نے کہا تو احراز کو سمجھ میں نہ آیا وہ اب کیا جواب دے

"لِسن چراغ عدن ہے ہماری اولاد۔۔"اور اگر دوسری اولاد میری قسمت میں ہو گی تو وہ تم سے ہی مجھے مل جائے گی۔۔"اُس کے لیے مجھے تیسری یا چوتھی شادی

کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔"احراز نے رسانیت بھرے لہجے میں اُس سے کہا

"آپ کو بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔"میں اولاد نہیں دے سکتی آپ کو۔۔"ڈیلیوری میں کچھ پیچیدگیاں تھیں۔۔"آپ کا میرے ساتھ گزارا نہیں ہو گا۔۔"چراغ نے جیسے اُس کی عقل پر ماتم کیا

"پہلے یہ بتاؤ اولاد دینے والی تم ہوتی کون ہو؟"کیا بچہ پیدا کرنا نہ کرنا تمہارے ہاتھ میں ہے؟"یا ہر جوڑے کے بچے اُن کی مطابق آتے ہیں۔۔؟"جب وہ چاہتے ہیں۔۔تو بچہ آ جاتا ہے نہیں چاہتے تو نہیں آتا۔۔"یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے چراغ۔۔"خود پر کوئی بھی سوچ حاوی ہونے نہ دو۔۔"تم بانج نہیں ہو۔۔"بانج کوئی بھی عورت نہیں ہوتی یہ قسمت کی بات ہے۔۔"اور اگر پہلے ڈیلیوری میں مسئلہ ہو بھی گیا تھا تو ہو سکتا ہے اب ویسا کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔احراز اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بولا تو چراغ بس خاموش سی اُس کو دیکھنے لگی۔۔"جس کو نہ

اِس بات کی پرواہ تھی کہ اُس کی بیوی کے دل میں کوئی اور ہے۔۔"اور نہ اب اِس بات کی پرواہ تھی کہ سامنے کھڑی اُس کی بیوی اُس کو کبھی بچہ نہیں دے سکتی۔۔"لیکن جو بھی تھا اُس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اُس کی شادی کروا کر ہی دم لے گی۔"پھر جب وہ اُس کے ساتھ خوش رہنے لگا تو وہ چلی جائے گی۔۔"اُس کی زندگی سے

"کیا آنٹی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا؟"چراغ نے کچھ سوچ کر پوچھا

"ماشااللہ کتنی اچھی بیوی ملی ہے نہ مجھے۔۔"جس کو سوائے میرے ہر ایک کی پرواہ ہے۔۔"ٹھیک ہے تمہیں اگر اِتنا شوق ہے تو سن لو۔۔"پھر میں اُس کو اِس کمرے میں رکھوں گا۔۔"تم دوسرے کمرے میں شفٹ ہو جانا۔۔"احراز نے اُس کی بات پر زچ ہو کر کہا

"جی میں عدن کے ساتھ کسی اور کمرے میں شفٹ ہو جاؤں گی۔۔"چراغ نے آہستگی سے کہا

وہ میری بیوی ہو گی تو میں اُس کے ساتھ رومانس بھی کر سکتا ہوں۔۔"پھر یہ نہ کہنا کہ چپک چپک کر کیوں کھڑے ہو۔۔"احراز نے مزید کہا

"جی کیجئے گا۔۔"ویسے بھی شوہر اگر بیوی کا ہاتھ ہی پکڑے تو اُس کو ثواب ملتا ہے۔۔"چراغ بغیر اُس کو دیکھے بولی

"ہاں سہی کہا اور ہو سکتا ہے۔۔"میں پھر تمہیں وقت دینا کم کر دوں۔۔"تمہاری ویسی کیئر نہ کر پاؤں شاید جیسی اب کرتا ہوں۔۔"اور میں دن رات اُس کی بس تعریف کیا کروں گا۔۔"احراز نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔"جس کا پورا چہرہ تاریکی میں ڈوبنے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"آپ کی مرضی ہے۔۔"اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر چراغ نے جواب دیا

"اُس کے سینڈل کی اسٹریپس میں بند کروں گا۔۔"ہنی مون پر لمبے عرصے کے لیے جاؤں گا۔۔"پیچھے تم عدن کا خیال رکھنا۔۔"ظاہر ہے میری توجہ بٹ جائے گی۔۔"تمہیں اپنا شوہر بانٹنا پڑے گا۔۔"اور وہ لڑکی جانے کیسی ہو۔۔"اب ہر

ایک تمہاری طرح اعلیٰ ظرف والی تو نہیں ہوتی نہ کہ اپنے شوہر کی پہلی اولاد کو پیار دے۔۔"جانے اُس کو میرا وجود پھر تم پر یا عدن پر برداشت ہو گا بھی یا نہیں۔۔"احراز بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹ کر بولا تو چراغ کو سمجھ نہیں آیا کہ اُس کو کیوں اِتنا بُرا لگ رہا تھا۔۔"جبکہ ایسا تو ہونا تھا۔۔"وہ اُس کے سامنے "یشم کی بھی بہت کیئر کرتا تھا۔۔"سب اُس کی آنکھوں کے سامنے ہوتا تھا۔۔"لیکن تب تو اُس کو خوشی ہوتی تھی یشم کے لیے۔۔"پھر اب جو وہ توجہ کسی اور کو دے گا جو اُس کی بیوی ہو گی تو اُس پر وہ اِتنا انسکیور کیوں ہو رہی تھی؟"

"میرے ساتھ جیسا بھی آپ رویہ رکھے۔۔"لیکن عدن آپ کا بیٹا۔۔"آپ کا اپنا خون ہے۔۔"اُس کے ساتھ زیادتی نہ کیجئے گا۔۔"چراغ بس یہی بول پائی

"جانتا ہوں پر جو تیسری بیوی سے اولاد ہو گی۔۔"وہ بھی تو میرا خون ہو گا نہ ویسے بھی تب عدن بڑا ہو جائے گا۔۔"اور وہ میرے بچے کی ماں اب تم سے تو ایسی مجھے کوئی اُمید ہے نہیں۔۔"احراز نے اپنا رُخ دوسری طرف کیے اُس سے کہا تو وہ

روہانسی ہو کر اُس کی پشت کو دیکھنے لگی۔۔

"آپ عدن سے بہت پیار کرنا۔۔"ایک اولاد کو اپنے باپ کے پیار کی ضرورت عمر کے ہر حصے میں ہوتی ہے۔۔"خود کو کمپوز کرتی چراغ بولی

ہاں وہ تو میں دوں گا۔۔"ماں باپ کا لگاؤ پہلی اولاد سے زیادہ ہوتا ہے۔۔"اور پتا ہے کیا؟"میں سوچ رہا ہوں اپنی اُس بیوی سے میں بہت پیار کروں گا تاکہ ہمارے جُڑواں بچے ہو۔۔"اب ضروری تو نہیں نہ کہ تمہیں میری قدر نہیں تو اُس کو بھی نہیں ہو گی۔۔"احراز کی اِس بات پر چراغ کی آنکھیں اُبل کر باہر آنے کو تھیں۔۔"اُس کو یقین نہ آیا۔۔"یعنی پہلے کہاں وہ شادی پر راضی نہ تھا اور اب لمحے میں اِتنی ساری پلائننگ کر چُکا تھا

"آپ یہاں دیکھے زرا۔۔"چراغ اُس کے روبرو کھڑی ہوئی

"ہاں کیوں کیا ہوا؟"تیسری شادی واقعی میں کرنی چاہیے۔۔"مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہوتی ہے۔۔"خیر سے میرے مالی حالات بھی اچھے ہیں تو سنبھال سکتا

ہوں۔۔"بس دعا کرنا اُس کے بال لمبے ہو تا کہ میں اُس کے زلفوں کا اسیر بن جاؤں۔۔"احراز اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُس سے بولا تو چراغ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔"جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔"شاید وہ اپنی نئی بیوی کے ساتھ ہونے والے لمحات کے بارے میں سوچ کر خوش ہو رہا تھا۔۔"یہ خیال بے ساختہ اُس کے دماغ میں آیا تھا

"آپ کو تو میرے بال پسند ہیں نہ؟"چراغ نے اپنا گلا تر کیے کہا۔۔"اِس لمحے اُس کو یاد نہ آیا کہ کب احراز نے اُس سے یہ کہا ہو میں تمہاری زلفوں کا اسیر بن چُکا ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں پسند ہیں۔۔"پر پسند کو بدلنے میں وقت کتنا لگتا ہے؟"ہو سکتا ہے اُس کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ لمبے اور پیارے ہو۔۔"اور تمہاری آنکھوں سے زیادہ اُس کی آنکھیں دلکش گہری ہو۔۔"مسمرائز کرنے والی ہو۔۔"احراز نے کہا تو چراغ سے اب مزید برداشت نہیں ہوا تھا۔۔"اُس نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ

کر احراز کو دیکھا جو جانے اب خود کو کن خیالوں میں گُم کر رہا تھا

"احراز

"وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مخاطب ہوئی تو احراز کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

"جی جانِ احراز۔۔۔احراز جی جان سے متوجہ ہوا تھا۔۔

"آپ کا زخم بھرنے لگا ہے نہ۔۔"اُس کی ٹھوری پر نمایاں ہوتے گڑھے کو دیکھتی وہ اُس کے زخم پر ہاتھ پھیر کر پوچھنے لگا

"ہاں تمہاری وجہ سے۔۔"تم ڈریسنگ جو بار بار اچھے سے کرتی تھی۔۔"احراز کا پورا دھیان اب اُس پر ہونے لگا تھا

"پھر آپ کیوں چاہتے ہیں کہ یہ زخم ایک بار پھر سے تازہ ہو۔۔؟"چراغ نے گڑھے والی جگہ پر انگھوٹا رگڑ کر کہا تو پہلے پہل احراز کو اُس کی بات کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔"لیکن جب سمجھ میں آیا تو وہ بدک کر تھوڑا اُس سے دور کھڑا ہوا

"میں کیا کہہ رہا تھا کہ رات بہت ہو گئی ہے۔۔"اب ہمیں سونا چاہیے۔۔احراز نے گلا کھنکھار کر کہا

"آپ شاید اپنی تیسری بیوی کے بارے میں بات کرنا چاہ رہے تھے۔۔؟"زیادہ پیار۔۔"زیادہ توجہ "جڑواں بچے۔۔"لمبے عرصے کا ہنی مون۔۔"حُسن کی تعریف۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔چراغ اُس کی طرف آتی چبا چبا کر بولی

"توبہ کرو۔۔"تمہارے ہوتے ہوئے میری کیا مجال جو میں ایسا سوچو بھی تو۔۔"وہ تو بس میں نے ویسے ہی کہا ورنہ مجھے گھر سے بے دخل تھوڑی ہونا ہے۔۔"احراز سنبھل کر بولا

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے۔۔"چراغ مسکرا کر کہتی بیڈ پر بیٹھی تو احراز اپنی اٹکی سانس بحال کرتا اُس کے ساتھ بیڈ پر آیا

"جب تک ہماری شادی ہے۔۔"آپ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچے گے۔۔"اُس کو لیٹتا دیکھ کر چراغ نے سنجیدگی سے کہا تو احراز جواب دیئے بنا

مسکرا کر اُس کو اپنی طرف کر گیا

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Last Episode part 1

"ایک بات پوچھوں؟"افروز بیگم نے چراغ کو دیکھ کر پوچھا جو اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئیں تھی۔۔

"جی پوچھے۔۔چراغ نے اجازت دی

"احراز نے ایسا کیا کیا۔۔"جو تم اپنے خول سے نکلنے لگی۔۔"پہلے کی طرح بولنے لگی ہو۔۔"جبکہ ایک ماہر سائکاٹرسٹ اور میں یا پھر کوئی اور کبھی نہ کر پائے۔۔"افروز بیگم نے کہا تو چراغ نے ہونٹ دانتوں تلے دبایا۔۔"اُن کی اِس بات کا جواب تو اُس کے پاس بھی نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟" چُپ کیوں ہو؟" دیکھو چراغ تم لاکھ چُھپانے کی کوشش کرو۔۔" لیکن تمہارا چہرہ ہر بات واضع کر رہا ہے کہ احراز نے تمہیں جیت لیا ہے۔۔" وہ کم عرصے میں تمہارا بہت کچھ بن گیا ہے۔۔" افروز بیگم اُس کو خاموش دیکھ کر مزید بولی تو چراغ اُن کی گود سے سر اُٹھاتی بیٹھ گئ۔

"مجھے خود نہیں پتا آنٹی۔۔" پتا ہے فارس کے جانے کے بعد جو بھی کوئی میری زندگی میں آیا۔۔" اُن میں سے کسی نے یہ جاننے کی کوشش نہ کی تھی کہ میں ایسے کیوں رہتی ہو؟" میں بلیک کیوں پہنتی ہو؟" ہنستی کیوں نہیں؟" یہ کسی نے جاننے کی کوشش نہ کی بس ہر ایک نے میرا ایسا مزاج جان کر مجھے اگنور کیا۔۔" لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔۔" شروع ہی دِنوں میں اُن کا رویہ میرے ساتھ کافی نارمل تھا۔۔" میری جھجک جو تھی۔۔" وہ اُن سے ہونے سے پہلے ختم ہو گئ تھی۔۔" میرے منہ میں جو آتا تھا۔۔" وہ میں بلا جھجک اُن کو بول دیا کرتی تھی۔۔" اور وہ کچھ نہیں کہتے تھے۔۔" کبھی ڈانٹا نہیں۔۔" کبھی ٹوکا

نہیں۔۔"اُنہوں نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ تم بلیک کیوں پہنتی ہو؟"اُنہوں نے بس یہ کہا کہ اب تم بلیک نہیں پہنو گی۔۔"میرا ہاتھ پکڑ کر مال لے گئے۔۔"ایسے شاپنگ کرواتے گئے بس۔۔"میری خاموشی کو اُنہوں نے یہ نہ جانا کہ میں کم گو ہوں۔۔"بلکہ کوئی نہ کوئی بات لیکر مجھ سے اُلجھتے پھر ہم گھنٹوں اُس ایک بات پر بحث کرنے میں لگ جاتے۔۔"اُنہوں نے مجھے اُداس دیکھ کر یہ نہیں سوچا کہ اکیلے رہنے دینا چاہیے۔۔"بلکہ میرے پاس بیٹھ کر مجھے خود میں مصروف کرنے کی کوشش کرتے تھے۔۔"میں باقی باتیں بھول جاتی تھی۔۔"اُداس ہونا چھوڑ دیا کرتی تھی۔۔"اُنہوں نے مجھ سے کبھی لاپرواہی اختیار نہ کی۔۔"اُنہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ میں کیا؟"کیوں۔۔کیسے۔"ہوں؟"اُن کو بس یہ تھا کہ مجھے خوش رہنا چاہیے۔۔"اُن سے لڑنا چاہیے۔۔"زندگی کو جینا چاہیے۔۔"جو باتیں آپ کو اُداس کریں اُن کو نہ سوچا کرے۔۔"جو چیزیں آپ کے سامنے ہیں۔۔"اُن کو دیکھ کر اُن میں خوشیاں تلاش کرنی چاہیے۔۔"چراغ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی گئ

"اُس کی اِن اچھائیوں کے باوجود تم اُس کو چھوڑنا چاہتی ہو؟"ناشکری بننا چاہتی ہو۔۔"افروز بیگم اُس کو دیکھ کر بولی

"ہاں میں اُن کو چھوڑنا چاہتی ہوں۔۔"کیونکہ میں فارس کو چاہتی ہوں۔۔"میرے دل میں ہے وہ۔۔"میں اُس سے واعدہ خلافی نہیں کر سکتی۔۔"اُس نے واعدہ لیا تھا۔۔"اور واعدہ دیا تھا۔۔"چراغ نے سنجیدگی سے کہا

"چراغ فارس کے بارے میں سوچنا ختم کر دو۔۔"وہ چلا گیا ہے۔۔"اور جو مر جاتے ہیں۔۔"اُن کے سارے واعدے ختم ہو جاتے ہیں۔۔"یقین کرو تمہارے موو آن کرنے سے اُس کو تکلیف نہیں بلکہ خوشی ہو گی۔۔"احراز کو چھوڑنے کی غلطی نہ کرو۔"وہ ایک ہیرا ہے۔۔"مرے ہوئے انسان کے پیچھے لگ کر اپنی اور احراز کی زندگی کو برباد مت کرو۔۔"افروز بیگم اُس کا رُخ اپنی طرف کرتیں ہوئیں بولی

"وہ پاگل ہیں۔۔"میرے بانج ہونے کا جان کر بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں پر میں خود غرض نہیں بن سکتی۔۔پانچ ماہ بعد فائنلی میرا میڈیکل ختم ہو جائے گا۔۔"میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔"اپنے فارس کا خواب پورا کروں گی۔۔"احراز کو کوئی اور اچھی سی لڑکی مل جائے گی۔۔"میں اُن کے قابل نہیں۔۔"اور نہ اُن کی محبت کی حقدار۔۔"مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔۔"اُن کی والہانہ محبت دیکھ کر۔۔"ایک طرح سے فارس یاد آتا ہے تو خیال آتا ہے کہ اُس کے ساتھ غلط کیا ہے اور اُن کے ساتھ بھی کرنے لگی ہوں۔۔"جبکہ میں واپس تو بس اِس لیے گئی تھی تاکہ اپنے زخم پر مرہم لگا پاؤں گی۔۔"اور اب وہ ٹھیک ہیں۔۔"میرا کام پورا ہو گیا۔۔"مم مجھے اُن سے اب طط طلاق لے لینی چاہیے۔۔"چراغ نے ہچکیوں کے درمیان اپنی بات مکمل کی تو افروز بیگم افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگیں

"واہ

کیا گیم کھیلا ہے تم نے میرا ساتھ۔۔؟"اچانک احراز کی آواز پر وہ جھٹکا کھا کر صوفے

سے اُٹھ کر پلٹی تو سامنے احراز کو دیکھ کر وہ نظریں چُرا گئی تھی۔۔"جو کافی اُفسردگی سے اُس کو دیکھ رہا تھا

"احراز بیٹ

"چچی جان پلیز آپ مجھے چراغ سے بات کرنے دے۔۔"افروز بیگم اُس کو دیکھ کر کچھ کہنے والی تھی جب احراز اُن کی بات درمیاں میں کاٹ کر چراغ کو دیکھ کر بولا۔۔"وہ تو آج بہت خوش ہو کر اُس کو لینے آیا تھا لیکن یہاں آ کر اُس کے کانوں میں جو باتیں پڑیں تو اُس پر تو وہ بونچکار کے رہ گیا تھا۔۔"اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا چراغ کا اُس کے قریب آنا محض ایک ہمدردی تھی۔۔"وہ بس اپنے اندر کا گلٹ ختم کرنا چاہتی تھی۔۔

"میری طرف دیکھو تم۔۔"اُس کا بازو سختی سے دبوچے اُس کا رُخ وہ اپنی طرف کر گیا۔۔'جبکہ افروز بیگم اُن کو اکیلے بات کرنے کا وقت دیتی چلی گئیں تھیں

"میرا بازو چھوڑے پین ہو رہا ہے۔۔"چراغ اُس سے نظریں چُرا کر بولی

"میری طرف دیکھو اور بتاؤ کہ میں کیا ہوں؟" کوئی کھلونہ ہوں؟' جو تمہارا جب دل چاہتا ہے اُس سے کھیل لیتی ہو۔۔"جب دل نہیں چاہتا تو سائیڈ پر کر دیتی ہو۔۔"میں ہوں کیا اصل میں تمہاری نظر میں؟" کوئی بھی جذبات نہ رکھنے والا شخص۔۔۔احراز اُس کو دیکھتا تکلیف دہ لہجے میں بولا

"یہ ضروری

"کیا ضروری ہے؟" ہاں بتاؤ کیا ضروری ہے؟" تمہارا بار بار مجھے بے مول کرنا ضروری ہے؟" میری محبت کی ناقدری کرنا ضروری ہے؟" تمہیں مجھ سے محبت نہیں یہ بتانا ضروری ہے؟" اُس کی بات درمیان میں کاٹتا احراز جیسے پھٹ پڑا تھا

"آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔"جبکہ میں کیا ہوں؟" آپ کو دے کیا سکتی ہوں؟" کچھ بھی نہیں۔۔"اچھا ہوا جو آپ نے جان لیا ورنہ میں خود بتانے والی تھی کہ مجھے آپ سے طلاق چاہیے۔۔"چراغ خود کو مضبوط ظاہر کرتی بولی

"تمہاری سوچ ہے کہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔۔"ساری عمر تم میرے نام

سے جانی جاؤں گی۔۔"میں کبھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔"احراز اُس کی بات پر آپے سے باہر ہوا تھا

"خلع کا حق رکھتی ہوں۔۔"چراغ اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

"کیوں کر رہی ہو تم آخر میرے ساتھ؟"میں نے سوائے تم سے محبت کے کچھ اور نہ کیا۔۔"تمہاری ہر بات میں برداشت کر لیتا ہوں۔۔"پھر کیوں تم مجھے تکلیف دینے میں لگی رہتی ہو؟"احراز اُس کو دیکھتا رنجیدگی سے گویا ہوا

"آپ کو مجھے طلاق دینی ہو گی۔۔"میں فارس کو چیٹ نہیں کر سکتی۔۔"میں نے اُس سے واعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ اُس کی رہوں گی۔۔چراغ کے دل کی بات لبوں پر آئی تو وہ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔۔"وہ اُس کی بے شُمار چاہتوں کو ٹھکرا بھی رہی تھی تو کیوں؟"اُس شخص کے لیے جو اِس دُنیا میں تھا ہی نہیں

"نصیب کا کھیل بھی عجب طریقے سے کھیلا ہم نے

جو نہ تھا نصیب میں اُس کو ٹوٹ کر چاہا ہم نے

"فارس

فارس فارس۔۔"اور بس فارس کی تمہیں پرواہ ہے۔۔"ایک مرے ہوئے انسان کی تمہیں قدر ہے۔۔"اُس کے واعدے کی تمہیں پرواہ ہے۔۔"لیکن جو زندہ تمہارے سامنے کھڑا ہے۔۔"تمہارے لیے تڑپ رہا ہے۔۔"اُس کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں؟"تمہیں بس بے جان انسان کی فکر ستاتی ہے۔۔"اور میں کیا ہوں؟"تمہاری نظر میں؟"کچھ بھی نہیں۔۔"میری چاہت۔۔"میری تڑپ"میری محبت کچھ بھی معنی نہیں رکھتی تمہارے لیے۔۔"تم ایک خود غرض لڑکی ہو چراغ۔۔۔احراز اُس کے منہ سے"فارس کا نام سُنتا پاگل ہونے کے در پہ تھا

"ہاں ہوں میں خود غرض۔۔"پھر کیا کروں میں؟"جس طرح آپ کو آپ کی

محبت کے علاوہ کچھ اور نہیں سوجھتا میری کوئی خامی نظر نہیں آتی ٹھیک ویسے میں بھی بے بس ہوں۔۔"آپ کو سمجھ آ رہی ہے نہ میری بات۔۔"چراغ اُس کا گریبان پکڑے روتی ہوئی بولی تو وہ سانس روکے بس اُس کو دیکھتا رہا

"تم مجھے ایک بار میں مار کیوں نہیں دیتی؟"بار بار اپنے لفظوں کی موت مارنا ضروری ہے کیا؟"احراز نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا تو اُس کے گریبان پر چراغ کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی

"اح

"طلاق چاہیے نہ؟"اُس کو صوفے پہ بیٹھا کر خود گھٹنوں کے بل اُس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا

"ہہ ہاں۔۔۔"چراغ اُس کو دیکھے بغیر بولی تو وہ ہنسا اور پھر ہنستا چلا گیا۔۔"اِتنا کہ اُس کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا۔۔"چراغ تو بس اُس کو دیکھنے لگی وہ جان نہ پائی کہ اچانک احراز کو کیا ہو گیا؟

"میرا سیدھا سادہ مزاج تھا

"مجھے عشق ہونے کی کیا خبر

تیرا ایک نظر مجھے دیکھنا

"میرے سارے شوق بدل گیا

"احر

ڈونٹ ٹچ می۔۔"چراغ نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا جب بے رُخی سے

احراز نے اُس کا ہاتھ دور جھٹکا تو وہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔"اُس کو یقین نہیں آیا کہ

احراز نے اُس کا ہاتھ جھٹکا ہے

"وکیل سے کہہ دو۔۔"کاغذات بنوائے میں تمہیں طلاق دوں گا۔۔"لیکن ہاں

اُن کے کاغذات پر سائن سب سے پہلے تم کروں گی۔۔احراز بے لچک انداز میں گویا

ہوا تو چراغ نے چُپ سادھ لی

"اب بہت ہو گیا۔۔"میں نے بہت برداشت کر لیا۔۔"لیکن اب مزید اپنی محبت کی تزلیل برداشت نہیں کروں گا۔۔"اور نہ بار بار محبت کی بھیک مانگوں گا۔۔"تمہاری نظر میں اگر میری کوئی ویلیو نہیں تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔"اِس بے نام رشتے سے۔۔"میں نے سوچا تھا تم نے مجھے موقع دیا ہے۔۔"لیکن نہیں تم نے اپنا آپ میرے حوالے کر کے مجھے کوئی موقع نہیں دیا تھا بس ایک مرنے والی انسان کی آخری خواہش سمجھ کر اُس کو پورا کیا تھا۔احراز اُس کے قریب سے اُٹھ کر بولا تو چراغ کے آنسو خُشک ہو گئے تھے۔۔"وہ نظریں اُٹھائے احراز کو دیکھنے لگی جو اضطراب کی کیفیت میں اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

"میں مجبور ہوں احراز۔۔۔"چراغ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ کر بولی

"تم مجبور نہیں ہو۔۔"تمہیں بس لت لگ گئی ہے مجھے تڑپتا ہوا دیکھنے کی۔۔"احراز

اُس کی بات پر زخمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولا

"ایسا نہیں ہے۔۔"چراغ نے اپنا سر نفی میں ہلایا

"کل ہمارے درمیان سب ختم ہو جائے گا۔۔"میں نہیں چاہوں گا کہ کل کے بعد ہمارے راستے آپس میں ٹکرائے اور نہ میں یہ چاہوں کہ تم میرے بیٹے عدن کے سامنے آؤ۔۔۔"کل بس مجھ سے ہی نہیں اُس سے بھی تمہارا ہر رشتہ ناطہ ختم ہو جائے گا۔۔"احراز اُس کی بات کے جواب میں اِتنا کہتا وہاں رُکا نہیں تھا۔۔"پیچھے احراز کے الفاظ پر چراغ کو لگا جیسے وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔۔"اُس کی تکلیف کا اندازہ تھا اُس کو لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو ہر بار یہ احساس دلاتا تھا کہ اُس نے فارس کے ساتھ کتنی زیادتی کی ہے۔۔"اُس کے ساتھ واعدہ خلافی کی ہے۔۔"جبکہ وہ اب اُس سے واعدہ وفا کرنا چاہتی تھی۔۔"وہ احراز کی تکلیف کا سوچ کر پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔

"سوری احراز میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔"تم ایک پرفیکٹ لڑکی ڈیزرو

کرتے ہو جبکہ میں اور میرا دامن دونوں خالی ہیں۔۔"اور میں اپنے فارس کو بھولنے کی غلطی نہیں کر سکتی۔۔"وہ میرا فارس ہے اُس کو اگر بھولی تو اپنی خالہ اور اُس کو کیا منہ دیکھاؤں گی؟۔"احراز کو تصور میں لا کر کہتی وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرائے پھوٹ پھوٹ رو پڑی تھی۔

"سارے فیصلے خود ہی کر ڈالے

اے زندگی زرا مجھ سے تو پوچھ لیا ہوتا

"کیسے جینا تھا؟"کس کے ساتھ جینا تھا اور کتنا جینا تھا۔

کبھی تو بدلیں گے یہ پل بھی اُداسیوں کے

"کبھی تو ہم کن فیکون سے سرشار ہو گے

آپ کو طلاق کیوں چاہیے ؟" وکیل صاحب جس کا نام نہال تھا اُس نے اُس چراغ کو دیکھ کر سوال کیا جو بلیک فراق اور وائٹ پاجامے میں ملبوس "شانوں پر اچھے سے ڈوپٹہ پھیلائے سوگواریت کا منہ بولتا ثبوت لگ رہی تھی "سرخ لال ڈوروں والی آنکھیں اُس کے رات جگے کی نشاندھی کر رہے تھے "اور وہ خود بغیر کسی تاثرات کے بیٹھی تھی

"کیونکہ مجھے اِن کے ساتھ نہیں رہنا میں علیحدگی چاہتی ہوں۔۔۔جواب میں چراغ بے لچک انداز میں بولی تو احراز جو ٹھوری پر ہاتھ کی مٹھی جمائے بیٹھا تھا اُس کی بات سن کر بے مشکل خود کے تاثرات کو سنبھال پایا تھا

"علیحدگی کی کوئی خاص وجہ ؟نہال نے اگلا سوال کیا

"کیا یہ وجہ کم ہے کہ میں اِس کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔چراغ کو جیسے غُصہ آگیا تھا

"طلاق ایک بہت بڑا فیصلہ ہے اُس کی کوئی ٹھوس وجہ تو ہونی چاہیے نہ۔۔۔نہال نے کہا تو چراغ نے ضبط بھرا سانس لیا

"میں بس اِن کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔وہ احراز کو دیکھے بغیر بولی جو پلکیں جھپکائے بنا اُس کو یک ٹک دیکھ رہا تھا

"کیا یہ آپ کو مارتے ہیں؟نہال نے پوچھا تو وہ خاموش ہو گئی جبکہ احراز بے قرار نظروں سے والہانہ آنکھوں میں محبت لیے اُس کو دیکھنے لگا

"نہیں۔۔۔چراغ مختصر بولی

"آپ پر روک ٹوک کرتے ہیں؟نہال نے جانچتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا جو اپنی جگہ جیسے پزل ہونے لگی تھی

"نہیں۔۔۔اِس بار بھی یکلفظی جواب دیا گیا

"کیا آپ کی تعریفیں نہیں کرتے؟" یا پھر آپ کو وقت نہیں دیتے۔۔۔نہال کے اِس سوالوں پر اُس نے پہلی بار نظریں اُٹھائے احراز کو دیکھا جو جب سے آیا تھا وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔چراغ نظریں چُرا کر بولی تو جیسے براؤں آنکھوں میں

ایک چمک آئی تھی جس سے وہ خجل ہوئی تھی "اُس کی آنکھوں میں دیکھنا آسان نہیں تھا۔۔"اور یہ بات وہ شروع سے جانتی تھی

"تو کیا اِن میں اچھے شوہروں والی خوبیاں نہیں؟"جو آپ بضد ہیں طلاق لینے کے لیے "طلاق کا فیصلہ تو دو طرفہ ہونا چاہیے اور آپ کے شوہر کو آپ کے ساتھ رہنے میں کوئی مسئلہ نہیں پھر کیوں چاہیے آپ کو طلاق؟

"نہال گھوم پِھر کر ایک بات پر آیا تو وہ اِس بار کاٹ کھاتی نظروں سے احراز کو دیکھنے لگی اُس کو لگا جیسے وکیل کو ایسے عجیب و غریب سوالات پوچھنے کی لِسٹ احراز نے دی تھی تبھی تو اِتنا پر سکون بیٹھا تھا۔۔"دوسرا طلاق کے لیے وکیل بھی اُس نے تجویز کیا تھا

"یہ ایک آئیڈیل شوہر ہیں مگر مجھے اِن کے ساتھ نہیں رہنا اب آپ طلاق کے پیپرز سامنے کریں "تاکہ آگے کا پروسیس ہو۔۔۔چراغ دانت پیس کر نہال کو دیکھ کر بولی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پاس پڑا گلوبل اُس کے سر پر مارتی پھر

مظلومیت کی مثال بن کر بیٹھے احراز سے دو دو ہاتھ کرتی۔۔۔

"پیپرز بن گئے ہیں مگر آپ یہ بتائے کیا آپ کے شوہر آپ سے محبت نہیں کرتے؟"اُن کا افیئر باہر کی لڑکیوں کے ساتھ ہے؟نہال لگتا تھا کہ جیسے اُس کا صبر آزما رہا تھا"جس پر وہ صبر کا گہرا گھونٹ بھرتی نہال کو دیکھنے لگی جو یقیناً اُس کے ہاتھوں شہید ہونے والا تھا۔۔"ہلانکہ یہ سولات عام تھے جو کوئی بھی اُس سے کر سکتا تھا لیکن ایسے سولات اُس کو گِلٹ میں مبتلا کر رہے تھے کیونکہ ایسا کچھ بھی تو اُس شخص میں نہیں تھا جس سے وہ علیحدگی کا فیصلہ کر رہی تھی اور جو وجہ تھی وہ وکیل کو یا کسی اور کو بتانے سے قاصر تھی۔

"اِن کا افیئرز کسی بھی باہر کی لڑکی سے نہیں اور یہ مجھے بہت چاہتے ہیں۔۔"پر اِن ساری باتوں کے باوجود میں طلاق چاہتی ہوں۔۔"خود پر ضبط کرتی چراغ بولی تو احراز نے اپنا چہرہ دوسری طرف کیے آنکھوں میں اُترتی نمی کو صاف کیا تھا

"لیک

"آپ کو آپ کے مطلوبہ جوابات مل چُکے ہیں۔۔"اب پیپرز آگے کرے۔۔"وہ ابھی مزید کچھ کہتا اُس سے پہلے چراغ نے اُس کی بات کو درمیان میں کاٹ کر کہا

"کتنی جلدی ہے نہ تمہیں مجھ سے چُھٹکارا حاصل کرنے کی؟"احراز نے پہلی بار لب کشائی کی تو چراغ نے اُس کو دیکھنے سے گریز کیا۔۔"وہ اِس وقت جس حال میں تھا۔۔"ایسے وہ اُس کو دیکھ نہیں سکتی تھی۔۔"وہ جانتی تھی اُس کی ایسی حالت کا زمیدار وہ خود تھی

"کیا آپ کو نہیں۔۔بغیر اُس کو دیکھے چراغ نے کہا

"بلکل بھی نہیں۔۔"طلاق لینے کا شوق تمہیں ہے مجھے نہیں۔۔احراز اُس کی بات پر فوراً سے بولا تو چراغ خاموش رہی

"یہ کاغذات اور یہ پین۔۔"نہال اُن دونوں کو دیکھتا فائل اور پین ٹیبل پر اُن دونوں کے سامنے رکھی

"سائن کرو۔۔"احراز نے چراغ کو دیکھ کر کہا

"آپ کو کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟"چراغ نے پوچھا

"دونوں کے درمیان طے ہوا تھا۔۔"پہلے تم سائن کرو گی۔۔"احراز نے اُس کو دیکھ کر کہا

"طے نہیں ہوا تھا آپ نے بس اپنا حکم صادر کیا تھا اور چلے گئے تھے۔۔"چراغ جتاتے لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے تو کرو سائن۔۔"احراز نے کہا جبھی "وکیل کے سیل فون پر کال آنے لگی۔

"آپ دونوں سائن کرے میں آتا ہوں۔۔"نہال اُن سے کہتا اُٹھ کر چلا گیا تو چراغ نے پین پکڑی۔۔"اور بغیر کوئی بھی خیال دماغ میں لائے وہ سائن کرنے لگی تھی کہ ایک چنگارتی آواز پر اُس کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔"پین اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر جانے کہاں گر پڑا تھا

"سوری امپورٹنٹ کال ہے۔۔"تم سائن کرو میں سُن کر آتا ہوں۔۔احراز سنجیدگی

سے کہتا اُٹھ کر باہر کی طرف بڑھا تو چراغ وہاں اکیلی رہ گئی تھی۔۔"وہ پین اُٹھانے کے لیے جُھکی تھی جب اچانک کمرے میں ایک تیز روشنی سی پھیل گئی تھی۔۔"اُس نے چونک کر سر اُٹھایا تو سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اُس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا تھا۔۔

"ففف فارس۔۔۔اُس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔"وہ سانس روکے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھنے لگی جو سفید لباس میں ملبوس اُس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"فارس۔۔۔وہ بھاگ کر اُس کا نام لیتی سینے سے لگنے والی تھی جب اُس کا وجود ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔۔"یہ دیکھ کر چراغ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے تھے

"پنکی روؤ نہیں میں یہی ہوں۔۔"وہ جو رونے میں مصروف تھی۔۔"پھر سے فارس کی آواز پہ وہ جھٹکے سے پلٹی تو دیکھا جہاں وہ کھڑا مسکرا رہا تھا

"یہ تم ناراض ہو اِس لیے آنکھ مچولی کر رہے ہو نہ؟"اپنے آنسو صاف کرتی چراغ

روتی ہوئی اُس سے بولی تو وہ اپنا سر نفی میں ہلانے لگا

"تم مجھے چھو نہیں سکتی۔۔"فارس نے بتایا تو اُس کو اُچنبھا ہوا

"لیکن کیوں؟"تم میرے سامنے ہو اِتنے سالوں بعد میں پھر سے تمکو دیکھ رہی ہوں۔۔"پھر ایسا کیوں بول رہے ہو؟"میں پہلے بھی تمہیں چھوتی تھی۔۔"تمہارے گلے لگتی تھی تو اب کیوں نہیں؟چراغ شکوہ بھرے لہجے میں بولی

"پہلے کی بات اور تھی نہ اور اب کی بات اور ہے۔۔"فارس نے بتایا

"تم میرے پاس آجاؤ نہ یا مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔"چراغ نے اُس کو دیکھ کر کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا

"پھر اُس کا کیا ہو گا؟"فارس نے پوچھا تو وہ چونک سی گئ

"کس کی بات کر رہے ہو؟"چراغ کو سمجھ نہیں آیا

"جس کے ساتھ رہنا بھی نہیں۔۔۔"اور جس سے الگ بھی نہیں ہونا۔۔"فارس

نے کہا تو اُس کا دل زور سے دھڑکا

"اا احراز کی بات کر رہے ہو؟" چراغ نے اٹک اٹک کر پوچھا

"ہاں اُس کی بات کر رہا ہوں۔۔" فارس نے بتایا

"میں شرمندہ ہوں فارس۔۔" میں جانتی ہوں۔۔" میں نے غلط کیا تمہارا واعدہ توڑا۔۔" تمہارے علاوہ کسی اور کے ساتھ رہی۔۔" لیکن میں بہک گئ تھی۔۔" فارس میں ایسا کرنا نہیں چاہتی میرا یقین کرو۔۔" میں اُس سے طلاق لے لوں گی۔۔" فارس کو دیکھتی وہ اپنی بات کا یقین دلانے لگی۔۔

"میں تمہیں اپنے واعدے سے آزاد کرنے آیا ہوں۔۔" وہ بولا تو چراغ کا سر نفی میں ہلا تھا

"نہیں فارس سوری۔۔" میں مانتی ہوں۔" مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔" لیکن خُدارا یوں خفا نہ ہو تم۔۔" چراغ اُس کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولی

"پگلی میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔" تم میری ہوں اور یہ بات میں جانتا

ہو۔۔۔"اور تم اُس کے پاس میری امانت ہو گی۔۔"ہم ملے گے اُس جہاں میں۔۔"ہماری محبت امر رہے گی۔۔"لیکن اُس کو چھوڑ کر خود کے ساتھ اور اُس کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔۔"اگر یہاں اُس کے ساتھ تم خوش رہ لیتی ہو تو خوش رہو۔۔"میرے لیے میں اپنی پنکی کو روتا۔۔"سسکتا"تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔"اور نہ میں نے کبھی ایسا چاہا تھا۔۔"تم روتی ہو تو میری روح تڑپتی ہے۔۔"مت رویا کرو۔۔"اور نہ خود کے ساتھ مجھ کو تکلیف دیا کرو۔۔"تم اُس سے علحدہ مت ہونا۔۔"میں وہاں تمہارا انتظار کروں گا۔۔"دیکھنا وہاں ہم دونوں خوش ہو گے۔۔"وہاں جُدائی کا ڈر نہیں ہو گا۔۔"اور نہ کوئی سازشیں ہو گی۔۔"مجھے تم سے کوئی گلا شکوہ نہیں ہے۔۔"یقین کرو تمہیں خوش دیکھ کر میں خوش رہتا ہوں۔۔۔اُس کی بات پر فارس نے جو کہا۔۔"اُس پر چراغ کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا تھا۔۔"وہ پلکیں جھپائے بغیر اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔"جس کے چہرے پر نور تھا۔۔"ہونٹوں پر سچی مسکراہٹ تھی۔۔"لیکن اُس کو پھر بھی یقین

نہیں آ رہا تھا کہ اُس کا فارس خود کہہ رہا تھا کہ تم کسی اور کے ساتھ رہ سکتی ہو۔۔

"ف

"کہاں نہ وہاں ہم دونوں ایک ساتھ ہو گے۔۔" وہاں مجھے تم چھو سکتی ہو۔۔" اُس کے لب آہستگی سے پھڑ پھڑانے لگے تھے۔۔" جس پر فارس نے نرمی سے کہا تو وہ کچھ بول نہیں پائی تھی اُس کا پورا چہرہ آنسو سے بھیگ گیا تھا۔۔" دل عجب انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔" دل رو رو کر اُس سے لپٹنے کو چاہ رہا تھا۔۔" مگر قدم آگے بڑھنے کو انکاری تھے۔۔" وہ جانتی تھی اگر آگے بڑھی تو فارس کا وجود تحلیل ہو جائے گا۔۔" تبھی خود پر جبر کرتی بس اُس کو دیکھتی رہ گئی۔۔" جو اُس کے سامنے تھا لیکن ستم یہ تھا کہ ہو کر بھی نہیں تھا۔۔" تنہائی کے یخ لمحوں میں آیا تھا وہ لیکن خود سے تنہا کرنے۔۔" خود سے آزاد کر کے۔۔" وہ بول رہا تھا۔۔" ہم اُس جہاں میں ملے گے۔۔" اور وہ اُس کی بات پر ایمان لائی تھی کہ" ہاں اِس جہاں میں نہیں تو کیا ہوا اُس جہاں میں ہمارا ساتھ ہونا اٹل ہے۔۔" ہاں ہماری محبت امر رہے گی۔۔" چاہے

وہ اُس کی زندگی سے چلا گیا تھا لیکن اُس کے دل سے کبھی نہیں جائے گا۔۔"اُس کے دل پر فارس افراہیم کی چھاپ گہری تھی۔۔"جو کبھی مٹ نہیں سکتی تھی۔۔"اُس کو اب آہستہ آہستہ احراز کی تڑپ کا بھی انتظار ہو رہا تھا۔۔"اُس نے کہا تھا کہ مرنے والوں پر صبر آجاتا ہے لیکن جو سامنے ہو کر بھی آپ کا نہ ہو اُس پر صبر نہیں آتا۔۔"اور اِس وقت اپنے فارس کو دیکھنے کے باوجود وہ اُس کے احساس کو محسوس کرنے سے قاصر تھی اور یہ احساس اُس کو بہت بُری طرح سے مار رہا تھا۔۔

"چراغ احراز کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔"نہال جانے کہاں سے آتا ہڑبڑی میں اُس کو بتانے لگا تو شاک کی کیفیت میں اُس کو دیکھتی کمرے کے چاروں اِطراف دیکھنے لگی۔۔"جہاں فارس نہ تھا۔۔۔

"آپ نے ہوسپٹل نہیں چلنا؟"نہال کی آواز پر اپنے دل کو تھپکی دیتی خالی خالی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

"کیا ہوا ہے؟" وہ شاید ابھی تک بیتے ہوئے لمحوں کے زیر اثر تھی۔

"احراز کو گاڑی ہٹ کر کے چلی گئی ہے۔۔" آپ کہاں گُم ہو؟" نہال حیرت سے اُس کو دیکھتا بولا۔۔" تو ساکت نظروں سے اُس کو دیکھتی چراغ گرتے گرتے بچی تھی۔" اُس کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اُس کے کانوں میں انڈیل دیا تھا

"تمہیں یہاں دیکھ کر میری جلتی نگاہوں کو قرار آیا ہے۔۔۔" مجھے پھر سے کبھی چھوڑنا مت میں مر جاؤں گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

میں کبھی تمہیں چھوڑ نہیں سکتا۔۔" تم میری زندگی ہو۔۔"

"مجھے نہیں پتا کب تم میرے لیے ضروری ہو گئی۔۔" لیکن اب تمہارے بغیر جینا میرے لیے ممکن نہیں۔۔" مجھے بس اُس دن کا انتظار ہے کہ کب تمہارے دل

میں اپنی جگہ بنا پاؤں گا۔۔"آج میں نے تمہیں نہیں بلکہ تم نے مجھے صندل کر دیا ہے۔۔۔"اگر تم میرا ہاتھ جھٹک دیتی تو میں ٹوٹ جاتا۔۔" کبھی نہ جُڑنے کے لیے۔۔"

"کانوں میں احراز کی آوازوں کی بازگشت ہونے لگی تھی۔۔"فارس کی موت ایک بار پھر اُس کو یاد آئی تھی۔

"کیا یہ بھی مجھے فارس کی طرح چھوڑ کر چلے جائے گے؟"کیا سیاہ رنگ ایک بار پھر میرا مقدر بنے گا۔۔؟"یہ سوالات بے ساختہ اُس کے دماغ میں آئے تھے

#رُلا_کے_گیا_عشق_تیرا

#تحریر_رمشا_حُسین

Last Episode part 2

"اُس کو نہیں تھا پتا کہ کیسے وہ ہسپتال پُہنچی تھی۔۔"اِس وقت اُس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔"پھر ہمت کرتی وہ آئے سی یو روم کے دروازے کے پاس کھڑی اُس کا مشینیوں میں جکڑا وجود دیکھ کر اُس کا دل اُچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔"اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اُس نے بے ساختہ قدم پیچھے کو لیئے تھے۔۔

"یہ سب۔۔۔"چراغ کو یقین نہ آیا

"گاڑی نے بہت بُرے طریقے سے ہٹ کیا تھا۔۔"نہال جو اُس کے ساتھ آیا تھا اُس نے بتایا

"لیکن یہ سب کیسے ہوا؟"وہ روڈ پر کیسے آئے؟"چراغ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے ری ایکٹ کرے

"آپ اُن کے لیے دعا کرے۔۔"اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔نہال نے کہا۔۔"تو وہ روتی ہوئی بینچ پر بیٹھ گئ۔۔"آنکھوں سے آنسو سیلاب کی مانند بہہ رہے تھے۔۔۔

"ڈاکٹر وہ کیسے ہیں؟" کچھ دیر بعد اُس نے ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھا تو فوراً سے اُس کی طرف پُہنچ کر پوچھنے لگی

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔۔" آپ دعا کریں۔۔ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتا چلا گیا۔۔" پیچھے اُس میں ہلنے جُلنے کی سکت نہ بچی تھی

"جب سے میرے بیٹے کی زندگی میں آئی ہو۔۔" تب سے اُس کے ساتھ کچھ نہ کچھ بُرا ہوتا جا رہا ہے۔۔" وفا بیگم کو جیسے احراز کی کرٹیکل کنڈیشن کا پتا چلا وہ ہوسپٹل آتی چراغ کو کوسنے لگی۔۔" جس کی حالت کا ٹو بدن لہو نہیں جیسا تھا۔۔" اُس کو اِس وقت وفا بیگم کی کوئی بھی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔۔" وہ بس احراز کی آواز کو سُننا چاہتی تھی۔

"بھابھی چراغ کو کوسنے سے اچھا ہے آپ احراز کے لیے دعا گو ہو۔۔" سارا بیگم چراغ کو اپنے ساتھ لگاتی سنجیدگی سے وفا بیگم کو دیکھ کر بولی

www.novelsclubb.com

"اُس لیے تو میں دعا کروں گی۔۔"پر یہ یہاں کیوں ہے؟"اِس کو تو طلاق چاہیے تھی نہ تو جائے پھر یہاں سے۔۔وفا بیگم سے چراغ کا وجود برداشت نہیں ہو رہا تھا

"یہ اُن دونوں کا آپسی معاملہ ہے آپ پلیز یوں بس چراغ کو باتیں نہ سُنائے۔

۔"سارا بیگم اُن کی بات کے جواب میں بولی تو اُنہوں نے نخوت سے سر جھٹکا

"چراغ تم یہاں آؤ۔۔"افروز بیگم چراغ کو روتا ہوا دیکھ کر اپنے پاس آنے کا کہا تو اُٹھ کر اُن کی طرف آئی

"اگر تم نے احراز سے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے تو تمہیں یہاں سے جانا چاہیے۔۔۔"اگر احراز کو ہوش آئے گا تو تمہیں دیکھ کر اُس کا دل خوشفہم ہو جائے گا۔۔"پھر دوبارہ اُس کا دل ٹوٹے تم ایسا کرو یہاں سے چلی جاؤ۔۔"افروز بیگم اُس کے ہاتھ پہ اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھا کر بولی تو چراغ بس بے مقصد اُن کو دیکھے گئ۔۔"اُس کو جیسے افروز بیگم سے ایسی بات کی اُمید نہ تھی

"کیا ہوا؟"اُس کو ایسے دیکھتا ہوا پا کر افروز بیگم نے پوچھا

"کک کچھ نہیں۔۔"چراغ نے اپنا سر نفی میں ہلایا

"فیصلہ لینا مشکل لگ رہا ہے؟"افروز بیگم نے پوچھا

"فیصلہ کسی اور نے کر لیا ہے۔۔"میں اُن کو اب چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔"اُن کے ساتھ رہوں گی۔۔"چراغ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو افروز بیگم کو خوشگوار حیرت ہوئی

"کیا واقعی میں؟"تم پیچھے تو نہیں ہٹوں گی نہ؟"افروز بیگم نے کسی خدشے کے تحت پوچھا

"نہیں آپ بس اُن کے ٹھیک ہونے کی دعا کریں نہ۔۔"وہ ناراض ہو گے مجھ سے۔۔"میں جانتی ہوں اپنی یہ حالت اُنہوں نے جان کر کی ہے۔۔"چراغ کا رونا آہستہ آہستہ اب ہچکیوں میں بدل رہا تھا

"تم روؤ نہیں۔"دیکھنا اب وہ پہلے جیسے ہو جائے گا۔۔"اُس کو اُس کی چراغ مل جائے گی تو زندگی بھی مل جائے گی۔۔"افروز بیگم اُس کو خود کے ساتھ لگائے تسلی

آمیز لہجے میں کہا تو اُس نے دل ہی دل میں "آمین پڑھا تھا

"احراز کو ہوش پورے دو دن بعد آیا تھا۔۔" وفا بیگم عمر صاحب یہ لوگ باری باری اُس کو دیکھنے روم میں آرہے تھے۔۔" جو گہری چپ سادھ لیے بیٹھا تھا۔۔" اُس کو جیسے اپنے زندہ بچ جانے پر افسوس ہو رہا تھا۔" سب کے جانے کے بعد ابھی بھی وہ چھت کو بے مقصد دیکھ رہا تھا جب اپنے ہاتھ پر کوئی نرم گرم لمس محسوس کر کے گردن موڑ کر دیکھا تو چراغ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھ کر وہ بس اُس کو دیکھے گیا جس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے نمایاں ہو رہے تھے۔۔" اُس کو دیکھ کر وہ جان گیا کہ چراغ بس روتی رہی ہے۔۔

"یہ آنسو کیا میرے بچ جانے کے افسوس پر بہا رہی ہو؟" احراز نے بے رخی سے کہا تو چراغ بس اُس کو دیکھتی رہ گئی۔۔" جو اُس سے بد گمان ہو گیا تھا۔۔

"اااای ایسی بات نہیں۔۔" چراغ نے اٹک اٹک کر بامشکل اپنی بات کو مکمل کیا

"پھر جو بات ہے وہ کرو۔۔" یہاں آکر میری بے بسی کا تماشا دیکھنے آئی ہو؟" دیکھنے آئی کہ میں زندہ لاش کیسے لگ رہا ہوں۔۔؟" احراز کی باتوں پر اُس کو اپنا دل مٹھی میں جکڑتا ہوا محسوس ہوا

"احراز مجھے معاف کر دے۔۔" میری وجہ سے آپ کی یہ حالت ہوئی ہے۔۔" چراغ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر روتی ہوئی بولی

"چراغ میں تمہارے آنسوؤ سے پگلوں گا نہیں۔۔" اور نہ تمہاری ہمدردی کو دیکھ کر میں کوئی خوشفہمی پالوں گا۔۔" احراز نے اپنا چہرہ دوسری طرف کیے کہا تو چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیسے روٹھے ہوئے احراز کو منائے

"احراز

"پلیز چراغ اپنی زبان سے میرا نام نہ لو۔۔۔" احراز نے ضبط سے اپنی آنکھوں کو میچ کر اُس سے کہا

"میں شرمندہ ہوں۔۔" مجھے معاف کر دے۔۔" چراغ اُٹھ کر اُس کے سامنے

بیٹھتی اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا تو احراز نے اُس کو دیکھا جس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

"آنکھوں میں کوئی ٹینکی فل ہے جو ہر وقت آنسو بہاتی رہتی ہو۔۔"احراز نے کہا تو اُس کے رونے میں روانگی آ گئی تھی۔۔

"چراغ رونا بند کرو۔احراز نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

"آپ کا ایسے بات کرنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔۔"آپ مجھ سے ایسے بات کیوں کر رہے ہیں؟"ایسے بات تو کبھی آپ نے اُس وقت بھی نہ کی تھی جب میں آپ کے لیے غیر تھی۔۔"چراغ نے شکایتی لہجے میں کہا تو وہ اُس کے آنسوؤں صاف کرنے پر مجبور ہو گیا

"تب غیر تھا تو اب کیا ہو؟"احراز نے سنجیدگی سے پوچھا تو چراغ سر جُھکا گئی تھی۔

"اب تمہارا سابقہ شوہر؟"احراز نے اُس کے جُھکے سر کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا تو چراغ حیرت سے گنگ اُس کو دیکھنے لگی۔

"سابقہ شوہر کے ساتھ کوئی لڑکی یوں بیٹھی ہوئی نہیں ہوتی۔۔"چراغ کو اُس کا ایسا کہنا پسند نہ آیا تھا

"میرا ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہوتا تو ہمارے درمیان طلاق ہو جاتی نہ؟"احراز بے قرار سے اُس کو دیکھنے لگا تو چراغ نے اُس کا ماتھا چھوا جہاں پٹی لگی ہوئی تھی۔

"ہماری طلاق نہ ہو اِس وجہ سے آپ نے خود کے ساتھ یہ کر دیا۔۔"اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی چراغ کو جیسے افسوس ہوا

"کوئی آپشن چھوڑا تھا تم نے میرا پاس؟"اور میں شیور ہوں کہ ابھی بھی خلع کے کاغذات ضرور تمہارے پاس ہو گے۔۔"احراز اُس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر بولا تو چراغ اپنا خالی ہاتھ دیکھنے لگی۔۔

"آپ کو اب میرا ہاتھ لگانا پسند نہیں آ رہا؟"چراغ اُداس سی مسکرائی

"تم جو یوں قریب آ کر میری جان نکالنے کی کوشش کرتی ہو نہ یقین جانو جان نکال کر ہی چھوڑتی ہو۔۔۔"اور اب میں تمہیں کیا کہوں کہ میں نے تمہارا ہاتھ دور

کیوں کیا۔۔؟"احراز بے بسی سے اُس کو دیکھ کر بولا

"جان میں نکالتی ہوں یاد و دن سے آپ نے میری جان سولی پر لٹکائی ہوئی تھی۔۔"چراغ تو اُس کے الزام پر جیسے تڑپ اُٹھی

"میرے ہونے سے یا نا ہونے سے فرق پڑتا ہے تمہیں؟"احراز نے پوچھا

"آپ کو کیا لگتا ہے؟"چراغ نے اُلٹا اُس سے پوچھا

"مجھے تو لگتا ہے کہ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔"احراز نے کہا تو چراغ کا چہرہ اُتر گیا

"ایسی بات نہیں ہے۔۔"چراغ نے کہا

"پھر جو بات ہے وہ کرو۔۔"احراز نے اُس کو ٹٹولا

"آپ کے جانے سے مجھے فرق پڑے گا۔۔"چراغ نے کہا تو اُس کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا

"کیوں پڑے گا فرق؟"بے قراری ہی بے قراری تھی لہجے میں

"آپ نہیں ہو گے تو میرا اور عدن کا خیال کون کرے گا؟"آپ کو کچھ ہو جاتا تو مجھ

سے اُلجھتا کون؟"میرے لیے پریشان کون ہو گا۔۔"اپنے سینے پر سر رکھ کر سُلائے گا کون؟"پیار بھری ڈانٹ کون ڈانٹیں گا؟"انگلیوں سے گنتی کر کے چراغ نے بتایا تو وہ بس اُس کو دیکھتا رہ گیا

"اگر اِن چیزوں کے لیے میرا ہونا اِتنا ضروری ہے تو الگ کیوں ہونا چاہتی ہو؟"احراز ٹھوری سے پکڑے اُس کا چہرہ اپنی طرف کیے سوال گو ہوا

"الگ ہونے کی بات میں نے کی کب؟"ہوش میں آنے کے بعد"الگ ہونے کی رٹ تو آپ نے لگائی ہوئی ہے۔۔"چراغ نے کہا تو احراز کا منہ حیرت کی زیادتی سے پورا کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔"اُس کو شاک لگا"اُس کو یقین نہ آیا کہ وہ اپنا کیا بڑی سہولت سے اُس کے سر تھوپ رہی تھی۔

"رٹ میں نے لگائی ہوئی ہے یا تم نے لگائی ہوئی تھی۔۔"احراز اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

"فرق واضع ہے۔۔"میں نے رٹ لگائی ہوئی تھی۔۔۔"اور آپ نے لگائی

ہے۔۔۔"چراغ نے تھی"اور ہے"میں زور دیتے ہوئے کہا تو احراز لاجواب ہوا تھا

"تم مجھے پاگل کر دو گی۔۔"بے اختیار احراز نے اپنی پشت بیڈ سے لگائی تھی

"آپ ابھی تک ناراض ہیں؟"اُس کی بند آنکھوں کو دیکھ کر چراغ نے سوال کیا

"یقین کرو میں مزید تمہارے ہاتھوں کو استعمال ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔"تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا فائن۔۔"لیکن مجھے تمہاری ہمدردی نہیں چاہیے۔۔"قسم اُٹھاتا ہوں موت کے آخری دُہانے پر بھی میں کھڑا ہوا تو بھی میں اِن آنکھوں میں ہمدردی دیکھنا پسند نہیں کروں گا۔۔"مجھے تم سے بس ایک چیز چاہیے۔۔۔"احراز اپنی آنکھوں کو کھول کر بولا تو وہ سہم کر اُس کو دیکھنے لگی۔۔"پھر بولی

"آپ کو کیا چاہیے؟"

"تم چاہیے ہو۔۔"تمہاری محبت چاہیے۔۔"وہ محبت جو مجھ پر کسی ترس کھا کر تمہیں نہ آئی ہو اور نہ ہمدردی میں۔۔"احراز نے تُرنت جواب دیا تو وہ خاموش رہ

گئ۔۔

"کیا ہوا چُپ لگ گئ نہ؟" میں ہر روز تم سے اِظہار محبت کرتا ہوں۔۔ "اور تم ہر روز جواب میں کہتی ہو کہ سوری لیکن مجھے آپ سے محبت نہیں۔۔" کبھی سوچا ہے تمہارے اِن لفظوں سے میں کتنی تکلیف اُٹھاتا ہوں۔۔۔ "تمہیں پتا ہے یش سے شادی کے بعد میں نے کبھی اُس سے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے اُس سے محبت نہیں۔۔ "کیونکہ میں جانتا تھا۔۔ "میرے اِن لفظوں سے اُس کو تکلیف پُہنچے گی۔۔ "پر تمہیں میری زرا برابر پرواہ نہیں۔۔ احراز آج دل کھول کر اپنے دل کا غبار نکال رہا تھا۔۔ "اور وہ بس خاموشی سے اُس کو سُن رہی تھی۔۔ "جس کے لہجے میں اُس کی تکلیف کا اندازہ لگانا مشکل نہ تھا

"مجھے آپ کی پرواہ ہے احراز۔۔ "وہ باتیں نہ کریں جس میں صداقت نہ ہو کوئی میں یہاں نہ تو آپ پر ترس کھا کر آئی ہوں۔۔ "اور نہ کسی ہمدردی کے تحت آئی ہوں۔۔ "چراغ اُس کا چہرہ اپنی طرف کیے ٹھیرے ہوئے لہجے میں بولی

"مجھے بتاؤ۔۔"پھر کیوں آئی ہو؟"احراز جانے اُس کے منہ سے کیا سُننا چاہتا تھا

"میں یہاں آپ کی وجہ سے آئی ہوں۔۔"میں نے جان لیا ہے کہ میں اُندھیری بھری دُنیا میں واپس نہیں جا سکتی۔۔"جہاں سے آپ نے مجھے باہر نکال دیا ہے۔۔"اب بلیک پہنتی ہوں تو وحشت ہوتی ہے۔۔"وہ وحشت جو پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔۔"لیکن اب ہوتی ہے۔۔"پہلے گہری چوٹ پر بھی درد نہیں ہوتا تھا۔۔"لیکن اِن دِنوں میں ایک کھڑونچ پر بھی بہت تکلیف ہوئی کیونکہ پریشان ہونے کے لیے آپ نہ تھے۔۔"چراغ نے کہا تو گردن نیچے کرتا احراز اپنا سر نفی میں ہلانے لگا

www.novelsclubb.com

"میں نے سہی کہا تھا۔۔"احراز نے کہا

"کیا کہا تھا آپ نے؟"چراغ نے پوچھا

"یہی کہ تم خود غرض ہو۔۔"یعنی ابھی بھی تمہیں میری پرواہ اپنے لیے ہے۔۔"اُس کے لیے تم یہاں ہو۔۔"یہ نہیں کہہ سکتی کہ احراز میں یہاں آپ کی

وجہ سے آئی ہوں۔۔"آپ کی تکلیف سے مجھے خود بھی تکلیف ہوئی تو میں بھاگم بھاگ چلی آئی۔۔"احراز نے کہا تو وہ اُس کو گھورنے لگی

"اِتنے پیار سے نہ دیکھو۔۔"اور دور کیوں بیٹھی ہو تھوڑا پاس آؤ۔۔"احراز نے کہا تو وہ مسکراہٹ دبائے تھوڑا اُس کے پاس کھسک کر آئی تو احراز اُس کو اپنے سینے سے لگاتا اُس کے بالوں کا بوسہ لیا

"آپ پکا ناراض نہیں نہ؟"چراغ نے کنفرم کرنے کی خاطر پوچھا

"میں تم سے ناراض نہیں رہ سکتا۔۔"لیکن اب اگر میں نے تمہارے منہ سے طلاق کا نام سُنا بھی تو جان میں تمہاری اپنی ہاتھوں سے لوں گا۔۔احراز نے اُس کو وارن کیا تو چراغ نے اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر اُس کو دیکھا

"آپ مجھے جان سے مار دو گے؟"چراغ نے اُس کی لائٹ براؤن آنکھوں میں دیکھ کر بائیں آبرو اُپر کر کے پوچھا

"اگر تم نے اُلٹی سیدھی بات کری تو ضرور۔۔"احراز نے سر کو خم دے کر کہا

"پہلے تو بڑا کوئی کہہ رہا تھا کہ

"اتنا کہتی چراغ خاموش ہو گئ

"کہ ؟"احراز نے جاننا چاہا

کہ احراز راجپوت چراغ احراز راجپوت کے بغیر کچھ نہیں۔۔"اور اب یوں مارنے کی دھمکی۔۔"چراغ اُس کو تاسف سے دیکھ کر بات مکمل کرتی بولی

"تو تمہیں مارنے کے بعد میں خود کو مار دوں گا۔۔"احراز نے آرام سے کہا

"اچھا اگر ہم دونوں مر جائے گے تو پھر عدن کا کیا ہو گا؟"چراغ نے پوچھا

"عدن کے لیے ہم دوسرا جنم لینگے۔۔"احراز نے فوراً سے کہا تو وہ ہنس پڑی

"لگتا ہے آپ انڈین ڈراموں سے کافی انسپائر ہیں۔۔"چراغ اپنا سر نفی میں ہلائے بولی

"ایسا ہی جان لو۔۔"لیکن میں واقعی تمہارے بغیر خود کو ادھورا محسوس کرتا ہوں۔۔۔"تم میری وہ پہلی محبت ہو جو پہلی ہی نظر میں مجھے تم سے ہوئی۔۔"ایسا

لگتا ہے جیسے میرے دل کو تمہاری ہی آمد کا انتظار تھا۔۔"احراز نے کہا تو چراغ مسکرانے کے علاوہ کچھ اور نہ کر پائی۔۔"وہ مسکراتی بس اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جو ہر روز الگ انداز "الگ لفظوں میں اپنے دل کا حال بیان کرتا تھا

"ایک بات پوچھو؟"چراغ نے اجازت چاہی

"ہاں پوچھو۔۔احراز نے اجازت دی

"آپ مجھ سے پیار کیوں کرتے ہیں اِتنا؟"چراغ کے لہجے میں اُلجھن تھی

"یہ کیسا سوال ہے؟"احراز کو اُس کا سوال عجیب لگا

"جیسا بھی ہے۔۔"آپ جواب دے نہ۔۔چراغ بضد ہوئی

"پتا نہیں۔۔"بس جو میں نے کسی اور کے لیے محسوس نہیں کیا وہ تمہارے لیے کرنے لگا تھا۔۔"احراز نے شانے اُچکا کر کہا

عام چہروں پر بھی عِشق اُترتا ہے۔۔۔۔۔۔!!!!!

کہانیاں فقط شہزادیوں کی نہیں ہوتی۔۔۔۔!!!!!

اور تم مجھے کسی سیارے کی ہجرت زدہ لگتی ہو۔!!!

ایسی آنکھیں تو زمین زادیوں کی نہیں ہوتی۔۔!!

"تو آپ مجھ سے بُرے لفظوں میں بات کیوں کرتے تھے؟"چراغ کو اب یاد آیا تو پوچھا

"تم میرا رویہ محسوس کرتی تھی؟"احراز نے لب دانتوں تلے دبائے سوال کیا

"پہلے نہیں لیکن اب میں اور پہلے والے رویے میں جو فرق آتا ہے اُس کو محسوس کرتی ہوں۔۔"تو یقین نہیں آتا کہ آپ وہ سڑے ہوئے بینگن ہیں جو مجھے دیکھتا تھا تو اُس کے ماتھے پر بل آجایا کرتے تھے۔۔"اور اب آپ کی آنکھوں میں میرے لیے ستائش ہوتی ہے۔۔"نظریں ہٹنے سے انکاری ہوتیں ہیں۔۔"چراغ نے منہ کے زاویئے بگاڑ کر کہا تو احراز نے خشمگین نگاہوں سے اُس کو گھورا

"میں تمہیں سڑا ہوا بینگن لگتا ہوں؟"احراز کو اپنے لیے یہ الفاظ پسند نہ آئے۔۔"اور شاید جیسے اُس نے کچھ اور سُنا ہی نہ تھا

"ہاں اگر کوئی سیدھے منہ بات نہ کرے تو کیا کہا جائے۔۔؟"چراغ یہاں وہاں دیکھ کر بولی

"مجھے غُصہ آتا تھا۔۔"جب جب تم مجھے اگنور کرتی تھی۔۔"اب اچھا خاصا ہینڈسم لڑکے کو کوئی لڑکی اگنور کرے گی تو غُصہ تو آئے گا نہ۔۔"اگنور بھی وہ کرے جس کی نظر کے آپ منتظر ہو۔۔"احراز نے اپنی طرف سے اہم وجہ بتائی

"تو آپ چاہتے تھے کہ میں آنکھیں پھاڑ کر بس آپ کو تکا کرتی؟"چراغ نے اُس کو گھورا

"ہاں دیکھنے لائق ہوں۔۔"احراز نے جواباً کہا

"سوری ٹو سے لیکن میں آپ کی طرح نظر باز نہ تھی۔۔"چراغ نے آنکھیں گُھمائے کہا تو احراز اُس کو گھورنے لگا

"میں تمہیں نظر باز لگتا ہوں؟"احراز کو یقین نہ آیا

"ظاہر ہے۔۔"اور میں کیا کہوں آپ کی شان میں؟"چراغ نے لاپرواہی سے کہا

"ٹھیک ہونے دو مجھے پھر بتاؤں گا۔۔"احراز نے گویا دھمکی دی

"اچھا یہ بتائے مجھے میں اب آپ کو کیا اچھا لگتا ہے؟"چراغ نے سر جھٹک کر پوچھا

"ویسے تو تمہاری ہر بات اچھی لگتی ہے۔۔"لیکن جب تم اپنا تعارف یہ کہہ کر کرواتی ہو نہ۔۔"میں اِن کے بچے کی ماں ہوں۔۔"تو یقین جانو تمہارے یہ الفاظ سیدھا دل پر لگتے ہیں۔۔"احراز نے بلا جھجھک کر کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی

www.novelsclubb.com

"آپ کو اپنا ایکسیڈنٹ کروانا ضروری تھا؟"ڈرامہ کر لیتے تو بھی مان جاتی میں۔۔"نرم سا تو دل ہے میرا۔۔"چراغ نے اُس کا اب پوری طرح سے جائزہ لیتے ہوئے کہا

"ماشااللہ کیا کہنے ہیں کہ آپ کے۔۔"آپ کے جیسے دو اور نرم دل انسان ہو تو

ہمارے جیسوں کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔۔"احراز تو اُس کی بات پر ہتھے سے اُکھڑ گیا۔۔"جبکہ اُس کے ایسے کہنے پر چراغ کھسیانی سی ہو گئ۔۔

"کچھ ماہ بعد!

"چراغ کا میڈیکل ختم ہو گیا تھا۔۔"اور اُس نے اپنی جاب بھی اسٹارٹ کر دی تھی۔۔"عدن ایک سال کا ہونے والا تھا۔۔"کبھی احراز آفس جاتا تو اُس کو اپنے ساتھ لے جاتا تو کبھی چراغ اُس کو اپنے ڈیوٹی ٹائیم لے جاتی۔۔"احراز کی اگر بات کی جائے تو وہ چراغ کے ساتھ بہت خوش تھا۔۔""چراغ نے بھی جان لیا تھا کہ جانے والوں کے ساتھ جایا نہیں جاتا۔۔"دوسرا فارس کا واعدہ اُس کی ہمت تھا۔۔"چراغ اپنی طرف سے احراز کا ہر لحاظ سے خیال کرتی تھی۔۔"وہ خیال جو ہر بیوی اپنے شوہر کا اچھے سے رکھتی تھی۔۔"پھر آتا تھا عدن جو اُن کی دُنیا کو مکمل کرتا تھا۔۔"وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی اِس بات کا افسوس اُس کاتب ختم ہو گیا تھا جب

www.novelsclubb.com

عدن نے اُس کو پہلی بار "مما کہا تھا اُس دن وہ عدن کو سینے میں بھینچ کر بہت زیادہ روئی تھی۔۔"اور اُس دن اُس نے توبہ بھی کر لی تھی۔۔"اپنی اُس بات پر جب وہ اللہ سے شکوے شکایتیں کرتی تھی۔۔"نا اُمید ہو کر نماز پڑھنا جو اُس نے چھوڑ دی تھی۔۔"وہ اب پابندی سے پڑھتی تھی۔۔"جو تھا اُس پر شکر ادا کرتی تھی۔۔۔"اور جس کو کھو دیا تھا اُس پر صبر کرنا شروع کر دیا تھا۔۔"اِس دوران احراز نے اُس کو بتایا تھا کہ "نہال نامی شخص کوئی وکیل نہیں بلکہ اُس کا دوست تھا۔۔"اور یہ بھی بتایا تھا کہ اگر اُس کو طلاق دینی ہوتی تو دو بول بول کر خود ہی اُس کو آزاد کر دیتا۔۔"لیکن وکیل کے بہانے وہ بس اُس کو سوچنے کے لیے کچھ وقت دینا چاہتا تھا۔۔"البتہ اپنا ایکسیڈنٹ اُس نے جان کر کروایا تھا۔۔"کیونکہ اُس کو اپنی ضد سے نہ ہٹتا دیکھ کر وہ خود کو بہت تنہا محسوس کرنے لگا تھا۔۔"جینے کی چاہ ختم ہو گئی تھی۔۔"مایوسی کا شکار ہونے لگا تھا۔۔"اور اُس کی باتوں پر چراغ سوائے اُس کو گھورنے کے کچھ اور نہ کر پائی تھی کہ اُس کو بہت دُکھ ہوا تھا جان کر کہ ایک چھوٹی

بات کی وجہ سے احراز جیسا مضبوط مرد ایسا سخت قدم اُٹھانے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔"لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ جو بات اُس کے لیے چھوٹی تھی وہ احراز کے لیے چھوٹی ہر گز نہ تھی۔۔"اُس وقت وہ کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کی پوزیشن میں نہ تھا بس جو دل دل دماغ میں آیا تھا وہ کر چُکا تھا۔"اور اگر بات کی جائے وفا بیگم کی تو اُنہوں نے بھی اپنا رویہ چراغ سے بہتر بنا لیا تھا۔۔"کیونکہ وہ جان گئی تھی۔۔"اُن کے بیٹے کی جان چراغ میں بستی تھی۔۔"دوسرا وہ چراغ کے ساتھ بُرا بن کر پیش ہو کر احراز کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھیں

www.novelsclubb.com

دیکھو اپنے بیٹے کو آج ماشااللہ سے پورے ایک سال کا ہو گیا ہے۔۔"احراز"یشم کی قبر پر آتا عدن کی طرف اِشارہ کرتا بولا جو غور سے احراز کو بات کرتا ہوا دیکھتا پھر قبر کو دیکھ رہا تھا

"آج عدن کی سالگرہ ہے۔۔"سوچا تم نے اُس کو وِش کرنا ہو گا۔۔"احراز مسکرا کر

مزید بولا

"تم نے مجھ سے واعدہ لینا چاہا تھا کہ کیا ہم اِس جہاں نہیں تو اُس جہاں میں ایک ہو گے ؟"آج سوچا اُس کا جواب دے دوں۔۔"میں نے خود کو کبھی تمہارے قابل نہ سمجھا تھا۔۔"میں نہیں جانتا اُس جہاں تم میں ساتھ ہو گے یا نہیں۔۔"نہیں جانتا لیکن ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔۔"میں تمہیں بھولا نہیں ہوں۔۔"تم میری بیسٹ فرینڈ تھی۔۔"پھر میری بیوی بن کر مجھے عدن دیا۔۔"میں ساری عمر تمہارا مشکور رہوں گا۔۔"ایک بات سچی بتاؤں گا۔۔"یہاں جب تمہیں قبر میں اُتارا تھا تو مجھے بہت وحشت ہوئی تھی۔۔"میں جانتا جو تھا تمہیں اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔۔"تمہیں ایک بات کا ڈر تھا نہ جس کا اِظہار تم نے اپنے آخری لیٹر میں کیا تھا کہ "اگر میں چراغ کو پاء لوں گا تو تمہیں بھول جاؤں گا تو ایسی بات نہیں ہے۔۔"تم مجھے یاد ہو اور ہمیشہ رہو گی۔۔"ہمارا جتنا سفر ایک ساتھ رہا وہ بہت خوبصورت تھا۔۔"مجھے افسوس ہے میں تمہیں سب کچھ دینے کے بعد بھی وہ محبت نہ دے پایا

جو تم نے مجھ سے مانگی تھی۔۔"پر میں نے یہ جان کر نہیں کیا تھا۔"ہمارا دل ہمارے اختیار میں نہیں ہوتا۔۔اُس کی قبر پر ہاتھ پھیرتا احراز بولتا گیا

"میں خود غرض ہوں چراغ کے معاملے میں بہت زیادہ خود غرض۔۔"لیکن پھر بھی میں یہ نہیں کہوں گا کہ ہمارا ساتھ یعنی اُس کا اور میرا ساتھ وہاں بھی ہو۔۔"کیونکہ وہ ایسا نہیں چاہتی وہ اِس یقین کے ساتھ خوش رہتی ہے کہ اُس کا فارس اُس کو دوسرے جہاں میں ملے گا۔۔"اُس کو لگتا ہے یہ میں نہیں جانتا۔۔"لیکن میں کبھی اُس سے غافل نہیں ہوا۔۔"سب جانتا ہوں۔"وہ بہت معصوم ہے اُس کو یقین ہے فارس اُس کو بروزِ محشر میں ملے گا۔۔'لیکن وہ نادان یہ نہیں جانتی کہ میرے نکاح میں آنے کے بعد اُس کا ہر رشتہ فارس سے ختم ہو چکا ہے۔"وہ اب بس میری ہے"۔۔"فارس اُس کے روح میں بستا ہے۔۔"وہ اُس کو امیجن کر کے اپنے روبرو دیکھتی ہے۔۔"اور پھر یہ سوچ کر خوش ہوتی ہے کہ فارس اُس سے ملنے آتا ہے۔۔"لیکن ایسا نہیں ہوتا وہ جا چُکا ہے اُس کی زندگی سے

دور بہت دور۔"اب اُس کا جو کچھ بھی ہے وہ میں ہوں."اُس کی دُنیا اب احراز راجپوت ہے۔"اور اگر خُدا نے مجھے تمہارے قابل سمجھا تو شاید وہ تمہاری خواہش پوری کر دے۔"لیکن میں کچھ نہیں کہہ سکتا خود سے۔۔"میں بہت اُلجھا ہوا ہوں۔"احراز کے چہرے پر اُفسردہ تاثرات چھا گئے تھے

"لیکن میں واقعی کچھ سہی سے نہیں جانتا۔۔"شاید مجھے کسی رہنما کی ضرورت ہے۔۔"تمہیں پتا ہے میں نے کہی پڑھا تھا کہ اُس جہاں ہر بیوی اپنے پہلے شوہر کو ملے گی۔۔"اب جانے یہ بات سچ ہے یا پھر وہ جو میں نے بیان کی۔۔"احراز کو اب یاد آیا تو بولا

www.novelsclubb.com

"دید مم مما۔۔"عدن ایک جگہ بیٹھا اکتا گیا تو اُس کا کندھا ہلانے لگا

"چلتے ہیں۔۔"اور آج ہمارا عدن کیک کھائے گا۔۔"احراز اُس کی طرف متوجہ ہوتا اُس کے بال بگاڑ کر بولا تو وہ مسکرانے لگا تھا۔۔"

"اچھا اپنی مما کو اب کس دو۔۔"احراز نے قبر کی طرف اِشارہ کیا تو عدن بس اُس کو

دیکھنے لگا۔۔"اُس کو سمجھ میں نہیں آیا تھا جیسے کچھ

"مما" مما۔عدن نے نا سمجھی سے کہتا یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔"وہ اپنی طرف سے چراغ کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"آپ کو بتایا تھا نہ کہ آپ کی دو مما ہیں۔۔۔"ایک جو آپ کا خیال رکھتی ہیں۔۔"اور ایک یہ۔۔۔"اب جیسے میں کرتا ہوں آپ بھی وہ کرنا۔۔"احراز نے اُس کو دیکھ کر نرمی سے کہا تو وہ بس سر ہلا پایا

"ارے ارے کہاں کی سواری ہے؟"چراغ اپنے ڈیوٹی ٹائیم ختم ہونے کے بعد جلدی جلدی گھر جانے والی تھی۔۔"جب اُس کو کولیگ "مریم نے اُس کو راستہ روکا

"میں تو گھر جانے لگی ہوں۔۔"میرے بیٹے کی سالگرہ ہے نہ تو جلدی سے کیک بیک کرنا ہے۔۔"چراغ نے عجلت میں بتایا

"لیکن یہ تو لے جاؤ۔۔"مریم نے مسکرا کر ایک فائل اُس کے سامنے لہرائی

"یہ کس پیشنٹ کی فائل ہے؟"یہ آپ دیکھ لے گی؟"احراز مجھے لینے آنے والے ہو گے۔۔۔"چراغ نے عاجزی سے کہا

"لیکن یہ آپ کو دیکھنی ہو گی۔۔"مریم نے مسکراہٹ دبائے کہا

"اچھا دے۔۔"چراغ نے فائل لینی چاہی۔۔"لیکن مریم نے اپنا ہاتھ اُس سے دور کیا

"مٹھائی کب کھلاؤں گی؟"مریم نے مسکرا کر پوچھا

"مٹھائی کس چیز کی؟"چراغ کو سمجھ میں نہیں آیا

"تمہارا خدشہ سہی نکلا تم ایک ڈاکٹر ہو۔۔"لیکن اُس کے بعد بھی تم نے اپنا چیک اپ کسی اور سے کروایا اور دیکھ لو اِس بار بھی رپورٹ پوزیٹیو آئی ہے۔۔"تمہیں واقعی میں محسوس نہیں ہوتا؟"تم دو ماہ سے ایکسپیٹ کر رہی ہو۔۔"مریم نے مسکرا کر کہا تو چراغ کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا

"مم میں واقعی میں؟"چراغ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

"ہاں بلکل خود دیکھ لو یہ رپورٹ۔۔۔"مریم نے کہا تو چراغ نے کانپتے ہاتھوں سے اُس کے ہاتھ سے فائل پکڑی

"ایسا کک کیسے ہو سکتا؟"چراغ کو یقین نہیں آ رہا تھا

"ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟"آجکل دیر سویر ہو جاتی ہے۔۔"پر یوں انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔۔"ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔۔"اور تم نے تو خود پر بانج کا ٹیگ لگا دیا۔۔"مریم نے کہا تو چراغ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔"لیکن آج آنسو یہ خوشی کے تھے

www.novelsclubb.com

"مٹھائی کھاؤں گی میں؟"مریم نے پھر کہا تو وہ ہنس پڑی

"کل میں آپ کو ڈیوٹی ٹائم لنچ کرواؤں گی۔۔"پر ابھی جانے دے۔۔"عدن ناراض ہو جائے گا۔۔"وہ ویسے بھی آج میرے ساتھ آنا چاہتا تھا۔۔"چراغ نے جلدی سے کہا

"ٹھیک ہے ابھی جاؤ لیکن کل اپنی بات پر قائم رہنا۔۔"مریم نے کہا تو وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتی باہر آئی تھی۔۔'جہاں احراز آنکھوں پر گاگلز چڑھائے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا اُس کا منتظر تھا اور عدن گاڑی کی بونٹ پر غُبارے جیسا پُھولائے بیٹھا تھا۔۔"اُن دونوں کو دیکھ کر چراغ نے اپنی فائل پرس میں رکھی اور اُن دونوں کی طرف آئی

السلام علیکم۔۔۔چراغ عدن کو گود میں اُٹھاتی اُس کا چہرہ چوم کر احراز سے بولی

وعلیکم السلام آج کوئی بہت خوش نظر آرہا ہے۔۔"احراز اُس کے سلام کا جواب دیتا بولا تو وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگی پھر ہنس پڑی۔۔"وہ آخر کیسے بھول جاتی تھی کہ یہ شخص اُس کے دل کی بات اُس کا چہرہ دیکھ کر جان جایا کرتا تھا

"ہے تو سہی پر آپ کو وجہ نہیں بتائی جائے گی۔۔"چراغ نے عدن کو دیکھ کر اُس کو کہا۔۔'

"وہ کیوں؟"عدن کی حرکت پر مسکراہٹ دبائے احراز نے پوچھا۔۔"کیونکہ وہ

اپنی ناراضگی بُھلائے اب چراغ کی آنکھوں سے عینک اُتارتا خود عینک کو غلط طریقے سے پہننے لگا تھا

"بس رات کو بتاؤں گی۔۔"ابھی تو ہم اپنے عدن کا برتھ ڈے منائے گے۔۔چراغ نے بتایا

"اچھا جی جو آپ کی مرضی۔۔"ابھی آپ گاڑی میں تشریف رکھے کیونکہ آپ کی بریانی کی لالچ میں ہم نے کچھ کھایا پیا نہیں۔۔احراز نے معصوم شکل بنائے کہا

"تو کھانا پینا چاہیے تھا نہ۔۔"چراغ اُس کو دیکھ کر بولی جو اُس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میں تو آج آپ کی بریانی سے پیٹ بھروں گا۔۔"احراز اُس کی ناک دبا کر بولا تو وہ مسکراتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

گانا چلائے نہ کوئی۔۔"احراز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو چراغ نے فرمائش کی

"خیریت ہے آج کافی موڈ میں لگ رہی ہو۔۔"احراز اُس کی فرمائش پر حیران ہوا

"ہاں کیوں کیا نہیں ہونا چاہیے؟"چراغ نے جواباً پوچھا

"بلکل ہونا چاہیے۔۔"ہماری کیا مجال کو ڈاکٹر نی صاحبہ کی کسی بات سے اختلاف کرے۔۔"احراز نے فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا تو چراغ نے مسکرا کر اپنا سر نفی میں ہلایا

"دوسری اولاد میری قسمت میں ہو گی تو وہ تم سے ہی مجھے مل جائے گی۔۔"اُس کے لیے مجھے تیسری یا چوتھی شادی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔"

www.novelsclubb.com

"بانج کوئی بھی عورت نہیں ہوتی یہ قسمت کی بات ہے۔۔"اور اگر پہلے ڈیلیوری میں مسئلہ ہو بھی گیا تھا تو ہو سکتا ہے اب ویسا کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔"

"وہ مسکرا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تو کانوں میں احراز کے لفظوں کی بازگشت

ہونے لگی جس پر اُس نے اپنی نظریں احراز پر جمائی جو کوئی اچھا گانا تلاش کر رہا تھا "کتنا یقین تھا اِن کو۔۔"اور اللہ نے آج اِن کا یقین پورا کر دیا۔۔"گُذشتہ مہینوں میں کبھی اِنہوں نے مجھے احساس نہیں کروایا تھا کہ میں اِن کو بچے کی خوشی نہیں دے سکتی۔۔"اور واقعی میں نہ دے پاتی کیونکہ اُمید میں نے چھوڑ دی تھی۔۔"لیکن اِنہوں نے نہیں۔۔"اِن کو یقین تھا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔"وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔۔"ہر چیز اُن کی کن کی محتاج ہے۔۔"اور بیشک خُدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔۔"احراز کو دیکھتی وہ بس یہ سوچنے لگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"رگ رگ وہ سمایہ میرے

"دل پر وہ چھایہ میرے

جیسے جاں

"گرے برسات میں پانی جیسے

"کوئی کہانی جیسے

"دل سے جو

دل تک ہو بیاں

"عاشق دل تیرا

"پُرانہ ہے یہ

"دیوانہ

دیوانہ

سمجھے نہ

www.novelsclubb.com

"گانا چلانے کے بعد احراز ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیو کرتا دوسرے ہاتھ سے چراغ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر دیا تھا۔۔

"عدن کی سالگرہ منانے کے بعد چراغ احراز کو تلاش کرنے لگی۔۔"جو پورے گھر میں اُس کو نظر نہیں آیا تھا۔۔"دوسرا شام سے موسم بھی اچانک سے بدل گیا تھا۔۔"جس پر وہ پریشان ہوئی کہ اچانک وہ کہاں غائب ہو گیا؟"کچھ سوچ کر وہ باہر آئی تو اُس کو حیرت ہوئی کیونکہ احراز لان میں کھڑا بارش میں بھیگ رہا تھا۔۔

"احراز

"چراغ نے اُس کو آواز دی تو وہ جو گرتے بارش کی بوندوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔"چراغ کی آواز پر مسکرایا تھا

"احراز اندر آجائے یہ کیا بچوں کی طرح بارش میں کھڑے بھیگ رہے ہیں۔۔؟"چراغ نے اُس کو جواب نہ دیتا پا کر پھر سے بلند آواز میں کہا تبھی اچانک بجلی کڑکی تو وہ گھبرا اُٹھی

"عدن سو گیا کیا؟"اُس کی طرف رُخ کرتا احراز نے"عدن کا پوچھا جو بھیگنے کے ڈر سے اُس کے پاس نہیں آرہی تھی

"ہاں سو گیا آپ بھی آ جائے۔۔"چراغ پریشان سی اُس کو دیکھ کر بولی

"میں نہیں آتا تم آ جاؤ۔۔"اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا احراز اُس کو دیکھ کر بولا

"نہیں نہیں۔۔"چراغ نے اپنا سر نفی میں ہلایا

"چراغ یار آ جاؤ نہ۔۔"احراز نے اسرار کیا

"احراز آپ یہاں آئیں نہ مجھے بہت ضروری بات بتانی ہے آپ کو۔۔"چراغ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اُس کو اندر لائے

"جو بھی بات کرنی ہے۔۔"یہاں آ جاؤ۔۔"ورنہ میں تمہیں گود میں اُٹھا کر لاؤں گا۔۔"احراز نے جیسے اُس بار اُس کو وارن کیا

"احراز۔۔۔"اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی وہ بس اُس کو دیکھتی رہ گئ

"آ جاؤ۔۔"احراز خود چل کر اُس کے پاس آتا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا کھینچا تو اُس کے ساتھ لگتی چراغ پر بھی بارش کا پانی گرا تو وہ اُس کو گھورنے لگی۔۔"جس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ کا احاطہ تھا

"کیا بات ہے؟"چراغ اُس کو مسکراتا دیکھ کر متجسس ہوئی

"یاد ہے ہماری پہلی مُلاقات ایسے ہی برستی بارش میں ہوئی تھی۔۔"اُس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا دوسرا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھتا احراز اِتنا کہتا مسکرایا

"آپ کو ابھی تک یاد ہے؟"ہلانکہ اُس بات کو چار سال ہونے والے ہیں۔۔"چراغ اُس کو دیکھ کر حیرت سے بولی"جو اُس کو اپنی طرف کرتا ہلکے ہلکے ڈانس کے اسٹیپ لے رہا تھا۔۔"بارش نے اُن دونوں کو بھگا دیا تھا۔۔"اور اب دونوں کو اُس بات کی پرواہ نہ تھی۔۔"خود پر بارش کی بوندو کو گرتا محسوس کرتے وہ بس ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

"وہ دن میں کیسے بھول سکتا ہوں؟"اُس دن نے تو میری زندگی ہی بدل دی تھی۔۔"اُس کے چہرے پر چپکتے بالوں کو دور کرتا احراز جواب دینے لگا۔۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔"احراز اُس کو گول گول گُھمانے لگا تو چراغ نے کہا

"مجھے بھی تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔"اُس کی پشت اپنے سینے سے لگاتا احراز

جواباً بولا

"اچھا کونسی بات؟"اُس کی طرف رُخ کر کے چراغ نے پوچھا

"جب ہم پہلی بار ملے تھے نہ تو۔۔۔"احراز اِتنا کہتا خاموش ہو گیا

"تو؟"چراغ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

"تو تم نے اپنا ہاتھ اِس جگہ رکھا تھا۔۔"احراز نے اُس کا ٹھنڈا ہاتھ اپنے گال پر رکھ کر بتایا تو چراغ ابھی تک اُس کی بات کا مطلب جان نہیں پائی تھی

"میں چاہتا ہوں۔۔"اب تم اُس دن کی طرح اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرو۔۔"لیکن اُس میں اور آج میں فرق ہو گا۔۔"اور فرق یہ ہو گا کہ اُس دن تم نے مجھے چھوا تو کسی اور کو تصور کیا تھا۔۔"لیکن آج تم میرے ساتھ ہو۔۔"میری ہو۔۔"اور میں چاہتا ہوں تم یہ عمل مجھے سوچ کر مجھے دیکھ کر کرو۔۔"احراز نے جیسے اُس کی آنکھوں میں اُبھرا سوال پڑھ لیا تھا تبھی خود ہی بتایا تو وہ ہنس پڑی

"احراز آپ بھی نہ بچوں جیسی فرمائش کرتے ہیں۔۔"چراغ نے کہا تو وہ مسکرایا

"تمہیں دیکھ کر دل بچہ بن جاتا ہے نہ لیکن ٹرسٹ می۔۔"میں سیریس ہوں۔۔"احراز نے کہا تو چراغ نے مسکراہٹ دبائی

روح من۔۔۔۔

تیرا خیال ہی مجھ کو نکھار دیتا ہے

میں تجھ کو سوچ کر دلکش دکھائی دیتا ہوں۔

میں بہت عام سا انسان ہوں۔۔

میری بہت عام سا خواہشات ہیں۔۔۔۔

میرے پاس عام سی چیزیں ہیں۔۔۔

میرے الفاظ بہت عام سے ہیں۔۔۔

پر میرے پاس ہے ایک خاص دل۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس میں تم بستی ہو..

اور جس میں تم ہو..

وہ چیز عام ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

"حیرت ہے آپ سیریس بھی ہوتے ہیں۔۔"چراغ اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولی تو وہ مسکرایا

"اُس بارش میں اور اِس بارش میں بہت فرق ہے۔۔"اُس دن آپ میرے لیے انجان تھے۔۔"چراغ نے اُس کو دیکھ کر کہا

"اُس دن تم میرے لیے نامحرم تھی۔۔"اب میری محرم ہو۔۔"ہر طرح کا اختیار ہے مجھے تم پر۔۔"اُس دن تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میں بے چین ہو گیا تھا۔۔"ساری رات کروٹیں بدل کر گزری تھی۔۔"لیکن آج مجھے پر سکون نیند آئے گی۔۔"کیونکہ میرا چین۔۔"میرے پاس ہے۔۔"البتہ انجان مجھے تم کبھی

www.novelsclubb.com

نہ لگی۔۔احراز اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا تو چراغ نے پیش قدمی کر کے اُس کے سینے سے لگی تھی

"تم کچھ بتانے لگی تھی؟"احراز کو اب خیال آیا تو پوچھا

"تھوڑا جُھکے۔۔"چراغ نے جھجھک کر کہا تو احراز نا سمجھی سے اُس کو دیکھتا جھکا تو چراغ نے اُس کے کان کے پاس آ کر کچھ بتایا پھر دور ہوتی اُس کے تاثرات کو دیکھنے لگی۔۔"جو عین اُس کی توقع کے مطابق تھے

"تم شیور ہو؟"احراز خوشگوار لہجے میں اُس کو دیکھ کر بولا۔۔'پھر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا وہ ہنس پڑا۔۔"اور اُس کو یوں ہنستا دیکھ کر وہ بھی نم آنکھوں سے مسکرا دی

"بتاؤ نہ؟"اُس کو خاموش دیکھ کر احراز نے بے چینی سے پوچھا

"پہلے نہیں تھی۔۔"ہلانکہ ثبوت میرے سامنے تھا۔۔"پھر بھی میں نے دوسری ڈاکٹر سے اپنا چیک اپ کروایا۔۔"پر جانے کیسی بے یقینی تھی جو مجھے یقین نہیں آ رہا

تھا۔۔"لیکن تیسری بار بھی سیم رپورٹ دیکھ کر یقین کرنا پڑا۔۔"چراغ نے اپنی کیفیت بتائی تو احراز بے اختیار مسکرایا

"تم خوش ہو؟"احراز نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے

"آپ کو بتا نہیں سکتی۔۔"میں کتنا خوش ہوں۔۔"اور آپ کو پتا ہے۔۔"میں اُمید ہار بیٹھی تھی۔۔"لیکن آپ کا یقین جیت گیا۔۔"آپ کے ملنے کے بعد مجھے ایک بات پتا چل گئی ہے کہ اگر ہم اپنا سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔۔"تو وہ ہمیں مایوس نہیں کرتا۔۔"بات بس یقین کی ہوتی ہے۔۔"جو آپ کا تھا۔۔"میں ماں بننے والی ہوں۔۔"میں ماں بن سکتی ہوں۔۔"میں کوئی بانج نہیں ہوں۔۔"یہ خبر میرے لیے کسی معجزے سے کم نہیں۔۔"آئے مین مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے ایکسپلین کروں؟"چراغ عجیب لہجے میں بولتی گئی تو اُس کی کیفیت سمجھتا احراز اپنے ساتھ لگا یا تھا۔۔"بارش اب تھم سی گئی تھی۔۔"لیکن وہ ابھی تک وہی کھڑے تھے

"تمہیں ایٹلیسٹ مجھے کچھ بھی ایکسپلین کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"کیونکہ میں سب جانتا ہوں۔۔"اور یقین کرو میں خود بہت زیادہ خوش ہوں۔۔"تم نے مجھے بہت بڑا انعام دیا ہے۔۔"احراز اُس کو اپنے ساتھ لگائے مشکور لہجے میں بولا

"آپ کا بہت شکریہ احراز۔۔"اگر آپ نہ ہوتے تو میں اب تک شاید گُھٹ گُھٹ کر اپنی زندگی بسر کرتی۔۔"اُس کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑے چراغ نے تشکرانہ لہجے میں کہا

"شکریہ تمہارا چراغ۔۔"اگر تم نہ ہوتی تو میں کبھی محبت کے اِس خوبصورت احساس کو محسوس نہ کر پاتا۔۔"چہرہ جھکائے وہ اُس کو دیکھ کر محبت بھرے لہجے میں بولا جواب بارش میں بھیگنے کی وجہ سے ہلکا سا کانپ رہی تھی۔۔

"مل کر خُدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔۔"اُس کے ساتھ لگی چراغ نے کہا تو وہ مسکرایا

"ہاں چلو۔۔"احراز نے کہا تو وہ اُس سے دور کرتی چھینک مارنے لگی۔۔

"دیکھے آپ کی ضد کی وجہ سے مجھے زکام ہو گیا۔۔"چراغ نے کہا اور ایک بار پھر

اُس کو چھینک آئی تو احراز نے کان کی لو کُھجائی

"کیا ہوا میں خدمت کروں گا نہ تمہاری۔۔" ویسے بھی اب تو زیادہ کرنی پڑے گی۔۔ "خدمت کیونکہ اب میرا بچہ جو آنے والا ہے۔۔" احراز اُس کو اپنے بازو کے حلقے میں لیتا نرمی سے بولا

"یہ اچھا طریقہ ہے۔۔" پہلے جان کر بیمار کرو۔۔ "اُس کے بعد خدمت کرو۔۔ "چراغ نروٹھے پن سے بولتی اُس کو مسکرانے پر مجبور کر گئ۔۔

"میرا ایک ناول اختتام کو پُہنچا جس پر میں اپنے قارئین کو یہی سب سبق دینا چاہتی تھی کہ اللہ سے نااُمید ہو کر خود ہی اپنی فیصلے کروں گے تو چراغ کی طرح سیاہ بخت بن جاؤں گے۔۔۔۔!!!!!!! لیکن جب اللہ پر بھروسہ کر کے اپنی لڑائی اللہ پر چھوڑ دوں گے تو دنیا اور آخرت دونوں جہاں کا سکون پالوں گے

!!!!!!!۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کہانی تھی احراز کے کامل یقین کی جس وجہ سے اُس نے چراغ جیسی سیاہ بخت لڑکی کو پھر سے محبت کے لال رنگ سے روشناس کروایا۔۔۔۔!!!!!!اُسے اپنی محبت کے ذریعے دنیا اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار کروایا۔!!!!!چراغ نے ماں بننے کی خبر سن کر واپس نمازیں شروع کی

تین کردار تھے۔۔۔۔۔۔

پہلا عشق تھا۔۔۔۔۔۔

دوسری خواہش تھی۔۔۔۔۔

تیسری محبت تھی۔۔۔۔۔

عشق خواہش کے جیسے تھا۔۔۔۔۔۔

خواہش لاحاصل تھی۔۔۔۔۔۔

اور ''محبت''ادھوری_____

www.novelsclubb.com

ختم شد۔۔۔

www.novelsclubb.com